CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY
NEW DELHI
Issue Record.

Catalogue No.
955/Abd-5670

Author—
Abdul Razaq.

Title— Matla-i-Razaq.

Iran — History

History — Iran

Cal N17.1.75

گیلانی پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام ضمیر احمد خان پرنٹر چھپا
اور مسٹر احمد نے بانی پبلشرز نے لاہور سے شائع کی۔

غلط نامہ

صفحہ وسطر	غلط	صحیح
ص ۳۴۴ س ۱۴	سکورچی	شکورچی
″ ۲۳ ″ ۱۱	اغرقِ قُول	اُغُرقِ قُول
″ ۲۵ ″ ۱۴	آئین اکبری ج ۱	آئین اکبری ج ۱
″ ۸۷ ″ ۱	تباوگانی	تبادگانی
″ ۱۰۱ ″ ۴	عشر	عشرة
″ ۱۱۰ ″ ۹	بُیراق	بیرَاق
″ ۱۲۵ ″ ۱	ملوکِ	بلوکِ
″ ۱۳۰ ″ ۵	سخند	خجند
″ ۱۳۶ ″ ۶	چوں ایں	چون این
″ ۱۳۹ ″ ۱۰	کریز	گریز
″ ۱۷۲ ″ ۴	برآق	براق
″ ۱۸۷ ″ ۱۲	ثلثہ عشر	ثلث عشرة
″ ۱۹۹ ″ ۱	اربع عشر	اربع عشرة
″ ۲۰۳ ″ ۱۲	اوراء النہر	ماوراء النہر
″ ″ ″ ۱۷	شرف نامۂ یزدی	ظفر نامۂ یزدی
″ ۲۲۱ ح ۴	قطب الدین	قطب الدین
″ ۲۵۸ س ۱۰	سبع عشر	سبع عشرة
″ ۳۱۴ ″ ۳	ورخان جش	درخان جبش

صفحہ وسطر	غلط	صحیح
ص ۳۴۰ س ۷	بیشۂ	بیشہ
″ ۳۴۹ ″ ۷	۱۰ ای	وای
″ ۳۵۲ ″ ۱۵	واستادان	داستان
″ ۳۶۹ ″ ۲	سیور غمش	سیورغتمش
″ ۳۸۷ ″ ۱۴	بسپہر	بسپہر
″ ۴۴۶ ″ ۱۱	کاندرو	کاندرو
″ ۴۴۸ ″ ۶	مرکتوکہ	مرکشوکہ
″ ۴۴۹ ″ ۵	فراعثمان	قراعثمان
″ ۴۶۰ ″ ۲۱	بھوکاہ	ھوکاہ
″ ۴۶۹ ″ ۱۰	شرفنامہ	ظفرنامہ
″ ۴۸۵ ″ ۴	سرمہ پایہ	سرِ سرپایہ
″ ۵۱۳ ح ۲	مقطّر	مغقّر
″ ۵۳۸ س ۲	بالیسنغر	میرزا بالیسنغر
″ ۵۴۵ ″ ۶	برخواست	برخاست
″ ۵۴۸ ″ ۱۰	نعوہٗ	نعرہ
″ ۵۸۰ ″ ۱۵	حنینِ	حُنَیْنِ
″ ۵۸۷ ″ ۵	بعلاج	بعلاج
″ ۶۰۳ ″ ۱۳	عُقد	عَقَد
″ ۶۱۶ ″ ۲	شرف نامہ	ظفر نامہ
″ ۶۱۷ ″ ۱۴	حُلۂ	حُلّہ

(ف)، بسان و بوسون یُورش اوّل (ا. ۴۰۰) یعنی بدستور یورش اول ٭

یُنْت پیل ۰۰۰۰، یُونت ایل سال اسپ (ج)، آیُونت اسپ (ج) گھوڑی (ن)، بالضمہ یا دونوں ضمی وسکون تا اسپ (ف)، پیل سال (ف)، تا ٭

یلاق ا ش، یا ایلاق جای تابستان (ف)، جای سرد ہوا وار کہ بفصل تابستان در آن باشند مثلاً فی زمانہ در ہند شملہ و نینگری از محال ییلاق است مقابل قشلاق کہ جای باش فصل زمستان است (ج) ٭

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY New Delhi

تواب (آبخوردن خونہا یراق کار (ج)
سلاح (ف)، ضروریات، برتن، کپڑے،
مصلحت، تیار کردہ (ن)،
تا یراق بنیم ۴۵ر، بگویم کہ مصلحت کیا ہے،
یراق تمام ساختہ ۴۵ر، سامان مکمل کرکے
رای سلطان یراق آن دید (۵۶ر) آنچہ
یراق و مصلحت دانند (۵۶ر) میں
یراق بمعنی مصلحت ہے۔ اسی طرح یزدی
۱: ۷۴ س ۱۲ پر ہے: آنچہ یراق و مصلحت
وقت باشد بتقدیم رسد ٭
یُرغُو ۲۲۶ر یا یرغو قانون (ن)، جھگڑا،
نظم و نسق، حکومت، ممانعت، شکایت
(ن) تنازعہ، مقدمہ بازی، عدالت گاہ
(س)؛ یُرغُو سیاست (ج ف)، یا یرغو
مواخذہ و پرسش گناہ و تفتیش آن؛ فرمان
وحکم (ج) ٭
یُرغہ ۴۹ر، راہوار و تیز رو (ج)، یورغا
ڈاک کا گھوڑا (ن)، یورقہ رفتن اسپ (ج)،
یراغ و یرخ اسبی کہ از غایت سواری
قابلیت آن پیدا کردہ کہ باطمینان بر آن
نشینند و تا ہر جا خواہند روند و ایلغار نمایند

در این ایام مشہور بیورغہ شد (فرہنگ ناصری) ٭
یُرگہ ۲۷ر، یرگہ شکار = شکار بجرگہ
نوعی از شکار و آن چنان است کہ لشکریان
گرد صحرا حلقہ زنند، جرگہ بمعنی مطلق صف
وحلقہ است خواہ مردمان باشند خواہ سائر
حیوان از چرندہ و پرندہ ٭
یرگۂ شاہان ۱۲۵ر، بمعنی جماعت شاہان
ہے۔ سعید اشرف ع
سرور جرگۂ شاہان جہان شاہ بخت ٭
یُرلیغ ۲۱ر، فرمان (ف)، فرمان بادشاہان،
مثال، منشور (ج) ٭
یساوُل ۲۳ر، میر تزک، نقیب،
چوبدار (ج)، یاساول ترتیب دہندۂ صفوف
سواران، نظم دہندہ (ج بذیل یاسہ)، ان
میں بھی یاساول ہے ٭
یورت ۲۳ر، یُرت منزل (ف)،
یُورَت جا و مکان را گویند (ج)،
یورت مکان، کیمپ، خیمہ،
ملک ٭
یُوسُون ۲۳۲ر، طریق، صورت،
رواج، قانون (ن) یُسُن دستور

تصحیف یتغان ہے۔ اس آلہ کی تصویر
انسکلوپیڈی ڈلامیزیک (پیرس ۱۹۲۳ء)
میں دی ہے ۔
یارغوچی ۳۴۳ء، فیصلہ کرنے والا،
سزا کا حکم دینے والا (ن)، یارغوچی
(ج)، حکم (س)، نیز دیکھو یرغو ۔
یام ۴۹۰ء، منزل، برید ۔
یام خانہ ۴۸۷ء، ڈاک بنگلہ ۔
یاسا ۳۴۲ء، آسیب، یاسا داد، ۵۶۶ء
بیاسا رسانید، یعنی سزا سے موت دی،
اس مغولی کلمہ کے کئی معنی ہیں (۱) فرمان شاہی،
حکم، اعلان (۲) قانون، مجموعۂ قوانین،
خصوصاً چنگیز خان کا بنوایا ہوا مجموعۂ قوانین
(۳) سزا سے موت (س)، بترکی ماتم را
گویند و مجازاً یعنی قتل مستعمل، قتل،
غارت، قصاص، رسم، قانون، قاعدہ
(ج)، یاسہ و یاسون طرز و طور
و قوانین و حکم و قرارداد چنگیز خان و مغول
بودہ (ج) ۔
یاساق ۵۹۶ء چوب یاساق، چوبی
بود کہ سلاطین اتراک گناہگار را بدان
می زدند، ظاہراً یعنی چوب حاکم (ج)
چوب یاساق The Kasinado
(س)، یاساق (۱) شریعت مغلان (۲)
بدعت (۳) مہم (۴) سفر؛ (۵) مددی
کہ پادشاہان را رعیت کنند در دادن
لشکر بدون مواجب بوقت ضرورت
و طیاری جنگ (ج)، یَساق تیاری
جنگ و جہاد (ف) قاعدہ و ممانعت،
قرارداد، حکم، انتظام (ن) ۴۹۰ء پر
یاساق مرادف ہم ہے ۔
یاساق مغول ۴۲۵ء، شریعت مغلان ۔
یاسال ۳۸۸ء، صف، قطار، فوج
(ن)، پرۂ فوج (ج) ۔
یاسامشی ۱۹۵ء، یاسامیشی بمغولی
پسندیدہ و کارسازی و سرانجام کار را باشد
(ج)، ترتیب، تزیین (ن)، یزدی ۱:
۲۵۴ س ۸ پر ہے: لشکر عدو بند.... را
یاسامشی کردہ برسر او راند ۔
یَراق (۱) اسلحۂ سپاہ مثل شمشیر و سپر و تیر
و کمان (۲) مطلق سامان و اسباب و مصالح
ہر چیز، شفیع اثر ۔

جو بنت خاقان سے شادی کرے (ن)؛ بالضم و واو معروف و رای مہملہ موقوف؛ آنکہ از جانب مادر ہم پادشاہزادہ باشد ... و در سروری بکاف اول فارسی و کاف دوم عربی یعنی پادشاہی کہ دختر خاقان چین در حبالۂ نکاح او باشد (رج)؛

کوکلتاش ۰٫۲، دودھ کا بھائی (ن)، کوکلتاش، کوکلداش دودھ کا بھائی (س)؛ کوکلداش ہم شیر (ف)؛

کوماک ۴۸۳/۵، کومک ۰٫۸، کمک اعانت و مددگاری چہ در کار و بار و چہ در جنگ (رج)، کوماک معاون، مددگار (ن)؛

لاچین ۲۶۷/۱۲، لاچن شاہین (ف) شاہین شکاری (رج)؛

مانکقوت ۱۲/۵۵ چوچی نژادوں کا ایک قبیلہ، دیکھو یزدی ۱: ۲۷۷ جہاں اسی کو منغوت لکھا ہے ۳۳۲، ۳۴۴ پر اس نام کی سات اور صورتیں دی ہیں اور لکھا ہے کہ اس قوم کے قریباً ایک لاکھ خرد اسوقت بخارا اور اسکے نواح میں بستے ہیں؛

مرگن ۱۵/۶۵، بہادر، Hero (ن)؛

مُوجہ ۵/۶۵، ۷/۴۰۷، ۵/۵۶۷، شغل عمل منصب، درجہ، عہدہ (ن)؛

مَنغلای ۳۰/۳، پیشانی (ف)، منغلای، منقلای، مانگلای پیشانی، فوج ہراول (ن)، مقدمۃ الجیش، (آئین ص ۲۲۵ حاشیہ لغت مغولی ہے)؛

نائمان ۱/۲، فرقہ ایست از اوزبک (ف ن)؛

نُوْیِین ۱۵/۸۴، دراصل داماد را گویند و ترکان سلاطین را باین لفظ خطاب کنند و بمعنی امیر اعظم، پادشاہزادہ (رج)؛ نویین نویان، جنرل، شاہزادہ، امیر (ن)، از القاب بزرگان ترک است و این لغت فارسی نیست ترکی است بلکہ مغولی، (فرہنگ ناصری)، نُوْیِین شہزادہ، دس ہزار فوج کا کمانڈر، لغت مغولی ہے۔ نُوْیان شہزادہ (ترک و تاتار میں یہ لغت مستعمل ہے، مغولی لفظ ہے) (س)؛

یاتوغن ۵۰۹، آلۂ موسیقی است کہ اورا بفارسی سمتور گویند، ظفرنامہ یزدی ۱: ۲۲۲ پر اسکو دو شعر میں یاتغان کہا ہے اور ۲۴۶ اور ۲۹۸ پر تیغان لکھا ہے جو

دو پیالے پئے تو انکو قوش کہتے ہیں۔ مثال میں نوائی کا ایک شعر دیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: چون وی نوائی را از می لعل پیالے قوش (دو پیالہ) داد بہ قارو (عوض) جان طلب کرد، کیست کہ ہمچنین پر نفع سودا نمودہ است ؛

قوشچی ۳۲۲/۱۳، بازدار (ف ن)، میر شکار (ج) ؛

قوشلامشی ۳۸۲/۲، ۳۹۳/۱۴، قوشلاق سے ہے۔ یعنی حیوانوں اور پرندوں کا شکار کرنا ؛

قوشون ۲۳/۲، فوج (ف)، گروہی از فوج (ج)، اُردو کے نزدیک (دیکھو ص ۱۸۳) اٹھارویں صدی کے نصف آخر میں یہ لفظ درانیوں سے مستعار لیا گیا مگر توپان کی طرح اس سے کوئی معین تعداد سپاہیوں کی مراد نہ تھی۔ مطلع میں ص ۲۳ س ۱۰ پر قشون کی تعداد بانصد سوار دی ہے ؛

قول ۱۸/۱۱، ۱۹/۱۵، فوج میانہ (ف)، ابنوہ سپاہ (ج)، منغولی لفظ ہے، بلوا و مجہول (س)، قلب گاہ، (دیکھو اردو ص ۲۲۴ و ۲۲۶) ؛

قیتول ۳۳۶/۲، کیمپ، فوجی ڈیرہ، قلعہ (س)، یزدی ۱: ۱۳۷ پر ہے: بگریخت و بقیتول خود شتافت،

کپکی ۸۰/۲، اس عبارت سے ظاہر ہے کہ دینار کپکی چاندی کا سکہ تھا جس کا وزن ۲/۳ مثقال تھا یعنی ۳ ماشہ (اگر مثقال کو اقوی الاقوال کے مطابق ۴½ ماشہ کا تصور کریں، دیکھو ج) ؛

کلین اُغُول ۳۸۷/۱۶، کیلین منسوبہ بہ ون) اُوغُول پسر (ف)، مراد بہو سے ؛

کُوچ ۹۴/۱۳، (۱) از جائی بجای رفتن، (۲) زوجہ (ف)، از منزل بمنزل نقل کردن با اہل و اہل و عیال و اسباب خانہ، بطریق کنایہ بمعنی زن شخص (ج)، گوج، زوجہ، کنبہ (ن) ؛

کُورکا ۱۱۰/۱۶، کُورَاکہ نقارۂ کلان (ف) ؛

کورگان ۹/۹، بتفخیم ضمۂ کاف و رای مہملہ و فتحۂ کاف فارسی، شخصی کہ نسبتش بسلاطین رسد و نسبت دامادی ہم داشتہ باشد (ف) تیموری شہزادہ جس کے ماں باپ خانوں کی اولاد سے ہوں اور

بظاہر مراد مخبر سے ہے ؛

قُمُرغہ ۲۶۷/۱۳، شکارگاہ (ف)، شکارگاہ کہ امراء و سلاطین در احاطۂ کنان آہو و گوزن وغیرہ می گذارند (ج)، شکارِ جرگہ، دیکھو آرُون ص ۱۸۹ ؛

قُمّہ ۶۴/۱، سَریّہ (ج)، قُمّہ یا قُمتا، a concubine (س)، لونڈی،

قُنبُل قُول ۴۶۱/۱، ۴۷۵/۲، قومبول کمپنی، پلٹن (ن)، قُول (بواد مجہول) فوج میانہ (س) پس معنی ترکیب میانہ فوج کی پلٹن کے ہیں۔ شاید اس سے اُلتمش مراد ہو یعنی فوج قلب کا ایڈوانس گارڈ (دیکھو آرُون ص ۲۲۶)،

قوچین ۵/۹۵، اہل کاشغر کا فوجی طبقہ (س) ؛

قُورچی ۹۹/۴، سلاحدار، قُور بمعنی سلاح و ادوات حرب و چی علامت فاعلیت، اہتمام کنندۂ دربار پادشاہ (ج)، میر شکار، حرم کا پہرہ دار (س)، میر شکار (ن)، نیز دیکھو آرُون ص ۱۶۹ جہاں بادشاہ کے ہاتھی کے اردگرد رہنے والے قورچیوں کی جماعت کا ذکر ہے ؛

قُورَق ۷/۱۲، ممنوع، منع کردہ شدہ (ج)، قوروغ، قوروقِ سلطانی چچی (ن)، آرُون ص ۱۸۹ پر یہ کلمہ بمعنی preserve ہے ؛

قُورِلتای ۱۶۳/۱، جشن (ف)، قوریلتای (۱) مجمع کنگاش و مشورہ (۲) جشن (ج)، قوریلتای، قوروالتای مغلوں کی بڑی مجلس مشاورت (ن)،

قُوش قراو ۸۶/۴، متن میں ہے قوش قُراو دادند و خوردند، زبدۃ التواریخ میں اسکی بجای ہے: قوش دادند و قراو خوردند، یزدی ۲: ۶۱۷ پر ہے: بآئین تورہ و رسم معہود کاسہای مدام مملو از بادہ یا قوت فام برحسب مرام پی در پی داشتہ مراسم قوش و قارو بتقدیم پیوست، ان مراسم کی تفصیل کہیں نظر نہیں آئی، ف میں قوش بمعنی جفت ہے اور قارُو بمعنی جواب، آن میں ہے کہ قارو بمعنی عوض ہے اور اس سے مراد وہ پیالہ ہے جو ایلچی کو اس پیالے کے عوض میں دیتے ہیں جو وہ دورِ اوّل میں پُر کر کے دیتا ہے۔ اگر ایک شخص

سے مراد وہ علاقہ ہے جس کو دریائے ڈون اور والگا سیراب کرتے ہیں۔ جو شرقاً غرباً دریائے یورال یا ئیق سے دریائے ڈینیپر تک اور شمالاً جنوباً بحر اسود اور بحر خزر سے اُگک تک پھیلا ہوا ہے۔ نیز دیکھو نزہۃ ص ۲۵۸ - آ ۱۲: ۱۰۲۲ جو اس کلمہ کو قپچاق یا قنچاق لکھ رہا ہے۔

قُپچقار ۹۶ ۱۳، قوچقار، گوسفند شاخدار (ف)

قوچقار۔ بلند پہاڑ یا میدانی (ن)

قپچقار گوسفند کشی، قوچ گوسفند شاخدار جنگی (ج) ✤

قَراوُل ۴۴ ۹، فوجی کہ برای جنگ بکمانی تعین شود (ف)، **قاراوول، قاراغول** محافظ دیدبان (ن)، قَراوُل دیدبان، فوجی کہ پیش پیش رود و از سپاہی دشمن خبر دہد (ج) یزک، پیشرو سپاہ (فرہنگ نامی ذیل یزک) دیکھو آزدون ص ۲۲۴ Atezmishen لکھتا ہے، نیز دیکھو آ ۱۲: ۶۱، قَراوُل قول ۴۴ ۹ ہراول قول کے معنوں میں ہے ✤

قَراوناس ۴۷ ۶، ایک جنگجو مولد تاتاری طائفہ جسکا ذکر عروج تاتار سے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد ملتا شروع ہوتا ہے۔ یعنی ساتویں صدی سے وہ آٹھویں صدی ہجری کے وسط کے قریب ماوراء النہر اور ترکستان کے امراء کی فوج کا ایک اہم جزو تھے۔ تخت نشینی سے پہلے امیر تیمور کو کئی سال تک امیر حسین سے لڑنا پڑا جو ماوراء النہر اور ترکستان کے اکثر حصہ پر قابض تھا۔ امیر حسین کی فوج میں ہزاروں کی تعداد میں اس طائفہ کے لوگ شامل تھے۔ (دیکھو یزدی ۱: ۱۴۲ اور ۱۷۱) کہتے ہیں کہ تغلقوں کا خاندان انہی میں سے تھا۔ دیکھو اوریئنٹل کالج میگزین بابت مئی و اگست ۱۹۲۷ء

قرمچی ۳۸۵، کتب لغت میں یہ لفظ نہیں ہے قُرُمَش توجہ کرنیکو کہتے ہیں شاید صاحب قوجہ یعنی محل توجہ اہل ہے

قشلاق ۱۲۱، جاہای زمستان (ف)، جاہای گرم کہ زمستان دران بسر برند (ج) ✤

قُطاس ۴۸۲، قوتاس عند البعض ایک جوان ہے جو چین اور ہندوستان کے درمیانی پہاڑوں میں ہوتا ہے۔ اور جس کی دُم بڑی اور گچھے دار ہوتی ہے (ن)، قطاس معرب قوتاس است... یعنی موی دم گاو کوہی کہ آنرا گچگاو خوانند (ج)، یک قبیلہ (س)

قُلاق ۴۴۷ ۶، قُلاق و قلاغ گوش (ف)، قلاق گوش (ج)، مگر متن میں

شاہان وسط ایشیا کے دربار میں ایک صاحب منصب کبیر جو قاضیوں اور ملاؤں پر حاکم ہوتا ہے۔ فرہنگ ترکی ازشا (Shaw)، شیخاول وہ شخص جو ایلچیوں کے ہمراہ رہتا ہے (ن)، آنہا را می گویند کہ ایشان را ملازم ایلچیان کردہ در اردوی بادشاہ ہر جا کہ باشد کہ یراق ایلچیان ایشان می سازند (زبدۃ التواریخ حافظ ابرو) ؛

طوی ۴۵ش، شادی عروسی، شادی (رج ن)، ضیافت (ن)، ۸۹ش طوی کشید یعنی ضیافت کرد ؛

فنار ۱۱۱ش، کاغذ کی لالٹین، فانوس (الفرائد اللدیہ) ؛

قاپوچی ۴۴۵ش، دربان (رج) قاپو یعنی دروازہ ہے (ف) اور چی کلمۂ نسبت یعنی محافظ دروازہ، گویا قاپوچی متن میں بمعنی باڈی گارڈ ہے۔ عثمانی ترکوں کے ہاں اس لفظ کے استعمال کیلئے دیکھو ۲/۲۵۱، ۷/۲۵۲، ۹/۴۶۷

قپچاق ۱۵۵ش/۲، ۱۸۳ش/۱۱، ۲۲۵ش/۱۲، ۵۲۹ش/۱۱، نام فرقۂ ازازبک (۲)، نام دشت ہرگاہ ہزار فرسنگ طول و عرض داشتہ باشد (ف)، شارموای نے لکھا ہے دشت قپچاق رودخانہ ہای بیق (اُورال)، اِتل (والگا) طورلی (دنیسٹر) اورکریمیا سے محدود ہے۔ کبھی اس کلمہ کا استعمال محدود تر معنوں میں کرتے ہیں۔ تب اس سے مراد وہ دشت (Steppe) ہوتا ہے جو دریائے اِتل (والگا) اور اوزی (ڈنیپر) کے درمیان ہے۔ اب اس میں پچناک رہتے ہیں۔ ابن عرب شاہ نے دشت قپچاق کا حدود اربعہ یوں بیان کیا ہے: شمال میں ابر سیبریا، جنوب میں بحر خزر اور بحر اسود جنکے درمیان جبل چرکس (کوہ قاف) ہے، مشرق میں خوارزم صوبہ ہای اترار و صغناق و دیگر بلاد ترکستان، و بلاد جتہ (زونگاریا) (نزہۃ القلوب ص ۱۵۷ کا جنگر) تا بلاد مغول وحدود چین، اسی دشت کو برکہ خان کے نام پر دشت برکہ بھی کہتے ہیں۔ برکہ خان جو ۶۵۴ھ سے ۶۶۴ھ تک حکمران رہا جوجی نژادوں میں سے پہلا مسلمان بادشاہ تھا (تیمور لنگ کی ہم خلاف توقمش خان از شارموای ص ۳۹)، لین پول نے (خانوادہ ہای سلاطین اسلام میں ص ۲۲۴ پر) لکھا ہے: دشت قپچاق

الوسی از چغتای (ن)، عروج تیمور سے پہلے یہ الوس ترکستان اور خراسان میں بہت اقتدار رکھتا تھا۔ حصار شادمان کے نواح میں بیان سلدوز برسر قوت تھا۔ بلخ کے نواح میں ایک اور امیر مسلط تھا (یزدی ۱: ۲۳ و ۴۴ بعد) امیر بیان نے متعدد اور چغتائی امرا کے ساتھ ۷۵۲ھ میں ہرات کو کرتوں سے مستخلص کرنے کے لئے اس علاقہ پر حملہ کیا، بعد میں امیر حسین کے ساتھ سلدوزیوں کی کئی لڑائیاں ہوئیں جن میں تیمور امیر حسین کی امداد کرتا رہا۔ آخر بیان قتل ہوا (یزدی ۱: ۴۸ بعد، ۵۹) جب تیمور اور امیر حسین میں نزاع پیدا ہوا۔ تو سلدوزی تیمور کے ساتھ ہو گئے (یزدی ۱: ۸۸) ۷۷۶ھ میں تیمور نے محمد بن بیان سلدوز کو غدر کے الزام میں قتل کیا اور توبان سلدوز کی ایالت اور ان کا ضبط و نسق ایک اور امیر کو سپرد کر دیا (یزدی ۱: ۲۶۰) تیمور کی مہموں میں سلدوز اسکے ہمراہ رہے۔

سورغن ۵۴۹، سوران، سورون نعرہ جو سپاہی ایک دوسرے کے مقابلے صف آرا ہو کر لگاتے ہیں۔ شور و غوغا (ن)، اللہ اکبر پاشش آن گفتن لشکریان باواز بلند و بہنگام تاختن بر خصم، ہاتفی ہوری کہ اتراک وقت محاربہ کنند، ہاتفی ؎

زہر دو طرف سوران انداختند
ہزاران بریکدگر تاختند (ج)،

یزدی ۱: ۳۱۲ پر ہے ؎

سپہ کار پیکار بر ساختند
کورگہ زدہ سوران انداختند ؛

سیورغال ۱۴۲، مدد معاش، انعام (ج)، سویورغال تحفہ، عطیہ (ن)، سیورغال انعام، التماس (ف) ؛

شانقار ۱۰۳، شانغار ۱۵۵ شنغار ۲۹۷، سونکقور ۳۸۵، سُنقُر پرندۂ است شکاری مثل باز (ج) سُنقُر شکرہ، سُونقار جانور پرندہ کہ حکم عنقا دارد (ف)، شونقار باز، probably sonqar، سونغار gerfalcon سونقور falcon (ن) ؛

شقاول ۵۰۴، مہماندار (قاتر میرد، حواشی اقتباسات از مطلع سعدین)،

منسوب بہ خوبہ دیان (رج)، مگر ممکن ہے کہ متن میں یہ غلط ہو ؛

واجی ۴۸۰/۱، بظاہر یہ چینی لفظ تاجین کی تاتاری صورت ہے۔ اس کے معنی ہیں، بڑا آدمی، آج بھی تاتاری سرحدی حکام پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ وہ چینی عہدار تھے۔ جو سفیروں کے ساتھ بہت پہلے شامل ہو چکے تھے۔ (تاجین ایک لقب ہے جو چینی حکام کے لئے مستعمل ہے۔ خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے خطا اور اس کی راہ۔ مرتبۂ اول ج ا ص ۲۷۳، ۱۹۱۵ء) ؛

ساچق ۵۹۹/۱، ساچوق، ساچیق تحفہ (ن) ساچوق تحائف جو دلہن کو بھیجے جاتے ہیں۔ دس)، ساچق دستور یست کہ یک دو روز پیش از یوم شادی کتخدائی از قسم پیرایہ والبسہ مع سبو جہای شہر بنی نقل و آرائش از طرف داماد بخانہ عروس فرستند (رج) ساچیق دستور یست کہ پیش از کتخدائی بلعمل آرند، مہندش یری خواہ تندرف)

سان ۷۰/۱، شمار، تعداد (رف ن)، ذیل کے معنوں میں از روی فرہنگ ناصری یہ فارسی لفظ ہے، سان لشکر (ا) سامان کار لشکر، سان لشکر دیدن و دادن و گرفتن دیدن سلاح و سامان لشکر (۲) رسم و عادت انوری گفتہ ؎

از سیرت و سان رشک ملوک و ملک آباد،

(مطلع ۱۰۱/۱ پہ ہے: لسان ویوسون یورش اول)، مطلع ۷۰/۱ دفتر ہا در سان سے معلوم ہوتا ہے کہ مغلوں کے ہاں سان یعنی شمار افواج کے رجسٹر ہوتے تھے ۔ یعنی Muster Roll اسی طرح ص ۳۹۶/۱ پر ہے سانات لشکر باز طلبند، اژدن نے ص ۳۲۱ پر سان دیدن کو (a parade) کے معنوں میں لیا ہے ؛

ساوری ۳۹/۳، تحفہ و پیشکش (رج) یزدی ۱۰۶/۱ پہ ہے: بہ پیشکش و ساوری کسی چیز فرستاد ؛

شنگورچی ۴۲/۲، شنگر چی چتر بردار (رف)

(شنگور = خیمہ، چتر (ن)) نیز دیکھو ذیل جامع التواریخ ص ۶ ؛

سلدوز ۸۲/۲، سیدوز (محرف سلدوز؟) ہنگویا کی ایک قوم جو اب بھی نواح ساوہ (ایران) میں موجود ہے۔ (۱۱۸۴: ۵۴۰)، نام اوسی از چغتائی (رف)، سولدوز نام

ازطرف پادشاه هر دوروزی آن عبارتی چند نوشته و در بازار چون زر رایج بود و خرج می شد" (ج)، بانک نوٹ، اس کی تصویر کیلئے دیکھو سفرنامہ مارکوپولو مرتبہ یول جلد اول مقابل ص ۳۷۸، فرہنگ ناصری میں ہے - کہ کیخاتو خان ایلخانی نے ایران میں بھی چاؤکو رائج کرنا چاہا مگر نہ ہوا" اکنون چاو و چاپ بر صنعت طبع و بالسنہ خط اطلاق می شود"۔

چاؤش ۱۱۹/۱۱، بروزن پاسخ چاؤدش نقیب لشکر و قافلہ (ج ون)،

چپیر ۴۴۵/۱، (چپّر)، دیوار سیت کہ از چوب و خاک در برابر قلعہ برای تسخیر آن سازند و در پناہ آن جنگ کنند (ج ن)، حلقۂ دائرہ رانیز چپیر تامند کہ از مردم یا حیوانات دیگر کشیدہ شدہ باشد A ring of iron, hedgrow, bars of iron, with which one forms an obstruction شارموی ص ۲۵ بہ ترجمہ گریبہ دی کی اس عبارت سے جو بدیل تورہ نقل ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ چپر کا اطلاق کسی قسم کی متحرک آڑ پر بھی ہوتا تھا۔

چُکا ۳۸/۱۵، (چکّہ مرغزار (ج)، چولکہ، مُچکا، چوکا، میدان جو دامن کوہ میں یا دو پہاڑوں کے درمیان ہو (ن)،

چُماق ۱۶۳/۳، چوماق، عصا (ن)، چُماق گرز و عصای گلولہ سر (ف)، چُماق چوب سر کج کہ در درازی مانند عصا بود و از چوب بادام تلخ باشد کہ نگہداشتن آن در دست در مذہب امامیہ مسنون است و در برہان بمعنی گرز آہنی شش پرہ نوشتہ (ج)،

چَنداوُل ۹۵/۱، (سانقہ فوج، دیکھو اوروں ص ۲۲۴)،

چُہرہ ۱۰۰/۲، غلام یعنی جوان نابالغ (ج)، چورہ خواص (ف)، غلام، پسر سادہ، ملازم امرد، ہندی است و بجیم عربی ہم آمدہ (فرہنگ ناصری)،

خاتون ۴۴۴/۱، زن بلند نسب (ن)، عروس (ف)، از القاب زنان کبار است (ج) مغولی کا لفظ ہے۔ جیسے تازیکوں کے ہاں بانو (ن بدیل فوجیں) اس لقب کی چھٹی صدی سے پتہ مل رہا ہے دیکھو ۱۱: ۲: ۹۳۲-

خماری ۱۰۳/۱، خمار نام شہر لیست در ترکستان

اس طائفہ کے لوگ امیر تیمور کے عروج سے پہلے خراسان کے شمالی حصے پر متصرف تھے۔ دولت شاہ نے لکھا ہے کہ ابوسعید خان (م ۷۳۶ھ) کے بعد طغا تیمور خان (۷۳۷ھ میں) خان بنا اور سلطنت استراباد وجرجان اس کو ملی اور سربداران خراسان اس کے مطیع ہوئے، ۷۵۴ھ میں وہ قتل ہوا تو سلطنت سربداروں، امرای جانی قربانی اور ملوک کرت کے قبضے میں آئی، مرو و طوس ان کے مرکز تھے مگر ان کے اور کرتوں کے درمیان حکومت کے متعلق تنازعہ ہوتے رہتے تھے۔ ۷۳۸ھ کے قریب ارغون شاہ جانی قربانی نیشاپور اور طوس میں بادشاہ تھا (دیکھو دولت شاہ بذریعہ فہرست اول)، اس کے لڑکے علی بیگ نے امیر تیمور کو گرفتار کر کے کچھ مدت قید میں رکھا۔ تیمور نے ۷۸۳ھ میں اس کو کلات میں محصور کیا اور قلعہ لینے پر سارے جون غربانیوں کو خانہ کوچ کر کے ماوراء النہر میں منتقل کیا (دیکھو یزدی ۱/۶۶۱ و ۳۲۴، ۳۵۲ و ۳۵۵ و دیگر مواضع)، ان کے ساتھ ہی تیمور کے ہاتھوں اسی سال سربداروں کا خاتمہ ہوا اور اس سے دو سال پہلے کرتوں کا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیمور کے مرنے کے بعد اس طائفہ کے لوگ پھر کچھ سنبھلے اس لئے کہ شاہ رخ کے زمانے میں وہ ابیورد کے نواح میں پھر برسر طاقت ہو گئے (دیکھو دولت شاہ ص ۴۲۱)، بابا سودائی (معاصر شاہ رخ) ان کو جانی قربان لکھ رہا ہے۔ اس کا شعر ہے:

نیک خواہان ترا دولت برلاسی باد
بدسگالان ترا محنت جانی قربان

جبتہ ۱۲/۳۸۰، ۱/۴۹۱، مغول، بلا دجبتہ مغولستان، Zungaria، بلا دجنگر ۔

جلاو ۴/۴۹۱، ۹/۵۲۱، جیلاو عنان (ف)، عنان اسپ، پیش پیش (ن)، جلو عنان اسپ، اسپ کوتل (ج) ۔

جوانغار ۲۰/۰، ۹/۳۲۰، (فوج) دست چپ (دیکھو آرون ص ۲۲۶)،

جیدبہ (یا جیدیا) ۲۲/۱۵، زرہ بکتر (ن ف ج) ۔

چاؤ ۱۱/۵۲۳، بزبان چینی وکاغذی بود

تواچی گری تالی منصب سلطنت است پیش اتراک (یزدی ۱: ۲۱۶) ؛

تُورَہ ۴۸ء، سپر پست قد آدم (شاربوای ص ۶۷) لکڑی اور لوہے کے ٹکڑے جنکو زنجیروں اور قلابوں سے باندھ کر آڑ سی بنا لیتے ہیں اور سپاہی ان کے پیچھے کھڑے ہو کر لڑتے ہیں palisade; stockade (ن)، یزدی ۱: ۳۱۷ پر ہے: از ہر دو طرف تا روز پاس داشتند و بہادران لشکر منصور تورہا و چپرہا گرفتہ ہیچ دقیقہ از شرایط حزم فروگذاشتند۔ نیز دیکھو آزون ص ۱۴۲ بعد جہاں اس کو Mantelets کا مرادف قرار دیتا ہے؛

توق ۲۳۵ء، توق یا توغ بواد مجہول، چیزی است از علم کہ شکل پنجہ بر سر آن نصب کنند و آن بر دو گونہ بود یکی چتر توق از علم لیکن کوتاہ تر از دو کہ قطاسی چند بر افزایند و دوم ہم ازان علم لیکن دراز تر از دو، در علما این را پایہ برتر نہند و آخرین بہ بزرگ نوبنیان اختصاص دارد (از آئین اکبری بعینہ نقل کردہ شد) (ج)، جھنڈا (جھنڈا یوں بنتا تھا کہ دُمِ قُطاس کو ایک چھڑ پر لگا کر اس کے اوپر ایک مثلث شکل کی جھنڈی لگاتے تھے (ن)؛

تومان ۴۳ء، دہ ہزار (ف ن)، دہ ہزار دینار (ن)؛

تیلبہ ۳۱۳ء، دیوانہ (ف)، بیوقوف (ن)؛

تیُول ۴۰۸ء، جاگیر مدد معاش (ج)؛

جاخوریان ۱۲۶ء، بظاہر مراد ہے اولاد و اتباع امیر جاکو برلاس سے جو امیر تیمور کی تخت نشینی سے پہلے اس کی دولت کا رکن اور بعد میں اس کا امیر لشکر اور توا چی تھا (دیکھو یزدی ۱: ۵۳ و ۱۹۱ بعد و ۲۱۶) اس کے مرنے کے بعد اسکے لڑکے کو امیر تیمور نے اس کا جانشین مقرر کیا (دیکھو یزدی ۱: ۳۷۷)؛

جار ۲۷ء، (۱) ندا کردن، منادی (۲) جمعیت (ج)، چار منادی (ف)، جار بر شور، آواز، فوجی خدمت کیلئے طلبی، قاصد (ن)؛

جالق ۴۴۲ء، چالیغ سرکش یا اڑیل گھوڑا (ن)؛

جاوئی قربانی ۱۵ء بعد، ۴، ایک قبیلہ یزدی نے جابجا اس کلمہ کو جوان غربانی لکھا ہے

فوج، علاقہ کا ایک حصہ مثلاً این ولایت پنج تومان و دو بلوک دارد، ۲۵/۲ پرگنوک بمعنی جماعت ہے ؛

بوقچہ ۲۳۵/۳، بُوغچہ جامہ پیچ (ف)، بُقچہ بستۂ خورد (ج) ؛

بیرق - ۱۳۶/۷، علم خرد (ف) ؛

بیلاک ۵/۱۰۳، تحفہ (ن) ؛

پروانچی - ۵/۲۶۷، چانسلر، پیش رو لشکر (ن) ؛

تالان - ۱/۹۵، غارت و تاراج (ن ج) ؛

تَرخان ۱۷۵/۱، بقی است از القاب کہ سلاطین ترکستان کہ ایشان را خان گویند بکسی دہند کہ ہر وقت خواہد بی احضار بحضور پادشاہ رود و اگر تقصیری و خطائی کند او را بمواخذہ نگیرند (فرہنگ ناصری)، نام اویسی از چغتای (ف)، ترخان لوٹ کا کوئی حصہ امیر کو نہیں دیتا اور قصور کرنے پر مستوجب تفتیش و تحقیق نہیں ہتا، نیز دیکھو بلاخمن کا ترجمۂ آئین اکبری ص ۳۶۴ ؛

تَرعُوب ۲۲۰/۵۴، نوعی از بافتہ ابریشمی سرخ رنگ (ج) ؛

تَغار ۲۶۴/۵، رسد جو سپاہیوں کو دیتے ہیں (ن)، تغار دادن مہمانی بزرگ و آش دادن (ج)،

یزدی: ۲۸۱ پر ہے فلان و فلان در شہر ازار بودند و لشکر را تغاری دادند ؛

تُقوز - ۹/۴۴۵، توقوز نوکا عدد، نو (ن ف)، تحفہ - اسلئے کہ امراء ملوک کو تحائف نو کی تعداد میں پیش کئے جاتے تھے - جو مغلوں کے نزدیک ایک مبارک عدد ہے (ش)، نیز دیکھو بلاخمن کا ترجمۂ آئین اکبری ص ۳۶۴ ح ۲ ؛

تکاپشی ۱۱/۶۱۶، تکاپیشی عجلت، تعاقب ان)، یزدی ۱: ۲۵۴ پر ہے: از لشکر جتہ ہیچ کس آنجا نماند بود بہادران فتح آئین تکاپشی کردہ بسیاری از ان لشکر بی دین را بقتل آوردند، اسی طرح دیکھو یزدی ۱: ۱۵۶ ؛

تلبہ ۳۱۳/۱۲ دیکھو تلیبہ ؛

تَنسُوق ۱۵/۴۲۸، تحفہ و چیز نفیس و نادر (ج)، تانکسوغ، تانسوغ اعجوبہ (ن)، تانسوق نادر (ف) ؛

تُوَاچی ۱۴/۲۲، نقیب (ف)، درباریان مغول کا وہ افسر جس کے سپرد فوجوں کی بھرتی - فوجوں کا معائنہ اور یاسا (سزائے قتل) کی نگرانی ہوتی تھی - انسپکٹر، شحنہ سوار، قاصد (ن)،

اولنگ - دیکھو الانگ ؛

اویرات - ۴۳۲ء، بظاہر یہ بھی ترکمانوں کا کوئی قبیلہ ہے۔ مگر اس کا ذکر کہیں ملا نہیں ؛

ایچکی ۵۸۶ء، معتمد، دروغی ؛

آیدکو - ۲۸ء، ۳۰۱ء، باہوش (ف ن)،

ایل - ۲۸ء، (۱) (بترقیق کسرۂ ہمزہ) مطیع، (۲) (بتفخیم کسرۂ ہمزہ) مردم (ف) ؛

ایناق - ۲۲ء، اناق ۶۵ء، اِناغ = صاحب، محمد (ف)، ایناق، ایناغ، ایناج = مصاحب، مشیر، معتمد (ن) ؛

اِینجو - ۲۹ء، (۱) غلام، غلام جو کسی شہزادے کی جاگیر سے متعلق ہو (ن)، (۲) اِنجو موقی (ف) ؛

اینی - ۱۴ء، برادر خرد،

ایواغلان - ۲۹ء، خانہ زاد (ایو = خانہ، اوغلی = فرزند) ؛

باشمہ - ۷ء، ۵۰۱ء، نقش جو کپڑوں پر چھاپتے ہیں (ن)، بَسْمہ، نقش اوراق طلا و نقرہ کہ بر جامہ بقلم و خواہ بقالب کاری بُنہ بطور معمول کنند و باسمہ بالف مشبع آنست (ج) ؛

برانغار - ۲۹ء، ۳۲۰ء، (فوج) دست راست (دیکھو آزون ص ۲۲۶)،

بُرغُو - ۱۱ء، شاخ درمیان تہی کہ آن مانند نفیر نوازند (ج) بورغو در ت،

بَرلاس - ۹۹ء، الوسی از الوس چغتا و جوان شجاع (ف)، ایک ترکی قبیلہ جس کی نسل سے سلاطین تیموریہ ہند تھے۔ بارلاس بمعنی سپہ سالار ہے (ن)،

بُکاوُل - ۳۰ء، چاشنی گیر (ف)، باورچی، لیکن در ہندوستان بفتح بار (و) واو بمعنی دارو غۂ مطبخ و باورچیخانہ و کسی کہ اطعمہ را پیش امرا و سلاطین قسمت کند (ج) ؛

بُلْجار - ۱۳۱ء، وعدہ (ف)، بولجار، بُلجار، جای جمع شدن فوج، وعدہ گاہ، محل و مقام معین فوج دست راست و دست چپ وغیرہما (ن) ؛

بُلْغاق - ۳۹ء، بولغاغ بدنظمی، اضطراب، نزاع (ن)، بُلْغاق معرب بلغاک است کہ شور و غوغای بسیار باشد، بعضی این را مغولی دانستہ اند (ج)، بُولْغاق فتنہ و آشوب (ف) ؛

بُلوکات - ۱۹ء، چند دہ کہ باہم تعلق داشتہ باشند، بہ ہندی پرگنہ گویند، جمع بُلوک بمعنی قصبہ و دہ (ج)، قوم بزرگ (ف) بولک

سپاہ (ج) ظاہراً اغرق قول سے چندلوں مراد ہے جسکی حفاظت میں بیرو بنگاہ ہوتا تھا (دیکھو آرون ص ۲۲۴)،

آقا - ۱۵/۹، برادر کلان،

آقار - ۵۰/۹، یہ لفظ لغت میں نہیں ملا - زبدہ میں اس کی بجائے 'خاد' ہے جو مرادف خلیواز اور باز کا ہے - ن میں اوقار بمعنی بوتیمار دیا ہے - مگر یہ محل آبی جانور کا نہیں ہے،

اُکلکا - ۵۰/۱، یا اوکالکا، عطیہ (ن)،

اُلجا - ۴۲/۱، ۴۳۵/۱، اُلجہ و اُلجی و اُلچہ، مال وجنسی وبندی کہ در تاخت ملک بیگانہ گیرند (ج)، ن میں اس کو اولچا اور اولچہ لکھا ہے،

اُلغ (اولوغ) ۴۶/۱، کلان،

اُلنگ (اولنگ) ۴۳/۴، ۴۸۷/۱، سبزہ زار مرغزار (ج - ن)،

اُلوس - ۴۸۰/۱، ۴۸۲/۲، ۵۷/۴، قبیلہ بزرگ (ف)،

انذا - ۲۰/۷، انذا یا اندہ کو مغول کلمۂ محبت کے طور پر استعمال کرتے ہیں بجائے بھائی یا چچا یا خالہ کے، تاہیل و ترحیب کے وقت وہ کہیں گے 'اندا' یعنی برادرم، عزیزم، دراصل اس سے مراد وہ قبیلہ ہے جو کسی دوسرے قبیلے سے رشتہ پیدا کرے (ن)، چنانچہ تاریخ غازانی ص ۳۰۸ س ۷ پر ہے: بہ انذا و قودوا و اقا و اینی و خویشاوند و کابین و قلنک ندہند - اسی طرح وہیں ص ۸ س ۱۲ پر ہے: میان ایشان مرتبہ اقا و اینی و اندہ و قودای معین فرمودی،

اوچ اوغلان - ۳۰/۴، اوچ تین کو کہتے ہیں اور اُوغلَن فرزند کو یا اس جماعت کو جس کی نسبت سلاطین تک پہنچتی ہے - بظاہر یہ ترکمانوں کا قبیلہ ہے مگر اس تحریر کے وقت اس کلمہ کی تحقیق کا سامان میسر نہ آیا، آ ۳: ۱۹۷۰ اور ۲: ۴۴۴ پر اوچ اوغلان بمعنی Page و Shield دیا ہے، مگر بظاہر وہ اور اصطلاح ہے،

اولاغ - ۱۱/۱ یا اولاق (۱) گھوڑا (ف) (۲) یہی کلمہ ڈاک کے معنوں میں بھی ہے یعنی تیز روی کہ برای او اسپ و توشہ مہیا دارند تا بجائیکہ نام زد باشد بزودی برسد (ف ن)، (۳) خراج، یزدی ۱: ۱۴۱ پر ہے: راہ غلط کردند و بسی اسپ و اُلاغ ازان سبب تلف شد،

فرہنگ الفاظ ترکی و مغولی

علامات و اختصارات:- ج = فرہنگ انند راج، لکھنؤ ۹۲-۱۸۸۹ء،
ر = رسالہ فضل اللہ خان، کلکتہ ۱۸۲۵ء،
س = پرشین انگلش ڈکشنری از شٹائن گاس، لنڈن،
ن = اللغات النوائیۃ از پاوہ ڈکورتی، پیرس ۱۸۸۰ء،
آآ = اینسائکلوپیڈیا آف اسلام

ھدایات:- (۱) خط کے اوپر کے ہندسے سطر اور نیچے کے ہندسے وہ صفحہ کتاب مطلع سعدین کا مراد ہے جہاں کلمۂ مطلوبہ آیا ہے۔ تمام مواضع جہاں کوئی کلمہ کتاب میں آیا ہے درج نہیں ہوئے (۲) ترکی الفاظ کے ہجے مختلف کتابوں میں مختلف ہیں۔ ایک حد تک اس کی وجہ یہ ہے کہ اصوات ترکیہ عربی حروف میں بخوبی ادا نہیں ہوتیں؛

آئین اکبری و تاریخ عبدالقادر بداؤنی مذکور است (ج)،
اُردُو - ۲۰۲/۱۰، لشکرگاہ و لشکر بادشاہی (ج) اور دو شاہی کیمپ، کیمپ (ن)،
ارلات - ۲۰۲/۱۰، قبیلۂ ازبکستانی (ف)،
اُروق - ۳۳/۱۰، اروغ ۳۴/۱۰، خاندان، قبیلہ، نیز دیکھو ص ۳۳ حاشیہ ۶،
اُغروق قول ۳۳/۱۱، اُغروق = بوجھ وزن (ن)،
اُغروغ = خیمہ، کیمپ (س)،
قُول = فوج میانہ (ن) فوج درمیان وانبوہ

رنگمہ - ۹۷/۱۰، اتا کا، انکہ (ن) اشیر پدر (ف ن)، استاد (ر ن)،
اختاچی - ۳۵۵/۳، اختہ چی وہ افسر جو سر اسپ کے پاس پاس چلتا ہے۔ کلمہ اختہ پانچواں مغولی سے لیا گیا ہے اور بمعنی (۱) اسب خایہ کشیدہ اور (۲) غاشیہ، پوشش زین کے ہے (ن)، شخصی کہ اختہ کردن حیوانات باستصواب او باشد، و داروغۂ اصطبل را میر آخور گویند نہ آختہ بیگی و این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ و بمعنی داروغۂ اصطبل چنانکہ در

پھر چھ شعروں کے بعد ہے ؎ علم برفلک الخ - بدولت الخ

ص ۴۴۶ س ۱۰ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۱۰۲، س ۲ و ۳ ،

" ۴۵۴ " ۱۴ - دیکھو خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۳ س ۷ ،

" ۴۵۵ " ۱۰ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۶۳ س ۹ پر ہے :

برانگیخت رزمی چو بارندہ میغ ،

ص ۴۵۵ س ۱۴ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۱ س ۲۳ پر ہے "مرد انجم شناس" (بجای انجم روشناس) ،

ص ۴۵۹ س ۱ تا ۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۴ س ۲ و ص ۱۶۳ س ۱۵ و ۱۷ ،

ص ۴۶۲ س ۱۳ تا ۱۶ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۴ س آخر (زنکی بجای دشمن) ص ۱۴۵ س ۱ (زنگیی بجای دشمنی) ، و س ۳ (بزہ بجای چون) و ۴ ،

ص ۴۶۳ س ۸ و ۹ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۵ س ۶ و ۱۰ (بر کنجیدہ بجای بگنجیہا) ،

" " " ۱۴ - خمسۂ نظامی (سکندر نامہ) ص ۱۴۵ س ۵ ،

" ۴۷۸ " ۳ - نقاش صرف مصور ہی مراد نہیں بلکہ ہر قسم کی گلکاری کرنے والے کو بھی نقاش ہی کہتے تھے، خواہ وہ چمڑے یا کپڑے پر ہی کام کرتا ہو، دیکھو آ ۳ : ۱۳ بذیل لامعی)

" ۵۸۲ " ۴ - سکندر نامہ ص ۱۵۵ پر ہے :

سگ کیست روباہ نازور مند کہ شیر ژیان را رساند گزند ،

ص ۶۰۶ س ۱۱ - وان یفق الخ، شعر متنبی (در مرثیۂ والدۂ سیف الدولہ) یوں ہے :

فان تفق الانام و انت منهم الخ ،

ص ۶۱۶ س ۵ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۳ س ۱۵ ،

فائت حواشی وزیادات

ص ۷۶ س ۱۰ و ۱۱ - قصائد ظہیر فاریابی ص ۷۶ س ۱۳ و ۱۰ میں 'حلم' (بجای 'عدل') اور 'تعدل' (بجای 'زجد') ہے اور ضمیر غائب کی بجای ضمیر مخاطب،

ص ۱۱۶ س ۳ - خمسۂ نظامی (لیلی ومجنون) ص ۲۸۷ س ۲ پر 'برین راہ' بجای 'ازین راہ' ہے،

ص ۲۲۱ س ۱۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (مخزن الاسرار) ص ۲۰ س ۳،

" ۲۸۵ " ۵ - رک بہ خمسۂ نظامی (خسرو شیریں) ص ۸۰ س ۲۵،

" ۳۱۴ " ۶ - خمسۂ نظامی (خسرو شیریں) ص ۹۷ س ۲۲ پر ہے 'زانکس بود' (بجای 'آنکس بود')،

ص ۳۸۱ س ۴ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۱۸۹،

" ۴۲۷ " ۸ - دیکھو خمسۂ نظامی (اسکندر نامہ) ص ۱۴۷ س ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۶ بظاہر مصنف نے بعض تصرفات کئے ہیں۔ سکندر نامہ میں ہے ؎

بر نور روز بنشست و می نوش کرد — سرود سرایندگان گوش کرد

نبودی زشہ الخ،

پھر ایک اور شعر کے بعد ہے ؎

نشستہ جہاندار گیتی فروز — بفیروزی آورد شب را بروز

پھر دو شعر کے بعد ہے ؎

مغنی سرایندہ برنیک رود — بنوروزی شہ نو آئین سرود

کہ دولت پناہا الخ

(کسی کا ستعانت)،

ص ۵۶۸ س ۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (خسرو شیریں) ص ۱۵۱ س ۲۲،

" ۵۸۹ " ۷ - خواجہ جمال الدین سلمان - یعنی سلمان ساوجی مشہور، اسکے قصیدے کا مطلع ہے۔

مصوّر ازل از روح صورتی می خواست مثالِ قدِ ترا بر کشید و آمد راست

ص ۵۹۲ س ۱ - سید قاسم رگ پہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۲ : ۷۹۸ (گو اس میں متعدد غلطیاں ہیں)

" ۵۹۳ " ۸ - دیکھو دیوان حافظ ص ۹۷،

" ۶۰۰ " ۱۱ - دیکھو دیوان حافظ ص ۳۶،

" ۶۰۲ " ۳ - ابو الحسن خَرَقانی - یعنی علی بن احمد" وقدمات یوم عاشوراء سنۃ ۴۲۵ عن ۷۳ سنۃ " (معجم البلدان ۲ : ۴۲۴)،

ص ۶۰۲ س ۴ - شیخ ابو یزید - طیفور بن عیسی بن شَرُوسان الزاہد البسطامی المتوفی سنہ ۲۶۱ھ او سنہ ۲۶۴ھ، یاقوت نے (بذیل بسطام) لکھا ہے: رأیت قبر ابی یزید البسطامی رحمہ اللہ وسط البلد فی طرف السّوق (معجم البلدان ۱ : ۶۲۳)

ص ۶۰۲ س ۸ - طرزہ کوہ - فرہنگ ناصری میں ہے: تَرَزَہ نام قریہ ایست کوچک در کوہ فیما بین بسطام و دامغان و در آنجا مدفون بیست و یک کس از اولاد عماد الدین عبد الوہاب بارسینی کہ بعقیدۂ شیخ علاء الدولہ سمنانی از اولیای آن عہد بودہ و ہفتاد و شش سال عمر نمودہ،

ص ۶۰۹ س ۵ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۴۶، وہاں دوسرا مصرع یوں ہے:

جہندہ ہیچ ادادی ر سندہ ہیچ قضاست

شمار کئے ہیں۔ اس کے بعد لکھا ہے: وازانجا (یعنی از کنجا نفوذ تا بخان بالغ چہل منزل است و بہ نشای (کذا) چہل منزل،

ص ۵۲۱ س ۱۴ - تُخمار، تخمار تیرے کہ پیکان نداشتہ باشد بجای پیکان گرہی داشتہ باشد (ہفت قلزم وشائن گاس)، فرہنگ ناصری ہیں اس لفظ کو تُکمار لکھا ہے

ص ۵۳۶ س ۳ - دیکھو خمسۂ نظامی (خسرو شیریں) ص ۱۳۵ س ۲۱،

" ۵۴۱ " ۱ - شیر محمد اغلان الخ، اس کی تخت نشینی نزاماور (دیکھو ص ۲۷۲) کے نزدیک ۸۲۴ھ کا واقعہ ہے۔ شیر محمد اغلان شاہ جہان تغلق تیموری کا لڑکا ہے اس شاہ جہان اوغلان کا ذکر ان حواشی میں متعدد دفعہ ہوا ہے۔ نیز دیکھو یزدی ۲: ۲۱۷،

ص ۵۴۲ س ۱۰ - دیکھو کلیات خاقانی ص ۳۵۷ س ۷، ص ۳۵۸ س ۶،

" ۵۴۵ " ۳ - دیکھو کلیات سعدی ص ۴۵۱ س ۳،

" ۵۵۴ " ۱۳ - دیکھو کلیات انوری ص ۴۰۱ و ۴۰۰؛ دوسرا شعر کلیات میں یوں ہے،

آنکہ پیش کلک و طبعش آن دو سحر آنکہ حلال

صد چو من ہستند چون گوسالہ پیش سامری

تیسرے شعر میں کلیات میں 'لجہ' ہے (بجای لجہ) اور 'ہین' (بجای ہان)،

ص ۵۵۹ س ۸ - کلیات انوری ص ۱۹۵ پر یہ شعر یوں ہے:-

ای کاینات را بوجود تو افتخار ای ہیش ز آفرینش و کم ز آفریدگار

سلمان ساوجی نے ان دو نو مصرعوں کو دو شعروں میں تضمین کیا ہے۔ دیکھو کلیات سلمان ص ۸۲، معلوم نہیں صاحب مطلع نے پہلا مصرعہ خود لگایا ہے یا کسی اور سے لیا ہے،

ص ۵۶۲ س ۱۵ - کلیات سعدی ص ۱۲۲ پر "ہر آنکہ استعانت" ہے (بجای

اور مطلع ص ۴۷۹ س ۳)،

ص ۴۱۸ س ۱۳ - پہلوان جمال، بقول صاحب زبدۃ (۴۱۱ ب) پہلوان جمال اصفہان سے آیا تھا اور امیرزادہ رستم کا ایلچی تھا نہ میرزا ابراہیم سلطان کا، یا اور امیرحسن ایلچی شیراز سفیروں کو واپسی پر شکوہ میں ملے یعنی ذیقعدہ ۸۲۴ھ میں،

ص ۴۱۹ س ۳ - یازدہم محرم، اس تاریخ کو طوی ناممکن ہے، اس لئے کہ بقول صاحب زبدۃ ایلچی ۲۲ محرم کو سمرقند پہنچے (دیکھو اوپر ص ۶۳۲ کا آخری حاشیہ گو اس مقام پر زبدۃ میں ۲۱ محرم بجائے ۲۲ محرم کے ہے، بہرحال متن کا '۱۱ محرم' تصحیف '۲۱ محرم' یا '۲۲ محرم' کی ہے،

ص ۴۱۹ س ۴ - غرۂ صفر، زبدۃ (۴۸۴ ل) پر ایلچیوں کی روانگی کی تاریخ ۱۰ صفر ۸۲۳ھ ہے،

ص ۴۲۳ س ۹ - دوایر قسمہ، ان کی تفصیل کے لئے دیکھو فرہنگ انندراج ج ۲ ص ۱۰۸ (بذیل دوائر فلکی)،

ص ۴۳۲ س ۱۳ - شَتَنگُل، دزد، راہ زن، ڈاکو، کسی کہ بہ غدر کُشد، (نشان گکس و فرہنگ ناصری)، نام پادشاہ ہند کہ بیاری افراسیاب تسخیر ایران آمدہ بود و در شاہنامۂ فردوسی مکرر مذکور است (فرہنگ ناصری)

ص ۴۳۸ س ۹ - یہ سلمان ساوجی کے قصیدے کا مطلع ہے۔ دیکھو کلیات ص ۷۲،

" ۴۴۰ " ۱۳ - حرکت المذبوحین - دیکھو اَرُون ص ۲۳۹،

" ۴۸۰ " ۷ - دختر دیگر اورا الخ، دیکھو ۶۳۲ حاشیہ ص ۳۸۰ س ۷ پر،

" ۵۱۸ ح ۱۲ - اس حاشیہ میں لکھا گیا تھا کہ نتای کے متعلق ظفرنامہ یزدی سے لے کر صاحب گنج البحر نے جو اطلاع درج کی ہے مجھ کو ظفرنامہ میں نہیں ملی، یہ اطلاع ظفرنامہ کی ج ۲ ص ۲۱۹ پر موجود ہے۔ یزدی نے منازل ختن تا خان بالغ

ص ۳۶۰ س ۱۶ - قصائد ظہیر فاریابی ص ۶۸ پر نہی مصراع اول میں اور کنی مصراع دوم میں،

" ۳۸۰ " ۹ - دیوان حافظ ص ۷۲ اپر 'سخن عاشق' ہے بجای 'سخن خوب'،

" " " ۱۶ - دیکھو کلیات سعدی ص ۱۲۲ س ۳،

" ۳۸۶ " ۱۳ - در آن زمان الخ، دیکھو ص ۱۵۵ س ۱۱ بذیل واقعات ۸۱۲ھ،

" ۳۸۷ " ۷ - دختر شمع جہان الخ، مصنف نے ص ۴۸۰ س ۷ پر کہا ہے کہ میرزا محمد جوکی شاہ جہان (برادر شمع جہان) کا داماد تھا - اوپر ذکر آچکا ہے کہ مصنف نے جا بجا شاہ جہان اور شمع جہان کو ملتبس کر دیا ہے دیکھو ص ۶۲۶ حاشیہ ص ۱۴۱ س ۱۰ اپر،

ص ۳۹۰ س ۹ - تُغاق، دیکھو نقشہ جو بارٹولڈ نے ترکستان میں دیا ہے - اس کا طول بلد ۷۵ اور عرض بلد ۴۲ ہے - ظفرنامہ یزدی میں ۱: ۵۵۰ پر ہے:

گرہ ماند حیات ما باقی بکف آریم ترکِ تقاقی

ص ۳۹۵ س ۱ - دیکھو کلیات خاقانی ص ۴۰۹ س ۸،

" ۳۹۶ " ۸ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۱۱۵، مگر وہاں 'ایران زمین را' ہے - (بجای 'ایران و توران') اور 'ترک ترکان' (بجای 'فرق ترکان')،

ص ۴۰۰ س ۱ - جرمقان، دیکھو ص ۶۳۴ حاشیہ ص ۴۰۲ س ۱ اپر،

" ۴۰۳ " ۶ بعد - دیکھو مخزن اسرار نظامی ص ۴۰ س ۲۵ و ص ۵ س ۲۱،

" ۴۰۶ " ۱۱ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۶۰،

" ۴۰۹ " ۱۱ - ذیل جامع التواریخ ص ۱۳۶ پر 'تا' ہے بجائے 'یا' (در مصراع ثانی)،

" ۴۱۳ " ۱۲، ۱۳ - دیکھو کلیات انوری ص ۱۲۶ س ۱۱ و ۱۲،

" ۴۱۳ ح ۱ - تکت، کدوؤں کی ایک شاخ کا نام ہے - دیکھو آ ۳: ۱۰،

" ۴۱۸ س ۹ - اوایل سنہ اربع، حاشیہ میں 'اوایل این سال' کی قرأت دی ہے وہ بہتر ہے یعنی اوائل ۸۲۳ھ کا واقعہ متن میں مذکور ہے نہ ۸۲۴ھ کا - بقول صاحب زبدۃ (۳۸۴ ل) ایلچی ۲۲ محرم ۸۲۳ھ کو سمرقند پہنچے (سفرنامہ چین ص ۵ س ۱۱

امیر تیمور ۷۸۴ھ میں یہاں سے گذرا، یزدی (۱ : ۳۵۱) نے لکھا ہے :
ازراہ شملغان وچرمغان عبور نمودہ مرغزار راد کان را مضرب خیام سلطنت ....
گردانید" رادکان تبوشان اور طوس کے درمیان ہے۔ امیر موصوف
"کبود جامہ وشاسمان" سے آیا تھا،

ص ۲۹۴ س ۱۳ - مغاکی، گڑھا، گہرائی (شٹاٹن گاس)، ذیل جامع التوار یخ ص ۲۶ پر ہے : چون .... بدرب خوش رسیدو .... تندی دیوار بارو ومغاکی خندق .... بدید تعجب نمود،

ص ۳۱۱ س ۱۱ - ولو کان النساء الخ شعر متنبّی ہے بتصرّف، متنبّی نے سیف الدولہ کی والدہ کے مرثیے میں لکھا تھا ؎

ولو کان النّساء کمن فقدنا ــ لفُضّلت النّساء الخ،

ص ۳۴۴ س ۳ - طالع عالم مبارک شد الخ، کلیات سلمان ص ۱۲۱ پر ہے :

طالع عالم مبارک شد بیمون اختری ــ منتظم شد سلک ملک ودین بوالاگوہری
تاج شاہی سرفرازی میکند امروز از انک ــ گردنان مملکت را دوش پیدا شد سری

مصنف نے قصیدے کے ان دو شعروں سے پہلا اور چوتھا مصرعہ لے کر ایک شعر بنا لیا ہے،

ص ۳۴۶ س ۴ - دیکھو دیوان حافظ ص ۳،

" ۳۵۲ " ۱ - تاریخ فوت او الخ، اس مادے سے تاریخ یوں حاصل ہوتی ہے :-

ایمن ولندا ہل بہمانی	=	۲۹۴
تامل	=	۴۷۱
دان	=	۵۵
		۸۲۰

ے ورزیر طوق طاعت او شیر آسمان گردن نہادہ راست چو کلب معلّم است
(کلیات ص ۸۴)،

ص ۲۷۶ س ۱۲ - توکل قرقرا، مطلع میں متعدد نام ہیں جن میں 'توکل' کا کلمہ شامل ہے - تاریخ غازانی میں بعض اسی قسم کے اعلام میں اس کلمہ کو 'توکال' لکھا ہے (دیکھو فہرست)، جو شاید ترکی لفظ ہے، توکالمک = مکمل ہونا،

ص ۲۷۹ س ۱۳ ببعد - کہ جانب اخوۃ فرونگذارد، اس کے برعکس ایک دوسری روایت دولت شاہ نے دی ہے - دیکھو تذکرہ ص ۱۷۱ س ۱۰،

ص ۲۸۰ س ۴ - دور خلافت بخلاقت رسید، خَلَقَ الشیءُ خَلَاقَۃً اصلاس کے معنی ہیں ہے نہ کہ کہنگی کے معنوں میں - البتہ خَلَقَ الثوبُ خُلُوقَۃً کے معنے کہنہ ہونے کے ہیں (دیکھو اقرب الموارد)، پس خلاقت کی بجائے خُلُوقت ہونا چاہیئے تھا (علی رغم التجنیس)،

ص ۲۸۲ س ۲ - بحکم احتساب، احتساب = چشم مژد داشتن از کسی و بشمار آوردن،

ص ۲۹۲ س ۴ و ص ۳۴۲ س ۱ و ص ۳۴۷ س ۳ - قُرابتان، مصنف نے اس کو بمعنی قرابتیان استعمال کیا ہے (ص ۵۸ س ۱۱ پر بھی قُرابت بمعنی قرابتی آیا ہے)، لغت میں قُرابۃ بمعنی قریب موجود ہے، اقرب الموارد میں ہے: القُرابۃ القریب یقال ماھو بشبھک ولا بقُرابۃ منک ای ولا بقریب منک، شٹائن گاس نے بھی قُرابت بمعنی قرابت دار دیا ہے،

ص ۲۹۴ س ۱ - جرمغان، معجم البلدان میں (ج ۳ ص ۲۸۰ پر) بذیل شَرْمَقَان لکھا ہے: والعجم یقولون چَرْمَقان بلیدۃ بخراسان من نواحی اسفرایین فی الجبال بینھا وبین نیسابور اربعۃ ایام،

نسب اور ان کی اولاد حسب ذیل ہے :-

اویس بن حسن بزرگ
علی — حسین
شاہ ولد — شوہر — دندی سلطان
محمود — اویس — محمد

دیکھو زامباور ص ۲۵۳ : بیان مطلع ص ۲۱۵ رمع حاشیہ) اس سے مطابقت رکھتا ہے بجز اسکے کہ زبدہ اور مطلع دندی سلطان کو بنت اویس لکھ رہے ہیں ؛

صاحب مطلع نے ص ۲۱۶ ، ۲۷۵ س ۴ ، اور ۲۹۹ س ۴ پر ہر جگہ دندی سلطان (زامباور : Dandi Sultan) کو بنت سلطان اویس لکھا ہے۔ ص ۲۱۵ کے حاشیہ ۷ سے ظاہر ہے کہ مصنف زبدۃ التواریخ کے تتبع میں ایسا کہہ رہا ہے لیکن اگر زبدہ کا بیان درست ہے تو شاہ ولد نے گویا اپنی پھوپھی یا چچی سے شادی کی!

ص ۲۱۸ س ۶ - دیکھو کلیات انوری ص ۱۸۱ ،

" ۲۳۲ " ۶ بجد ، بغلچہ ، حبیب السیر ۳ : ۳ : ۱۱۰ پر 'بقلچہ' ہے (بجای بغلچہ) ،

" ۲۳۹ " ۷ - قلعۂ گیو ، کذا ایضاً در یزدی ۱ : ۵۸۷ ،

" ۲۴۴ " ۱ - ازان زمان الخ ، دیکھو ص ۳۹۵ س ۱۵ ،

" ۲۵۸ " ۱۴ - دیکھو کلیات سعدی ص ۱۰۱ سطر آخر ،

" ۲۶۴ " ۸ - نعل اسپان ، گمان "نعل بہای اسپان" کا ہے گرگ ہیں نعل ہی لکھا ہے ،

ص ۲۶۷ س ۱۳ - سگان مُعلّم ، تعلیم دادہ شدہ و آداب آموز دیدہ و اکثر استعمال این لفظ در حیوانات است چو سگ معلّم و بوزنۂ معلّم و طوطی معلّم و علی ہذا القیاس (فرہنگ انندراج) ، انوری ؎

تا چند روز بینی سگبانش بر نہادہ شیر مرا قلادہ ہمچون سگ معلّم

(کلیات ص ۲۸۴)

ص ۱۸۴ س ۳ - دیکھو قصائد ظہیر فاریابی ص ۷۶ س ۵ ،

" ۱۸۸ " ۱ - زہاب، آن موضع از چشمہ کہ آب ازان جوشد و تراوش کند و ہمانا زہاب اصح باشد چہ زہیدن بمعنی زائیدن بکسر است (فرہنگ ناصری)، کلیات سلمان ص ۱۷ پر ہے ؎

ای زفیض خاطرت بحر سخن کو ثر زہاب وی زابر ہمتت شاخ اجل طوبیٰ نما

ص ۱۹۳ س ۷ - دشتجرد، بقول سمعانی متعدد دیہات اس نام کے مختلف مقامات میں ہیں۔ مثلاً مرو، طوس، سرخس، اصفہان، چغانیان اور نہاوند میں، متن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصفہان والا دشتجرد مراد ہے ،

ص ۱۹۴ س ۱۰ - دربندان، ہڑتال ؎

شہر رمضان گرچہ مبارک شہریست - امّا دروی ہمیشہ دربندان است (فرہنگ آنندراج)،

ص ۲۰۰ س ۳ - شمع جہان، غالباً 'شاہ جہان' پڑھنا چاہیئے - دیکھو ص ۶۲۶ حاشیہ ص ۱۴۱ س ۱ پر اور سطور آیندہ میں حاشیہ ص ۲۰۲ س ۸ پر ،

ص ۲۰۰ س ۷ - اخبار سار یہ، حاشیہ میں لکھا گیا تھا کہ سار یہ تصحیف ساری ہے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ تصحیف سارہ یا سارّ بمعنی خوش کن ہو - دیکھو یزدی ۲ : ۲۱۶ (ذکر رسیدن اخبار سارّ از اطراف و اقطار) ،

ص ۲۰۲ س ۸ - شمع جہان، غالباً صواب 'شاہ جہان' ہے - جیسا کہ زبدہ میں ہے دیکھو حاشیہ متن ۶، حبیب السیر ۳ : ۳ : ۱۰۷ پر بھی 'شمع جہان' لکھا ہے - مگر غالباً مطلع ہی کی تقلید میں صاحب حبیب السیر اس غلطی میں مبتلا ہوا ،

ص ۲۰۶ س ۴ - دیکھو کلیات انوری ص ۳۸ ،

ص ۲۰۸ س ۱۰ - دیوان حافظ ص ۵۶ پر 'بنجروزی (بجاے چند روز)' ،

" ۲۱۶ " ۲ - وندی سلطان بنت سلطان اویس، اس کا اور اس کے شوہر کا

ص ۱۴۲ س ۵ - قصائد ظہیر فاریابی ص ۱۵۲ پر 'دشمن تو' بجای (دشمن شاہ) اور 'خصم باد' (بجای خصم بود)،

ص ۱۴۳ س ۱۱ - الان کوہ . . . قلعہ آنرا الخ، دیکھو معجم البلدان ۱ : ۳۵۱،

" ۱۵۶ " ۵ - شیخ زین الدین الخوافی، شرح احوال شیخ زین الدین ابوبکر الخوافی المتوفی ۸۳۸ھ کے لئے دیکھو حبیب السیر ۳ : ۳ : ۱۴۶،

ص ۱۵۹ س ۱ - امیر علی شقاقی، رک بہ حاشیہ ص ۳۴۸،

" ۱۶۶ " ۱ - چہار دانگہ و دو دانگہ، دریای دجیل شوستر کے قریب دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ ایک حصہ شوستر سے اوپر مشرق کو ہو کر بہتا ہے۔ اسکو دو دانگہ (یعنی ⅔) کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ بند شوستر کے اوپر سے گذر کر شہر کے مغربی جانب سے ہو کر بہتا ہے۔ اس کو چہار دانگہ (یعنی ⅔) کہتے ہیں۔ دیکھو لیسٹرینج ص ۲۳۶،

ص ۱۶۸ س ۶ - مملکتی کہ بہ تخت گاہ سلیمان منسوب است، میرزا محمد قزوینی نے رسالہ تعلیم و تربیت میں مفصل بتایا ہے کہ کیوں عہد سلغریان میں خصوصاً ملک سلیمان سے مراد مملکت فارس لی جاتی تھی۔ حاصل ان کی تحریر کا یہ ہے کہ ایرانیوں کے نزدیک تخت جمشید ملک فارس میں تھا (دیکھو ص ۶۲۴ حاشیہ ص ۹۹ س ۱۵ پر) اور آثار نخت نشیان کو وہ آثار جمشید سمجھتے تھے، اور ان میں سے بعض کا یہ بھی خیال تھا کہ جمشید اور سلیمانؑ ایک ہی ہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ عوام میں شایع ہو گیا کہ مملکت فارس تخت گاہ حضرت سلیمانؑ ہے،

ص ۱۷۶ س ۹ - آلپ قرا = پہلوان سیاہ (مثل سوار سیاہ)،

" ۱۸۳ " ۷ - وصاحل جمع وصیلہ کی یعنی گروہ ہم سفر، الرفقہ (اقرب الموارد)،

" ۱۸۳ ح ۷ - برائے فیروزکوہ رک بہ نزہت ص ۱۶۱ س ۲۰،

شیخ اویس بن حسن بزرگ جلایری والیٔ عراق (م ۷۷۶ھ) کی بیٹی اس کو بیاہی تھی۔ اس کے بطن سے سلطان مظفر کرمان و کردستان و فارس کے حاکم تھے۔ دیکھو زامباور ص ۲۵۳ ببعد،

ص ۱۱۵ س ۹ - جلال الدین دیزنک، بظاہر منسوب ہے دیزک یا دیزق کو جو اورامان کا ایک قصبہ ہے۔ دیکھو ص ۱۳۰ (وحاشیہ)،

ص ۱۱۸ س ۷ - دیکھو دیوان حافظ ص ۳۶،

" ۱۲۳ " ۱۷ - پکنہ، فربہ کوتاہ قد (فرہنگ ناصری)،

" ۱۲۴ " ۱۱ - شاہ شاہان ابو الفتح الخ، اس کو امیر تیمور نے فتح سیستان کے بعد ۷۸۵ھ میں حکومت ناحیہ عطا کی۔ دیکھو یزدی ۱ : ۳۶۹،

ص ۱۲۵ س ۶ - صاحبقران را کوچ دادند، یعنی خدمت گذار دند، دیکھو ستائن گاس (کوچ دادن = serve)، یزدی ۱ : ۲۸۹ پر ہے : درخواست کرد کہ ایل و کسان اورا باز دہند تا خان را کوچ دہد،

ص ۱۳۶ س ۱۶ - مورد ستان، نوذر و باو مجہول ورای موقوف ہے (فرہنگ ناصری)،

ص ۱۴۰ س ۴ - بے دردسر الخ، دیکھو ص ۶۳۲، حاشیہ ص ۴۰۶ س ۱۱ پر،

" ۱۴۱ " ۱۰ - برادر خود شمع جہان پادشاہ را، 'شاہ جہان' چاہیئے بجائے 'شمع جہان' اسلئے کہ محمد خان شمع جہان کے مرنے کے بعد سنہ ۸۱۰ھ میں تخت نشین ہوا (مطلع ص ۳۸۶ و زامباور ص ۲۷۲) مطلع کے دو نسخوں میں 'پادشاہ جہان' ہے جس سے مراد بظاہر 'شاہ جہان' ہے۔ جو شمع جہان کی طرح محمد خان کا بھائی تھا، مصنف نے شمع جہان اور شاہ جہان کو بار بار ملتبس کیا ہے۔ دیکھو ص ۲۰۰ اور ۲۰۲، اور ۳۸۷،

ص ۱۴۲ س ۴ - دیکھو دیوان حافظ ص ۲۰۹،

(از اولاد جوچی) جو ۷۹۰ھ سے ۸۱۲ھ تک حکمران رہا۔ دیکھو ذیل صبا ور ص ۲۵۶،

ص ۱۰۵ س ۷۔ طُرق مشہد، یاقوت نے "طُرق من اعمال اصبہان" دیا ہے اور ایک طُرق در نواح یزد بتایا ہے۔ مگر مشہد کے طُرق کا ذکر مظانّ میں نہیں ملا،

ص ۱۰۷ س ۳۔ خاری، حاشیہ میں لکھا گیا تھا کہ بظاہر صحیح نام خماری ہے۔ یزدی ۱: ۲۱۶ س ۹ پر شاید اسی کا ذکر "خماری ایناق" کے نام سے ہے؛ یزدی ۱: ۲۳۷ کے حاشیہ سے ظاہر ہے کہ "خماری" اور "قماری" ایک ہی نام کی دو صورتیں ہیں۔ ذیل جامع التواریخ ص ۲۳۹ پر امیر خماری ایناق ہی لکھا ہے،

ص ۱۰۸ س ۱۴۔ آب کاروبار، اصل میں اسی طرح ہے۔ مگر "آب کاردیار" بظاہر زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے،

ص ۱۱۰ س ۳ و ۴۔ قصائد ظہیر فاریابی میں 'تیغش' ہے بجای تیغت اور دوسرا شعر اس طرح ہے:-

ہر سرگرانی کہ کند خصم او بعمر بازوش وقت حملہ بگرزگران دہد (قصائد ص ۲۶ س ۱۰)

ص ۱۱۰ س ۱۲۔ گندُمان، فارس نامۂ ناصری ۲: ۲۲۱ پر اس کا محل وقوع سیمرم سے ۱۲ فرسخ شمال مغرب کو بتایا ہے۔ یہ گاؤں بلوک سرحد شش ناحیہ میں واقع ہے جو شیراز کے شمال مغرب میں سرو سیرات فارس میں سے ہے۔ نیز دیکھو شیراز نامہ ص ۴۹،

ص ۱۱۱ س ۱۴۔ شہرک، یہ گاؤں بلوک ابرج میں ہے جو شیراز کے شمال میں واقع ہے شہرک دشتک کے جنوب میں اور اس سے ۱½ فرسخ کے فاصلہ پر ہے، فارس نامہ ۲: ۱۷۱،

ص ۱۱۲ س ۴۔ سنبلہ، چھٹے برج کا نام ہے۔ جہاں آفتاب تقریباً اسوج کے مہینے میں ہوتا ہے،

ص ۱۱۳ س ۲۔ جمال الدین بلغر، مذکور در ذیل جامع التواریخ ص ۲۰۶،

" " " ۱۰۔ سلطان مقتصم الخ، سلطان زین العابدین آل مظفر کا چوتھا بادشاہ تھا

ص ۹۸ س ۱ - میرزا عمر شیخ، یعنی میرزا عمر شیخ بن تیمور، میرزا کی اولاد میں سے پیر محمد (م ۸۱۲ھ) والی فارس و اصفہان تھا۔ رستم والی اصفہان اور اسکندر والی فارس و اصفہان، یہ پیر محمد بن عمر شیخ، پیر محمد بن جہانگیر بن تیمور سے الگ ہے جو والی بلخ تھا اور ۸۰۷ھ میں مرا،

ص ۹۸ س ۵ - رُفشنجان، اس کا ذکر مظانّ میں نہیں ملا، البتہ ۱۳۱۲ھ پر رُفشنجانی ہے،

ص ۹۹ س ۱۵ - فاروق، فارس نامۂ ناصری ۲: ۳۰۰ پر ہے کہ قریۂ پارو یا فاروق بلوک مرودشت اور ناحیۂ خفرک علیا میں واقع ہے،

ص ۹۹ س ۱۵ - مشہد مادر سلیمان علیہ السلام، اس کا حال دیکھو فارس نامۂ ناصری گفتار دوم ص ۳۰۱ پر، باعتقاد قدیمی عجم مادر جمشید کی قبر یہاں تھی" وچون عجم حضرت سلیمانؑ و جمشید را یک نفر دانستہ اند آن را مشہد مادر سلیمان نیز گفتہ اند"

ص ۹۹ س ۱۶ - گمہر، فارسنامۂ ناصری ۲: ۳۰۵ س ۱ پر اس کو کُمہر لکھا ہے،

" ۱۰۰ " ۱۵ - باب سلم شیراز، یہ شیراز کا جنوب مغربی دروازہ ہے۔ اس کو اب دروازۂ شاہ داعی (دراصل شاہ الداعی الی اللہ) کہتے ہیں کہ ان کا تکیہ دروازے سے باہر ہے، "در قدیم آنرا دربِ سلم گفتہ اند، در کتاب مزارات شیراز نوشتہ است ابوذکریا سلم بن عبداللہ شیرازی از قدمای بزرگان مشائخ شیراز است و قبرستان دربِ سلم را باو نسبت دہند" (فارس نامہ ناصری گفتار دوم ص ۲۲ و شیراز نامہ طبع طہران ص ک)، لیسترنج نے اس کو 'سَلّم' لکھا ہے۔ مگر غالباً صحیح 'سَلَم' ہے،

ص ۱۰۳ س ۸ - قلعہ ہندوان بلخ، یہ قلعہ امیر تیمور نے ۷۷۱ھ میں فتح کر کے ویران کر دیا۔ دیکھو یزدی ۱: ۲۰۷،

ص ۱۰۴ س ۱۴ - پیر بادشاہ۔ یعنی پیر بن بادشاہ بن لقمان بادشاہ بن طغا تیمور خان

میرزا محمد سلطان را الخ، اکہ بیکی میرزا محمد سلطان کی بیٹی اور میرزا الغ بیک کی بیوی تھی (دیکھو ص ۳۸۹ س ۵)، اسی طرح کا جملہ ص ۲۵ س ۱۱ پر بھی ہے ،

ص ۶۱ س ۹ - دیوان حافظ ص ۹۶ پر "ماہمانیم" ہے بجای "برہمانیم" ،

ص ۶۸ س ۹ - کلیات سعدی ص ۲۱۰ پر "تذاری" ہے بجای "نباشد" ،

ص ۷۰ س ۱ - جہات، مال وجہات یعنی نقد و نقش و اسباب و اشیا ہے - خالص کا مصرعہ ہے : مال وجہات مملکت شیروان صحیح (فرہنگ آنندراج ۳ : ۱۴۱)،

ص ۷۰ س ۱۲ - یلغر آغاج، شاید یلغز اغاج ہو اس لئے کہ ترکی میں یالغوز اکیلے اور اغاج درخت کو کہتے ہیں - دیکھو اللغات النوائیہ ،

ص ۷۳ س ۱۲ - دیکھو دیوان حافظ ص ۴۴ ،

ص ۷۸ س ۸ - ہزارہ جریب، ظفرنامہ یزدی ۱ : ۳۴۸ اور معجم البلدان ۳ : ۲۳۰ پر ہزارگربی کا ذکر ہے جو جبل شہریار (بارض دیلم) سے قریب ہے ،

ص ۸۰ س ۹ - میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر، میرزا جہانگیر تیمور کا بیٹا ہے ،

ص ۸۱ س ۷ - تنعمات، اس کی بجائے نقمات تجویز کیا گیا تھا۔ مگر تنقمات بہتر ہے جو ڈوزی نے تکملہ معاجم عربیہ میں دیا ہے ،

ص ۸۵ س ۱۱ - خانزادہ، رک بہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۲ : ۹۰۲ ،

ص ۸۶ س ۵ - دیکھو کلیات سلمان ساوجی ص ۶۰ س ۷ ،

ص ۸۸ س ۱ - تباد کافی، تباد گان قصبہ ایست بسجد و طوس و معارف از آنجا برخاستہ اند (فرہنگ ناصری)،

ص ۸۹ س ۲ - سیمابی = سیماب گون، براق و درخشندہ ،

ص ۹۴ س ۲ - ملک عزالدین بکردستان الخ، ملک عزالدین بن عبدل بن بدرالدین صاحب جزیرۂ ابن عمر جبل جودی وغیرہا مراد ہے۔ دیکھو زامباور ص ۲۶۶ اس نے ۷۹۶ھ میں امیر تیمور کی اطاعت اختیار کی (یزدی ۱ : ۶۶۶) ،

ص ۲۵ س ۱۱ - والدۂ مارا ملکت آغا الخ = والدۂ ملکت آغا را ، نیز دیکھو یہی صفحہ سطر آخر ،

ص ۲۵ ح ۲ - بلاخمن نے نسب نامۂ آل تیمور میں میرزا پیر محمد اور اس کے بھائیوں کو غلطی سے ابناء میرزا بایقرا میں شامل کیا ہے - حالانکہ یہ اس کے بھائی ہیں جیسا کہ مطلع میں ہے - نیز دیکھو زامباور شجرۂ آل تیمور نمرہ T ، نیز بلاخمن نے ترجمۂ آئین اکبری ج ۱ کے آخر میں دیا ہے

ص ۲۷ س ۸ - داروغگی یزند ، گویا بمعنی داروغۂ یزد ہے - مثل "خواجگی فلان" بمعنی "خواجہ فلان" کے ، دیکھو شتائن گاس ص ۴۷۹ ،

ص ۳۲ س ۲ - وحکایت فرزندان او الخ ، میرزا محمد سلطان کے تین بیٹے تھے : محمد جہانگیر ، سعد وقاص اور یحیی ، ان میں سے محمد جہانگیر کا حال ص ۱۳۱ بعد ، ۱۴۸ ، ۱۷۷ بعد ، ۲۴۳ بعد ، ۳۵۲ بعد اور ۵۳۶ پر ہے اور سعد وقاص کا ص ۲۸۲ ، ۳۰۹ تا ۳۱۲ ، اور ۳۶۷ بعد پر ہے - یحیی کا ذکر اس جزو میں کہیں نہیں آیا ،

ص ۴۵ س ۱ - میرزا عمر ، یعنی ابن میرانشاہ بن تیمور ،

" " " ۲ - میرزا پیر محمد ، یعنی ابن عمر شیخ بن تیمور ،

" ۴۶ " ۱۰ - خربرہ ، دولت شاہ ص ۱۷۰ پر اس کو خردرہ لکھا ہے لیکن 'خربرہ' سے گمان 'خردرہ' بالواو کا ہوتا ہے ،

ص ۴۹ س ۶ - میرزا سلطان حسین ، اس کی ماں اکہ بیکی بنت تیمور کورگان اور باپ محمد بیگ بن امیر موسی تھا (یزدی ۱ : ۳۳۰) ،

ص ۵۳ س ۶ - بجلیۂ ہنر مترشح الخ ، زبدہ کی عبارت جو حاشیہ میں دی ہے اس کو مطلع میں مسخ کر دیا گیا ہے - حقیقت میں جلیہ کے ساتھ متوشح موزون ہے نہ کہ مترشح ، اس لئے کہ ترشح بمعنی تراویدن یا تزقی کے ہے ،

ص ۵۸ س ۲ - فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطان را اکہ بیکی (الخ ، یعنی اکہ بیکی فرزند سعادتمند

حواشی و زیادات

ص ۳ س ۳، 'وقوع' گویا بمعنی وقائع استعمال ہوا ہے۔ شئ واقع ای حاصل۔ ج وُقُوع (اقرب الموارد)

ص ۴ س ۱۰ تا ص ۵ س ۸ - وچون از جنس . . . . خیر الجزاء، مصنف نے اس عبارت میں متعدد جملے اور ترکیبیں دیباچہ ظفر نامہ یزدی سے لئے ہیں۔ دیکھو ضمیمہ او منٹیل کالج میگزین (اگست ۱۹۳۹ء) ص ۱۹ س ۳ ببعد، ص ۱۸ س ۱۱ تا ص ۱۹ س ۱،

ص ۱۲ س ۶ - مقاتلہ، گویا بمعنی مواضع مقاتلہ ہے۔ دیکھو ص ۱۲۲ س ۱۴،

" " " ۱۲ - بَداد، متفرق و پریشان،

" ۱۶ " ۶ - فیروزکوہ، دیکھو ص ۱۸۳ ح ۷،

" ۱۸ " ۱ - خواجہ سلطان علی سبزواری، اس کا نسب نامہ ص ۱۵۱ پر دیا ہے۔ نیز دیکھو زامباور ص ۲۵۶،

ص ۲۲ س ۸ - امیر جہانشاہ جاکو، اس کا باپ امیر حاکو ۷۸۵ھ میں مراقوبہ اسکا جانشین ہُوا (ظفر نامہ یزدی ۱: ۳۷۷)،

ص ۲۴ س ۱۱ - کالبوش، برای کالپوش رک بہ فرہنگ ناصری، "چمنی است بزرگ و وسیع در کثرت آب و علف ضرب المثل از سمتی بکرکان و از سمتی بجاجرم و از جانبی بنمرودین و از طرفی بفرنک فارسیان محدود است، کہ بسیارش چشمہای خوشگوار دارد و درین چمن دور و دخانہ عظیم روان است . . . . و پنجاہ ہزار سوار را ممکن است کہ در تالستان مدّتہا دران چمنی ییلاقی نمایند . . . . " (از فرہنگ مذکور)،

ص ۲۵ س ۶ - بایا نتور بن آقبوغا، جنگ اصفہان میں مارا گیا (یزدی ۱: ۴۳۳)،

لشکر فارس بجهت عفونت هوا و حدّت گرما خراب شده بسیاری از جلیهٔ حیات عاری گشتند، و امرای فارس بلطایف حیل صلح گونهٔ شکسته بسته در هم بستند و بحقّر تحفهٔ قناعت نموده باز گشتند؛

دبراق اغلان در مغولستان محاربهٔ عظیم واقع شد، وسلطان محمود براق را بقتل آورد،

وهم در آن ایّام از خراسان ایلچی آمد وعرضه داشت که شاهزادگان میرزا مظفر بن میرزا بایقرا و میرزا سنجر بن میرزا پیر محمّد کابلی و میرزا عمر شیخ ابن میرزا پیر محمّد شیرازی[1] جهان فانی را وداع کردند، آنحضرت را از استماع خبر وفات شاهزادگان ملّای عظیم روی نمود، اما جُرعهٔ صبر و تسلیم چارهٔ نبود، ترویح روح ایشان را اطعام طعام وختمات کلام ملک علّام فرمود،

واز جانب ماوراء النهر باز ایلچی آمد وعرضه داشت نمود[2] که سلطان محمود اغلان را محمّد غازی در مغولستان قتل کرد بیت

کُشتی تو و کُشتند ترا بهر مکافات تا باز کجا کُشته شود آنکه ز اکُشت

و پیش از آنکه میرزا ابراهیم سلطان به اردوی خاقان عالمستان آید قاصد وعرضه داشت از تخت فارس فرستاده بود واز عزیمت خود بطرف ولایت هرموز واطراف گرمسیرات خبر داده، وشاهزاده چون عزیمت نمود نخست قلعهٔ منوجان را محاصره فرمود، وچون لسبب شدّت گرما موسم آن یورش نبود هرموزیان که متحرزان جهانند قلاع خود محکم ساخته در جزیرهٔ جرون[3] خزیدند و دم درکشیدند،

---

[1] اک ۲: بن امیرزاده عمر شیخ، [2] آ با: ملالت، [3] آ با اک ـ،

[4] آ: مغول، اک: مقول، [5] آ: ـ، [6] چون تیمور هنگام یورش بنجسالم امیرزاده محمد سلطان را برای ضبط ولایت هرمز و توابع آن فرستاد محمد شاه ملک هرمز نیز بجزیرهٔ جرون پناه برده، رک به یزدی ۱: ۸۱۰،

[7] آ با: کشید،

ذکرِ شکرِ حضرت پروردگار، و تربیتِ شاهزادگانِ کامگار و امرای نامدار، و اخبار سایرِ بلاد و دیار

چون آفتابِ فتح و ظفر از مشرقِ عنایت برآمد و همای همایون فالِ سعادت و اقبال جناحِ نجاح بازگشاد، و تاییدِ آسمانی[1] بمیامنِ دولتِ حضرت خاقانی جمعیتِ ترکمان پریشان گردانید، و لشکرِ مغرور مقهور گشت، آنحضرت بمضمونِ کلامِ معجز نظام[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهٖ رطب اللسان و عذب البیان شد، و بعجز و قصورِ خود اعتراف نموده فتح و ظفر از عنایتِ حضرتِ آفریدگار دانست، و شکرِ نعمای الٰهی بجا آورد، و شاهزادگانِ کامگار، و امرای نامدار، و بهادرانِ شجاعت پیشه، و دلاورانِ غضنفر اندیشه، که در میدان نبرد و معرکهٔ مردانِ مرد آثارِ شجاعت و اقتدار ظاهر ساخته بودند همه را بانعام و اکرام معزز و مکرم گردانید، و پایهٔ قدرِ همگنان از ایوانِ کیوان گذرانید ع

ز بحرِ کرم گشته غرقِ نعم

و درین وقت که اردوی گردون اساس در ظاهر سلماس نشسته بود از جانبِ ماوراء النهر و ترکستان عرضه داشت و قاصدِ میرزا الغ بیگ رسید و بموقفِ عرض رسانید که میانِ سلطان محمود اغلان

---

[1] فقط آ: آسمان،
[2] قرآن مجید، ۲۷ (النحل): ۱۵،
ب ک: کثیرة،
ج فقط ک: بمجور،

زآیین ثبات شاه بوالفتح بجنگ
خون شد زحسد بروز هیجا دل سنگ
این حال زکوههای سلماس بپرس
کز راه صدا شرح دهند از دل تنگ

واین واقعهٔ عظیم الشان که الحق از بدایع وقایع عالم بعظم غرابت[۳] ممتاز و مستثنی است بتاریخی وقوع یافت که ازین نظم مستفاد می شود

رباعی (ورق ۳۵۵) (۳۵۵ا)

اسکندر ترکمان چو عصیان ورزید
دارای زمان سزای او واجب دید
از تیغ ابوالفتح چو برگشت بجنگ
تاریخ شد از قدر ابوالفتح پدید

وچون جناب مولوی شرح عظمت آن داستان را بحسن بیان ادا نمود قلم ضعیف رقم نیز سر انجام حکایت [را] بلطف روایت امام مهرهٔ کلام حلهٔ اختتام پوشانید ع

در سخن خوبست حسن اختتام

---

[۱] رک و آ: ابو [۲] فقط با: دهد، [۳] ک: غریب،
اک: وغرابت، با: مثل متن، [۴] اک: آری آری در سخن الخ،

وحضرت خاقان سعید بر تیسیر این فتح نامدار که طراز فتوحات سلاطین کامگار تواند بود شکر نعمای الٰهی ادا فرمود و بوظیفهٔ سپاس داری قیام نمود، و مثال آسمان امتثال بتحریر فتح ناهها نفاذ یافت، و دبیر روشن ضمیر که بیت

صریر کلکش در کشف مشکلات جهان
چنان که نغمهٔ داؤد در ادای زبور

با لباس فکرت دُرر معانی می سُفت و آن را در سلک الفاظ و کلمات مرغوب نظم می داد، و با طراف ممالک رُبع مسکون مشتمل بر ذکر فتوح دولت همایون فرستاده می آمد،

و آنحضرت فرزند سعادتمند میرزا محمد جوکی [بهادر] را بر سم تکاپیشی نامزد فرمود، و امرای کبار و سرداران نامدار ملازم رکاب ظفر انتساب تعیین فرمود، و ایشان تا ارض روم و صحرای موش در قفای مخالفان رفتند، و آثار تسلط و اقتدار بظهور آوردند،

و صاحب ظفر نامه الطف جهان و اشرف دوران مولانا شرف الدین علی الیزدی طاب ثراه در آن یورش ملازم رکاب شهزادهٔ عالیجناب ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان بوده است و می فرماید که: آنچه از کمال بسالت و شجاعت و وفور دلاوری و جلادت در ظاهر سلماس که مُقفل و مُتحصّن مخالفان شدید البأس بود بر أی العین دیده شد حقّا و ثمّ حقّا که اگر عُشر عشیر بطریق نقل از افواه استماع رفتی عقل از قبول آن ابا نمودی و سماعی

---

۱ فقط ک ۲ ک ۳ ک: نکاپیشی ۳ آ ک: نکاپشی، با مثل متن ۴ عجب نیست که عبارت آینده از شرف نامه مقاله ۲ یا ۳ منقول است رک بر ضمیمه اوریئل کالج میگزین اگست ۱۹۳۹ء ص ۵ حاشیه ۱ ۵ فقط آ ۱

گاهی بر زخم خدنگ دلدوز پیاده را بر زمین و سوار را بر زین می دوخت، وگاهی بحدّ خنجر خارا گذار زره پوش و سپردار را چون خیار بدو نیم می کرد،

حضرت خاقان سعید، آن فریدون فرّ جمشید گاه، هنگام چاشتگاه که سلطان والشّمس وضحاها[1] رایت نور برافراخت و جهان را از پرتو عالم افروز روشن ساخت بدستور معهود اشارت فرمود که فرّاش خاص جهت ادای نماز چاشت خرگاه طهارتخانه برافراخت، و آنحضرت بخرگاه درآمده بطهارت اشتغال نمود، و در اثنای طهارت از اطراف لشکر خبری رسید و احوال حرب و قتال می پرسید، و هر جا که بمدد احتیاج داشتند کومک تعیین می فرمود، و در محلّی که شیر فلک چون مار زنهاری خواست، و از مهابت زاغ کمان سیمرغ پناه بکوه قاف می برد، آنحضرت طهارت کامل ساخته دوازده رکعت نماز چاشت بکمال خضوع و غایت خشوع به ادا رسانید، و با عتقاد پاک روی اخلاص بر خاک نهاد، و فتح و ظفر از عنایت باری نه از بسیاری لشکر دانسته بدست تائید تیغ ظفر پیکر از نیام برکشید، و روی بسوی لشکر اعدا آورده سورن انداخت،

و حول یزدانی و قوّت آسمانی سپاه ترکمان را پریشان ساخت، و اجرام نور بخش فتح و نصرت فروزنده و اعلام دولت و اقبال فرازنده گشت، و اعدا چون از ستیز و آویز عاجز شدند روبراه فرار و گریز آوردند،

---

[1] قرآن مجید ۹۱ (الشمس) : ۱،

از خسرو فیروز جنگست ، و مدار لشکر فیروز بر شاهزادهٔ منصور ، مجموع بر قصد او جمع گشته تعبیه نو ساختند ، و چون برق خاطف و ریح عاصف بجانب او تاختند شاهزاده که در جوشن کین پرورده بود و بر مهد زین بالیده ، و باران تیغ و تیر بر آن کوه وقار و ثبات باریده ، و بمردی و دلاوری در دهان اژدها رفته و پیشانی شیر خاریده ، از کثرت غوغای ایشان متأثر و متغیر نگشت ، و دست اعتصام در دامن توکل زده پای ثبات در دامن وقار آورد ، و بدست عزم عنان جهانکشای گرفته نهنگ خونخوار از نیام انتقام برکشید ، و سمند باد رفتار که چون سمندر میان شعلهٔ آتش جنگ می رفت بر فضای صحرای معرکه در جولان آورد ، و بمدد بخت برنا و قوت بازوی توانا نبردی کرد که داستان رستم دستان بر طاق نسیان ماند و خط نسخ بر دیباچهٔ جنگنامهٔ اسفندیار کشید ، و آب روی دلاوری سهراب بر خاک ریخت ، و آتش رشک و غیرت از جان سام و روان بهرام برانگیخت ، چندان کشته و خسته بر هم افکند که سواران را مجال گشتن و پیاده را محل گذشتن نماند | و در صحرای (۳۵۴ب)
معرکه چندان سیل خون از مخ تیغ بارید که بیت

زخون هفت دریا بر آمد بهم زمین از دگر سو بدر داد نم

هر سر افرازی را که تیغ بر فرق میزد تا میان می شگافت ، و هر گردن کش را که نیزهٔ او بسینه می رسید از پشت بیرون می رفت ،

---

۱ فقط آ : از سپاه (بجای از) ، ۲ ک : سوار انرا ، آ : سواران ، ۳ فقط آ : برکشتن ،
۴ فقط آ : تیغ مخ ،

شهسوارِ آفتاب از سهمِ تیرِ پرتاب جوشنِ سحاب در پوشید و مرّیخ خونخوار باهمه پُردلی از بیمِ آن رزمگاهِ سپهر ماه در رُخ کشید،

درین حال شهزادهٔ عالیجناب ع

مَلَک[1] همعنان و فلک در رکاب[2]

ع غیاث الدین میرزا بایسنغر قطعه

گفته بلند موکبِ او با ظفر سخن — کرده دراز خنجرِ او در عدو زبان
پاشیده نور گوهرِ تاجش بر آفتاب — افگنده سایه گوشهٔ چترش بر آسمان

از جرأت[3] مخالفان چنان گرم که نزدیک بود که از آتشِ خشم برافروزد، وزره و جوشن در بدنِ آن شیرِ پیل تن، لشکرشکن، بسوزد، از جوانفار درضمانِ[4] عنایت و حمایتِ پروردگار[5] بجنبید، وعنان بسمندِ جهان نوردِ بادرفتارِ آتش سرعت داد، و از جنبشِ او زلزله براعطافِ زمین و ولوله در اطرافِ آسمان افتاد، دلاورانِ لشکرشاه زاده که در[6] میدانِ جنگ از شیر و پلنگ روی نمیگردانند و افراسیابِ و پشنگ را در حساب نمی گرفتند بر سپاهِ ترکمان زدند، و ایشان آن حمله را که کوه از صدمتِ آن از جای رفتی به ثبات پیش آمدند و سینه های پُرفتنه را هدفِ تیرِ بلا ساختند، و بسرو بدن گردن افراختند،

وچون نزاکمه را درست گشت که شکستِ ایشان

---

[1] آک: جهان، [2] با: همه، [3] اک: حمایت، [4] ک ـ، با: درضمان پروردگان، آ: درضمان عنایت، [5] آ: شاهزاده را، [6] ک: از، نسخ دیگر شش متن، ـ ک ـ،

لشکر چون دو کوه پولاد و بسان دو دریای دمان از باد در حرکت آمدند، علَم چون مبارزان لباس کین می پوشید و اژدهای برق از باد حمله چون شیر ژیان بر خود می پیچید، از هیبت و زلزلهٔ آواز کوس جای آن داشت که بسیط خاک در جنبش آید، و از دَم نای رویین بیم آن بود که دایرهٔ فلک از حرکت باز ایستد، پُر دلان را جان در تن چون برگ بید از باد و عکس آفتاب در آب می لرزید، و آسمان را باوجود (ورق ۳۵۴) تیغ آفتاب سر از حیرت آن معرکه (۱۲۵۴/ب) می گردید نظم

بجنبش در آمد دو دریای خون — شد از موج آتش زمین لاله گون
کور کر بغرّید چون نرّه شیر — در آمد برقص اژدهای دلیر
غریدیدن کوس گردون شگاف — فلک اورا فگند پیشش بناف
سنان بر سر موی بازی کنان — بخون روی دشمن نمازی کنان

شیران بیشهٔ دلاوری و دلیران پیشهٔ بهادری باستظهار نَصرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتحٌ قَرِیبٌ[1] در کوشش آمدند، فروغ تیغ چون برق از میغ آتش می فشاند، و گرد بر داز میدان مبارزان باران خون می فشاند، مبارزان طرفین چون شیران جنگی در هم آویختند، و دلاوران جانبین غبار فتنه از اطراف معرکه بر انگیختند، از بسکه کشته بر کشته افتاده بود سطح معرکه پشته پشته مینمود بیت[2]

بسکه مژگان تو خون اهل عالم ریختند
پشته پشته کشته در کوی تو بر هم ریختند*

---

[1] ک: روپن. [2] آ تا ک: تبره. [3] قرآن مجید ۶۱ (الصف): ۱۳، [4] آ تا ک: ـ

باغلبهٔ انبوه که تمام دشت و کوه از جنبش آن بستوه آید صفّ قتال وجدال آراسته درمقام مقابله و مقاتله چون سدّ سکندر و قلعهٔ خیبر ایستادند، لشکری یکدل که در موقف جان سپاری و هنگام نیزه گذاری

بیت

باد تازی را برعرصهٔ خاکی رانند
آب هندی راد رشعلهٔ آذر گیرند

و ازمردان جنگی بسیط خاک تنگی گرفته و بساط صحرا و کوه بستوه آمده، ازعکس تیغ مینا فام پیکر آب بسان آتش عقیق مذاب بود و آتش از نهیب خنجر الماس گون در دل سنگ و پولاد آب می نمود، و از طرف خاقان کامگار سپاه نصرت شعار

بیت

چنان حریص بحرب اندرون که گفتی حرب
عزیز بود برایشان و جان شیرین خوار

از فروغ تیغ شان آفتاب ظفر خشان و از ابر خنجر برق نصرت درفشان، از عقاب خدنگ هر یک نسر طایر پهلو تهی کرده و بنوک ناوک در شب تار سینهٔ مور و دیدهٔ مار دوخته، و مستقر لشکر از نهیب سم ایران دشت محشر شد و مرکز خاک از بقراری فلک دیگر گشت، اژدهای فلک از بیم اژدرهای علم سر درکشید، و شیر چرخ از هیبت شیر رایت بجان امان خواست

بیت

هزار بار بهر لحظه امان خواهد زشیر رایت تو شیر آسمان زنهار

بدین صفت آن دو سپاه کینه خواه عزم رزم کردند، و هر دو

---

۱ ک: خار، ۲ نقط آ: آب، ۳ نقط با: برق خنجر،

واز خدمت سپاه منصور بفحوای[1] لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ يَرْكُضُونَ پای توان مخالفان متزلزل شد،

وچون امیر اسکندر ضعف برادر مشاهده کرد واز قول همایون وجوانغار ظفر شعار کسی متصدی پیکار او نبود باعتضاد برادر متوجه لشکر فتح پیکر شاهزادهٔ صفدر گشت، وآن روز امیر اسکندر بتیغ خونفشان وسنان ثعبان نشان دستبردی نمود که دیگر مثل آن در آیینهٔ خیال متصور نخواهد بود، وجهان از گیر ودار ورزم وپیکار آن جهان پهلوان انگشت تحیر در دندان تفکر بماند[2] بیت

چنین بود تا روز بیگاه شد زشب دامن روز کوتاه شد

وآن شب تا روز از طرفین پاس داشتند، واز شرایط حزم واحتیاط دقیقهٔ نامرعی نگذاشتند، ویکشنبه هژدهم ذی الحجه که صبح عالم آرا از مطلع افق روی نموده وشارهٔ[3] مصباح صباح جستن گرفت وآثار طلیعهٔ سحر در اقطار جهان پدید آمد وترک سفیده[4] دم خنجر سیم از قراب خاور برکشید واز اشعهٔ خنجر ولمعان تیغ سحر عصهٔ گیتی منور گردید وشیر سوار گردون تیغ لعل پیکر[5] از مطلع شرق برافراخت وعالم را بطلعت نورانی رشک یاقوت رمانی ساخت مخالفان

---

[1] آیت قرآن مجید ٢١ (الانبیاء) : ١٢ این طور است : فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ،

[2] دیگر نسخ : ماند ،

[3] جمله نسخ : شرارست ، [4] آ ودیگر نسخ : سپیده دم ، [5] اک + :

صبح بر آمد ز کوه دامن اطلس کشان چون نفس جبرئیل از کلوی اهرمن

[6] اک + : نیام برکشید وشاه انجم سپر سنگری از روی سپهر زنگاری بر آورده تا رخ کوهر نگار از تیغ کوهسار نمود ورایت لعل پیکر ،

وافواج دشت محشر در برابر یکدیگر آمدند، و آنحضرت بصدق نیت و صفای طویت در میان میدان از لیت کوه پیکر سپهر منظر فرود آمده نماز فتح گذارد و از حضرت مالک ملک بخش تعالی و تقدس فتح و ظفر طلبید، و بر سمند کوه وقار برق رفتار سوار شد بیت

جوان چو دولت سلطان، روان چو فرمانش
جهنده همچو اعادی، رسنده همچو قضا

و شاهزاده میرزا ابراهیم سلطان از برانغار عزم رزم فرمود و صدای وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ در طاس نگون سپهر بوقلمون انداخت، و رایت اقبال اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ بدست شجاعت برافراخت و با گروهی نه دلیر بلکه همه شیر و با فوجی نه شمشیرزن بلکه لشکر شکن بر مخالفان حمله کوه شکوه آورد، و برادر امیر اسکندر امیر جهانشاه همراهه پیش آمد، صرصر قهر دلیران شاهزادهٔ کامران گرد خذلان بر رخسارهٔ وقار دشمنان بیخت، و کمند جان شکار دست ادبار در گردن مخالفان آویخت بیت (۳۵۳ ب)

برگشتگان معرکه بر رسم تعزیت چشم زره چو دیدهٔ عشاق خون فشاند

و در آن حال شاهزادهٔ همایون فال بر بهنوی دولت و اقبال فرمان قضا جریان فرمود که فراشان سایه بان شاهی و سراپردهٔ پادشاهی برافرازند، و با طناب عنایت ربانی و اوتاد تأیید آسمانی مستحکم سازند،

---

۱ قرآن مجید ۸ (الانفال) : ۱۰،
۲ قرآن مجید ۱۱۰ (النصر) : ۱ ،
۳ آ: شمشیرزن نه لشکرشکن، اک: با مثل متن،

میرزا محمد جوکی بهادر با چند هزار سوار نامدار و دلاوران شمشیر گذار برسم کومک ملازم قول بزرگ تعیین یافتند، مقرر آنکه اگر طرفی بمدد احتیاج شود مردان مرد و دلیران صف نبرد مرتب و مهیا باشند،

و امیر اسکندر میمنه و میسره و قلب و جناح و ساقه و کمینگاه به برادران* نامدار و بهادران نیزه گذار و دلیران روزگار و جانبازان کارزار که زبان تیغ بیدریغ شان مفسر آیت جلادت و لمعان سنان فتنه نشان شان نشان شجاعت تواند بود آراسته داشت، و با لشکری بیحد و سپاهی ببعد که از کثرت عدد اندیشه از تعداد شان حیران و محاسب وهم از حصر شان بی نشان می نمود، رایت جلادت برافراشت، و آن دو سپاه جنگجوی شندخوی در برابر یکدیگر صف آرای شدند

بیت

دو لشکر صد هزاران پای تا فرق
چو ماهی جمله در جوشن شده غرق

و جوانان جانبین و نوخاستگان طرفین آهنگ جنگ و میدان و عزم رزم و عدوان کردند، و بموجب فرمودهٔ بارک الله فی سبتیها و خمیسیها صبح شنبه هفتدهم ذی الحجه

بیت

برآمد ز درگاه آواز کوس
که لرزید از آن گنبد آبنوس

و حضرت خاقان سعید بعد از ادای نماز و عرض نیاز بدرگاه مهیمن کارساز پای دولت در رکاب سعادت آورد، و عنان اختیار بدست عنایت حضرت پروردگار داد، و هر دو لشکر چون امواج بحر اخضر

---

* آ، ک، با امیر اسکندر (بجای امیر اسکندر)، ک: تبارک، آ: هفدهم،

وبدولت واقبال درکمالِ ابّهت وجلال فرود آمدند، ازجانبِ مخالفان امیر اسکندر ترکمان وبرادران بالشکری، باران عدد، طوفان مدد، که ازشکوهِ (ورق ۳۵۳) ایشان ولوله وزلزله درکوه افتد نزدیک (۳۵۳ر) رسید،

حضرت خاقان سعید بتعبیهٔ لشکر وتسویهٔ صفوف فرمان فرمود، وبرافغار مرکز رایاتِ فتح آیات شاهِ کامگار، وطلیعهٔ سپاه ظفر اقتدارِ مغیث الدّین ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان ولشکرهای فارس آمد بیت

جناح آنچنان بست بر پیشگاه
که پوشیده شد روی خورشید وماه

لشکری بیکران* سراسر قدرت وتوان، همه پیل تن ولی لشکرشکن، همه شیردل ولی زره گسل، وجوانغار ازفروغ طلعتِ پادشاهانه ویُمن وجودِ خسروانهٔ شاهِ فیروزجنگ مسندنشین سریر هفت اورنگ غیاث الدّین میرزا بایسنغر آرایش یافت، وامرای عظام ومبارزانِ ایّام بالشکرهای خراسان ومازندران درظلِّ رایتِ خورشید آیتِ آنجناب جمع آمدند بیت

چپ وراست آراست از ترک وتیغ
چوآرایش گلشن از لاله میغ

سپاهی چون قطراتِ سحاب بیحساب ولشکری چون ذرّاتِ آفتابِ جهانتاب، وقول والقلبُ مُستَقَرُّ سُلطانِ الرُّوح باعلامِ ظفرِ اعلامِ حضرت خاقان سعید آراسته شد، وشیر بیشهٔ جلادت ونهنگِ دریای شجاعت

* فقط آ، لشکرکران،

مخیّمهٔ دولت و اقبال آمد، و چند روز در آن خجسته مقام قرار و آرام بود، و غرّهٔ ذی قعده شنب غازان معسکر سلطان جهان شد و از آنجا لشکر گردون اساس عازم خوی و سلماس گشت، و در آن نهضت همایون روز بروز و منزل بمنزل از آئین سلطنت و فرمان روائی و رسوم شوکت و کشورکشائی تخصیص و حین عرض سپاه مور شمار شیر شکار نصرت شعار و هنگام نمودن جیبا و اسلحه و سایر آلات و اسباب رزم و پیکار آثاری مشاهده رفت که هر چه اهل تواریخ در مناقب سلاطین کامگار و مراتب خواقین سپهر اقتدار از عهد کیومرث باز الی زماننا هذا بنظم و نثر پرداخته اند و بر پور اوراق لیل و نهار ساخته در جنب آن امری محقّر و افسانهٔ مختصر می نمود شعر

وَإِنْ يَفُقِ الْأَنَامَ وَهُمْ مِنْهُمْ
فَإِنَّ الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

و ظاهر سلماس از قبّهٔ کریاس کیوان مماسّ سر افتخار از فلک دوّار گذرانیده، و ماه رایت ظفر آیت فروغ عالمتاب بذروهٔ آفتاب رسانید، و لشکر گردون صولت بهرام سطوت مرتّب شد،

ذکر وصول موکب فلک اساس بظاهر سلماس و محاربه با سپاه ترکمان و انهزام ایشان

چون صحرای سلماس از لشکر بی حدّ و قیاس که چون ذرّات آفتاب فراوان و چون قطرات سحاب بی پایان بود چند فرسنگ مالامال شد

---

۱ بیت مشهور است از متنبی بتصرّفی از مصنّف، اصلش: فَإِنْ تَفُقِ الْأَنَامَ وَأَنْتَ الخ.

روز سعید به اوار سانید و جشن عید صیام ترتیب داد و ابواب مسرّت برارباب دولت کشاد، و هیچ آفریده قدم از جادهٔ شرع بیرون ننهاد

بیت

جشن سلطانی مرتّب شد، چو پرسم عیدرا
غرّهٔ میمون شه دیدم، چو بینم ماه را

و حضرت خاقان سعید خورشید وار بر سریر سپهر پیکر برآمد و بر یمین و یسار پادشاهان کامگار و سرداران نامدار هریک در مقام لایق آرام گرفتند، و حجّاب چون ماه و آفتاب و مقرّبان و خواص در اطراف بارگاه گردون اساس صف زدند بیت

همه چو لاله کله کج نهاده برتارک
همه چو غنچه قبا تنگ بسته تا دامن

و امرای فلک صولت، بهرام سطوت بترتیب طوی قیام نمودند، و انواع اطعمهٔ گوناگون فرزون از چند و چون مرتّب ساختند، و در خورد قدر و مرتبهٔ هرکس آنچه مناسب بود پیش آوردند، و چون از کشیدن طعام فراغ حاصل شد آنحضرت فرمود که ملوک اطراف و گردن کشان اکناف را که در اردوی همایون بودند همه [را] بتشریفهای فاخر و خلعتهای گرانمایه مشرّف گردانیدند، و بعد از آن سلطان ممالک ستان بیت

بفرمود تا لشکر کینه خواه رود سوی دشمن ز درگاه شاه
بحکم شهنشاه گردون شکوه بجوشید لشکر چو دریا و کوه

و هفتم شوّال نواحی مزار بزرگوار ایّوب (کذا) انصاری رضی الله عنه

لله از ب ب بنظاهر چند ورق ضایع شده تا ۳۵۶ ب (تا) آخر مجلّات. الجرجانی غفرالله له در شهور سنه تسعین «ندارد» ملک آسمان «ندارد» از روی امید شد»

وور تاریخی که اُلنّصوص من عند الله العلیم بزبانِ عدد [بیان] آن می کند
رایتِ فرقدسای کشورکشای[۸۳۲]، عالم آرای پادشاهِ جهانگیرِ جهاندار،
خسروِ گردون صولت، بهرام اقتدار ع
آن بیش از آفرینش و کم زآفریدگار
میرزا ابراهیم سلطان از دارالملک فارس با لشکرِ بی قیاس متوجهِ اردوی
پادشاهِ عالم ستان، عازمِ صوبِ آذربایجان شد، و در ظاهرِ ملکِ ری
بمعسکرِ سلطانِ هفت کشور پیوست، و حضرت خاقان سعید فرزند
نجیب رشید را در آغوشِ عاطفت و مهربانی کشید و از احوال ولایت
و لشکر پرسید، و چون حُسنِ معاش و یُمنِ عدالتِ او معلوم بود
تحسین بسیار و استحسانِ فراوان فرمود و همچنین میرزا رستم از اصفهان
و امیر چقماق و امیر ترخان از یزد و ابرقوه و امیر قتّاشیرین از مملکتِ
کرمان و از سایرِ بُلدان حُکّام و سرداران می رسیدند و بعنایتِ پادشاهانه
سرافرازی می شدند،
و اردوی اعلی از ولایتِ ری نهضت فرموده بیست و یکم رمضان
ظاهرِ سلطانیه منزلِ همایون شد، و گماشتگانِ امیر اسکندر بطرح
(۳۵۲ب) ریخته گریخته بودند و چنان قلعه که در روی زمین دیدهٔ عالم بین نظیرِ
آن ندیده باشد دیگر بار در قبضهٔ تسخیر و اقتدار قرار گرفت، و آنحضرت
غرّهٔ شوال بسعادت و اقبال در آن مقام گذرانید، و نمازِ عید و آدابِ آن

---

۱ مأخوذ از قرآن مجید ۳: ۱۲۲ یا ۸: ۱۰، در حاشیهٔ ک ۳۲ [۸] نوشته است که عدد این مادهٔ تاریخ است،
۲ هم در حاشیه، ۸۳۲، نوشته، ۳ فقط ک، ۴ در روی نسخ دیگر ثبت شد،
۵ ک تا ب: قتاشیرین، ۶ آ: بدولت،

لاجرم بُمنِ این نیّت و حسنِ چنین عقیدت بهرطرف که موکبِ ظفر قرین روی آورد حق تعالی نصرت و اقبال را دوا سپه باستقبال فرستاد، و هرآرزو که خاطرِ خطیرِ پادشاهی بر ضمیرِ منیر گذراند عنایتِ الٰهی در کنارِ مرادِ او نهاد **بیت**

بهرطرف که رُخ آورد بخت بیدارش
عنایت ازلی بود تا ابد یارش

القصّه حضرت خاقان سعید چند روز ملکِ ری را مرکزِ دایرهٔ سلطنت ساخت و رایتِ ظفرآیت در آن ولایت برافراخت و لشکرهای جهان و سرداران ایران و نوران ضمیمهٔ سپاه ظفرپناه آمدند، و صد هزار سوارِ نامدار در ظلالِ اعلامِ نصرت اعلام قرار گرفت، لشکری که عددِ نجومِ افلاک در تعدادِ آن ناچیز نمود و سپاهی که محاسبِ عقل (و) ادراک در شرحِ [۱] احصای آن حیران بود **بیت**

سپاهی از شمار اختر افزون سپاهی از حساب و عقد بیرون

و حضرت اعلی بموجب رَبِّ [۲]... وَ اجْعَلْ لِی وَزِیراً مِنْ اَهْلِی استدعای همایون فرزندِ فرخ فال، نقطهٔ دایرهٔ سلطنت و اقبال، مغیث السلطنت والدّین ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان فرموده یعنی **بیت**

امیدِ سپاه و سپهبد بتست
که روشن روان باشی و تندرست

---

۱ فقط ک بکرار، ۲ ک ظلام، ۳ ک اعلام، ۴ فقط ک ـ، از روی نسخ دیگر ثبت شد،
۵ از روی قرآن مجید ۲۱ (سوره طٰهٰ) : ۳۰، ماقبلش این طوراست : قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَیَسِّرْ لِی اَمْرِی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِی یَفْقَهُوا قَوْلِی وَاجْعَلْ الخ،

شرایطِ زیارت بجا آورد ،

وموکب ظفرنشان نهم ماهِ شعبان ولایتِ بسطام و خرقان را مشرّف ساخته بزیارتِ شیخِ ربّانی و عارفِ صمدانی ابوالحسن خرقانی وسلطان العارفین شیخ ابویزید رحمهما الله تعالی فرمود ، و بآدابِ (ورق ۳۵۲) زیارت قیام نمود و فقراء و مساکینِ آن بقاع از بخششِ (۳۵۲ل) سلطانِ جهان مطاعِ انتفاع یافتند ،

و دوازدهم ماه ظاهرِ بلدهٔ وامغان لشکرگاهِ پادشاهِ نصرت پناه گشت وآنحضرت بصدقِ نیّت وصفای طویّت بطرزهٔ کوه فرمود و ازارواحِ مشایخِ عظام که دران مقام آسوده و آرام گرفته اند استعانت نمود ،

وهفدهم ماه قصبهٔ سمنان منزلِ همایون شد و آنحضرت سعادتِ زیارتِ شیخِ بزرگوار و مقتدای روزگار مرشدِ حقّانی شیخ رکن الدّین علاء الدّوله سمنانی رحمة الله علیه دریافت ،

و از آنجا عنانِ سمندِ جهان پیما بصوبِ ولایتِ ری تافت وچهارم ماه مبارک رمضان ظاهرِ طبرک به فرّ نزولِ همایون غیرت فزای فضای فلک آمد ، و زیارتِ سیّدِ عبدالعظیم و شیخ ابراهیم خواصّ و امام محمّد شیبانی بوابهی نموده مراسمِ آن بجا آورد ،

وهمچنین بهر ولایت که می رسید و مزارِ بزرگواری می دانست یا می شنید روی نیاز بآنجا آورده طریقِ نیازمندی مسلوک می داشت ،

---

۱ اک : رحمها ، ۲ مذکور نیست در یاقوت و نزهه و لیسترنج ، ۳ فقط آ : استقامت ، ۴ فقط اک ، ۵ رک به نزهه ص ۵۴ ، ۶ رک به نزهه ص ۵۴ ،

۷ بعد محمد شیبانی ، ب ، : قدس الله ارواحهم ، با : قدس الله تعالی ارواحهم ، اک : رحمه الله ،

وبالشکر گران عازم عراق شده سلطانیه را گرفت ، وامیر خواجه یوسف ولد امیر الیاسخواجه که حاکم سلطانیه وابهر وقزوین وزنجان بود گرفتار شد ، حضرت خاقان سعید عزیمت یورش آذربایجان تصمیم فرموده باحضار لشکرها فرمان داد وبسان ویوسون یورش اوّل آذربایجان از ممالک ترکستان وماوراء النهر وبدخشان وخُتلان وقندز بقلان* وبلخ وشبورخان ومرو وماخان وکابل وزابل وسیستان وتمام خراسان وخوارزم ومازندران وفارس وعراق وکرمان واصفهان لشکرهای جهان درجنبش آمده متوجه معسکر همایون شدند ، وشاهزاده عالیجناب میرزا بایسنغر وامرای عظام امیر شیخ لقمان برلاس وامیر علیکه کوکلتاش برسم منغلای[2] عزیمت نمودند ، وآنحضرت یکشنبه پنجم رجب ع

بطالعی که شود مشتری از و مسعود

از دارالسلطنة هراة نهضت فرمود ،

وچهاردهم ماه بتربت مبارک ومزار متبرک شیخ الاسلام احمد جام قدس سرّه رسیده از روحانیت او استمداد[3] نمود ونذور وصدقات بمستحقان داد ،

وبیست ویکم ماه بولایت نیشاپور درآمده ازارواح مقدس مشایخ آن دیار مدد خواست ،

وبیست وهفتم قصبه بحرآباد از فیض[4] وجود آنحضرت مجمع البحرین آمد ، وشرف مزار مورد الانوار حضرت شیخ سعد الدین حمّوئی قدس سرّه دریافته

---

* با : قندز وبقلان ، اک : قندبقلان ، ب مثل متن ،
[2] ک : متقلای ،
[3] فقط آ : استعداد ، [4] ک : حسن ،

مرتب شد بیت

مبارک باد بر سلطانِ عالم جشنِ سلطانی
جهانبانی که زیبا شد باو تاجِ جهانبانی

مدارِ عالم و دارای دَور و داورِ دَوران
پناهِ ملک و پشتِ ملّت و سدِّ مسلمانی

معینِ دین و دولت شاهرخ سلطانِ دریاکف
که دریارا دهان باز است پیشِ او ز حیرانی

و میرزا محمّد جوکی اسباب طوی مرتّب داشت، و چند روز طوی‌های متعاقب فرمود، و مجلس انس بخوب‌ترو بهی روی نمود و بساطِ نشاط آراسته دادِ خرّمی دادند، و دَرهای عیش و عشرت بروی روزگار کشادند بیت

بهر وقتِ خوش که دست دهد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست که انجامِ کار چیست[1]

وقایع سنه اثنتین[2] و ثلاثین

ذکرِ عزیمتِ حضرتِ خاقانِ عالمستان بصوبِ ممالکِ آذربایجان

در اوایلِ این سال بمسامعِ جلال رسید که امیر اسکندر بن امیر قرایوسف در مملکتِ آذربایجان باعلانِ کلمهٔ عصیان جرأت نموده

[1] آگ: بهتر از عیش کار دیگر نیست ــ فقط آ نیست (بجای چیست)، [2] ک: اثنین،

ذکر ولادت میرزا ابابکر بن میرزا محمد جوکی بهادر

حضرت حق تعالی و تقدس میرزا محمد جوکی را دُرّی از دریای شاهی و دُرّیتی از سپهر فضل نامتناهی کرامت فرمود، و در سلک سلطنت و عقد خلافت گوهری گرانمایه افزود، و در مرآة کاینات صورت دلخواه روی نمود بیت

باز تازه نعمتی از بخشش سبحان رسید
باز نوسروی بباغ دولت سلطان رسید
گوئی از فال مبارک چشم عالم نور یافت
یا خضر بدو پیش رو کان چشمهٔ حیوان رسید

بوستانی در میان گلبن دولت شگفت (۳۵۱ ب) ۱۰
آفتابی در کنار سایهٔ یزدان رسید

و بیست و هشتم محرم جهان بهمن مقدم میرزا ابابکر مشرف شد، و عالم را وجود آن مولود عافیت محمود زیب و ضیا و زینت و بها کرامت فرمود، و حضرت خاقان سعید را مواد کامگاری از دیاد یافت، و از فروغ آن نیّر عالم افروز انوار بهجت آثار بر چهرهٔ روزگار تافت، و مهد علیا گوهرشاد آغا و میرزا بایسنغر و ارکان دولت مراسم تهنیت تقدیم رسانیده ساچق و نثار آوردند، و حضرت اعلی بترتیب جشن و آیین بزم اشارت فرمود، و مجلس بهشت آیین رشک نگارخانهٔ چین

---

۱ فقط آ،

وقایع سنه احدی وثلثین

ذکر معاودت از مملکت ماوراء النهر

موکب همایون از مملکت ماوراء النهر معاودت نموده یازدهم محرم در دار السلطنه هراة نزول اجلال فرمود، وجهانیان بیمن مقدم خاقان عالم ستان اظهار استبشار کرده شرایط نثار وپیشکش بجای آوردند

بیت

شکر حق راست که از فرّ قدوم امروز
کس پراگنده نماندست، مگر زرّ نثار

وصنادید ایران واکابر دوران از اقصی عراق فارس تا پایان هندوستان بعزم زمین بوس متوجّه درگاه عالمپناه شدند وهرکس مناسب راه وجاه بمراسم عنایت وعاطفت مشرّف گشت ورخصت معاودت یافته به اوطان وبلدان باز رفتند بیت

بیمن تربیت پادشاه بنده نواز
جهانیان سوی اوطان شدند با اعزاز

لـ فقط آ، لـ با آ ب، اجلال، اک شل متن،

سـ کذا فقط در ک، آ ب: شده بصد،

وچندگاه شاهزاده بی اعتبار بود، وآنحضرت باز ترحم فرموده آن ولایت را بفرزندارجمند ارزانی داشت، وضبط ودارائی آن مملکت را بحسن تدبیر او باز گذاشت، واز فروغ آفتاب رایت ظفرآیت حضرت شاهرخی که براطراف مملکت ماوراءالنهر تافت آتش فتنهٔ براق اغلان که دود از ولایت برآورده بود تسکین تمام یافت، وبراق را بناکام وندان آرزو درکام مرام شکست، وعنان گریز براه آوارگی تافته باهزاران حسرت ازان مملکت برگشت، وآنحضرت ضبط ویاسامشی مملکت ماوراءالنهر بواجبی فرمود ورایات ظفرنشان بصوب مملکت خراسان چهاردهم ذی الحجه معاودت نمود،

ودرین سال عمارت مزار پرانوار پیرهری خواجه عبدالله انصاری قدس سره که درمحرم سنه تسع وعشرین بنیادشده بود بشرف اتمام یافت

ع

یافت آن عالی مقام از لطف سلطان احتشام

لـ فقط ک: ورود، ۲ـ کذا فقط در ک، دیگر نسخ: ازان، ۳ـ آ: ،
۴ـ رک به ص ۵۶۲ ببعد، ۵ـ فقط ک: احتشام،

و مراسم نثار و نیاز بجای آوردند، و آنحضرت بکمال عظمت در دار السلطنهٔ سمرقند که مستقر سریر سلطنت و مرکز دایرهٔ خلافت این خاندان عظیم الشانست استقرار فرمود،

و نخست بمزارات بابرکات آن بلده مثل مزار شاهزادهٔ قثم بن العباس، و مزار شیخ اهل سنت و جماعت شیخ ابو منصور ماتریدی رحمة الله علیه، و مزار بزرگوار امام الدنیا خواجه محمد بن اسماعیل البخاری فرمود و از روحانیت ایشان مدد خواسته صلات و صدقات بفقراء و مستحقان رسانید و ارباب احتیاج را خوشوقت و خرم گردانید، و بر تخت سلطنت خاقانی و سریر خلافت و جهانبانی متمکن تمام مقام و آرام فرمود،

و از محاربهٔ براق اغلان تفحص نمود و بغور آن واقعه رسیده و شرح آن واقعه پرسیده، جمعی امراء ماوراء النهر گناه گار شدند و ایشان را در دیوان اعلی چوب یاساق زدند، و میرزا الغ بیگ را در مقام خطاب و عتاب آورده باز خواست عظیم نمود،

---

۱ در شمال مغرب شهر ورک بسفر نامهٔ ایشیای وسطی (Travels in Central Asia) از وامبیری ص ۲۰۴،

۲ در جاگردیزه، شیخ در حدود ۳۳۳ھ فوت کرد، ورک به ترکستان ص ۹۰ ج ۱،

۳ آ —

۴ آ آ — ب آک: رحمه الله،

۵ در خرتنگ بسه فرسخ از سمرقند، امام در ۲۵۶ھ فوت کرد، (ترکستان ص ۱۲۶)،

۶ بعدش با ب +: صاحب صحیح، آک: صاحب صحیح (بجای الدنیا)،

۷ آ: بخاری علیهم الرحمه

توجه و تردد نمود،

۸ فقط آک —، فقط آ کلمهٔ سلطنت را ندارد — آ آ ب: بتمکین (بجای بتمکن)،

۹ کذا فقط در ورک، باقی نسخ: سخن،

ماه رمضان در هراة بباغ سفید نزول فرمود، و شاهزاده را عرض مرضی طاری شده، اطبای حاذق و حکمای مدقق مولانا شمس الدین محمد آدم و مولانا نظام الدین صبح و شام ملازم بودند و بترتیب اشربه وتدبیر اغذیه قیام مینمودند، و بحسن معالجهٔ آن دو عیسی دم فرخنده قدم مزاج شاهزادهٔ عالمیان از منهج انحراف و اعتلال بجادهٔ استقامت و اعتدال باز آمده[1] صحت یافت بیت

ذات تو یافت صحت کلی هزار شکر
گو خصم خون گرفته بمیر و حسود هم

و اردوی همایون از ساحل جیحون روان شده میرزا الغ بیگ و اکابر ماوراء النهر چون سعادت و اقبال استقبال نمودند و بشرف تقبیل انامل فیاض (ورق ۳۵۱) مفتخر[2] و سرفراز شدند (۳۵۱ظ)

---

[1] آ: شدو، ب: بآب ۲: شیرازی، ج آ: بازآمدو،

[2] ک: ذیل زبده: وچون حضرت خلافت پناه . . . . . از آب عبور فرموده بادشاه زاده اسلام ظهیر الدین التجیک کورکان تخلد ملکه استماع این خبر سرور بخش فرموده از تاشکند مستعجلا متوجه دریافت سعادت ملازمت شده در ترمذ بشرف تقبیل انامل فیاض بندگی حضرت فائز آمد وهر مشقتی که از وعثاء سفر بوجود مبارکش رسیده بود بمیامن تریاک ادراک مجلس همیون بقوت وشوکت تبدل یافت واحوال توجه لشکر در نواحی تاشکند وانکه وران ولا اکثر اسپان ایشان نقص کلی بهمرسانیده از مرغ روح خالی کرده بعرض رسانید، حضرت خلافت پناه تقدم فرزندارجمند سعادتمند [ب ۹۲] اشتباه را بمقرون کرامت وعاطفت مقابل گردانید وآنچه از لوازم شفقت ونوازش بود تمهید پذیرفت وحکم بهمه اطراع صادر شد که آن جماعت لشکری که طرف تاشکند مانده اند باوطان خود مراجعت نمایند، بعد ازان — درین جا ذیل زبده در بن نسخهٔ ناقصه ختم است،

ج ک: تفخر،

و روزگار فتنه انگیز ابواب محنت و بلا بر روی جهانیان کشاد،

و میرزا الغ بیگ را در محاربهٔ براق اغلان شکستی واقع شده بود، و مملکت ماوراء النهر بکلی بهم برآمده چنانچه سابق ذکر یافت[1] آنحضرت عنان عزیمت بصوب دارالملک سمرقند تافت، و غرهٔ شعبان از دارالسلطنهٔ هرات نهضت فرمود[2] و میرزا بایسنغر متعاقب توجه نمود، و او ردوی همایون ببلخ رسیده موکب منصور از جیحون گذشت، و میرزا بایسنغر بموجب فرمان و التماس میرزا الغ بیگ کورگان بطرف تختگاه خراسان بازگشت[3]،

و شب پانزدهم رمضان در اردوی شاهزادهٔ جهان قنبر کیرنگی[4] ابیوردی را که خواجهٔ خیر (کذا) بود بظاهر بلخ در خیمهٔ او کشته یافتند، و قاتل معلوم نشد، امیر سیف الدین جنید جاوفی قربانی را بقتل او متهم داشتند چه از تسلط و اختیار او تمام رعیت آن ولایت بتنگ بودند،

و میرزا بایسنغر از ظاهر بلخ بسرعت عزیمت نمود، و بیست و یکم

---

[1] بر ص ۵۸۲، [2] ذیل زبده: و در راه لشکر نواحی و ولایات بعسکر همیون [ن: الحق] گشت بحیثیتی که مصراع
جهان در جهان موج لشکر گرفت [بعدش در حاشیه: یک صفحه رفته است]، [3] ذیل زبده (۴۴۶ ل): چون در بلخ
نزول فرمود بجهت مصالح ملکی و ایمنی بلاد خراسان براق جنان دیدند که حضرت شاه [زاده] عالمیان . . . . .
بدارالسلطنت هرات معاودت فرماید آنحضرت بموجب فرمان . . . تمهید قواعد العود احمد مشغول شد و حضرت
خلافت پناه . . . . عزیمت فرمود و در عشر آخر ماه مبارک رمضان در کنار آب جیحون . . . (۴۴۶ پ) . . . .
نزول واقع شد و قریب دو ثلث کشتی معین گشت تا بقرب بیگاه شبانروزی عساکر منصور از آب بگذشتند،
[4] این واقعه را در ذیل زبده ندارد، [5] آنا دکرکی، و در باقی نسخ: کیرنگی، [6] خواجه خیل؟ [7] آنچه اینجا مذکور است
راجع بعلالت و محنت یابی میرزا بایسنغر در ذیل زبده ندارد،

نمیدانم چه اُفتادست قسمت از قدر مارا
کزین درگاه می رانند دایم دربدر مارا

وحضرت خاقان سعید بعد از چند روز که حکماء و اطبّاء بشرایط علاج قیام نمودند صحّت تمام یافت[1] و قوت طبیعت گرد تغیّر از دامن همایون افشاند، و خلایق با خلاص تمام مضمون کلام ملک علّام ورد زبان و ذکر جنان داشتند که اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ وبصدق و نیاز دعا کرده می گفتند بیت

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد وجود نازکت آزرده گزند مباد
سلامت همه آفاق در سلامت تست بهیچ عارضه شخص تو دردمند مباد

وحق تعالی صحت کلّی کرامت فرمود، ۱۰

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت ماوراء النّهر

حضرت[2] خاقان سعید را چون از آسیب عین الکمال چشم زخمی رسید، و دوست قضا بر جمال دولت و اقبال نیل حادثه کشید، دُرّاطراف و اکناف ممالک ربع مسکون خبر این نازلهٔ هائله بسخنان گوناگون در افواه افتاد،

---

[1] ا: کرد یافت. [2] فرآن مجید (الملائکة)، ۳۱، ۳۵ با آک ۷ بب ؛ مملکت، [3] بجای مضمون این سطور تا ص ۵۹۴ س ۴ در ذیل زبده (۴۴۵ ب) گفته است که "در سلخ رجب (کذا!) خبر رسید که براق اغلان آمده و اتار را محاصره کرده و آنجا استیلا یافته و در بعضی از ولایات از جانب خراسان بسیار وقایع شده"، عزم بادشاه باستیصال او جزم شده" ایچیان اطراف آذربایجان وعراق و فارس که در پایه سریر اعلی بودند هریک را کما یلیق بحال بصنوف انعام و خلع اکرام نواخته رخصت مراجعت ارزانی (۴۴۵ ب) فرمود و ایلچی بجانب شاه را بمزید عاطفت و تکمیل نوازش مخصوص گردانید" و بمحاورت بجانب ری اذن فرمود و فرمان مطاع به نصفت محکم منصوره نفاذ یافت و او کلکا فراوان به بهادران لشکر و جانسپاران دلاور انعام رفت و امیر کمال الدین فرامشیخ بضبط و محافظت دارالسّلطنت هرات معیّن شد و در غرّهٔ شعبان الخ، [4] ش ک ؛ و در،

(۳۵۰ب) معتقد ای مکرّم امیر سیّد قاسم تبریزی داشت حکم اخراج او فرمودند، وجناب سیّد بجانب سمرقند عزیمت نمود و در غزلی شمّه از شکایت این حکایت بناز کی ادا می فرماید و مطلعش اینست بیت

ای عاشقان ای عاشقان هنگام آن شد کز جهان
مرغ دلم طیران کند بالای هفتم آسمان

و در تخلّص می گوید بیت

قاسم سخن کوتاه کن برخیز و عزم راه کن
شکّر برِ طوطی فگن مردار پیش کرگسان

و در وقتی که عزیمت نمود و بعزم سوار شدن از وثاق بیرون آمد فرمود بیت

(بقیّه حاشیهٔ ص ۵۹۱) بعد این ابیات قطعهٔ تاریخ واقعه کاردخوردن دارد که در ج ۲ ص ۵۸۰ ثبت شده و بران زیده راختم کرده است؛ ـ در آخر این نسخه زبده اوراقی چند از ذیلی دارد که مصنفی نامعلوم بر زبده ملحق ساخته است، این نسخه فقط شش اوراق از اوّل این ذیل دارد و از ۴۴۰ ب تا ۴۴۶ ب؛ معلوم نیست که این نسخه از آخر چه قدر ناقص است، عنوان اولش اینست: "ذکر تتمّه وقایع که (در) سنه ثلاثین وثمانمایه حادث شد" و این فصل ذکر صحت یابی بادشاه است از "اندک اخرافی" که "از نتیجهٔ چشم زخم اعادی بمزاج عمیون رسیده بود بموجبی که کیفیت آن در آخر جمعه [از قلم ؟] مولانائی حافظ ابرو مذکور شده" و ذکر صرف نمودن "نقود بسیار و وجوه بیشمار" بر فقرا و مساکین و ارباب استحقاق" و این که بادشاه" در تمام ظرود و دانگ مال بر جمهور رعیّت مسلّم داشت و حضرت محمد اعلی و شاهزادگان تاج بخش و امرا و وزرا و ارکان خلافت و خاصگیان خدمت ادائی نذورات و بذل صدقات بتقدیم رسانیدند" و "صلحا و علما و اتقیا" "ختمات و سجدات شکر مرتّب انشتند" و "صیت صحت و آوازهٔ عافیت" بادشاه" بمسامع اقاصی و ادانی رسید" ـ بعدش درین ذیل (۴۴۱ ب) ذکر خروج براق و توجه محمد جوکی بسمرقند و (۴۴۳ ب) توجه الغ بیگ بمحاربه براق نوبت دوم و (۴۴۴ ب) بعضی وقایع سیرات و (۴۴۵ ب) توجه شاهرخ سلطان بسمرقند و بقیّه قصّه براق (ناکمل)

(حاشیهٔ این صفحه) بله ایک بیت ؛ قدس سرّه ـ در زبده ذکر اخراج سیّد قاسم ندارد، ـ برای شرح احوال رکن الدّین و انتقال او در بابا یحیی ص ۴۳۴ ج ۲ حبیب السیر ج ۳: ۱۲۸ و ۱۲۹ نگاه است که در سمرقند میرزا الغ بیگ سیّد را تعظیم تمام بتقدیم رسانید،

وبسبب سوء المزاجی که میرزا بایسنغر نسبت بامر تضای اعظم

(بقیه حاشیه صفحه ۵۹۰) وانچه درشان خلاق درسینه پرکینه واندرون ناپاک داشتند بذلت تخوستشان [تخوس شان] عاید شد فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین نتایج قبیح سیرت [مریت ؟] ومراتر(ا ؟) لوث سریرت ان بود که همدرین ودنیا بعذاب آتش کرفتار آمدند وعذاب آخرت خود باقی است خیر والدنیا والآخرة ذالك هو الخسران المبین "در زبده بعدش می کوید که "رای انور خدایکانی شکر این موهبت راکه ازحدوث چنین بلیه زیاده الی بذات همایون "نرسید وصحت یافت "انواع مبرات واجناس صدقات واموال بسیار از خزانه عامره" بذل خاص وعام فرمود ، تخلیه محبوسان وتحلیه (۴۳۹ و) " مهمومان اشارت عالی بنفاذ رسید، بقایا ازمالی وخارجی بخشیده بافاضت راحات وخیرات الشله همیون" بانجاء ممالک محروسه روان شد ، " واز جمله مبارز افضل امناء دیوان کرد محلات شهر ونواحی برآمدند وفقرا وضعفا وارامل وایتام رانسخه کرده مجموع رابصلات وصدقات ملحوظ ومحظوظ کردانیده وفرمان فرمود تادر ممالک محروسه تفحص حال مظلومان وتدارک کارافتادکان واعتبار [اغنیاء ؟] بساختن کارپیشه ارکان قیام نمایند وحضرات آقایان واولاد کرامی واحفاد نامی [و] امرآء بزرک وارکان دولت" "هریک بشکر سلامتی ذات همیون اشاعت خیرات" نمودند" بل سایر [ی] سکان وستوطان ممالک محروسه" حتی الامکان" درتکثیر خیرات وبذل صدقات هیچ دقیقه اهمال واهمال نفرمودند" ..... (۴۳۹ ب) بعدش نمائی درحق بادشاه دارد وخاتمه اش برین ابیات :

تاجهانست بادشاه شهرخ — مملکت کیر وملک پرور باد
از شمیم شمال اخلاقش — مغز کردون او [چو؟] مشک فراز افغر [؟] باد
کردسم سمند میمونش — روشنا زابرو دی عنبر باد
کیتی از جود او مزین کشت — عالم از عدل او منور باد
بخت اوبر مراد منصورست — تیغ او بر عدو مظفر باد
دایم از برق کوهر تاجش — بر سر شاه وبهر افسر باد (باقی حاشیه بر صفحه ۵۹۲)

در غایت لطافت نوشت، و میرزا اسکندر را انعام فراوان فرمود،
حضرت خاقان سعید در وقت فتح ممالک عراق و فارس مولانا معروف را
بهراة آورده رقم اختصاص کشید و کاتب خاص شد، و او مردی خوش محاوره
شیرین کلام بود، نمد عسلی پوشیدی و طاقیهٔ نمد بلند هم از آن جنس بر سر
نهادی و الف نمد بر گرد آن پیچیدی، جوانان مستعد دار السلطنه مثل مولانا
تاج الائمه خوارزمی وغیره میل صحبت او کردند، جمعی بهمت خط و بعضی
برای مصاحبت، و خدمت مولوی بغایت خویشتن دارد و بزرگ منش بود،
میرزا بایسنغر میل آن فرمود که مولانا جهت او خمسهٔ نظامی نویسد و کاغذ
خوب فرستاد، و مولانا زیادت از سالی کاغذ نگاه داشته نانوشته باز داد،
وجناب بایسنغری را بغایت ناملایم آمد،

القصه درین وقت مولانا [معروف] را مطعون ساخته گرفتند،
و اکثر جوانان مستعد که پیش او متردد بودند متوهم شدند و ارباب طمع از ایشان
زرها گرفتند، و مولانا را چند نوبت بپای دار آورده، و عاقبت در چاه حصار
اختیار الدین حبس کردند،

و خواجه عضد الدین دختر زادهٔ مولانا فضل الله و جمعی دیگر که با احمد
اتفاق کرده بودند بقتل آورده سوختند،

---

۱ آ: آباک، ب: باک، ر، ۲ آ: آباب، ک: کتابت خاص فرمود، ۳ ب: باک: دار السلطنت هرات، آ: بهراة،
۴ ک: تاج الدین الائمه، دیگر نسخ مثل متن، ۵ ب: آباب +: رازی، ۶ ک: و مولوی، تصحیح از روی نسخ دیگر،
۷ ک: آید، ۸ فقط ک، ۹ ب: باک، ۱۰ در زبده (۴۳۸ ب) می گوید: فی الجمله بعد از اعتراف [رک به آخر حاشیه تعلق
بص ۵۸۸ که بصفحه ۵۸۹ ختم شده است] بحکم ریاست ایشان صلوشد که مجموع تقیح [تشیخ] کذرانند [کذرانند] بسر چهار پرده....
بحکم وَلَا یَحِیقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ بسزا [آ: جزای] اعمال بدخود رسیدند (باقی حاشیه بص ۵۹۱)

در تیمچهٔ خانهٔ بآن کلید کشاده شد، و اهل تیمچه حلیهٔ آن شخص بیان کرده گفتند: چنین شخصی اینجا بود و طاقیه دوزی می کرد، و مردم بسیار پیش او می آمدند، از انجمله مولانا معروف خطّاط بغدادی؛

و این مولانا معروف سرآمد مستعدّان جهان و نادرهٔ دوران بود و غیر از خط انواع فنون و اصناف کمالات حاصل داشت، در جواب قصیدهٔ خواجه جمال الدّین سلمان گوید بیت

ز ترک چشم تو هر تیر غمزه کامدراست
درون سینه نشست آنچنان که دل میخواست

و از سلطان احمد بغداد روگردان شده بود و با صفهان پیش میرزا اسکندر ابن میرزا عمر شیخ آمد و در کتابخانهٔ او متعیّن شد، گویند در یک روز هزار و پانصد بیت نوشت و در وقتی که میرزا اسکندر هر روز پانصد بیت مقرّر فرموده بود دو روز هیچ ننوشت و در حکم میرزا اسکندر تخلّف نمود، سبب ناتوشتن پرسید، گفت میخواهم که در یک روز کتابت سه روزه بکنم، میرزا اسکندر فرمود که سایه بانها و بارگاه برافراشتند و یک کس قلم می تراشید و مولانا می نوشت، نماز دیگر هزار و پانصد بیت

(بقیهٔ حاشیه صفحه ۵۸۸):- و این احمد در دین اندیشه بر مابقت نمود و خلایق (از) این صورت تعجب ماندند از آنکه "بدشتوان الجم قصد آفتاب توان کرد" آن قصور در سرایشان افتاده که سروری و فرمانده می کاریست که هر بی سر و پائی بر سد و بجز کوشش و کشش دست ادراک بدامن دولت توان رسانید... و ندانند که با دشاهان برگزیده آفریدگار و پرورده پروردگار اند،

حاشیه این صفحه ۱ آ: در خانه ۲ آ: جب با آک: و در اصفهان در حبیب السیر ۳: ۳۰۱، ۴: شیراز و اردبیجای اصفهان ۵ فقط ک: نوشته بود،

۶ کذا فقط در ک. آ و نسخ دیگر: نبود، ۷ فقط در ک، دیگر نسخ: کنم، ۸ فقط آ: سایبان و خرگاه،

از چیزهای او کلیدی یافتند، و عسسان بواجبی جُست و جوی کرده

(بقیهٔ حاشیهٔ ص ۵۸۷) : شخصی بدین صیات درین کاروان سرا چهره داشت و از روز جمعه باز بدر رفته است در نیامده . از تفحص نمودند که مصاحب و آشنای او که بود ، کاروان سرادار گفت معروف خطاط بدو تردد ی داشت . . . . . فرمان همان مطاع . . . . بران جمله بنفاذ انجامید که ارکان دولت روزافزون مُقتضی فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى بتفحص و تحقیق آن حال ثریا وار محجی انتظام دادند و امرای . . . . مجلس آغاز نهادند ، معروف را حاضر آوردند استعلام آن قضیه [قصه ؟] برغصه نمودند ، در ابتدا گفت من ازین قصه هیچ خبر ندارم ، چون قضیه بشکنجه و تعذیب رسید تقریر نمود که این ملعون مطعون که برین حرکت مذموم و عبارت علوم اقدام نموده

بیت مولد شوم او ارستان است ٭ محمدش [محتدش بود ؟] (۴۳۷ ب) خط [خطه ؟] شروان

موسوم باحمد لر ، فاما مصدر این حکایت و مظهر این غوایت عضد نامی است بسر مولانا مجدالدین استرابادی باجمعی دیگر که مذهبا و شعرا بارادات و قواعد و مقاعد مولانا فضل الله استرابادی که آیت [اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ لَاٰكِلُوْنَ] مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ مبنی [مُنْبِئُ] از کلمات تموه [تمویه] اوست مضمون وَيَكْتُمُوْنَ مَا اَنْبَاَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ مشعر از حکایات نامتوجه [نامُوجّه] او مشهور و مذکور . . . . ایام و لیالی علی التواتر و التوالی در خلوتخانه فی سَمُوْمٍ وَحَمِيْمٍ وَظِلٍّ مِّنْ يَحْمُوْمٍ بمباحثه گذرانیده مجبول بیت

خبر دارند ازین معنی تمامی . مفصل کرده ام اینک باسامی

دریک طرفة العین ملاعین بشیاطین [شیاطین] و کفرهٔ فجره را در مجلس تجسس و دیوان تفحص حاضر کردانیدند چه ارکان دولت ابد پیوند و (کذا) از ایشان این امر [امر] استخبار و این معنی استفهام نمود [بجز ؟] سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ جوابی نمیگفتند و کلام مموّه و جواب نا موجّه نمودند از تلفیقات دروغ و مغلطات [مخلطات] بی فروغ تقویت و تشیت میدادند [۴۳۸ ر] انتها احکام امر تخویف الاختشاب و تعنیف [تعنیف ؟] قطع الرقاب رسید ، از انکار و اعتراف باقرار و اعتراف انتقال و ارتحال نمودند که هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ اقرار کردند که ما جندکس این اندیشه کرده بودیم که قصد بندگی حضرت کنیم . (بقیهٔ حاشیه بر ص ۵۸۹)

حضرت خاقان سعید خواست که در محفه نشیند (ورق ۳۵۰) امیر (۱۳۵۰ل)
فیروزشاه گفت که اگر آنحضرت در محفه نشیند فتنه عظیم برخیزد و مردم را
در حیات و ممات نعوذ بالله تردد شود، و حضرت بدولت و سعادت
سوار شد و نقاره بهیبت و عظمت کوفته از راه راست بازار ببلغ
زاغان فرمود و اطباء و جراحان بعلاج و مرهم مشغول شدند، و در تاریخ
آن واقعه گفته اند قطعه

سال تاریخ هشتصد و سی بود — روز جمعه پس از ادای صلات
قصه بس عجیب واقع شد — در خراسان ولی بشهر هرات
کج روی در بساط چون فرزین — خواست تا شه رخی زند شدمات
میرزا بایسنغر و امراء تفحص احوال ترک فرموده از کشتن او پشیمان بودند ۱۰

---

۸۳ آ، ۸۳ زبده (۱۴۰ل)؛ و یکی از فضلا تاریخ این واقعه در این قطعه منظم آورده است، الابیات:

شاها زمانه سلسله اقبال وا بنی — می خواست تا بجامهٔ محنت کند بدل
کردون فرکشان (کشید؟) تا زوبرده جیا — وآیم کرد در بر خود از خلل حلل
منت شداز خدا ای لا منت خدای — کز شداز سم تیغ شما خنجر کش بلا هدف حربه اجل
از عاملان فتنه بهانی خلاص شد — وافاق را زناسن و امان کرد برعمل (؟)
تا تیر چرخ را بود اندر بنان قلم — تاریخ آفتاب مطلا بود نمل
اعداش را بر (نیخ ؟) محن چشم پوش کور — خصم بر از تیغ بلادست عقل شل
از کرهان دین جو بدین قصه را ظهور — تاریخ این قضیه شد از روزگار فضل ۸۳ ب

۸۳ فقط ک: نماز، ۸۳ ب زبده احوال تفحص را مفصل تر آورده است بحذف بعض عبارات زائده درج ذیل است

و این عبارت زبده مسلسل است به آخر حاشیه ص ۵۸۵:

" و بیکس نیافتند که او نشانی دهد (۱۴۳۷ل) تا بعد از سه روز کاروان سرا [ا] داری تقریر کرد که (بقیه حاشیه بر ص ۵۸۸)

امن و آسایش عالمیان، و جهانیان بتخصیص گوشه نشینان از صمیم دل و جان دعاگویان ع

دعای گوشه نشینان بلا گرداند

[کاردا] کارگر نیامد و زخم قوی نبود، لرگ را هم در مسجد جامع ایچکیان بقتل آوردند، از انجمله علی سلطان پسر منکوقوچین که از معتبران بود در آنحال از آنحضرت استفسار نمود که آن شخص را بقتل آرم و رخصت یافته بضرب تیغ هیدریغ هلاکش کرد بیت

بداندیش هم در سر شر شود
چو کژدم که با خانه کمتر رود

وچون این قضیه واقع شد فریاد از نهاد خلایق بر آمد، فغان بآسمان رسید، معهود چنان بود که در وقت سوار شدن آنحضرت نقاره چیان پیش پیش نقاره زنان می رفتند، چون خبر بنقاره چیان رسید که حضرت خلافت از جای نماز برخاست بدستور آغاز نقاره کردند، و ناگاه بیکبار ایستاد، غلغله در خلایق افتاد که چه حالت واقع است، خلایق بر بام مسجد دویدند و بر سر ایوانی که آنحضرت سوار می شد غلبهٔ عظیم جمع آمدند، امرای عظام امیر علاء الدین علیکه کوتکاش و امیر جلال الدین فیروزشاه از مسجد بیرون آمده سوار ایستاده بودند که این صورت روی نمود، آنحضرت امیر فیروزشاه را طلب فرمود و امیر با اضطراب تمام سواره بمسجد در آمد و آنچ حالت مشاهده نموده دود حیرت از نهاد او بر آمد،

لک ـ ۲ فقط آ: هم نبود، ۳ آ ـ ۴ ک: تا، ۵ آ: قضیه، ۶ ک ـ ۷ آ: با، ۸ کذا در ک، دیگر نسخ: آمد، ۹ در زبده این امراء را بنام ذکر کرده است در بن محل، و نه ذکر مشورت با امیر فیروزشاه، ۱۰ فقط آ: این،

وعرض نیاز بحضرت (پادشاه) کارساز رفع نموده از مصلی برخواست بعزم بیرون آمدن، ناگاه در درون مسجد در اثنای راه شخصی نمدپوش احمد لُر نام از میدان مولانا فضل الله استرابادی بصورت دادخواهان کاغذی در دست پیش آمد، وآن حضرت بیکی از ملازمان اشارت فرمود که سخن او معلوم کرده بعرض رسانند، احمد لُر فی اندیشه پیش دوید و یکه کاردی چون قطرهٔ آب بشکم آنحضرت رسانید، امّا چون عنایت الٰهی در همه احوال حافظ و ناصر آنحضرت بود و از وجود همایون

لـه در زبده (۴۳۵ ب) گفته است که بادشاه بموجب "المومنون اخوة" "شرط سلاطین و سیاست ملوک را ترک کرده عوام را از زه کندن منع نفرموده امرا و ارکان دولت و ملازمان و نوکران هریک بسبب غلبه واز دحام تعجیل از جامع بدر رفتند و کرا در خاطر گذشتی که درین محل کسی را فکر قصدی و اندیشه بکری باشد، ناگاه مردودی که بصفت بیحاربون الله ورسوله موصوف بود و مطرودی که بدیهان "اولئک الاخلاق اکم معرفت" و چنین بود و چنان بود" سودای غوغائی ظلمت جراغ دماغش نشانده و هموم خیالات فاسده در سر او ریخته اشور و شرش مانند بحری در وسوسه پیش دوید و بی محابا قصد بند کی حضرت کرد و زخمی رسانید" امّا" (۴۳۶ ا) از ان ضرب زیاده از نیزی بذات همایون نرسید بجمرهٔ از پیرانست آن شخص در آمده گریبانش گرفت و پس کشید کاردی بر دوش آن جمره زد و خواجه سرای [خواجه سرایی ناکاردوش بگرفت زخمی دیگر برسے زد از زمان لیسا و لان برسیدند یکی شمشیری بر سر او زد و فی الحال بضربات و زخمات متعاقب او را بدرج فرستادند

ویناپرد رفع جشم زخم که بهیت که بهمه وقت بی الم باشی دولتت را بچشم زخم کند اندک جراحت منتهی براحت

وزخمی مختتم برحمت بذات شریف شاهنشهی و عنصر لطیف بادشاهی متقارن گشت"... (۴۳۶ ب) "وبند کی حضرت"....

"بعد ازین حال از مسجد بیرون آمده سوار شد و بمجلس آن شخص دیو صفت نشناس [نسناس] فعل را [نه] شناخت که او چه کس بود و مردم بهم برآمدند و فزع روز قیامت در میان خلایق پیدا شد، و حضرت سلطنت شعاری چون بیرون دروازه رسید بعد از ان قوت ماسکه با مساک عنان و فاعلی نمود محققه [محققه] پیش کشیدند و ملازمان بر دست گرفته بقصر سلطنت رسانیدند و تفحص و تجسس آن مشغول گشتند که این بدبخت ازل و ابد چه کس بود و از کجاست" (باقی بیان زبده در حاشیه ص ۵۸۶ بعد - در ک آک کلمهٔ بادشاه (س) را ندارد، ۲ـه تا آک آب، را ساندهٔ ۳ـه فقط در ک، ۴ـک آک آب: کارد،

وآنحضرت پیوسته بوظایف طاعات وشرایط عبادات قیام می نمود وحسن ادای فرائض وسنن وواجبات ومستحبات شعار روزگار فرخنده آثار بود، وبمیامن این صفات حمیده ومحاسن نیات پسندیده حضرت مالک الملک تعالی وتقدس جناب پادشاهی را در حفظ الهی نگاه می داشت واز کید ومکر بداندیشان آسیبی بآن حضرت نمی رسید بیت

اگر تیغ عالم بجنبد زجای ... نبرد رگی تا نخواهد خدای

وآنحضرت اکثر ایام جمعات بموجب نص یا ایها الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله بمسجد جامع که داخل دارالسلطنه هرات است تشریف حضور ارزانی می داشت، اتفاقا روز جمعه بیست وسیم ربیع الثانی مسجد را مشرف ساخت واذای نماز فرموده

له صورت آغاز این قصه در زبده (۴۴۴ ب م): وآنچنان بود که حضرت سلطنت شعاری ... در روز جمعه بیست وسیم ربیع الاول سنه المذکور بمقتضی حافظوا علی الصلوات مدآء اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله وذروا البیع شنید از ایوان دارالخلافه عزیمت نهضت بجامع دارالسلطنت فرمود از غرائب اتفاقات که خاطر اصحاب فطنت آئینهٔ جهرهٔ دولت باشد انکه مهد علی خلد الله تعالی بسلطنتها بالهام الهی وتفرس مومنات ازان عزیمت منع میفرمود که درین وقت بارندگی بسیار واقع شده است ودیوارها نم کشیده بمبان شهر دیوار ستها در میروید مبادا مبادا الی بذات همیمون رسد حضرت سلطنت شعاری ..... درجواب میفرمود ند که از قضا وما الی احتراز مفید نیست بنیت درست وصدق اخلاص فرمان برداری خدای تعالی برحسب اذنست فرمان دهی خود واجب شناخته بر قاعدهٔ محمود وسنن مالوف متوجه گشته شکر منعم مطلق بقدر فیضان نعمت وتراوف جودش.... بخضوع وخشوع در قید انضباط وتحت ارتباط اورد (فقره آخر بحذف بعض عبارات)،

له باب ۶۲ قرآن مجید ۶۲ (الجمعه) ۹؛ ۵۸ فقط درک، ۵۸ زبده (۴۴۴ ب م) ربیع الاول، ۵۲ باب

و از مُعظَم وقایع این سال قصهٔ[1] کارد خوردن حضرت خاقان سعید بود و شرح آن چنانست که آنحضرت با وجود عُلُوّ منقبت سلطنت و کمال منصب خلافت که اکثر رُبع مسکون در تحت فرمان همایون بود و از حدود چین تا اقصای روم و از نهایت ترکستان تا پایان هندوستان فرمان جهان مطاع را انقیاد می نمودند آنحضرت | همیشه روی عجز (۳۴۹ب)
برزمین اخلاص نهاده بود و زبان بذکر و مناجات کشاده، و خاک سجده گاه بآب دیده آغشته می گفت:

الهی! آگهی که ملتمس این بیکس چیست، مرا همچنانکه سلطنت مجازی و دولت عاریتی ارزانی داشتی بنز هتگاه حقیقی و جنت سرای معنوی راه نمای

بیت

برسان بدآن مقامم که نشان تو بیابم
خلطم، نشان که یابد ز نشان بی نشانی

و چند روزی که زمام مهام ایام و سرانجام امور جمهور خواص و عوام بقبضهٔ اقتدار این ضعیف دادی توفیق عدل و داد و تعمیر بلاد و توقیر عباد کرامت فرمای!

---

[1] در زبده این قصه را از مطلع مفصل تر دارد، صاحب مطلع بر بناء وجهی بعض جزئیات قصه را حذف نموده، در حواشی ذیل بعضی از نهارا نقل کرده می شود، [2] در زبده در ابتداء این فصل بجای آنچه در مطلع دارد تمهیدی آورده است که قریب بچهار صفحه طول کشیده است، و ران میگوید مثلاً «پس تحقیق بباید کرد که آنست ز دانست ز که حق عزّ و علا هر امری را وقتی معیّن کرده و آنچه رقم تقدیر بر آن رفته و کر کون نخواهد شد و هیچ آفریده را بر نقش بندی و مهره بازی فلک خدّار اطلاع نیست و بر اقبال و ادبار و احلا ز و اعلا ز و امرار روزگار وقوف نه» (۳۴۳ ا)، «عقلاء کامل [ا] نانند که بقضاء ماضی باشند و هرچه در دین عالم الظهور رسانز خدای عزّ و جلّ دانستن شریعت (کذا) اخلاق و نفیس تر احوال باید شناخت و اگر بر تقدیر ماضی نباشی نجی کنی (۳۴۳ ب) و غیر ذلک و غیره

وتمام مملکت ماوراء النهر چنان بهم برآمد که جمعی مردم کوته بین خواستند که دروازهای سمرقند در بندند و تدبیر قلعه داری کنند، اکابر سمرقند که اختیار (کذا) آن بلاد و دیار بدست دارند مانع آمده گفتند بیت

سگ کیست روباه ریزیده چنگ
که با شیر مردان درآید بجنگ

و لشکر براق اغلان و اطراف ممالک ماوراء النهر و ترکستان بتخریب بلاد و تعذیب عباد اشتغال داشتند و از تاراج و غارت دقیقهٔ نامرعی نمی گذاشتند و این خبر موحش و قصهٔ ناخوش در خراسان بموقف عرض حضرت خاقان سعید رسید،

(بقیهٔ حاشیهٔ ص ۵۸۱) علوفه فراخور بنواختند و دختر را باصناف مرحمت ممتاز ساخته «فرمان مطاع اصدار یافت که بسر امیر جلال الدین فیروزشاه او را در حبالهٔ نکاح آورد و بموجب حکم ناقذ النکاح سنّتی بینهما (کذا) استحکام پذیرفت، و در بیست و سیوم این ماه ملک کبوتر مرث که حاکم و والی مملکت رستمدار و نواحی آنجا بود و مدتی مسلوک طریق تمرّد بنمود بسعادت مثول درین استان راستان آشیان مشرف شد و کمر خدمتکاری چون دیگر چاکران بر میان جان بسته» و از پادشاه انواع نوازش یافته ملازم بعسکر همایون گشت، و در همین روز نوکر امیر الیاسخوجا بهادر و شراغان نوکر جهانشاه پسر قرایوسف از طرف قم بدرگاه عالمپناه آمدند و در مجلس همیون معروض داشتند که جهانشاه [به] (۴۴۵ و) امیدواری ادراک تقبیل عتبهٔ علیا متوجّه شده بجانب قزوین آمده بودند و برادر او اسکندر بمین حال وقوف یافت و با جماعتی بر سر او تاخت و خیل و اتباع او را متصرف [منصرف] ساخت و جهانشاه کرّه تخته بوراین ری آمد،

حاشیهٔ این صفحه:- ۱ه فقط ک — اردوی آبشت شد،

مخالفان آهنگ قول کردند و قلب نیز منقلب گشت ، عاقبت آمارت فرار و علامت انکسار بر لشکر ماوراء النهر ظاهر شد و حیرت [و ضجرت] بر میرزا الغ بیگ مستولی گشت و آتش غیرت در نهاد او افتاد و بیم بود که عنان تمالک از دست داده پا دران معرکه تهلک نهد والعیاذ بالله صورتی روی نماید که امکان تدارک آن در آیینهٔ خیال نیاید ، امرای ماوراء النهر چون دیدند که کار از حیز اقتدار و قبضهٔ اختیار بیرون رفت عنان باد پای میرزا الغ بیگ گرفته از معرکه بیرون آوردند ، و پهلوان محمود دندانی از قوم قورلاس که از ملازمان حضرت خاقان سعید سر آمد پهلوانان جهان بود و بی اجازت آنحضرت بدو تخواهی میرزا محمد جوکی بماوراء النهر رفته بود در روز جنگ بمصافگاه رسید و آثار شجاعت و دلاوری بظهور آورد ، و چون دید که دشمن غالب شد میرزا محمد جوکی را بسعی بسیار ازان معرکه خونخوار بدر آورد و بتعجیل تمام عازم سمرقند شد ، و سپاهی که همیشه نصرت و ظفر شعار و هنر ایشان بود فرار نموده غارت یافتند ، و اوزبکان صورت ظفر که در آیینهٔ خیال محال می نمود بعین الیقین مشاهده کردند ، و اموال فراوان بدست ایشان افتاد

۱ک : پهلوانان محمود ، تصحیح از روی ب ت ک ، ۲ ط فقط : قود لاس ، گ : اوزبکانرا که مضمون ابن سطور مطلع را در ذیل ندیده ندارد ، بجایش ذکر توجه شاهزاده نوبت دوم مجارئ براق اغلون دارد که در حاشیه ص ۵۷۹ ثبت شده است ، بعدش فصلی ذیل را دارد که صاحب مطلع حذف نموده :

(۴۴۴ ذکر بعضی از قضایا که درین ولا در دار السلطنة واقع شد

دویم الاحد هشتم جمادی الاخر خبر رسید از خوارزم که پسر دختر امیر ولی که از جانب دشت آمده و عزیمت ادراک شرف بساط بوس دارند بعد از چند روزی ایشان نیل آن سعادت نیز فرزی یافتند ، پادشاه پسر را بانعام لایق و

(باقی حاشیه بر ص ۵۸۲)

وچون هر دو لشکر در برابر یکدیگر صف آرای شدند و سپاه میرزا الغ بیگ از لشکر مخالف بیشتر بود بر اق اغلان دانست که بضرب راست مردِ نبرد نیست روی بحیله و مکر آورده مردم خود را جمع کرد و بیکبار حمله کرد، وجوانان جانبین و نوخواستگان طرفین بنوک ناوکِ دلدوز خم تیغ جهانسوز سر و سینه از هم می شگافتند و سرهای بر مثال گوی در میدان می انداختند و از تلاطم امواج دریای نبرد و تزلزل صحرای مصاف صورتِ فزع اکبر و دشت محشر ظاهر شد و خلقی نامعدود و عددی نامحصور بقتل آمدند

بیت

زهر سو کشته چندانی به پیوست
که راه جنگ بر لشکر فرو بست

دلیرانِ سپاه بر هم فتادند
صدای مرگ در عالم بدادند

تن از اسپ و سر از تن سرنگون شد
فلک دریا زمین صحرای خون شد

لشکر میرزا الغ بیگ بکثرت خود مغرور بود و بموجب فرمودهٔ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ بسپاهِ مخالف که در غایت قلت بود اصلاً التفات نمی نمود غافل از آنکه كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ واقع است مخالفان فدائی وار بیکبار روی بکارزار آوردند و دست تسلط و اقتدار بر آورده میمنه و میسرهٔ میرزا الغ بیک بهم برآمد

له آ ب: آمد، ۵ب: فتاده، ۵ب: بلده، ۵ب: قرآن مجید ۹ (التوبه) ۲۵، ۵ب: قرآن مجید ۲ (البقرة) ۲۵۰، ۵ب: فقط ک ـ از روی آنوشته شد ـ اک آ: آوردند (بجای آورده)، ب: آورد و،

پای ثبات و قرار (ورق ۳۴۹) بیفشرد و لشکری که داشت مرتب ساخت (۳۴۹ر)
و بحسب اتفاق میدان معرکه پشتها بود و سپاه مخالف تمام می نمود

(بقیهٔ حاشیهٔ صفحه ۵۷۸) شاه زادگان بسلامت مستقر حشمت و ابهت مراجعت نمود و السّلام،

ذکر توجه بادشاه زاده اسلام بناه ظهیر الدّوله والدّین الغبیگ گورکان نوبه دوم بجاریه براق افغان

چون خبر هزیمت لشکر بادشاه زاده دین پرور بمسامع ساکنان سمرقند رسید انواع تورّع [تزلزل] و

اصناف تقرقر بخواطر جمهور متوطنه آن خطّه راه یافت و..... در مضیق تزلزل و طرق تحیر سرگشته شده

دیده برشاهراه انتظار کماشته - [۳۴۳ ب] بمیامن الطاف الهی آن زمینهٔ تاج سلطنت .. بمستقر دولت

معاودت فرمود و شهر و ولایت براکثوب شده و اکثر لشکر متفرق گشته ... حضرت بادشاه زاده قاعدهٔ

استمالت و شرایط رعیّت پروری تمهید فرمود و.. نقود و اسلحه و مراکب و غیره با لشکری ارزانی داشت

و هر یک را علی حسب حاله بنوازش خسروانه مخلوط بساخته برجدّ و اجتهاد و تحریض فرموده و رای زرّین [کذا]

بمعاودت بر سر دشمن قرار گرفت و لشکری آراسته جمع شدند (بعد ازش گفته که "منظّر الدنیا والدین محمد

جوکی بهادر" را اندک عارضه روی داد بدان سبب موافقت نتوانست کرد و در سمرقند متوقف شد

اما تومنات خاصهٔ ایشان و امراء قوشون و لشکر قندهار و جمعی که از دار السّلطنه هرات بمدد رقته بودند

ملازم موکب بادشاهزاده متوجه شدند، (۳۴۴ ا) و در رشاهر خبیه "پل بسته" از آب خجند عبور کردند"

براق افغان چون از توجه ایشان وقوف یافت و آوازهٔ نهضت حضرت خلافت پناه" استماع کرد بهیچ

وجه روی مقاومت در آئینهٔ فکرت ندید و سلوک طریق فرار با خود قرار داده مع سائر چیغته و هزبه راه

هزیمت پیش گرفتند" چون حضرت شاهزاده ..... در تاشکند نزول فرمود خبر

هزیمت براق افغان بتحقیق پیوست و بشارت توجه لشکر ظفر پیکر حضرت خلافت پناه .... دران

نواحی منتشر شد و عبور عسکر همایون از آب سیحون محقق گشت، بادشاه زادهٔ اسلام ملاذ لشکر

را و رآن ناحیه تاشکند بگذاشت و تعجیل متوجه ادراک ملازمت حضرت خلافت پناه شد و بموجبی که

بعد ازین معلوم شود بنیل آن سعادت فائز آمد و السّلام" ،

بصوب ولایت سغناق تافت وسپاه خراسان وسمرقند بهم پیوست[۱]؛
وکسی را در خاطر نمی گشت که شهزاده براق را مجال جدال وخیال حرب
وقتال باشد، میرزا الغ بیگ بی التفاتانه متوجه[۲] آو[۳] شد و آو دل برجای داشته

---

[۱] ذیل زبده (۴۴۲ ا): درسوران ..... آن دو کوکب برج سلطنت ..... قران فرمودند، وبحسن موافقت بالشکری جرار پیاده وسوار بعزم قمع دشمن متوجه شدند (بعدش ذکر پیش که برص ۵۷۵ س ۶ آمده است، یعنی براق خواست که آتش غضب شاهزاده را بزلال مصلحت فرو نشاند وبحسن تدبیر خواست که قواعد معذرت مهد کرد انید [گردانند] وبوسیله بعضی از ملازمان خود[۴] مطلوب عرض کرد واما شاهزاده [۵] باقوال مزخرفش صحیح التفات نفرمود[۶] وانکه دران دلاکه براق بملازمت شاهزاده آمده بود[۷] دی بفنون مواعظ خسروانه اورا نوازش فرمود[۸]، وانعام بے حد ارزانی داشته" وادور مقابل نعم چنان آیت کفران خواند وبی اذن نواب حضرت در ممالک معموره در آمد، شهزاده بعزم جزم عساکر را برجد واجتهاد تحریض نمود ودر[۹] مراحل افزود ودر نزدیکی شغناق ملاقات فریقین واقع شد."

[۲] فنطک ـــ،

[۳] کیفیت این محرر از ذیل زبده (۴۴۲ ب) بحذف زوایدم درج ذیل است:-
ودران نواحی (یعنی نواحی شغناق) آتش حرب برافروخت، جمعی از شجعان لشکر شاهزاده آنچه وظیفه مردی وجلوانی بود بتقدیم رسانیدند ودر میدان نبرد شرایط جان سپاری بجای آوردند اما تقدیر ربانی وقضای سبحانی نوباری از قضیه رویم حُنَین ..... عنکم شیئاً پدید کرد واوباش واوغاد لشکر طریق هزیمت مسلوک داشتند، حضرت شاهزاده بنفس نفیس خود درسمند ثابت وتمکن [متمکن] باقصی الغایه جهد فرمود وبرایت سعادت آیت را بدستیاری شجاعت [و] امداد نصرت مرفوع ساخته ..... (۴۴۳ ا)،
در اثنای این حال طایفه از نزدیکان عرضه داشت کردند که اگر عنان عزیمت بمقر عز ودولت منعطف گردد اولی وانسب باشد وبمبالغه خدام شاهزادگان اسلام بجانب سمرقند معاودت فرمودند ودر چهارشنبه چهارم جمادی الاخری مولانا شمس الدین از ملازمان بادشاهزاده دین پرور ظهیر الدوله والدین الغبیک گورکان بدارالسلطنت هرات رسید صورت حال بعرض نواب تا مدار حضرت خلافت پناهی رسانید که بعد از جنگ، باقی بر صفحه ۵۷۹

المشتهر بحافظ ابرو الهروی مولداً والهمدانی محتداً غفرالله له، و تاریخ وفات و مدفن او درین بیت مذکورست بیت

بسال هشتصد و سی و چار در شوال
وفات حافظ ابرو بشهر زنجان بود

وچون میرزا الغ بیگ بقصد محاربهٔ براق اغلان نهضت فرمود و شرح آن سخن در مؤلف خواجه حافظ ابرو ناتمام بود مناسب چنان آید که صریر قلم بنغمهٔ زیر و بم باتمام آن رقم از سر اهتمام قیام نماید بیت

چو حافظ حکایت[1] برانجا رساند
سپهرش بساط سخن برفشاند
قلم به که شیرین زبانی کند
فی کلک شکّر فشانی کند
در آید بآثار شرح سخن
بگوید ز اخبار چرخ کهن

ذکر محاربه میرزا الغ بیگ کورگان با براق اغلان

چون میرزا الغ بیگ بعزم رزم براق اغلان متوجّه سغناق شد[2] دران ولا میرزا محمد جوکی با سپاه خراسان بسمرقند رسید و از عزیمت برادر بزرگوار وقوف یافت، فی الحال عنان دولت

---

[1] در حاشیه ۴: ذکر وفات حافظ ابرو. برای شرح احوال حافظ ابرو و اختلاف در لقب و نام و مولد او رجوع کنید به دیباچهٔ ذیل جامع التواریخ، در شعری انو و داد و خود را حمید لطف الله گفته است یعنی عبدالحمید بن لطف الله، ۴ک: چنین؛

[2] ظفرنامه ب: و شکایت، ۴ک: محاربه، ۵ک: شد،

وعرضه داشت بپایهٔ سریر اعلا فرستاد و شرح واقعه اعلام داد، آنحضرت از جنگ و خصومت که سبب ویرانی عالم است منع فرمود، اما لشکری تعیین فرمود که در ظل رایت میرزا محمد جوکی بجانب ماوراء النهر روند، و در هفتم ربیع الآخر متوجه سمرقند شدند*،

و درین مقام زبدة التواریخ البایسنغری اختتام یافت،

از تالیف افصح الفصحاء و المتکلمین اعلم النسابه والمؤرخین شیخ قواعد المآثر، مفتش معاقد المفاخر، جلیس اعاظم السلاطین، انیس افاخم الخواقین، المختص بعنایات الملک الأله نور الملة والدین لطف الله

---

* زبده: الیچی پیش حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه فرستاده این معنی را عرضه داشت ـــ در ذیل زبده (۴۴۱ ب)، که ذکرش بر ص ۵۹۲ (بقیه حاشیه ص ۵۹۱) ہی آید گفته است که "در اوائل جمادی الاول این سال از جانب سمرقند خبر رسید که ایلچی اغلان لشکری انبوخته و طریقه مخالفت پیش گرفته و حضرت بادشاه زاده عمر شیخ بطرف ایشان مهم ساخته" * در ذیل زبده ندارد، * زبده: متوجه سمرقند شدند ـــ ذیل زبده (۴۴۱ ب) گفته است که فرمان صادر شده بود که شهزاده محمد جوکی "با توامان خاصهٔ خویش و امیر سلطان بایزید و بعضی از امرا قوشون بصوب سمرقند توجه نماید، * از روی نسخهٔ زبدة التواریخ که پیش نظر است (یعنی نسخهٔ مکتبهٔ بادلی) می توان گفت که زبده درین مقام اختتام نیابد بلکه بعد ش واقعه کاردخوردن سلطان شاهرخ بیان می کند که در مطلع بر ۵۸۳ بعد مذکور است، و بران البته این کتاب ختم شده، اما بظاهر صاحب مطلع ازین صفحات زبده استفاده نکرده تفصیل کیفیت این واقعه را در ذیل (ص ۴۰۴ ب) صریحاً به مولانای حافظ ابرو منسوب کرده است و ازان ظاهر است که آن تفصیل شامل زبده است،

* با: ـــ * ک: مغشی، اک: منشی، آ و دیگر نسخ مثل متن،

* ک: الله، آ مثل متن * این سهویست از صاحب مطلع، صواب اینست که ولیست شهاب الدین عبد الله بن لطف الله بن عبد الرشید، رک به ترکستان ص ۵۵ ح ۶، تیمور نامه ص ۵۷۷

واو پناه بحضرت صاحبقران آورد، چنانچه شرح آن در مجلّد اوّل مفصّل است، اروس خان چند گاه در سغناق[1] می بود و آنجا عمارتی ترتیب فرمود، وبراق اغلان در هشتصد و بیست و سه[2] پناه بمیرزا الغ بیگ آورد و جناب میرزا الغ بیگ او را تربیت فرموده اجازت داد و او بولایت اوزبک رفته حکومت الوس[3] بدست او افتاد، درین وقت بحدود سغناق آمده ایلچی پیش میرزا الغ بیگ فرستاد و اظهار کرد[4] که بیمن تربیت شما الوس خود را ضبط کردم و بجوار شما آمده بعنایت مستظهرم، جناب الغ بیگ جهت آنکه پیشتر[5] از اجازت آمده و می گفته که[6] علفخوار سغناق شرعاً و عرفاً تعلق بمن دارد یعنی جدّم اروس خان در سغناق عمارت کرده[7] او را جواب[8] صواب[9] نداد، و امیر ارسلان خواجه ترخان که حاکم آن حدود بود از براق اغلان شکایت کرده باز نمود که نوکران او درین جانب خرابی می کنند و خود را حاکم مطلق می دانند و لاف سلطنت میزنند[10]، میرزا الغ بیگ عزم[11] آن طرف جزم فرمود و لشکری عظیم ترتیب نمود

---

[1] زبدة: سُغناق، [2] رک بریزدی ۱: ۶۷۹، [3] زبدة +: که هنوز بامارت الوس رسیده بود، [4] رک ص ۳۸۹ بعد، زبدة +: و چند گاه ملازمت کرده، [5] زبدة: بجانب ولایت اوزبک روانه ساخت، تقدیر باتدبیر او موافقت نمود، وحکومت آن الوس، [6] زبدة: اظهار خدمت گاری و یکجهتی نموده ذکر کرده، [7] زبدة (۴۳۲ ب): پیش از آمدن می بایست که اجازت خواستی دیگر انکه بطریقه ارث میگفته است که، [8] زبدة +: وانجا میبود، [9] زبدة: جوابی شنیدی [شافی]، [10] زبدة: باین حدود دری آیند و پیرایه میکنند، [11] زبدة: عزیمت آن فرمود که لشکر با ساخته گردانیده بدان طرف زود [رود] و ایشانرا ازان حدود بیرون کند،

و با سلاطین و امراء بابهت و عظمت اختلاط و انبساط می نمود و کرّة بعد
اُخری احرام زیارت بیت الله الحرام بسته بود منتصف ماه رمضان
وفات یافت بیت

وفات قطب جهان شیخ محی دین طوسی
میانهٔ حلب است و میانهٔ رمضان

ذکر قضایای ماوراء النهر و عزیمت میرزا الغ بیگ بطرف سغناق جهت یاغی شدن براق اغلان و آمدن میرزا جوکی از خراسان

(۳۴۸ب) ۱ براق اغلان در هشتصد و بیست و هشت بر اردوی محمد خان
پادشاه اوزبک مسلّط گشت و بر اوس مستولی شده در هشتصد و بیست
و نه بولایت سغناق و حدود مملکت میرزا الغ بیگ آمد، و در زمان حضرت
صاحبقران جدّ او ارّوس خان که توقتمش خان را از مملکت بیرون کرد

۱ک: الدین؛ حبیب السیر: بعد فقط بب: رجب، ۲ عنوان این فصل در زبده (۴۳۱ ب): ذکر رفتن امیرزاده جوکی محمد خلد ملکه بسمرقند، ــ با آک: محمد جوکی (بجای میرزا جوکی)،

۳ زبده: که اردوبیه محمد خان بادشاه اوزبک راکرفت و بران مستولی کشت، و در سال سالی هشتصد و بیست و نه بار دوی خود علیه تمام بسغناق و نواحی آن که سرحد مملکت امیر و امیرزاده اعظم الغبیک کورکان خلد الله تعالی ملکه] هست [و] درآمده ۴ک: ــ ۵ک: ــ ۶ک: ــ ۷ک: ــ ۸ک: ــ ۹ زبده (۴۳۲ ا): بدر کلان او (بجای چداو) ۱۰ زبده: اورس خان، ۱۱ زبده: مملکت اوزبک

جای آن بود که همان سرایمه وار پای از جیب وجود بیرون نهادی و فلک بی سروپای از دوران باز ایستادی[1]، اکابر و اشراف آن ملک سیاه پوشیده دلها پُرخون و چشمها جیحون ساختند و جانها خراب و سینه‌ها کباب کرده بمراسم تعزیت قیام نمودند، حضرت خاقان سعید که اکمل و اعقل زمان بود امراء و ارکان دولت را از تغییر لباس منع فرمود و بصبر و ترک جزع و فزع دلالت نمود، چه[2] از تقدیر آسمانی ربّانی بمقاومت در نتوان آویخت و از قضای ربّانی نتوان گریخت*، و در تاریخ واقعهٔ شاهزاده گفته اند قطعه

در[3] چنین واقعه جز صبر ندارم سپری*
گردش چرخ از این ظلم کجا دارد باک
خاک دارد وطن و بیست هم از روی حساب
سال تاریخ وفاتش بجمل دار و خاک

و[4] آن حضرت تمام ولایات که سیورغال شاهزادهٔ مرحوم بود و مخلف صدق او میرزا سلطان مسعود عنایت فرمود*،

و درین سال جناب شیخ الاسلام الاعظم قدوة المحدثین شیخ محی الدین محمد الغزالی الطوسی رحمة الله علیه[5] که بغایت عابد و زاهد و عالم متورع بود

---

[1] بعدش در زبده (۳۳۱ م) نظمی دارد، و بجای بجای کلام را طول داده، [2] در زبده این مضمون را در پیش از نصف صفحه ادا نموده است، [3] با بیت اک: شاه و شهزادهٔ آفاق سیورغتش رفت، [4] اک: کرون، زبده مثل متن، [5] بجایش در زبده دعائی در حق شاهزاده (که به بهشت باقی بسدم) و در حق شاه (که غایة الادوار وارث اعمار باد) و در حق خاندان مبارک (که این مصیبت آخر مصائب باشد)، — و باقی این فصل را در زبده ندارد، [6] اک: العراقی، [7] کذا در ک و آ و اک، [8] حبیب السیر ۳: ۳۰۳: عالم ربجای عابد،

وقایع سنه ثلاثین وثمانمایه

وفات شاهزاده مرحوم میرزا سیورغتمش بهادر

غرّه صفر خبر واقعه هائله دلگداز جانسوز، وخدنگ نائبه عمر کاه جگر دوز شاهزاده اعظم، آفتاب آسمان مغفرت، بدر فلک مرحمت، میرزا سیورغتمش بهادر رسید که در ممالک غزنین بموضع کابل شانزدهم محرم شاهباز روحش از قفس تنگ [تن] بهوای فضای دلکشای ریاض پرواز کرد و در جوار رحمت ایزدی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر وطن ساخت وحظائر قدس را بر مجالس انس اختیار فرمود، وحضرت خاقان سعید را مصیبت فرزند سعادتمند موجب ملال شد، وخود کدام واقعه از وفات خلف صدق که ثمر ثانی ونتیجه زندگانی ست دل سوزتر وجانگدازتر تواند بود بیت

تا دیده دید واقعه زین صعب تر ندید
دل کین خبر شنید کش باخبر ندید

---

۱ زبده: ذکر وفات امیرزاده سیورغتمش طاب ثراه، ۲ زبده: در روز یکشنبه غره صفر
۳ زبده: نائبه تن کاه، ۴ زبده: بماه ذی الحجه سنه [تسع] و عشرین وثمانمایه
که موافقست از روی حساب جمل بحروف رحمة الله علیه مرقمی طاری شد ودر شانزدهم محرم سنه ثلاثین و ثمانمایه که مطابقست با عدد رحمت حق سمان جای آن شاهباز عالم قدس سره ک ـ،
از روی آدونج دیگر ثبت شد، ۵ زبده: قفس تن، بجای قفس تنگ تن، ۶ قرآن مجید ۵۴ (القمر): ۵۵،

دیگر از وقایع این سال، مرتضای اعظم، المستغنی عن الالقاب فی الالقاب، امیر سید رضی الدین[1] (رضا) کیاکه بادشاه ولایت گیلان بود و باوجود شواغل سلطنت مشاغل علم و حکمت بر ضمیر منیر او نافذ و در سلطنت و پادشاهی عمر دراز یافته، و تمام اموال سال بسال در وجوه ارباب فضل و کمال مصروف داشته و در جهان فانی نام نیک باقی گذاشته و همه عمر بموجب فرمودهٔ «یا صفراءُ و یا بیضاءُ غُرّی غَیْری» عمل نموده، و مدت حیوة دست کریم بمس زر و سیم نیالوده در روز نوروز عالم کهن را وداع کرد بیت

اگر سال گردد فزون از هزار
همین است روز و همین است کار،

---

[1] زبده ـ ـ برای نسب نامهٔ وی رک به زامباور ص ۱۹۳، ۲ فقط ک ـ ـ
از روی آن نسخ دیگر و زبده ثبت شد، ۳ زبده (۴۳۰ ل): در علوم معقول و منقول خوض تمام فرموده
۴ زبده: عمری دراز، ۵ از این جا تا «بمس زر و سیم نیالوده» (س ۸) در زبده ندارد،
۶ ک: معروف، ۷ واو را فقط در ک و آ دارد، ۸ زبده + :

کرایوان او سر بکیوان کشید — همان روز مرکش بیاید چشید
جهانرا چنین است ساز و نهاد — یکدست بستد بدیگر بداد

شر فَلَوْ کَانَ لِلدُّنْیَا [فَ] لِلدُّنْیَا بَقَاءٌ لِسَاکِنٍ — لَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْهَا مُخَلَّدَا
[فَمَا] اَحَدٌ یَبْقَی مِنَ الْمَوْتِ سَالِمًا — فَاِنَّ الْمَنَایَا قَدْ اَصَابَ مُحَمَّدَا

در تاریخ واقعهٔ امیر مرحوم چند بیت فرموده بود ثبت افتاد قطعه[1]

ای دلِ خسته چه حالست که ایخم یکسر
همه در گریه و زارند درین هفت اورنگ
دامن چرخ چرا شد چو دلِ من پُر خون
چهرهٔ ماه[2] چرا گشت چنین پر آژنگ
گر[3] آمد خبر تعزیت میر کبیر*
(ورق ۳۴۸) آنکه در جنگ بچنگش چو گوزن[4] بود پلنگ* (۳۴۸ل)
شهنشاه میر جوان بخت، جهان بخش که بود
پیش جودش گهر و لعل چو بیجاده و سنگ[5]
رحمة الله علیه[6] آمده[7] تاریخ وفات
۸۲۹
باد در روضهٔ مصاحب همه با شاه[8] شنگ

---

[1] زبده: نظم، [2] فقط درک، آودیگر نسخ و زبده: مهر (بجای ماه) [3] زبده: جز از خبر تا تعزیت میر کبیر آمده است، [4] زبده: کوزن [کوزن] یوزو پلنگ، [5] بعدش در زبده شش بیت زاید دارد که درج فیل است:

دست او بود کهر باش بهنگام عطا — تیغ او بود جهانسوز بهنگا مه جنگ
نعل شبرنگ وی از غایت عزت بودی — تاج بر فرق بلند فلک آئنه رنگ
رفت ازین عالم غدار سوی باغ بهشت — خیمه بر جنت اعلا زد ازین منزل تنگ
جامهٔ جرح بکبود ست و مزعفر شده صبر — تیر لفکند قلم، زمره شکست از غم جنگ
بشت کردون شده خم در غم او نیست عجب — چهرهٔ روشن مه بین ز غمش پر ز رنگ
رفت در یازدهم [ماه] ربیع الاوّل — هشتصد و بیست (و سه) نه بود که کرد او آهنگ

[6] زبده: رحمة الله علیه اش شده، [7] ک: شاه و شنگ، ب: اک مثل متن زبده: لسخ شنگ،

عنان آجال در قبضهٔ تقدیر ذوالجلال است و زمام اعمار در دست تسخیر پروردگار بیت

در دست ما چو نیست عنان ارادتی
بگذاشتیم تا کرم او چه می کند

نه تاسف نافع است و نه تلهف مفید یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ خاتون[۵۵] و فرزندش ابراهیم سلطان لباسهای سیاه پوشیده ع نعش او را بشهد آوردند*

و[۵۶] در جوار حضرت امام علیه الصلوة والسلام در مقبرهٔ که ساخته بود مدفون شد*، و آنحضرت حکومت[۵۷] خوارزم را که سیورغال امیر شاه ملک بود بفرزند او ابراهیم سلطان عنایت فرمود*، و مولانای اعظم شهاب الدین عبدالرحمن لسان که از معتبران حضرت خاقان سعید بود*

---

[۵۴] قرآن مجید ۱۴ (سورهٔ ابراهیم): ۲۷؛ [۵۵] قرآن مجید ۵ (المائدة): ۱ (ان الله یحکم ما یرید)

[۵۵] زبده: خاتون او خواندا آقا و فرزندش ابراهیم سلطان با نوکران و متعلقان و مجموع لباسهای سیاه پوشیده با تابوت او از خوارزم روان گشته بمشهد مقدس رسانیدند - درک: فرزند (بجای فرزندش) آمش متن، [۵۶] زبده: و انجا مدفن ساختند، [۵۷] علیه الصلوة الخ: را درک بالای سطر نوشته است، آ ـ ۷ [۵۷] زبده: منصب (د) حکومت آن دیار با لشکری که [نزیر ـ ظ] تا فرمان امیر مرحوم بودند خلق (کذا ـ بجا تون؟) و ابراهیم سلطان ارزانی فرموده ایشان را اجازت [مراجعت داده از ـ ظ] تعزیت بیرون آورد و بجوانب خوارزم روانه گردانید، [۵۸] زبده ر ۴۲۹ ب ۴: مولانا شهاب الملة والدین عبدالرحمن بن مولانا عبدالله بن مولانا لسان مدظله و طاب ثراهما، ـــ لسان را درک ندارد، ب: پسان، با متن متن، ـــ برای شرح احوال وی رک به حبیب السیر ۳: ۴۸۰، ۴ که فاضل مارا ۵۸ واقع شده و الدش "مولانا عبدالله لسان" رک به یزدی ۱: ۷۱۵؛

همسران شرمنده گردد، التماس و درخواست او را قبول فرمود، و باین نوع روز بروز او را تربیت می نمود تا باعلی مدارج امارت رسید بیت

بدین امیدهای شاخ در شاخ کرمهای تو مار اکرد گستاخ

وعنایت آنحضرت در بارهٔ او بمثابه بود که قولی فرمود که هر مملکت که فتح شود هر دو که او اختیار کند سیورغال او باشد، و مدّة الحیوة سیورغال او استمرار داشت، و بسی بقاع خیر از مدارس و خوانق و مساجد و ربطه و حوضها در ممالک محروسه یادگار گذاشت و املاک خوب و مستغلات مرغوب وقف فرمود، بتخصیص در مشهد مقدّس که حالا مرقد شریف آنجاست تقبّل الله تعالی منه، و حضرت خاقان سعید را بحال او نوعی اهتمام بود که ولایت خوارزم را در بستهٔ سیورغال او فرمود، و او در آن ملک حسن معاش بجایی رسانید که سرکشان آفاق و گردن فرازان ولایات اوزبک و اطراف دشت قپچاق را ایل و منقاد گردانید، و حضرت خاقان سعید در ولایت سرخس شنید که امیر مرحوم شب دوشنبه یازدهم ربیع الاوّل بجوار رحمت حق پیوست، آنحضرت از بهت قدمت او نیک تنگدل شد و ملول و محزون گشت امّا چون

---

۱ آ و دیگر نسخ: سیورغالات، با: سیورغال، ۲ زبده: در مجموع ممالک محروسه عمارات عالی از قلاع خیر، ۳ زبده: و رابطه، ۴ زبده: دیهها، ۵ زبده: بران وقف،

۶ زبده ر ۴۲۹ ل): اهتمام تمام بود و حکومت خوارزم و آن نواحی که از ثغور اسلام مملکتی وسیع است بدو باز گذاشته و او در آن ممالک معاش بقاعده کرد و ضبط و سیاست تمام نمود، و کسانی را که بلاصق (ملاصق) او و ملاحق بودند در فرمان آورد؛ ... آ: قفحاق (بجای قپچاق) ب ب: قنجاق، ک: قبجاق، ۷ زبده: بوقتی که حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه جانب سرخس رفته خبر واقعه او رسانیدند، ۸ زبده: ازان خبر،

در باغ زاغان نزول | اجلال فرمود، (۳۴۷ب)

واز جملهٔ وقایع این سال وفات امیر مرحوم غیاث الدین شاهملک بود که ازین وحشت آباد ملال برحمت آباد آخرت انتقال نمود، امیر کبیر وصایب تدبیر بود و در زمان حضرت صاحبقران بخدمات شایسته موجه ومنصب عالی یافت وچون آنحضرت در ناصیهٔ او آثار دولت ونجاح وانوار سعادت وفلاح مشاهده فرمود میل تربیت او نمود ومبذول اعنایت دربارهٔ او با آنکه هنوز در عنفوان شباب بود چنان بود که آنحضرت روزی اورا در خلوت خاص طلب نمود وفرمود که امراء خوان فلان پادشاه را درخواست کرده اند ومن سخن ایشان نشنوده ام وباز بعرض خواهند رسانید ومن منع خواهم کرد، باید که چون من سخن ایشان نشنوم تو دلیرانه زانو زده درخواست کنی ومن ترا هی خواهم زد، برخیزی وپس روی، وباز چون سخن درمیان آید نیستی وپیش آئی وزانو زنی، وچون امیر شاه ملک چند نوبت زانو زد آنحضرت فرمود که این سخن که امراء بمن گفته اند نشنوده ام اگر حالا سخن این کودک نشنوم دل شکسته شود ودرمیان

---

۱ زبده: وقایع ونوایئی که درین سال واقع شد، ۲ زبده: مرحوم مغفور،

۳ فقط با: وصاحب دولت وصاحب تدبیر، زبده: بارای وتدبیر،

۴ زبده: خدمت بسیار کرده بود موجه عالی یافته، — ک: متوجه (بجای موجه)،

۵ از بنجا تا 'سیور غال او استمرار داشت' (ص ۵۶۸ س ۶) جمله عبارت را در زبده ندارد،

۶ ک: مبداء، ۷ فقط ب: جون، ۸ آ: نشنیده،

۹ با: بکی، ۱۰ فقط ک: زده،

ومیرزا بایسنغر فصل[1] خزان بجانب ولایت سیستان رفته بود وچند روز در اطراف مملکت نیمروز نشاط شکار فرمود[2] وبدولت وسعادت بازآمد[3] وزمستان در باغ سفید بعشرت گذرانید واوایل[4] بهار عازم ولایت طوس ومشهد مقدس[5] منوّر معلّا[6] شد[7] وچندگاه در مرغزار راوکان ونواحی آن جانور پرانید، وصحرا وهوا را از وحوش وطیور خالی گردانید، ورایت مراجعت برافراخت[8] و[9] عاشر جمادی الاخری دارالسلطنهٔ هراة را بیمن نزول همایون مشرّف ساخت، وبعد از چند روز عزیمت اردوی اعلا نموده در ییلاق بادغیس بدولت ملازمت حضرت اعلا استسعاد یافت، ومیرزا محمد جوکی که ملازم برادر رعیّت پرور میرزا الغ بیگ بسمرقند رفته بود مراجعت نمود، وآخر جمادی الاخری بدارالسلطنهٔ هراة رسید وجناب بایسنغری از ییلاق بادغیس بازگشته غرهٔ رجب بمستقرّ دولت آمد، وحضرت خاقان سعید منتصف رجب

---

[1] زبده: در سیم محرم الحرام سنه تسع وعشرین وثمانمایه که هنوز فصل خریف بود بعزیمت شکار بجانب سیستان روان شد، [2] فقط درک، ودیگر نسخ: بازآمده، [3] زبده: چون فصل بهار نزدیک رسید ونسیم هوا اعتدال پذیرفت بیت

پراز غلغل رعد شد کوهسار زمین شد پراز رنگ وبوی نگار

[4] فقط درک، [5] زبده (۴۲۸ب): هوا وزمین آن دیار بکرّه مراکب مکلّل ومحلّی گردانید بعد از چند روز که دو مرغزار راوکان (کذا) ونواحی آن بعیش وعشرت گذرانید عزیمت معاودت بدارالسلطنت فرموده آمد، [6] زبده: وبعد از دوازده روز عزیمت اردوی اعلی فرموده بییلاق رفت وحضرت شاهزاده جهانیان بایسنغر (کذا) بهادر خان خلد الله تعالی ملکه وسلطانه در غرهٔ رجب المرجّب بدارالسلطنت معاودت فرموده بعد از ان حضرت شاهی خلد الله تعالی ملکه وسلطانه رسید بباغ زاغان نزول فرمود[7] آ ونسخ دیگر): بمستقر سلطنت (بجای مستقر دولت) — آ: نزول جلال فرمود (بجای نزول اجلال فرمود)، با آ اک شش ستن،

و درین سال[1] حضرت خاقان سعید زمستان در دارالسلطنهٔ هراة قشلاق فرمود و چون لشکر سرماروی با نهزام آورد و سپاه بهار استیلا یافت بیت[2]

المنّة للّه که هوای خوش نوروز
بازآمد و از جور زمستان برهیدیم

رایات همایون دوم[3] ربیع الثانی[4] در عین اقبال و کامرانی عزم جانور پرانیدن فرمود و رکاب عالی بجانب ولایت سرخس معاودت فرمود و در راه سرما و برف بنوعی قوی شد که زبان قلم تحریر از شرح و تقریر آن عاجز است، و بنان بیان از ادای آن منجاوز، و چون موکب ظفرنشان بسرخس رسید و اطراف آن ولایت بیمن مقدم پادشاه عالمپناه مشرّف گردید چند روز در اطراف و نواحی جانور پرانیده شکار فرمود، و ازانجا بزیارت مهنهٔ مبارکه عزیمت نمود و از روحانیت سلطان طریقت صاحب السّیر والطّیر [شیخ] ابوسعید بن ابوالخیر قدّس سرّهما مدد خواسته ع

اعلام معاودت برافراخت
و به ییلاق بادغیس آمد[5]

ع

---

[1] زبده: این سال هم،
[2] در زبده ندارد و بجایش دو بیت دیگر دارد؛
[3] نفط اک: در تصحیح از روی آ و نسخ دیگر،
[4] زبده (۸۲۴ھ) بر صواب
سرخس بر عزیمت جانور پرانیدن حرکت فرمود در راه برف و سرمای عظیم شد روز چهارم بسرخس رسید چند روز دران نواحی جانور برانید و شکار کردند — آ اک: سرخس (بجای ولایت سرخس)، — ک: و چند روز (بجای چند روز) — کلمهٔ «شیخ» را نفط درک ندارد،
[5] این علامت مصراع فقط درک دارد، زبده: بعد ازان به ییلاق بادغیس رفت آمدند،

و در جانب مغرب که فتح باب سعادت ست صُفّهٔ عالی، روبطرف[1] مزار فایض الانوار، و درمیان آن راهگذار[2]، و در دو جانب دهلیز که شمال و جنوب است دو جماعت خانه در غایت لطافت[3] ترتیب داده، بیرون مزار بزرگوار در[4] طرف مغرب کرسی رفیع بسته و ایوان همعنان آسمان ارتفاع یافته بیت

فروغ طلعت خورشید و چرخ زنگاری
نمونه ایست ز ایوان قطب انصاری

چون بنگری طرف چرخ در بروج و نجوم
بعینه مگر آن بقعه ایست[5] پنداری

مجموع آن عمارات عالی بعد ازان که بسنگ و آجر در غایت لطافت پخته بکاشی و زرحل و لاجورد زینت یافته، و خطها و شکلهای معقلی[6] و کوفی [و فارسی] بسیار بتکلف[7] در اطراف و جوانب پرداخته اند، و حضرت خاقان سعید املاک و اسباب از وجوه شایسته بر آن مزار مکرّم[8] وقف فرمود، و مدّة الحیوة الّا ماشاء الله تعالی هر پنجشنبه که در اوایل ماه واقع تواند بود و زیارت و ملازمت آن روضهٔ منوّر نمود، رجاء واثقست که همچنانکه در دنیا سبب مزید دولت بود در سرای[9] آخرت در درجات مغفرت و طبقات مرحمت خواهد افزود ع

بود دلیل سعادت محبّت آن قوم

---

[1] آ: بمزار، [2] ک: راهگذر، آ مثل متن، [3] اک: تکلف،
[4] فقط ک: دو، [5] آ: است، [6] ک: معقلی، [7] از روی آ و نسخ دیگر،
[8] آ: متبرک، [9] با: ـ،

لاجرم از مواهب بخت فیروز هر روز انوار سعادت آثار بر وجنات احوال واضح‌گر دد و هر ساعت آیت عنایت بر صفحات کاینات لائح باشد، بنا بر آن حضرت خاقان سعید در محرم این سال همایون فال[ع] بنیاد عمارت مزار مورد الانوار آفتاب آسمان ولایت، قطب سپهر هدایت، مطلع انوار غیب، مشرق اسرار لاریب، واقف سرایر لاهوت، کاشف ضمایر ملک و ملکوت، مقبول بارگاه حضرت باری، قطب وقت، خواجه عبد الله انصاری قدس الله تعالی روحه وکثر بین الصدیقین فتوحه فرمود،

وطرح آن عمارت[ت] عالی رتبت ووضع آن اساس بدیع منزلت چنان واقع است که در پیشگاه که در جانب شرق باشد صفه[ث] ایوان عالی روبجانب[ج] مزار بزرگوار در غایت رفعت وکمال لطافت ساخته، ودر دو طرف آن صفه صفها[چ]، وبر بالای آن صفهای[ح] دیگر، وخانهای[خ] زیر و بالا در بلندی نزدیک بایوان، ودرمیان آن صفه عالی[د] ودر (ورق ۳۴۷) جانب شمال صفها وخانها، ودرمیان جانب شمال (۳۴۷ا) صفه بزرگ وهمچنین در جانب جنوب[ذ] خانها، ودرمیان آن صفه عالی

ت بآ بج : بدولت واقبال، — درین سال عمارت مزار بنیاد شده، ودر سال آینده (۸۳۰ھ) اتمام یافت، رک برص ۵۹۷، ث رک برای تذکره احوال این عمارت در Caravan Journeys از فریر (Ferrier ج) لندن ۱۸۵۶ ص ۱۷۷، وواسیلی ص ۲۸۴، ج فقط آ: بمزار، چ آ: صفه چها، بج: صفها، اک: صفها، با: صفها، ح آ: صفهاء، بج: صفهاء، با: صفهای، اک: صفها، خ ک: خانها، د ک —، از روی آ و نسخ دیگر،

چه امثالِ اینها را در جنبِ کمالاتِ آن ملکِ ملکی صفات[1] و قِسی چندان نباشد[2] ع

بماهتاب چه حاجت شبِ تجلّی را "

والحقّ نسبتِ تالیفِ آن کتاب بدیع انتساب بآن شاهزادهٔ عالیجناب از کمالِ انصافِ آن قدوهٔ اشراف است ع

انصاف میدهم که چو او منصفی نبود،

وقایع سنه تسع وعشرین

عمارتِ مزارِ گازرگاه

هر سعادتمندی که بنورِ عنایتِ ازلی وفروغ هدایتِ لم یزلی در مجمع الأرواح تعارف وآشنائی یافته وعنانِ ارادت بطریقِ سعادت تافته هر آینه میلِ زیارتِ اهل الله نماید، ودر رونق ورواج وعمارتِ مزارات ارباب انتباه سعی بلیغ مبذول فرماید، واز روحانیتِ اکابر استمدادِ همّت شعارِ روزگارِ خود سازد، وبیمامن آن سرِ ارتفاع بمعارجِ استعلا برافرازد بیت

کسی کاستعانت بدرویش بُرد

اگر بر فریدون زداز پیش بُرد

---

[1] یا: ملکات، [2] یا +: واز قبیل حسنات الابرار سیآت المقربین محسوب افتد. ببت بعدش +:

که نور آفتاب از مدح ذره دارد استغنا،

بروجهی که هر قصهٔ ازان[1] که اندیشه بران گمارند از مبدأ تا مقطع بترتیب معلوم شود[2]، هیچ فاضلِ بارع در هیچ تاریخ رعایت امثالِ این دقایق التزام[3] نکرده، و در تفصیل و تکمیل قصه[4] قصه* و در شتی و راستی* بمثل این ونزدیک باین اتیان[5] ننموده، وچون نسخه بنظرِ اذکیا و دانشوران که نسخها دیده باشند درآید* رواج این سخن بمبالغه محتاج نیست[6]، واین تالیفِ منیف در اثنای مجالسِ عالیه که خاطرِ خطیر بسوانح مصالح ملک و ملت[7] التفات می فرمود از املای شریف قلمی شد، چنانچه در نسبتِ وضعِ این مؤلف با آنحضرت اصلا هیچ مداهنه نیست و محرر این بیاض در [تتبع[8] شیخ این ریاض بغیر از تتبع و تهذیبِ عبارت و تصدیر بعضی[9] داستانها به تشبیبی که در اصل تاریخ مدخلی ندارد[10] [مدخلی ندارد]، واین سخنان از برای بیانِ واقع و تنبیه[11] وچگونگی حال کتاب نوشته شد، نه بقصد محمدت و ستایش

---

[1] نقط آ، [2] یا: کرد و بی آنکه قصه در دو محل مکرر شده باشد کرا از برای فایده مجدد کرد را نجا کما حقه روشن شود و در موضع سابق نیز ضروری الذکر بود، [3] نقط ک: الزام، [4] یا شل متن، [5] نقط ک: قصهٔ قضیه، یا شل متن، [6] یا: راستی آن، [7] ک: بیان، آ یا شل متن، با ب: ایتان، اک: اتیان، [8] یا: دیگر نسخه، [9] با: خواهد رسید، [10] بعدش یا +:

یا جانب تبریز رو و زشمس دین محفوظ شو یا از زبان صادقان ازصدق بنما یاوری

[11] یا +: بتخصیص عنایت ملهوفان و انجاح جوانح [جوانح] سائلان، [12] ک: شیخ، آ یا: ترشیخ، اک با: ترشیخ، [13] یا: بعضی از، [14] ک با اک آ یا: ازروی ب: نوشته شد، [15] یا: بر،

بنفس[1] مبارک* متصدّی ضبط و تبیین احوال و آثار این
دولت [پایدار] گشت و سایهٔ[2] التفات* در دارالملک
شیراز بر آن مهمّ شریف انداخت ا چنانچه (۳۴۶ب)
صُنعت فی شیراز بزبان رازان تاریخ بازمیگوید،[3] و داستان
[۸۲۸ فقط آ] داستان جلیل و دقیق تفتیش* و تحقیق فرموده نوعی ترتیب داد
و بهر قضیه در محلّ خویش ایراد افتاد که تأمّل دران از مؤیّدات
سخنی[4] است که در باب وصول این دولت* بمرتبهٔ ختم سبق
ذکر یافته، ا چه وقایع متعدّد و اوضاع مختلف که در یک زمان
هر یک در مملکتی واقع شده همه را بجای خود بتفصیل شرح دادن[5]

---

[1] یا: اگر بتوفیق آلهی خلعت منقبت سلطنت و پادشاهی را بطراز فضایل نفسانی و جلایل ملکات ملکی و خصایص انسانی از فرط شهرمست و دفور دانش و کمال آگاهی محلی و معلا داشته و منشور خلافت [خلافتین؟] صوری و معنی و ریاستین [ریاست دینی و دنیوی را] بتوقیع مآثر تیغ آبدار صاحبقران کردار و طغرای مفاخر کلک گوهربار لطائف نگار آراسته و نگاشته چه بی پیچ تکلف و تصلف نظم

تیغ رستم چه [چو] کشد تیغ بلرزد بر خویش　　کلک یاقوت زشرم قلمش سر در پیش
سخن از خامهٔ تبیینش تو انم که شود　　زان زبانزد همه کس تا بزبانش زین کرز سر تا پایش

بنفس مبارک، ۲ فقط ک: از دی آدنبخ دیگر مطلع و یا نوشته شد، ۳ یا: و فی سنة تاریخها زاد خیرها که دران سال باز قرآن علویین [علویین؟] بود در برج عقرب سایهٔ ۸۲۸
التفات — در ۱۷ دی، بعد طالع ابراهیم سلطان را مصلحة باختصار آورده است،
۴ یا: و، ۵ یا: اطریقی که کیفیت آن بعد ازین بشرح و بسط بازنموده خواهد شد داستان جلیل]
تفتیش — ک: دستان (بجای داستان ثانی) با —، ۶ یا: تصدیق سخن، ۷ یا: باب
وصول این دولت ابد پیوند، ۸ فقط ک: دادند، یا (و ل): داده،

مُعظّم معمورهٔ رُبع مسکون یاندک زمانی در تنبیضهٔ تسخیر و تصرّف آورد و شغل عظیم سلطنت و جهانداری را بمرتبهٔ رسانید که هر که بر مضمون این کتاب بدیع انتساب مشتمل بر بیان و وقوع اطلاع یابد و از اخبار و آثار پادشاهان گذشته بر خبر باشد (به - یا) یقین داند که از اعاظم سلاطین سابق کسی را مثل آن دست نداده و نه قریب آن دست دهد، لاجرم تأییدات آسمانی از سابقهٔ عنایت صمدانی مقتضی آن شد که حضرت پادشاه خورشید رای سپهر اقتدار بیت

آن زبدهٔ فذلک و محصول هشت و چار

آن بیش از آفرینش و کم زآفریدگار

مغیث الحق والدنیا والدین ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان خلّد الله سبحانه (سلطانه)

لـه یآ: حیطه، لـه یآ: بانواع عدل واحسان آراسته شغل عظیم، لـه یآ: از تضاعیف این کتاب،
لـه فقط آ: وقایع، لـه یآ: یا بدیران، لـه یآ: واسلاطین ملوک
وسلاطین، لـه بظاهر از آ این عبارت افتاده است، آنچه او دارد این است:
که این دولت ثابت ارکان [د] رضمان حفظ و تأیید مهیمن رحیم رحمان تا انقراض جهان از طریان زوال و
نقصان مصون و محروس ماند الراجی من الکریم المجیب! انّه سمیع و مجیب، لـه چنانکه برص، ۵۵ رح اندکوراست
این عبارت در آ مسلسل است به بیتی که بران صفحه دارد الخ نسبت بجوه کران الخ لـه یآ: بمحصول و
هشت وچار اک آ: وده ب س م): بمحصول هفت وچار، لـه یآ: وان)،

مفسّر سرّ کرمه واتخذ الله ابراهیم خلیلاً بی شایبهٔ صنعت و ریا سجل محمد جلالته سودای و تلک
حجتنا آتیناها ابراهیم علی قومه نرفع درجات من نشاء السلطان بن السلطان بن السلطان مغیث الحق
والدنیا ـــ ک: الدنیای (بجای الدنیا)، لـه یآ ـــ،
لـه یآ: سجادهٔ فی سراضیه ملکه و سلطانه آ: ملکه و سجاده، ب: سلطانه،

و انتظام مصالح بنی آدم بی آن ممکن نیست خلافت صورتیست که سلطنت عبارت از انست هر آینه باید که آن منقبت ارجمند درین امت سعادتمند بآمد اقصی و غایت قصوی ختم رسد،
و چون تائید آسمانی و اعنیه کشور کشائی و گیتی ستانی در خاطر خطیر سلطان جهانگیر جهانبان خاقان اعظم بدیع الشان قطب الدنیا والدین ابو المظفر امیر تیمور کورگان انار الله برهانه انداخت و در سال هفتصد و هفتاد و یک از عون الهی بر سریر خلافت پادشاهی برآمد و بطریقی که تحقیق کرده بنقیر و قطمیر شرح پذیر شد

لـه یآ، سه یآ: لاجرم چون این ملت بیضا که ختم از خصائص و مزایای اوست در جدود [حدود ؟] قران وسطی ماهی که در برج عقرب واقع شده بود ظهور یافت چنانچه منجمان اصلا [م..... بیاض .....] آمن صناعت ..... [بیاض] ... بود و اند متفق الکلمه بر اتساد اخر دوری کامل که قرانات مثلثه آبی و آتشی و خاکی بالتمام بگذشت و در اثنای قرانات مثلثه هوایی قران مستمر در برج عقرب وقوع یافت و نوبت حکم باز بقران وسطی ماهی رسید و خط دلکش کشد که در بعضی مواضعش ماه تخشب از حضیض چاه میتا بدآفتاب دولت صاحب قران آخر زمان از اوج چاه او طلوع نماید (۵ ؟) چه تائید آسمانی - برای طالع امیر تیمور گ بریزدی (۱۲۰۱ م)
سه ک: و واعیه (تصحیح قیاسی است) سه فقط ک ۷ از دوری آخر نسخ دیگر و یآ ثبت شد، شه یآ: و خاقان اعظم اعدل، له ک ۷ الدنیای، یآ: الموید من عند الله المبین الدیان قطب الحق والدنیای والدین شه در یآ: فآن موید دیندار معدلت شعار بعون عنایت پروردگار دوری بهت طلائیه بکار آورد و چون تاریخ هجری که مبدأش غره ظهور ملت ایمن از نسخ خاتمت علیه افضل الصلوة واکمل التحیات بسالی اسبکه سخنین از جمل مقطعات حروف منزله فرقانی با اول حرف از موصلات چنانکه مجموع چهار رکن رکین میشود دلالت میکند بران یعنی سال هفت صد و هفتاد و یکم،
شه یآ: آن (بجای کرده) شه یآ: نخواهد گشت،

نسبت بدولتهای دیگر نداشت بیت

چه نسبت بکوه گران کاه را نه چون کرم شب تاب دان ماه را

و از خصائص پیغمبر آخر الزمان که افضل و اکمل اولین و آخرین بوده علی ما قال الله تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین پس در امت رفیع منزلتش که منشور قدر ایشان بتوقیع معلای کنتم خیر امة اخرجت للناس موشح و محلی ست از منقبت ازحمد ختم البته بهره باشد بیت

چو در سنبل چرد آهوی تاتار نسیمش بوی مشک آرد ببازار

و بر بزرگان پوشیده نماند که کمال ختم آن تواند بود که هر چه از قبیل فضایل و کمالات باشد یکی از امت آن را بغایت کمال و نهایت تمامی رساند چنانچه مثل آن پیش ازان از دست قدرت کسی بر نیامده باشد و بعد ازان هم بآن نتواند رسید، وچون از جلایل احوال وعظام امور ذکر یا نظام عالم

بعد این در یا عبارتیست که در ص ۵۵۹ س ۶ آمده است، یعنی تائید آسمانی از سابقه عنایت الخ، و عبارت متن (واز خصائص الخ) در یا بر ورق ۴ ب س ۶ آمده است، یا (۴ س ۶) ؛ دمقر راست کراز خصائص، یا: آخر نیست مزیت ختم بود کما قال الله رب العالمین واعلم القائلین، قرآن مجید ۳۳ (سوره الاحزاب) ۴۰، قرآن مجید ۳ (سورهٔ آل عمران) ۱۰۶، ک: محلی، یا: بر باشد، یا: زیر کان، یا: امت را بهره از ختم، یا: مرایا (مزایا) محسوب افتد، ط فقط ک ــــ، از دوی آنسخ دیگر و ثابت شد، یا: ایشان یا: دیگری،

ک آ جلایل، با ب ت اک مثل متن، یا: عظایم،

رَبِّ هَبْ لِی حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِی بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ[1]، وارباب عُلُوّ همت که (ورق ۳۴۶) صحیفهٔ (۳۴۶ل)
محمدت البیشان برقم رانَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْهِمَمِ مرقوم شده همواره
در ادّخار ذکر جمیل وانتشار نام نیک جهدِ مستطیع مبذول داشته
اند و سعی بلیغ فرموده و بهر قرن وزمان و عهد و اَوان در
ابقاء رسوم ستوده و ادامت آثار محموده با نواع وسایل
و اصناف اسباب و ذرایع توسّل جسته اند و توصّل نموده،
و بی شبه معلوم است که احوال و اوضاعی که بتمادی روزگار
در هر بلاد و دیار وقوع یابد بتحقیق قصّهٔ قصّه* از آن بر سبیل
تفصیل از دست کوشش و سعی جمیل کسی که قادر نباشد
براحضار مردم آن بلاد و دیار و ارسال کتب باطراف واقطار
از برای استعلام و استخبار بر نیاید، ولهذا تواریخ دُوَل ماضیه
که بنظم و نثر عربی و فارسی در سلک ضبط و تدوین کشیده اند
بغیر از واقعهٔ چند و بعضی احوال بر سبیل اجمال از آن مستفاد
نمی شود، و چون دولت حضرت صاحبقران و فرزندان
عالیشان بکمال اختتام رسید و بمنقبت آن مزیّت انجامید

---

[1] قرآن مجید ۲۶ (سورهٔ الشعراء)، ۸۳ و ۸۴، ۵ک: اَلْیَوْمَ، ۵۵ک: ابقاء،

* از نجاتا نجوان کرم شب تاب دان ماه را ص ۵۵۵ س ۲ مطابق هست با ورق ۵ (س ۵ ابید)، ۵۵ فقط ک: قصهٔ قصیده، تصحیح از روی نسخ دیگر؛ با قصله، ۵ه با (۵ا): که حکایات آنرا جمعی از فضلا اراده اظهار فضل و ذریعه تحصیل اغراض خویش ساخته اند و نظم و نثر، ۵ک: تدوین، ۵ه با ۵ه ب: چند تفرق، ۵ه با: بمنتهی انجامید بسبب یکبر دول ـ آبب اک: حتمی و بجائی اختتام) با بمنتهی ک: انجامید و با مثل متن،

ودر بسط این سخن هم از منشآت آن ذات ملک صفات که
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ که در تعریف آن تالیف
و توصیف آن ترصیف فرموده والحق بخامهٔ گوهر نثار [آثارِ] ید بیضا نموده
سطری چند بتحریر خواهد پیوست رباعی

هر بوی که از مشک [و] قرنفل شنوی
از نکهت آن زلف چو سنبل شنوی
گر نغمهٔ بلبل ز پی گل شنوی
گل گفته بود گرچه ز بلبل شنوی

وشرح کلام در آن مقام چنان سر انجام یافته که[1]:

چون قوت دولت ومزید سعادت اقتضای ابقاء آثار
ارجمند و دوام ذکر جمیل ونام بلند میکند، زمرهٔ برگزیدهٔ آتَیْنَاهُمُ
الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ که اشرف انام اند علیهم الصلوٰة والسلام
در خلوتسرای خلّت این موهبت کرامت منزلت راهنگام دعوت
مسألت نموده اند ودر عقد فوائد مواهب دیگر انتظام نموده که

---

[1] قرآن مجید ۵۵ (سورهٔ الرحمٰن) : ۳۴، ۵۲ ک اک ؛ از روی آ، ۵۲ فقط درک ؛ [2] این عبارت تا چند صفحه آینده از دیباچهٔ ظفرنامه اخذ شده است که در نسخهٔ مطبوعه موجود نیست ؛ اقلاً قسم مسطور از روی نسخهٔ درک در کتابخانهٔ کلیهٔ پنجاب موجود است ودر مجلهٔ اورینٹل کالج میگزین (لاهور) سنهٔ ۱۹۲۶ء فصل ۴ کرده شد ؛ عبارت متن در چند مواضع دیباچه یافته میشود اما بدون ترتیب متن معلوم نیست که مصنف مطلع این عبارات را بترتیب نموده یا نسخهٔ کلیه مختلف بوده است از نسخهٔ مگر صاحب مطلع داشت، متن را نسخهٔ کلیهٔ مقابله کرده بعضی اختلافات مفیده را درج ذیل نموده شد (علامت نسخهٔ کلیه، یا) ۵۳ یا از درن ۵ (ا) خلوای قوت د، ۵۴ یا : تخلیده، ۵۵ ک : بلبل، تصحیح از روی نسخهٔ دیگر مطلع ۵۶ پیچ ایمانی ثبت و باقی عبارت را تا وَصَّلَ جبسته آمد و در فصل نموده ص ۵۵۹ س در یادآوری ۱۲ نمودن در ۱۱ بجلد ۳ ب دارد ۵۷ ک : نزمرهٔ ۵۸ تصحیح قیاسی است ؛ ۵۹ قرآن مجید سورهٔ الانعام ۱۹ ۸۹ ـ درک وانبیاهم الخ دارد که درست نیست ؛ ۶۰ فقط درک ؛

بسمرقند رسید،

و از بدائع و قائع این سال همایون فال تدوین کتاب بدیع آیین ظفرنامه است، که خامهٔ لطافت نگار، ظرافت آثار، لطف بهمان، اشرف ایران، دُرّیِ برجِ فطانت، و دُرِّ درجِ متانت مولانا شرف الدین علی الیزدی أفاض الله علیه غُفرانه ساخته و پرداخته، و بقلم مشکین رقم نسیم عنبر شمیم بمشام خاص و عام رسانیده، و رفعتِ سخن از ذروهٔ جوزا گذرانیده بیت

اوّل از بالای کرسی بر زمین آمد سخن
او سخن را باز بالا برد و بر کرسی نشاند

و آن کتاب لطافت انتساب در تمام ربیع مسکون بقوّت و دولتِ همایون قبولِ تمام یافته، و پرتوِ التفاتِ اکابرِ عالم بر آن نیّرِ جهان افروز تافته، جزاه الله تعالی خیراً قطعه

من نمیدانم که این جنسِ سخن را نام چیست
فی نبوّت میتوانم گفتنش فی ساحری
آنکه پیشِ لفظ و کلکش باشد آن سحرِ حلال*
منشیان باشند چون گوساله نزدِ سامری
ساقیانِ لهجهٔ او چون شراب اندر دهند
هوش گوید گوش را هان ساغری کن ساغری

سله باقی این فصل را در زبدهٔ ندارد،
سله آ: آن
سله آ: ان دو سحر انکه حلال،
سله آ پس،
هه اک: دهان،
لله کذا فقط در ک، باقی نسخ دیگر،

و درین سال هشتم ماه شعبان امیر موسی رکمال[1] وفات یافت، و او را در زمان حضرت صاحب قران سوابق نیکو بندگی ثابت بود، و در نوبت دولت آنحضرت خدمات شایسته بجای آورد*، و آنحضرت فرزندان و متعلقان او را تربیت و نوازش فرمود و راه رسم او را بجانب ایشان رجوع نمود،

و در اواخر این سال میرزا الغ بیگ که از یورش مغولستان فتح و ظفر همعنان معاودت نموده بود عزیمت ملازمت پدر بزرگوار و خاقان روزگار فرمود، و پانزدهم ذی الحجه بشرف دستبوس و کنار و آغوش استسعاد یافت و بدیدار یکدیگر شادمان و خرم شدند قطعه[2]

زهی مبارک ساعت زهی خجسته زمان
که کرد سلطان با خسرو زمان دیدار
زمانه را شده با عیش و خرمی الفت
بهار را شده با باغ و بوستان دیدار

و بر سلامتی ذات عدیم المثال شاهزاده بی همال که از ان یورش باز آمده بود شکرها گفته صدقات بمستحقان رسانیدند و چند روز طویها داده شاهزاده متوجه ماوراء النهر گشت* و شاهزاده محمد جوکی را همراه ساخته* بیست و هفتم ذی الحجه از دار السلطنهٔ هراة عزیمت نمود و بیک هفته

---

[1] ک: ـ وکمال ۲، موسی رکال، رتب: موسی کا، باشل متن، اک: موسی وکمال، زبده: بکمال، برای وی رک پریزدی: ۳۵، ۲، ۷؛ ۳۸، ۳، ۱۰، ۲ و ۴۰ بقول پریزدی عبدالله حدود ۲۰ سال موسی هنگ سال ۸۱۶ است نسخه زبده.

[2] این قطعه را در زبده ندارد و نگاه زبده ۱۷۰ ب بجای آن شعری که حضرت امیر تیمور بلفظ ملکه رفته بود ندمحل خوف و وهم (و) خطر بود برسلامتی عدیم المثال نبود رو اصدقات بمستحقان رسانیدند و طویها خوردند بعد ازان متوجه ماوراء النهر گشته نسخه زبده.

تتمّهٔ احوال هشتصد و بیست و هشت

در افتتاح این سال میرزا بایسنغر بسعادت و اقبال بعزم قوشلامشی و شکارعزیمت ولایت سیستان فرمود و چند روز بمساعدت بخت فیروز در مملکت نیمروز بنشاط شکار انبساط نمود، و بعزم معاودت عنان سعادت معطوف ساخته هفتدهم محرّم در هراة فرود آمد و زمستان در ملازمت حضرت خاقان سعید در دارالسلطنهٔ هراة متلاق فرمود، و اوّل بهار حضرت خاقان کامگار عاشر ربیع الآخر بر سم جانور پرانیدن متوجّه ولایت سرخس شده میرزا بایسنغر عازم جانب طوس و مشهد مقدّس معلّا گشت، و خاقان فریدون نشان و پادشاه گردون بارگاه چندگاه در آن دو ولایت جانور پرانیده ویوز و سگ دوانید و بعیش و خرّمی گذرانیده شکارها کردند و صیدها گرفتند و بدولت و سعادت بمستقرّ سلطنت باز آمدند (۳۴۵ب)

و آنحضرت اواخر جمادی الاخری امیر یوسف خواجه بن امیر شیخ علی بهادر را با لشکری بجانب ملک ری فرستاد،

ه‌ه زبده: احوال سال، ه‌ه و در زبده گفته است که میرزا در اواخر ذی الحجّه سال مقدّم بعزیمت شکار بجانب سیستان رفته بود" "در مفتتح این سال" بدارالسلطنت معاودت فرمود، ه‌ه زبده: در بیست و هشتم محرم الحرام سنه ثمان و عشرین و ثمانمایه نزول فرمود و بقایای زمستان در دارالسلطنت گذرانید، هفتدهم، را فقط درک دارد و در باقی نسخ: هفتم ـ کلمهٔ هراة را دارد آب ندارد، اک با مثل متن، ه‌ه بظاهر سطور باقی راجع بشکار حضرت خاقان از زبده افتاده است،

ه‌ه با آب اک ـ آ: معلا، ه‌ه زبده ـ

و نوکب همایون از ییلاق یلدوز بموضع قرشی آمد*، و در آن موضع سنگ قاش را یافتند؛ که پادشاهان قدیم از طرف ختای آورده بودند و حضرت صاحب قرانی خواست که آن سنگ را بماوراء النهر نقل کند و امیر جهانشاه را با چند هزار مرد آنجا گذاشت و او از نقل کردن آن عاجز شد، و حضرت صاحبقرانی اظهار تأسف میفرمود که چرا آن سنگ را نیاوردند، میرزا الغ بیگ دو هزار مرد جلد باز داشت تا بگردون آن سنگ را بدار السلطنهٔ سمرقند رسانیدند، و آنجناب بجانب سمرقند باز گشته نوکران جهت تبلیغ بشارت بدرگاه سلاطین پناه فرستاد، و اوایل شعبان این خبر سعادت اثر بهراة رسید و دغدغهٔ که از جهت آن سفر بعید در خاطرها بود مرتفع گردید،

---

* ترجمه (۴۲۶ ا) + : و بموضع قرشی لشکر را که باطراف متفرق گشته بودند جمع آمدند (بعد ازین بیش از نصف صفحه دارد مضمونش این که شاهزاده بر تسییر چنین فوج بزرگ "سپهٔ لشکر گران" و وظایف خضوع و خشوع افزود). لا جرم همین این شمایل کریمه "سمات آثار لطف و انوار عواطف ایزد سبحانه" بر احوال ملک و ملت پیدا تر است"، ** زبدة: فارس در تصحیف هست، و امیری در سفرنامه آسیای وسطی Travels in Central Asia (لندن ۱۹۱۴) ص ۲۰۶ ذکر از سنگ سبزی می آرد کوک تاش نام که دری آن مادر ارک سمرقند دیده بود در جائی که موسوم بود بتالاد تیمور؛ این سنگیست که طولش ۱۱ قدم (قدست) و عرضش ۴ قدم و ارتفاعش ۱½ قدم می گفتند که این سنگ را از بروسه بسمرقند نقل کردند و تیمور بروی تخت خود رای نهاد، شاید که این کوک تاش همان سنگ قاش است ، *** زبدة: دران وقت که لشکر مغولستان برده بودند اشجار رسیده و خواست، **** زبدة (۴۱۶ ب) + : چون دور تر رفته بود، ***** زبدة: باب نقل آن سنگ اهتمام بسیار فرمود و کرد و تهاتر تیب کرد و دو هزار مرد، ****** در حاشیه آ: و میرزا الغ سنگ همه عمر بآوردن آن سنگ مفاخرت نمود منه رحمه الله، با بت اک این عبارت حاشیه را نداند، و رک این حاشیه هست اما در عکس نیامده است بجز اجزای بعض حروف، (زبدة ۴۲ ا)

درشتاب از پوست بیرون میجهد مانند مار
در رهزنیت هرکرا سهم تو باشد در قفا

وعَلَم شاهزادهٔ جهان[۱] الغ بیگ کورگان بحول یزدانی وتائید ربّانی ارتفاع یافت وآفتاب [فتح][۲] نصرت از مطلع عنایت تافت ولشکر منصور آن روز تا شب غیر زدن وگرفتن وکشتن کاری نداشتند،

وشب هنگام سپاه فلک احتشام در موضع[۳] بای بات ونقوتو[۴] [تقوقو] جمع آمدند، وفرمان همایون نفاذ یافت که امیر داود و ایلچی بوقا با ده هزار سوار در عقب گریختگان روند، وآنجناب رکاب فلک سای بجانب ییلاق یلدوز که بهترین ییلاقهای آن نواحی است ودر آن موسم از انواع ریاحین ع

روضهٔ بود از بهشت برین

برسم ایلغار حرکت داد وغنایم بسیار بدست اقتدار لشکر نصرت شعار افتاد، وجناب خسرو فیروزجنگ تیسیر این فتح از نتایج لطف یزدانی وسعادت آسمانی شناخت ورایات ظفر آیات بعزم معاودت برافراخت،

---

[۱] زبده د ۴۲۵ (۹): ماه عالم [عَلَم] اقبال شاه وشهریار جهان ——— این عبارات را صاحب زبده بسیار طول داده است،

[۲] فقط ک ———

[۳] زبده د ۴۲۵ (۹): شبانگاه مراجعت نموده در میان،

[۴] آ بب: پای بات، با: بای مات، اک مثل متن، زبده: بای آب، ۵ آ: تقوتو، اک: نقوتو، بب مثل متن، زبده: تقوقو (وغالبا همین صوالبست)،

[۵] زبده: وفرمان فرمود که تا آب ایلمر بریلے [پی] ایشان بروند، ۸ ۴۸۴ برای وجه تسمیه یلدوز، بقول یزدی این مقام ده ماهه راه کاروان است از سمرقند،

برجوانغار لشکر ظفرشعار جمله جمله کردند[1]، امیرارسلان خواجه چون کوه ثابت ایستاده جای خود محافظت نمود و یاغی هرچند سعی کرد او را نتوانست جنبانید، و میرزا الغ بیگ چون آن صورت مشاهده نمود فرمود که توامانات هراول و کوماک از پیش صف قول گذشته بجوانغار پیوستند، چون (ورق ۳۴۵) صفوف لشکر منصور صفّاً کانّهم بُنیانٌ مرصوصٌ (۳۴۵ب) استحکام یافت جناب میرزا الغ بیگ فرمود که سورن انداختند، غریو کوركه و آواز کرنای برآمد و از غریدن کوس حربی و نالیدن دمامه زلزله در کوه افتاد و سپاه ظفرپناه بیکبار حمله کردند، شیر محمد اغلان بیت

بفرمود تا تیر باران کنند
هوا چون تگرگ بهاران کنند

یک فصل تیراندازی بهادرانه کردند امّا دولت ابد پیوند دشمنان را مجال نداد و چون تاب مقاومت نداشتند هزیمت غنیمت انگاشتند بیت

---

[1] زبده: وتیر از کمان چون ژاله و باران روان گردانید،

[2] زبده: پیوندند و برانغار زدیس صف قول گذشته، و دوجوانغار باشد و درین صورت جنان واقع شد که جوانغار هراول آن بعضی هر انغار [برانغار] قول بودند و بعضی بجوانغار قول رفتند،

[3] قرآن مجید ۶۱ (سورة الصف) : ۴، [4] کذا

[5] درک فقط، دیگر نسخ وزبده : و مامه (بجای کرنای)،

[6] کذا درک و اک، ب: اکرنای، آ: اکره نای،

[7] دیگر نسخ و مطلع + : دولوله درکرده، اک و زبده —،

[8] مضمون این جمله درزبده خیلی مطول است، و بعدش گفته: لشکر یاغی بهر جهادری و تجلدی که داشتند پیش آن حملها ساب [ثبات] نمودند،

[9] کذا فقط درک، باقی نسخ وزبده : دست (بجای فصل)، [10] زبده (۴۴۴ ب): مجال آن نداد که تیر دیگر در کمان پیوندد،

[11] درزبده: قریباً یک صفحه از احوال میدان جنگ وصورت فرار هزیمتیان دارد،

و قول لشکر مستقر نفس مبارک آمد*، و قراول[1] قول امیر اسکندر سهندو بوقا و ابراهیم[2] ایکو تمور[3] و امیر یسیع[4] قوچین* و خواجه یوسف و مراد قوچین بودند، و چند قشون مکمل[5] جهت کومک[6] معین شد که اگر دشمن روی بجائی آورد و مدد باید آن چند قشون مانند قضای آسمان و بلای ناگهان بسر مخالفان رسند، و از اطراف در برانغار[7] پاینده[8] بوقا و در جوانغار ملک صدر و در قول شیر محمد اغلان لشکر برآراستند،

دو لشکر چون بحر اخضر در جوش و خروش آمده متوجه یکدیگر شدند، از ابر کین برق نیزه و صاعقهٔ تیر میجست و در فضای میدان تیغ و سنان می رُست، کار از تیر و کمان بتیغ و سنان و دست و گریبان رسید، حملهٔ گیر و گیر و نعرهٔ هیاهوی برآمد، شیر[9] محمد اغلان دانست که بضرب راست[10] کاری نمی شود، با امرای خود مقرر کرد که دست راست و دست چپ[11] یکی شده [ه] بیکبار[12] بر یکطرف حمله کرده تیر باران کنند*، اگر صورتی روی داد فهو المراد و الا گریختن را عذری باشد، برین[13] قرار جمع آمده* لشکری زیادت از کواکب بروج[14] و فزون از افواج یأجوج

---

[1] ب: هراول، آ: سراول، اک: هراوا: زبده: قراول، [2] زبده: ابریهیم بن امیر، [3] اک: ایکو تمور، آ ے زبده: امکو تیمور، [4] فقط آ ے باقی نسخ: قوچین، زبده مثل متن [5] زبده: مردکمل، [6] فقط آ در هر موضع): کومک، [7] زبده: میمنه، [8] با ب آ اک: پاینده، زبده: اینده لوقا، [9] فقط ک ـــ، [10] زبده (۴۲۳ ا) +: دجنگ رویارویی، [11] زبده +: و قول، [12] زبده (۴۲۳ ب): باتفاق تیر بزکرده بریکدیگر طرف زنند، [13] زبده: جون برین جمله یک جهت کالاول والتمل جمع کشته، [14] فقط ک: و بروج، زبده مثل متن،

[به؟] عربان[1] برکش (؟) ورکوک پنیه[2] سراپردهٔ همایون بازکشیدند، امیر خدای دادازامرای کبار آن دیار احرام درگاه شاهزادهٔ ظفرشعار بسته شرف دستبوس یافت و بمزید اعزاز و اکرام و تشریف و انعام مخصوص گشته، شاهزاده جوان بخت رعایت کبر سن او نموده و ازرای پیر استکشاف احوال اطراف فرمود[3] و بطرف شیر محمد اغلان روان شد، و در تفوق سیاهی سپاه یاغی دیدند،

جناب میرزا الغ بیگ پانزدهم جمادی الاخری تعبیهٔ لشکر فرمود[4]، و در جوانغار[5] امیرارسلان خواجه ترخان و برادرش[6] امیر محمود و در قبل امیرابوک بزرگ مقرر شدند[7]، و در برانغار[8] امیر لقمان[9] و امیر ایملک معین گشتند،

---

[1] آ: بعریان سرکش درکوک پنه، ب ج: بعرمان سرکش درکوک پنیه، با: بعرمان سرکش درکوک پنه، اک: بعریان توکش ورکوک پنیه زبده، و عربان زکس درکوک پیشه، [2] زبده: اوجنان تقریر کردکه شیر محمد اغلان وامرادران قول کرده (کذا) اندوجنان معلوم شدکه برجنک اتفاق نموده اندولشکر باجمع کرده حضرت شهزاده این حالات [دیافت؟] فرموده متوجه شدند چون پیش رسیدند... [بیاض] رسید وخبر آوردکه ایشان درکشمس سه کروه اجمع کشته اندرایات همایون بدان طرف روان شدند... [بیاض] سیاهی لشکر ایشان دیدند روز پنجشنبه چهاردهم جمادی الاخر روز جمعه پانزدهم تعبیه لشکرهای میمنه و میسره و قلب و جناح از طرفین ترتیب دادند — با: جمادی الاخر بجای جمادی الاخری، —، آ: جمادی الاولی، ب ج اک: جمادی الاخری، [3] زبده (۴۲۲ ب): و در دست چپ مقابل میمنه ایشان —، در زبده اول ترتیب جوانغار و برانغار دقول و دشمن را درج نموده است و بعد ازان ترتیب افواج میرزا الغبیگ را، [4] زبده: و در مقابل برادرش امیر محمد و ابوک بزرگ و سایر امراجون اقفادن امراء جوانغار ترتیب بیست هزار — اک تعیین سیاهی قبل، با: آ ب ج قبل، — با: ابوک (بجای ابوک)، اک: ب مثل متن، [5] زبده: دست راست، [6] زبده: لقمان و ایابکر و هری ملک بارتا؟ و دیگر امرا که برانغار بیست هزار سوار و دیگر حضرت سلطنت شعاری تنفیض خیل باهم متعدد در قول،

بیکبار فرار نمودند و سپاه در عقب رفته ابراهیم و دو پسر او را بقتل آوردند، و این واقعه چهاردهم ربیع الآخر در مقام آق سو بوقوع پیوست، و سپاه ظفر شعار غنیمت و اسیر بسیار گرفتند و میرزا الغ بیگ بمنزل آق سو رسید و امرای ایلغار تربیت و عنایت یافتند،

و در آن مقام مشورت نموده رای بران قرار گرفت که لشکرها بصورت مجموعی متوجه الوسهای قرامان شدند و از آب چوگذشته و بکوتل ارکیتو برآمده بسرخاب رسیدند و از راه هلقون با پیش (کذا) رفتند و بگلیتو کوتل برآمده و میل کرده باره باری فرود آمدند و از آب جارون عبور نموده

---

۱ در زبده کلام را طول داده می گوید که بهادران کارزار خون دران صحراران گردانیدند و در عقب گریختگان رفته، «بشمشیر آبدار آتش در جان آن خاکساران» افتادند «ابراهیم با دو پسر بقتل آمدند» وَلَا یَحِیقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهِ

۲ زبده (۴۲۱ ب) .. واین واقع بوقوع پیوست (کذا ناقصا)

۳ زبده:

عساکر منصوره قریب پنج شش فرسنگ از عقب هزیمتیان رفتند و مقدار دو هزار مرد از ایشان بقتل آوردند و زنان و فرزندان ایشان با سیر گرفتند و رایات نصرت شعار مخدوم و مخدوم زاده عالمیان با عساکر همایون کوچ بر کوچ در عقب ایشان می رفت تا باق سو رسیدند امرای ایلغار مظفر و کامکار باردوی مبارک ملحق گشتند و با جمعیم متوجه الوسهای ایشان شدند و لشکر با بوره (؟) کشیده از آب جوگذشته و کوتل ارکتو برآمد [۵] بسرخاب رسیدند، —

۴ آ: ارکیتو (بجای ارکیتو) ← برای قرامان رک به سفرنامهٔ آسیای وسطی از ووامبیری (لندن ۱۹۶۳م) ص ۴۰، ۵ آ: از راه هلقون با پیش رفتند، اک: از راه هلقون به آمیش رفتند، بب مثل متن، زبده (۴۲۲ ا): از ان جا براه بیلقون در آمدند و با پیش رفتند، — صورت های اعلام اکثر مواضع که درین سطور آمده و می آید از اشتباه خالی نیست ۵ آ: بکیتو پل، زبده: بکتو کوتک، ۶ زبده برآمدند، — بب: باره باری بجای باره باری، آ: بار های، اک مثل متن، ۷ زبده: فرمودند،

و[1] از این طرف امرای نامدار جوانغار و برانغار و قول بمردان جنگی محکم داشته در برابر خصم آمدند[2] بیت (۳۴۴ب)

دو لشکر بهم بر زدند از کمین
تو گفتی زدند آسمان بر زمین
ز بارید تیر همچون تگرگ
ز هر گوشه برخواست طوفان مرگ[3]

و[4] از جانبین بسان صرصر حملهای تند بر دند و از طرفین بر یکدیگر حمله آوردند، سر سروران گوی میدان و رچم سنان گشت و پیکر شمشیر زنگاری از شنگرف خون گونهٔ لعل بدخشانی و یاقوت رمانی یافت[5]، درین حال جمعی از دلاوران لشکر منصور عنان[6] سبک[7] و رکاب گران ساخته نیزهای مارکردار بر گوش تگاوران[8] بادرفتار نهادند و نعره و خروش الله اکبر باوج دو پیکر آورده بر مخالفان زدند و جمعیت ایشان پریشان ساخته، و[9] مخالفان روگردان شده

---

[1] زبدة: امرائی مذکور امیر لقمان و امیر ایوک و شاه ولی و اویس تعبیه لشکر خوش کرده میمنه و میسره و قلب بمردان جنگی بلیت کروهیه بلنگ افگنی پیل زور

محکم بداشتند و جمعی که در مهالک و اخطار جان و مال را بذره وزن نهند و تیغ آبدار و سپکان آتش بار خاک دشمن سیاه بروی نهند

[2] باعتقاد صایب و اجتهاد وافی روی بخصم آوردند، [3] زبدة: جمعی دیگر انطرفی عنانهای ارشکل اژدهای کام زن داوندی[؟] و از غبار مواکب، روز روشن بسان شب تاریک گشته (همین طور سه سطر دیگر دارد)، [4] فقط درک، [5] بعد ش سه ابیات دارد در زبدة (۳۴۱ ب)،

[6] زبدة: بهم عنان گشته عنان سبک، [7] زبدة: اسپان،

[8] یعنی جزرا، [9] زبدة: و در تکاپوئی (کذا) این حملات و انثنائی

این ضربات ابر جیم داری دیگر نهاندند،

روان شدند براهی که اندیشه بی رفیق توفیق از عرصهٔ آن نتواند گذشت و وهم بی قرین تقدیر بساحت آن نمی یارد درنوشت* بیت

نه هیچ ساکن وجنبان در و مگر ایخم
نه هیچ دّاریر وسایر در و مگر صرصر

و بعد از دَه شبانروز بر سمنوی بخت آگاه ناگاه بایلی رسیدند که سردار ابراهیم دّاریزن* و او لجاتیو بودند، چون لشکر فیروزی اثر بیخبر بسر ایشان در آمدند سواران یاغی بیرون رفتند و ایل و الوس غارت یافته لشکر منصور غنیمت موفور گرفتند،

و بعد از دو روز ابراهیم دّاریزن* و جهانشاه دّ قمرالدین خنجر کین از نیام عداوت کشیده تیغ آبدار آتش بار بحرب فرو ریختند* و چون شیر بچه بباد داده و مار دُم بریده دَه هزار سوار شمشیر گذار روی بحرب آوردند

---

۱ با : درنی آرد نوشت ، ب : نمی یارد نوشت ، (درزبده : از سیاحت [ساحت] آن بیرون نیامدی) ،

۲ درزبده مصراع اوّل را دوم و دوم را اوّل ساخته است،

۳ زبده : طایر ،

۴ زبده : که متصل قطع فیافی نموده بودند و بحدود مغولستان درآمده بایلی رسیدند ،

۵ ب : وَاریزن ، با ، واریزن ، اک مثل متن ، زبده : واواریے (!) ،

۶ ک ، بایلی ، تصحیح از روی با ب ، زبده : الیشان ،

۷ ب : وَاریزن ، زبده (۴۲۰ ب) : واوبرین (!) واولجاتیو ،

۸ آ زبده ــ ،

۹ زبده + : که لاف مبارزت وتصلف جلادت الیشان بسمع قریب وبعید رسیده ،

۱۰ کذا فقط در ک ، آ و نسخ دیگر : آتش حرب افروختند ،

و لشکر سرما از طلیعهٔ سپاه بهار روی بانهزام آورد، و نسیم جان پرور هوا لطف اعتدال پذیرفت، و روزگار از قدوم فصل بهار طبیعت حیاتی گرفت.

جناب میرزا الغ بیگ عز ایم پادشاهانه که قرین قضا و قدر است و دواعی خسروانه که هم نشین فتح و ظفر خواهد بود در حرکت آورد، و بیست و هفتم ربیع الاول موافق هشتم حوت لشکرها مرتب داشته و رایت نصرت بر افراشته بجانب مغولستان روان شد،

و در اثنای راه آگاهی یافت که بعضی از لشکر یاغی در حدود اشپره قشلاق کرده اند، رای جهان آرای که در اوایل حال نظر بر اواخر اعمال انداز د و در بدایت فکرت حساب خاتمت پردازد چنان اقتضا فرمود که جمعی از لشکر منصور بر سبیل ایلغار سرعت نمایند، و امیر لقمان و امیر ابوبک بزرگ و امیر شاه ولی و امیر اویس توجه ایشان باسپاهی بیست

ره ورای شان رزم و کین ساختن هوا ریزش خون، و خو ناختن

بب +: چو مرغ عیبی اگر صورتی زکل سازی زاعتدال مو احکم جاور کیرد

زبده: دست قدرت زمین را از کست کاغوری لباس زنگاری بدان [بدل؟] داد و عارض خوب چمن بخط سبز بیاراست، ۲ زبده +: سنه ثمان و عشرین و ثمانمایه، ۳ زبده: از تجبران و متغلبان حدود و جنان معلوم شد ۴ بب: اشپره، باشل متن، زبده: اشپره، ۵ زبده (۱۴۲۰): آراسته و پیراسته همه مردان گزیده و دلیران کار دیده که قدافی هزار مرد کمل در تقدیر سبیل ایلغار، ۶ ک: تونس، بب با اک زبده مثل متن، ۷ با ب: زبده مثل متن، ۸ زبده بتنویر

همه جرخ نادر دو اخترسنان همه حمله را بار میان (؟) هم عنان

ره و رسم شان رزم و کین ساختن هوا ریزش خون بر (کذا) خون باختن

در [زده؟] جابر شان روز شب جای زین زمین پشت اسپ آسمان کرد کین

با: کر (یعنی گرد بجای دخو)، بب اک مثل متن،

لشکرهای اطراف ممالک ماوراء النهر و ترکستان بلجار مقرّر در موضع معیّن جمع آیند، و امیر هری ملک و امیر شیخ ابوسعید با سایر امراء و تومانات در حدود و اندگان ترکستان گذرانیدند و همچنین امرای جوانغار امیر سلطان اویس برلاس و امیر خواجه یوسف و امیر توکل با لشکرهای بموضع قراسمان بسر بردند، و در خلال این احوال هلال فرّخ فال محرّم هشت صد و بیست و هشت بر بهمانیان واضح و لائح گشت،

وقایع سنه ثمان و عشرین و ثمانمائه

ذکر نهضت میرزا الغ بیگ بجانب مغولستان

در زمانی که خسرو سیّارگان از کاخ کیوان بایوان برجیس آمد بیت

از چاه دی رسته بفن آن یوسف زرّین بدن
واز ابر مصری پیرهن اشک زلیخا ریخته
خیل سحاب از هر طرف رنگین کمان کرده کمف
باران چو تیر بر هدف دست تو انا ریخته

---

۱ فقط آ، ۲ در زبده + : بوسمی که کوه بشته مجر سفید برتارک سیاه انگشت ده و دشت و صحرا از کسوت زنگاریی لباس سیمابیی بدل کرفت،
۳ زبده (۴۱۹ ب) : خورشید عالم آرایی [عالم آرای]، ۴ زبده ـ ک با : رسن (بجای بدن)، آ : بدن،

وچون شیر محمد اغلان بولایت خود رسید امراء اتفاق نموده اورا بپادشاهی برداشتند وچون بر سریر سلطنت تمکن یافت* نخوت پادشاهی وفرط تکبر* مزاج اورا از قانون رعایت حقوق میرزا الغ بیگ انحراف داد وعلم بی نیازی بر بام گردون زد (ورق ۳۴۴) واز مکاتیب او عدول (۳۴۴ل) ازجادهٔ انقیاد معلوم شد،

وسبب مجدد در مادهٔ مخالفت درین سال سنه سبع آن بود که پسر علی مکریت* ازماوراء النهر گریخته پناه باو برد ومیرزا الغ بیگ اورا طلبیده، شیر محمد اغلان اورا نفرستاد، این معانی موجب آن شد که میرزا الغ بیگ بجانب ولایت خجند عزیمت نمود*، وپانزدهم ذی الحجه سنه سبع وثمانمائه شاهرخیه قشلاق فرمود وفرمان همایون نافذ شد که

---

* زبده: چون بر سریر او یک بسلطانی نشست، * T باک: فرط کبریا، ب: فرط کبریائی، — زبده (۴۱۸ ب): فرکبریا، * ک: کمریت، ها: تکریب، اک: بکریت، ب: مثل متن، زبده: بکریب، — برای قوم مکریت رک بریزدی ۲: ۵۲۷ س ۶، * در زبده افزوده است که "بعضی از علائق وعوائق مانع وموازع رکضت ونهضت همایون می شد" چون بعون عنایت یزدانی خاطر خطیر از کلیات این قضایا فراغی یافت "عزیمت همایون بر دیگر مغولستان تصمیم یافت"، * زبده (۴۱۹ ل): بعزیمت قشلاق بجانب آب خجند حرکت فرمود وتواجیان را فرمان شد که امرای تومنات وهزاره جات را خبر رسانند که هریک از مواضع خود حرکت نموده بر راهی که معین فرموده اند روانه گردند چنانکه بوقت بمعاد به محل معین لایستأخرون ساعة ولایستقدمون رسیده باشند، وحضرت شاه زاده با تومنات خاصه محدود [بحدود] اندگان وامراخوانقار [امراء جوانغار] سلطان ابوبکر برلاس — فقط ک: وامرای برانغار وامرای جوانغار (بجای امرای جوانغار)؛ تصحیح از روی نسخ باقی،

بجای آوردند، [1] و خلعتِ صدقِ او امیر محراب ترخان که در بزم
و بخشش ابرِ دُرفشان بود و در رزم و کوشش شمشیر رخشان می نمود حضرت
خاقان سعید عنایت فرمود و راه و رسم و امارتِ دیوان اعلی که منصب پدر
او بود بجانب امیر محراب تفویض نمود ع

خوش [2] بود جای پدر زان پسر

ذکرِ [3] احوال ماوراء النهر و سببِ عربیت میرزا الغ بیگ کورگان بجانب ولایت مغولستان *

سابقاً [4] در سنه ثلاث و عشرین مذکور شد که شیر [5] محمد اغلان بسمرقند آمد
و میرزا الغ بیگ او را تربیت فرمود و او بی اجازت فرار نمود، و میرزا
الغ بیگ او را گرفته باز آورد [6] و باز عنایت نموده و اسبابِ سفر او ساخته
بجانب مغولستان روان ساخت، [7] و شرحِ این سخن در موضع مسطور خواهد بود *،

---

[1] در اک از بنجا تا آخر فصل جمله عبارت را حذف کرده، [2] آ با ب: چون (یا چون)،
[3] زبده (۴۱۷ ب): ذکر عربیت یورش مخدوم زاده بهان الغبیک بمغولستان، —
ب: ولایات (بجای ولایت)، با اک —، [4] ص ۴۲۸ بعد،
[5] در زبده (۴۱۸ ا) می گوید که "شیر احمد اغلان" در منتصف رجب ۸۲۳ به سمرقند آمد، بندگی حضرت
او را تربیت فرمود" در بیرکه شاهان و شاه زادگان می نشستند وظیفه ملازمت بجای آوردند، بعد ازان دو سه
ماه بے موجبی ناگاه فرار نمودند" و حضرت امیر زاده چون واقف شد فی الحال "در عقب ایشان روانه گشت
و بعد از دو روز در کهکینه [کجکینه] با ییلاق ایشان را دریافت و گرفته "بسمرقند باز آورد،
[6] زبده: چنانچه پیشتر این قضیه شرح داده آمده است،

بباغ زاغان نزول فرمود،

وجناب میرزا بایسنغر که بجانب ولایت طوس و مشهد مقدس معلّا رفته بود چند گاه در مرغزار مرادکان صید و شکار فرمود، وچون خاطر همایون از نشاط شکار فراغت یافت عنان دولت و سعادت بصوب سریر سلطنت تافت، و ششم جمادی الاخری بباغ سفید فرود آمد،

و امیر یونس که از امرای عظام میرزا بایسنغر بمزید اعتبار و اختیار اشتهار داشت پانزدهم ربیع الاوّل در سنّ شباب وفات یافت،

وهم درین سال پنجم ماه رجب امیر اعظم حسن صوفی ترخان برادر مهد علیا گوهر شاد آغا عالم فانی را وداع کرده بدار البقا رحلت نمود و در گنبد مدرسهٔ آن بلقیس عهد مدفون شد، مظهر کرم و مروّت ومعدن سخا و فتوّت بود، رجاء واثق که حق تعالی عوض نعیم دنیا اضعاف و آلاف نعیم اُخری که وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ارزانی فرماید، تروّح روح او را اختمات کلام ملک علّام و اطعام طعام

ز زبده (۱۴۱ ل): در نواحی طوس تا بمرغزار مرادکان (کذا) رفته دران صحاری شکاری فراوان انداخته —
"مقدس معلا" را فقط ک دارد، ز یعنی هرات، ز زبده: در پنجشنبه ششم، ز در زبده
عنوان این فصل: ذکر وقایع سنه المذکور، ک نوشس، زبده مثل متن، ز صاحب
زبده در حق او گفته: جوانی مستعد در فنون اداب و هنوز در سن شباب، ز از زبده
(۱۴۱ ب) معلوم می شود که پنجم رجب روز شنبه بود، ز زبده —،
ز زبده: بدفن ساختند (ظاهر است که عبارتی از اصل افتاده است)، ز قرآن مجید ۹۳ (والضحی) ۴
ز مضمون سطور باقی این فصل را در زبده ندارد،

وقایع سنه سبع وعشرین وثمانمائه

معاودت حضرت از ییلاق بادغیس و آمدن بالیسنغر

از جانب مشهد و دیگر قضایا

چون سلطان بدیع آیین ربیع سپاه سبزه وریاحین باطراف صحرا وبساتین کشید و بیداد گران خیل شتاپای عزم درر کاب رحیل آورند موکب اعلا غرهٔ ربیع الآخر بر سم جانور پرانیدن متوجّه جانب سرخس شد، وچند روز در آن ولایت نشاط شکار فرمود و عنان عزیمت بصوب ولایت بادغیس عود نمود، و در آن ییلاق سلطان آفاق چند گاه بارگاه اقامت برافراشت وخاطر خطیر بر ضبط وتدبیر مصالح ممالک مصروف داشت، بیت

چو پرکار چرخ از بر کوه ودشت
برین دایره چند کرّت بگشت

حضرت خاقان سعید عزم معاودت نمود و غرّهٔ جمادی الاخری

---

۱ درر زبده افزوده است : رایات همایون شاه وشاه زاده جهان وجهانیان . . . . . .

معزّ الحق والدّین بایسنغر بهادر خلد الله تعالی ملکه وسلطانه بعد از انکه چند روز در ان نواحی جانور پرانیدند وشکار باکردند بجانب بادغیش معاودت فرمود ذکر شاهزاده بسیاق وسباق مرابوطنیست،

۲ لفظ هر سه کلمه حذف شده است بعد 'سلطانه'، ۳ نقطک : بدین،

امیرزاده[1] محمد سلطان در وجود آمد، و دوازدهم[2] رمضان جهان بهین قدم فرخنده اش آرایش یافت وطوی بغلمت ترتیب نموده عالمیان بعاطفت[3] پادشاهانه محظوظ شدند، (۳۴۳ ب)

و حضرت خاقان سعید بآداب صیام قیام نمود، و پنجم شوال بدولت و اقبال بصوب ولایت قوشنج و کوسویه بعزم شکار نهضت فرمود، و یازدهم بدارالسلطنهٔ هراة بازآمده[4] زمستان در مستقر دولت و سریر سلطنت قشلاق کرد، و جناب میرزا بایسنغر بطریق قوش لامشی بجانب ولایت فراه رفت، و چندگاه در ولایت فراه بنشاط و انبساط گذرانیده بدارالسلطنهٔ هراة بازآمد[5]،

---

[1] در زبده نامش «خلیل سلطان بن امیرزاده اعظم محمد سلطان» است، و صواب «خلیل سلطان بن امیرزاده محمد جهانگیر بن امیرزاده محمد سلطان» است رک به زامباور / شجرات دوبنین اسلام شجره T، [2] در زبده تاریخ ولادتش بیست و یکم رمضان المبارک است، [3] ب ب با، اک دارد، — در زبده ذکر طوشاو عاطفت پادشاهانه مفصل تر است از مطلع،

[4] زبده: بعد از گذشتن رمضان (و) وظایف عید صیام حضرت سلطنت شعاری بمیل سواری فرمودند، و در روز شنبه پنجم شوال عزیمت شکار فرمود، و در پانزدهم بدارالسلطنه هراة فرود آمد،

[5] زبده (۴۱۶ ب): بعزیمت تصید و تفرج شکار بجانب فراه در غرهٔ ذی الحجه حرکت فرمود والله اعلم بالصواب،

شدند از قدم فرّخش جهان‌بهساد

و بموجب فرموده بیت

درین صندل‌سرای آبنوسی گهی ماتم بود گاهی عروسی

چون از مقدم شاهزاده علی مسرّت تمام روی نمود امیرزاده[1] بوذنجر بن امیرزاده پیر محمد بن امیرزاده جهانگیر بن امیر بزرگ تیمور کورگان از ین مرحلهٔ فنا بدار بقا رحلت نمود، و حضرت خاقان سعید بوثاق[2] امیرزاده مرحوم فرموده[3] بازماندگان او را طلب داشت و دلداری و رعایت نمود و گفت[4] بیت

رضا بحکم قضا گر دهیم و گر ندهیم ازین کمند نشاید بشیر مردی جست

هر که در ولایت خلعت خلقت[5] قبای بقا پوشید عاقبت در معرض فنا افتاده، بر عرصهٔ که عرصهٔ فناست چه اعتماد؟ و بر مملکتی که قابل مهلکت است کدام اعتضاد؟ ع

همان به که نیکی بود یادگار،

امیرزاده محمد جهانگیر بن امیرزاده محمد سلطان که بعزّ مصاهرت حضرت خاقان سعید سرافراز بود شاهزاده را از صلبیهٔ[6] آنحضرت مولود عاقبت محمود

---

[1] آک : ذکر وفات امیرزاده بوداابجر بن امیرزاده پیر محمد الخ بیست و هفتم شعبان بموجب درین صندل الخ، — زبده (۴۱۵ ب) : ذکر وفات امیرزاده بوداابجر بن امیرزاده پیر محمد بن جهانگیر طاب ثراهم درین سال هفصد و بیست و شش در بیست و هفتم شعبان امیرزاده،

[2] آ : بوداابجر، ب : بوذابجر، با : لوریجر، اک : بوزیجر، زبده : بوداابجر، [3] زبده — ،

[4] زبده : و فرمود (بعدش چهار سطر مشتمل بر تعزیت دارد که در مطلع نیست)، [5] فقط آ — ،

[6] زبده (ص ۴۱۶ ل) — ، [7] عنوان این فصل فقط در اک : تتمه و (کذا) حالات بست و عشرین و ثمانمایه، زبده : تتمه قضایای سنه بست و عشرین و ثمانمایه، [8] ک : صلبیت،

مضمون آنکه : براق اغلان اردوی محمد خانرا گرفت[1] بیشتر الوس اوزبک مطیع[2] ومنقاد او شدند ،

وآنحضرت عزیمت معاودت نموده اواخر جمادی الاولی در دارالسلطنهٔ هراة نزول اجلال فرمود قطعه[3]

رسید بنکره اکنون عنان شهر شادی چو در رسید بدولت بکام خسرو اعظم
پناه جملهٔ اسلام وپشت زمرهٔ ایمان مدار ملت احمد مراد خلقت آدم

ودرین ایام بشارت رسانیدند که در احسن ساعات وایمن اوقات هژدهم[4] جمادی الاخری باغ ملک را شجری بارور وچمن دولت را نهالی خوش ثمر پدید آمد بیت[5]

اقبال خبر داد که بر طالع مسعود در خانهٔ خاقان معظم پسر آمد

یعنی امیرزاده علی بن میرزا محمد جوکی بهادر بطالع سعد بوجود آمد ، ومیرزا محمد جوکی را از ظهور قرة العین استظهار قوی روی نمود واسباب عشرت وطوی پادشاهانه ترتیب فرمود ، وچند روز بساط نشاط بسیط ساخته جهانیان از عاطفت پادشاهانه بهره مند شدند مصراع

---

[1] زبده : گرفته است دران دیار رایت حکومت برافراشته ، [2] با اک آ زبده : اورا مطیع ، ب : رمطیع ، [3] با اک ب آ زبده — ، [4] آ : جلال ، با شل متن ،
[5] بجای این قطعه در زبده ابیات دیگر دارد ، [6] فقط ب : مراد ، با اک شل متن ،
[7] فقط ب : مدار ، با اک شل متن ، [8] زبده : ذکر ولادت با سعادت امیر علی بن امیرزاده جوکی خلد ملکه ، چون حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه ببلاغ زاغان نزول فرمود ،
[9] زبده : سیزدهم جمادی الاوّل سنه ست وعشرین وثمانمایه ، [10] در زبده (۴۱۵ ل) بجای این بیت وسطور متعلقه ابیات دیگر وعبارات طویل تر دارد ،

ویوز از کمین گاه برق وار میجست و در نشیب و فراز بسان شیر حمله می آورد و آهوان را از چپ و راست می انداخت و دستها بخون خضاب می ساخت، وچون صحاری از شکاری خالی شد شاه زاده عزیمت ولایت مرو نموده کلنگ بسیار گرفت* وچون جمشید خورشید از اوج شرف بشرفگاه ماه رسید* العود احمد خوانده سیوم جمادی الاولی در قراباغ بادغیس باردوی اعلی ملحق شد بیت

گشتند شادمانه بدیدار یکدگر فرخنده آن پدر که چنانش بود پسر*

روز دیگر بموجب اجازت سلطان هفت کشور عزیمت نموده ششم ماه در دارالسلطنة هراة بمقام باغ سفید که در فصل بهار خوشتر از وعدهٔ یار و خرم تر از وصل دلدار است بیت

بهر سو کی آب دان چون گلاب شنا ورشده مرغ بر روی آب

نزول اجلال فرمود

جهان ز عدل وی ایمن جهانیان همه خرم*

وحضرت خاقان سعید چند روز در ییلاق بادغیس گذرانید،

ودر آن اثنا نوکر امیر شاهملک از جانب خوارزم رسید وعرضه داشت رساند

لک: آهویان، زبده مثل متن، زبده: آن صحاری، زبده +: چندروز دیگر دران نواحی بهمین نوع شکار بها (کذا) گردانیده (این کلمه را قلمزن کرده است) وکلنگ بسیار گرفتند،

زبده: قطع برج شرف کرده بتخت گاه ماه رسید. آ ب: برج (بجای اوج) کذا در ک، در دیگر نسخ: شرف گاه، زبده: مصارع، زبده —، زبده: از انجا روان گشته در یکشنبه هشتم جمادی الاول سنه المذکور، اک آ ب آ زبده —، زبده —،

آنحضرت[1] بصدق و نیاز شرایط زیارت بجای آورد، و فرزندان شیخ[2] که از اکثر مشایخ آفاق بحسن مکارم اخلاق ممتاز و مستثنی اند خدمات شایسته بتقدیم رسانیدند، و تمام اردوی همایون را بگو سفند و ما یحتاج و متبرکات لایقه خشنود گردانیدند، و آنحضرت همه را انعام و اکرام فرموده صدقات و نذور[3] گذرانید، و منتصف ربیع الآخر بسر حد معاودت نموده بعزم ییلاق در متنزهات بادغیس چند روز منزل ساخت، و اواخر ربیع الآخر امیر خضر خواجه و خواجه بردی را مقرر فرمود که با لشکر گران عازم جانب ملک ری شده از آن حدود برخبر باشند،

و جناب میرزا بایسنغر که عزیمت ولایت طوس و مشهد مقدس معلا فرموده بود و زیارت سلطان خراسان علیه الرحمة والرضوان باشرایط آن بجای آورد، و از آنجا متوجه مرغزار رادکان گشت و چند روز بجانور پرانیدن و بوزدوانیدن اشتغال نمود، باز چون تیر از شست و دست شاه جهانگیر (ورق ۳۴۳) می پرید و در پرواز با نسر طایر همراز می گشت[4]

---

[1] بجای ذکر زیارت و فرزندان شیخ و صدقات و نذور در زبده (۴۱۳ ب) می گوید که هوا "زمین آن دیار چون پر تذرو و دم طاوس و منقار کلنگ و چشم خروس بیاراست" وغیره وغیره،

[2] با اک ب: حضرت شیخ، آ با اک: گردانید، ب: گردانیدند، [3] نفظ ک: نذورات، آ: آخر، با: منتصف، اک زبده: سلخ، [4] زبده —،

[5] در زبده پنج سطور کلمات تفخیم دار و برای میرزا، اک ب آ، با: مقدس — (زبده: در اوایل بهار بصوب طوس و مشهد مقدس رای شد) [6] در زبده افزوده که مشاطه صباگاه چنین می کرد و گاه چنان "و نرگس مست بیت

تا کاسه باد شاه عادل گیرد برفرق زرد و زر آناب ساغر میداشت"

[7] ک: شصت، [8] اک —، (زبده ۴۱۴ ا) هم ندارد، [9] زبده: کردون،

دراهتزاز و مرغان[1] خوش آواز در هر مرغزار در پرواز آمدند* بیت

بوقت صبح چو مرغ از بهار یاد کند صبوحیان[2] را عیش سحر زیاد کند

حضرت خاقان سعید اوایل حوت از دارالسلطنهٔ هراة بهوای[3] جانور انداختن عزیمت ولایت سرخس* فرمود، و[4] چون آفتاب لوای جهانکشا سایهٔ همایون بر سر ساکنان آن ولایت انداخت، و شاهباز مرحمت و عنایت بال اقبال بر مفارق ایشان منبسط ساخت، از حدود ماوراءالنهر و ترکستان تا اقصای مملکت مازندران تمام اکابر و اشراف و سرداران اطراف بارُدوی همایون که مرکز دایرهٔ دولت و محیط نقطهٔ خلافت بود رسیدند و شرف بساطبوس یافته بعاطفین عنایت بهره‌مند شدند*، و[5] آنحضرت چند روز بدولت فرخنده و بخت فیروز در آن صحرای دلکشای بجانور پرانیدن التفات نمود، و بعزم زیارت سلطان المشایخ الطوسی[6] صاحب السّیر والطّیر* شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدّس سرّهما نهضت فرمود

رباعی[7]

جانان[8] ار زمین خاوران سنگی نیست کز خون دل[9] خسته* بر آن رنگی نیست

در هیچ زمین و هیچ فرسنگی نیست کز دست غمت نشسته دلتنگی نیست

---

[1] زبده: مرغان مرغزار با آواز، [2] فقط آ: ره، [3] زبده: بر عزیمت تفرّج و تصید بعظمت و اهبتی هر چه تمامتر بصوب سرخس،

[4] این سطور را در زبده ندارد،

[5] زبده: بعد از چند روز که بسرخس رسید و در نواحی صحاری آن جانور پرانیدن [پرانیدند] عزیمت زیارت مزار سلطان المشایخ، [6] در زبده این رباعی را ندارد،

[7] آ با: دل و دیده،

از جانب دار الملک شیراز ایلچی شاهزادهٔ اعظم میرزا ابراهیم سلطان رسیده خبر فتح تمامت[1] خوزستان[2] بموقف عرض رسانید، و پیشکشها و تحفها گذرانیده محلّ قبول یافت[3]، و آنحضرت فرزندِ دولتمند را تحسین بسیار فرمود فرستاده را انعام و اکرام تمام نمود و رخصتِ مراجعت ارزانی داشته معتمدی بجانب فرزند روان فرموده شکر مواهبِ الٰهی بجای آورد ع

آری بشکرِ نعمت حق می شود زیاد*

وقایع سنه ست وعشرین

عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس ونهضت

میرزا بایسنغر بجانب[4] مشهد مقدس*

چون فصل زمستان بآخر کشید و بشارت[5] نسیم بهار بمسامع* اهل اعتبار رسید و دیده وران[6] فَانْظُرْ وا اِلٰی آثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ از طراوتِ حسنِ فروردین و لطافتِ سبزه و ریاحین آگاه شدند و مرکبات طباع از نشو و نما

---

[1] با: ولایت خوزستان، ببک: ولایت خورستان، زبده شل متن، [2] با ببـ،

[3] زبده: بهنه، [4] آ ببـ: بطرف مشهد، ـــ صورت عنوان در زبده: ذکر حرکات رایات همایون بجانب سرخس و مخدوم زاده همایان بطوس، [5] ک: بشارت نسیم بهار مشام، آ ببـ: بشارت بهار بمسامع، ـــ در زبده این فقرات بهاریه قدری اختلاف دارد از مطلع، [6] در قرآن مجید ۳۰ (سورهٔ الروم): ۴۹ فَانْظُرْ بصیغهٔ واحد است،

[ایلچیان] عالم شیخ اغلان و فولاد رسیده[۲] بوسیلهٔ امرای عظام جانوران واسپان وسایر تنسوقات بموقف عرض رسانیدند و اظهار دولتخواهی نموده، محل قبول یافت، و آنحضرت ایشان را به اسپ و زر و کلاه و کمر نواخته برای محمدخان تبرکات بادشاهانه روان ساخت و ایلچیان بموجب اجازت[۴] معاودت نمودند،

و آنحضرت فصل خزان[۳] بهوای جانور پرانیدن از دارالسلطنهٔ هراة و هم ذی قعده بجانب ولایت فراه نهضت فرمود، و[۴] چون موکب دولت پناه بولایت فراه رسید حکام و گردن کشان ولایت سیستان و قندهار و کابل و غزنین تا حدود آب سند و نواحی هند بعزم زمین بوس متوجه درگاه عالمپناه شده تحفها و پیشکشها بمحل عرض رسانیدند و بدولت پای بوس سر افتخار از سپهر برین گذرانیدند، و آنحضرت همه را انعام و اکرام فرمود و رخصت مراجعت نمود[۵]، و چند روز در آن ولایت بنشاط شکار گذرانید

(۳۴۲ب) و عنان سمند جهان پیما بعزم معاودت معطوف گردانید[۶] | و هفتم ذی الحجه در دارالسلطنهٔ هراة بباغ زاغان[۷] نزول اجلال[۸] واقع شد و زمستان قشلاق هم آنجا اتفاق افتاد، و در آن روز که موکب همایون در دارالسلطنهٔ هراة فرود آمد

---

۱ از ردی با ب ـ ک اک ـ ؛ زبده : ایلچی ، ۲ زبده : رسیده در دوازدهم شوال سنه المذکور محمدخان اظهار یکجهتی و اتفاق نموده بود ، حضرت سلطنت شعاری ایشان را تربیت و عنایت فرموده بتشریف و انعام مفتخر و سرافراز گردانید بعد از چند روز اجازت یافته ،

۳ زبده : خریف ، ۴ زبده ـ ، با ب اک : هندوستان (بجای هند)

۵ زبده : بشکاری و عیش گذرانید در اوائل ذی الحجه عزیمت معاودت نمود ، ۶ اک ب آ : بباغ نو ، با ـ ، زبده (۱۳۴ل) : بباغ ، ۷ آ ب : جلال ، اک مثل متن ،

ونسبت با اوضاع این ولایت در غایت غرابت می نمود غزال مشکین خال قلم در صحرای آن رقم نافه کشای شد و خامهٔ عنبرین شمامه بشمیم آن نسیم در مشام ایام عطرسای گشت، فارغ از تمهید صحت و بطلان وساکت از تقبیح سود و زیان، والله المستعان وعلیه التکلان،

تتمهٔ قضایای هشتصد و بیست و پنج

عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت فراه

درین سال ماه رمضان از جانب آذربایجان خبر آمد که از سرداران ترکمان امیر دلو احمد ناگهان بسلطانیه آمد و آن حوالی و حواشی را خالی ساخت و بجانب تبریز رانده بآن قناعت ننمود، و بار دیگر با گروه انبوه عازم سلطانیه شد و نوکر الیاسخواجه بهادر بمقابله و مقاتله پیش رفت و جنگ سخت کردند و دلو احمد تاب مقاومت نیاورده جریده بیرون رفت، و نوکران او بسیار بقتل آمده جمعی بقید اسار گرفتار شدند و اموال او بدست تسلط و اقتدار سپاه ظفرشعار افتاد، و دیگر از اطراف دشت قپچاق از پیش محمدخان بادشاه ولایت اوزبک

۱ک: آن، دیگر نسخ شل متن، ۲ک: ـ، از روی نسخ دیگر، ۳ب: باق: تقبیل، ۴ک: علیک. ۵زبده: اک: ولایت فرات (بجای ولایت فراه)، با: ولایت هرات، ب: دلاب فره، ۶زبده (۴۱۲ ب): دلو احمد کیده بار بیشتر بسلطانیه آمده بود و تشویش داده و بعضی از بهار بایان مردم رانده، ۷زبده: نوکران، ۸فقط اک: از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد: ـ زبده، و مجموع نوکران و مخلفات او بدست افتاده (بجای و نوکران .....) ظفرشعار افتاد)، ۹فقط درک، ۱۰اک آب: قفجاق،

تباه نشان دادند و بدین جهت ایلچیان مدتی در سنگو مقام کرده منتصف محرم سنه خمس وعشرین از سنگو روان شدند، و بعد از چند روز بشهر قراول آمدند، حکام قراول گفتند که قاعدهٔ اهل ختای آنست که چنانچه در وقت رفتن شمارهٔ وحلیهٔ مردم را نوشته اند بوقت بازگشتن همان دفتر پیش آورده احتیاط نمایند و اگر تقصیر کنند بغضب بادشاه گرفتار شوند، القصه احتیاط کرده هژدهم ربیع الاول از راه بی راهه بی آنکه مشقت تمام بیرون آمده نهم جمادی الاخری بشهر ختن رسیدند، و از انجا کوچ کرده ششم رجب بکاشغر فرود آمدند، و بیست و یکم ماه از عقبهٔ اندگان گذشته ایلچیان جمعی براه سمرقند رفتند و باقی راه بدخشان اختیار کرده بیست و یکم شعبان بحصار شادمان ع

خوشوقت و شادمان رسیدند

وغرهٔ رمضان ببلخ آمدند، و دهم ماه بدرگاه عالم پناه حضرت خاقان سعید آمدند، وشرح احوال بتفصیل و اجمال بموقف عرض رسانیدند،

وچون داستان ایلچیان ختای مشتمل بر انواع عجایب وغرایب

۱ه زبده: چون بقراول رسیدند اهل قلعه گفتند، ۵ه زبده: اسماء مردم شما، ۱ه زبده (۴۱۲ ا م) فی الجمله نشستند و در جمعه نوزدهم شعبان سنه ثلث عشرین از قراول ختای گذشته بدان ولایت در رفته بودند در جمعه پانزدهم [نوزدهم؟] محرم سنهٔ خمس وعشرین وشما نمایه از قراول ختائی بیرون آمدند واز رس یاغی کری راه چول اختیار کرده در ثامن ربیع الاول از چول گذشته بسبب انکه ختن متوهم بودند چند روز در ان صحاری بودند تا دهم جمادی الاول سنه المذکوره ختن رسیدند، ق: القصه احتیاط کرده نوزدهم محرم از قراول بیرون آمدند واز یم یاغی راه چول اختیار کرده هجدهم الخ (در ریب با اک نیز نوزدهم محرم را دارد)، ۵ه آزبده: بعضی ۵ه زبده: بعضی براه قراتکن، وبدخشان

۱ه ق ـ ۵ه از اینجا تا آخر فصل (ص ۵۲۹ س ۴) را در زبده ندارد، ۵ه آق (ص ۳۴۱) ـ ۶

که در وقت باز آمدن دارند تا محبت ثابت[۱] باشد، غرّه رجب بشهر نیکان[۲] رسیدند، حکّام و کلانتران استقبال نموده[۳] بارهٔ ایلچیان باز نکردند* بسبب حکم بادشاه با آنکه قاعده چنان بود که بار همه کس را کشایند و احتیاط نمایند تا مثل چاو و غیر آن بیرون نبرند، روز دیگر طوی بعظمت داده تکلّف بسیار کردند، در روز بروز کوچ کرده پنجم شعبان بقراموران[۴] رسیدند، واز انجا هر روز بیامی و هر هفته[۵] بشهری رسیده طوی می خوردند تا بیست وچهارم[۶] شعبان بشهر فجو فرود آمدند، واین فجو آن شهراست که ایلچیان در وقت[۷] رفتن نوکران وچهارپایان خود را آنجا سپرده بودند، همه را بسلامت یافتند، امّا بسبب نا ایمنی راه مغولستان[۸] دو ماه و نیم* دران شهر توقّف شد، وهفتم ذی قعده از فجو بیرون آمدند، وهفتدهم بسنجو[۹] رسیدند، ۱۰
وایلچی میرزا ابراهیم سلطان که از شیراز می آمد — امیر حسن، وایلچی میرزا رستم که از اصفهان عزیمت نموده بود — پهلوان (ورق ۳۴۲) جمال، — در (۱۴۳۲)
سنجو بایلچیان که از طرف خطای می آمدند رسیدند و راه[۱۰] را بغایت

---

[۱] آ ب: ثابت شود، ق: زیادت شود، [۲] ب پ اک مثل متن، آ: نکان، ق: بیکان، با: سکان، زبده: سکان، — بقول یول Ic cxi این شهر غالباً Ping yang fu (واقعه صوبه شانسی) است که در قدیم الایام دار السلطنه چین بوده است، ازین روی بظاهر در متن پنگان باید خواند، [۳] زبده +: ولبسیار شهر خوش وبقاعده بود، [۴] ب: بارایلچیان باز نکردند ق: بارایلچیان باز کردند، با اک مثل متن، صورت جمله در زبده: امّا ایلچیان حکم حاصل کرده بودند که بار ایلخان نکاوند، [۵] زبده (۱۴۱ ب): هفته وکستر، [۶] زبده: سیم (بجای چهارم)، [۷] ق (ص ۳۴۰): محل، [۸] زبده: فاما خبرهای یاغی گری بود اطراف مغولستان و راه نا ایمنی میدادند بدان سبب، [۹] با ق: هم (بجای نیم) زبده: دو ماه و نیم نزدیک، [۱۰] ک: وامیر، ق ـ [۱۰] زبده: و پیش از صفت نا ایمنی راه کردند والیشان گریخته بی راهبر کوهسازه فرو رسیده،

وطریق[1] ایشان در دفن خواتین معظمه آنست که خواتین بر کوهی معین دخمه و مدفن دارند، هرگاه خاتونی را اقتضا رسید بآیین که رسم ایشان است بردارند و بدخمه سپارند[2]، اسپان خاصهٔ خاتون[3] مرده را دران کوه که دخمه باشد می گذارند[4] که بسر خود میچرد[5] و هرگز اسپان[6] را کسی نمی گیرد[7]، و دران دخمه بسیاری از دختران و خواجه سرایان می باشند[8] و علفه[9] ایشان پنج ساله[10] زیاده پیش ایشان می نهند تا علفه تمام شده ایشان نیز تمام می شوند[11]، و با وجود این آیین بسبب آتش معلوم نشد که آن میت[12] را چون[13] بردند،

و بیماری[14] بادشاه زیاده شد، پسرش ببارگاه می نشست و ایلچیان را اجازت داده، چند روز که جهت یراق راه در شهر بودند علفه ندادند،

منتصف جمادی الاولی[15] ایلچیان از خان بالق بیرون آمده، داجیان همراه[16] بودند، و بطریق رفتن در باز آمدن بهر یام که می رسیدند همه چیز با اولاغ و عرابه می[17] دادند و در شهرها و قصبها طوی می کردند و می گفتند: حرمت[18] آنست

---

[1] زبده: و باین (بجای باین) [2] زبده: زن برانکه ز بران که گه [3] دخمه بود گذاشتند، [4] ق: میچرند، زبده میچریدکه، [5] ق: آن اسپان الخ، زبده: دیگر ایشانرا نمیکنند، [6] زبده: که نزدیک بودند مجموع در انجا غار ها کنده بودند، [7] فقط ق: دیهر موضع در سطور آینده: علوفه، [8] زبده: نهاده که هم آنجا باشد تا وقتی که علفه تمام شود ایشان نیز هم آنجا بمردند، [9] ق: زبده مثل متن، [10] فقط ک: مینه، زبده: [11] آ ب ق ک: چسان (یا چرسان) زبده (۱۱م ۱۲م مثل متن [12] کذا در ک، فرخ دیگر و زبده: خستگی، [13] در ۲۲ م، [14] زبده: بایشان همراه کردند [15] زبده: میکرفتند، [16] آ: محبت، در باقی صورت جمله اینست: در وقت باز آمدن حرمت می باید داشت، در زبده ندارد،

و حدیث کذب المنجمین راست شد، و بارگاهی هشتاد گز طول و سی گز عرض و استونها که در آخوش سه مرد نمی گنجید و لاجورد و حل در روغن کرده تمام بسوخت، و ازان روشنائی شهر روشن شد و از انجا بکوشکی بیست گز دور تر رسید، و بارگاه حرم که در عقب آن کوشک بود و ازان تکلفتر آن نیز بسوخت، و در اطراف آن قریب دویست و پنجاه خانه با بسی مرد و زن همه بسوخت، و آن شب تا روز نماز دیگر شد هر سعی می کردند آتش تسکین نمی یافت، و پادشاه و امراء ملتفت آن نشدند که آن روز از روزهای نیک کیش کافری بود، اما پادشاه در بتخانه رفت و تضرع و زاری بسیار کرد و گفت:

خدای آسمان بر من غضب کرد و بتخانگاه مرا سوخت، من کاری بد نکرده ام، و بپدر و مادر نیازرده ام، و بر کسی ظلمی نکرده ام،

و ازین غصه بیمار شد، و بدین سبب معلوم نشد که آن زن مرده را چه نوع دفن کردند،

لله زبده: وجنان در گرفت که گویا صد هزار مشعله است که روغن روغن و قتیله در گرفته است و این عمارت که اوّل آتش در افتاد بارگاهی بود؛ — درک: المنجمین (بجای المنجمون که در باقی نسخ هست)، لله فقط ق: حل در روغن کاری، لله عبارت زبده واضح تر ست: و بر گرد آن کوشکها و خانها بود و هر یک ضرانه آتش دران افتاد و قریب دویست و پنجاه خانه بسوخت و بسیاری مرد و زن بسوختند و تا روز شد همچنان می سوخت و از روز تا نماز دیگر چنانکه سعی کردند آن آتش تسکین نمی یافت، — ق: قریب بدویست (بجای قریب دویست) — ق، روز دیگر (بجای روز) — ک: هر سعی، دیگر نسخ: هر چند سعی، لله زبده: با امرا از انجا بیرون رفته بود، لله فقط درک، لله کذا درک، نسخ دیگر: اظهار کرد (بجای کرد)، لله زبده (۴۱۰ ب) — لله زبده: و جون بخاک بردند اتا بسیار آرایش کرده بودند، از جمله بسیار علما و مجوکانها از کاغذ رنگین ساخته و نقاشی کرده و تختی از کاغذ مقوی مقدار ده گز و بران تخت صورت آدمیان از کاغذ و صورت اسپان و اشتران بزرگ با اسب و افتر مجموع و نقوش موئیهای در و غلما و زین و لجام وغیره و یک دو هزار شیره رنعت ایوان و عرقی (عرق ؟)،

وسلطان احمد و کوکجه وارغداق را هریک[a] هشت بالش نقره وشانزده اطلس[b] و طرقو و لووسا و کنکی[c] هریک را با خواتین نود[d] و چهار وصله بود، وبر یک را دو[e] هزار[f] چاو،

و[g] خواجه غیاث الدین وارددان و تاج الدین بخشی[h] را هریک هفت بالش نقره وشانزده اطلس و طرقو و لووسا [و] کنکی[i] و قلمی[j] ا (۳۴۱ب) ودو هزار چاو،

ایلچیان سنکشا گرفته بوتا قها رفتند، و ایلچیان میرزا الغ بیگ سنکشی گرفته بودند چنانکه گذشت،

ودرین اثنا از خواتین محبوبهٔ پادشاه یکی را[k] قضا رسید[l] واظهار نکردند تا[m] ساختگی غریب[n] تمام شد هشتم[o] جمادی الاولی خبر فاش گشت که حرم پادشاه درگذشت و فردا دفن خواهند کرد، ودرین شب از قضای الهی آتشی از اثر [بر]ق بقصر[p] پادشاه [که[q] نوساخته بود] رسید[r] و در تمام آن[s] افتاد

---

[a] زبده: هرسه سریک، زبده: وباقی قماش از قلمی وترقو و لووسا، [b] باقی: وطرقو و لووسا و کنکی (اما با: کنکی م)، اک سخل متن، ب: مثل متن اما کنکی بجای کنکی، آ مثل متن (لو در آخر سطر «وسا» در آغاز سطر ثانی)، [c] فقط آ: خود (بجای نود) [d] زبده: هزار و هزار، [e] از اینجا تا «قلمی و دو هزار چاو» (س ۱۳) را در ق ندارد، [f] ب: اک زبده: بخشی، آ مثل متن، [g] زبده: هبر قو و لووسا، [h] ک: کنکی، ب: وکنکی، با: وکنکی، زبده: وکنکی، [i] زبده: مجموع هریک را هفتاد و هفت وصله، [j] فقط ک: یکی را از خواتین پادشاه، تصحیح از روی نسخ دیگر، [k] زبده +: وسبب آن تعزیه دیگر پادشاه را نمیتوانست دید، [l] زبده: تا ساختگیها] تعزیت، [m] زبده (۳۴۱م): سپتم، [n] زبده: که بر سر آن کوشک پادشاه، [o] ک: ـــ، از روی اثبت شد، در باقی (ص ۳۳۸ س ۱۰ زبده: بود زدند بجای بود) [p] ق: آتش دران، زبده: دان آتش دران،

وسوار[1] شد* و نزدیک شهر خلایق بسیار بیرون آمده پادشاه را بزبان خطائی دعامی گفتند و بتجمل تمام بشهر درآمد، و ایلچیان بوثاق رفتند،

ورابع ربیع الآخر[2] سیجین[3] آمده ایلچیان را برد[4] و گفت امروز پادشاه سنکش[5] (انعام) می دهد، پادشاه نشست و شیرهای سنکشی[6] پیش خود جمع فرمود و فرمود که شیرها بر یکطرف بردند[7] و امراء را هم آنجا فرستاد چنانکه پادشاه میدید، اوّل سلطان احمد را طلب کردند[8] و شیرهٔ سنکشی داد،[9] و خواجه غیاث الدین وشادی خواجه را شیره (ه) نهادند،[10] و کوچه وارغداق واردوان و تاج الدین بخشی[11] را شیرها معیّن شد،

و تفصیل شیرها بدینموجب است:

شادی خواجه را ده[12] بالش نقره و سی اطلس و هفتاد پارچه[13] قلمی[14] و طرقو[15] ولودوساوکنکی[16] و پنجهزار چاو، و خاتون او را چاو و بالش نقره نبود، اما ثلث باقی[17] تماشها[18] بود،

---

[1] زبده (۴۰۹ ا): + : تا ضرکوشی بیداشد شانقاری بردست داشت بر ضرکوش انداخت و دو سگ بر عقب، ضرکوش از میان بیرون رفت تا بدانجا که چشم کار میکرد، باری بسلامت بیرون رفت تا بدانجا،

[2] زبده +: از ختایی وغیره، [3] باق (ص، ۳۳م): ربیع الاول، زبده: یوم الاثنین ربیع الآخر

[4] آ آک: سجین، ق: سجین، با: سخین، ب: سحین، زبده: سحسین، [5] زبده: سوار کرده برد،

[6] ک با: انعام سنکش، آ: انعام سیکش، اک: انعام سنکش، ق: انعام سنکش، زبده: سیکشی، [7] زبده: ایلچیان پیش رفتند چون سلطانشاه و تاج الدین بخشی ملک بیشتر سیکشی داده بود ایشان را نه طلبیدند، [8] ق: سنکش،

[9] ق [10] زبده (۴۰۹ ا): و بعد از و غیاث الدین را و بعد از و امیر [11] زبده: و دیگر کوچه و دیگر از غداق و بعد ازان اردوان و دیگر [12] آک ب زبده: بدخشی، ق مثل متن، [13] زبده: پارچه دیگر قلمی، [14] باق ب: طرقو او لوساوکنکی (اتا ب: کنکی) اک: طرقو او لوساوکنکی، زبده: ترقو دولوشاوکنکی [15] زبده: قماش،

دُور[1] سواران[2] صف زده هیچکس[3] یک قدم پیش وپس نمی نهاد، وصفها چندانکه چشم کار می کرد، هر صفی از دیگری ببیست قدم دورتر تا در شهر صف زده می رفتند و درمیان پادشاه [4] با ده داجی] و مولانا قاضی ولید[5] اجی وجانداجی می رفت، قاضی پیش آمد و ایلچیان را گفت: فرود آیید وچون پادشاه رسد سر نهید، چنان کردند، پادشاه[6] فرمود که سوار شوید، ایلچیان سوار شده همراه شدند[7] پادشاه گله آغاز کرده باشادی خواجه گفت: تحفه[8] وبیلاک واسپ وجانور که بهدیه فرستند باید که بغایت خوب باشد تا موجب ازدیاد محبت گردد، اسپی که تو آورده بودی در شکار سوار شدم از غایت پیری مرا انداخت ودست من وردی کند وکبود شده، بسیار طلا انداخته ام تا[9] اندکی درد تسکین یافته[10]، بعد ازان شانقاری طلبیده ویک کلنگ[11] پرانید وشانقار گذاشته، رسید وسه لگد زده گرفت، وپادشاه فرود آمد وصندلی در زیر پای او نهاده[12] بر صندلی دیگر نشست، وسلطان شاه را آن شانقار داد وشانقار دیگر بسلطان احمد داد وشادی خواجه را نداد

---

[1] فقط ک: سواران دور، زبده مثل متن، [2] زبده: که بریکی قدم پیش وپس چنانکه ازاردوی که سوار شدند تا در شهر چنین صف زده میرفتند، [3] فقط ک: زبده مثل متن، [4] ق: با (بجای و) زبده مثل متن، [5] زبده: وچون پادشاه نزدیک پادشاه همراه بودند (که مهمل است)، [6] زبده: ـ، [7] ق: ـ زبده دارد، [8] ق: یافت — بعدش ببـ+(وباوق تحفه گوینده نیز مثل این بیاورد دارد)؛ وگویند شادی خواجه زبان اعتذار بموقف عرض رسانید که این اسب یادگاری حضرت امیر بزرگ تیمور گورکانست وجناب شاهرخی از نهایت تعظیم واجلال آنرا ارسال نمودند گان آنکه در الوس سمرآمد اسبان خاهد بود، پادشاه را پسندیده آمد تحسین فرمود (زبده ندارد) [9] فقط ک: کلنگ، [10] زبده: نهاد (رند)،

دبر پادشاه حکم نمی توانند کرد، واگر اینها را پاره پاره کنند پادشاهانِ ایشان را تفاوت نکند و نام پادشاه ببدی برآید، وگویند پادشاه ختائی با ایلچیان بی رسمی کرد، پادشاه را سخنانِ نیکخواهان پسندیده آمد، ومولانا قاضی شادمان گشته ایلچیان را بشارت رسانید (ورق ۳۴۱) وگفت که حق تعالی برین غریبان (۳۴۱ل) رحم کرد و پادشاه مرحمت فرمود، وشیرها آوردند که پادشاه فرستاده بود، گوشتِ خوک باگوشتِ گوسفند آمیخته مسلمانانِ ما نخوردند، وپادشاه سوار شد براسپ سیاهی بلند چهاردست وپاسفید که میرزا الغ بیگ فرستاده بود عبائی زردِ زربفت براسپ انداخته ودو اختاجی از چپ وراست جامهای زربفت پادشاهی پوشیده وجلاو اسپ گرفته واسپ آهسته آهسته یک یک قدم برمی داشت وپادشاه قبای سرخِ زربفت پوشیده واز اطلس سیاه خلقانی دوخته وریش در غلاف کرده، وهفت عدد محفهٔ خورد سرپوشیده در عقب برگردون گرفته ودر درون محفها دختران که بابادشاه در شکار بودند می آوردند، ویک محفهٔ بزرگ هفتاد کس برداشته می بردند ومقدار انداختن یک تفنگ از یمین ویسار از پادشاه

لله ق: خطا، لله زبده (۴۰۸م ل+: والیشان را حبس وسیاست فرمود، لله زبده: بردل پادشاه برتو مرحمتی انداخت، لله ق ـ، زبده مثل متن، لله باق زبده ـ، لله زبده +: چون ازدر اردو بیرون آمد، لله زبده: قبائی زربفت زرد، لله ک: اخیاچی، لله فقط باق: جلو اسپ، زبده: جلوی پادشاه، لله باق (ص ۳۳۶م) ـ، لله کذا فقط در ک، لله ک: خود تصحیح از روی ق وزبده، لله زبده: از عقب پادشاه، لله باق: بودند، ق: بوده اند، لله زبده: بزرگ مرتع، لله ق: می آوردند، زبده: برداشته بودند از عقب ایشان، لله آزبده (۴۰۸ب: تفنگ،

هم دران شب برآورده بودند — و دیوار قالبی درختای زود می سازند — و دو دروازه گذاشته بودند، و از پس دیوار که خاک برگرفته اند خندقی شده بود و بر دروازها مردان کاری با سلاح باز داشته و برگرد خندق [ا]مردان با سلاح تا روزی می گشتند، و در درون آن از اطلس زرد و چتر مربع هر یک بلیست و پنج گز بچهار ستون برپای کرده و در گرد آن خیمها و سایه بانها از اطلس زرد زرافشان،

و چون مقدار پانصد قدم بار دور رسیدند مولانا قاضی فرموده ایلچیان پیاده شدند هم آنجا باشند تا پادشاه برشد، و خود پیش رفت، چون پادشاه رسیده فرود آمد، لیداجی و جان داجی که بزبان ختائی سرای لیده و خیکفو می گفتند ایستاده بودند و پادشاه در بحث گرفتن ایلچیان بود، لیداجی و جان داجی و مولانا یوسف قاضی سر بر زمین نهاده درخواست کردند و گفتند اینها را گناه نیست اگر پادشاه ایشان اسپ خوب یا بد فرستند،

۱ق (ص ۳۳۵: دروازه، زبده مثل متن، ۲ه از دوی آ ب زبده (۴۰۷ ب): مردان کاری باسلاح، ک ق با —، ۳ه با ق: و (بجای دوم)، ب ب اک آ زبده مثل متن، ۴ه ق: مربع، زبده مثل متن، ۵ه با ق — زبده مثل متن، ۶ه زبده: زرنشان کرده، چون از سوار و سواد شهر بصحرا در آمدند بیدا بود، ۷ه زبده: بدین موضع ماند، ۸ه با: رسیده، ب ب اک: رسد و، ق: رسیده، ۹ه ق — (زبده: چون پیش پادشاه رسید لیداجی الخ بجای چون پادشاه رسیده فرود آمد لیداجی الخ) ۱۰ه ق: جیکفو، ب ب: جیکفو، آ زبده: جیکفو، با چیکفو، ۱۱ه زبده —، ۱۲ه با ق — زبده مثل متن، ۱۳ه فقط ب ب: پادشاه، زبده: سلاطین، ۱۴ه ق: اسپان، ۱۵ه زبده: باید فرستاده اند، ایشان را چه اختیار،

غرهٔ ربیع الآخر[1] خبر کردند که پادشاه از شکاری می آید پیش[2] بازمی باید رفت، ایلچیان[3] سوار شده در راه شنیدند که پادشاه روز دیگر می آید از راه برگشته بوثاق آمدند، و شانقار کبود سلطان احمد مرده بود، و سجنین[4] آمد که[5] امشب[6] در بیرون باشید تا سحرگاه پادشاه را توان[7] دید، چون سوار شدند بر[8] در یام خانه مولانا قاضی[9] ایستاده بود[10] بغایت ملول، از ملالت استفسار نمودند پنهان گفت[11] اسپی که حضرت شاهرخی فرستاده و پادشاه در شکار بران سوار بود پادشاه را انداخته[12] و ازین جهت قهر کرده حکم فرمود که ایلچیان را مقید بشهرهای شرقی ختای[13] برند، ایلچیان[14] بسیار ملول و محزون گشته وقت سنت[15] بامداد سوار شدند تا نیم چاشت مقدار بیست مرّه[16] رفتند[17] و بارُدوی پادشاه که شب فرود آمده بود رسیدند، ۱۰

مقدار پانصد قدم در پانصد قدم دیواری چهار قدم عرض ده[18] گز[19] بلندی

---

[1] با آ: ربیع الاول؛ زبده مثل متن، [2] اک بب زبده: پیش داز [3] زبده: رفتند و تا نماز پیشین در بیرون بودند آخر معلوم شد، [4] ق: سجنین، آ: سجین، با: سحس، اک: سجینان، زبده (۴۰ ل): سجستان (یعنی کلمه جمع با فعل جمع: آمدند)، [5] زبده: وگفتند سوار شدید وامشب، [6] زبده: توانید دید و بازان [باران] می بارید، [7] باق —، [8] زبده +: جمعی با او ایستاده بودند، [9] ق: شد (بجای نمودند)، [10] آ: گفتند، [11] زبده +: و پای متألم شده، (تاریک بص ۲۲ س ۹) که در انجا بادشاه می گوید: دست من دردمی کند، [12] ق: خطا، [13] زبده: اصحاب (بجای ایلچیان)، [14] ق: نماز با مداد، (زبده: وقت سنت بود که سوار شدند)، [15] اک: مرّه، (سابقا بص ۹۰ م گفتاست که ۱۶ مرّه = یک فرسنگ شرعی م)، [16] زبده: اما از غلبهٔ لشکریان که بشهر میرفتند کذر نبود، [17] اک: کروه ده کز؛ با: ده کر، اک بب ق: ده کز، زبده مطابق است بمتن،

کمتر بود، وخاتونان[1] ایلچیان را نقره نبود اما نیمهٔ[2] قماشها فرمود،

و در آن روز ایلچی اویس خان رسید بوتا[3] تیمور را تکنام[4] باو ویست وپنجاه نفر، پادشاه را دیده سر بر زمین نهاد[5] و دیوانیان جهت مجموع ایشان جامهٔ[6] اراهای پادشاهانه وعلفهٔ[7] معین کردند،

وسیزدهم[8] ربیع الاول ایلچیان را طلب داشت[9]، پادشاه فرمود که من بشکار میروم شانقاران خود را بگیرید که اگر دیر[10] آیم معطل نشوید[11]، وطعنه[12] زد که شانقاران[13] خوب میبرند واسپ[14] بدمی آرند، وشانقاران تسلیم ایلچیان کردند وپادشاه بشکار رفت،

وپادشاهزاده از طرف ولایت نتای[15] آمد و[16] هفدهم ماه ایلچیان بدیدن او رفتند، در طرف شرقی خانهٔ پادشاه بطریق بادشاه نشسته بود واطراف همچنان برآراسته، وبهمان دستور شیرها[17] نهادند وآش خورده متفرق شدند،

---

[1] آ: خاتونیان، ق: جاتو یان با: حالومان، اک ب ب مثل متن، زبده (۴۰۶ ب): خاتون،

[2] با ق: همه، ب ب اک مثل متن، [3] ق: باتو تیمور آلکا، ب ب اک آ مثل متن، زبده: بو یا تیمور انگا،

[4] ق: نهادند، [5] با ق: علوفه، [6] زبده: دریوم الاثنین ثالث عشر، [7] زبده: داشتند، [8] زبده: دیرتر، [9] فقط ق (ص ۴۳۴): شوید، زبده مثل متن، [10] زبده: طعنه جند، [11] آ: شانقار خوب میبرند واسپ، ب ب مثل متن، ق با: شنقاران خوب میبرند واسپان، زبده: شانقاران خوب میبرند واسپان،

[12] ب ب مثل متن، اک: ملتان، با ق: زبده: بمنای، — در گنج البحر (نسخهٔ خطی در کتابخانهٔ کلیهٔ پنجاب) بحوالهٔ ظفرنامه نوشته است که "از خان بالیغ تا به تمنای که از شهرهای معظم خطاست چهل منزل می گویند" اما در نزهتی این عبارت بنظر نیامد، [13] صورت جمله در زبده: وروز باریکی پادشاه می نشست نشسته بود واز جب وراست همان رستم [14] رسم ق بود وایلچیان را همچنان که پیشتر شیرها الخ — درق تبدیل او کرانداره — با ق "خانه شرقی" بجای "شرقی خانه"،

براق کنید تا همراه بولایت خود رویم، واو ارغداق ایلچی میرزا اسیور غمش را گفت: شانقارا نیست که تو و هم، واگر می بود هم نمیدادم تا چنانکه آن کرت از ارد شیر نوکر میرزا اسیور غمش ستاندند از تو نستانند، ارغداق گفت: اگر پادشاه عنایت فرموده شانقارا دهد کسی از من تواند گرفت، پادشاه گفت: تو این جا باش که دو شانقارا می رسد بتو و هم،

وهشتم ربیع الاول سلطان شاه | و بخشی ملک را طلبیده انعام (۳۴۰ب)
فرمود سلطان شاه را هشت بالش نقره و سی جامه پادشاهی با آستر و بیست رو بهار قلعی و لولو دلنک و شاه و دو اسپ زینی با زین و صد چوبه تیر فی و بیست و پنج گیر سه پهلوی ختائی و پنجهزار جاو بخشی ملک را نیز مثل آن اما یک بالش نقره

---

۱ نبده: گفتند هر چه بادشاه فرماید جان کنیم بعد ازان ارغداق، ۲ نبده +: نورالله مرقده ـ میرزا در ۸۴۴ وفات کرد و قصه مستن در ۸۴۳ واقع شد، عجب نیست که این جامعه مایه را حافظ ابرو در ۸۳۳ بنام تالیف این کتاب انشا فرموده،
۳ کذا در ک و با ق (ص ۳۳۳) اگر هم می بود نمیدادم، ب: اگر بودی هم نمیدادم، اک، اگر بودی هم نمیدادیم، ۴ ق: کره اسپ (بجای کرت) ۵ با ب ق: نیز بستاند، اک نبده: نیز نستانند ـ صورت جلد در نبده: همچنانکه آن بازار شیرازاو (کذا) نوکر امیرزاده ابراهیم بهادر باز ستاند (بجای چنانکه ... ستاندند)
۶ آق: ستد، با اک ب نبده: ستاند، ۷ ق ـ ۸ نبده ـ (انا بره ۳۹۰ و ببعد گفته است: سلطان شاه و بخشی ملک که نوکران امیرزاده ... الخ بیک ... بودند) ۹ ق: بسنکش فرمود یعنی انعام آمثل آن، ب: بسنکس فرمود، اک با: سنکش فرمود، نبده: و سنکشی بزبان ختائی انعام باشند،
۱۰ ب: ولو دلنک وشاه، اک: ولو دلنک وشاه، ق: لیک باسا، با: لیک باساد، نبده: لوویل (بیاید) ـ در هفت قلزم گفته است که سانوعی از قماش است، ۱۱ فقط ک نبذارد دیگر نسخ مطلع و نبده دارد، ۱۲ نبده +: و یکی بی زین، ۱۳ گیر شکاری پنین است که بشکاری اندازند (بهار عجم) نیزه کوه شکار یکار آید (لغات کواچیرم) ۱۴ ب: جاوه، آ: جو، باقی نسخ مثل متن،

برجوبی دورزر گرفته[1]، وحلقهٔ بران، وطنابی ازابریشم زردبران حلقه، آن حکم را از بالا فرو[2] گذاشتند وچتر بر بالای آن فرو می آمد، و[3] خلایق و مجموع سازها[4] همراه آن[5]، از پیش کوشک بیرون آمدند و[6] حکم را[7] آوردند تا یامی که ایلچیان بودند، و[8] از آنجا[9] نقل احکام بولایات بفرستادند، وچون پادشاه از کوشک بیرون[10] آمد ایلچیان را طوی دادند[11]،

وغرهٔ ربیع الاوّل باز ایلچیان راطلب داشته[12] پادشاه[13] ده[14] شانقار حاضر ساخت[15] وفرمود که شانقار بکسی می دهم که برای من اسپ خوب آورده است[16] سه[17] شانقار[18] بسلطان شاه ایلچی میرزا الغ بیگ داد، وسه به سلطان احمد ایلچی میرزا بایسنغر، وسه[19] بشادی خواجه ایلچی حضرت خاقان سعید، و[20] شانقاران را بجانوردارا ن خود سپرد،

وروز دیگر ایلچیان راطلب داشته گفت[21]: لشکر بسر حد ولایت می رود

---

[1] زبده (۴۰۵ ب)؛ وبرجوبی که آن چوب را درزر گرفته بودند، [2] کذا در ق و ق، در نسخ دیگر: فرود، [3] ق: فرود، [4] زبده: ودر پای کوشک مجموع سازها باد حمل ودامه میزدند ودر فرود آمدن [آن] حکم، ودو محفهٔ مطلا آماده بود چون آن حکم فرود آمد در یک محفه نهادند ویک محفه از پیش روان روان شد، [5] ق ـ [6] زبده: وازاردو آن حکم را، [7] زبده: تا ازانجا، [8] زبده: فرستند، [9] ق زبده: فرود الخ (بجای بیرون الخ)؛ زبده: فرود آمد مجموع ایلچیان راطلب کرد وطوی داد تا نیم روز چون طویی اخر شد هر کس بطرفی رفتند [10] زبده: داشتند وپادشاه فرمود تا، [11] کذا در ک با آ ب ب ق ۲: دور بالایش به تصحیح جدید: ن م)، [12] ق (در موضع)؛ شنغار [13] زبده: کردند، [14] زبده +: وبکنایت وصریح ازین نوع سخن گفت، [15] زبده: آخر ازین ده شانقار سه، [16] زبده (۴۰۶ ر)؛ سه دیگر، [17] زبده: قاتا (بجای وی)، [18] زبده: وگفت شانقارهای خود را نشان کنید ایشان گفتند ما نشان کردیم: پادشاه گفت (بجای گفت)

شب چراغ نساخته بودند[1] اما امراء بوعده جمع آمده بودند همه را طوی داد وانعام فرمود،

سجنین[2] سبز و هم[3] صفر آمده و ایلچیان را برده در کریاس اوّل نشاندند، وخلایق هر دیار زیادت از صد هزار جمع شدند و در کوشک اوّل تختی مرصّع نهاده[4] و درهای کوشک کشاده[5]، پادشاه بر تخت نشست و خلایق زانو زده سر بر زمین نهادند، و تختی دیگر آوردند و در برابر پادشاه نهادند و سه کس بر بالای تخت برآمدند و حکمی که از پادشاه شده بود دو کس (آن[6]) بر لیخ را نگاه داشتند و یکی با آواز بلند برخواند چنانکه خلایق شنیدند، اما بزبان خطای[7] بود و مردم ما فهم نمی کردند، مضمون آنکه: دهم این[8] ماه صفر[9] سر سال ایشان[10] بود و شب چراغ، [از پادشاه] بندیان و گناه کاران و باقی داران را بخشید[11]، مگر کسی که خون کرده بود، باقی[12] را آزاد کردند، و ایلچی تا سه سال بهیچ دیار نرود، و نقل احکام بممالک دیگر فرستادند، بعد از خواندن حکم چتری[13] بر سر حکم داشتند

---

[1] اک تا ب: بود، [2] ک آ: سچین، ب ب سخین، با: سخین، ق (ص ۳۳۲ م) سجنین، اک: سجنیان، زبده (۴۰۵ ا): سخنان، [3] در زبده است که این روز یکشنبه بود، [4] زبده: نهادند، [5] زبده: کشادند، [6] زبده: مقدار صد هزار آدمی، [7] زبده: بیش روئی، [8] زبده + : و بعد ازان بنشستند و نظاره میکردند، [9] فقط ک ــــ، از روی نسخ دیگر و زبده ثبت شد، [10] ق: خطا، زبده: ختایی، [11] فقط آ: کرد، زبده مثل متن، [12] ق ــ، زبده ــ، [13] ق: نو (بجای ایشان)، زبده ــ، [14] ازروی با ب اک ق، صورت جلد در زبده: مجموع بندیان و گناهکاران وانکسانیکه باقی دیوان داشتند بخشیدیم، [15] زبده ــ، [16] زبده: بجهت تعظیم حکم پادشاه جتری،

(۲۴۰/۱) کر شرح نمی توان داد، ومقدار پنجاه[1] هزار آدمی (ورق ۲۴۰) از پس و پیش میرفتند[2] و یک قدم از قاعده بیرون نبود، و آواز هیچ متنفس[3] برنمی آمد[4]، مگر سازها، پادشاه بحرم در آمده[5] مردم بوثاقها رفتند،

و دران ایام رسم "شب چراغ" باشد، هفت شبانروز[6]، در درون کریاس بادشاه کوهی از چوب میسازند و روی چوب بشاخ سروی پوشند چنانکه گوئی کوهی از زمرد[7] است و صد هزار هزار[8] چراغ تعبیه کرده اند[9] و موشکها از نفط ساخته که چون یک چراغ برافروختند موشک بران ریسمانها[10] دویده هر چراغ که رسید روشن ساخت چنانکه بیک نفس تمام چراغها از بالای کوه تا پایان روشن می شود، و در شهر در دکانها و خانها چراغ بسیار افروزند، و دران هفت روز گناه[11] برکسی نگیرند[12]، و پادشاه بخشش بسیار کند، و باقی واران دیوان و بندیان را آزاد کنند[13]، و دران سال میهمان خطای[14] حکم کرده بودند که از آتشی[15] خانهٔ پادشاه را ضرر رسد بدان سبب

---

[1] زبده: پنج (بجای پنجاه)، [2] زبده: بادشاه میرفتند که کسی پیش و پس بی قاعده زهره نداشتند که بروند، وکس را زهره نبود که آواز هزار دجانکه گوئی هیچ متنفس آ کذا نیست — اک باقی: نی (بجای برنمی آمد)، [3] زبده: سازهای ختائیان که دعای بادشاه میگفتند، [4] زبده: بیرون رفت، [5] آ: شبا روز، [6] ق: گوئی، زبده (۲۴۰ ب) مثل متن، [7] باقی — زبده مثل متن، [8] باقی زبده —، [9] ق: کردند، زبده مثل متن، — بعدش در زبده +: وچند هزار آدمی از مقوی کاغذ ساخته و رنگ بهره وجامه چنانکه از دوری بادمی مماند وریسمانها بران چراغها تعبیه کرده اند، [10] ق: ریسمان، زبده مثل متن، [11] باقی: دهر (بجای در)، زبده مثل متن، [12] زبده: هرکس هرکناه که میکنند برو نمی گیرند، [13] زبده: می کند، [14] آب ق: خطا، زبده —، [15] ق: آتش زبده مثل متن، [16] زبده: خانهای،

و مطلقاً جوهر او بسنگ مرمری ماند، و مقدار دو بیست یا سیصد گز سنگ فرش که یک سر موی کج نه شده و نه پیچیده که گوئی بقلم جدول کشیده اند، و سنگ تراشی و نجاری و گل کاری و نقاشی و کاشی کاری درین بلاد کسی چون ایشان نتواند کرد، و اگر استادان بینند انصاف دهند، فی الجمله نیمروز طوی آخر شد،

و نهم ماه صفر سحرگاه اسپان آورده ایلچیان را بردند، و هشت روز بود که پادشاه از حرم بیرون رفته بود، و هر سال پادشاه را عادت بود که چند روز حیوانی نمی خورد و پیش حرم نمی رفت و کسی را پیش خود نمی گذاشت و در خانه که هیچ صورت و بت نبود میرفت و میگفت خدای آسمان را عبادت می کنم، القصه آن روز باز گشته بود و بحرم می آمد با تجمل تمام، فیلان آرایش کرده پیش پیش، و محفه مدور مطلا بر دوش، و علمهای هفت رنگ و سلاح داران و پنج محفه دیگر آرایش کرده مطلا بر دوش مردم و سازها

له فقط ک ، لله زبده (۴۰۳ ب) + : و سنگ تراشیدها (به) از دراندرون باغ نقش خطائی منت مغفر مثل نیشم تراشی که اوی دران حیران می شد بعرش رفع طبع: و در سنگ تراشی بجای سنگ تراشی لله باباک بیت ق : و در وکری لله زبده : کاشی تراشی ، له زبده نکر (بجای و اکر) لله زبده : بینند تا باور کنند، له زبده :

در نیم روز له زبده + و هر کس بوثاق خود رفتند، له ک : نرفته بود، ق (ص ۴۱۳) نیامده بود، زبده : رفته بود و در بیرون شهر خانه سبزی ساخته بود و دران خانه هیچ صورت و هیچ بت نبود، لله زبده ے : ا مارک به حاشیه ۹ ،

لله زبده + : و بعبادت خود مشغول بود، لله زبده : سیاه و سرخ و زرد و سبز و زنگاری منقش بصورت آفتاب و ماه و ستارگان و کوه و دریا و خطوط خطائی در پس و پیش او در کنیزه داران و شمشیر و تاج و زره و پین و در باش و حربه و کرز و شمشیر و تیر زین و چوگانها باز لف داز و بادیزن خطائی و چتر میبرند ،

لله ق : و پنج ، لله ق : مطلا کرده با آرایش داده ،

وچراغ افروخته بود که گفتی[1] مگر آفتاب برآمده است، و آن شب زهره ماشکسته بود مردم را یاردوی نو درآوردند[2] از مجموع ختای وچین وماچین و قلماق وتبت وقاقل وقراخواجه وچورچه و دربایار صد هزار آدمی در آن اردو بودند، وپادشاه امرای ولایت خود را طوی می داد و ایلچیان را در بیرون[3] تخنگاه شیرها نهادند و امراء را[4] در درون بارگاه[5] نشانده بودند، وهمچنان قریب[6] دویست هزار آدمی سلاحها گرفته و بادبیزن ختائی[7] ملوّن ومنقّش هریک برابر سپری بردوش نهاده، پسران وبازی گران بطریقهای غیر مکرّر در رقص و بازی[8]،

وصفت آن عمارت در عبارت نمی گنجد، فی الجمله از دربار گاه تا در بیرون یکهزار و نهصد و بیست و پنج قدم بود و در حرم کسی را وقوف نیست، واز چپ وراست عمارت در عمارت و سرا در سرا و باغ در باغ مجموع سنگ تراشیده وخشت خراشیده[9] که از خاک چینی پخته اند

---

[1] ق: گویی، زبده مثل متن، [2] زبده + چنانکه مثلاً اگر سوزنی بیفتادی پیدا شدی،

[3] باقی ـ زبده: کاچین (بجای ماچین)، بب: خورجه (بجای چورچه)، اک مثل متن،

زبده چوچه نخجه ۵۱۲ جرجت، ایول بلاد چوچه را در تخوریا نشان داده است و در حاشیه ص ۲۶۷ گفته که ایشان اجداد اپچوری های این زمان اند، نیز رک به خریطه در آخر کتاب مارکوپولو مرتبهٔ یول (ص ۲۰۵ در همان کتاب) ـ در زبده بعد از دربایار، ۱۰ دو سایر والیات که نام آن معلوم نیست، [4] ق ـ زبده مثل متن، [5] ق ـ زبده ۱۰ و تخنگاه

[6] فقط: قرب، زبده: غلبه، [7] زبده: شمشیر و کرز و ناچخ وزره بین و دو رباس [؟] دور باش و حربه و تبرزین و دالات حرب در دست گرفته قریب یک دو هزار آدمی بادبیزن ختائی در دست گرفته،

[8] باقی: آمدند، ـ زبده: و بنخلتها و تاجالبا سها بر خود راست کرده که شرح آن در وصف نگنجد،

[9] ق: تراشیده،

بنابر آن بیان نکرد، وختایان در باب گناه‌گاران احتیاط بسیار کنند، چنانکه پادشاه را دوازده دیوانست اگر شخصی بگناهی متهم شد و در دوازده دیوان روشن گشت* و در دوازدهم ثابت نشد آن شخص را امید خلاص است* واگر شش ماهه راه یا زیاده بکسی حاجتست در مهم گناه‌گار تا تحقیق نمی شود گناه‌گار را نمی کشند و در حبس می دارند،

مولانا قاضی بیست و هفتم محرم پیش ایلچیان فرستاد که فرداسالخ نوست و پادشاه باردوی نو در می آید و قوی است که کسی چیزی سفید نپوشد که ایشان سفید در ماتم پوشند، و شب بیست و هشتم نیم شب سنجین آمده ایلچیان را باردوی نو برد، و آن عمارتی عالی بود بعد از نوزده سال تمام شده، و آن شب هر کس در خانه و دکان چندان فنار و شمع

---

۱ زبده (۴۰۲ ا) — ۲ زبده: می باید که بهر دوازده دیوان گناه بر و ثابت شد و متهمان او را با و مجادله فرمایند، چنانک مثلاً کرد، ۳ قطب: ثابت، زبده: گناه بر و ثابت شده است، ۴ بقول یول، شک نیست مصنف دین باب مغلط خورده است، ۵ زبده حجتی پیدا کرد که بدان سبب شخصی که در شش ماه راه زیاده یا کمتر ست حاضر می باید کرد تا تحقیق شود، — ق: و زیاده (بجای یا زیاده)، ۶ زبده +: و طلب آن شخص میفرستند تا او بیاید و بحجت کنند و بعد ازان قضیه باخر رسانند و بسیار کنا هکار و حبس ایشان میبرد و هر کس که مرد تا حکم پادشاه نشود در خاک نمیتوانند کرد، (بعدش چند سطور زاید دارد در زبده، رک به ص ۳۴ طبع مذکور در حاشیه ۱۲ ص ۵۱۰)، ۷ زبده (۴۰۱ ب) سر سال، ۸ زبده: قولی پادشاه، ۹ زبده: دستار و جامه و طاقیه دوم، ۱۰ ق (ص ۳۲۰) —، ۱۱ کذا فقط در ک، تصحیح از روی نسخ دیگر و زبده، ۱۲ کذا در ک، با ب: سمین، ق: سجنین، آ: سچمن، زبده: همچنین سخن، ۱۳ زبده +: بدلا [در] کرد و سوار ساخت و، ۱۴ زبده +: در جنان شهر معظم، ۱۵ ک — از روی نسخ دیگر ثبت شد، زبده (۴۰۳ ا): قنار،

القصّه از ششم ذی الحجه سنه اثنتین وعشرین[1] تا اوائل جمادی الاولی سنهٔ ثلث[2] که مدّت پنج ماه باشد ایلچیان درین شهر بودند و هر روز علفهٔ[3] که روز اوّل مقرّر کردند بتمام بایشان می رسید، و چند کرّت[4] طوی ها کردند[5] و در هر طوی بازی گران نوعی دیگر[6] بهتر از پیشتر بازیها کردند[7]، فی الجمله (۳۳۹ب) روز دیگر طوی اوّل که عید اضحی بود — و پادشاه درین[8] شهر خان بالق از برای مسلمانان مسجدی ساخته است — ایلچیان و جمعی مسلمانان دران مسجد نماز عید[9] گذاردند، و بعد از دو روز ایلچیان را باز طوی داد و عظمت[10] بنوعی دیگر نمود[11]، و در هفدهم ذی الحجّه جماعت گناه گاران را بسیاست گاه فرستادند و قاعدهٔ کافرکان[12] خطائی در دفترها نوشته که از بهر هر گناهی چه عقوبت کنند و تفصیل[13] انواع عقوبات و شرح و بسط دران باب ع

قلم نخواست که آن قبح[14] بر زبان آرد

---

[1] زبده + و شمنامه — اما این سهو است از مصنف، زانکه ایلچیان از هرات بتاریخ ۱۷ (؟ در زبده) ذی قعده ۸۲۲ مرخص شدند و رسیدن ایشان بخان بالیق به ذی الحجه ۸۲۳ بوده نه ۸۲۲، رک به ص ۴۷۹ و ۴۸۱،

[2] زبده +: و عشرین و شمنامه، [3] ق (ص ۳۲۹): علوفه، [4] زبده: بیرون آن چندین، [5] زبده: دادند و تربیتها کرد و در هر کرّت که طوی شد بازیکران از نوعی دیگر این طوئی دیگر و تکلفات زیاده از مقدم) — آق: بازی (بجای بازیها کردند)، [6] ک: روزی، [7] ق: در، زبده مثل متن، [8] ق —، [9] ق با آک —، زبده مثل متن،

[10] زبده (۱۸۴ ا): عظمت خود را بیشتر و بنوعی دیگر ایلچیان [را ۳] می نمود و بازی کران بانواع دیگر بازی کری میکردند و هفته بازیها [۳] غریب، [11] کذا در ک، نسخ دیگر و زبده: کافران، [12] این تفصیل را در زبده دارد، و مصنف مطلع حذف نموده، رک با اقتباس مطبوعه در اورنتیل کالج میگزین نومبر ۱۹۳۰ء، [13] ب با ق: نسخ، [14] آ: در،

واورا در هوا گرفت، و از اهل ساز شخصی یا تو غن نواخت و دوازده مقام اصل نموده برخلاف اصول خطاییان، و شخصی دیگر پیشه ساز کرد و دیگر موسیقار، وباز هم ازین ها یکی یکدست بر یا تو غن و یکدست بر موسیقار، وصاحب موسیقار یکدست بر موسیقار و یکدست بر پیشه، وصاحب پیشه یکدست بر پیشه و یکدست بر سورانهای نی، [و صاحب نی] دهان بر نی و چهار پاره در دست، مجموع بر اصول که خارج نبود،

واین مجلس تا آخر نماز پیشین برداشت، و پادشاه بازگیران وگویندگان را هم در مجلس نقد انعام فرمود، و پادشاه درحرم رفته ایلچیان را اجازت شد، و در صحن این فضا چند هزار جانور پرنده مثل فاخته و قمری وزاغ و زغن و آقار و موسیچه میوها و ریزها که افتاده بود می ربودند و از آدمی نمی رمیدند و ایشان را کسی مزاحم نمی شد،

له زبده دیگر چاعتی گویندگان و اهل ساز هملوی یکدیگر، له باتی: باتوغن، آ: ماتوغن، زبده مثل متن، له باق: بیته، زبده: پیشه، له زبده: مثل آن، له آ: بب اک زبده: دیگری، ق ـ، له باق ـ له ق: بیته، زبده: مسه، له ق ـ زبده: بر میسه و یکدست انگشت، له ازروی ق، زبده: که بردهان دیگریست وصاحب نی،

له فقط آ: اصولی الخ، زبده: اصولی [اصول] که هیچ یک خارج نکردند، له ق: تقعد و الخ، زبده (۴۰۰ ب): هم در مجلس باز کرا انعام فرمود تا جاوآورند و نقد بدیشان داد،

له زبده: آن بارگاه، له ق +: وکبوتر زبده ـ، له زبده: خاد (بجای آقار) له آ: دانه ها وزیر ها، زبده مثل متن، له زبده +: هم بران درختان میان سرایی می آرامیدند،

وغیر آنکه بر شیرها بود هر ساعت آشها و گوشتهای برّه و قاز و مرغ و دراسون[1] می آوردند،

و بازی گران ببازی[2] درآمدند. اوّل جماعتی پسران چون ماه بتان دختران سرخی و سفیده[3] کرده و مروارید در گوش و جامهای زربفت[4] پوشیده و نخلها[5] و گلها و لالهاء ملوّن که از کاغذ رنگین و ابریشم بسته بودند بدست گرفته و بر سر خلانیده براصول ختاییان در رقص آمدند، بعد ازان دو پسر ده ساله بالای[6] دو چوب معلّقها زدند، و شخصی بزرگ[7] استان خفته[8] و پای خود را بالا داشت و چندی بزرگ برکف پای او نهادند و شخصی دیگر مجموع آن نی ها را بدست گرفت، و پسری ده دوازده ساله آمد و بر بالای آن نی ها رفت، درازی هر نی هفت گز بوده باشد[9]، آن پسر بر سر آن نیها[10] انواع بازیها کرد و بآخر یک نی می انداخت تا یک نی ماند، بر سر آن معلّقها زد و بازیها کرد[11]، و بعد ازان[12] حرکات غریب ناگاه از سر نی خطا شد چنانکه همه کس[13] گفتند[14] افتاد، آن شخص[15] خفته[16] بر پای جست

---

[1] زبده: درآسون، [2] ق: بازی میکردند، زبده مثل متن، [3] زبده: سفیدی برروی مالیده وحلقه پای مروارید، [4] زبده + ختایی، [5] آ: نخل، [6] ب ب اک: برالاء، اک: بالای دو، ق (ص ۳۲۸ با): برالای، زبده (۳۰۰ ف): برپالای دو، [7] زبده +: وانواع بازیها کردند، [8] ک ق: برآستان، [9] گذارد ک، نسخ دیگر و زبده: خفته، [10] فقط آ —، زبده مثل متن، [11] ق: نیها، زبده: اینها، [12] ق —، [13] ق: ازین، زبده مثل متن، [14] زبده —، [15] آ ب ب اک ق: گفت، زبده مثل متن، [16] زبده: شخصی که خفته بود دنی برکف پای او بود،

دیوار[1] آن از اطلس زرد و در درون آن آش پادشاه ترتیب کنند و[2] دراسون[3] و[4] هرگاه جهته پادشاه آش[5] و دراسون[6] آورند[7] اهل ساز بیکبار آغاز ساز کنند و آن هفت چتر چرخ زنان می آیند تا نزدیک تخت، و آن آش یا[8] دراسون را در حقهٔ بزرگ نهاده اند و سرپوش هم از جنس حقه پوشیده، چون اینها مرتب شده ایلچیان بر پای ایستاده، دری از پس تخت گه در حرم بود و پردهٔ بزرگ آویخته و طناب ابریشمین بزر و طرف پرده بسته[9] و سرهای طناب دو خواجه سرا گرفته و میان طناب بر بکرهٔ بود که چون طناب را کشند[10] آن پرده پیچیده شود[11]، باین نوع دربار شده پادشاه بیرون آید[12]، و ساز ها می نوازند[13]، چون پادشاه نشست[14] همه خاموش شدند، و بالای سر پادشاه به ده گز بلندی کلهٔ بسته بودند چون سایه بانهای چهار ده گزی از اطلس زرد، و چهار اژدر که با هم در حمله اند بر آن باسمه زده، چون پادشاه قرار گرفت[15] ایلچیان را پیش برده[16] پنج کرنت سر بر زمین نهادند[17] و بازگشته بجای خود پیش شیر ها نشستند[18]،

---

[1] زبده: یکدیوار، [2] ب: دراسون، زبده: درآسون، [3] ق ـ [4] زبده: ونعیتی می آورند، ش ق: و (بجای "یا") زبده: با، [5] زبده +: که پاشها دارد، [6] زبده (۳۹۹ ب): منتظر، [7] ق: بود الخ (بجای بر الخ)، زبده: بران کوشه بسته از دو طرف، [8] آ ق زبده: کشیدند، [9] آ ق زبده: شد ـ بعدش در زبده +: مثل حصیری که در چند به مقدار یک قدم وی، [10] فقط ک: آید، نسخ دیگر: آمد، [11] کذا در ک، نسخ دیگر و زبده: نواختند، [12] زبده: بر تخت بنشست و قرار گرفت، ـ ق: در حمله بودند (بجای در حمله اند)، [13] زبده: نزدیک تخت بروند و فرمودند که سر بر زمین نهید، [14] زبده: پس اشارت کردکه ایشانرا بنشانید، هر یک را بجای او پیش سر ها [ی] شیر ها [ی] که نهاده بود و نیز بنشاندند،

مولانا قاضیؒ گفت: هشت سالست که این تخت طلا کرده اند و درین مدت ازان هیچ نسوده، و دیگر ستونها و پلها و چوبهای این عمارت از جوشه رنگ کرده و روغن داده که استادان ریح مسکون دران چیرانند، و شیرها طعام و نقل و نخل بندی پیش پادشاه نهاده، و از چپ و راست تخت داجیان صاحب وجود ایستاده، و ترکش و شمشیر بسته و سپر حایل کرده و درپس پشت ایشان سپاهیان ناچخها گرفته و جمعی شمشیرها برهنه داشته، و در طرف چپ که پیش ایشان زیاده از راست است جای ایلچیان بود، پیش امراء و هر کس که تعظیم کنند سه شیره نهند، و ازان فرود تر دو تا بیک شیره، و شاید که دران روز هزار شیره مرتب بل زیاده پیش مردم نهاده باشند، و دیگر پیش تخت پادشاه نزدیک پنجره طنبی کورکه بزرگ نهاده و شخصی بر بالای صندلی بلند ایستاده و پهلوی او اهل شاز منتظر، و پیش تخت هفت چتر هفت رنگ، و برون طنبی چپ و راست (ورق ۳۳۹) قریب دویست هزار سلاح دار ایستاده، و برابر تخت مقدار گز وار که بکمان سخت اندازند مثل جنبلق (؟) ده گز در ده گز،

---

۱ زبده: در ترتیب قطب الدین (بجای قاضی)، ۲ زبده: این طلا کاری او هیچ ساده نشده است،
۳ زبده: قطعا استادان عراق و خراسان مثل ان رنگ و روغن بکار نمیتوانند برد،
۴ آ: ، ۵ زبده: ، ۶ زبده +: ناخنهائی دراز در دست،
۷ ق: بعضی، زبده: درپس پشت ایشان جماعتی، ۸ ازروی ق و زبده (۳۳۹ ل)،
۹ زبده: در برابر (بجای پیش)، ۱۰ زبده: پیش، ۱۱ زبده +: از انواع، ۱۲ زبده: آن هریک از رنگی در غایت تکلف، ۱۳ دیگر نسخ و زبده: قریب، ۱۴ ق (ص ۳۲۰): یک کز وار، زبده: یک کز وار، ۱۵ آ: جنلق، ب: جبلق، ق: جینلق، اک: مثل متن، با: جنبلق، در زبده بیاض درین موضع، ۱۶ فقط آ، صورت جمله در زبده: مثل ..... بزرگی کرده کز باشد،

واز برای[1] پادشاه پنج بار سر بر زمین نهادند، و پادشاه از تخت فرود آمده ایلچیان را بیرون بردند و فرمودند که خود را سبک کنید که در میان طوی بقضاء حاجت بیرون نمی توان آمد، ایلچیان پراگنده گشته باز جمع شدند، و درون رفته از کمپاس اوّل و دوم که تخنگاه داداست گذشته بکرپاس سیوم درآمدند، یعنی بغایت کشاده، فرشهای خوب[2] از سنگ تراشیده، و در پیش آن[3] طنبی بزرگ شصت[4] گز، روی[5] اردو و کوشکها و روی عمارات، و درخانهای خطاییان برجانب جنوب باشد، و درون طنبی تختی[6] بعظمت نهاده، از[7] قد مردی بلند تر، واز سه طرف نردبانهای نقره، یکی از پیش و دو از چپ و راست، و دو خواجه سرا ایستاده و بر دهان چیزی بسته از کاغذ مقوی تا بن گوش، و باز تختی[8] خرد تر بر بالای آن تخت نهاده مثل[9] صندلی امّا بزرگتر، گوشهای بسیار و متکا[10] دارد و پایهای غریب، واز چپ و راست مثل عود سوزی[11] یا قبّه که بر سر آن نهاده اند، مجموع[12] آنها از چوب مطلا کرده اند ع

توگفتی همه خود مجسّم طلاست

---

[1] ق زبده: بهر، [2] زبده: آوردند، [3] زبده: درغایت خوبی ولطافت،
[4] ب آ ق: پیشان آن، با زبده: پشانی ان، [5] زبده: که مقدار شصت گز بود،
[6] زبده: درویی ازدو[اردو] ان کوشکها برجانب جنوب وقاعده ختایی [در] عمارت ایشان آنست کرویی عمارت و درخانه برجانب جنوب میکنند، [7] آ: تخت،
[8] از زبده افتاده است، [9] آ: تخت، [10] زبده (۳۹۰ ب): آن مثل صندلی است که برتخت می نهند امّا از صندلی بزرگتر، [11] باقی (ص ۳۲۲ س): متکا دارد،
[12] ب: متکا دارد، [13] زبده: بلند، [14] زبده: و آن تخت
(د) عود سوز و صندلی مجموع،

درین یک خانه مقرر کرده، و دیگ و کاسه و چمچه و شیره، و هر روز ده کس را یک گوسفند و یک قاز و دو مرغ و هر یک را دو من شرع آرد و یک کاسهٔ بزرگ برنج، و دو کلیچهٔ بزرگ با حلوا و یک ظرف عسل و سیر و پیاز و سرکه و نمک و ترهای ملون و دو کوزه دراسون و یک طبق نقل و چند خدمتکار صاحب حسن بر دو قدم از بام تا شام و از شام تا بام،

روز دیگر نهم ذی الحجه هنوز شب بود که سچمن آمد یعنی شقاول*، ایلچیان را گفت: برخیزید که بادشاه طوی می دهد، و اسپان بازین آورده ایشان را سوار کرد و به اردوی پادشاه برد، و ایشان را در کریاس اول نشاندند تا روز، و آنزمان قرب دویست سیصد هزار آدمی جمع شده بودند، چون روز شد آن سه دروازه کشادند و ایلچیان را بپای تختگاه داد بردند

---

۱ زبده: یک دیگ، ۲ باتی: دو، بب اک مثل متن، زبده: آن ده (بجای ده)،

۳ باتی: یک، زبده مثل متن، ۴ آ و نسخ دیگر پر (بجای با)، زبده: اندرون بر، ۵ زبده: ۷ از تربا ملون که درختهای می باشد، ۶ زبده: در آسون، ۷ زبده: جت و جالاک بهم،

۸ زبده +: ایستاده، ۹ زبده + که یک لحظه غایب نشوند، ۱۰ ک آ: سچن،

باتی: سجنین، بب: سچین، اک: سجین، زبده: جمنین؛ — بقول یول (۲، ۳۰۶ I)

لفظ چینی Soojan است بمعنی مرد محل یا خواجه سرا و اینجا مراد از مهماندار ایلچیان،

۱۱ زبده: و صحیح آنها را میگویند که ایشانرا ملازم ایلچیان کرده و دربار دوی بادشاه هر جا که باشد کرکیرق ایلچیان، ایشانرا ست] ایشان راست می سازند چنانکه این جا سقاول گویند ۱۲ زبده (۳۹۸ ل) ایشانرا بیدار کرد که برخیزید، ۱۳ آ ق: زبده مثل متن، ۱۴ آ ق ۷: زبده: ایلچیان، ۱۵ از اینجا تا «دروازه کشادند» (س ۱۱) جمله عبارت را در زبده ۷، ۱۶ فقط آ: بود، ۱۷ با ق آ: دروازه را، ۱۸ با بب اک آ ی: تخت داد گاه، زبده: تختی که داده بود،

حق تعالی نعمتِ فراوان ارزانی داشته، دیگر گفت: ایلچی میخواهیم بقرا یوسف فرستم که آنجا اسپان خوب اند، در راه امنی هست؟ ایلچیان گفتند: راه امن است اگر حکم سلطان شاه رخ باشد گفت: آزاد دانسته ام، از راه دور آمده اید برخیزید و آش خورید، (۳۳۸ب)

و ایلچیان را بفضای اول برند و هر یک را یک شیره و صندلی نهادند و بر هر شیره چنانچه پیشتر گفته شده بود آش خوردند،

و ایشان را بیاخانه برند و در یاخانه در هر خانه کتی خوب و بستر و بالش اطلس و کمخا و کفش کمخا در غایت نازکی دوخته و کوشکه و جنبلق (؟) و صندلی و منقل و جایگاه آتش و دیگ دیگر از چپ و راست با بستر و بالش اطلس و کمخا و زیلوچها و حصیرهای نازک، هر کس را بدین نسق

ق: با امیر قرا یوسف (بجای قرا یوسف)، زبده مثل متن، - امیر قرا یوسف از تراکمهٔ قراقویونلو بود که در حدود ۷۹۰ه بر تخت نشست و در اثنای یورشهای تیمور بترات از ملک خود فرار شد و بالآخر بعد وفات تیمور در ۸۰۸ه باز باطمینان بر تخت سلطنت نشست و در ۸۱۲ه وفات کرد، ق: راه امنیست، زبده: ازین امنی هست، زبده: اما اگر (بجای اگر)، زبده +: تواند رفت، زبده: آری آزاد، زبده +: که نشسته بودند، فقط آ: پیش نهادند، زبده: از نقل دغیره جنابذ الخ، زبده: بیاهی که از برای ایشان تعیین کرده بودند برند و سلطانقشاه و بخشی ملک که نوکران امیرزاده اعظم مغیث الحق والدین الغ بیک کورکان خلد الله تعالی ملکه بودند که ایشانرا در یاخانه نزدیک آن فرود آورده بودند درین یاخانها در هر خانه کتی تکلف،

ب: از ردی اک ب ق و زبده (۳۹۷ب) ب: ب با ق -، زبده مثل متن، ک: جنبلق، ب: جبلق، با چسلق، ق دص ۳۲۵ جنبلق، زبده -، زبده -، با ق -، زبده مثل متن، زبده +: که از طول و عرض پیچیده می شود و نمی شکند،

سر نهاده پیشانی بر زمین نرسانند[1]، بعد ازان مکتوب حضرت شاه رخی و جناب بایسنغری و باقی شاهزادگان و امراء را در پارچهٔ اطلس زرد پیچیده بدو دست بلند گرفتند، و قاعدهٔ اهل خطای آنست که هر چه تعلق بپادشاه دارد در زرد[3] می پیچند، مولانا قاضی آمد و آن مکاتیب ستده بخواجه سرائی که پیش تخت پادشاه بود داد، و خواجه سرای پیش پادشاه برد و پادشاه گرفت و کشاد و دید و باز بخواجه سرا داد[4]، و پادشاه از صندلی فرود آمده بر تخت نشست و سه[5] هزار جامه آوردند، هزار[6] دگله و دو هزار قبا[7]، و خویشان و فرزندان را قبا[8] پوشانید، و هفت نفر از ایلچیان[9] نزدیک او[10] آوردند شادی خواجه و کوکجه[11] و سلطان احمد و غیاث الدین و ارغداق و اردوان و تاج الدین و ایشان زانو زده، پادشاه احوال حضرت شاه رخی پرسید و بعد ازان پرسید که[12]: قرایوسف ایلچی می فرستد، و مال می آورند[13]؟ گفتند: آری و داجیان نیز دیدند که ایلچیان[14] او آمده بود (کذا) و مال آورده، دیگر پرسید که نرخ غله آنجا گرانست یا ارزان و نعمت فراوان؟ گفتند: غله ارزانست و نعمت فراوان، گفت: آری چون[15] دل باخدای راست است*

---

[1] کذا در ک، دیگر نسخ: نرسانیدند؛ زبده: رسانیدند؛ [2] زبده ؛ [3] فقط آ: پارچهٔ زرد، زبده مثل متن، [4] زبده ؛ [5] اک آ ب ب ق (ص ۳۴۴): سه هزار، [6] ق: از دگله هزار الخ (بجای هزار الخ) زبده: یکی دگله و دو قبا، [7] آ ق زبده: جامه (بجای قبا)، [8] اک آ ق ؛ [9] ایلچیان را: زبده مثل متن: [10] ق ؛ [11] زبده ؛ کوچکه (مصحفا بجای کوکجه)، [12] ق: که امیر بجای که، زبده (۳۹۷) مثل متن، - و تقریبا یک ماه پیش ازین سوال و جواب قرایوسف فوت کرده بود، رک پس [13] فقط آ: دهد، زبده مثل متن، [14] کذا در ک، زبده، اک آ ب ب ق: ایلچی، [15] آ، زبده مثل متن، [15a] آ: چون دل خدای یا پادشاه راست ست ق: چون دل پادشاه با خدای خود راست است، زبده: چون دل با دشاه با خدائی درست است،

سرها از تخته بیرون[1]، و هر یک را کسی مؤکل موی گناه‌گار گرفته منتظر تا بادشاه چه حکم فرماید، جمعی را زندان و بعضی را قتل فرموده، و در مجموع خطا هیچ امیر و دارو غه را حکم قتل نیست، هر کس گناه کرد گناه او را بر تخته پاره‌ئ نوشته در گردنش آویخته باز بخیر و دو شاخه و هر چه حدّ گناه اوست در کیش کافری[2] و بجانب خان بالق پای تخت روان کردند، اگر یک ساله راه است جائی نمی تواند بود تا بآنجا نرسد،

بعد[3] از آن[4] ایلچیان را از دیگ تخت بردند بمسافت[5] پانزده گز[6] و امیری[7] زانو زده و بخط خطائی احوال ایلچیان نوشته برخواند مضمون آنکه:

از راه دور از پیش حضرت شاه رخی و فرزندان او[8] ایلچیان آمده اند و برای بادشاه تبرکات آورده و بپای تخت بسرزمین آمده اند، مولانا حاجی یوسف قاضی که از امرای تومان و مقربان پادشاه بود[9] و از دوازده دیوان بادشاه یکی تعلق باو می[10] داشت[11] پیش آمد با چند نفر از مسلمانان زبان دان[12] و ایلچیان را گفتند[13]: اول دو تا[14] شوید و بعد از آن سر بر زمین نهید سر کرنت[15]، ایلچیان

---

[1] زبدة (۶ ۳۹ ب): ایشان، [2] فقط آ، [3] این درست نیست

رک برتولد ج ۱ ص ۷۱، [4] زبدة: القصه چون بندیان رفتند،

[5] زبدة: چنانکه تا تخت پادشاه مقدار پانزده گز مسافت ماند، [6] زبدة: یک کس از آن میان

که تخته دوست دارند، [7] فی زبدة، [8] بت: ایلچی، [9] زبدة +:

و زبان دان عربی و پارسی و ترکی و مغولی و ختائی و کلجی میان بادشاه و ایلچیان،

[10] آتی زبدة (۶ ۳۹ ب): داشت،

[11] زبدة +: عربی و پارسی و غیره که تابع او بودند بر گرد مسلمانان بایستادند و گفتند،

[12] باز زبدة: دو تا،

کرگوئی یک متنفس اینجا نیست،

و پادشاه از حرم بیرون آمد و نردبانی از نقره پنج پایه بر تخت* نهادند و بر بالای تخت صندلی از زر، پادشاه بر تخت برآمد و بر صندلی نشست، مروی[1] میانه بالا محاسنی نه بزرگ و[2] نه کوسه*، مقدار دویست مسیصد موی از میان محاسن چنان درآز[3] که سه چهار حلقه در[4] کنار پادشاه زده بود، و از چپ و راست تخت دو دختر خرد روی موهای خود[5] بر میان سرگره زده*، گردن و عارض (ورق ۳۳۸) کشاده، و مروارید[6] های بزرگ[7] در گوش، و کاغذ و قلم در دست، منتظر که پادشاه چه فرماید، هر[8] چه بر زبان پادشاه گذرد قلمی کنند و چون در حرم رود نوشته بعرض رسانند، اگر حکمی تغییر[9] باید کرد خط بیرون فرستند تا اهل دیوان بدان موجب عمل کنند، فی الجمله چون پادشاه بر تخت قرار گرفت[10] صفها از برابر روی پادشاه ایستاد[11] و ایلچیان را بابندیان دوشادوش پیش پادشاه بردند،

اول یارغوی بندیان پرسیدند، هفتصد کس[12] بودند بعضی دوشاخه بر[13] گردن و بعضی دست و گردن در تخته، و پنج شش را بر تخته دراز در بند کرده

---

[1] زبده: مقدار پنج پایه و بران تخت، [2] فقط در ک، و باقی نسخه، زبده (۳۹۵ ب): و پادشاه (بجای مروی)، [3] باتی (ص ۳۲۲) و نه کوچک نه کوسه، زبده: و نه کوچ [کوچ]، [4] باتی، درازتر، [5] زبده: بر بالای صندلی تا کی بود، [6] ق زبده: کرده (بجای گره زده)، [7] زبده: خوب، [8] زبده: آن روز، [9] ک: تغیر، [10] زبده: ازجانبین خانگیان صفها کشیده بایستادند، [11] ق (ص ۳۲۳) و در زبده گفته است که "مقدار سیصد کس بودند"، [12] آ: باتب ق: درکردن الخ، زبده: درکردن و بعضی زنجیر و بعضی یکدست بر تخته گرفته و بعضی پنج و شش را کرده نها بر یک تخته دراز بند کرده و سر تا از تخته بیرون، هر کس حسب مرتبه و قدر گناه، ق: بند کرده (بجای) در بند کرده،

القصه چون روشن شد آنها که بربالای کوشک منتظر[1] پادشاه بودند* کورکه و دُهل و دمامه و صنج و نی و ناقوس فرو کوفتند و آن سه دروازه را کشادند و خلایق درون دویدند، و قاعدهٔ[2] دردیدن پادشاه دویدنست[3]، چون ازین فضا بفضاء دوم رفتند و آن نیز[4] بنهایت وسیع و دلکش[5] بود و در برابر کوشکی[6] از اول بعظمت تر[7] ساخته آورده‌اند مقدار چهارگز، و گرد تخت مثلث همچو[8] رگاهی[9] قسمین[10] گرفته از اطلس زرد، مجموع[11] زرافشان خطائی کرده[12] و نقوش[13] خطائی سیمرغ و اژدر[14] نموده، و بربالای تخت کرسی اززرنهاده[15] و از چپ[16] و راست خطابیان صف کشیده ایستاده[17]، اول امرای تومان و هزاره و صده بنهایت[18] بسیار*، هریک را در دست راست تخته مقدار یک گز شرع طول و در عرض یک[19] چارک*، و بغیر آن درجائی ننگرند، و در عقب ایشان فزون[20] از حد و شمار* جیبا پوشان و نیزه داران و بعضی شمشیرهای برسنه در[21] دست، صفها راست ایستاده[22]، مجموع چنان خاموش

---

[1] زبده: بودند و منتظر که پادشاه کی بتخت برآید، [2] ک: قاعده در دیدن پادشاه دیدنست تصحیح از روی ب ک ق، زبده (ص ۳۹۵) قاعده ایشان چنانست که بدیدن پادشاه دویده دوند [دوندی]، [3] زبده: قریب سیصد قدم [4] ق: هر کوشکی، [5] زبده +: وپیش کشاده، [6] زبده مثل بلسک، [7] ک: قیس، آ: قسین، ک با ب ق (ص ۳۲۲) وزبده مثل متن، [8] با ق —، ب: مجموع زرافشان، [9] ب —، صورت جمله در زبده: با زردها و سیمرغ و نقوش ختائی، [10] ق: اژدها، [11] زبده: نهادند، [12] فقط آ: صف، [13] زبده: ایستادند، [14] زبده: قریب صد هزار، [15] کذا در ک، در نسخ دیگر: چهار یک، صورت جمله در زبده: یک گز در چهار یک شرع [16] زبده: مقدار دویست هزار دیگر [17] زبده: در دست ایستاده و صفها راست کرده

چون ایلچیان درآمدند فضائی دیدند بغایت وسیع وجانفزای وهوائی بسیار لطیف ودلکشا، ودر پیش آن بُنگ کوشکی کرسی آن سی گز، ودر بالای کرسی ستونهای پنجاه گزی برپای کرده وعمارات بر بالای آن، وطنبی ساخته شصت گز در چهل گز، ودر پیش ستونها سه دروازه، میانی بزرگ تر و چپ و راست خرد تر واین میانه محل پادشاه است واز طرفین خلق می گزرند، وبر بالای کوشک پشت دروازه چپ وراست کورکه وناقوس نهاده وآویخته ودو کس منتظر ایستاده تا پادشاه کی بتخت برآید، وقریب سیصد هزار آدمی بر درگاه جمع گشته، ودو هزار مغنی ایستاده وآواز بم وزیر باهم ساز کرده برزبان خطائی واصول ایشان دعای پادشاه می گویند، ودو هزار دیگر سلاح دار ناچخ ودورباش وزوبین وحربه وخشت پولاد وتبرزین ونیزه وشمشیر وگرز در دست داشتند وبعضی بادبیزن خطائی وچتر گرفته، ودر اطراف آن فضا خانها وصفها وستونهای معظم برکنار صفها، ودیوار خانها مجموع شبکه وفرش سنگ تراشیده،

---

۱ زبده: چون از دراول درآمدند مسافتی مقدار سی صد گز در دوست وپنجاه گز بود، باقی (ص ۳۲) چون ایلچیان آمدند الخ، ۲ زبده: آن مسافت، ۳ زبده ۴: بوده باشد، ۴ زبده (۴ ۳۹ ب): بعد ازان، ۵ ق زبده: میانین، ۶ باقی: ده، زبده مثل متن، ۷ ق و زبده ـــ، ۸ اک باقی: قریب، زبده مثل متن، ۹ زبده: درین فضا از زن ومرد، ۱۰ زبده: قرب، ۱۱ ک: برهم، ق و زبده مثل متن، ۱۲ بیاض در زبده، ۱۳ زبده کرد برگرد آن حوالی خانها ودر پیش خانها صفهای سرپوشیده وستونهای معظم برکنار صفها، ۱۴ ق: شبکه، زبده: شکو (کذا بالجیم)، ۱۵ زبده ۲: چنانک مجموع استادان هر صنعت درآن حیران بماند،

و درختان نموده[1] و بر دیوارها[2] صورتگر بها[3] کرده در کمال مهارت، و عمارات اطراف در[4] غایت لطافت، و درین شهر[5] نیز چرخ گردانی مثل قمجو[6] اما ازان بزرگتر و بتکلف تر،

و همچنین هر روز چهار فرسنگ و پنج فرسنگ می رفتند تا هشتم ذی الحجه هنوز[7] تاریک بود که بدروازهٔ خان[8] بالق رسیدند | شهری بغایت بزرگ (۳۳۷ب)
چنانچه هر دیواری یک یک فرسنگ بود و بر دیوارها، دور شهر بسبب آنکه هنوز عمارت می کردند صد هزار خوازه[9] بسته بود، و هنگام صبح دروازه نگشوده بودند ایلچیان را ازبرجی که عمارت میکردند شهر درآوردند و بر درکریاس پادشاه فرود آوردند و بر درِ کریاس[10] مقدار هفتصد قدم فرش[11] سنگ تراشیده انداخته بود، پیاده[12] ازروی فرش گذشته بدرار[13] رسیدند، بر[14] هر طرف در پنج پیل ایستاده و خرطوها براه داشته، ایلچیان ازمیان خرطوها گذشتند[15] درون رفتند، قریب صد هزار آدمی آنزمان راکه هنوز روشن نشده بود بر درِ سرای پادشاه بودند،

---

[1] زبده: بمجوع دلکش کاری نموده، و باقی دیوارها، [2] ق (ص ۳۲۰) با زبده: صورت کری، [3] زبده: برین قیاس (بجای در غایت الخ)، [4] زبده: خانه [5] زبده: شکیر کردند هنوز، [6] فقط ب: خان باغی، زبده ۳۹۴ ا): چنانک، خان تالق، [7] آ: چنانکه، زبده ۳۹۴ ا): چنانک، [8] ق —، زبده بعد ش +: که جهار فرسنگ دوران باشد، [9] زبده: جوب فخره که هر یک بنجاه گز بود، باشد خوازه [بسته] بردند [آوردند] [10] زبده: آمدند، [11] زبده: اردو، [12] باقی —، زبده مثل متن، [13] زبده چون بکنار فرش رسیدند ایلچیان را فرمودند که پیاده ازروی آن بگذشتند چون اردو، ق —، و بیاده الخ، [14] زبده: بران طرف دروه پیل بخ ازین طرف و بخ ازان طرف، [15] ق: دور، زبده مثل متن،

برکف هر دست صورت چشمی، و آن بت را هزار دست خوانند، و در خطای شهرتی دارد، و کرسی از سنگ خوب تراشیده که این بت و عمارت بران کرسی است، و دیگر روا قها و منظرها و غرفها بر گرد او چند آشام، [آشام] اوّل از کلهٔ پای او گذشته، و آشام دوم بزانوی او نرسیده، و دیگری از زانوی او گذشته، و دیگری بمیان رسیده، و دیگری بسینه، همچنین تا سر، و سر آن عمارت متکلّف بمقرنس در آورده و چنان پوشیده که مردم در آن حیران اند، و هشت آشام است و در همه آشامها از درون و برون توان گردید، و این بت را ایستاده ساخته اند و دو قدم او که هر یک قریب ده گز باشد بر بالای دو تیغهٔ ریخته ایستاده، و آن خود نمی نماید و گوئی معلق ایستاده، صد هزار خروار برنج تخمیناً در آن عمل خرج شده باشد، و دیگر بتکان خرد ساخته اند از گچ و رنگ آمیزی کرده و کوهها و کمرها از گچ نموده، و دران کوهها و کمرها و غارها و مغارها صور تکری کرده چنانکه نخشیان و رهبانان و جوگیان در حلّه نشسته اند و ریاضت می کشند، و قحقار و تکه و ببر و پلنگ و اژدرها

---

۱ زبده: مجموع، ۲ زبده: دکانی بزرگ محکم، ۳ زبده: عمارات اطراف او،
۴ از روی باقی (۳۱۹) و زبده، ۵ زبده: تا بر او عمارات متکلف استادانه و بعد ازان
سر آن عمارات، — آ: مکلف (بجای متکلف) با، متکلف، ۶ زبده (۳۹ ب):
می شد (بجای اند)، ۷ زبده: تنفر [تیغه؟ = پیچ]، ۸ زبده: —
ک: کوهی (بجای گوئی)، آ: کوهی، ۹ زبده: ... تنگش می باید که صد هزار، ۱۰ زبده:
دیگر بر کردن بت بزرگ بتنها خود تر،
چنانچه مقرنس درین دیار [دیار] می سازند، ۱۱ زبده: و مطلا کرده، ۱۲ زبده:
۱۳ زبده: کنند، ۱۴ زبده: ... لهای کوهی، ۱۵ ک: نخشیان

استوار ساخته و کشتیها را بقلّابهای بزرگ و زنجیرها استحکام داده و بر بالای کشتیها تختها انداخته و همه محکم و هموار ساخته، ایلچیان بی زحمت عبور نمودند، و در آن طرف آب قرامورانِ شهر معظّم بود، ایلچیان را طوی دادند بیشتر از طویهای پیشتر، و درین شهر بتخانهٔ عظیم بود چنانکه از سر حدّ خطای تا آنجا مثل آن عمارت ندیده بودند، و سه ضرابات، و دختران صاحب جمال، اگرچه دختران خطائی بیشتر صاحب حسن اند امّا آن شهر را حسن آباد خوانند، ازانجا بر چند شهر دیگر گذشته دوازدهم ذی قعده بآبی رسیدند دو برابر جیحون، و ازانجا بکشتی سلامت گذشتند،

و از چند آب دیگر بکشتی و پل عبور نموده بیست و هفتم بشهر صدین فورد رسیدند، شهر معظّم و غلبهٔ بسیار، و بتخانه بعظمت، و بتی جسیم از برنج ریخته و مطلّا کرده پنجاه گز در بلندی، متناسب اعضای بر اعضای او صورت دستها،

لـ فقط در ک، در باقی نسخ: ازان، لـ زبده (۲ ۳۹۲ ب): خرابات بزرگ بود و درین [بود درین] شهر دختران صاحب جمال در وی اسیکفتند که ازین دختران بعضی هنوز مهر بکارت دارند، و اصناف بیشه وران بسیار در غایت حذاقت [حراقت ک]، لـ زبده: مردم، لـ بقیاس یول این شهر غالبا Lanchen بوده باشد که دار الخلافهٔ صوبه کانسو است و اغلب که همین را خواجه حسن آباد خوانده، و ایلچیان رود خانهٔ هوانگ هو را مقابل لانچو عبور نموده، لـ در این باب غیر از هوانگ هو نیست که ایلچیان آن را بار دیگر عبور کردند بطلی که حد فاصل است میان صوبهٔ شنسی و شانسی (یول ۱۷ ۲۲ ۷)

لـ آ: بیست و هشتم، زبده (۳ ۳۹۳ ا): سابع عشرین ذی القعدة، لـ زبده: جمعه درین قو ـ بقیاس یول این شهر Chingting fu بوده باشد، لـ زبده: عمارات خوب، از جمله بتخانه، لـ زبده: کوئیا تمام از طلاست مقدار بتخانه گز بلندی آن بت باشد و اعضای آن را جمله مناسب هم ساخته اند، ـ فقط ق رص ۳۹۶ بجای تناسب)، لـ زبده: بر جمله (بجای بر)، لـ زبده +: دست کشیده،

همه[۱] از چوب تراشیده، امّا چنان مطلّا کرده که گوئی تمام طلاست، و سر دابه
در زیر آن و میلی از آهن از زیر تا بالا در آن[۲] تعبیه کرده و یک سر میل بر روی
کرسی آهن نهاده و سر دیگر بر سقف خانه که آن کوشک[۳] در آنجاست
محکم کرده چنانکه در سر دابه باندک حرکتی (ورق ۳۳۷) آن کوشک معظم (۳۳۷ ل)
در حرکت[۴] می آید، مجموع سنجاران[۵] و حدّادان[۶] و نقّاشان عالم باید که از آنجا[۷]
تعلیم صنعت گیرند،

و هر چند سنجان بالق نزدیکتر می شدند در شهرها و یامها طوطیهای ایلچیان
زیادت می دادند، و در[۸] این شهر فجور ختها و چهارپایان ایلچیان را سپردند
و بوقت باز آمدن همه را باز دادند، و آنچه برای پادشاه آورده بودند از
ایلچیان ستاندند[۹] مگر شیر که میرزا بایسنغر فرستاده بود و پهلوان صلاح الدین
شیربان خود بدرگاه پادشاه رسانید[۱۰]،

القصّه هر روز پیامی و هر هفته بشیری می رسید تا چهارم[۱۱] شوّال بآب[۱۲]
قراموران که برابر حیجون[۱۳] بود رسیدند، و بر آن آب پلی بزنجیر و بیست و سه کشتی
بسته بودند[۱۴] هر زنجیر بسطبری رانِ آدمی ده گز از هر طرف بر خشکی گذشته و بر دو طرف
آب دو میل آهن هر یک بسطبری میانِ مردی در زمین محکم کرده و زنجیرها بر آن

---

۱ زبده: و این مجموع، ۲ فقط ک: بران، ۳ ق ص ۳۱۸: سر ۴ ک: کوشت،
۵ زبده: جرخ، ۶ فقط در ک، آ و نسخ دیگر و زبده: و درودگران و آهنگران، ۷ زبده: که تعریف
آن کنند و از انجا، ۸ باق: طوی ـ، در زبده گفته است که طوطیهای ایلچیان و نوکران [را] میداده اند
چندانک سنجان بالق نزدیکتر می شدند تکلّف زیاده میشد، ۹ باق: در
دخو دمخواری آن میکردند ـ ق: شیری (بجای شیر) ۱۰ زبده: بپادشاه هم،
۱۱ the Hoang-ho (پول) ۱۲ ق: جیحون، ۱۳ ق ـ،

یکدست بزیر سر نهاده و یکی بر روی ران، و او را مطلاّ کرده اند، و نام آن شکمانی[1] قومی گویند، و فوج فوج می آیند و پیش آن بتک سر بر زمین می نهند، و در گرد آن عمارت همچون[2] خانهای کاروانسرابت خانها بود[3] انواع پرده های زربفت و کرسیهای مطلاّ و صندلیها و شمعدانها و صراحیهای چینی آراسته بودند، و درین [شهر][4] قبه[5] بتخانه[6] معظم بود،

و خانه دیگر ساخته بودند که مسلمانان آن را چرخ فلک می خوانند[7] مثل کوشکی مثمن، و از زیر تا بالا پانزده طبقه، و در هر طبقه منظرهای مقرنس خطائی و غرفها و ایوانها و برگرد منظرها دلفریبها و انواع صورت ساخته مثل تختی زده و پادشاهی نشسته، و از چپ و راست خادمان و غلامان و دختران ایستاده، و در محوع آن پانزده طبقه منظرهای[8] خرد و بزرگ ساخته بودند و صورتهای بدیع پرداخته*، و در زیر آن کوشک صورت دیوان که آن را بردوش گرفته اند، و در آن کوشک بیست گز بود و بلندی[9] دروازه ده گز*،

---

[1] زبده (۳۹۱ ب)+: وانواع رنگها ولباسها بوشانیده،

[2] فقط ب: شکمان، زبده: سکانی فو

[3] فقط با همچون خانهای کاروانسرای خانها بود،

[4] ک ـ: از روی نسخ دیگر نوشته شد،

[5] با ق ـ: ب: مثل متن،

[6] زبده: جنین معظم،

[7] زبده: خوانند،

[8] زبده +: وهریک بخودی مشغول،

[9] زبده: که در و منظرها ساخته اند از خرد و بزرگ مقداریک وجب و خرد تر و بزرگتر تا مقدار یک گز در یکدیگر،

[10] ق (ص ۳۱۸)..بلندی دوازده گز- حبیب السیر: ارتفاعش دوازده گز، زبده (۳۹۲)..بلندی آن دوازده گز، یول (ج ۱ ص ۱۷۰) حاشیه اهی گوید که عبارت مطلع با ابعاد این کوشک مختلف و ناقابل فهم است،

صف صف بسان مسلمانان در صفهای نماز ستاده، وآنکس که بر پهلوی تخت باشد بزبان خطائی ندائی کند سه بار، بعد ازان داجیان سه بار سر بر زمین نهند و ایلچیان و مردم را نیز تکلیف کنند که سه بار سر نهاده هر کس بسر شیرهای خود رود، و درین روز که دانجی در قبجق مسلمانان را طوی می داد دوازدهم رمضان بود از ایلچیان درخواست کرد طوی پادشاه است و شمارا عزیز داشته چیز خورید، ایلچیان درخواست کردند که در دین ما روا نیست، دانجی ایشان را معذور داشته هرچه ترتیب کرده بود بوثاقهای ایشان فرستاد،

و درین شهر قبجق بتخانه بود پانصد گز در پانصد گز و درمیان آن بتی خسپیده، پنجاه قدم طول آن بت، و نه قدم طول کف پای او و دور کلاه سر او بیست و یک گز، و بتان دیگر پس پشت او و بالای سر او هریک گزی و کمتر و بیشتر، و صورت بخشیان هریک بمقدار آدمی همچنان متحرک که گوئی زنده اند، و بر دیوارها صورتگر بهای خوب کرده این بت بزرگ خسپیده

---

۱ زبده: دانک داجی، ۲ ک: چیز خورید، با ب ق (ص ۳۱۰): چیزی خورید، ا — ، زبده (۳۹۱ ب): چیزی بخورید، ۳ زبده: شادی خواجه و اصحابی که کلان تران ایلچیان بودند ایشان نیز درخواست کردند که ما را این تکلیف میکند، ۴ زبده: ، دانک داجی، ۵ زبده: بس بزرگ چنانکه عمارت اصل بتخانه و آنچه داخل او بود، ۶ ق —، ۷ زبده: این عمارت بتخانه بود در روی، ۸ آ: خفتیده، ق: خفتیده، رک: مارکو پولو (یول ۱: ۱۹۹)، ۹ با: دو گله او، زبده مثل متن، ۱۰ زبده: گز شرع، ۱۱ زبده: بیست گز (بجای گزی)، ۱۲ زبده: باقی دیوارها، ۱۳ ق: صورت های، ۱۴ آ ق زبده: خفتیده، با: خفته،

بردوش می برند ا و در راه هرچند بارندگی و کوه باشد آن پسران (۳۳۹ ب)
عرابها از یام بیام می رسانند، هر عرابه دوازده کس می برند، پسران خوش شکل
مروایدهای دروغی خطائی در گوش و مویها برسر گره زده، و اسپان
بازین و لجام و قجی می آورند، و با فویان تا یام دیگر برسر جلاو بسان پیکان
بتعصب می دوند، و در آخرها یائی گوسفند و قاز و مرغ و برنج و آرد
و عسل و دران سون و عرق و سیر و پیاز در سرکه پرورده و تره ها می دهند،
و در هر شهر ایلچیان را طوی دهند، و دیوان خانه را دوسون می گویند، در
هر دوسون که طوی باشد اول پیش کورکه رو بطرف تختگاه پادشاه تختی
نهند و پرده آویخته و شخصی پهلوی تخت ستاده و نمدی بزرگ پاک در پای
انداخته، و امراء و ایلچیان بر بالای آن نمد و باقی مردم در پس پشت ایشان ۱۰

ا ق: دروغ، زبده مثل متن، ۲ آ بآ ب ق بمثل متن، آ: بتعصب، صورت جمله در زبده: واین ناخویان تا یام جلاو میدوند چنانکه درین بلاد بیکان بتعصب بدوند، حبیب السیر خاتمه بذیل خان بالیق آ: بتعصب یکدیگر پیش پیش اسپ دوند ۳ آ در آ بآ ب ق زبده دوند راندارد، ۴ فقط ک ۵ زبده + بقدر مرتبه که تعیین شده، ۶ آ: در استوان، ب: دراسون، ق: دارسون، با در آسون، زبده (۳۹ ب): دراسو، ــــ، بقول یول دراسو شراییست که چینیان از برنج سازند، ۷ زبده بقول آ بقول آ که درسر که پرورده اند بیرون آن مایحتاج که در یام خانهائی مقرر کرده اند، ۸ ق با دیوان خانه ها، ۹ ب زبده: دسون، با ق مثل متن، ۱۰ ب با: دسون، ۱۱ ق: (در بجای رو)، ۱۲ زبده، خان بالیق که تختگاه پادشاه ایشانست، ۱۳ زبده: پرده آویخته آن پهلوی تخت، ۱۴ ب: زیر، ۱۵ زبده: امرای بزرگ ایلچی از طرف پهلوی آن نمد بداشتند، ۱۶ ق ــ،

بدست یکدیگر داده می رسانند، و کی دی فو عبارت از خانه داری چند است که در محلی ساکن گردانیده اند، و یاشاق و مهم ایشان آن است که چون مکتوب یا خبری رسد شخصی آماده ایستاده در حال کی دی فوی دیگر رساند همچنین تا آنزمان که بپای تخت رسد، و از کی دی فو تا کی دی فوی دیگر ده مژه است، و هر شانزده مژه یک فرسنگ شرع است، جماعتی که در قرغو باشند هر ده روز بنوبت ده کس آیند و آن ده که آنجا باشند روند، اما جمعی که در کی دی فو باشند همانجا ساکن اند و خانها ساخته عمارت و زراعت دارند،

واز سکجو تا قنجو که شهری دیگر است بزرگ تر از سکجو نه یام بود، و در انجا که بزرگتر اجیان سرحد بود درین شهر حاکم است، و در هر یامی چهار صد و پنجاه اسپ و دراز گوش برقه برای ایلچیان می آورند و پنجاه شصت عرابه، و پسران که موکل اسپان بودند ایشانرا با فوگویند و موکلان دراز گوش را لوفو، و آنها که عرابه می کشند چنپو (کذا) و عرابه کشان بسیار باشند که ریسمانهای عرابه گرفته

۱ک: کی دی فو؛ زبده: کیدی قو، ۲ک آ: یاشاق، ۳ک رک بصفحه سابق حاشیه ۱۴،
۴ق: رسانند، ۵ق ے ۵ک رک بصفحه سابق حاشیه ۱۴ ۶ک با ببت.
مژه، ق: مژه، زبده: مره، ۷ک.. مژه، ق: مره، زبده: مژه ۸ فقط ک: آیند،
۹ک رک بصفحه سابق حاشیه ۱۴ ۱۰ Kanchou زبده (۲۹۰ل): دانک واجی،
۱۱ آ ب: یرغو باق (ص ۳۱۶): یرقو، ۱۲ ببت (بهر موضع)
۱۳ ا: ا، ۱۴ آ: چینو ببت چنبو با .. چپلبو،
ق: جیبنو، زبده: چنو، (قاتر میراین کلمه را در ترجمه اش tchifou نوشته است،

از خشت پخته تراشیده فرش انداخته، و خشت پخته آن[۱] بسان سنگ جوهر[۲] دارد[۳]، و بر در تختها پسران خوش شکل ایستاده[۴] و صلای عیش و عشرت در داده[۵]، مردم غریب را رهبری می کنند[۶] و از راه بری می کروند[۷]،

و این اول شهر خطاست و ازین جا تا خان بالق که تختگاه پادشاه است نود و نه یام بود همه معمور، هر یامی برابر شهری و قصبه، و مابین یامها چند قرغو (و) کی دی[۸] [قوی]، قرغو عبارت است از خانهٔ شصت گز بلندی، و دایم ده[۹] کس درین خانه باشند و آنرا چنان ساخته اند که قرغوی دیگر می نماید، چون قصد پیش آید[۱۰] مثل لشکر بیگانه[۱۱] فی الحال آتش کنند تا آن قرغوی دیگر دیده[۱۲] آتش کند، همچنین آتش میکنند تا در یک شبانروز سه ماهه راه واقف شوند که حالی واقع است و مکتوب[۱۳] مشروح متاقب رسد و در کی دی قو[۱۴]

---

۱ زبده: ایشان،
۲ زبده: جوهری دارد و محکم است و بتخانه های جنان می دارند که قطعاً از قاقدورات [قاقدورات] دران نتوان یافت،
۳ زبده: ـــ، ـــ در آ باقی: داده (بجای درداده)
۴ باقی (ص ۳۱۵) ـ ـ ـ
۵ آ: می کنند (بجای می کروند)، ۵ ب ب: بالغی،
۶ آ: دکی دی،
ب ب: دکی دکی قو، آ: دکی و، ق: دکی دی قو و، زبده: کی دی قو،
۷ زبده: بیت،
۸ باقی: دو، زبده مثل متن، ۹ زبده:
ساکن اند بکشک،
۱۰ آ ق: چون قصد باشد، زبده (۳۸۹ ب):
اگر ناگاه قضیه پیدا شد،
۱۱ ق با: بنیدو، ۱۱ زبده ـ: درعقب آتش آن حال که واقع شده است
مکتوب کردند،
۱۲ ب ب: کی دکی قو، باقی: کی دی قو، کی دکی قو،
(همین طور در ما بعد) زبده: کیدی قرا،

شهری معظم و قلعهٔ محکم است. مربّعی درست*، بازارها کشاده، عرض بازار پنجاه گز شرع، همه آب زده و جاروب کشیده، دکانها خوک اهلی، و در دکانان قصاب* گوشت گوسفند و گوشت خوک پهلوی هم آویخته، و در بازارهای ایشان چهار سوی بسیار، و بر سر هر چهار سو چهار طاقی* از چوب مجوزه (کذا) بسته در غایت تکلف و کنگرهای بروی نهاده هم از چوب و مقرنس خطائی بسته، و بر بالای شهر در سر بیست قدم برجی سر پوشیده ساخته، و چهار دروازه بر چهار دیوار شهر برابر هم گشاده از غایت راستی نزدیک می نمود، و از میان شهر تا دروازه راه بسیار بود و بر پشت هر دروازه کوشکی دو طبقه خرپشته برسم خطائی* چنانک در مازندران امّا در مازندران بسفال بیرنگ پوشند و خطاییان بچینی پوشیده اند، و درین شهر چند تخانه بود هر یک قریب بدره جریب بغایت پاک و زمین* آن

---

۱ زبده (۳۸۸ ب): بغایت پاکیزه ۲ ک: مستحکم، ۳ زبده: و وضع شهر مربع درست نهاده چنانچه فقط بطاره و برسکار [برکار] سازند، ۴ زبده +: چنانکه بمثل اگر روغن بریزی جمع توان آورد ۵ زبده +: بسیار، ۶ باق ـ: دکانهای قصابی، ۷ زبده +: و انواع محرفه دکانها نهاده، ۸ فقط ک ـ، ۹ باب: مجوزه، ق: مجوزه، زبده: بجوزه، ۱۰ باق ـ: بب مثل متن، ۱۱ ق زبده: در ۱۲ زبده: در برابر هم ساخته و از غایت راستی ازین در آورد [دروازه] آن یک می نمود چنانکه کسی تصور میکرد که نزدیکست و حالی بدانجا خواهد رسید اما بسیار راه بود، ۱۳ زبده (۳۸۹ ا) و طبقه ساخته بر طریق ختائی که ایشان بپوشش عمارت مجموع خرپشته می سازند ـ در باق کلهٔ خرپشته را ندارد، ۱۴ زبده: بکاشی چینی، ۱۵ فقط با: بدو، زبده مثل متن، ۱۶ زبده: و مجموع زمین آن (بجای بغایت الخ)،

وآن لکلک براصول پای می کوفت[1] وهر طرف، سری جنبانید بنوعی که مردم حیران می شدند، آنروز تا شب مجلس عیش ونشاط در غایت خرمی وانبساط بود[2]،

وهفدهم[3] ماه شعبان بچول درآمده بعد از چند روز بقراول رسیدند، واین قراول قلعه ایست محکم، اطراف آن کوه، وراه آن چنان که از در قلعه درمی باید آمد و بدری دیگر بیرون رفت، ایلچیان بقلعه درآمده همه را شمردند ونام نوشتند واز قلعه بیرون گذاشتند[4]،

واز قراول بشهر سکجو آمدند، وداجیان ایلچیان[5] را در یام خانهٔ بزرگ (ورق ۳۳۶) که بر در شهر بود فرود آوردند، ورخوت ایشان مجموع ستانده (۳۳۶ر) وبدفتر برده سپردند ومایحتاج از ماکول ومشروب ومفروش ومرکوب در یام خانها مرتب می داشتند، هر شب کنیز[6] ودستی[7] جامه خواب ابریشمین بایک خدمتگار فرمان برادر برای هر کس مقرر ومرتب بود، واین سکجو

---

[1] ق: کوید زبده: وبهر جائی خود رامی پوشد چنانکه همین صورت بلکلک مینماید و براصول غنائی که ختائیان میزنند پای می کوبد ـــ ق: کوبد (بجای می کوفت)،

[2] زبده +: وآن استعداد وده روزه راه جول باستقبال ایلچیان آورده بودند،

[3] آ: هفدهم، ک زبده +: وخندق عمیق کرد آن کشیده، ـــ بقول پول (علامه ج) مراد از قراول دروازهٔ دیوار چین است که بصورت قلعه ایست واو را کیایو کوان (یعنی قلعه دروازهٔ یشم) می نامند وپیون سانگ در مأة ششم ذکری از و آورده و در عهد شاهان منگ سلطنت چین این جا منتهی می شد،

[4] آ: گذاشت،

[5] ک: وایلچیان،

[6] نسخهٔ ک: کنکی، ق (ص ۳۱۴): ختی

[7] آ بب ق: دست،

و مردم را در محل مناسب نشانده و کاسه داشته توش[1] و قرا داوند و خوردند، امیر دوسون حاکم دیوان کاسه[2] داشت* و صندوق نخل بندی با او میبردند، هر کرا کاسه[3] دادند شاخچه نخل بندی بر دستار او زده مجلس را گلستانی ساخت، و[4] بازیگران از کاغذ* مقوی صورت[5] جانوران ساخته بر روی بسته بودند و بهیچ وجه روی و گوش ایشان نمی نمود[6] و بر اصول خطائیان رقص می کردند، و پسران همچون آفتاب صراحیهای شراب[7] ناب* در دست ایستاده، و بعضی طبقهای نقل بر[8] کف* از فندق[9] و عناب و چهارمغز و شاه بلوط مقشر و لیمو و سیب و پیاز در سرکه پرورده و ترشاهای[10] دیگر* و خربزه بریده و هندوانه[11] بریده[12] در طبقی خانه خانه جدا جدا بر کف نهاده[13]، چون امیر[14] کسی را کاسه داشت* آن پسر طبق پیش آورد تا هر نقل که میل کند منقل سازد، دیگر لکلکی بزرگ[15] بغایت شبیه ساخته اند* چنانچه پسری در درون او می رود

---

[1] باقی (ص ۳۱۳): خوش؛ ت: به فرهنگ لطائف ترکی آخر همین کتاب؛ [2] زبده (۳۸۷ ب): برخاست و کاسه داشت؛
[3] آ: کاسه، ب ج: کاسه داد، باقی: کاسه میداد، [4] زبده: بعد ازان بازی کرا ازا فرمودند تا بازیها
[5] ق: صور، زبده: صورت ها کرده باتوای که شرح آن تقریر نیابد ازان جمله از کاغذ،
[6] +: که کوئیا وصله ازان حیوانست و میان آن صور در میروند، [7] زبده: و پیالها، [8] ق زبده ـ [9] زبده: قند،
[10] زبده: ترها کرده که در هندیانه، زبده مثل متن، [11] فقط ک: هندیانه، زبده مثل متن، [12] زبده: اینها مجموع بر طبقی خانه خانه ساخته و هر یک را جدا جدا در جای
کرده [13] زبده (۳۸۸ ا): امیر هرا کاسه داشتند [14] زبده: ساخته اند از کرباس و تر و خشک و بر با بروی
زده و منقار و پائی او سرخ کرده بحدیکه مطلق بلکلک میماند اما بزرگتر است،

و در برابر کورکۀ پادشاهی که بر مقامی بلند[1] بود خیمها و خرگاهای چینی و صراحیهای خرد و بزرگ و چینی و نقره[2]، و در[3] چپ و راست کورکه مطربان ایستاده یا نوغن[4]، و کمانچه، و بینبه[5]، و نی دو نوع که در سر و پهلو نفس کنند[6]، و تنبک[7] و موسیقار، و طبل دوروی بر سر مه پایه نهاده[8]، و صنج، و چهار پاره، و دهل[9] همه را با صول و نوادر آورده[10]، و پسران صاحب جمال سُرخی و سفیده[11] مالیده[12] و بسان دختران مروارید ها در گوش کشیده[13] بازی گری ها کردند که ع

مثل آن در زمانه نتوان دید

و از بین[14] فضای کشاده تا چهار دروازه[15] مردان جیبا پوش نیزها در دست از دو طرف راه ایستاده پای[16] از پای برنمیدارند[17]، و بسا اول حاجت نیست[18]

---

[1] زبده بغایت بلند، [2] زبده +: وزر، [3] ق: بر دیگر جای در، [4] ک: یا نوغن، ب ت ق: یانوغن، آ: آ زبده مثل متن، رک به یزدی ۱: ۴۲۴ س ۶، ۴۲۷، س ۸ و ۹ س ۱۰ همه مثل متن بجای بینبه، زبده: سه، خطایی، و یزدی ۱: ۴۲۴ س ۵ پی یارند کوراست، [5] زبده: بعضی نفس در سر نمیکنند احی کنند ابعضی در بهلوی نی، [6] آ: جنک، آ: شک، زبده: طنبک خطایی، [7] زبده +: با صول تا میز نند، [8] زبده دهل در بهلوی ایشان و بازی کران ایستاده، [9] ک: سفیدک، زبده: سفیدی، [10] زبده: که هرکس بیند گوید دختر اند کلا با بر سر و مروارید در گوش، [11] ک: فقطک: بازیها، [12] زبده: از پیش آن صفه، تا چهار دروازه که آن خیمها زده اند، [13] زبده: یکپای بر پای دیگر نمینهند، [14] زبده +: جهت انکه لیاق و سیاست ایشان ازان زیاده است که وصف توان کرد بعد از انکه مردم را بنشانیدند کاسه داشتند و قوس دادند و قزاوه خودند

و خطابیان بصورت مربّع فرود آیند، طناب در طناب*، چنانچه هیچ آفریده میان در نتواند آمد مگر از چهار دروازه که بر چهار طرف آن مربّع گذاشته اند، و میان آن فضائی بزرگ، و در میان فضا دکّانی بلند ساخته مقدار یکجریب و خیمهٔ بزرگ دو تیرهٔ خطائی* در پیش* زده مثل شاه نشینی و امنها* برداشته و تالاری از چوب و سایه بانها چنانچه یکجریب تمام سایه بود و در زیر دو تیرهٔ بزرگ* صندلی واجی نهاده، از چپ و راست صندلیهای دیگر، و ایلچیان بر جانب چپ و امراء خطا بر طرف راست نشستند، و پیش ایشان تعظیم طرف چپ زیاده از طرف راست است ع

که شاه عادل دل در بدن بود سوی چپ

و پیش هر یک از ایلچیان و امراء دو شیره نهادند در یکی گوشت پخته و قاز و مرغ و میوه‌ها خشک خطائی، و در یکی کلیچه و نانهای خوب و نخلی* از کاغذ و ابریشم بغایت خوشنما*، و در پیش باقی مردم هر یک شیرهٔ بود،

---

* فقط کذا ـ ۲ زبده (صفحهٔ)، ۳ ب ب.. مقدار یکجریب و خیمهٔ بزرگ و تیره خطائی، با: مقدار یکجریب تمام سایه بود و خیمهٔ مربع بزرگ دو تیرهٔ خطائی، زبده.. بمقدار یکجریب و خیمهٔ بزرگ دو تیر ختائی، ۳ زبده پیش او ۵ با: دامنها بالا داشته... دو تیره، ب ب مثل متن، ق.. دامنها بر بالا داشته ..... و سایه بانها بر گرد آن و در زیر دو تیرهٔ بزرگ، زبده دامنها برداشته و تالاری از جواب ساخته و از کرباس سائبانها زده چنان که از یک جریب زمین تمام سایه کرده بود و در زیر [زیر] دو جوبه، ۳ زبده ۳۸۷ (ص). نخل بندی و کذا)

۵ گ: فقط در ک، در نسخ باقی: خوش آیند، ۵ ب ب باقی ـ صورت فقره در زبده: و در پیش سائر مردم یک شیره هر یک را،

طویهی مرتب ساختند که در شهرها میسّر نشود، وچون از طعام فارغ شدند انواع مُسکرات[۱] درکار آوردند، و[۲] همه کس را گوسفند و آرد و جَو و ماهیچستان[۳] دادند، و[۴] اینها را با احترام تمام پیش ایلچیان فرستادند، و نسخه گرفتند[۵] که ایلچیان هرکس چند نفر نوکر دارد، و داجیان حجّت گرفتند[۶] که زیادت نگویند که هرکس که دروغ گوی شد او را وقعی نمی ماند، و بازرگانان در سلک نوکران منتظم شده[۷] خدمت می کردند، و نسخه باین تفصیل بود:

امیر شادی خواجه وکوکجه دویست نفر، سلطان احمد و غیاث الدین صد و پنجاه نفر، ارغداق[۸] شصت نفر، اردوان پنجاه نفر، تاج[۹] الدین پنجاه نفر، و ایلچیان[۱۰] میرزا الغ بیگ رفته[۱۱] بودند و قاصدان[۱۲] میرزا ابراهیم سلطان هنوز نرسیده،

۱۰ (۳۴۵ ب) دشانزدهم شعبان ایلچیان را خبر کردند[۱۳] که امروز دانگ[۱۴] داجی که حاکم آن سرحدست[۱۵] طوی پادشاهانه[۱۶] می دهد ایلچیان[۱۷] بحضور او آمدند،

---

[۱] زبده +: از عراق و سرمه، [۲] زبده: و مجموع راست ساختند و بیرون طوی هرکس را، [۳] زبده: ایلچاق سفر و عراقی و سرمه، [۴] زبده: و این ساختگی مجموع از سمرقند آورده (بجای و اینها: الخ)، [۵] زبده: کردند، [۶] باک: دارند، [۷] زبده: می گرفتند که می باید که نوکر زیادتی نمایند که یاساق خنای نیکست تا نیست] و هرکس، [۸] زبده: و بسیار باز رکابان پیش ایلچیان نوکری می شدند، [۹] ک: ارغداق، اک: از عمداق، زبده مثل متن، [۱۰] زبده: خواجه تاج الدین نوکر شاه بدخشان، [۱۱] ک: نوکران، [۱۲] زبده: پیشتر رفته بجای رفته، [۱۳] زبده: نوکران، [۱۴] با: دانچی، ق: داکچی، زبده (۳۰۶ ب): دانک داجی [۱۵] در زبده می گوید که دی حاکم آن سرحد بود که از طرف قاآن است واز سمرقند تا شهر [او] سه یام بود، [۱۶] با: پادشاهی، [۱۷] زبده: و با لشکری پنج شش هزار سوار باستقبال آمده بود، و مجموع ایلچیان سوار شدند و نزدیک بورت دانک داجی آمدند، طریقه فرود آمدن ایشان در صحرا چنان بود لشکریان مربع فرود آمده بودند چنانک پیشتر مسطور شد مربع کنند و خیمها طناب در طناب کشیده،

واز[1] آنجا بیست و پنج زاغ چول و بادیه قطع کرده بهر دو روز آب می یافتند، و دوازدهم ماه شعبان[2] در اثناء بیابان بشیر[3] وگا و قطاس[4] دوچار شدند، و آنجا گاوچنان بزرگ می شود که گویند نوبتی سواری را از پشت زین بسر شاخ ربود و مدتی بر سر شاخ او بود ع

باشد سخنی غریب اگر راست بود

و چهاردهم شعبان[5] بمنزلی رسیدند که از آنجا تا آنجا تا سبکوکه[6] اول شهر خطاست[7] ده روزه راه چول بود[8]، جمعی خطابیان خبر ایلچیان یافته بموجب فرمان[9] استقبال نمودند و بیکر و[10] در مرغزاری[11] صفه عالی ساخته و سایبه[12] با نها افراخته[13] و شیرها و صندلیها نهاده و خوردنیهای قاز[14] و مرغ و گوشت پخته و میوهای خشک و تر بر طبقهای چینی ترتیب داده بودند و بر[15] سر هر شیره نخلی بسته[16] و سبزیها و خوانها آراستند[17]، و در آن[18] بیابان

---

[1] زبده: در خامس عشرین (رجب از آنجا کوچ کردند و بعد ازان[1] اکثر چول بود و هر یک روز ده روز و زیاب میرسیدند، [2] این سه چهار سطور از «در اثناء تا نهاردهم شعبان» بظاهر از زبده افتاده، [3] باقی بیشتر (بجای بشیر) اگ ب: مثل متن، [4] فقط ب: و قطاس (بجای گا و قطاس)، [5] از «وی» زبده، [6] زبده، [7] Sucheau، [8] زبده: ختائیان و قراول ایشان بوده، [9] یعنی مفازه گوبی را عبور کردند، [10] زبده حکم بادشاه ۷ بادشاه ۳ [11] فقط تا «ق» (ص ۳۱۱) بیکر و زراه الخ، باقی نسخ (ب ج اگ آگ) مثل متن، زبده: مرغزاری تره بود دهم دران روز (دران ۲) مرغزار [12] ق: سایبانها بر فرخته، زبده: سایبانی کهاس، [13] زبده (۳۸۶ ا)، از قاز (بجای قاز)، [14] آ ب ب ق: و بر زیر (بجای و زیر)، [15] آق، زبده (۳۸۶ ا): و بر سر شیره (بجای و زیر بر سر هر شیره)، [16] زبده و سبزیها و خانها نهاده، — ق: آراسته (بجای آراستند)،

[17] ک: ... (بجای دران)،

باران وژاله بود واز دَرَه ها وکوهها بسرعت گذشتند* و آخر ماه[1] بشهر طرفان[2] رسیدند، ودرین شهر بیشتر بت پرست بودند و بتخانهٔ بزرگ داشتند[3]، ودر پیشانی[4] صفه صورتی بزرگ بود و می گفتند صورت شاکونی[5] است، ودوم ماه رجب ازانجا کوچ کرده پنجم ماه بقراخواجه رسیدند، ودهم ماه خطابیان آمده اسامی ایلچیان وعدد مردم[6] ایشان نوشتند، ونوزدهم بقصبهٔ اتا[7] صوفی فرود آمدند وانجا یکی از خاندان مصطفوی و فرزندان مرتضوی خاندزاده تاج الدین از سادات ترمذ[8] داماد امیر فخرالدین حاکم مسلمانان قائل بود لنگری ساخته[9] و[10] لنگر اقامت انداخته*،

وبیست ویکم رجب بشهر قائل[11] رسیدند ودرین شهر امیر[12] فخرالدین مسجد[13] عالی وسعد متعالی ساخته ودر غایت تکلف پرداخته بود[14]، وکافران نزدیک مسجد بتخانه[15] داشتند که براطراف آن بتان خرد وبزرگ بصور بدیع نگاشته بودند[16]، وبر درِ بتخانه صورت دو دیو بریکدیگر حمله کرده بودند[17]، ومنکلی تیمور باریری[18] جوانی صاحب[19] جمال* حاکم قائل بود،

---

[1] زبده: جمادی الآخر، [2] ک آ اک: طرقان، ق (ص) ۳۱۰، مثل متن، زبده: طوفان [3] زبده: در غایت تکلف وبتان بسیار در انجا بعضے فو ساخته و بعضے کهنه، [4] فقط ق: پیش آن، باز بده: پیشانی، [5] ک: شاکونی، بت: ساکونی - اک با: شاکونی، زبده: ساکونی، [6] ک: مرد، سرای قراخواجه رک به مارکوپولو دیول ۱، ۱۹۳، بقول یزدی ۱۰۰ میان قراخواجه وسمرقند سه یا سه راه کاروان است، [7] زبده: صوتی تا [8] ک: بخاء نشانه تصحیح از دیگر نسخه ها، [9] ک: زبده [10] زبده [11] فقط ک: زبده [12] زبده [13] فقط ک: امام برای قائل ودیگر مواضع این سفرنامه رک به خرطیهٔ دوم آخر کتاب مارکوپولو مرتبهٔ یول، [14] زبده (۳۸۵ ب)، مسجدی بزرگ ساخته بود [15] فقط ق، ساخته داشتند، زبده، ساخته بودند، [16] زبده بده، وپیش بتی بزرگ مقرار بچوده سالم صورتی از مس ساخته در غایت صنعت خوبی بدیوار آنخانه صورت کرده اند [17] ک: کرده وسنگ میز بهای خوب، [18] اک: باب، با: نموده، ق: زبده، باشد [19] فقط ق، با: امیری، اک: صاحب، امیر باریکای، بهاری، زبده: باری

و باز خبر صلح و تسکین فتنه رسید، و امیر خداداد[1] که صاحب[2] اختیار آن دیار بود بالیچیان رسیده استمالت داد[3] و پیش اویس خان رفت، و ایلچیان
هژدهم جمادی الاولی بموضع بیلغوتو که از حساب[4] محمد بیگ[5] بود رسیدند و چندان
(۳۳۵/ا) توقف کردند که واجبیان و نوکران (ورق ۳۳۵) شاه بدخشان ملحق
شدند، و از بیلغوتو[6] کوچ کرده دو بیست و دوم از آب کشکر[7] گذشته
بیست و سیم محمد بیک حاکم اوس را دیدند، و پسر محمد بیک سلطان شادی
کورگان داماد شاه جهان بود که دختر[8] دیگر او را میرزا محمد جوکی داشت،
و بیست و هشتم[9] بچلکاء یلدوز[10] و ایل شیر بهرام در آمدند[11] و در آن بیابان
بی پایان با آنکه آفتاب در سرطان بود آب دوآنگشت یخ می بست،
و هشتم جمادی الاخری[12] خبر آمد که پسران محمد بیگ و اجی را که ایلچی
۱۰ اویس خان بود غارت کردند[13] و ایلچیان متوهم[14] شده با آنکه اکثر ایام

---

[1] زبده: و امرا با اویس خان [اطاعت] کردند، [2] آ باقی اک: خدایداد، زبده: خدا امداد
[3] زبده: امیر معتبر، [4] زبده +: ایلچیان این شده براه خود رفتند، [5] ب ب ق: جناب،
با اک مثل متن، [6] زبده: ایل محمد بیک، [7] زبده: در بیست و یکم جمادی الاول از انجا،
[8] ق ـــ ... [9] آ ... کیکر، باقی نسخ مثل متن، زبده: کنکر، (بقول فاخر میر غالبا این همان
آبی است که آن را رود کون گرگون میگویند ـ و آن رود معادن رود ایله ندگو است رک به خرابه کتاب ترکستان
[10] رک به زیادات و حواشی آخر همین کتاب، [11] زبده ششم بجای هشتم [12] فقط آ و لندن زبده ۱۳۰۵)
گفته است، دویم غرة جمادی الاول یلدوز در آمدند و انجا گذشته بایل شیر بهرام رسیدند و پسر شیر بهرام انجا بود، رک به یزدی ا
۴۸۴، [13] ب ب ق اک زبده: الاخر، [14] زبده: واجبات [و اجبیان] و ایلچیان متوهم
شده گفتند ما را سعی می باید کرد که خود را زود تر بسر حد ختای برسانیم در اوراد [ه. ه] کمهای سخت
بود و اکثر اوقات باران و تراژی بارید،

ایلچیان[1] شانزدهم[2] ذیقعده* از دارالسلطنهٔ هراة روان شدند و نهم ذی حجه بلخ رسیدند و از کثرت باران[3] زندگی تا غرهٔ محرم سنه ثلاث وعشرین در بلخ ماندند، و ازان جا روان شده بیست و دوم بسمرقند رسیدند، و میرزا الغ بیگ پیشتر ایلچیان خود سلطان شاه و محمد بخشی را با جمعی خطاییان[4] فرستاده بود، ایلچیان خراسان در سمرقند توقف نمودند تا ایلچی میرزا سیورغتمش[5] ارغداق، و ایلچی امیرشاه ملک اردوان، و ایلچی شاه بدخشان تاج الدین[6] جمع آمدند، و باتفاق ایلچیان خطای عاشر صفر از سمرقند بیرون رفتند و از تاشکند و سیرام و آش[7] پره گذشته یازدهم ربیع الآخر بایل[8] مغول* درآمدند و[9] خبر یافتند که اویس خان قصد شیر محمد اغلان کرده الوس بهم برآمده[10]،

---

[1] ق: که ایلچیان، [2] زبده: ششم ذی القعده سنه ثنتی [اثنتین] وعشرین وثمانمایه، [3] ک آ: رسیده، [4] زبده +: وسرا، [5] زبده +: از کنار کلف گذشته — کلف بر کنار آمو دریاست بر راه بخشب در صفحه ۱۸ فرسخ از بلخ، [6] زبده +: کری رفتند [7] زبده بعد ش +: نورالله مرقده - وفات میرزا در ۸۳۳ واقع شد پس ظاهر است که این جمله بعد از وفات میرزا افزوده شده، ش ک: ارغداق اک: او غداق، ق (ص ۳۰۹) مثل متن، زبده: از غلاف، [8] درک — از روی نسخ دیگر تبت شد، زبده: خواجه تاج الدین، [9] فقط آ: تاشکنت

بقول صاحب زبده در اوایل ربیع الاول به تاشکند رسیده و دوازدهم همان ماه به سیحون و در غرهٔ ربیع الآخر به آش پره [10] هشت میل بشرقی چگنت واقع و پیش ازین جا ها ئے مغول به اسیجاب موسوم بود، [11] ک آ: اش پره، اک ق: اشپره، بت: اشن پره، [12] بقول یول Yule بمعنی "بلاد مغول است"، رک به Cathay and the Way thither (ج ۱ ص ۵۲۵)، [13] زبده (۳۸۴ ب) مرغزار با خوش بود و فصل بهار، روز کوچ می کردند، ناگاه خبر رسید، [14] فقط آ: برآمده ـ در زبده دیگر بود که "اویس خان شیر محمد اغلان را طلب داشته بود تا قتل کند و قتل محمد را بعضی از امرای خوانین آن جهت اراده اویس خان باغی شدند و ایل بهم برآمد" این اویس خان از تنظیق تیموری باست رک به ذیل ص ۴۷۲،

در وقایع سنه اثنتین[1] وعشرین مذکورست که حضرت خاقان سعید ایلچیان مُقدّم مُهم شادی خواجه[2] نامزد مملکت ختای فرمود و میرزا بایسنغر سلطان[3] احمد و غیاث الدین نقّاش را ارسال نمود، و بتاکید[4] تمام خواجه غیاث الدین راگفته بود[5] که از آن روز که از دار السلطنهٔ هرات بیرون رود تا بروزی که باز آید در هر شهر و ولایت آنچه بیند از چگونگی راه و صفت ولایت[6] و عمارت[7] و قواعد شهرها و عظمت پادشاهانه و طریقهٔ ضبط و سیاست ایشان و عجایب آن بلاد و دیار و اطوار ملوک نامدار روز بروز[8] بطریق روزنامچه[9] ثبت نماید، درین سال یعنی خمس وعشرین[10] فرستادگان یازدهم رمضان بهراة رسیدند و بملاقات و تشرفات پادشاه ختای بعرض رسانیدند، و حکایات غریب و کلمات عجیب از اوضاع و رسوم آن ممالک تقریر کردند، و چون خواجه غیاث الدین مضمون آن[11] ولایات و حکایات بی غرض و تعصب نوشته بود زبدهٔ[12] و نقاوهٔ آن بسخنان ثبت افتاد[13]، والعهدة علی الراوی، و درین مقام شرح[14] این کلام بنوع بسطی اختتام خواهد یافت،

---

[1] ک: ثمنین، ـ دهمی ست (مصنف، رک بص ۸۱۴ که ذکری بسیار پریشان از رفتن و بازگشتن ایلچیان ختای دارد بدیل و تاریخ ۸۲۵ھ نه ۸۲۳ھ، [2] باب ق ص ۳۰۰) خواجه را، در زبدهٔ خواجه کو کجر (که مطابق است بص ۳۰۳ س ۶)، [3] فقط ک: وسلطان احمد، زبدهٔ مطابق است بمتن، [4] در زبدهٔ ذکر میرزا بایسنغر درین باب نه دارد، [5] ق: ولایات وعمارات، زبدهٔ مثل متن، [6] باقی ـ [7] بازبدهٔ: روزنامچهٔ ق: روزنامچه، [8] درق: وثمانمایهٔ [9] ب ق بآ، [10] زبدهٔ (۳۸۴ ظ): مضمون وحاصل آن حکایات نقل افتاد، [11] باب ق ـ

و آنحضرت فرستادگان را تربیت فرمود و اجازت مراجعت نمود ع

غرقِ انعام و کرم سوی وطن رفتند باز

ذکر ولادت میرزا محمد قاسم بن میرزا محمد جوکی

مبشّران سعادت بشارت دادند که اختر سلطنت از مطلع اقبال طلوع کرد و کوکبِ[1] دولت از افقِ پادشاهی برآمد، و غرّهٔ رمضان جهان از فروغِ طلعت میرزا محمد قاسم روشنی یافت، و عرصهٔ عالم از نورِ ظهورِ او رونق دیگر گرفت، و میرزا محمد جوکی را نهالِ آمال و اَمانی و ثمرهٔ شجرهٔ شادمانی از وجودِ آن مولود که سرّ الاولاد ثمرة الفؤاد بود برآمد،[2] و از طلعت همایون و غرّهٔ میمون آن نور دیده روشنائی چشم جان فزود، و میرزا محمد جوکی لوای لحظت ترتیب نمود* و ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت را انعام و اکرام فرمود، ۱۰

ذکر آمدنِ ایلچیان که بمملکتِ خطای رفته بودند و شرح غرایب و عجایبِ آن دیار

---

[1] فقط ک: کواکب (بجای کوکب)، [2] ک: امالی، ک: در زبده (۳۸۳ ل) گفته است که مجلس عیش و فرحی آراستند و خوش جمال یافت، امرآوارکان دولت شرایط ساحق [؟ ساجق] آثار بجای آورده بلطعت همایون الخ، ک: عنوان در زبده ۳۸۳ ب)؛ ذکر آمدن ایلچیان که بختای رفته بودند و حکایات و قواعد خطا بیه [؟ خطائیه] [؟ متن و ترجمهٔ این فصل را قاتر میر در سلسلهٔ Notices et extraits. جلد ۱۲ حصهٔ اول شایع کرده بود، و متن با التوارخ را که این فصل برآن مبنی است راقم سطور در اورنٹل کالج میگزین" در نومبر ۱۹۲۶ء شایع کرده بود و بیاض وحواشی متعلقه و خصوصیات بین دیگر با در سطور آئنده بمعنی الزبهادر درج کرده می شود ق علامت قنی است که قاتر بیشاگ کرده

ذکر ولادت میرزا ابوالقاسم بابر بهادر بن میرزا بایسنغر

در این سال هفتدهم رجب شاهزاده میرزا ابوالقاسم بابر در احسن ساعات و ایمن اوقات از کتم عدم بعالم وجود آمد، انوار مولد همایونش ساحت عالم روشن ساخت و گلزار روزگار بسعادت ولادت او طراوت گلشن یافت. میرزا بایسنغر بفرح و نشاط اسباب عیش و عشرت ترتیب نمود و حضرت خاقان سعید و ارکان دولت را طوی بعظمت فرمود و چندگاه از صبح تا شام و از شام تا بام خواص و عام ابواب مسرت کشادند و خلایق دست افشان و پای کوبان قدم بر بساط نشاط نهادند.

وچون خاطر همایون را از بزم عشرت فراغت روی نمود اندیشهٔ صواب نمای بتدبیر امور ملکی التفات فرمود، و امیر یوسف خواجه و امیر سیدی را با سه هزار سوار نامدار بمعاونت و امداد امیر الیاس خواجه فرستاد (۳۳۴ب) که باتفاق از آن حدود و برخبر باشند و عراق عجم را ضبط نمایند،

و آخر شعبان نوکران امیر خلیل الله شروانی و امیر سیدی احمد تنکی بدارالسلطنهٔ هراة رسیدند و عرضه داشت و پیشکش بموقف عرض رسانیدند،

---

۱ در زبده (۱۳۸) افزوده است که "مجموع شهزادگان و امرآء و اکابر و اعیان وضیع و شریف هریکی علی قدر مراتبهم و منازلهم" بجلعت فاخره و انواع تربیت ملحوظ و مخطوط گشته،

۲ در زبده این فصل عنوان ذیل را دارد: ذکر فرستادن لشکر بطرف ری .... تاریخ فرستادن این امراء در زبده "عاشر شعبان سنة المذکور" است

۳ زبده: "رابعیست دهم شعبان"

استغناء دارند و خواجه ابوالفضل[1] خواجه ابواللیث ملازم شاهزاده بهم
ربیع الاوّل بدارالسلطنهٔ هراة رسیدند و بدولت دستبوس حضرت
خاقان سعید مشرّف گردیدند، و جناب میرزا بایسنغر از جانب ولایت
طوس و مشهد باز آمده[2] برادران در بارگاه پادشاه عالم پناه بدیدار یکدیگر
شادمان شدند، و میرزا الغ بیگ بشکرانهٔ آنکه حضرت خاقان سعید
بسلامت و سعادت بمستقرّ دولت و سلطنت رسید طوی پادشاهانه
ترتیب نمود و امرای سپاه و اعیان درگاه را بعنایات پادشاهانه اختصاص فرمود
و قرب دو ماه در ملازمت حضرت بدولت گذرانید و[3] اجازت معاودت
یافته عنان عزیمت بصوب ماوراء النهر معطوف گردانید[4] و پای دولت
در رکاب سعادت آورده بر سمند عالم نورد سوار شد بیت
چون فلک عالم نورد و چون قمر منزل گذار[5]
چون ثوابت رهنمای و چون عطارد کاردان[6]
و بمدّت یک هفته از دارالسلطنهٔ هراة بخطّهٔ فردوس مانند سمرقند
رسید ع

بهشت روی زمین خطّهٔ سمرقند است

---

[1] ک: ابوالفضل و بجای تمام ولیت فضل الله ابوالفضل و ابواللیثی (رک به ص ۱۷۰ و حبیب السیر ۳: ۱۳۰)؛ در زبدهٔ نامش فضل بن ابواللیث است
رک به ص ۱۷۶ ح ۴؛ [2] زبدهٔ (۳۸ ب): بعد ازان اجازت خواسته در دوم
جمادی الآخر سنهٔ المذکور بجانب ماوراء النهر معاودت نمود ——— فقط آ: منعطف) بجای
معطوف)، [3] فقط ک: نورد تصحیحاً از نسخ دیگر و زبدهٔ، [4] بعد ش در زبدهٔ:
چون بپوشدی [بپوشیدی] زمین از زخم نعل اوزره
برفشندی آسمان از گرد او بر کستران

مرغ تیز پرّ از بالای گردون بزیری انداخت و فضای هوا از طیور بازی می پرداخت، و آنحضرت چند روز متعاقب صید و شکار فرموده و بعد از فراغت معاودت فرموده و نهم ربیع الاوّل بستقر دولت فرود آمد، و در همین روز میرزا الغ بیگ که از ماوراء النهر عزیمت نموده بود بهراة رسید.

آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان

در سال مقدّم مسطور است که میرزا الغ بیگ قشلاق در بخارا فرموده و چون فصل بهار با قبال اعتدال لیل و نهار زینت باغ و گلزار شد و کوه و دشت نمودار بهشت برین گشت بیت

چمن حکایت باغ بهشت می گوید نه عارضست که نسیه خرید و نقد بهشت

میرزا الغ بیگ برسم تهنیت مقدم همایون که از یورش عراق و آذربایجان بدولت و سعادت معاودت نموده و در مستقر خلافت اقامت فرموده متوجّه خراسان شد، و اکابر ماوراء النهر مثل جناب شیخ الاسلام خواجه عصام الدین و خواجه نظام الدین که چون ماه و آفتاب از مزید القاب

۱ـ آ: بتیر پرّ، اک: تیر پرّ، ۲ـ نقط ورک ـــ، ۳ـ زبده (۳۷۹ ب):
عزیمت معاودت مدار السلطنت فرموده از راه باخرز [باخرز] در نهم ربیع الآخر سنه خمس وعشرین وثمانمایه بدار الامان هراة ..... نزول فرموده، و در روز مقدم رایات همایون امیر و امیر زاده الغبیک کورکان ..... رسیده بود .....
۴ـ نقطک: باغ و شه
زبده (۳۸۰ ب): در هشتم ربیع الآخر خمس وعشرین وثمانمایه بزرگان سمرقند و اکابر ماوراء النهر بدار السلطنت هراة نزول فرموده روز دیگر رایات همایون حضرت اعلا بر سیدند و بموضع باغ زاغان فرود آمدند بعد ازان رایات همایون شاه و شاهزاده چون بحضرت پایتخت رسیدند فقط با مشرف گردیدند (بجای مشرف گردیدند)
۵ـ برای دی رک به حبیب السیر ۳: ۳: ۱۵۹ ۶ـ بظاهر یعبد الرحیم (ص ۱۸۸)

و[1] اوایل حوت موافق اواخر ماه صفر بطرف ولایت زاده و محلات نهضت فرمود و[2] چند روز بمساعدت بخت فیروز بشکار و قوشلامشی اشتغال نمود، وجناب میرزا بایسنغر بموسمی که نسیم صبا مسیح آسا داعیهٔ احیا داشت و باد فروردین براوراق سبزه و ریاحین نقش نگارخانهٔ چین می نگاشت و سحاب روی لالهٔ آتشین بآب لطافت می شست و[3] در اطراف باغ و بوستان نمودار درفش کاویان و گنج شایگان میرست عزم جانب ولایت طوس و مشهد مقدس معلا فرمود، و چون باد پای در مرکب پای باد و رآورد و عنان به سمند آب سیر، آتش گهر داد، و خاقان کامگار و شاهزادهٔ نامدار هر طرف که رایات برافراختند صحرا و بیابان را از شکاری خالی ساختند (ورق ۳۳۴) باز (۳۳۴ز) زره پوش چون تیر از شصت شاه جهانگیر می جست و در پرواز با گردون همراز می شد، و از صدای جلاجل کوه و صحرا پرآواز می کرد، و بزخم شهپر

---

[1] زبده (۳۷۸ا): و بقشلاق برفت و چون فصل زمستان بآخر رسید و چرم خورشید از خانه زحل بر بیت مشتری تحویل کرد ... عزیمت شکار فرموده از باغ زاغان کوچ کرد و بباغ مختار فرود آمد

[2] در اواخر صفر سنه خمس و عشرین و ثمانمایه از اسنجا، [3] زبده —؛ [4] زبده (۳۷۸ب)! و از خاک جنگ (گنج) شایگان بدیدی آورد، [5] آ اک —؛ زبده: و زاد کان [زادکان]، [6] زبده (۳۷۹ا): چون بادپای آورد، [7] ک: آتش گیر، که دیگر نسخ و زبده مثل متن، [8] ببـ: رایت، [9] از زبده ظاهر است که پدر در "براری و صحاری زاده و خواف" و پسر در جانب طوس و مشهد در اکان به شکاری پرداخت [10] زبده مسطور آینده متعلق است، شکار میرزا شاهرخ [11] فقط در ک —؛ از روی نسخ دیگر در زبده ثبت شد،

آمدن شاهان بدخشان بدرگاه سلاطین پناه

شاه سلطان محمود و شاه ارغونشاه روئی امید بدرگاه آسمان رفعت آوردند و یتیم صفر بدار السلطنهٔ هراة رسید بوسیلهٔ امراء بمجلس همایون درآمدند، و حضرت خاقان سعید شاهانه اعزاز و تکریم نموده در جرگاه ملوک و امراء جای ایشان تعیین فرمود، و ایشان صبح و شام بآداب ملازمت قیام می نمودند، و در ضمیر منیر آنحضرت حسن اعتقاد می فزود تا عنایت حضرت شامل احوال شاهان شده فرمان شد فرمودکه امرای کبار مهمات شاهان ساخته و پرداخته همه را تشریفات فاخره پوشانیدند و اجازت مراجعت یافته بولایت خود بازگشتند،

ذکر نهضت همایون بجانب زاوه و محولات و عزیمت میرزا بایسنغر بطرف طوس

حضرت خاقان سعید زمستان بدولت و سعادت در دار السلطنهٔ هراة گذرانیده،

ب فقط ب: شاه، زبده (۳۷۷ ب) شل متن، ز زبده: از سر حسن اخلاص و صفائی عقیدت روی طاعت بقبلهٔ بارگاه، ز زبده: روز شنبه ثالث صفر سنه خمس و عشرین و ظایف مثول بارگاه جهانپناه موظف داشته بسعادت بساط بوس و کرامت تشریف و نواخت مشرف شدند و از سوئی بارگاه همه در طاق کردون رواق سجدهٔ عبودیت آوردند، ف فقط ک: بملازمت، باقی نسخ شل متن، ص در زبده (۳۷۸ ا) گفته است که "بعد از چند روز بمهمات ایشان بر وفق فرمان اعلی ساخته و پرداخته اجازت مراجعت . . . یافته . . . . بولایت خود معاودت نمود، ع عنوان در زبده: ذکر شکار بندی حضرت بجای ذکر نهضت . . . طوس،) ک درک زاده 'بهر موضع' ش آ: بطوس،

مانده و خدمتگاران درگاهیم و خلاف حکم از ما حرکتی صادر نه شده،
درخواست آنکه سفارشی بجانب میرزا ابراهیم سلطان عنایت فرمایند
تا لشکر فارس ترک محاصرهٔ شوشتر نمایند بعد ازآن از فرمودهٔ این
درگاه تجاوز ننمائیم و مال دهیم و بلشکر آییم،
آنحضرت ع

بفریاد آن دادخواهان رسید

نشان همایون بجانب فرزند سعادت مند فرستاد مضمون آنکه :-
"چون رعایای خوزستان وظایف خدمتگاری بجا آورند آن مملکت
را بشرایط مقرره بایشان گذاشته عازم تخت شیراز شود"
شاهزاده بموجب فرموده عمل نمود و رعایای خوزستان بشروط وفا
نمودند تا درین سال خمس و عشرین بازمیرزا ابراهیم سلطان با لشکر گران
متوجه خوزستان شد و آن مملکت را قهراً و قسراً مسخر کرد و رسوم بدعت
و قواعد فساد برافتاد و اساس دین و دولت استحکام داد و سکه و خطبه بنام
و القاب همایون آرایش یافت و آوازهٔ فتح و ولایت خوزستان بمسامع
جهانیان رسید،

---

۱ زبده : مکتوبی، ۲ آنا : آرند الخ، زبده : و بر طریقه اذعان و انقیاد معاش کنند ترک نزاع
و مخالفت کرده و آن ممالک بشرایط مذکور بایشان باز گذارد، و امیرزاده اعظم بموجب فرمان
حضرت اعلا علاقت پناهی سلطنت شعاری ترک محاصره ایشان کرده بشیراز معاودت نمود،
۳ زبده (۳۷۰ و م) : لشکر بافارس زیاده از سال گذشته ساخته گردانید (ه)، ۴ در زبده اخذ زده است
که کوشش مخالفان با بندگان حضرت مفید نیامد و "قلعهٔ سلاسل و حصار آهنین بیش سنان کوه گذار و خنجر آبدار
لشکر منصوره نافع و مفید نیامد"، ۵ فقط آ : و بدعت، زبده مثل متن،

وقایع سنه خمس وعشرین

ذکر لشکر کشیدن میرزا ابراهیم سلطان بجانب خوزستان

چون مملکت خراسان بل ممالک جهان بحسن عنایت و یمن عاطفت حضرت خاقان سعید در رفاهیت بود و توهم آفریده را خلاف آنحضرت در خاطر خطور نمی نمود لاجرم قلم فرخ رقم در اوایل این سال احوال سایر بلاد و دیار بنظر اهل اعتبار خواهد رسانید و نخست قضایای فارس و خوزستان درین داستان گفته شود ان شاء الله تعالی

میرزا ابراهیم سلطان چون از یورش عراق و آذربایجان بدارالملک شیراز معاودت نمود (۳۳۳ ب) و اکابر و اشراف اطراف مملکت فارس رسم تهنیت بجای آوردند و حکام خوزستان بدانچه متوقع بود اقدام نمودند و در قواعد خدمتگاری متقاعد نبودند شاهزاده جوان بخت بصوب خوزستان نهضت فرمود و لشکر دریاموج انجم فوج بولایت خوزستان درآمده جویزه و دزفول را مسخر ساختند و بقایای رعایا پناه بقلعه شوشتر بردند و سپاه منصور قلعه را محصور ساخت و حکام آن دیار بمدافعت روزگار می گذرانیدند و ایلچی فرستاده در ذی الحجه سنه اربع وعشرین بدرگاه عالمپناه که ملجاء سلاطین روی زمین است رسید و تظلم و استغاثت نمود که :-

---

۱ زبده (۳۷۶ ب) : امیرزاده (بجای میرزا)، ۲ این مضمون این سطور را ان شاء الله تعالی در زبده ندارد، ۳ فقط ب : قیام رجای اقدام)، ۴ عبارت زبده : حضرت مخدوم و مخدوم زاده اعظم احتیاط حدود ممالک فرموده خوزستان بدانچه متوقع بود ۵ زبده (۳۷۶ ب) : مضمون طریقه خدمت در غیبت رعایت نموده بودند، ۶ زبده : در پول، مکتوب ایشان اگر چه متضرع و ابتهال استقامت نموده که ما بنده و فرمانبردار و هوا خواه درگه بندگانیم و هرگز بخلاف بندگان آنحضرت از ما حرکتی صادر نشده و نخواهد شد که خلاف رای آنجناب باشد و درخواست نموده که سفارشی بنسبت مخدوم و مخدوم زاده جهان و جهانیان ابراهیم سلطان بهادر خدا الله ملکه نمایند که ترک محاصره و استیصال آن جماعت کرده بهر نوع که بندگی حضرت سلطنت پناهی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه حکم فرمایند از آن تجاوز نکنیم مال بدهیم و بلشکر حاضر شویم و طریقه هوا خواهی و وظیفه آگاهی بجا آوریم،

و امیرارسلان خواجه ترخان از ولایت سوران آمده، و در ماه رجب علی کریت و ابوالليث نوازش یافته بجانب اندگان بموجب فرمان باز رفتند، و امیر جهانشاه ولد امیر قمرالدین رسیده از آمدن خدابردی خبر داد و تربیت یافت، و هفتم شوال نوکر ابوالليث خبر جنگ مخالفان و گرفتاری مراجق و دیگران رسانید، و نوکر محمد سدید از سولقان خبر آورد که پسران پولاد تمور که از محاربه جتا گریخته بودند گرفتار شدند، و میرزا الغ بیگ اواخر ذی قعده عازم بخارا شد و زمستان گذرانیده بهار سنه خمس عزیمت خراسان فرمود و بدولت ملازمت پدر بزرگوار و خاقان کامگار استسعاد یافت،

---

۱ تاریخ آمدنش در زبده تاسع عشرین جمادی الاخر است، ۲ ک: کریت، آ ب: کریت، با: کریت، اک: کریت، برای قوم کریت رک به شرفنامه ۲: ۵۲۷، زبده: شل متن، — در زبده (۳۸۵ ب) تاریخ مراجعت علی و ابوالليث "دوازدهم رجب المرجب" است، ۳ در زبده تاریخ آمدن این امیر "۲۱ رجب است"، ۴ زبده: سابع عشر، بجای مغتم، ۵ زبده: مراجق، ۶ زبده: هزیمت قوی دیگر، ۷ زبده: بولیان — این موضع را در مظان نیافتم، ۸ ب ب اک: پسر، ۹ ب ب: محاربه جتا، با: محاربه جتا، اک: شل متن، ۱۰ با ب اک: بود، ۱۱ با ب اک آ: شده، — صورت جمله در زبده: و خبر آورد که پسر فولاد تیمور با جند نفری دیگر از جتا گریخته بودند و گرفتار شده اند و در غره ذی القعده نوکران ابوالليث و صدیق از کاشغر رسیده اخبار کردند که گرفتار شدن بقایای مخالفان و بیرون رفتن سیدی،

پراندن عازم بخارا شد[1] و چون شهباز خاطر همایون از نشاط شکار و پراندن شاهین و شانقار[2] فراغت یافت موکب منصور بدستور معهود در ظاهر بلدهٔ فاخره قشلاق فرموده[3] و جمعی ایلچیان از جانب ولایت تبت[4] رسیده میرزا الغ بیگ همه را رعایت فرمود و اجازت مراجعت نمود[5]، و حضرت وهّاب بی منّت و فیاض بی ضنّت[6] جناب الغ بیگ را فرزند سعادتمند ارزانی داشت و هشتم محرّم جهان بنور حضور او مشرّف شد[7] و موجب نشاط و سبب انبساط آمد و نام همایون میرزا عبدالرحمن معیّن شد بیت

بفرزانه فرزند شد سربلند که فرخ بود گوهر ارجمند

و ششم[8] جمادی الاولی از مغولستان خبر آمد که محمد اغلان مخالف را قهر کرده پادشاهست[9]، و هفتم[10] ماه ابواللیث از اندگان آمده احوال آن طرف بعرض رسانید، و اغدیی[11] نوکر پیر محمد[12] اغلان و[13] نوکر صدر اسلام رسید،

---

[1] زبدة +: و هفتم محرّم سنه اربع و عشرین و ثمانمایه بارک بخارا فرود آورد آمد (کذا)، [2] آ آ بت اک: شنقار، [3] آ آ بت اک: فرمود، [4] آ: تبت، [5] زبدة (۳۷۴ ب) +: و در اوایل ربیع الاوّل ایلچیان ختائی که از شیراز معاودت نموده بودند از خراسان وغیره بسمرقند رسیدند و ایلچیان ازین طرف همراه ایشان شده بودند رسیدند و هم دران ایام اجازت یافته بجانب ختای رفتند و السّلام علی تاج الهدی، بنده گوید، ذکر ولادت با سعادت امیرزاده عبدالرحمن، [6] اک: ظنّت، بت: صنعت، با آ و زبدة مثل متن، [7] در زبدة گفته است که "در هیشتم ربیع الاوّل سنه اربع و عشرین و ثمانمایه" "اتفاق ولادت با سعادت امیرزاده عبدالرحمن" شد، [8] زبدة (۳۷۵ ا): سادس عشر (بجای ششم)، [9] اک آ بت: پادشاه شد، [10] زبدة: تاسع عشر (بجای هفتم)، [11] با: احدی، ک: آغای، زبدة: احدی، آ بت اک: احدی (و همین صورت را انتخاب کرده شد)، [12] زبدة: احمد (بجای محمد)، [13] زبدة: صاحب (بجای و)،

اگرچه[1] جثه برابر گاو باشد[2] اما گویند با پیل جنگ کند و غالب آید[3]، فی الجمله آن جانور را بصنعتهای غریب از گردون[4] وغیره[5] بدارالسلطنة هراة رسانیدند،

و محمد طیب[6] که از قراباغ اران بموجب[7] نشان عازم مصر و شام شده چون بمصر رسید سلطان شیخی وفات یافته بود و مظفر و تاتار صاحب اختیار آن دیار شده[8]، ایلچی را رعایت نمودند و عرضه داشت نوشتند که اگر موکب همایون عثمان دولت بصوب این مملکت معطوف فرماید آنچه وظایف و تنخواهی باشد بجای آورده شود، و محمد طیب[9] اواخر شوال[10] بدارالسلطنة هراة رسید و عرضه داشتهای اکابر آن بلاد بعرض رسانید،

و سلطان قوشچی که هم از قراباغ بجانب دشت قبچاق[11] رفته بود و محمد خان اورا رعایت فرموده و اظهار دولتخواهی نموده در ماه ذی قعده باز آمد و صورت[12] اخلاص خان عرضه داشت[13]،

ذکر قضایای ماوراء النهر و ولادت میرزا عبدالرحمن

میرزا الغ بیگ در اوایل محرم سنه اربع و عشرین بهوای جانور

---

[1] زبده: جثه برابر گاو بزرگ بیش نیست، [2] زبده: و وقت هست که غالب می آید، [3] زبده: گردونهای بزرگ و غیر ازدهلی، [4] زبده +: و حالا هست و از انجا بوردست بزرگتر شده، [5] آ ب: طیب، اک: طیب، ما: طبیب، زبده مثل متن، [6] در زبده گوید که او برسم ایلچی گری" بیش امیر شیخی که دران ولایت صاحب اختیار شده" رفته بود، [7] از زبده افتاده است، [8] زبده +: و کمتر با تیغی را که برده بود جواب نبشته، و اظهار اذعان و انقیاد نموده، [9] ب: طیب، ما: طبیب، آ اک: طیب، [10] زبده (۳۷۴ ل) +: سنه اربع و عشرین و ثمانمایه، [11] بیش محمد خان فرستاده بودند، [12] فقط آ: قفجاق (بجای قبچاق)، [13] زبده: اخبار آن طرف بعرض همایون رسانیده (بجای صورت اخلاص الخ)، [14] زبده: احوال ماوراء النهر درین سال مذکور،

مخالف شکن شاه فیروزبخت — بفیروزه فالی درآمد بتخت
بزرگان شهر آفرین خواندند — برآن گوهری گوهر افشاندند
همه شهر و کور ابیارا استند — که دیدند از و آنچه میخواستند*

ذکر قضایا که بعد از استقرار در دارالسلطنة هراة ظهور یافت

چون موکب ظفرنشان از یورش عراق و آذربایجان بدولت و سعادت معاودت نمود و رایات نصرت آیات* در دارالسلطنة هراة استقرار فرمود ایلچیان هندوستان از پیش والی دهلی خضرخان رسیدند، و پیش از یورش آذربایجان خضرخان التماس نموده بود که حضرت خاقان سعید قاصدی بجانب او فرستد و آنحضرت مولانا امیر خواجه را که بفصاحت بیان و طلاقت لسان مشهور بود ارسال نمود، و خضرخان فرستاده را رعایت بسیار نمود و تبرکات و بیاکات درصحبت مولوی فرستاد و اساس دولت خود را بالهار نیکوبندگی استحکام داد* از جملهٔ عجایب آن دیار که گذرش آورده بودند، حیوانی غریب شکل، عجیب هیئت، شبیه گاو سمها شگافته، یک شاخ برمیان پیشانی* و هیچ آلت جارحه بر پوست آن جانور کارگر نه، و از پوست او (ورق ۳۳۳) سپر معتبر توان ساخت،

(۳۳۳ر)

---

۱ فقط ک ـ، ۲ ک: وایلچیان، ۳ در زبده (۳۷۳ر) گفته است که "جمعی کثیر از اکابر هند برسم الچی مصاحب و ملازم او بودند" ۴ در زبده افزوده است که وی "ملازم امیر اعظم اعدل امیر حسن صوفی بهادر بود"، ۵ زبده: برسم ایلچی بلاد هند فرستاده، ۶ آ: ۷ زبده (۳۷۳ب): رعایت نموده مال فرستاده بود و کسان خود همراه کرده، ۸ زبده: کرکی، ۹ زبده: غریب شکلی عجیب بزرگی مقدار گاو بزرگ، شد و بشکل نیز شبیه گاو دست سمهای شگافته و شگافته تا آنکه شاخ بیش ندارد و برمیان پیشانی، ـ فقط با سم (بجای سمها) ـ "بعد از یک شاخ تمام شاخ ندارد و در میان ادارد"
۱۰ آ: حارجه، ۱۱ آ: آن ـ در زبده گفته است که "در بلاد هند از پوست او سپری سازند درین بلاد احیاناً بدست می آید"

وآنحضرت[1] از ملک ری بسبب گرمی هوا چند روزی بشکیر گذشت و امیر الیاسخواجه با لشکر گران در ولایت سلطانیه و قزوین و ری و قم گذاشت*، وموکب ظفرنشان او اخر رمضان بمملکت خراسان درآمد، و نویدین[2] اعظم امیر شاهملک اجازت یافته از راه استراباد بخوارزم رفت*، وآنحضرت برعادت معهود در هر شهر و مملکت زیارت[3] مشایخ و اکابر فرمود واز روحانیت اهل الله استمداد نمود، واز حسن اتفاق در وقت عزیمت آنحضرت غرهٔ شوال سنه ثلاث وعشرین در مزار مورد الانوار قطب الاولیاء والمحققین شیخ سعد الملة والدین الحمویی[4] قدس سره نزول فرمود، وهنگام مراجعت غرهٔ شوال سنه اربع در همان منزل مبارک نزول اقبال واقع بود، وآنحضرت در نیشاپور بسعادت زیارت اکابر مشرف شد واز آنجا بجانب مشهد مقدس متوجه عزیمت نمود شعر

سلام علی التربة الذی ضم جسمه فیا نعم مشهود ویا نعم مشهد

وشرف آن روضهٔ مبارک و بقعهٔ متبرک دریافت* وانوار آن برّ روزگار فرخنده آثار تافت، وتوزدهم شوال دار السلطنهٔ هراة مرکز دایرهٔ دولت اقبال آمد واکابر واشراف شرایط استقبال ومراسم تعظیم واجلال بجای آوردند ونثار وپیشکش بتقدیم رسانیدند بیت[5]

---

[1] زبده: روایات همیون بوایت در [ری] آمد بسبب گرمی هوا لشکرهای بسیار کرد تجمیل ازان موضوع بگذشتند،

[2] زبده: لشکرهای که تعلق بدو داشت وچند قشون دیگر بسهت مدد او تعیین فرموده بود در ان بلاد بگذاشت

[3] زبده ــ ، ــ آ: نویدین (بجای نویدین) [4] ک: زیارت، تصحیح قیاسی است،

[5] زبده: بموضع خراسان کویان بزوار - [6] ک: الاولیای [7] آ: آک: الحموی

برای وی رک بص ۳۹۹ و ۴۰۵ نیز بدوله شاه ص ۲۱۴، وص ۲۲۲ که آنجا تاریخ وفاتش دارد (وفات شیخ سعد الدین حموی) نیز رک تعلیم ذریعت ص ۳۵۵،

بُمن عدل و احسان در اوطان خویش با من و امان بودند،

ذکر معاودت از مملکت آذربایجان بصوب ولایت*

چند روز بمساعدت بخت فیروز دارالملک تبریز مستقر سریر خلافت آمد
(۳۳۲ ب) ۱ و اهالی آنجا شرایط خدمتگاری و مراسم جانسپاری بجا آوردند،
ورای عالم آرا که خورشید جهان افروز از فروغ آن نور و ضیا بطرق التماس
اقتباس نماید اقتضای آن فرمود که رایات ظفر آیات بعزم معاودت نهضت
نمود، و اوایل رمضان خاقان سپهر آستان بسلطانیه آمد و ملوک و حکام
آذربایجان را رعایت و عنایت فرمود و امثله و احکام همایون ارزانی داشته
رخصت مراجعت فرمود*، و خاقان ظفر قرین در حدود قزوین
۱۰ لشکرهای فارس و عراق را اجازت داد، و میرزا ابراهیم سلطان
براه درگزین متوجه فارس شد، و میرزا رستم بهادر عازم اصفهان گشت،
و همچنین بولایت یزد و کرمان و کاشان سرداران بموجب فرمان روان گشتند*

---

۱ این عنوان را در زبده ندارد، مضمون فصل بعد تحت کرده است به فصل سابق، — آ: دارالسلطنت
هرات (بجای صوب ولایت)، با: ولایت خراسان دارالملک تبریز، ۲ در
زبده گفته است که سلطان "دو سه روز زیاده در تبریز مقام نفرمود" ۳ فقط
۴ : اواخر، با آ و زبده مثل متن، ۵ زبده: و بهیچ موضع توقف نمی فرمود
(بجای آنچه در متن است)، ۶ زبده: عراق عجم، ۷ زبده
(۳۷۲ ب): رستم بن امیر عمر شیخ بهادر، ۸ زبده —،
با آ: باز رفتند (بجای روان گشتند)،

وآفتاب دولت حضرت خاقان سعید براوج سلطنت لامع شد وماه رایت نصرت ازمطلع سعادت طالع گشت، وآنحضرت حصول این فتح نامدار که طراز فتوحات سلاطین کامگار تواند بود از محض عنایت پروردگار دانست وسجدات شکر بجای آورد و فتح نامها باطراف ممالک ماوراء النهر وترکستان وخراسان وزابل[1] وکابل وسیستان وهندوستان ومازندران وفارس وعراق بل تمام آفاق ارسال فرمود وشکر مواهب الهی بواجبی ادا نمود، ولشکر منصور غنایم نامحصور گرفتند بیت

زبس غارت آوردن از بهر شاه غنیمت نگنجید در عرصگاه
همه روی صحرا پراز خواسته بگنجینها گوهر آراسته

واین فتح همایون نشان غرهٔ شعبان در موضع آلشکر[2] که یخشی[3] گویند روی نمود،

وآنحضرت روز دیگر کوچ فرمود ودرراه نظر سلطان عالمستان براسیران ترکمان افتاد[4] بیت

بخشود بر سختی کارشان زشمشیر خود داد زنهارشان

وبرمصداق شعر

اَحْسِنْ اِلَی النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوْبَهُمْ فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحْسَانُ*

حکم اطلاق آن[5] همه فرمود، وآنحضرت ازراه خوی منتصف شعبان بدارالملک تبریز رسید، ومردم تبریز راکه بیم غارت بود آسیبی نرسید ورعایا

---

[1] آ: زابلستان، ب تا: الشکر، د (زبده ۳۷۲): الشکر، ه تا: اک؛ یخشی، ک زبده +: کرایشان زایلان وفرزند لشکریان بخاری وزاری بسیرونده، ش تا: الاحسان انسان، ل آ: آنها، ش زبده +: [بمو] جب فرموده اسیران کرایشان ازهند وصدفون بودند ومردوغرد کلان همه راکشتند، ش یعنی ازلشکر شاهرخ سلطان،

شعلهٔ رحمت شهاب ثاقب آمد روز جنگ
کز شیاطین اعادی می برآوردی دمار
احتراق انجم سیّاره ثابت کی شدی
گر نه فتی ز آتش تیغ تو برگردون شرار

پرّ دلان را کار از تیر و کمان بتیغ و سنان رسید و بر اطراف معرکه خون چون رود سیحون و جیحون روان بود، اولاد امیر قرا یوسف و امراء ترکمان برگمان آنکه آلات حرب و استظهار بسیار داشتند خود را بخیال محال مرد نبردی پنداشتند، چون ظهور لشکر منصور و قوّت دولت سپاه ظفر پناه معاینه دیدند رخسار امیدشان تیره و چشم امل خیره ماند، و امیرزاده اسکندر هر چند سعی کرد که لشکر خود را یاسا مشی کند نتوانست و بضرورت عزیمت هزیمت کرد و چون سایه از شعاع آفتاب و تذرو از چنگل عقاب گریزان شد، و بسیاری از تراکمه در قید اسار گرفتار شدند بیت

سر رایت شاه برشد بماه — ز غوغای دشمن تهی گشت راه
ز هر سو کشان دشمنی چون نهنگ — بگردن در افسار یا پا لهنگ
گروهی که چون پیل کردند زور — فتادند چون پیله در پای مور
چو خصمان گرفتار خواری شدند — بسی در میان زینهاری شدند

---

۱ فقط با : برش و کریبان ،
۲ زبده (۳۷۱ ل) : چون کثرت اعداد و وفور امداد لشکر منصور معاینه دیدند
و مشاهده کرد ،
۳ زبده + : تشویش و تعرّض لشکر ملتئم و عقد منتظم ایشان
راه یافت . . . . . ترکمانان در مرّ اثلث و مقاومت کرّ و فرّ تمام نمودند اما سعادت مساعدت و دولت شان یار
نبود . . . . . اسکندر ،
۴ مضمون سطور آینده را تا "گنجینها گوهر آراست" (ص ۴۶۳ سطر ۹)
در زبده ندارد ،
۵ اک : در افسار یا ، با : در افشد چون ،
۶ فقط اک : خاری ،

خاقان سعید فرمود که درمیان میدان خرگاه طهارت خانه زدند و بعزم ادای نماز چاشت که مدة العمر آنحضرت وظیفه داشت از سمند عالم نورد فرود آمد و به تأنی تمام طهارت کامل ساخته در نماز شروع نمود و بکمال خضوع و خشوع نماز ادا فرمود و روی نیاز بر زمین اخلاص نهاده و دست امید بسوی آسمان کشاده از حضرت بی نیاز فتح و نصرت طلبید، و چون دانست که تیر دعایش بهدف اجابت رسید پای دولت در رکاب سعادت درآورد و باز در مستقر قول قرار و آرام گرفت ،

و امیر صایب تدبیر غیاث الدین شاه ملک ملازم رکاب عالی بود درین وقت صورت خوب در آیینهٔ اندیشهٔ او رو نمود و مقتضی الحرب خدعة فرمود که نقارهٔ بشارت زده آوازه در انداختند که (ورق ۳۳۲) امیرزاده اسپند را گرفتند، و شاهزاده میرزا بایسنغر چون از تفرقهٔ دوست چپ آگاه شد از قبل قول بسان شهسوار انجم هاجمی دلاوران نامدار که بتیغ آبدار و پیکان آتش بار در مار از دشمنان باد پیمای خاکسار برآورند عزم آن طرف نمود، و حضرت خاقان سعید فرمود که پنجهزار سوار برگستوان دار ع

گردان نامجوی و دلیران نامدار

بمدد شاهزاده رفتند و موکب همایون در ضمان عنایت ملک بیچون روان شد و سپاه نصرت شعار یکبار در جنبش آمد و نایرهٔ قتال و جدال التهاب و اشتعال یافت قطعه

(۳۳۲ر) ۱۰

ا آ آ : آوراد، تصحیح از روی آ آ اک ، ب آ آ : روی ،

ج آ آ : اسپند ، د زبدة (۳۶۹ ب) : بیش (بجای قبل) این کلمه قبول است در لغات فوایح ـ و زبدة مضمون این هفت هشت سطور را خیلی مطول آورده است (از ۳۶۹ ب تا ۳۷۱ ر)

ه اک آ آ : برآورند ، و زبدة (۳۷۰ ر) : مردان قول بمقدار پنج شش هزار سوار ، ز آ آ : بیت ،

باتّفاق امیرابراهیم[1] جهانشاه[2] دران معرکه شجاعتی نمودند که روانِ رستمِ دستان برجانِ ایشان آفرین خواند، و[3] امیر شیخ لقمان[4] براس و[5] امیر محراب ترخان[6] هم از دستِ راست بیت

بنوکِ سنان و بتبرِ خدنگ ربودند از روی خورشید رنگ[7]

و از جوانغار[8] امیر علاء الدین علیکاء[9] کوکلتاش و امیر جلال الدین فیروزشاه و امیر فرمان شیخ جای خود نگاه داشته، دستِ راستِ مخالف برایشان حمله کرد و امیر بوته و خواجه محمّد[10] مشرف سمنانی[11]. جمعی را که در رسالاری[12] دستی نداشتند، پیش راندند، تا آنکه آن گوشه را مفت دانسته تنی[13] چند[14] بدرجهٔ شهادت[15] رسانیدند و خواجه محمد نیز بساطِ زندگی طی کرد. بیت

چنین است تا بوده گردان سپهر که با نوش زهرست و با کینه مهر

از صدمات[16] و حملات[17] نزدیک بود که ترا که گوی ظفر بچوگانِ نصرت بهوکاه[18] (؟) مقصود رسانند و چند قطار شتر رانده با خود فتحی تصور کردند، درین[19] حال حضرت

---

[1] زبده: ابراهیم بن جهانشاه، [2] زبده (۳۶۹ل): و بعد ازیشان امیرزاده مضراب بن امیرحسن صوفی
و امیر شیخ لقمان، [3] زبده —، [4] ک: زنک، آ: وزبده
(۳۶۹ل) مشل ستن، [5] زبده: طرف جب، [6] آ: علیکا،
[7] زبده: شمس الدین محمد مشرف (اما بر مطلع سعدین ص ۴۰۷، قطب الدین بجای شمس الدین،
[8] آ: سلاح شوری، با: صلاح شوری، صورت فقره در زبده: جمعی را که در سلاح شوری (در بعضی [دیگر])
و در سواری دستی نداشتند، [9] زبده: تنی چند از نام برادران تکلیف پیش راند، (فاعل فعل دست
راست مخالف [ن])، [10] ک: کردون، تصحیح از روی زبده، [11] زبده (۳۶۹ب)،
صولات و صدمات مترادف و حملات متعاقب، [12] ک: بهوکاه، آ: ک زبده،
بهوکاه بظاهر بمعنی خوکدانست بمعنی خفره و مغاک (اقرب الموارد) [13] ایضاً بجای ص ۴۰۷ س ۱۱ اسفزار (کرفتند) در زبده ندارد —

جهان خسرو آهنگ پیکار کرد ببدخواه بر چشم بدکار کرد
زغرّیدن کوس خالی دماغ زبین لرزه افتاد بر کوه و راغ
خروشیدن کوس روئینه کاس نیوشنده را داده از جان هراس،

و درین روز سپاه ظفرنشان بغلتی روان شد که از ماه[1] نیزه وران بر صحن صحرا بیشها عیان[2] بود و از عکس تیغ خون افشان روی هوا پُر شهاب[3] نشان می نمود، و سپاه ترکمان چون ذرّات آفتاب بسیار و بسان قطرات امطار[4] بیشمار، همه چون شیر و پیل قوی یال و بزرگ هیکل، و مثل پلنگ و نهنگ خارا دل و آهنین جگر، و مانند ببر و گرگ الماس چنگ و فولاد[5] ببر بیت

سپاهی چو آشفته پیلان مست همه نیزه و گرز و خنجر بدست
گرفته سپر باز چرم نهنگ برافگنده بر گستوان [بر] پلنگ

در برابر آمدند، هر دو لشکر چون دو کوه پولاد صف کشیدند و چون بحر اخضر از باد صرصر در تموّج آمدند، فضای لشکرگاه از جوشن[6] و زره دار[7] آهنین شد، و هوای رزمگاه از برق تیغ و صاعقهٔ سنان[8] آتشین گشت، و آن دو لشکر قیامت اثر درهم آمیختند و نیزه و شمشیر با هم برآویختند*، از آواز کوس و نقاره گوش گردون کر شد و از غلغلهٔ اسپان و غریو دلیران و نعرهٔ نرّهٔ شیران[9] زلزله در کوه و غلغله در گروه افتاد، میرزا رستم بیت

عدو شکار چو رستم، جهانکشای چو آرش[10] خرد پرست چو دستان[11] هنرنمای چو گیرم[12]

---

[1] اک: رخ، [2] زبده: روان، [3] آ: سحاب، [4] آ: پولاد، [5] آ: جوشن و زره دار، زبده (۳۶۸ ر): از جوشن و زره پوش، [6] زبده: خنجر، [7] آ: برآویخت، [8] آ و زبده: شیر مردان، [9] اک: آرش، با: ارس — آرش نام پهلوانی بوده ایرانی از لشکر منوچهر که در صنعت تیراندازی عدیل و نظیر نداشته (برهان) [10] نام زال پدر رستم (برهان) [11] گیرم نام زمین است که پدر سام جد رستم باشد (برهان) — آ: خورم، ب: چهیرم، اک: جهیرم، زبده (۳۶۸ ب): خورم،

وآنحضرت[1] فرمود که سپاه ظفرپناه کوه تا کوه خیمه وخرگاه در جنگ گاه فرود آمدند[2] (کذا) وجمعی گریختگان از طرف ترکمانان آمده عرضه داشتند که پسران امیر قرایوسف دل برمرگ وتن برجنگ نهاده اند وعنان طغیان بدست عصیان داده میگویند بیت

زمرگ ار بترسی نه خود ورگ که جنگ او کند کوتر سد زمرگ

وچون جمشید خورشید از ایوان زرافشان بخلوت سرای مغرب خرامید وجمال جهان افروز روز در نقاب شب تیره نهان گردانید[3] وعرصهٔ عالم جولانگاه سپاه زنگ آمد وجیش جیش از پشت کرهٔ خاک روی بذروهٔ افلاک نهاد وعقل دوربین در وادی اندیشه سرگردان گشت ووهم تیزتگ در بیداء ضلالت گرفتار شد مبارزان طرفین ودلاوران جانبین برسم طلایه از هر دو سپاه[4] آگاه بودند وشب تا روز بشرایط پاس قیام نمودند،

روز دیگر[5] که سلطان جهانکشا وخسرو عالم آرای خورشید برسبر جنگ فلک سوار شد وتیغ لعل پیکر از نیام برکشید وسپر زرین از روی سپهر زنگاری برآورد حضرت[6] خاقان سعید | فرمود که سپاه ظفرپناه بعزم رزم سوار شدند وطبل (۳۳۱ ب)
حرب فرو کوفتند بیت

---

[1] زبده: حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه هم در مقام جنگاه کوه تا کوه سیاه واز زمین تا آسمان خیمه وخرگاه فرود آمدند، [2] زبده (۳۶۷ ب): درین شب نیز جری عظیم کندیدند [ند] وشب همه شب پاس داشتند (بجای وچون جمشید خورشید تابشرایط پاس قیام نمودند)،

ک: کردید، [3] ک مزدوسپاه، [4] زبده: روز سیم،

[5] زبده: حضرت سلطنت شعاری . . . . . عربیت جنگ سلطانی فرموده کوه کاه و کوچ بکر فتند (کذا)، بعدش ابیات غیر ابیات متن)،

بگذاشته حیاو کم انگاشته حیات برداشته حسام و برافراشته سنان

واز طرفین لسان تعبیه شطرنج بر بساط آورد گاه صف آرای گشتند، واز مردان جنگی فضای صحرا تنگی گرفت، واز شدت وصلابت آن دو گروه کوه ستوه پذیرفت، هر دو لشکر چون دو دریای اخضر در تموج آمدند و چون دو کوه پولاد از صرصر تندتر[1] بریکدیگر حمله کردند قطعه[2]

پس هر دو طایفه به نیرو اندر آمدند بریکدگر گشیده همه تیغ خون فشان

این را زمانه داده بفیروزی[3] امتحان وآنرا ستاره کرد بهر روز امتحان

از هیبت بلارک چون برگ گندنا شخص مبارزان شده چون شاخ زعفران

از صاعقه چون باطن آتشکده زمین وز زلزله چو ظاهر فالج زده زمان

روی هوا از نیزه های دلاوران نیستان بود و در میان آثار شجاعت سبارزان صولت شیر ژیان می نمود بیت

شهسواران درمیان نیزه ها جولان کنان چون براطراف نیستان حمله شیران نر

برق خنجر بر جان دلاوران خندان و سر شک تیغ بیمانی بر تن کشتگان گریان و درین روز میرزا رستم بن میرزا عمر شیخ از برانغار[4] جنگی کرد که داستان رستم دستان و هفت خوان مازندران بر طاق نسیان ماند، و امیر ابراهیم امیر جهانشاه هم از جوانغار[5] مردانگی نمود که آثار فرزانگی او بر صفحه روزگار واضح خواهد بود، و پیر حسین سعد را که روی رزمه سپاه ترکمان و پشت لشکر ایشان بود دستگیر کردند،

---

[1] زبده (۳۶۹ ب): از یمین و یسار بسان صرصر، [2] در زبده بجای این قطعه ابیات دیگر آورده است،

[3] آ: به پروزی، [4] زبده (۳۶۹ ر): دست راست،

[5] در مطلع و زبده ابراهیم بدون اضافت ابنی است، اما رک به ص ۴۶۰ حاشیه ۱، [6] آ ها: برانغار، اک: میمنه،

روز دیگر که صبح عالم آرای از افق مشرق طالع شد و آثار طلیعهٔ سحر در اقطار جهان منتشر گشت و شاه انجم سپر شنگرفی از افق سیمابی برآورد و تاج گوهر نگار از تیغ کوهسار بهمو دو رایات لعل پیکر از طرف شرق برافراخت و پرچم شب از روی بیرق روز برگرفت حضرت خاقان سعید که ماه از آفتاب طلعت او فروغ یافت و آفتاب از پرتو رای او روشنی پذیرفت فرمان فرمود که سپاه نصرت پناه بعزم رزم و پیکار سوار شدند بیت

سحر گه بهنگام بانگ خروس — نهادند بر کوهه پیل کوس

(ورق ۴۳۱) شهنشه باسپ اندر آورد پای — بجنبید چون باد لشکر زجای (۴۳۱ر)

و لشکر قیامت اثر که جبال از هیبت آن میگداخت و آسمان از صلابت آن سپهر خورشید می انداخت قطعه[۳]

گردون اثر زمانه تهوّر اجل نهیب — انجم عدو ملایکه نصرت قضا توان
جوشان چو اژدها و ز آسیب شان بکوه — در سنگ سال و ره چو کشف اژدها نهان
هر یک بجای جامهٔ دیبا و جام می — در بر فگنده جوشن و بر کف نهاده جان*

میمنه و میسره آراسته روی بخصم آوردند و قریب نیم فرسنگ پیش رفتند ناگاه سپاه ترکمانان باساز و عدّت فراوان پیدا شد قطعه[۴]

خوشخواره لشکری چو ستاره بانبهی[۵] — صفها کشیده بر صفت راه کهکشان

---

۱ با : سر ، اک مثل متن ، ۲ زبده بعدش + :
بحکم شهنشاه گردون شکوه. بجوشید لشکر چو دریا و کوه
۳ بجای این قطعه در زبده ابیات ذیل را در اثنای حکایت این احوال آورده است : نظم
چو کوه آهنین (آهنین) از جای جنبید — زمین گفتی زسر تا پای جنبید
چهل پنجه هزار اندر مرد کاری — کزین گرد از بلان کارزاری
۴ این قطعه را در زبده —، ۵ آ : باشهها ،

دران سیل کز پای شد تا بفرق یکی ماند کشته یکی گشته غرق

پردلان آثار مردانگی می ساختند و در میدان شجاعت جان در ورطهٔ هلاکت می انداختند، سپهر باسر* سروران سخت روئی پیش آورد[۲] و تنها با گردن گردنان زبان سرزنش دراز کرد و از طرفین حملهای تند کرده هر دو گروه چون کوه آهن ثابت قدم[۳] و پای برجا بودند بیت[۴]

زهر سو نمودند هوش و درنگ که سرعت پشیمانی آرد بجنگ*

آنروز ازان زمان که سلطان شرقی انتساب آفتاب از افق چین طالع شد تا آن هنگام که در ظلام شام غارب گشت* خون از تیغ چون باران از میغ می بارید بیت

برآمد دران دشت بارنده میغ تگرگش زپیکان و باران زتیغ*
چنین بود تا روز بیگاه گشت زشب دامن روز کوتاه گشت[۵]

حضرت خاقان سعید درمیدان[۶] فرود آمد و فرمود که پیش لشکر جرکنند[۷] و بهادران شب همه شب پاس دارند[۸] بیت[۹]

رقیبان لشکر بآئین پاس نگهبان تر از انجم ره شناس*

---

۱ آ: سپهر باسر و با: شسپهر با، — عبارت زبده: مصراع [سپهر با؟] باسر سروران سخت روئی پیش آورد صفها [نیزهها] الخ، ۲ آ: آورده، ۳ آ ک با —، ۴ با —، زبده (۳۶۴ ب): حضرت سلطنت شعاری خلد ملکه وسلطانه دران معارک بیت همی رفت با هوش و رای و درنگ الخ،
۵ ک: غمام فروشد، با: شام غارت کشت، ۶ زبده —، ۷ بعدش در زبده: دو لشکر زپیکار کشتند باز طلایه همی کشت شیب و فراز
۸ زبده (۳۶۵ ب): همان مقام، ۹ آ با ک: کنند، ۱۰ آ: داشتند، ۱۱ زبده —،

درپیش قلب لشکر با جمعی تیر اندازان برپشت فیلان بیت

بر پشت زنده فیلان برنشسته ناوک اندازان
چو عفریتان آتش باز برتلهای خاکستر

باز داشتند، وتر کمانان را اندیشهٔ فیلان هراسان داشت که اسپان ایشان هرگز فیل ندیده بودند، وتدبیر اندیشیده گاوان بقوت راجوالهای کاه بار می کردند وبپلاسها وچوبها مشابه مانند فیل می ساختند، وبعضی فیل مجسم از گل ساخته بودند وآنرا برگستوان پوشیده مردان مسلح برآن سلح شوری میکردند وترکمانان اسپان برآن می دوانیدند تا اسپان بران صورت رام شوند،

فی الجمله بهادران جانبین وسبارزان طرفین درطرد وجالش وناورد ونالش آمدند، آواز طبل ونعرهٔ کوس وصدای کرنای چون رعد وبرق درجوش وخروش آمدند بیت

زآواز وغلغل جهان جوش کرد زکوکب فلک پنبه درگوش کرد

ازسحاب کمانها باران سهام باران شد وتیغها چون صاعقهٔ بارقه رخشان گشت بیت

برآمد کی ابر زنگارگون فرورخت ازدیده دریای خون

ک زبده (۳۶۳ ب) : با بیادکان تیر انداز هریک بضخامت چشم جون کوهیه سیب وطودی عظیم وناوک اندازان برپشت پیلان، ب پیش ازین درزبده + :

یکی چون طور سینا بود واو آویخته ثعبان زبشت او درخشنده کف موسی پیغمبر

ک ب : بلاسها وبجوالها، اک آ با : بجوبها وبلاسها، صورت فقره درزبده : وچوبها وبلاسها آنرا مشابه پیل تعبیه می ساخت، ک آ : ساخت، ش زبده : فی الجمله درین روز چون بیکدیگر رسیدند — درزبده درسطور آینده کلام را خیلی طول داده، ک زبده (۳۶۴ ر) : [وای (آوای)] طبل وصدائی نعل، ش زبده : ناله، ش ها آ اک : آمد، ش نقط ک : یکی،

سخن صلح بوسیله امرای عظام بموقف عرض رسید، اما بجائی نرسید*،
و آنحضرت عزم رزم ترکمان جزم فرمود و هر روز بجانب ایشان کوچ می فرمود تا روز دوشنبه بیست و هفتم رجب المرجب [که عرش رجبا تر عجبا*] اردوی همایون بموضع قروق* فورقاق* فرود آمد و لشکر ترکمان در حدود الشکر [د] بموضعی که بخشی گویند اغروق نشانده و حرکنده یورت خود را استحکام دادند*

(۳۳۰ب) و چون سد سکندر ایستاده بیت

شده غرق آهن ز سر تا بپای همه کوه کوبان پولاد خای

و چند هزار سوار نامدار نیزه گذار* قریب دو فرسنگ از اغروق خود پیشتر آمدند و صف جنگ برآراستند*، و از این طرف حضرت خاقان سعید بتوفیق ربانی و تائید آسمانی آداب لشکرکشی و اسباب سپاه آرائی ترتیب داده میمنه و میسره بشاهزادگان نامدار و نوبینان کامگار و شیران جنگ جوی و دلیران تندخوی آراسته شد و چند زنجیر فیل هر یک بضخامت کوه ثقیل

---

۱ «ک» از روی زبده نوشته شد، ۲ درک ـ، از روی آ و زبده نوشته شد، ۳ آ: قراق قورقاق، اک: قراق قورقان، با: قراقورقان، زبده: فراق فورغان، ۴ ک: الشکر (امارک به ص ۴۹۳ س ۱۰) یزدی (۱: ۶۹۰): الشکرو، ۵ زبده: الطون بخشی می گویند درکنار رود خانه اغرق خود را نشانده بودند و در پیش آن جری کنده و پس آن جر دیواری ساخته و مستعد حرب گشته، ۶ اولش در زبده (۳۶۳ ل) :-

همه جنگ جویان برخاش خر بکین آوری بسته هر یک کمر

۷ در زبده زاید از نصف صفحه در صفت این سواران دارد مثلاً این که "از غایت حرص بمور و جنگ بیوند از حیلوة بریده اند و از کمال شره بموقف کارزار با مرگ بیوستگی جسته"، ۸ زبده: بیاراستند، ۹ آ اک: نظم و ترتیب، ۱۰ آ اک با زبده: مربط،

بصوب ارجیس برافراشت ، و دوازدهم رجب به بندماهی و روز دیگر بارجیس رسید ،

و از جانب میرزا ابراهیم سلطان و امیرشاه ملک قاصد آمده بعرض رسانید که قوت دولت آنحضرت علیکا جالق و سید احمد دیزک را گریزانید و پسر علیکا را گرفته ایل و الوس او را زیروزبر گردانیدند ، و چهاردهم ماه جمعی آغایان از جانب دارالسلطنه هراة رسیدند و در پرده سرای عصمت و عفت محرم حرم گردیدند ، و شانزدهم زین الدین عبدالحمید برسم رسالت از مکه معظمه از پیش والی آن امیرحسن عجلان رسید و شرح اخلاص اکابر آن مقام بزرگ بعرض رسانید ، و امیر محمد خواجه چهره که با امرای منغلای رفته بود با قراول امیرزاده اسکندر جنگ کرده غالب آمد و دوکس را گرفته پیش حضرت آورد ، و میرزا ابراهیم سلطان و امیرشاهملک که بحرب علیکا جالق و سید احمد رفته بودند مظفر و منصور با غنایم نامحصور باز آمدند ، و اولاد امیر قرایوسف چند نوبت ایلچیان فرستاده

---

۱ زبده : روز یکشنبه دوازدهم ، ۲ زبده : درین اثنا از بیش ، ۳ با : علیکا ، اک و زبده مثل متن ، ۴ زبده : جالیق ، ۵ زبده : ترک ، ۶ زبده — ، ۷ زبده : زین الدین عبدالجمیل ، ۸ با : عجلانی ، اک مثل متن ،

۹ در زبده (۳۶۲ ب) بعدش + : در نوزدهم رجب از ارجیس [ارجیس] کوچ فرموده بمنزل اقی فرود آمدند و دران منزل حاجی خلیل از بیش اسکندر و اسفندآمده اظهار عجز و تذلل ایشان میکرد ، در چارشنبه بیست و دوم امیر محمد خواجه جوره — همزه خواجه را دریک و آ ثبت کرده است ۱۰ زبده : کرده بود و کس از ایشان گرفته ، ۱۱ زبده : در روز دیگر امرا ، ۱۲ کذا در زبده ، ۱۳ زبده — ، ۱۴ زبده : روز بیست و چهارم بموضع امیر سلیمن حمزه و حاجی خلیل کرد از بیش اسکندر رسیدند و طلب مصالحه نمودند اما بجایی نرسید ،

ذکر محاربه حضرت خاقان سعید با اولاد امیر قرا یوسف و انهزام ترا کمه

درین اثنا که موکب ظفر لوا عازم تبریز شد بسمع جلال پیوست که پسران امیر قرا یوسف امیرزاده اسکندر و امیرزاده اسپند با لشکری فزون از چون و چند عازم آذربایجان شده اند و نزدیک اخلاط و عادل جوز رسیدند امراء و اعیان باتفاق امیر قرا عثمان که دران ولا از امیرزاده اسکندر روگردان شده بود عرضه داشتند که تا اتباع امیر قرا یوسف را استیصال کلی نشود امور این مملکت انتظام نمی گیرد و احوال اختلال خاص و عام التیام نمی پذیرد، حضرت خاقان سعید سخن امیر قرا عثمان و سایر دولتخواهان بسمع رضا اصغا نمود و از شهر نو بطرف ارجیس معاودت فرمود امیر الیاسخواجه و امیر قرا عثمان را بطریق منغلای بجانب عادل جوز روان داشت و رایات همایون

---

۱ زبده: ۲ زبده: اسفان با یکدیگر اتفاق کرده اند و لشکر ها جمع کرده اند از طرف دیاربکر،
۳ زبده: عبدالجوز رسیده اند این جرأت و جسارت از ایشان غریب نبود که بی رضای بندگی حضرت بسیان ممالک در آیند خاصه انکه بندگی حضرت راهنوز قرب جواری باشد، ۴ زبده: شکستی یافته بود، ۵ زبده (۳۶۲ ل): + و امروز فرصت است چه خداوند خلد الله تعالی ملکه بادویست هزار جرار و کرار غیر فرار بعرصه این ممالک در آمده است، (در سطور بعد گفته است) که از اطراف و جوانب بندگان حضرت [جمع] می شوند و استعداد حرب چندانکه ممکن است مرتب " امروز کسی را نرسد که درین ممالک بخلاف رضای آنحضرت دم زند، ۶ زبده: از نو شهریار،
۷ زبده: عبدالجوز،

رای بر آن قرار یافت که سرداران و کلانتران ولایات را انواع رعایت و اصناف
عنایت نموده همه را رخصت معاودت فرماید و آنحضرت اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ خوانده
(۳۳۰ل) عازم تبریز شود (ورق ۳۳۰) بنابران امیر خلیل[1] الله بجانب شروان[2]،
و امیر اسفندیار[3] بطرف دربند[4]، و قوشتای[5] به اران، و ملک محمد ابن ملک اعظم
بکردستان، و امیر شمس الدین به بدلیس، و امیر محمد کرد با خلاط، و ملک الامراء
به حسن کیف، و پسر سلطان سلیمان بصوب[6] خیزان[7] اجازت یافته روان شدند
و مجموع بصلات پادشاهانه و تشریفات خسروانه مشرف گشته با وطن خود رفتند[8]،
و نوکر امیر عیسی از آلبخق آمده صورت دو تخواهی بعرض رسانید، و امیر
شیخ قبانی[9] بار دیگر شرف بساط بوس یافت، و امیر قراعثمان بسعادت
ملازمت مشرف گشته پیشکشهای مناسب گذرانید[10]، و حسن اخلاص سابق را
بخدمات لایق لاحق گردانید، و [به] خلعتهای شاهوار و اسپان راهوار و کلاه
ملمع و کمر مرصع و صنوف اکرام و فنون انعام و شرف اعزاز مخصوص و ممتاز شد مصراع
دست مدار از کمر مقبلان

---

[1] زبده (۳۶۱ل): خلیل الدین امیر شیخ ابراهیم، [2] زبده: شروان و شماخین، [3] زبده: بسر اسفندیار و دربند، [4] آک: قوی شتای، با: قوستان، زبده: قوستانی (مثل مطلع سعدین ص ۱۴۳)
[5] با آ: بصوب خیران، آک مثل متن، زبده: بحران، — خیزان دیهی است در ولایت موقان، رک به نزهت ص ۹ و بظاهر همان مراد است، نیز رک به شهریاران گمنام از کسروی تبریزی ۱، ۱۰۵، [6] در زبده +: حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه کوچ فرموده به بلور و روز دیگر بنوشهر نزول فرموده، [7] آ: قیان، با آباک مثل متن، رک ص ۱۴۳ و ۱۴۲، [8] زبده: روز دیگر حضرت پادشاهی خلد الله اعتقاد و اخلاص که خود را بدان مزید اختصاص و مستحق رعایت و عنایت میدانست بعرض رسانید (عبارت ناقص است در زبده) [9] تقط ک —،
[10] زبده (۳۶۲ب): تازی بدر بار زر (بجای راهوار)،

که صاحب اختیار آن دیار بود با سرداران و کلانتران بسعادت ملازمت مشرف شد، و امیر علی پسر امیر قراعثمان و کلانتران آق قویونلو (کذا) بر اردوی همایون رسیدند، و ظاهر اغلاط مرکز: اعلام آمد که، و شانزدهم جمادی الاخری ولایت ارجیش از دولت نزول همایون سعادت ترجیس یافت و امیر بایزید پسر دیگر امیر قراعثمان آنجا بدولت ملازمت مشرف شد، و روز دیگر اردوی همایون در آق بلاق با غروق پیوست، و حکم همایون نفاذ یافت که شاهزاده میرزا ابراهیم سلطان و امیر شاهملک بجانب علیکا چالو و سید احمد دیرک روند و آن بی باکان را که سر بمخالفت آورده اند و گردن کشی می کنند گوشمالی بسزا دهند،

ذکر مشورت فرمودن در باب اولاد امیر قرایوسف با [امرا در سیدن - ظ] امیر قراعثمان و رخصت امرای اطراف

چون حضرت خاقان سعید با غروق همایون رسید با امرای کبار مشورت فرمود

+ بعد ش در زبده: امرا و ارکان دولت بعد از تدبر و تشاور صلاح ندیدند که بر بنی [بی] آک سخنان روند بسبب آنک هوای آن طرف و رعایت [در غایت] حرارت نشان میداد [و] اندوهم آن بود که لشکر [را] اگر مازمت رسد، کلانتران و سرداران آن طرف هر یکی علی قدر مراتبهم رعایت و نگاهداشت فرموده عزیمت معاودت مصمم گردانیدند،

۱ زبده (ر ۳۹ ب): علیکا، ۲ آک مثل متن، با: قویلو، زبده: اق قویلق، ۳ بقول صاحب زبده "در روز یکشنبه بهار دهم جمادی الآخر بظاهر اغلاط" رسیدند، ۴ با آک: الآخر، ۵ بالسین (مثل ارجیس) در هر موضع درک آنا درک به حدود العالم (ترجمه) ص ۳۹۵ فقره ۱۲۵، ۶ زبده: اق ملاق، ۷ زبده: خاق، ۸ زبده: درک، ۹ عنوان این فصل در زبده: ذکر اجازت دادن امرا و رسیدن بر قراعثمان (برای) زمین بوس، ۱۰ آک: امرا با طراف، با: امرا با طراف، ۱۱ زبده: بعد کرختن اسفند و لشکر ترکمان چون باغرق معاودت نمودند،

عنان تاب شد شاه فیروز جنگ میان بست بر کین بدخواه تنگ*

موکب منصور غرّهٔ جمادی الاخری دریای اخلاط بر دست چپ گذاشته بهار جبیس[1] رسید و امیر غناشیرین را بجانب قلعهٔ عادل[2] جوز* فرستاد، رایات[3] همایون* متوجه اخلاط گشته بکول سناکی[4] فرود آمد، و در[5] انمقام* امیر غناشیرین که فتح عادل[6] جوز کرده بود سر داران آنجا قدوس[7] و زاهد را با اردوی همایون رسانید و آنحضرت از نواحی اخلاط گذشته در منزل مرکتوکه* مرغزار خرّم بود چند روز توقف نمود، و امیر محمد کرد اخلاطی بدرگاه عالمپناه آمده اخلاط مسخّر گشت، و امیرزاده اسپند در صحرای موش از آوازهٔ سپاه منصور بدیار بکر رفته از آب فرات گذشت*، و امیر شمس الدین بدلیسی احرام ملازمت بسته بقبلهٔ اقبال و کعبهٔ آمال[8] آمد و بعنایات مخصوص شد، و امیر عبدالرحمن حاکم قلعهٔ موش قلعه را تسلیم کرده شرف ملازمت یافت، و امیر دولدای که بموجب[9] فرمان حضرت صاحبقران در قلعهٔ اونیک و آنحدود می بود درین ولا به اردوی اعلا آمده بتقبیل انامل فیاض سرافراز شد، و ملک محمد پسر ملک عزّ الدین شیر

---

[1] کذا در زبده بالسین، نیز رک به ص ۴۴۹ ح ۶. [2] زبده: عبدالجوز،

[3] زبده: و رایات منصوره روز دیگر باسفندلوز نزول فرمود و از انجا، [4] زبده: سنایی،

[5] زبده: دران حال، [6] با: عادل جواز، زبده: عبدالجوز،

[7] فقط اک: فدوس، زبده: قدس، [8] کذا در زبده،

[9] زبده: درین حال اسفندیار پسر امیر یوسف و جمعی از عساکر ترکمان که در حدود (کذا) صحرای موش بودند از مضمای عزیمت همیون خبر یافته آوازهٔ وصول رایات علیون بکوش ایشان رسید . . . . . الخ،

[10] با اک شل متن، آ: اقبال، [11] زبده (۳۶۰ ل): از زمان صاحب قرانی انار الله برهانه دران دیار مانده بود،

برسمت ییلاق الاطاق که در فصل[1] تابستان هوای زمستان دارد روان شد،
وبیستّ وهفتم جمادی الاولی در دامن زرنجی فرود آمد ع
بعزّ و دولت آنجا ساخت منزل

ذکر اجازت فرمودن امراء و آمدن [پسران] امیر قراعثمان باردوی همایون*

رای جهان آرای اقتضای آن فرمود که اغر[2] شوق در دامن زرنجی
توقف نموده باقی لشکر روی بقلع وقمع اعادی آورند، وآنحضرت بدین عزیمت
او[3]آخر جمادی الاولی پای عزم در رکاب عالم ستانی آورده عنان نصرت بدست
تایید گرفت وبا پنجاه هزار سوار همه با ملابس زره وجوشن ومراکب چون کوه
آهن از حدود سرای البقاروان شد بیت[4]
یکی روز کز گردش روزگار بدست آمدش طالع کامگار

---

[1] فقط درک ندارد، [2] زبده (۳۵۹ل): سه شنبه چهارم جمادی الاوّل مانجکه سو و در جمعه بیست وهفتم بغار کوک (کذا) در دامن درنجی افتاده است فرود آمدند،
[3] با: بفر [4] عنوان فصل در زبده (۳۵۹ل): ذکر ایلغار فرمودن بندگی حضرت ورفتن برعقب ترکمانان، — کلمهٔ 'پسران' را درک ندارد، از روی با نوشته شد، [5] زبده: فوجی از هشتم منصور با اغر تهماسم دران حدود توقف نماید، — فقط با: از نجی (درین موضع نقطه بجای زرنجی)، [6] زبده: در روز یکشنبه بیست ونهم، [7] زبده (۳۵۹ب): از برکری گذشته ببندماهیچ نزول فرمود - بیت

تو گفتی که از نعل اسبان زمین بپوشد همه جاودی آهنین

طائفهٔ کبری بایشان نمودند و در مقدمهٔ نوکران میرزا محمد جوکی بر بالای آن قلعهٔ منیع و ذروهٔ آن کوه رفیع مکابره برفتند و مضمون یَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَ تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا نقد وقت شد، و جمعی که بر پشت دروازه بودند زخم دار و افگار فغان الامان برآوردند، و پیش از انکه اهل قلعه را ایمن سازند بعضی بهادران که بر بالای کوه رفته بودند خود را در قلعه انداختند و انوار ظفر از صفحهٔ خنجر پرگوهر پیدا شد و چنین حصنی که تسخیر آن در سر ملوک گذشته نگذشته و هوای فتح آن در ضمیر سلاطین رفته نیامده قهراً و قسراً بضرب تیغ بیلان سپه شکن صف آرای و زخم پیکان گردان عدو بند قلعه کشای از اوّل بامداد تا آخر نماز پیشین به امداد فضل الٰهی مفتوح شد قطعه

فتح و ظفر بجوهر تیغ تو قایمند — نی نی که تیغ تو همه فتحی مجسّم است
نوک سنانت بر ورق نصرت ظفر — صریست کاندو همه آفاق مدغم است
حضرت خاقان سعید بر تیسیر — این فتح همایون شکر حضرت پروردگار (۳۲۹ب)

بجا آورد و سپاه نصرت شعار غنایم بسیار گرفت و موکب آفتاب اشراق

---

۱ زبده : و اصل قلعه بر سر کوهیست بر بلندی و قدی چنانکه حسن ناصره یا [حسن باصره تا] بدوره [بدره] مشاش رسید دوده [ده جای] در مصاعد عقبات [خود را] آسایش دادی . . . . دلاوران جوشن پوش بانیهای کشیده بر روی چنین کوهیے برآمدن گرفتند مقدمه ایشان نوکران ، ۲ زبده (۳۵۸ا) : جوکی محمد ، ۳ ک : مکابره ، زبده : مکابر ،
۴ قرآن مجید ۵۲ (سورة الطور) : ۹ ، ۵ زبده : رفته بودند و بسر دیوار حصار که فراز کنگره آن از قامه نریان برتر بود رسیده خود را ، ۶ باک : فتح ،
۷ ک : کندرو ، ۸ در زبده (۳۵۸ب) بعدش گفته است که : بندگان دولت اموال بی قیاس از نقود و اجناس بدست افتاد ،

انبارهای غلّه باز ستاندند، و مانند مور و مگس رو بقلعه آورده و سپر در سر کشیده بکوه بالا رفتن گرفتند، و چندانکه اهل قلعه بسنگ و تیر زخم می زدند و لشکر منصور مجروح شده می غلطیدند دیگری پای بر زبر زخمی نهاده بالا میرفت، و در کمر کوه که ممرّ قلعه بود چند برج بر روی خارا می نمود، نوکران میرزا بالیسنغر زور برانجا آوردند و جماعتی از جاخویان سپر ها گرفته قصد آن بُرج ها کردند، و اگر کسی را از زخم سنگ و تیر آسیبی می رسید او را پس کشیده پیش می رفتند تا بچنگل و ناخن بر روی خارا بالا رفته خود را بپای برجها رسانیدند و برجها را سوراخ کردن گرفتند، و قاپوچیان قادر انداز روی سپر و پشت چپر اهل قلعه را مانند بال سیجوَل و پشت خار پشت گردانیده، هر جا مقدار انگشتی از سر برج ظاهر می شد صد تیر پی در پی بآنجا میرسید و سنگی که می انداختند نتوانستند دید که بر کجا می آید، بیک ساعت جاخویان بچابکی و جلادت بروج را سوراخ کرده خلل در حصار و زلل در کار ایشان افتاد، لشکر ظفر شعار در صدمهٔ اولی

---

۱ زبده (۳۵۷ ا): اکریکی را زخم می رسید می غلطید، ۲ آ: بالای (بجای زبر)، اک: زیر، با مثل متن، ۳ زبده: در کمر این کوه که قلعه بود چند برج بر روی خارا نهاده، ۴ در زبده بعدش +: و ترکمانان را انکار د ؟) بدرفع کار زار مشغول گشتند و قواعد این بروج قریب بنجاه گز از روی زمین مرتفع بر روی کمر خارا نهاده و تا باصل قلعه مقدار پانصد گز دیگر یک زیاده کوه شد، ۵ زبده (۳۵۷ ب): آن کمر خارا (بجای خارا)، ۶ زبده: برج، ۷ اک مثل متن، با: قابو چنان، زبده: قالوحسان، — قاپو در ترکی بمعنی در خانه است، گویا قاپوچیان یعنی 'باذی گارد' است، ۸ فقط اک: قدر، ۹ اک مثل متن، آ: جبه، با: چپر، ۱۰ اک مثل متن، با: سیجون — سیجول خار پشت کلافی را گویند که خارهای الیق دارد و مانند تیر اندازد (برهان قاطع)، ۱۱ آ: جاخومان، با: حاخومان، اک: جاخومان، ۱۲ ک: ضلل، زبده: ذلل،

امیرزاده اسفندیار[1] چند خاتون خود را با ذخایر بسیار این جا گذاشته[2] و تا جان در تن دارند از دست نخواهند داد، الحضرت فرمود که ترا دولت مساعدت نمود که بیرون[3] آمدی، آری بیت

آنرا که خدای دولتی خواهد داد ناگاه ز سنگ خاره بیرون آید

و حسام الدین را مصاحب امیر محمد خواجه[4] چهره ساخته سالها چون فتح و ظفر ملازم آستان خاقان هفت کشور بود، و لشکر نصرت شعار قلعه را دایره وار درمیان گرفتند و از اطراف و جوانب سایه بانها برافراشته خیمها برپا کردند، و از سهم صلابت آن حال دلهای مخالفان در سینه طپیدن گرفت و عقول خیره و رایها تیره گشت، لشکری انبوه که کوه از شکوه ایشان در زلزله افتد مانند آتش خروشان و بسان بحر از باد و مان گشته،

در قرب نیم ساعت دامن کوه که شهر بند ایشان بود و طویله اسپان و

---

[1] زبده: اسفندیار بسر امیر یوسف، [2] در زبده +: و جمعی را بمحافظت باز داشته و مدعی آنست که بهیچ لشکر بر نگذرد بجهت آنکه تسخیر این محال مینماید بکر فتن این مشغول نشده است و جهان آفرین بر زمین چنین آسمانی بدید نکرده، ذخیره و اسبابی که تا روز حشر کافی باشد معد و مهیا دارند،

[3] زبده: از میان ایشان بیرون، [4] ک: خواجه چهره، آ: خواجه چهره، با: خواجه، اک: خواجه جهره ـ [در زبده صورت فقره اینست: ازان باز ملازمت (ملازمست) و با امیر محمد جهروی باشد القصه او را ترویت فرمود چون موکب (؟) نگاهداشت]، [5] زبده (۳۵۶ب): روز دیگر چون خسرو ستارگان ارکنار میدان افق بنمود لشکری الخ، زبده: و حضرت سلطنت شعاری ..... در مواری موجازی [محاذی] قلعه بر بالای کوه بر بساط شاهوار نشست از جناب و اطراف قلعه سائبانها برافراشتند و از خیام کوتاکون در آن نواحی چند کردون سیدا آمد، [6] ک: وصلابت تصحیح از روی زبده، [7] آ: اجزای کوه،

در پای ماشته[1] کوه نزول فرمود،

ذکر فتح قلعه بایزید و شرح آن

حضرت خاقان سعید از آب ارس و پای ماشته کوه[2] گذشته بجلگاء ازراب[3] درآمد، و آنجا بسمع اعلی رسید که قلعه بایزید که از قلاع نامدار آذربایجانست و امیرقرا یوسف در وقت آوازهٔ رایات همایون ذخایر و نفایس بآنجا فرستاده و بعد از واقعهٔ او امیرزاده اسپند[4] آن قلعه را مادهٔ استظهار دانسته مردم خود را دران قلعه نشانده، و بی تکلف آن قلعه که هیئت سر برکرهٔ اثیر کشیده دخانی[5] پرده بر چرخ اطلس دریده[6]، و وهم را عروج بر بروج آن خیال محال و فکر را صعود بر مصاعد آن تصوری باطل، چشم زمانه را[7] اطلاع بر ارتفاع آن عیان نبود و گوش سپهر نمی شنود که آن (ورق ۳۲۹) قلعه را بکوشش توان کشود بیت (۳۲۹ل)

ولیکن چو خشم آورد بخت شوم شود سنگ خارا بکردار موم

القصه آنحضرت بهیئت وسیم[8] جمادی الاولی بحوالی قلعه آمده مستحفظ را بانقیاد خواند، حسام الدین نوکر امیرزاده اسپند بیرون [آمد و] بعرض رسانید که

---

[1] آ: ماسته کوه، مثل متن، اک: باستکوه؛ صورت فقره در زبده: عبور کردند و بقریه اروح عاسه کوه نزول افتاد؛ [2] زبده: باستکوه، [3] کذا ایضاً در آ و اک، فقط با: ازارات، زبده (۳۵۵ب): ارادت، ـــ ارارات؛ [4] در زبده بعدش +: که اشجع اولاد امیر یوسف است، [5] کذا در اک، نسخ دیگر و زبده: خارای، [6] فقط اک: دیده، زبده: دردیده، [7] زبده: بران بلندی نگاه نتوانستی کرد، [8] زبده (۳۵۶ل): روز دوشنبه بیست وسیم، [9] در اک (و بظاهر بدیگر نسخ نیز) از روی زبده ثبت افتاد،

امیر شاه ملک* عرضه داشت آورد که علیکا[1] جالق[2] و سید احمد دبیرک[3] یاغی شدند، و امیر قراعثمان با امیرزادهٔ[4] اسکندر جنگ کرده و امیر عثمان منهزم یافته، و امیر شمس الدین[5] نوکر امیر جاکو که مدتها در طرف ارزنجان[6] و گماخ مانده بود بشرف[7] بساطبوس مشرف شد، و بنظر عنایت مخصوص گشت، و نوکر* امیر قراعثمان و قاضی محمد[8] از پیش امیر شمس الدین بدلیسی رسیده عرضه داشت ایشان مشتمل بر دولتخواهی رسانیدند[9]، و حاکم گرجستان طاء تورنام نوکر* و پیشکش فرستاد[10]،

و در منزل قراکاروان سرا امیر[11] محمد فضل الله از طرف امیرزاده اسپند[12] آمده احوال عرضه داشت[13] و با باحاجی* از کزمرود[14] و سهند[15] از عادل جوز رسیدند،

و موکب منصور روز شنبه[16] جمادی الاولی از آب ارس عبور نموده

---

[1] آ: علیکا (بدون همزه) [2] زبده: خالق، [3] زبده: وبیرک، [4] زبده: بسر امیر یوسف امیرزاده (بجای امیرزاده)، [5] فقط آ و زبده: شمس، [6] زبده: ادر باانجان، [7] آ: با: بعر (بجای بشرف)، [8] زبده (۳۵۵ ل): وهمدران روز نوکر [9] زبده: امیر (بجای محمد). [10] بعدش در زبده +: وازانجا گذشت بحوالی قلعه پوالنش نزول فرمود نوکر حاکم گرجستان محاربونام دران منزل رسید. آک: طاء تور (مثل متن)، با: طاتو، [11] زبده +: روز دیگر باعزی نزل رسیدند و در روز دیگر بار عبور فرمود آمد و ازانجا بنزکلک و ازانجا بسر بوش و در روز هفدهم بقراکاروان سرا نزول افتاد، [12] زبده: حمزه بن امیر (بجای امیر)، [13] آ: اسپند، [14] زبده: ودرایات همیون روز بیست و نهم بقراباغ فرود آمد و دران منزل باباحاجی [15] آک با: زبده: کزمرود، که در دو نسخه مذکور است. ذیل جامع التواریخ ص ۳۳۶، [16] آ: سهند، با: سهند، آک: سهند، [زبده: سپهسالار عادل الجود]، [17] فقط با: اجور، [18] زبده: هجده هم،

یا راحمد از روی عجز و اضطرار بیت

تیغ و کفن گرفته فدا کرد جان خویش آمد برون ز قلعه و بگذاشت کار زار

شاهزادهٔ عالی جناب رقم عفو بر جریدهٔ جریرهٔ او کشیده و او را ایمن ساخت، و بعد از تسخیر قلعه عازم اردوی اعلی شد ع

فتوح سوی یمین و سعود سوی یسار،

و او اخر ربیع الآخر در منزل حسن خانی بشرف ملازمت حضرت خاقان سعید استسعاد یافت، روز دیگر یار احمد را سر برهنه و دست و گردن بسته پیش آوردند بیت

سری کز گردن از امرت کشید گردنش بر آستان تو اکنون کشان کشان آورد

و آنحضرت بر حال یار احمد مرحمت فرمود و در عتاب او زیادت از این نفرمود که خود را بی اعتماد کردی، و نخون او را بخشیده بامیر چهار شنبه سپرد،

و اردوی اعلی از منزل حسن خانی بموضع کتمهٔ غیاثی آمد، و آنجا نوکران امیر علی نبیرهٔ امیر طهرتن از جانب ارزنجان آمده پیشکشها گذرانید و صورت دولتخواهی بعرض رسانید، و غرهٔ جمادی الاولی نوکر ایوانی حاکم گرجستان رسیده اظهار انقیاد کرد،

و روز دیگر در کنار آب بندی ابنجی الکسندر از گرجستان آمد، و قاصد

---

۱ زبده: روز سه شنبه بیست و ششم، ۲ زبده: حسن سوی، ۳ فقط در ک، در زبده هم ندارد، ۴ زبده (۳۵۴ ب): در اثنای این حال خبر رسانید که پسر شیخ امیر حاجی عراقی در ولایت طارم اظهار مخالفت کرده است و راه سلطانیه و قزوین [قزوین؟] بدان سبب نا ایمن گشته، ۵ زبده: نوکر امیر طهرین، ۶ ک آ: از ارزنجان، ۷ زبده: حاکم بعضی از گرجستان، ۸ زبده: تبدی با قبچاق رسیدند ابنجی، ۹ ک: الکندر، آ: الکسیدر، با: الاسکندر، اک: الکبدر، — رک ریض ۴۳۲ ح ۵، زبده شل رتن، ۱۰ زبده: و در نهم ششم میانه آب بصیوه بیندباش (؟) فرود آمدند و در آن منزل نوکر امیر اعظم امیر شاه ملک،

اهل گرجستان و روم و انجاز و فرنگ* آن قلعه و کلیسائی که در انجاست تعظیم تمام میکنند، و آن قلعه درمیان بیشهٔ بر روی سنگ خارا واقع است و نهری برنگ نیل و زور پیل* بجای خندق در پایان آن روان، و برج* و باروکوه شارخ راسی و راسخ*، یارا احمد چون بآن معقل حصین استظهار یافت بر سنن غرور که اَلَیْسَ لی مُلْکُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰارُ تَجْرِی مِنْ تَحْتِی فروچاه شده، شاهزاده لشکریان را که بیت

بشمشیر از بیشهٔ شیر آورند به پیکان مه از چرخ زیر آورند

فرمود که معرّ لشکر فرسنگ* بفرسنگ از خار و خرسنگ خالی ساختند و میرزا
(۳۲۸ب) بالیسنغر از راههای دشوار و معابر انهار عبور فرمود و آفتاب
رایت ظفر شعار سایه بران دیار انداخت و از طنطنهٔ کورکه و کوس و غلغلهٔ طبل و نقاره و صدای نای روئین و خروش زنگ زرّین زلزله در کوه و ولوله در آن گروه افتاده، و لشکر منصور از اطراف چپر بسته جنگ پیش بردند و اهل قلعه با آنکه تاب مقاومت نداشتند حرکت المذبوحین* نموده نقش غلط بر لوح خیال مینگاشتند، دو سه روز در مقام مقابله آمده عاقبت بعلم الیقین دانستند که اگر از تیغ شاه جهان امان نجویند امکان تدارک نماند

---

۱ زنبده: و روم از مذا امیر کنار اردوهان (؟) افرنج، ۲ با: پشته، ۳ با: روزنیل، اک: زوبیل، ۴ زنبده: برج و باروی مانند کوه شارخ ثابت و راسخ بر بر بالائی کوه نهاده، ۵ سوره ۴۳ (الزخرف): ۵۰، ۶ فقط با: در فرسنگ، زنبده (۳۵۲ب) مثل متن، ۷ با آ: افتاد، اک مثل متن، ۸ زنبده: بهادران حضرت شاهزاده محلی بیدا ساخته در برابر قلعه جبر بستند و در محل بیدا ساخته دیگر بهادران و نوکران امیر اعظم امیر حسن صوفی جل پیش بردند. — آ با: چرد بجای چپر، اک: جبر، ۹ زنبده (۳۵۳ا): حرکه المذبوحی،

آثار عصیان ظاهر ساخته نوکران امراء را که در ولایت گنجه و بردع بودند غارت کرده، رای عالی بر آن قرار یافت که شاهزاده اعظم میرزا بایسنغر همّت عالی بتدارک آن مهم مصروف دارد، و امراء نامدار در رکاب او چهارم ربیع الثانی متوجه شدند،

و پنجم ماه اردوی گردون اشتباه در جنبش آمده قراول تپه معسکر همایون شد، و دران منازل خوش و مراحل دلکش چند روز بمساعدت بخت فیروز گذرانیده بیست و پنجم ماه منزل حسن خانی مخیم اقبال و کامرانی شد،

و میرزا بایسنغر چون بطرف یارا احمد قرامان روان شد یارا احمد از گنجه عازم گرجستان گشت و از راههای سخت و بیشه های پر درخت گذشت[۲] و قلعهٔ اسفرزن را که در تصرف کاوس بود بهجت خویشی که با او داشت پناه و گریزگاه ساخت، و عمارت اسفرزن پیش از بناء اسلام بوده

---

[۱] بنقل صاحب زبده (۳۵۱ ب) این روز روز دوشنبه بود، [۲] زبده: (عنان جهانگشائی حضرت سلطنت شعاری) از منزل قراکنک کوچ فرموده براه صحاری بردع و گنجه روان شدند و در روز سیزدهم بلدهٔ گنجه رسیده روز دیگر از گنجه گذشته بموضع جل بود فرود آمدند و ازان محل امرائی عظام امیرزاده ابراهیم بن امیرجهان شاه و امیر محمد صوفی عمّت معدلتهما بایلغار چشمهای [چشمهای] قرلان متفرق شد [ه] برقتند و رایات همایون در روز شنبه هژدهم بقریهٔ شکور [شکور] رسیدند در نوزدهم بگجای و بستم قراول شد [تپه] سراپرده همایون بازگشیدند و ران منزل خبر رسید که امیرزاده ..... بایسنغرخان .... یارا احمد را گرفته است [حضرت سلطنت شعاری از اسنجا کوچ فرموده در بیست و دوم بطاوس جای رسید و در روز شنبه بیست و پنجم بحسن جای [خانی ؟] فرود آمدند

فقط ب: مناول (بجای مراحل)، فقط آ کلمهٔ منزل را ندارد، [۳] فقط ک ـــ، [۴] زبده (۳۵۲ ب)، بقلعهٔ اسفرز نصرف کاوس بود، ه از ب چند ورق درین موضع ساقط شده، از "اسفرزن" تا "گاه مهمانگاه" که در آخر ۳۴۲ ب (بذیل ذکر قضایا که بعد از استقرار در دار السلطنهٔ هرات ظهور یافت) آمده است ـــ زبده: اسفرون،

بنواخت بادشاهانه سرافراز شد، وشاهزاده خلیل الله چون بصدق نیت وصفای عقیدت ملازم رکاب همایون بود آنحضرت خواست که او را بنوعی تربیت فرماید که حسن عنایت در بارهٔ او بخوبتر وجهی روی نماید؛ بنابران [آن] گوهر درج سلطنت را نامزد او فرمود امیر خلیل الله بساختگی طوی اشتغال نمود و والدهٔ او از شروان با تجملات فراوان که مناسب چنان کاری بزرگ باشد بار دوی اعلی آمد و اسباب طوی ترتیب داده ائمه وقضاة را حاضر ساختند و آن درة التاج پادشاهی را با امیر خلیل الله او آخر ربیع الاول انعقاد شرعی حاصل آمد در منزل قراقوتک بیت

آسمان ساخت در آفاق یکی سور و چه سور
که ازان سور شد اطراف ممالک مسرور

اسباب عیش وعشرت ساخته وبزم خرمی بخوبتر صورتی پرداخته [شد و] چند روز طوبهای بادشاهانه کردند و امیر خلیل الله را نهال اقبال وکامرانی در برآمده بتجدید شروانشاهٔ ثانی شد خاص وعام وزدیک ودور خرم ومسرور گشتند،

ذکر عصیان یار احمد قرامان وگرفتاری او و فتح قلعهٔ اسفرن

امراء در منزل قراقوتک بموقف عرض رسانیدند که یار احمد قرامان

لله فقط آ: درج گوهر ایله زینده (۳۵ب): در روز بیست ونهم، سه فقط ک: الاولی، سه فقط ک: قراقوتک (فقط درین موضع، رک پس ۱۵)، زینده: قراقوتک [تا بر ورق ۳۴۹ و ۳۵۱ب قراقوتک]،
ه فقط آ: بخوبترین ساعتی، ۶ ازروی آ، ۷ در زینده (۳۵۱ر) این فصل ناقص است از ابتدا آغاز این طور است: جمعی از فوکران امرا که در ولایت برده و کنجا بودند چون این معنی دریافته اند کریخته بار دوی محمون آمده و چند قطاشتر دیاران (کذا) ایشان فوکران یار احمد تبالان برده اند الخ، ۸ آ: اسفرز، محالش معلوم نشد، فقط این می توانم گفت که در ضربطهٔ آخرین در کتاب البلین Sapin و Sapinet و Sapinetz و قریب لیه در تلفظ با اسفرزن

پیش امیرزاده اسپند[1] بردند[2] اند[3]، آنحضرت فرمود که شاهزاده ابراهیم سلطان با فارسیان فارس و امیر غیاث الدین شاه ملک با بیست هزار سوار نامدار بطرف نخجوان و سرماق[4] که یورت قدیم پسران سعد که[5] اصل ترکمانست[6] روند و امیرزاده اسپند را نیز دران حدود نشان میدادند، و میرزا[7] ابراهیم سلطان[8] غرهٔ ربیع الثانی متوجه آن طرف شد[9]، و درین اثنا نوکر امیرزاده اسپند[10] بارودی اعلی آمده صورت دولتخواهی بعرض رسانید[11] و آنحضرت او را تربیت فرموده بازگردانید،

ذکر تزویج بنت میرزا ابابکر با امیر خلیل الله شروانی

دران زمان که میرزا امیرانشاه کورگان (ورق ۳۲۸) و میرزا ابابکر (۳۲۸ل)
بالشکر ترکمان محاربه کردند و میرزا ابابکر عنان برتافت یک دختر میرزا ابابکر
با پرستاری چند بدست امیر قرایوسف افتاد و آن امیر دانا بر عادت اکابر
او را در حجر[12] عاطفت و کنف رعایت میداشت و چون بزرگ شد او را
نکاح کرده از خواتین بمزید حرمت گذراند، و چون امیر یوسف بعالم بقا
رحلت نمود و موکب همایون در قراباغ قشلاق فرمود آن کریمه بارودی اعلی آمده

---

[1] ب: اسپند، با: اسپند، اک: اسپندیار، [2] آ: برند، [3] زبده (۳۴۹ب): سرلو
[4] زبده: که اصل لشکر ترکمان بودند. فقط آ: ترکمانست (بجای ترکمانست)، [5]
[6] زبده: امیر اسفند پسر امیر یوسف، [7] زبده: امیرزاده اعظم بر[و؟] امیر مشار الیه با لشکرها،
[8] زبده: در منزل قراکونک از اردوی همایون جدا گشته متوجه آن طرف شدند، [9] آ: باسپند
(که غلط است)، و در زبده مجروی این جمله را درین موضع سهواً حذف کرده است، [10] زبده: اظهار
دولتخواهی نموده معروض گردانیده که اگر اسفند بتربیت و عنایت بادشاه باز مستظهر گردد دیگر از دو کس بخدمت
بسته بشرف ملازمت سرافراز نشود، [11] اک با: بجرهٔ،

و امیر خلیل الله دیگر بار از شروان باز دوی ظفر نشان آمده ظیفهٔ ملازمت بجای آورد،

ذکر نهضت سلطان آفاق از یورت قشلاق و طلوع کوکبهٔ بهار و تتمّهٔ قضایای آن دیار

چون سلطان نیمروز بر تخت بهرام دست یافت و لشکر روم بر جیش جبش، یعنی سپاه شب زیادت شد بیت

موی[1] وروی تو شب و روز برابر بودند* عاقبت پرتو رخسار تو غالب آمد

حضرت خاقان سعید نوزدهم ربیع الاول از قراباغ کوچ فرموده عازم تبریز شد و بیست و دوم در حوالی بیلقان فرود آمد، و آنجا بسمع اعلا رسید که عطا بهادر که از نوکران جناب مرحوم میرزا عمر بود و از قراباغ بموجب فرمان به ضبط الوس چغتای که دران حدود تعلق باو میداشته توجه نموده او را تراگمه گرفته*

---

[1] زبده: شماخین، [2] ب: اک، داشت باروی دل افروز تو دعوی شب زلف، با: داشت باروی دل افروز تو شب دعوی زلف، [3] بقول صاحب زبده (۳۴۹ و) این روز شنبه بود،

[4] در زبده +: و دو شنبه بیست و هفتم بمنزل قراکوتک لشکرگاه ساخته . . . . . دران ایام که حضرت سلطنت شعاری . . . . در قشلاق قراباغ بود عطا بهادر که بیشتر از ملازمان . . . . ران (یک دو لفظ محوشده در اصل) امیرزاده مرحوم مغفور امیرزاده عمر . . . بود معروض گردانیده که جمعی از مردم الوس چغتای که تعلق بدو میداشته اند اگر فرمان همایون بنفاذ انجامید برود و ایشان را جمع گرداند ملتمس او باجابت مقرون گشته بدان مهم رفته بود، درین اثنا خبر رسید که فوجی از نوکران اسفندیار حال عطا بهادر را گاه گشته آمده اند و او را گرفته،

کفران نعمت نموده و خطبه و سکّه در بلدهٔ ساوه بنام امیر قرا یوسف[1] کرده بود، حضرت خاقان سعید بران اشکال اطلاع یافته التفات نفرمود، امیر غیاث الدین شاه ملک ازری قاصد بساوه فرستاده[2] نصر الله را باز خواستی بلیغ نمود، و او چون جهودان خیبر[3] سر از چنبر طاعت بیرون آورده پای از دایرهٔ متابعت بدر نهاد و بر عصیان و کفران راسخ ایستاد، امرای[4] صلاح چنان دیدند که بدفع مساوی اهل ساوه مشغول نشوند چه مهمّ اهمّ در پیش است، و امرای ماوراء النهر امیرزاده رستم برلاس و سلطان بایزید[5] اروس بوقا و کجک محمد با تومانات بمحاصرهٔ ساوه مقرر شدند، درین وقت امرای ماوراء النهر که ساوه را فتح کردند نصر الله را همراه بقرا باغ آوردند، آنحضرت با وجود چنین جرایم ذیل عفو بر زلّات او پوشیده بجان امان داد،

و امیر اسفندیار در بندی حاکم باب الابواب کمر اخلاص بسته پیش آنحضرت آمد و تربیت یافته معاودت نمود[6]، و همچنین ملوک و حکام گرداگرد فلک احتشام آمده بودند بمواهب انعام و مواجب اکرام مشرف شده عزم اوطان نمودند، و درین اثنا ایلچی خضر خان از مملکت دهلی رسیده تنسوقات و بیلاکات بعرض رسانید،

---

[1] زبده: یوسف کرده خود را بدان طرف بسته است، [2] زبده: چون موکب میمون بحدود ری در آمد امیر اعظم امیر شاه ملک طاب ثراه واسطه کشت ایلچی بجانب ساوه فرستادند، [3] فقط ک: خیبری [4] در زبده گوید که بعضی از امراء خواستند که "بدرس قهر مزروع بلاد" محصود شود، و بعضی گفتند که کوشمال بی ادب از واجبات است اما یکن که "محاصره تمادی یابد و هوا سرد شود و مهمی کلی در پیش است" فرمان نفاذ یافت تا جمعی از عساکر بمحاصره ساوه قیام نمایند، بموجب این رای لشکر ماوراء النهر را که متوجه قزوین شده در معسکر همایون بودند حکم محاصره ساوه شد" و رایات همایون از ری متوجه قزوین شد"، [5] زبده (۳۴۸ ب): بایزید بن ارسن بوقا، [6] زبده +: و پسر خود به ملازمت فرستاد،

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید

حضرت خاقان سعید در صحاری اجنام[1] که در زمستان وحوش آن حدود[2] دران محل جمع می شوند عزم شکار فرمود[3] بموسمی که سپهر کحلی پوش از شدت سرما بهمن سنجاب سحاب در سر کشیده بود و کوه و هامون پوستین فنک و قاقم پوشیده عساکر منصور را که پشت امید بآفتاب عنایت آنحضرت گرم بود و تمام آن بیابان را بسم باد پایان گیتی نورد آب سیر آتش فعل[4] درنور دیدند از هول آتش پیکان تیر | مغز در سر شیر و بر آب گشته واز بیم خنجر آبگون (۳۴۷ب)
دل در بر سباع و وحوش خون شده بود، و نوک پیکان غنچه شکل از تن آهویان مشکین ناف و نخچیران کافوری شکم لاله وخیری می نمود، واز چشم صید چشمهٔ خون می[5] کشود[6] چند روز صید و شکار بسیار انداختند،

ذکر مخالفت نصر الله صحرائی در بلدهٔ ساوه و گرفتاری او

دراین[7] زمان که موکب ظفر نشان از ری عبور نموده عازم آذربایجان بود بمسامع جلال رسید که* نصر الله صحرائی که از خاک برگرفتگان این درگاه و تربیت یافتگان این بارگاه بود — چنانچه در یورش اصفهان شرح آن گذشت[8] —

---

[1] آ: اقسام، ا: اصام، ب: اقتام، اک وزبده (۳۴۷ل): اقسام — درنزهه ص ۸۹ (اجنان مذکور است که شهریست در توران نخچوان؛ اما اجنام یا اقسام را ندارد، [2] زبده +: بکثرت هوا وعلف، [3] در زبده گوید که حضرت سلطنت شعاری درغرهٔ صفر عزیمت شکار فرمود، [4] فقط اک: نعل، [5] فقط اک: میکشید، [6] زبده (۳۴۷ب): درین ایام که روایات هایلون عزیمت یورش عراق و آذربایجان فرمود خبر رسید که، [7] رک به ص ۲۶۵ ببعد،

برادر امیر شیخ لیسر[1] اوی از دزکلات[2] آمد، روز دیگر نجم الدین جلال طارمی رسید، و[3] آخر ماه یادگار شاه بدرگاه همایون آمد بیت

زبسکه بر درِ او سجده میبرند ملوک مجال نیست قدم را ز ازدحام جباه*

و[4] اوایل محرم امیر اعظم علاء الدین علیکا کوکلتاش با اکابر و اهالی و قضاة و موالی از دارالملک تبریز بقراباغ آمد*، و هفتم محرم ایلچی مغول اندق[5] کوی یارغوجی از پیش پادشاه مغولستان رسیده سخنی که داشت بعرض رسانید، و شاهزاده میرزا ابراهیم سلطان را بخلعت واتخذ الله ابراهیم خلیلا* مراغه* رفته بود حازم اردوی اعلا گشته و بر تبریز گذشته چهاردهم محرم بملازمت خاقان کامگار و پدر بزرگوار رسید بیت

ندارد پدر هیچ بایسته تر ز فرزند شایسته شایسته تر

و در اواخر محرم ملک عز الدین شیرکه بزرگی خاندانی او از شرح مستغنی است از وسطان متوجه آستان سعادت آشیان شده اصناف پیشکش* بعرض رسانید و مقبول قبول آمده، و سلخ محرم امیر اسپهبد از ستاره* بدرگاه عالی رسید،

---

[1] زبده: فرادی، [2] ک اک با ب: زبده: در ــ برای دزکلات رک به لیسترنج ص ۲۶۹، [3] زبده ــ [4] زبده (۳۴۶ ب): امیر اعظم اعدل امیر علیکا عمت معدلته در دوم محرم سنه اربع وعشرین وثمانمایه از دارالامان تبریز بقراباغ رسید در عقب او خواجه احمد سیدی و برادران و پسران خواجه شیخ کجی با اکابر و قضاة اعمال تبریز باردوی همایون رسیدند، [5] ک ک: اندکوی یارغوجی، زبده: آیدکو یرغوجی ــ غالبا صوابش آیدکوی یارغوجی است، [6] زبده: مراقه دران [و آن] حدود، [7] زبده (۳۴۷ ر): انواع اجناس و اصناف جزول [خیول] بر سم پیشکش، [8] دیگر نسخ: قابل، [9] اک: اسبنداز ستاره، ب ب: سپهداز ستاره، با شل ستن، زبده: مدار ستاره،

خاقان سعید سالها او را منصب دیوان عنایت فرمود[1] مجموع او اسط[2] ذی الحجه
بشرف دستبوس[3] مشرف شدند، و شانزدهم ماه میرزا با ایلچی از جانب
قلعه گاه ورود رسیده امیر باباً[4] حاجی را ببارگاه اعلی رسانیده و دست اعتبار در کمر نهند
جوزا زده پای افتخار از اوج ثریا[5] گذرانید، و روز دیگر یار احمد و شیرزاد
پسر[6] امیر قرامان[7] از ولایت گنجه و برد رع آمده عز بساطبوس یافتند، و ایلچیان
گرجستان و نوکران الکیدن[8] رو؛ پسران[9] کستیدن[10] هم از ولایت گرج رسیده
سخنان حاکمان خود عرضه داشتند، دیگر روز امیر بیرم بیگ از جانب خوی
بسعادت ملازمت مشرف شد، و نوکر امیر[11] فراعثمان از ولایت[12] دیار بکر و نوکر
امیر شمس الدین از بدلیس[13] عرضه داشتها رسانیدند، روز دیگر امیر حیدر کیا[14]
عم زاده مرتضای اعظم امیر سید رضا[15] با تنسوقات گیلانات رسید، و همین روز
علیکا پسر جالق[16] و حاجی باخبر[17] و شیرگرد و شبلی بهادر[18] و چوپان پسر امیر[19] شیخ علی اویرات
که سرداران آن ولایات بودند بدولت ملازمت مستسعد گشتند و[20] امیر حیدر کیا[21]
رخصت مراجعت یافته بجانب گیلان رفت، و امیر سهم الدین شنکل

---

[1] در او نسخ دیگر و زبده: منتصف، [2] زبده: (میوس، [3] زبده: تاباجی، [4] زبده (۳۴۶ ل): پسران قرامان، [5] ک آ ب: الکیدن، تا: ال اسکندر، زبده: ایلکستدی - یعنی الکسندر - رک به Manuel Storia و Storia I ۴۸۱ از ۱۳۱۲ تا ۱۴۴۲ بقول تاریخ ملت گرجی صفحه Rodkin لندن ۱۹۳۲ ص ۱۲۶، [6] ک آ ک: اکسپیدن، با ب: زبده: پسر کستدی مراد از کستنتین یعنی قسطنطین ثانی (۱۴۰۱-۱۴۱۴) رک به Storia ج ۱ ص ۴۸۱ نامش در بردی ۲: ۵۷۰ کستندیل گرج است. [7] زبده: و در بیست و یکم ذی الحجه نوکر امیر، [8] زبده: ممالک، [9] ک ک: بلدیس، ن ک: کیاد، [10] آ ز زبده: (رضا کیا)، [11] ک آ ک: علیکاء، [12] آ ک شکل متن با: خالق، ب ب: حالق، زبده: حالیق، ک ک: باجبر، آ ب آ ک: باخبر، آ: باجیر، زبده: ناصر، [13] زبده: شرگرد، [14] زبده: بهادر از سلدوز و جوبان بسر امیر، [15] زبده: در بیست و چهارم حیدر کیا

امیر خلیل[1] اللہ بن امیر شیخ ابراہیم[2] ما که در شمایل او دلایل مردانگی و در خصایل او مخایل فرزانگی ظاهر و پیدا بود و از حرکات و سکنات او آثار نجابت و انوار سعادت روشن و هویدا می نمود از ولایات شروان[3] متوجه زمین بوس گشته پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید و سوابق خدمات آبا و اجداد بلواحق نیکو خدمتی تازه گردانید و بنظر عنایت و عین عاطفت سرافراز شد[4] و باعزاز و اکرام امتیاز یافت بیت

سری که سوده شود بر زمین خدمت تو ۔۔۔ نیک قبول تو تا حشر سرفراز[5] آمد*

(ورق ۳۲۷ ا) و برادرش امیر منوچهر که به شجاعت و جلادت اشتهار داشت* (۳۲۷ ا)
به تقبیل انامل فیاض مشرف شد، و هم درین روز سیدی احمد پسر سیدی علی از ولایت شکی رسیده پیشکشهای لایق بعرض رسانید و بتشریفات گرانمایه مخصوص شد، و همچنین امیر قوشتای و سید احمد قرمان[6] و کلانتران تالش بدرگاه همایون آمدند، و امیر عیسی[7] برادر امیر نترک[8] (کذا) و پیر علی برادر عین الملک و امیر شیخ قبائی[9] با امیر جعفر بن امیر منصور که نایب قراپوسف بود و حضرت[10]

---

[1] زبده (۳۲۵ ا): شاهزاده، [2] برای امیر خلیل الله که از ۸۱۴ه تا ۸۴۶ه فرمانروائی کرد رک به انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۴: ۳۸۵ (بذیل شروانشاه)، [3] فقط رک*: ازروی نسخ دیگر و زبده ثبت شد، [4] زبده: شروان و شماخین، [5] زبده +: وایالت برقرار سابق بدو ارزانی فرمود، [6] زبده: تاجدار بود* — با ب: آید (بجای آمد)، [7] زبده: وبعد ازو برادرش شاهزاده منوچهر که از فرزندان امیر شیخ ابراهیم مزبور پاس و حرمت ممتازست، [8] زبده (۳۲۵ ب): سید (بجای سیدی) — برای سیدی احمد رک به انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۳: ۳۴۶ ا (بذیل شکی) [9] زبده: امیر (بجای سیدی)، [10] زبده: قوسای، [11] زبده: فرمان، [12] فقط رک: موسی، تصحیح ازروی آ و نسخ دیگر، [13] آ: ترک، با: پرک، ب: تیرک، زبده: ترک، [14] رک: قبائی، نسخ دیگر و زبده: قبانی — بظاهر منسوب است
قبان رک به صبح الاعشی (ترجمه) ۱۴: ۳۹۸ و ذیل جامع التواریخ ۱۱۹ و ۷۵ و ترجمه ۸۹ [15] زبده: حالا در دیوان حضرت سلطنت شعاری الخ دیوانست

وقایع سنه اربع وعشرین

ذکر قشلاق فرمودن در قراباغ اران وباقی حکایات*

حضرت خاقان سعید نهم ماه ذی الحجه بعزم قشلاق در قراباغ اران فرود آمد وملوک اطراف باصناف هدایا بدرگاه جهان پناه آمدند وبارگاه اشرف سجده گاه صنادید واشراف وبوسه جای اکابر اکناف شد، ودر روز نزول پسر محمد دواتی وکلانتران اوچ اغلان شرف بساطبوس یافتند، وخاقان سعید روز عید بآداب قربانی وشرایط آن وقت سعید قیام نمود، وسرداران وحکام آن ممالک را انعام واکرام فرمود، ودر روز عید امرای مملکت مصر باشغ بیک وغیره که از سلطان مصر روگردان شده بودند بدولت ملازمت رسیدند، وهم درین روز سیدی از ولایت لرستان که سابقاً پیش امیر قرایوسف رفته بود بدرگاه عالم پناه آمد، وامرای عراق امیر حاجی مسافر وکلانتران حشم زنگلو وامیر حسین که سردار ترا کمه خضر تو بود وامیر جنید جاربیردی باردوی همایون رسیده مجموع بعنایات بی غایات اختصاص یافتند، وچهاردهم ذی الحجه

---

۱ زبده: قضایا که دران واقع شد، ۲ زبده +: از موغان گذشته، ۳ زبده (۳۴۴ ب) +: ممالک اوباشجان، بشروانات بفرمان دولت سلطانی سرمایات بطارم جرخ برین سوده، ۴ فقط درک باباب اک زبده: دوات دار، ۵ زبده: تاشبک، ۶ زبده: بیشتر بیش قرایوسف آمده بودند (ظاهر ایک دو سطر ابتدائی از زبده ساقط شده است) — ک: ملازمت (بجای ملازمت) — فقط: بودند، دیگر نسخ بود، ۷ زبده: انگلو، ۸ زبده: حصرتو،

وغلبهٔ از مردم جنگ گریختند، میرزا الغ بیگ فی الحال سوار شد و نماز پیشین ایشان را در کجکینه ییلاق دریافت و شیر محمد اغلان و سارق اغلان را گرفت و امرا را بهت گرفتن باقی گذاشته عود نمود و بمستقر دولت فرمود، و امراء مخالفان را گرفته بعد از چهار روز بسمرقند آمدند و میرزا الغ بیگ کرم فرمود و گرفتاران را با وجود گناه رعایت نمود و سیزدهم ذی الحجه ملک اسلام وحمد اسلام را اجازت داده بجانب کاشغر فرستاد، و شانزدهم شیر محمد اغلان را بایراق پادشاهانه نمود و بولایت اوروان فرمود، و آخر ماه خبر فتح قلعهٔ روح از طرف کاشغر آمد و میرزا الغ بیگ بعزم توشلا مشتی متوجه ولایت بخارا شد.

(بقیه حاشیه صفحه ۴۲۸) در رباط سیرک که میانه سغناق [سغناق] و سرای سرداست توقف فرموده و انجماعت بجانب دره نقس رفته بودند حضرت سلطانی در رباط، هم در شب سوار شده روز پنجشنبه وقت ظهر در کجکینه ییلاق ایشان را دریافت و شیر محمد اغلان را گرفته بازگشت و نوکران را بهت ضبط دیگران بگذاشت و در شب جمعه نیم شب سوار شده باشتگاه و از آب خجند عبور فرموده و در قوس کرمینه نزول کرد و هم در شب خضر خواجه را بطرف سمرقند روانه گردانید، و صباح شب دهم شوال از قوش کرمینه سوار شده صباح یکشنبه در دامن فرود آمد و از دامن نسف نیم؟] روز روان گشته نماز دیگر بر رباط ملک رسید، و در نیم شب از رباط ملک روان شده آخر شب بر رباط بولاق (کذا) فرود آمد و از رباط بولاق صباح دوشنبه سوار گشته بین الصلاطین [الصلاتین] در ارک سمرقند فرود آمد. تا کجکسه (بجای کجکینه)،

حاشیهٔ این صفحه: — ۱ زبده (۳۴۴ ل): بعد از وصول رایات همایون با وجود که در سیر تعجیل نموده بودند بچهار روز بر سیدند — ک: آوردند (بجای آمدند)، ۲ آباشل متن، ۱ اک: رسیدند، ۲ فقط آبا: روح، زبده مثل متن، ۳ زبده (۳۴۴ ل): جالور برانیدن، ۴ زبده +: و چند روز در صحاری بخارا بشکار جانور برانیدن مشغول بود،

وبعرض رسانید که کلانتران مغولان برایی آمده خیمهٔ سپاه ظفرپناه شدند، وشانزدهم[1] ماه سرداران مغول بسمرقند آمده شیر محمد اغلان وسارق اغلان وصدر[2] اسلام که کلان تران بودند شرف دستبوس یافتند* وایشانرا بمحل مناسب فرود آوردند، و[3] میرزا الغ بیگ همه راطوی بزرگ داده بتشریفات فاخره وانعامات وافره مشرف گردانید،

درین اثنا خبر آمد که امرای مغول پسر قمرالدین را[4] کشته اند وپسر دیگر فرار نموده روی امید بدرگاه جهان پناه دارد*، وسیم شعبان بسمرقند رسید، وعاطفت پادشاهانه شامل احوال اوشد، وآخر ماه[5] صوفی اغلان از پیش براق اغلان آمده جانور واسپ ودیگر تبرکات آورد وپسندیده آمد، وغرهٔ رمضان ابوکا وفولاد تیمور با جمعی از جانب جتا[6] رسیدند وتربیت یافتند، وشب ششم شوال[7] بسمرقند جلال رسید که شیر محمد اغلان وسارق اغلان و[8] قل محمد

---

[1] زبده: دریوم الاحد ثالث عشر منه بدارالسلطنت سمرقند رسیده بساط بوس حضرت سلطانی مشرف شدند، شیر محمد اغلان وسارق [ق] اغلان وصدر اسلام باشلیق، — رک به صفحه سابق برای "شانزدهم ماه" [2] زبده: صدر اسلام باشلیق، [3] زبده: واشارت همایون نافذ شد که ایشان راطوئی دهند بر موجب فرموده در خامس عشرین رجب ایشان راطوی دادند، [4] زبده: بدست امراء جتا کشته شد، وپسر دیگرش از اجا گریخته بهیش امیر علی بکربت (کذا، کریت؟ رک به ظفرنامه ۲: ۵۲۷) آمده است، [5] زبده: در بیست ودوم شعبان [6] با، ختا، ک: خطا، اک: خطا، در ب: بیاض دارد، زبده: جتا، [7] زبده: [دود؟] شنبه ششم شوال از شب روز مذکور نصفی گذشته، [8] زبده (۳۴۳ ب): وقل محمد باجمعی از جتا گریخته اند فی الحال کرندکی حضرت سلطانی این خبر شنیده بنفس خود سوار شده بهیچ توقف نفرموده با بانجاس میان دامن وسابان انزل نزول فرموده ازانجا شبیرگرده جنانکه جار شنبه را در ساحل آب جغند بموضع قوش بگرمن ایشان خود را باب زدند وبگذشتند، بندگی حضرت سلطانی در عقب ایشان از آب هیور [عبور] فرمودند انجا شام برانداز، (باقی حاشیه بر صفحه ۴۲۹)

واتفاق ولادت اوایل رجب بود[1]، ومیرزا الغ بیگ بیافت این بشارت نشاط وانبساط نمود وبزم جمشید آئین رشک نگارخانهٔ چین ترتیب فرمود بیت

آن روز بوقت با مداد ان | زین مژده چو شد زمانه شادان
برداشت زمانه یا حد امید | زرّین دُهُلی زچرم خورشید
صبح آمد وکرد گوهر افشان | از مهر بهر طرف زر افشان

وچند روز پیوسته بعیش وعشرت نشسته بودند ومجلس خرمی آراسته ومطرب نشسته وساقی برخاسته[2] بیت

نشسته شهنشاهِ گیتی فروز | بفیروزی[3] آورده شبها بروز
نبودی زشه دور تا وقت خواب | مغنّی وساقی ورود[4] وشراب
مغنّی سرائیده بر بانگ رود | بعشرتگه شه نوآئین سرود
که دولت پناها جوان بخت باش | همه ساله با افسر وتخت باش
علم بر فلک زن که عالم تراست | بعشرت در آویزکان هم تراست

وچون از مجلس عشرت فراغت روی نمود خاطر خطیر بضبط مهمات سلطنت التفات فرمود،

وتاسع رجب از پیش امرا | که با یلغار رفته بودند تا قاقشد[5] رسید (۳۲۶ب)

---

[1] زبده (۳۴۳ل) : غرّهٔ رجب المرجّب سنهٔ ثلث وعشرین وثمانمایه بود در یوم الاحد تاسع رجب المذکور براذر ابوک از پیش امرا آمد ــ اما غرّه رجب یوم الاحد نبود، رک به وستنفلد : Vergleichungs-Tabellen واگر ۹ رجب یوم الاحد بود ۱۳ رجب یوم الاحد میتواند بود چنانکه زبده در سطور آینده دارد رک به ص ۴۲۸ ح ۱، غالبًا ازین روی است که صاحب مطلع ۱۳ رجب را به ۱۶ رجب مبدل کرده، رک به ص ۴۲۸ ح ۱،

[2] ک : برخواسته ، [3] آ : زپیروزی ، [4] ب : ودود، با : ردوز ، اک مثل متن ،

[5] زبده : براذر ابوک [ابوبکا ؟] ،

اواسط جمادی الآخر عزیمت نمود و از قراولاق[1] امرای کبار امیر اسکندر و امیر برملک و امیر بایزید را بطریق ایلغار روان ساخت و اواخر[2] ماه[3] ملک اسلام از طرف مغول رسیده صورت دولتخواهی مغولان بعرض رسانید ، و میرزا الغ بیگ بسعادت[4] معاودت نمود[5] غرهٔ رجب در سمرقند فرود آمد ،

ذکر ولادت شاهزاده عبداللّٰه بن میرزا الغ بیگ[6]

بقایای قضایا

پیش از انکه میرزا الغ بیگ در سمرقند فرود آید و آن خطّه را بنور طلعت پادشاهانه بیاراید قاصدی از جانب سمرقند رسید[7] و بشارت رسانید که بیت

طالع شد از سپهر شرف کوکبی منیر
خورشید رای و زهره رخ و مشتری ضمیر

هرچند حضرت حق تعالی جلّ و علا مفاتیح ممالک عالم در قبضهٔ اقتدار خاقان کامگار نهاده بود و زمام حلّ و عقد جمهور بنی آدم بدست اختیار فرزندان نامدار آنحضرت داده امامیرزا الغ بیگ ازین بشارت فال دیگر گرفت چه بوقت ولادت باسعادت سروران اطراف و گردنکشان اکناف روی امید بدرگاه عالم پناه آورده بودند

---

[1] زبده : جمادی الآخر سنهٔ ثمان (؟) عشرین و ثمانمایه از دار السلطنه سمرقند رایات همایون بجانب آن طرف روانه گشت و در قراولاق ، — با : بلاغ (بجای بولاق) ب : بلاق ، اک مثل متن ،

[2] فقط ب : آخرماه ، اک : بیست یکم ماه ، زبده : و در حادی عشرین جمادی الآخر ،

[3] زبده (۳۴۲ ب) : بسبب آن معاودت فرموده ،

[4] زبده + : کورکان ،

[5] زبده : صدر الدین بحضرت سلطانی رسید ،

بخدمت والدهٔ نامدار گوهرشاد آغا که بلقیس روزگار بود قیام نماید، و آمدن شاهزاده
از ماوراء النهر دشوار بود بنابران التماس نمود که مهد علیا عزیمت سمرقند فرماید،
و هودج عصمت پناه اوایل ربیع الاوّل[1] (ورق ۳۲۶) روبراه آورد و میرزا (۳۲۶ل)
محمد جوکی ملازم بود و چون میرزا الغ بیگ خبر عزیمت آنحضرت شنید بعزم استقبال
متوجه گردید و در حوالی بخارا سعادت ملاقات میسّر شد و شرف پای بوس
دست داد و باتفاق عازم دار السلطنهٔ سمرقند شده اواسط ربیع الآخر در سمرقند
فردوس مانند فرود آمدند و منتصف[2] ماه[3] در باغ[4] چنار طوی پادشاهانه و جشن خسروانه
مرتّب شد و چند روز بنشاط و انبساط گذرانیده میرزا الغ بیگ اسبان با زینهای زر
و قطارهای استر و شتر[5] بارخوت[6] سقرلاط و قطیفهٔ[7] قرمزی و دیگر تقوزات[8] های نفیس[9] بر سم
پیشکش کشید، و مهد علیا عزیمت خراسان فرمود، و میرزا الغ بیگ بتعظیم[10]
و احترام تا رباط یام مشایعت نمود و از جهت مبالغهٔ حضرت والده بازگشت
و میرزا محمد[11] جوکی[12] را نیز وداع فرموده و رعایت نموده ملازم والده روان ساخت،
و میرزا الغ بیگ[13] عزم یورش مغولستان جزم فرمود و با لشکر فراوان

---

[1] زبده +: بسنهٔ ثلاث وعشرین وثمانمایه، [2] زبده: در ثالث عشر، [3] زبده: در خامس عشر منه
[4] رک به بابرنامه (مترجمه مسز بیوریج) ۱: ۵۷۸، این باغ از باغات امیر تیمور در جنوب شهر سمرقند و متصل بدیوارهای
شهر بود، [5] با: شترهای رخوت، اک مثل متن، زبده (۳۴۲ل): بارختها، [6] رک به بابرنامه
(مترجمه مسز بیوریج) ۱: ۸۱، قطیفهٔ قرمزی را از سمرقند به اطراف عالم می برند، [7] زبده:
و دیگر ایوان آراسته گردانیده و تقوزات جامه و انواع نفائس،
تا قریه دشت مصاحب بود و از انجا روز دیگر بر باط یام نزول فرمود، [8] زبده: بمتابعت
[9] زبده: جوکی محمد، [10] زبده +: در ین تاریخ،

وچون سخن عمارات عالیه وشرح زیج بنوع بسطی اختتام یافت عنان جواد خوش خرام قلم بصوب حدیث تاریخ واسلوب معهود باید تافت[1]،

درین سال در مملکت ماوراء النهر امیر یادگار فتّاح که حاکم سمرقند بود وفات یافت ومیرزا الغ بیگ امیر شاه ولی را بجای او مقرر فرمود، واو اواخر جمادی الاخری[2] امیر جهانشاه ولد امیر قمر الدین التجا بآستان میرزا الغ بیگ آورد بعنایت مخصوص شد، وبیستم درین ماه[3] قل محمد پسر امیر خدائی داد که صاحب وجود مغولستان بود بسمرقند آمد وتربیت یافت،

تتمّه قضایای ماوراء النهر

ذکر عزیمت مهد علیا گوهر شاد آغا بجانب سمرقند فردوس مانند

دران زمان که حضرت خاقان سعید عزیمت عراق وآذربایجان فرمود مهد علیا گوهر شاد آغا در دار السلطنهٔ هرات توقّف نمود وشاهزاده محمد جوکی بهادر ملازم والدهٔ بزرگوار بود، وچون فتح عراق وآذربایجان ودفع امیر قرا یوسف ترکمان واقع شد وآن اخبار بخراسان وماوراء النهر رسید میرزا الغ بیگ خواست که چند روزی بموجب فرمودهٔ الجنّة تحت اقدام الامّهات

---

[1] فقط ب ؛ [2] زبدة : قبان ، [3] زبدة : سوران وآن نواحی ـ غالباً این همان "سوران" یا "صبران" است ، رک بلیستر بنج ص ۴۸۶ ، [4] زبدة : دوم بیست وپنجم جمادي الاول سنه ثمان وعشرین وثمانمایه ، [5] زبدة : ودر ثالث جمادي الآخر سنه المذکور ، [6] فقط ک : یادکار ،

[7] زبدة (۳۴۱ ب) : ذکر احوال ماوراء النهر درین سال ، [8] با ب ک ؛

وبخطوات اقدام مسافر وہم کمیّت طول وعرض عالم علوی وسفلی می پیمودند ودر تحقیق ابعاد وسطوح اجرام ہیچ دقیقۂ سہل وہیچ ثانیۂ نامرعی نماند و در ارتفاع درجات مرتبۂ سخن بفلک الافلاک رسانده سخنان پرداخت ،

وبعد از تحصیل کمالات وتکمیل آلات میل استنباط[1] رصد واستخراج زیج فرمود ودر شمال سمرقند مایل بمشرق مقام لایق تعیین نمود وباختیار حکمای نامدار طالعی که آن کار را شاید مقرر شد وبنای آن چون اساس دولت پایدار وبنیاد آن چون قاعدۂ سلطنت استوار استحکام یافت ، تاکید بنیان وتشیید ارکان چون قواعد جبال تا موعد يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ سَيْرًا[2] مامون از زوال ومصئون از اختلال آمد ، وہیئت افلاک تسعه واشکال دوایر تسعه[3] ودرجات ودقایق وثوانی تا عواشر وافلاک تداویر وکواکب سبعۂ سیاره وصُوَر کواکب ثابته وہیئت کرۂ ارض وصُوَر اقالیم باکوہہا ودریاہا وبیاباہا وآنچه از توابع آن باشد بنقوش دلپذیر ورقوم بی نظیر درون خانہاء آن عمارت عالی بنیاد رفیع نہاد که نمودار قصر مقرنس سبع شداد بود ثبت وتحریر فرمود ، وتقویم آفتاب سایر کواکب را رصد کرده بر زیج جدید ایلخانی که جناب حکمت مآب خواجه نصیر الدین طوسی استخراج نموده بود فوایدولطایف افزود ودر تقویم آفتاب وکواکب دیگر تفاوت صریح ظاہر ساخت ، وحکماء بزرگ دران مہم نازک ممدّ ومعاون بودند وآوازۂ آن امر خطیر در بلاد وامصار اشتہار وانتشار یافت وشاہزاده موفق گردید تا آن زیج تصحیح یافته تمام رسید وبزیج سلطانی کورگانی موسوم شد ودرمیان زمرۂ صناعت تنجیم واصحاب تقاویم معمول ومتداول است ،

---

[1] ففقط ، استنباط ، [2] فقط در رک ، [3] فقط در رک : سبعه ، [4] ب : با ، نسخ دیگر مثل متن ، [5] رک : یا یارنامه (مترجم مسز بیوریج) ۱ : ۹۰ ، برای شرح حال رصدگاه که در دامن کوه سمرقند واقع بود سه منزل داشت ،

کسی قابل بود از بهر شاهی — که تعلیمش بود فضل الٰهی
بشاهان گر نه علم ایزد روان کرد — بیک سر کار عالم چون توان کرد
خداوندان سند در هر قلیم — اگرچه زاسمان دارند تعلیم
ولیکن علم کسبی هم شگرفست — که فی یک حرف در خط چون و صد نکت
اگرچه مه بزیور نیست محتاج — شرف یابد چو از پروین کند تاج
زری گر دارد افزون قیمت خویش — بگوهرسنجان آخر قیمتش بیش

خواست که انوار دانش خویش چون اشراق آفتاب در اقطار آفاق ظاهر گرداند و فروغ ادراک از مقعر خاک بمحدب فلک الافلاک رساند و صدای رصد کواکب در گنبد گردون اندازد و طنطنهٔ این کار بزرگ در اطراف ربع مسکون منتشر سازد، بنابران باخواص حکما و فحول عقلا مهندسان عطارد ذکا و فیلسوفان مجسطی کشا که در جمیع علوم و حقایق معقول و مفهوم بتخصیص ریاضی و حکمی اعجوبهٔ عصر و نادرهٔ دهر بودند مثل افلاطون زمان مولانا صلاح الدین موسی قاضی زادهٔ رومی، و بطلیوس دوران مولانا علاء الدین علی قوشجی که تربیت یافتهٔ میرزا الغ بیگ بود و بزبان عنایت اورا قرند خطاب فرمود، و این دو محقق دانشمند در سمرقند اقامت داشتند، و مولانای اعظم غیاث الدین جمشید، و مولانای معظم معین الدین که میرزا الغ بیگ ایشان را از کاشان بسمرقند برده بود انجمنی ساخت، و در معرفت دقایق تنجیم و ادراک غوامض تقاویم با آن دانشوران که بمدد عقل کل بر کیفیت هر جزوی از اجزای سپهر واقف بودند (۳۲۵ب)

۱ک: هرکس، ۲ب: باب، ج: اک، مثل متن، ۳ فقط ک: که اعجوبهٔ عصر، ۴ ر ک: به

فهرست ریو ص ۴۵۶ ببعد برای شرح احوال مولانا صلاح الدین و دیگر هندسین که در متن مذکورند و کوائف رصد ایشان، نیز رجوع حبیب السیر ۳: ۳: ۵۹ ببعد، ۵ فقط ک: ۵۶ آ،

و در درون شهر سمرقند موضعی که سردوا تیک گویند — وسط بلده و مرکز خطّه، نزدیک ارک عالی، اطراف آن بازارهای معمور و خاندانهای مشهور — مدرسه و خانقاهی[۳] برابر یکدیگر بنا فرمود و چند سال در اتمام آن دو مقام اهتمام تمام بذل نمود و در رفعت و تزیین غیرت سپهر برین و رشک نگارخانهٔ چین آمد، و در متانت بنیان و لطافت ارکان هیئت هر مان و صورت تو امان نمود، و فی الواقع که لطافت آن دو عمارت بقلم تحریر و رقم تقریر نقش پذیر نیست،

و شاهزادهٔ کیوان وقار مشتری آثار مستغلات بسیار و مزارع و انهار بران بقاع وقف فرمود و اعلام علما (ء) و سخاریر[۴] فضلا بتدریس و افادت در مدرسه تعیین نمود، و همچنین در خانقاه مشایخ و مباشران صاحب وقوف بازداشت، و زمام مهام آن دو عالی مقام بقبضهٔ اهتمام کاردانان بازگذاشت و از مستغلات و مزروعات موقوفات هر سال چندان حاصل می شد که مبلغی خطیر از مصارف ضروریهٔ آن دو بقعه زیادت می آمد و در خزانهٔ همان[۵] دو بقعه مخزون می شد، و بی تکلّف در جمیع بلاد اسلام الّا ماشاء الله الملک العلّام بقعهٔ نزدیک بآن دو فرخنده مقام نشان نتوان داد، و حاوی اوراق عبدالرزاق بحسن اتفاق چندگاه که در دارالسلطنهٔ سمرقند مقیم بود احوال برای العین مشاهده نمود،

و میرزا الغ بیگ که در علوم و فنون صاحب نصیب اوفی و نصاب مستوفی بود **بیت**

همه دانند کاندر هر شماری بر از دانش نباشد هیچ کاری

---

۱ آ: هردوانیک، ب: سرودتیک، ما: سردایک، اک: سردانیک، ۲ آ: خاندان،

۳ صاحب بابرنامه (ترجمهٔ مسز بیوریج) ۱: ۴۰۸ می فرماید که گنبد این خانقاه در کلانی کم نظیر عالم بود،

۴ ک: سنجاریه، ۵ فقط ک: همایون (بجای همان)،

عمارتی که در آفاق باشد چنان بر کز لطافت طاق باشد
چو انوار قمر از روشنائی چو ایوان فلک در دیر پائی

چون بتوفیق ربّانی و تائید آسمانی عرصهٔ جهان و ساحت گیهان[1] بانوار معدلت و آثار مرحمت سلطان سلیمان تخت، فریدون بخت، شاهرخ سلطان آراسته شد و از اقصای خطای تا حدود روم و از نهایات ترکستان تا پایان هندوستان امتثال فرمان آنحضرت می نمودند، و اشارات عالیه را در مقام انقیاد بودند، و از شمال اقبال و صباء اعتنا[2] او در گلشن اسلام هر روز غنچهٔ بهجتی می شگفت و در چمن زمین هر ساعت نهال افضال سر می کشید، و ریاض علوم از سحاب رافت او هر زمان سیراب می شد و بستان شریعت از زلال معدلت آنحضرت هر دم خرّم و تازه میگشت، و پیوسته قوّت دولت در بسطت مملکت و طراوت سلطنت می افزود و ممالک محروسه خاصه مملکت ماوراء النهر در غایت رفاهیّت و کمال جمعیّت بود و شاهزاده جوان بخت مغیث الدین میرزا الغ بیگ کورگان میل ساختن بقاع خیر و عمارات عالیه فرمود بیت

مروّح بقعها، فرخ بناها
که گوید عقل کل آن را ثناها

تعزّ[3] دولت سلطان الغ بیگ
مکمّل گشت چندان بقعهٔ نیک (ورق ۳۲۵ر) (۳۲۵ر)

که از هر بقعهٔ فردوس مانند
فزون شد رونق ملک سمرقند

---

[1] ک ب ب: کیوان، [2] ک ک: ابتناء، با: اغتناء، ب ب: اغتناء، اک: اعتنا،
[3] آ ب: بغر،

امیر شاه ملک اردوان، و شاه بدخشان خواجه تاج الدین را همراه ایلچیان خطائی فرستادند،

و میرزا الغ بیگ یازدهم محرم این جماعت [و] ایلچیان خطائی را طوی بزرگ فرمود و رعایت تمام نمود، و غرّه صفر بجانب خطای روان شدند و بسیار از تجار و مردم هر دیار آن سفر اختیار کردند، و حکایات و حالات و احوال و اوضاع آن ولایات در رفتن و آمدن ایلچیان چنانچه استماع افتاده شاید که در سنه خمس و عشرین

ع قلم بحسن رقم شرح آن سخن گوید

ذکر عمارات عالیه در دار السلطنه سمرقند

ع زدولتها رسد گوئی بشارت که شاهان را شود میل عمارت

---

۱ زبده: اردوان، ۲ دیگر نسخ و روضة الصفا ۶: ۲۰۱: شاهان، زبده مثل متن، ۳ زبده: این مجموع در جادی [حادی] عشرین محرم الحرام سنه ثلاث عشرین ثمانمایه ببلدهٔ فاخرهٔ سمرقند زمینبوس بندگی خیث الحق والدین الغنیبک کورکان رسیدند۔ فقط ۴ جماعت (بجای جماعت و) در آو نسخ دیگر و او عاطفه را دارد، ۵ زبده: ایشان در سنه خمس و عشرین و ثمانمایه بار [باز] باین ولایت آمدند و حکایتی که از ایشان استماع افتاد از اوضاع و رسوم و اباد انی و غلبه و کثرت آن قوم در این سال [ر] اسید مذکور شرح داده آید انشاء الله سبحانه [و] تعالی وعده، ۶ در زبده (۳۴۱ ل) بجای این فصل که ایجاز شروع و بر ص ۳۴۳ ختم شده است سطور ذیل اورده: و درین محرم مذکور حضرت امیرزاده اعظم الغنیبک کورکان خلد الله تعالی ملکه و سلطانه و ادام الله سمرقند بموضعی که اطراف آن غلبه بانارست مدرسه عالی بپایان رسانیدند و در صحیح صدر منیع مشتمل آن مدرسه و جمله تمام فرموده و خانقاه بزرگ و [کذا] در محاذی آن مدرسه بنا فرمود والسلام۔ بعد ش بیاض است درین نسخه و زبده بقدر یک و نیم سطر و بعد دو سطر دیگر و سطر ثالث نوشته است: و بهمدرین سال حضرت سلطان زاده که در انواع علوم معقول و منقول صاحب کمالست و امیر آن شد که رصدی بندد، کسان که بدست ایشان جنان کاری که برآمد جمع کرده و انیده بدان مشغول شدند، مدرگ ص دولت شاه ص ۳۶۱ بعد،

حکم فرموده است که کسان امیر جهانشاه ذکر قصه نکنند، امیر باباحاجی منتظر گشته از اوج فرمان دهی بحضیض فرمان بری آمد و سر در ربقهٔ رقیت و گردن در طوق طاعت آورد، و میرزا بایسنغر مکارم اخلاق پادشاهانه و مراسم عواطف خسروانه دربارهٔ او بظهور رسانید و امیر باباحاجی در رکاب شاهزادهٔ عالی جناب عازم قراباغ شد، و شانزدهم ذی الحجه سعادت بساط بوس یافته پیشکشها گذرانید و در سلک امرا منتظم شد،

ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال

اوائل سنه اربع ایلچیان خطای که پیش حضرت خاقان سعید آمده بودند و جمعی که بشیراز پیش میرزا ابراهیم سلطان رفتند و بعضی که بخوارزم پیش امیر شاهملک بودند مجموع بازگشته بسمرقند رسیدند، و حضرت اعلی امیر شادی خواجه، و میرزا بایسنغر سلطان احمد و خواجه غیاث الدین نقاش، و میرزا ابراهیم سلطان امیر حسن و پهلوان جمال، و میرزا سیورغتمش ارغداق،

له زبده + : با پیشکش و خدمتی بادشاهانه بیرون آمد، که زبده : روز یکشنبه شانزدهم، سه زبده : پیشکش و خدمت بعرض رسانید، که زبده : در سلک عبید و خدم بقرار ما تقدم داخل و منتظم، شه زبده : و ایلچیانی که بخطای رفتند، ز به ب : با مثل متن، آک : اوایل این سال، زبده : در اوائل این سال، (وارلیخ بهتر درست است (رک به ترجمهٔ حالات آخر همین کتاب؟)

شه زبده ۳۴۰ ب) : مجموع باکسان که آن جماعت را با ایشان فرستاده بود بسمرقند رسیدند بیرون خانانیان ایلچیان که از اطراف با ایشان همراه فرستاده بودند ایلچی بندگی حضرت اعلیه خلد الله تعالی ملکه و سلطانه از شیراز امیر حسن بهلوان (پهلوان) جمال و ازان امیر زاده سیورغتمش فور الله مرقده — درک : ابراهیم سلطان و

شه ب ب : ارغداق، آ با آک : ارغداق، زبده : اورغذاق،

و امیر بابا حاجی قلعه گاورود را استحکام[1] داده مستعد جنگ ایستاده بود ، فی الواقع که امیر باباحاجی سرداری دلاور بود چنانکه چندسال که قرایوسف دران ممالکت استقلال داشت امیر باباحاجی باوطریق مخالفت می سپرد و مدّتی بدید این شیوه بسر بُرد[2] تا آخرکار خود پیش قرایوسف رفت و امیر یوسف بغایت ممنون شده مواضع که[3] در اطراف[4] قلعه گاورود بود برو مسلّم داشت چنانچه شرح این سخن در قصهٔ معاودت قرایوسف از جانب اصفهان گذشت[5] ، یعنی در سنه ست عشر(۸) قرایوسف قصد اصفهان کرد و بسبب مرض از راه بازگشت و در وقت بازآمدن امیر باباحاجی پیش او آمد چنانچه دران محل[6] مسطور ست* ،

القصّه شهزاده در قلب شتا که مقلوب[7] او مقبول عقلاً* ست ، بظاهر قلعهٔ گاورود رسید ، امیر باباحاجی در موافقت متردّد و از مخالفت متوهّم بود ، میرزا بایسنغر | قاصد پیش او فرستاده مرحمتی که ازین خاندان همایون (۳۲۴ب) شامل حال پدر و قبایل او شده بود یاد فرمود و فرمود که درین کار بچشم عقل نگاه باید کرد که مآل مخالفت بکجا خواهد رسید و اگر موافقت نموده پیش آید او را گرامی داشته مملکت[8] برو مسلّم باشد* و موضعی[9] دیگر اضافت شود و حضرت خاقان سعید

---

[1] زبده (۳۳۹ب) : استحکامی داده بود و لوکران مستعد داشت چنانکه درین چند سال امیر یوسف دران ممالک حاکم بود یا او طریق مخالفت پی سپرد و هرگز بر و دست نیافت ،

[2] زبده : ملاصق [ملاحق] ، [3] رک بص ۲۵۷ ، [4] با ب ـ ،

[5] اک شل متن ، در آ این فقره را در حاشیه نوشته است و بعدش افزوده : منه رحمه الله ،

[6] ب (مصحفا) : مغلوب مقبول عقلا ، زبده : [مقلوب] او مطلوب طماع [طباع] ـ چنانکه ظاهر است مراد از مقلوب شتا « آتش » است ، [7] زبده (۳۴۰ا) : همچکس را بقلعه و ولایت او کاری نباشد ،

[8] با اک آ : مواضعی ، ب : مواضع ،

ذکر عزیمت میرزا بایسنغر بجانب قلعه گاورود و آوردن امیر باباحاجی*

میرزا بایسنغر بهادر عزم صوب قلعه گاورود فرمود، وسبب این عزیمت آن بود که امیر باباحاجی[۱] پسر امیر شیخ محمد عراقی[۲] تواچی نواحی گاورود را ضبط نموده خود را حاکمی مستقل می دانست، و در زمان میرزا[۳] عمر امیر جهانشاه جاکو[۴] امیر شیخ محمد را بقتل آورد، و میرزا عمر امیر باباحاجی را با جمعی امراء فرستاد که امیر جهانشاه را گرفته پیش او برند، جماعت امراء بر امیر جهانشاه مسلّط شده باباحاجی را بر آن داشتند که بجهت قصاص خون پدر او را بقتل رسانید، وشرح این سخن در قضایای میرزا عمر گذشت[۵]، و در وقت توجه میرزا عمر بجانب خراسان[۶] امیر باباحاجی توقف نموده تخلّف ورزید، درین ولا که حضرت خاقان سعید سایهٔ التفات بر ممالک آذربایجان انداخت و قراباغ آران را بقشلاق همایون مشرف ساخت امیر باباحاجی توهّم نموده خود نیامد و برادر خود را بخدمت آنحضرت فرستاد، وحضرت اعلا فرمودند که ما چون گناه او را عفو فرمودیم چرا خود نیامد، وحکم جهان مطاع نفاذ یافت که میرزا بایسنغر بآن طرف عزیمت نماید و امیر باباحاجی را بپایهٔ سریر اعلا رساند،

---

۱ زبده ـ ، ۲ فقط ک : جان ، ـ در زبده باباحاجی (مصحف در هر موضع در سطور آینده بجای باباحاجی) ، ۳ زبده ـ ، ۴ زبده (۳۳۹ و) : امیرزاده ، ۵ زبده : بن امیرجاکو ، ۶ رک بر ص ۲۲ ببعد ، ۷ رک بر ص ۴۸ و ۷۳ ،

وچون[1] آوازهٔ لشکر بامیر قرایوسف رسید قصد قتل او کرد، امیر قرا گفت حالا لشکر
(ورق ۳۲۴ل) سنگین قاصد ماست[2] اگر امیر قراعثمان خبر قتل فرزند شنود (۳۲۴ر)
او نیز ازین طرف متوجه ما شود، امیر یوسف را این سخن مقبول افتاده اورا
مصاحب خود مقیّد می داشت، چون امیر یوسف وفات یافت امیر قرا
یکدست جیباء مکمّل[3] واسب وجامه باو داده گفت: هرجا می روی اجازتست،
واو[4] نمدپوش در تبریز پیش میرزا بایسنغر آمده احوال خود عرضه داشت وجناب
بایسنغری در بارهٔ او عنایت ورعایت فرموده، در وقت عزیمت قراباغ
بموجب اجازت شهزاده بطرف پدر رفت[5]،

وشاهزاده برحسب اشارت علیّه عازم صوب[6] قلعه گاورود شد،
وامیر علاء الدین علیکا مصالح رعیّت ومهمّات مملکت بواجبی ساخت ۱۰
ورسوم محدث که قرایوسف اختراع کرده بود[7] برانداخت وبنظم امور شرعیّه
وضبط مصالح کلّیّه پرداخت واکابر واشراف آن مملکت همراه او اواخر ذی الحجّه
درقشلاق قراباغ باردوی همایون رسیدند،

---

[1] زبدة: ودرین وقت بود که آوازهٔ توجه حضرت سلطنت شعاری بدیشان رسیده بود که حالا لشکر سکین بقصد ما متوجه شده اند، [2] فقط ب ـــ، [3] زبدة (۳۳۸ل): او بتبریز رفت ونمد (نمد) پوش شد، ودرین ایام حضرت سلطنت شعاری شهریار اداه خلد الله تعالی ملکه وسلطانه از [در] مملکت تبریز رسید پسر قراعثمان پیش ایشان آمده احوال خویش عرضه داشت، او را تربیت فرموده اسب وجامه وخرجی وکوکر داده وملازم بود تا آن وقت که بقراباغ رسید وانجا نیز چند روز دیگر بود بعد ازان اجازت یافته بجانب بذرخود رفت، [4] فقط با وک ـــ،

[5] وزر زبدة مضمون این دو سه سطور را بهسلی آورده است، [6] زبدة (۳۳۸ب) بعدش + واختراعات [7] [اختراعات] غیر مشروع که در زمان امیر یوسف احداث کرده بودند،

رغبةً او رهبةً در دایرهٔ خدمت و ربقهٔ طاعت آمدند و شاهزادهٔ عالیجناب
در رعایت رعیّت صورت عدالت منظور نظر عنایت داشته قاعدهٔ مملکت
بر سنن استقامت قرار گرفت*،

واز کسانی که در دارالملک تبریز پیش میرزا بایسنغر آمدند امیر علی بیگ
پسر امیر قراعثمان بود که امیر قرایوسف او را گرفته در تبریز محبوس داشت*

---

۱ فقط ک «در آمدند» بجای آمدند، ۲ زبدة: قاعده ملک وملت بسنن عدل شرح اطراد و استمرار داد،

۳ زبدة (۳۳۷ ل): یکی پسر قراعثمان بود و سبب افتادن او در (ر) تبریز چنین استماع افتاده است که این
پسر قراعثمان حاکم قلعه کماخ بود روزی بشکار بیرون آمد در حدود آذربایجان بیگر کرد نائب امیر یوسف بود آذربایجان
را گرفته بودند و پسر و بالپسر قراعثمان دو بار خورده او را گرفت و در آذربایجان محبوس داشت امیر قراعثمان شنیده لشکری
ساخته کرانیده بحدود آذربایجان آمد مترصد فرصتی میبود، درین اثنا روزی امیر بسطام جاکیر (جاگیر) او درون و آذربایجان
بموضع نزه آمد (۱) بنیاد صحبتی داشتند، شخصی آمد و الیشان را اخبار کرد که قراعثمان درین نزدیکست و قصد شما دارد، بیگر را غرور
شراب در سر، و شادمان داده که او را چه قوت آن باشد که چنین بر سر من آید، دیگری همین خبر گفته بیگر ملتفت نشده، امیر بسطام
ازان مجلس برخاسته خود را بقلعهٔ او در آذربایجان رسانید، قراعثمان رسیده اطراف بیگر فروگرفته و جندی از نوکران بیگر بقتل
آورد و بیگر را بقتل آورد و [کذا الکر را و مصحفا] و بیگر را گرفته بدر [آ] در آذربایجان آورد که شهر بسیار بید و بسر مرا بیرون آرید اجماعی
کرد او در آذربایجان بودند گفتند که ما را بیگر اینجا گذاشته است کما شهر بحمت او بسپاریم؟ و تیر سوی ایشان انداختند، قراعثمان سر لشکران
در کردن پسر بیگر او ختند او را بیاده از در او در آذربایجان بقتیول خود برد، و شب بیگر را نوکری بپسر د، بیگر در شب آن نوکر را فریفته از در کرخت،
چون قراعثمان را خبر شد که بیگر کرخته بخر د سوار شده در طلب او سعی نمود او را بیدا ساخته بکشت، چون خبر کشتن او بقرا یوسف
رسید شیون بسیار کرد و بهمانگه تعزیت بسر خود بیرداق [بوداق] داشته بود تعزیت او بداشت، و بسر قراعثمان را که
در آذربایجان بود طلب کرد، و همچی که در آذربایجان بود ندا در آذربایجان بزد که قراعثمان ندا دند بقراعثمان ندادند و بسر او را از دس
قراعثمان بیش امیر یوسف نفرستادند امیر یوسف لشکری ساخته کرانیدند بحدود آذربایجان رفت، امیر قراعثمان بجانب خود
رفته بود بسر او را بند کرده همراه تبریز آورد و خواست که بکشد، امیر قرا که (کذا) که نائب او بود منع کرد،

به ارجیس* رسید[1] جمعی نوکران میرزا بایسنغر قبر او را شگافته جسد او را دیدند که بغایت مهیب بود بیت

چون قصد مرده بعد هلاکش کسی نکرد کاری چنین زمردم دانا عجب نمود

ذکر رسیدن شاهزادهٔ اعظم غیاث الدین میرزا بایسنغر بدارالملک تبریز

شاهزادهٔ اعظم میرزا بایسنغر بهادر با سپاه ظفر پناه

یلان[2] دلاور که در رزمگاه بنیزه ربایند از چرخ ماه

منتصف شهر ذی قعده بممالک آذربایجان درآمده بدولتخانه فرود آمد و اتباع قرا یوسف چون کوکب از طلوع خورشید ناپدید شدند بیت[3]

چو خورشید چترش درخشنده شد عدو چون ستاره پراگنده شد*

وخطبه وسکه بنام و القاب همایون آرایش یافت قطعه[4]

خطبها را زبان بذکرش[5] تو تر تا ممر سخن زبان باشد

سکه ها را دهان بنامِ تو باز تا زر در جهان نشان باشد

و[6] اوامر بادشاهانه در ان دیار و بلاد نافذ و مسلّم شد و ملوک اطراف و گردنکشان اکناف

---

[1] زبده : رسید بعضی از لشکریان رفته بودند و کور او را شگافته او را احتیاط نموده که شنیده بودند که امیر یوسف نهایت مردی (بلند) باه مهیب هیکل بود ، [2] در زبده بیتی افزوده است و ابتدا :

سپاهی چو موج و رمح بیشمار دلیران جنگی و مردان کار

[3] ب ب آک ، [4] رک بر قصائد انوری (طبع لکنهو ۱۲۹۶ھ) ص ۱۲۶ ، [5] ک : بنام و اما بالای آن بذکر نوشته است که همان صواب است ، [6] در زبده ر ۳۳۹ ب مضمون این دو سطور را مبسوط تر آورده است ،

و[1] این بیت نیز در تاریخ فوت اوست* بیت

وفات میر یوسف شاه به تبریز کتابت شد بتاریخ کتابت[2]

القصّه باوجود آنکه لشکر منصور در حوالی رَی بود و [صورت] واقعه قرایوسف در نواحی اوجان روی نمود تراکمه چنان بهم برآمدند که میّت[3] را در خرگاه گذاشته راه گریز برداشتند و آحاد الناس[4] خرگاه غارت کرده جامهای میّت از بر او کشیدند و گوش[5] او را با حلقهٔ طلا بریدند*، پنجشنبه هفتم ذی قعده این واقعه بود جمعه هشتم سیدی محمّد کجانی[6] و باقی اکابر تبریز پایندهٔ نوکر امیر شاهملک را از حبس بیرون آورده عذرخواهی نمودند* و جثّهٔ[7] قرایوسف را از راه تبریز بطرف ارجیس بردند* و در مرقد آبای او مدفون ساختند، و در وقتی که رایات همایون

---

[1] زبده : سیّد رکن الدین لکی از اولاد شیخ ابراهیم لک تاریخ وفات امیر یوسف گفته است ،

[2] ب : بتاریخش ، زبده مثل متن — بعد این بیت در زبده (۳۳۵ ب) + : بوقتیے این تاریخ عزیزی از سیّد رکن الدین روایت کرد که تاریخ وفات امیر یوسف گفته باوجود آنکه دران تاریخ هنوز عساکر منصوره بندکی حضرت در حدود ری بودند واقعه دست داد که نیز ک به دولتشاه ۷۴۳ ک ، از روی تسمح دیگر نوشته شد ، زبده —

[3] زبده (۳۳۵ ب) : بیچکس از وضیع و شریف لشکر امیر یوسف و خوانین و خانه بچگان بد و نیز داخت او را در همان خرگاه که مرده بود بربالای کت بگذاشتند و هر کس بفکر خود مشغول شد ، [4] بعد ش زبده + : واد فاد تراکمه ،

[5] زبده : حلقهٔ طلا در گوش بریدند و بلاسها از خرگاه بر دند او را از کت بر هنه مادرزاد بر روی زمین انداختند دو شبانه روز بدان حال افتاده بود ، [6] زبده : احمد (بجای محمد) ، ب : کخانی ، آبا ک (زبده : کجانی ،

ـ بظاهر منسوب است بدیه کوجان ، ک : بزنجان ، [7] زبده — ، [8] زبده : وجثهٔ (جثه) امیر یوسف که دران صحرا انداخته بودند از خواری بعد از سه روز بتبریز رسانیدند و بعد ازان اختاجیان و سکبانان امیر یوسف اجازت طلبیده استخوان او را بطرف ارجیس (ناتمام در اصل) ـ و در کتب تواریخ ارجیش نوشته اند بالشین ، زبده : ارجیس

[9] از زبده افتاده است ،

وامیرقرا[1] و قدم پاشا[2] بطرف قلعهٔ آنچق رفتند و زینل بیگ پسر امیر یارعلی که برادرزادهٔ دیگر بود[3] بجانب اردبیل رفت و امیر بایزید کردستان نمود و امیر علی پادشا[4] به پسران سعد پیوست و محمد جنکی و امیر الیاس عازم دیاربکر شدند و عقد جمعیت ایشان بدینسان پریشان شد قطعه[5]

دل منه بر دنیی[6] و اسباب او — زانکه از وی کس وفاداری ندید[7]
پند گیر از حال میر ترکمان — آنکه از شمشیر او خون می چکید[8]
از نهیبش پنجه می افگند شیر — در بیابان نام او چون می شنید
عاقبت تبریز و بغداد و عراق — چون مسخر کرد و فتنش در رسید
بود[9] و فتنش گشته تاریخ[10] یقین — هر کرا[11] او فتنش رسد خواهند دید
هر که او جان باشدش بیند[12] یقین — آنچه او در منزل او جان بدید

[1] کذا در زبده (۳۳۵ ر)، [2] اک: بادشا، ب: پادشا، زبده: بادشاه، [3] آ: اک: که برادرزادهٔ دیگر بود پسر امیر یارعلی، ب: که برادرزادهٔ دیگر امیر یارعلی، [4] آ: اوریل، اک: اوربل، زبده: اوجان، [5] آ: کردکرد، [6] زبده: علیکا، [7] با: پاشاه، اک: بادشاه، ب: باشا، [8] در زبده این قطعه مشتمل بر نه اشعار است، [9] ک: دنی، ب: دیی، [10] بعدش در زبده +:

کس عسل بی نیش ازین دکان نخورد — کس رطب بی خار ازین بستان نچید
هر بایام جراغی بر فروخت — (کذا) چون شمام [تمام؟] افروخت باش در دمید
بی تکلف هر که دل بروی نهاد — چون بدیدی خصم خود می بر درید

[11] بعدش در زبده +: که بیک حمله سپاهی می شکست — که بهوئی قلبگاهی میدرید
[12] فقط ک: پنجه، زبده مثل متن، [13] با ب: بوده اک مثل متن، [14] کذا در ک، در نسخ باقی: هر که او، — این مصراع و مصراع اول بیت آخر را در زبده ندارد، [15] آ: باشد،

ازکرده پشیمان و ازگفته هراسان بود اما باوجود ندامت جلادت می نمود
ولافِ قتال وجدال می زد ودعوی سرکشی واستقلال میکرد قطعه

بساطِ حکومت بگسترده بود ولی مهل وفرصت نداد ش حیات
چنین طرفه منصوبه دست داد زنیسوی شه رخ دگرسوی مات

تابحکم تقدیر ربّانی وامضاء قضای آسمانی دنیای فانی راوداع کرده بسرای جاودانی رحلت نمود ویکشنبه هفتم ذی قعده[1] ازین سرای پنج ومنزل عنا ورنج بدارالقرار رفت، جماعت تراکمه متفرّق شده بتجهیز وتکفین اوپرداختند واورا درهمان خرگاه که وفات یافته بود انداختند وهریک بطرفی رفته کارخود می ساختند، امیر قرا[2] که مقدم امرا بود[3] باقدم پاشا[4] که محبوب[5] ترین خواتین اوبود خواستند که یکی از
۱۰ فرزندان امیر یوسف رابپادشاهی بردارند وباقی پیش اوجمع آیند، ازفرزندان
(۳۲۳ ب) کسی حاضر نبود، امیر شاه محمد دربغداد بود | وامیر اسکندر درکرکوک[6]
وامیر اسپند بعبدالجوز[7] وامیر جهانشاه بسلطانیه وامیر ابوسعید درآذربایجان
بودند، آن[8] فکر بجائی نرسید وهرکس بجائی رفتند، غازان[9] پادشاه پسر امیر مصر
برادرزادهٔ قرا[10] یوسف[11] نفاس خزاین تصرّف نموده متوجه قلعه اونیک شد

---

[1] زبده بعدش در زبده (۳۳۴ ب) +: ودر حوالی اردبیل بموضع سیستان رسیده این حالت تاکزیر پیش آمد،
[2] زبده (۳۳۴ ب) + : ثمت وعشرین وثمانمایه، [3] زبده : امیر که راه نیافت
(نیایت ؟) داشت، [4] آ ب : پادشا، اک : پاشا، با مثل متن، زبده : بادشا،
[5] زبده : معتبرترین، [6] ک : کرکوک، زبده مثل متن، [7] فقط در ک ندارد،
[8] فقط با : بعیدالجواز، [9] ب : ارزنجان، آ : ارسحان، اک : اذربجان، با : الزنجان،
[10] زبده : بدین صوب این قضیه بجای زسد [زسید] [11] ب : غزان، با : غران، اک : غزّان،
زبده : غزآن، [12] زبده : امیر یوسف،

ذکر عاقبت[1] احوال امیر قرا یوسف

امیر قرا یوسف چند سال بدولت و اقبال در ممالک آذربایجان کامگار کامران بود و تسخیر ولایات دیار بکر و عراق عرب و بعضی عراق عجم نموده ضبط آن حدود میفرمود، درین اثنا چون از عزیمت اردوی اعلا خبر یافت نور رایش در ظلمات حیرت فتاده خضر تدبیرش در وادی حیرت راه صواب گم کرد و با خواص خود مشورت نموده رای بر آن قرار گرفت که لشکرها جمع آورده در برابر صف آرائی کرده بیت

تا قبضهٔ شمشیر کرا پالاید خون یا آتش اقبال که بالا گیرد

و از اطراف ممالک آذربایجان و ارّان و موغان و دیار بکر و عراق عرب لشکر بسیار جمع آورد و در ولایت تبریز لشکر پیاده که هرگز مهود نبود طلب نمود و این بدعت بر و مبارک نیامد و از تبریز بیرون آمده سپاهی عرض داد چون ذرات آفتاب فراوان و چون قطرات سحاب بی پایان بیت

همه پهرام طبع و کیوان هوش همه پولاد ترک و آهن پوش

همه جوانان نوخاسته* و سراسر برزه و جوشن و تیغ و سنان آراسته غافل از آنکه بیت

هر کرا بخت رهبری نکند کوشش و جهد یاوری نکند

درین ولا قرا یوسف را عرض مرضی طاری شد و بیم عظیم در صمیم ضمیر او جای گیر شد*

---

[1] فقط در آ کمر راست ، [2] با ب ، یا ، اک و زبدہ (۳۳۳ ب) مثل متن ،

[3] ب اک با زبدہ : تا ، [4] اک با : دولت ، [5] بعدش در زبدہ + :

لشکری بحر موج پیل شکوه ❖ ثابت و پایدار همچون کوه

[6] ک : نوخواسته ، [7] زبدہ (۳۳۴ ر) : رعی ، [8] زبدہ : سینه ، [9] آ : جا گیر گشت ،

در قلعه توقف نمایند که تمام لشکر گذرد و بعد ازان بیرون آمده شهر و بازار آبادان کنند، و امیر موسی را بضبط قلعه و محافظت رعیت باز داشت، و از سلطانیه کوچ فرموده بیست و هشتم ماه باردبیل رسید و بزیارت شیخ المشایخ شیخ صفی الدین قدس سره دریافته ببرکت صحبت شیخ علاء الدین خواجه علی سلمه الله استسعاد یافت و براه موغان هشتم ذی الحجه از آب ارس عبور نمود ونهم ماه در قراباغ اران بیورت قشلاق نزول اجلال فرمود بیت

بهر مقام که اعلام او قرار گرفت معین وحافظ او بود ایزد متعال

واشراف از اطراف و اکناف روی بدرگاه جهان پناه آوردند،

---

۱ زبده (۳۳۲ ب): روز یکشنبه از سلطانیه کوچ فرمود بسرپل فروذ آمد واز انجا دوشنبه بریحانه، روز سه شنبه بوده چی (کذا) وچهار شنبه بسرچم [به سرچم، رک به نزهت ص ۱۸۲ س ۱۹] روز جمعه از قول فرح، چهار شنبه باب کره اورون گذشته روز سه شنبه بمیانه رسید یکشنبه بصباهک، دوشنبه بکرم، روز سه شنبه بقلعه فرخ، چهار شنبه باب کرم فرود آمدند [بعد ش گفته است که حضرت سلطنت شعاری باوجود اژدحام شواغل سلطنت از رعایت زهاد وعباد غافل نشود] در روز پنجشنبه ذی قعده سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه ببلده اردبیل رسیده،

۲ فقط ب: علی (بجای علاء)، زبده: وی را "سلطان المتقین دلیل السالکین المهتدی الی سبیل النجات المرتقی الی الدرجات" خوانده است، بظاهر دلیست خواجه علی بن شیخ صدر الدین بن شیخ صفی اردبیلی که در رجب سنه ۸۳۰ فوت کرد، رک به E.I.2 و R.A.S. برای جولائی ۱۹۲۱ ص ۴۰۷،

۳ زبده (۳۳۳ ا): روز جمعه برباط و شنبه ببلده سو و یکشنبه باغرباط و دوشنبه ببلغان و (؟) و دو [سه] شنبه بجویان فروغی، روز دیگر بنعمت آباد و روز جمعه هشتم ذی الحجه از آب ارس عبور فرموده در شنبه نهم در قراباغ بیورت قشلاق سراپرده عظمت باز کشیدند،

این معنی را از نتایج لطف یزدانی شناخت که همای سعادت آسمانی سایهٔ نصرت و ظفر بر چتر آفتاب پیکر آنحضرت انداخت و انوار نصر اعزیزاً* از جبین انصار آنحضرت طالع شد و آثار فتحاً مبیناً* طراز رایات همایون آمد بیت

انّا فتحنا لک فتحاً مبین بر علم خسرو مشرق ببین

موکب جهانگشای و عنان آسمان سای بجانب سلطانیه روان شد و شهزادهٔ جوان بخت میرزا بایسنغر بفرمان خاقان ظفر شعار بر سم ایلغار عازم دارالملک تبریز گشت و امیر علاء الدین* علیکه کوکلتاش و خواجه قطب الدین محمد مشرف سمنانی* برای ضبط اموال و جهات دیوانی در رکاب شاهزادهٔ عالیجناب متوجه شدند و شاهزاده (ورق ۳۲۳ل) ظفر نشان میرزا ابراهیم سلطان (۳۲۳ل)
بالشکرهای فارس از راه سُجاس* بجانب مراغه رفت و رایات نصرت آیات
چهارده‌م ذی قعده* بصاین قلعه رسیده پانزدهم ظاهر سلطانیه معسکر همایون مقرر شد، و رعایا بعد از رفتن امیرزاده جهانشاه پناه بقلعه برده بودند* آنحضرت ترحم نمود، رعایا را که زیر دست غنا و پایمال بلا گشته بودند فرمود که چندان

---

۱ آ: نصر عزیز، زبده (۳۳۱ل): نصرت عزیز، ۲ آ و زبده: فتح مبین،
۳ ک: بهانشای، ـــ صورت نقطه در زبده: رایات جهانگشای ببارکی و طالع فرخنده عنان آسمان سای بطرف سلطانیه منعطف گردانیده،
۴ زبده (۳۳۱ب): امیرزاده امیر، ۵ صاحب زاده محمد مشرف،
۶ ک با ب: سجاس، آ: سنجاس، ۷ زبده: روز پنجشنبه،
۸ زبده: در روز جمعه پانزدهم ذی قعده، ۹ زبده بعدش +: جهانشاه و ترکمانان قلعه را بطرح ریخته بودند در رفته مردم شهر خانها (د) خود با زکدا شته بناه بقلعه برده،

بر ممالک عراق انداخت و عرصهٔ آن ملک را بظلال مواکب و نعال مراکب مظلّل و مهلّل ساخت و دران ایام امیرزاده جهانشاه قلعهٔ سلطانیه را استحکام می داد ناگاه قاصدی از طرف تبریز رسید و خبر خیر رسانید که قرایوسف در حوالی اوجان جان بحق تسلیم کرد و بهزار درد و داغ جهان را وداع فرموده و تراکمه چون سیماب در اضطراب آمد، و سر اسیمه شده قلعهٔ سلطانیه را ریختند و بجانب تبریز گریختند و ازین جانب قلاق بصوب قزوین رفته بود* یازدهم ذی قعدهٔ در مقام آق خواجه بار دوی همایون آمده و خبر وفات امیر قرایوسف آورد و همان روز قاضی سلطانیه مرتضای اعظم سید شهاب الدین عبدالله* بدرگاه جهان پناه آمد و همین خبر بسمع اعلی [سمعه الله] فیشائر رسانید ووقوع واقعهٔ محقق [شد] بیت

بی درد سر نیزه و آمد شد پیکان
آن فتح که مفتاح امان بود بر آمد*

آری حق سبحانه جناب شاهرخی را منظفر و منصور آفریده بود که بی آسیب حرب و تحمّل طعن و ضرب صورت فتح بوجهی چنین خوب روی نمود و آنحضرت

لـ زبده (۳۳۰ ب) : واز دخایر (کذا) ونفایس [نفایسی] که در قلعه بود انچه توانستند بار کردند وقلعه را باز گذاشتند تعجیل هر چه تمامتر بجانب اوتر باشجان کریختند چون این صورت دست داد شخصی بجانب قزوین تاخته — با آ ب : گذاشتند (بجای ریختند)، اک : گذاشته، ب ب : غروین (بجای قزوین)، — در رساله فضل الله خان قولاق وقلاغ یعنی گوش است وبظاهر درین موضع یعنی مخبر است، لـ زبده + : سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه، لـ زبده : قاضی سید عبدالله — آ : مرتضی اعظم (بجای مرتضای اعظم)، لـ فقط درک ندارد، لـ با ب ب —،

و تعرض نرسانند، و از انجانب چون قاسم بسلطانیه گریخت و امیر جهانشاه پسر امیر قرایوسف که حاکم سلطانیه بود خبر شنود بجمع ذخیره و حرب اهتمام تمام فرمود و فرمود که گاه و بیگاه رعایا بقلعه آورند و تراکمه بدین بهانه سلطانیه را غارت کردند و درهای سراها و تختهای دوکانها بجهت چپر بستن بقلعه کشیدند، و هرکه استعدادی داشت بقلعه درآمده باقی رعیت بجانب طارمین و گیلانات رفتند و ترکمانان مستعد جنگ و قتال و حرب و جدال شدند بیت

برآراسته مردم ترکمان بتیغ و سنان و بتیر و کمان

ذکر وفات امیر قرایوسف کینه پرور و رسیدن آن خبر بخاقان هفت کشور

حضرت خاقان سعید هر چند که مطمح نظر همت عالی می ساخت و پرتو ضمیر خورشید تاثیر بر آن می انداخت امارات مَنْ صَحَّ الْعَزْمُ سَاعَدَهُ التَّوْفِیقُ روی می نمود و دلایل هُوَ الَّذِی اَیَّدَکَ بِنَصْرِهِ وَ بِالْمُؤْمِنِینَ روشن و پیدا بود بیت

فلک در طاعتِ درگاه او احرام بربسته ملک دست دعا بهر فتوح شاه بگشاده

دلیل صدق این مقدمه آنست که چون رایات آفتاب اشراق سایهٔ همایون

---

۱ زبده: و مردم قزوین و توابع را کسی زحمتی نرساند، ۲ زبده: نواب او انگاه باز که خبر توجه عساکر منصوره نصرها الله تعالی می شنیدند تدارک ذخیره قلعه و استعداد حرب اهتمام تمام می نمودند، ۳ ب: جهت، با: چپر، اک: زبده (۳۳۰ل): جبر، ۴ زبده *: و دیوار فصیل و بالای قلعه و دروازه ها بتمام خبر از چپر بستند، ۵ ک: بجای، ۶ ک: مستعد، ۷ فقط در ک، ۸ زبده: العزیمة ساعدته، ۹ ک: بهداد،

که ملازم پایهٔ سریر اعلا آبودند دوازده[1] هزار سوار سورهٔ فتح ختم فرمودند* و حضرت خاقان سعید از سر ثبات قلب ع

ثابت و پایدار همچون کوه

پای عزم در رکاب عالم ستانی آورد و بدست حزم عنان جهانکشائی گرفته بضبط لشکر اشتغال نمود و تقدیر کرد[2] یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیهِمْ عبارت از انست ابواب سعادت بر روی دولت آنحضرت بخوبتر وجهی می گشود بیت

بالو عهد فلک آنست که هر کس که کشد
از تو سر زود نهد پیش تو بر خاک جبین (۳۲۲ ب)

آنحضرت امیر یوسفخواجه[3] را با هزار سوار نامدار[4] بجانب قزوین فرستاد و قاسم[5] نوکر امیر قرا یوسف قزوین را گذاشته* روی بسلطانیه نهاد و امیر یوسفخواجه اهالی قزوین را ایمن[6] ساخته وعده داد* و اکابر آنجا بدرگاه عالمپناه شتافته وشرف دستبوس یافته فرمان همایون نافذ شد که لشکریان بقزوین نروند

---

[1] زبدهٔ (۳۲۹ ا) : در روز پنجشنبه هفتم ذی القعده بدین نیت دوازده هزار بار سوره الفتح بخواندند، — (فقط آ نیز "دوازده هزار بار" دارد بجای دوازده هزار)، [2] در حاشیه آ افزوده است : مطلب مهم، [3] پیش ازین در زبدهٔ افزوده است : از اثر قرب وخبر فتح مبین (کذا ناقصا) الحمد که اقبال ظفر کشت قرین

[4] زبدهٔ (۳۲۹ ب) + : بن امیر شیخ علی بهادر، [5] زبدهٔ : کریده بطریقه خبری (بجای نامدار) [6] زبدهٔ : قاسم بن کورجید (کذا) که از قبل امیر یوسف حاکم ولایت قزوین بود با جمعی از ترا که در ان حدود بودند، [7] آ : استمالت داده ایمن ساخت، با ب آک : ایمن ساخته استمالت داد، زبدهٔ : ایمن گردانید ایشان را بمرحمت وعنایت بندگی حضرت امیدوار ساخته،

درخزانه داشت بر ایشان تفرقه کرد و حضرت خاقان سعید بیت

شه داد گر داد رِ دین پناه چو دانست کآراست دشمن سپاه

از سر نیاز و اخلاص در مناجات حضرت بی نیاز بنده نواز چاره ساز میگفت[1]:
اگر عنایت تو بدرقهٔ طریق ظفر نباشد لشکر و عُدّت عالمی هیچ است و اگر هدایت تو درین طریق رفیق نگردد در راه فتح و نصرت هیچ در هیچ[2] بیت

ای همه هستی ز تو پیدا شده خاکِ ضعیف از تو توانا شده
از پی تست* این همه امید و بیم هم تو ببخشای و ببخش ای کریم
چارهٔ ما ساز که بی یاوریم گر تو برانی بکه رو آوریم

ای دست او هام از دامنِ ادراکِ کمالت کوتاه! و ای پیر حوادث تدبیر عقل در بیابان عرفانت سرگشته و گم کرده راه! کدام دل که در قبضهٔ یَفْعَلُ اللهُ مَا یَشَآءُ بی چاره نیست و کدام جان که تبلیغ و یَحْکُمُ مَا یُرِیدُ پاره پاره نیست، ما گرچه صاحب تاج و تختیم لازمهٔ ما درماندگی و بندگیست و اگرچه خداوندِ اقبال و بختیم صفت ما بیچارگی و سرافگندگیست بیت

خداوندا همه سرگشتگانیم اگرچه مالکِ ملکِ جهانیم
ز سر تا پا همه هیچیم در هیچ ز پا تا سر همه هیچیم در هیچ
همه بیچاره ایم و مانده برجای برین بیچارگی ما ببخشای

بعد از استخاره و مناجات و رفع حاجات بحضرت رفیع الدرجات روی عجز بر خاک تضرّع نهاد و از صمیم دل و صدق نیّت از حضرت عزّت فتح و نصرت مسألت نمود و از سروش غیب نوید اجابت شنود و فرمان فرمود که حُفّاظ و قُرّاء

---

[1] مضمون این مناجات را تا «ببخشای بس» در زبدهٔ ندارد. [2] آ+: است، ک+ ک
* ی تو است، آ فقط: دل، ک فقط ک: ملک و،

حاصل داشت و با وجود کمال شجاعت آلات حرب همه روز با او بود و سپاهش را اسپان آسوده، و لشکر (ورق ۳۲۲ ر) منصور از راه دور آمده و اسپان ضعیف شده و با این همه فصل زمستان قریب، و صورت فتح و ظفر پیش مردم کم خطر بدیع و غریب، اما جمعی که نصرت ایزدی را بکرات قرین رایات ظفر آیات دیده بودند و یقین دانسته که آنحضرت مؤید من عند الله است دل برجای داشته دغدغه بخاطر ایشان نمیرسید،

و پیشتر امیر اعظم غیاث الدین شاهملک از پیش خود نوکری پاینده نام بجانب امیر قرایوسف فرستاده بود و نصیحت عاقلانه فرموده مضمون آنکه خردمند از کاری که عاقبت آن وخیم و خاتمت آن ذمیم باشد باید که احتراز نماید اگر پیش ازین حرکتی که موجب خلاف بود سهواً و عمداً واقع شد مضی ما مضی، امروز صلاح در آنست که باعتذار پیش آید و از ترک جنگ با آنحضرت ننگی بنام او عاید نخواهد شد، باید که سخن نیک خواهان شنیده ولایت سلطانیه و قزوین را بدیوان اعلا گذارد و تا حضرت خاقان سعید ممالک آذربایجان و بغداد تا دیار شام و روم بر و مسلم دارد، امیر قرایوسف بقوت شجاعت نه چنان مغرور بود که نصیحت و موعظت اصلاح او توان نمود، فرستاده را در تبریز حبس فرمود و از اطراف ولایات آذربایجان و بغداد و ارّان و موغان [و ضمایم] و توابع آن لشکر فراوان و سپاه گران جمع آورده هرچه

(۳۲۲ ر)

---

۱ زبده، تازی، ۲ زبده، و فصل زمستان اگر آید ایرا یکدیگر بشنیدند و سرما زیادت شود و علف و علوفه متعذر گردد عاقبت آن بچه [بچه او اکند، صورت فتح آن پیش او بام و خاط [خواطر ؟] بعضی غریب و بعید می نمود، ۳ ک: وبیم، ب: وبیم، با اک مثل متن، زبده: زبیم، ۴ فقط ب (درین موضع و در سطور آینده)، ۵ غزنین، ۶ نقط آ، ۷ فقط در ک ـ،

و امیر قتا شیرین و امیر جقماق از صوب یزد و کرمان بجلگاهٔ ملک ری درآمده بارودی اعلا پیوستند بیت

درآمد دران دشت لشکر چنان — که در جنبش آمد زمین و زمان*

سپاهی چو مور و ملخ بی شمار — دلیران جنگی و مردان کار

لشکری که عدو آن ورنگارخانهٔ خیال نمی گنجید و قوت و هم سپاهی آن سپاه را بمیزان فهم نمی تواند سنجید، امرای تواچی چند روز احتیاط سان لشکر باکرده دویست هزار سوار در شمار آمد و مفصل بموقف عرض رسید و امیر معصوم جاگیر* از قلعهٔ شهریار متوجه زمین بوس گشته در سلک خدام انتظام یافت و چند روز موکب همایون در حدود ری توقف نمود و بتدبیر یاسامشی اشتغال فرمود،

وازان طرف امیر قرایوسف در مقام تصلف و جلادت بود و در طریق شجاعت راه مبارزت می پیمود و ترکمانان دعوی مقابله و آهنگ مقاتله داشتند و نقش محاربه و قتال بر لوح خیال می نگاشتند، هرچند در برابر لشکر منصور عجز و قصور و ضعف و فتور او ظاهر بود اما اصحاب رای و فرهنگ و فارسان میدان جنگ را درین قضیه محل تفکر و مقام تحیر بود و هر کسی را در آیینه خاطر صورتی روی می نمود و خواطر پریشان، و از عاقبت حال که معلوم نبود همه کس هراسان، چه امیر قرایوسف بانام بهادری استعداد تمام

ز نزبده (۳۲۷ و): بصحاری و برادری [برادری] ز نزبده —، ز در زنزبده افزوده است که " درحدود ری چند روز [روز] بجهت تدبیر و ترتیب علفه و طوف لشکریان توقف شد "

ز در زنزبده (۳۲۷ ب) گفته است که دویست هزار سوار جمع کشت " چنانکه سپاهی ایشان صد تومان بود "

ز نزبده : معصوم بن جانگیر، ز یاسامیشی بمعنی ترتیب لشکر است، ز نزبده (۳۲۸ و): امیر یوسف مدتهاست که بانام بهادری استعداد تمام حاصل کرده است شب و روز هرگز آلت محاربه از خود جدا نکرده

بالشکرهای خوارزم ونساو باورد و مملقان[1] وجرمقان[2] وجرجان[3] و مازندران باردوی همایون ملحق شدند[4]، وچهاردهم ماه چترثریا مقام چون بدر تمام از افق ولایت سمنان برآمد وشرط زیارت شیخ ربانی رکن الدین علاء الدولهٔ سمنانی قدس الله سرّهٔ[5] بجا آورد، ودران مقام لشکرهای سیستان[6] وفراه وقهستان ونواحی گرمسیر وقندهار و هزارهٔ آقا[7] وغزنی وکابل[8] ضمیمهٔ سپاه ظفرپناه شدند، ودر مرحلهٔ باغ امیر اعظم الیاس خواجه بالشکر باوسرداران بلدهٔ قم وکاشان شرف بساطبوس یافته بیستم شوال ازدرهٔ نمک[9] گذشتند وبحدود ری درآمده نزدیک ورامین[10] فرود آمدند ودرآن منزل شاهزادهٔ عالیجناب میرزا ابراهیم سلطان باسپاهی بیقیاس ازجانب دارالملک فارس رسیده بعنایت وعاطفت مشرف گردید ومیرزا رستم بهادر بالشکر فراوان ازطرف اصفهان

۱۰

[1] ک با: سلقان، آ ب: اک مثل متن، [2] اک ب ـــ، [3] د در زبده (۳۲۶ ب) فقط "عساکر مازندران" دارد (بجای لشکرهای خوارزم .... ومازندران)، ومنازل مابعد را تا سمنان این طور شمرده است: روز یکشنبه یازدهم شوال از بلدهٔ دامغان کوچ فرموده بشهاب آباد دوشنبه بریوند وچهارشنبه بسمنان رسید، [4] آ ب: روحه ـــ در زبده ذکر این زیارت نیست، [5] د در زبده سمنان (بجای سیستان)، [6] زبده: هزارخضر (بجای هزارهٔ آقا)، [7] زبده +: وآن نواحی: [8] زبده: ازسمنان کوچ فرموده روز پنجشنبه بسرخه وجمعه باب باریک شنبه بدیه نمک ویکشنبه بعزاوان فرود آمدند، روز [روز] دیگر بمحل باغ امیر الیاس خواجه بهادر عزت معدلته بالشکرهای خاصه ونام برادران [برداران] قم وکاشان شرف دستبوس یافته سه شنبه سی ام شوال از دره نمک گذشته وبحدود وی [بحدود ری] درآمدند روز دیگر بموضع ماسه قریب بورامین سراپرده همایون بازکشیدند، [9] رک به نزهت ص ۱۷۳ س ۱۵ برای محلهٔ باغ که همان خوارری است، (برای دیه نمک رک به نزهت ص ۱۷۳ س ۱۵)، [10] فقط ک: وارمین،

ویوزان کاری جهان فراخ بروحوش وسباع چون دیدهٔ مور وچشم مار تنگ ساختند،
وموکب منصور بیست ونهم رمضان شکارکنان از نشاپور عبور نمود ومیرزا بایسنغر
با امرای تومان ا در مقدمه روان شد، وبیست ونهم ماه قصبهٔ بحر آباد (۳۲۱ ب)
معسکر همایون گشته رشک تختگاه کیقباد آمد، وجناب خلافت مآب بسعادت
زیارت حضرت قدوة المشایخ اعتضاد المحققین شیخ سعدالدین الحمّوئی قدّس سرّه استسعاد
یافته شرایط عید صیام دران فرخنده مقام بتقدیم رسانید، وششم شوال بدولت واقبال
سایه بان عظمت وجلال درمرغزار خرقان بازگشیده شرف مزار پرانوار حضرت شیخ
ابوالحسن خرقانی قدّس سرّه دریافت، وهفتم ماه بزیارت سلطان العارفین شیخ ابویزید
رحمة الله علیه فرموده وظیفه نیازمندی بظهور آورد، وعاشر شوال بظاهر دامغان نزول
فرمود وچند زنجیر فیل که پیشتر درمازندران می بود بهر یک بضخامت کوهی مهیب وبدرشتی هیکل
طودی عظیم آراسته ببرگستوانهای دیال واسلحهٔ بی مثال بیت

همه ژنده فیلان گردون شکوه به تندی چو دریا به هیکل چو کوه

ا ک: دیدهٔ تصحیح ازروی نسخ دیگر ۲ ز بدهٔ یکشنبه بیستم ۳ ز بدهٔ: باجمعی ازامرای تومنات ۴ ز بدهٔ (۳۲۶ ی): وبلشکرهای فراسان
بارودی همایون محتشد ودرایات همایون چهارشنبه بیست وسیم ازبلده همیون کوچ فرموده بنیج کروه فرود آمد ودیجشنبه بابدالان روز مجدد
جهان دارعنان (کذا) عزیمت آمدند ودوشنبه بقریه روذس ویکشنبه بکریزه، ۵ ز بدهٔ: روز سه شنبه بقریه بحر آباد وزیارت شیخ سعدالحق
والدین دریافته — برای بحر آباد رک به زبدهٔ ص ۱۳۱، ب ک: الخوئی (بجای الحمّوئی)؛ آ با: الحموی، ب ب: الحموي، اک: الحيوي
زبدهٔ (ص ۱۶۷ س ۱۲: حمّوی) — برای سعدالدین محمد بن المؤید الحمّوئی م ۶۵۰ هـ رک بنفحات الانس طبع کلکته ص ۴۹۰، ۶ ز بدهٔ: سلخ
رمضان بجوزاشاه نزول فرموده دیغره شوال تخریر فسان ودوردوم بجابرم ویسوم بسرخشه وچهارم برنوآباد پنجم بقریه سفرشم
بزیارت شیخ ابوالحسن خرقانی رفتند وزیارت دریافته بمرغزار خرقان فرود آمدند چهارشنبه بسزار متبرک سلطان [العارفین]
ابویزید بسطامی قدس سره رسیده وظیفهٔ اخلاص وشرط زیارت بتقدیم رسانیده روز پنجشنبه بجوریان ودهمه بمهمان دوست ودشنبه
بظاهر بلدهٔ دامغان نزول فرمود، ۵ فقط آ: ببرگستوانها، ۵ با: دیال، ب ب: ویال، اک مثل متن،

سایه بر برج میزان افگنده بود از کول ماغان[1] کوچ فرموده[2]، و از تمام ممالک محروسه سوسی[3] ماوراء النهر* پانزده هزار سوار و پیاده از اکابر و اشراف و سپاهیان[4] یا سردار تازیک برسم نامبردار معین شد که* ملازم اُردوی همایون باشند غیر لشکرهای مقرّری ولایات، و[5] دوازدهم ماه* بتربت متبرک جام رسیده شرایط زیارت آن فرخنده مقام بجای آورد[6]، و هژدهم ماه رباط دیزیاد[7] مخیّم اردوی همایون شد*،

و آنحضرت در جلگای نشاپور هوای صید و نشاط شکار فرمود و بر اسپ سپهر سیر هلال نعل چون خورشید بر سبر خنگ فلک سوار شد بیت

بنیکوئی چو تذرو و بفرّحی چو همای بر رهبری چو پلنگ و بسرکشی چو عقاب

و هر طرف که بر اثر شکاری تاخت بنشان نعل آتش فشان روی زمین پُر ماه و پُر ستاره می ساخت بیت

پُر ماه و پُر ستاره شود هر زمان زمین زان شانزده ستاره که بر چار ماه اوست

سگان تازی از حرص شکاری چون باد آتش پای گشته مانند سیل زمین پیمای شدند،

---

[1] ب: ماغ، با: باغان، اک: باغان، زبده: ماغان، ت زبده: بسرپل قوشیخ [و قوشیخ] نزول فرمود، روز دیگر بمرغزار دره رآن فرود آمد در یکشنبه نهوی دوم شنبه بکوسیه [یکوسویه] سه شنبه برود مجران چهارشنبه بساری پنج شنبه [جام] نزول کرد در [و الصواب: دو] روز دران محل توقف نمود، ت زبده: سوی ماوراء النهر و ترکستان

[2] زبده: سباهیان نام بردار تازیک مردم با استعداد پانزده هزار سوار و بیاده معین گردانیدند،

[3] زبده + یکشنبه بمرغزار صرگرد دوشنبه باندراسه سه شنبه بخالف سرا چهارشنبه بفرهاد وجرد پنجشنبه بشوراب روز جمعه بدر رد [بدیزیاد] رسید — دیزیاد درک آ، ب، با: دیزیاد، اک: دزیاد (برای دیزیاد یا دیزیاد رک به لیسترنج ص ۳۸۸، نزهه ۱۷۴)، [4] رهبر معنی رونده راه، رک به فرهنگ انندراج ۱: ۱۶۵ عمود ۳ سطر ۱، [5] ت: چاه، با: آک: آ، جار — چار ماه کنایه از چهار نعل که هر نعل چار میخ دارد ما مارک به فرهنگ انندراج ۱: ۸۶۰ عمود ۳ سطر ۲، [6] چار شش ستاره" دارد بجای "شانزده ستاره"،

ودر ممالک محروسه از اقصای کاشغر[1] و ترکستان و ماوراء النهر و خراسان و زابل [و کابل][2] و سیستان و کرمان و فارس و خوزستان و اصفهان و رسی و مازندران بهر ولایت هر آلت از تیر و کمان و تیغ و سنان و خنجر و سپر و باقی اسلحهٔ دیگر که سپاهی را بآن حاجت افتد از اموال ممالک بقیمت وقت گرفته بمعسکر همایون رسانند، و ایلچیان جهت سرانجام این مهام باطراف ولایات رفتند، و میرزا الغ بیگ بموجب فرمان بضبط مملکت ماوراء النهر و ترکستان و مغولستان معین شده ده هزار سوار از لشکرهای آن دیار مقرر شدند که در ین یورش حاضر شوند، و میرزا اسپور غمش در ولایت گرمسیر و قندهار و کابل و غزنین تا نواحی هندوستان فرمان روان بود[3] و بضبط آن حدود قیام نمود، و امیر[4] سید احمد ترخان* بحکومت خراسان مقرر شد،

و حضرت خاقان سعید پانزدهم[5] شعبان[6] در دار السلطنهٔ هراة از باغ زاغان نهضت فرموده در لانگ کول ماغان[7] نزول فرمود و بسبب حرارت هوا و جمع آمدن لشکرها چند روز دران منزل متوقف بود، و نویدین[8] اعظم امیر شاهملک[9] از جانب خوارزم بارودی اعلا آمده و باتفاق امیر حسن صوفی ترخان بطرق[10] منغلای روان شدند[11]، و موکب ظفر نشان چهارم[12] رمضان که نیر اعظم

---

[1] در زبده «کاشغر» را ندارد و «هندوستان» را دارد، [2] فقط آ، [3] در زبده گفته است که امیرزاده سپور غمش رایه بلاد مذکوره مقرر فرمود که ازان دیار برخیزد خبر نبوده آن طرف را محافظت نماید، [4] زبده: امیرزاده اعظم اعدل امیر سید احمد ترخان طاب ثراه، [5] زبده: روز دوشنبه پانزدهم شعبان سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه، [6] آ ک: باغان، زبده مثل متن (زاغان)، [7] ک: نوئین، آ: نوئین، ب: نوئین، زبده مثل متن، [8] زبده: اعظم اعدل غیاث الحق والدین، [9] زبده +: بهادر طیب الله ثراه، [10] زبده (۳۲۵ ل) +: و باقی عساکری که در خوارزم و آن نواحی بودند مقرر کرده که در حدود مازندران بارودی همیون ملحق کردند، [11] در زبده گفته است که این روز روز جمعه بود،

همیشه همت عالی نهمت حضرت خاقان سعید بر انتقام مخالفان و اخراج آن ممالک از قبضهٔ تصرف متغلّبان[1] مصروف بود فامّا بسبب[2] موانع که در اطراف ممالک محروسه واقع می شد عزیمت آن طرف در عقده توقّف می ماند، درین ولا چون بعنایت یزدانی و تائید آسمانی از حدود خطای تا نواحی[3] عراق عرب و آذربایجان و از اقصای ترکستان تا پایان هندوستان در قبضهٔ اقتدار قرار یافت انوار عز ایم پادشاهانه که قرین قضاء و قدر و همنشین فتح و ظفر است بر تسخیر عراق عرب و مملکت آذربایجان تافت بیت

خطهٔ ایران و توران چون سلیمان زمان یافت در زیر نگین آمد خطاب لی آسمان
کین زمان شمشیر کین بر فرق ترکان آزمای در ویار ترکمان فی ترک مان فی ترکمان

(ورق ۳۲۱) و فرمان همایون نفاذ یافت که امرای تواچی سانات لشکر[4] ها باز طلبند و سپاه از مواضع در جنبش آمده بمیعاد مقرر لَا یَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً بمحل معیّن جمع آیند، و در وجه مواجب و مرسومات مالی موفور و نقدی بی حساب بر سبیل الکلکا[5] عنایت فرمود و در ترتیب مصالح مجادله و مقاتله و اسباب استعداد محاربه تعیین نمود، و سی هزار دست جیبای مکمل در جیبا خانهٔ همایون موجود بود[6] ده هزار دیگر بران افزوده حکم فرمود که هنگام یورش مبارک مرتّب سازند،

---

[1] با: متغلبان، [2] زبده (۳۲۳ ب): بسبب موانعی که در اطراف ممالک بسبب اختلاف سران سپاه و روی [دو ؟] هوائی ارکان و اعیان مملکت بوقوع [نر] پیوست، [3] زبده: تا اقصای هند، [4] زبده: لشکر های قدیم و جدید، [5] زبده +: و هرکس را از امرا صده و هزاره که مردم او تمام حاضر بنود ند از بها (؟)، بیغ کردند و با حضار لشکر ها مثال همیون بنفاذ انجامیده، [6] آک و زبده (۳۲۴ ب): ولا یستقدمون، [7] لغات قوانیه: اوکالکا، زبده: اوکلکا، [8] با: ده هزار الخ، فقط ب: ده هزار بار الخ، زبده: زر آدخا نها خانها (کرر) تعجیل ده هزار دست دیگر روز یورش را ترتیب دهند،

خاقان اکبر کز قدر دادش قضا درع ظفر یک میخ در عرش بر کمر نُه چرخ بینا داشته

واز شواهد این مقال و دلایل این احوال فتح ممالک عراق و آذربایجان است که چون رایات ظفر آیات متوجه آن ولایات شد نصرت و ظفر با حسن صُور و ایسر وُجوه میسّر گشت،

و باعث برین عزیمت آن بود که آنحضرت نوکری صدیق[1] نام بجانب امیر قرایوسف ارسال نمود و پیغام فرمود که امیر یوسف باید که براه موافقت* آید و از طریق فساد بشیوهٔ صلاح و سداد گراید[2]، و صدیق مضمون رسالت به اُدا رسانیده، امیر قرایوسف اَمارات عصیان ظاهر گردانید و صدیق باز آمده مصدوقهٔ آنچه مشاهده نموده بود عرضه داشت و گفت امیر قرایوسف سودای[3] ارتقای مدارج سلطنت و تمنّای (اعتلای) معارج دولت* در خیال دارد ۱۰ و خود را در ان مملکت سلطانی باستقلال می شمارد، امرای اطراف او امر او را مطیع اند و فرمان او در ان ممالک مطاع است، حصون حصین ساخته و قلاع متین پرداخته، رسوم شرعیه مختل و بقاع خیر* بی رونق و معطل، ایام و لیالی بفسق و فجور میگذراند و خیال استقلال دماغ او را مخبط می گرداند، چون شرح این احوال بمسامع جلال رسید و[4] ازان زمان که سلطان سعید شهید معزّ الدین میرزا امیرانشاه گورکان را در ممالک آذربایجان آن واقعهٔ هائله روی نمود

---

[1] زبده (۳۲۲ ب) «صدیق»، [2] زبده: امیر یوسف بی واسطه منازع و متخاصم که داعیه گفت و گوئی است از سر مخالفت با قاعدهٔ موافقت، [3] زبده + «تا بدان وسیله موارد عیش مهنّا (مهنا؟) از شوائب کدورت صافی گذراند و گرداند؟»، [4] زبده، سودای ارتقای مدارج سروری و معارج مهتری — کلمهٔ «اعتلا» از روی آبشت شد، [5] زبده (۳۲۳ ا): مساجد و رباع خیر، [6] رک به ص ۲۴۴ بعد که قریباً همین مضمون را در آن موضع آورده است،

ویوز از شرهٔ دیدنِ نخجیر همه تن چون پروین چشم گشته بود و از خون شکاری چشم او چون دیدهٔ کبک کوهساری چشمهٔ خون می نمود، وچند روزی چون بعیش وخرمی گذرانید عنانِ سمندِ جهان پیمای بصوب ییلاق جانفزای باوغیس معطوف گردانید واز آنجا عزم دارالسلطنهٔ هراة نمود وعزیمت یورش آذربایجان مصمم فرمود،

(۳۲۰ب) ذکر یورش عراق وآذربایجان وفتح آن ممالک بعونِ ملکِ مستعان

حضرت ایزد متعال تعالی شانه تاج دولت واقبال سعادتمندی را کرامت فرماید که بهمت عالی نهمت تقویت دین مبین وتشییت شرع سید المرسلین نماید، وسریر سلطنت وجهانداری مسند دولتمندی تواند بود که انوار آفتابِ عدلِ او در اطرافِ عالم آثارِ بیضا نمود، وچون حضرت خاقان سعید از بدایات احوال تا نهایات سلطنت وجلال طریقهٔ مسلوک داشت وضمیر منیر همه عمر برین شیوه گماشت لاجرم عنایت الهی بحکم[1] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا در حق او فتحی وبرکتی میسّر می گردانید، وفیضِ فضلِ نامتناهی بموجب[2] وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا از هر طرف بشارتِ نصرت وظفر بسامع جهانیان می رسانید، هر روز قواعد دولت استحکام دیگر می یافت وهر زمان معاقدِ سلطنت استقرار دیگر میگرفت، سرادق اقبال سر بذروهٔ فلک الافلاک رسانیده وشادروانِ آمال ظلالِ جلال از ایوانِ کیوان گذرانیده[3] بیت

---

[1] قرآن مجید ۴۸ (الفتح) ۱، [2] زبده (۳۲۲ب): در رغب سرنهشتی وعقب حرکتی فتحی وبرکتی دیگر میسّر ومقرر میگردانند، [3] قرآن مجید ۴۸ (الفتح) ۳۱، [4] ک: گذرانیده، ب: گذرانیده بود، آ: ثبت متن

وکمال جمعیت بود وهمچنین دارالامان اصفهان بعدل واحسان میرزا رستم معمور وآبادان اما ولایات عراق عرب وبعضی از عراق عجم وممالک آذربایجان از جور وطغیان امیر قرایوسف ترکمان ویران ورعایا از ظلم وبیداد در فریاد وافغان[1] بودند، همه کس روی نیاز بر زمین داشته ودست دعا بآسمان برافراشته بیت

در همه ملک آنطرف بود ز جور ترکمان روی نیاز بر زمین دست دعا بر آسمان

وقایع سنه ثلاث وعشرین

ذکر نهضت حضرت خاقان سعید بجانب مرو[2]

چون سلطان هفت اقلیم گردون رایت همایون برافراخت وآفتاب عالم آرا سایه سعادت بر بیت شرف انداخت وغزاله سپهر از آبگیر حوت میل چراگاه حمل نمود وقوی نامیه در اطراف صحرا وبساتین عمال سبزه وریاحین را عمل فرمود بیت

شاه انجم چو مشرف کند ایوان حمل عامل نامیه را باز فرستد بعمل

حضرت خاقان سعید بطریق قوشلامشی عازم ولایت مرو شد وچندگاه دران فضای دلکشا بجانور پرانیدن ولیز دوانیدن نشاط وانبساط نمود، وباز[3] چون تیر از شصت[4] شاه جهانگیر پرواز میکرد وبا نسر طائر هم از میشد واز آواز جلاجل کوه وصحرا پر صدا میساخت وبرخم شهپر مرغ تیز پرواز بالای گردون بزیری انداخت

---

[1] ۳ ر، فغان، [2] زبده (۳۲۱ و): ذکر قوشلامشی در فتن بباد قیس، ۳ ک، بار، [3] ک، دیگر فتح، شست،

بے مانند نزول اجلال فرمود، و ایلچیان خطای که از خراسان باز گشته بودند ایشانرا طوی داد و قاصد همراه ایشان بجانب خطای فرستاد، و آخر شوال عازم بخارا شده اکابر آنجا شرائط استقبال بجای آوردند، و چهارم ذیقعده در ارک بخارا فرود آمد و دیگر روز بقریه ، اردو[1] و کجن[2] رفته نوکران امیر شاهملک از جانب خوارزم رسیدند و جانوران پیشکش بعرض رسانیدند، و شاهزاده دهم ذیقعده بمدرسهٔ[3] که معمار همت عالی او ساخته بود در درون بخارا در آمد[4] و طلبهٔ علم (و) ارباب استحقاق را انعام نموده رعایت فرمود و عازم سمرقند شده در قریهٔ کوفلین[5] امراء که بجانب کاشغر رفته بودند باز آمده درین منزل بموکب همایون پیوستند، و بیست و سیم ذی الحجه[6] بدار السلطنت سمرقند فرود آمد،

ذکر احوال فارس و عراقین و آذربایجان درین سال

درین سال مملکت فارس بحسن معدلت و یمن مرحمت شاهزادهٔ عالی جناب مفسّر سرّ «وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا» و مدبّر برّ «وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ» بیت

خاطر حاطرش مفسّر سرّ ظاهر طاهرش مدبّر برّ

معزّ الدّنیا و الدّین ابو الفتح میرزا ابراهیم سلطان در غایت رفاهیت و

---

[1] ب: اردو کجنی، اک: با مثل متن، ذ: اردوی کجن، [2] ز ذ ۱۳۲۱ل: درنفس بخارا بمدرسه عالیه که هم از آنحضرت تست نزول فرمود، [3] بقول صاحب ذ امیرزاده در رابع عشر "بکوفر" فرود آمد و دران منزل خرم پنج شش روز توقف نمود و در ۲۰ ذی قعده از انجا سوار شد — برای کلین رک به ترکستان ص ۱۲۷، [4] ز ذ —، [5] این فصل را در ز ذ ندارد، [6] قرآن مجید ۴ (النساء): ۱۲۴، [7] قرآن مجید ۶ (الانعام): ۸۳،

نوکر صدر اسلام[1] مصاحب اسلام تو اچی از طرف جنّه[2] رسیده اسپان پیشکش بعرض رسانیدند، وجناب[3] میرزا الغ بیگ* برگذر چناس[4] از آب خجندگذشته حسن کا در خدمت مهد علیا مهرنگار خانیکه[5] شرح آوردن او بخراسان مذکور شد[6] رسید ومیرزا الغ بیگ جهة رعایت ثمرهٔ شجرهٔ خانی* سوار شده او را با آیین وترتیب گذرانید واز[7] تاشکند کوچ فرموده نزدیک بورلاق فرود آمد*، وآنجا شخصی بال[8] نوّ نام ازجانب اوزبک گریخته آمد وخبر پریشانی اوزبکیان آورد، و بازرگانی هم ازآن طرف رسیده موافق خبر سابق گفت، میرزا الغ بیگ عزیمت معاودت نمود[9] وامیرارسلان[10] خواجه ترخان (ورق ۳۲۰) ومیر (۳۲۰ا) یادگار فتان[11] را رعایت واجازت[12] فرمود وجمعی سردار مقدم محمود ترخان را بطرف کاشغر روان ساخت ودرآن صحرای[13] دلکشا شکار انداخت* وبیست ۱۰ وهفتم رمضان از آب سیحون عبور نموده دوم شوال بسعادت واقبال درسمرقند

---

[1] آ: الاسلام، زبده شل متن، [2] فقط ک: جنّه، زبده: جنا، [3] زبده: در رابح عشر امیرزاده، [4] آ: حناس، با: حیناس، ب: حنیاس، اک: حیسناس، زبده: حساس ـــ برای چناس رک به لیسترینج ص ۲۸۴، [5] زبده: درحیز [دختر] شاه جهان بسر [شمع جهان نمیرد] خضرخواجه اغلان که بادشاه ممالک مغول بود وحرم محترم [میرزا محمد جوکی بهادر] امیرزاده [غیث الحق والدّین] الغ بیگ کورکان جهت رعایت وتفقد مهرنگار خانیکه، [6] رک به ص ۳۸۷، [7] زبده: ودر نوزدهم شعبان باولنگ تاشکند فرود آمد وبعد از سه روز باواز [گذا] نزول فرمود سلطان ترخان با جمعی از امرا و لشکریان جهت توقف در تاشکند فرود آمد تعیین کرد ودر رابح عشرین بفرق [بیوروت؟] اردو تاش قریب قریه لوی [لاق] فرود آمدند [8] آ: مال هو، اک: با لهو، با ب شل متن، زبده: با لهو، [9] زبده: متفرق شدن، [10] زبده: بازارکانان، [11] زبده (۳۲۰ ب) +: واز ایلوروت اردو باش بشیرتفت، [12] فقط ک: اسلان، [13] زبده: قبان، [14] زبده: اجازت معاودت بولایت خویش، [15] زبده: صحاری عزیمت شکار فرموده در عاشر رمضان قمرقه درهم آورد،

آورد و شرف دست بوس یافته به[1] عنایت مخصوص شد و در سلک شاهزادگان[2] منتظم گشت و چندگاه در سمرقند بوده و میرزا الغ بیگ براق براق پادشاهانه فرموده اجازت مراجعت یافت،[3] و اواخر ماه رجب از کاشغر خبر آمد که دختر امیر خدای داد قصد پادشاه کرده میان مغولان[4] بلقاق است[5]، و در آخر همین ماه[6] ایلچیان خطا که اردشیر توا چی همراه ایشان آمده بود[7] بسمرقند رسیدند و پیشکشهای خاصهٔ میرزا الغ بیگ گذرانیدند[8] و شاهزاده ایشان را طوی خوراینده غرهٔ شعبان بجانب خراسان فرستاد[9] و سخن آمدن ایشان بخراسان مشروح معروض گشت[10]،

و میرزا الغ بیگ اوایل شعبان عزم[11] یورش تغماق[12] فرمود و امیر اسکندر رهندو یوقا[13] را در سمرقند تعیین نمود و از باغ دلکشا[14] بقراباق[15] رفته و آنجا نوکران امیر خدا داد[16] از جانب مغول آمده شرف زمین بوس یافتند[17] و روز دیگر

---

[1] از «بجانا تا» مراجعت یافت» (س ۳) در زبده ندارد، [2] بعدش با +: وجوچنان، ب: وجوچینا» اک: جون نخشیان (برای جوجین یا جوچون رک به لغات نوائیه ص ۲۹۲ بذیل جوجی) [3] زبده (۳۱۹ ب): در ثانی عشر رجب المرجب نوکر صدیق از کاشغر آمد و اخبار کرد، [4] زبده: پادشاه ختا، [5] زبده: ایشان، [6] زبده: یلغان واقع شده، (رامارک باللغات النوائیه بذیل یولغاخ)، [7] زبده: ودر سابع [سابع] عشرین رجب، [8] زبده +: واز ختای بجانب خراسان معاودت نموده بودند، [9] زبده: وبعد از دو سه روز [10] با ب آ: گذرانید، اک مثل متن، [11] زبده: در غرهٔ شعبان ایشان را طوی داد و بجانب خراسان روان کرد، [12] رک به ص ۳۸۳، [13] زبده (۳۱۹ ب): عزیمت جانب تغاق، [14] فقط ب: بقا، زبده مثل متن، [15] زبده +: سوار گشته، [16] زبده: یولان، [17] زبده: خدایداد، [18] زبده، و در حاشر شعبان بظاهر ییراق فرود آمدند و نوکر اشروان (کذا) بخشی از جنته آمد،

چند روز طویها کردند، و فرستادگان محمد خان آخر شوال اجازت مراجعت یافته عازم مغولستان شدند، و آنحضرت تا بستان در حدود باوغلیس ییلاق فرموده[1] با ارکان دولت مشورت نموده عزیمت یورش آذربایجان تصمیم یافت،

احوال ممالک ماوراء النهر درین سال

در اوائل این سال مغتنم ماه محرم مکرم بانوی عظمی و خاتون کبری آقا بیگم* دختر میرزا محمد سلطان که حرم محترم میرزا الغ بیگ گورگان بود بدار الجنان رحلت نمود، و در گنبد مدرسهٔ والدش مدفون شد، و میرزا الغ بیگ[2] با وجود کمال وقار بے صبر و قرار شده قطرات عبرات بر صفحهٔ رخساری ریخت و هر نفس از آه و فغان شعلهای آتش می انگیخت **بیت**

شد گرم دمش چون نفس کورهٔ آتش شد تنگ دلش چون دهن کوزهٔ سیماب

عاقبت دست وقار در دامن اصطبار زده دهان گوهر نثار بآیهٔ کریمهٔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کشاده و ترویح روح او را صدقات بستحقان داد و رسم آش و اطعام و ختمات کلام ملک علام بجای آورد*،

و ابو اللیث از جانب اندگان آمده بعرض رسانید که پسر شیر بهرام از جنه[3] گریخته بکاشغر آمده، جمعی دیگر متعاقب می رسند، و در سلخ ربیع الآخر براق اغلان از الوس اوزبک روگردان شده التجا بآستان میرزا الغ بیگ گورگان

---

[1] زبدة (۳۱۹ ر): فرمودند، و درین اثنا خبری چند از ممالک اوزبکیان و عراق رسید که باعث شد بر حرکت همیون بدان جانب،

[2] ب: اکامیکم، اک: اکابیکی، زبدة: اقابیکی که والده خانزاده (کذا)،

[3] زبدة: امیرزاده، زبدة —،

* ک: جنة،

وامراء وارکانِ دولت و ایلچیانِ اطرافِ مملکت را باساوری مقرر شده، بساولان براسپانِ خاص نشستند و به تیر یا سال راست[1] کردند، و در خوبترین طالعی و بهترین ساعتی کواکب از برج شرف تافته و قمر در طربخانهٔ ثور شرف یافته کار تزویج پرداختند* و ماه منوّر را قرین آفتاب انور ساختند و جواهر و لآلی بر سر نیرین افشاندند و زهرهٔ دولت را پهلوی مشتری سعادت نشاندند و سرو چمن خلافت و غنچهٔ باغ خانیت را با آیین شرع نبوی و قوانین دین مصطفوی صلّی الله علیه وآله وسلّم دست بیکدگر دادند بیت

دو اختر بر اوج سعادت نشان نمودند بر تخت شاهی قران
یکی مهر برج سپهر جلال دگر گوهر درج حسن و جمال

حُسن جشن از نیکویان سرو قد گلنار خد و شاهدان ماه پیکر جوزا کمر بوستانی بود پُر گل و نسرین و آسمانی نمود پُر زهره و پروین بیت

همه شکر لب و بادام چشم و پسته دهن بنفشه زلف و سمن[2] روی و نسترن[3] رُخسار

(۳۱۹ب) | مجلس انس و خرّمی بسان بهشت برین آرایش یافت و آفتاب عیش و عشرت بر اطراف مملکت تافت، ساقیان ماه منظر جام جانْ پرور[4] به شتاقان رسانیدند و مطربان شیرین لقا نوای روح فزا از مزهر زهره میگذرانیدند، مطربان شکّرین انفاس[5] از هر گونه قول زهره را شرمنده در قانون مزهر ساختند

و چون ایّام جشن همایون بانجام رسید حضرت خاقان سعید جمعی را که ملازم هودج عهد حالیه آمده بودند انعام تمام فرمود و شاهزادگان و آغایان وارکان دولت

---

[1] آ و نسخ دیگر: جنیبتهاء، زبده: عنیتهای، [2] زبده: ویاساق مینمودند، [3] زبده ـــ،
[4] ک: انوار، [5] فقط درک، [6] زبده: سمن عارضین وگل، با: سمن روی
ونسترین، اک: سمن روی ونسترن، [7] فقط آ: جهان پرور، [8] فقط با: گفتار،

باداب رسالت آراسته بود وچندکرّت درزمان حضرت صاحبقران بمغولستان رفته مصاحب ایلچیان روان فرمود و اقتدا بفرمودهٔ تناکحوا توالدوا تکاثروا نمود وازبرای فرزند سعادتمند بیت

نخل باغ پادشاهی دُرّ درج سلطنت مطلع نور الٰهی آفتاب دین و داد

اعنی میرزا محمّد جوکی بها درکریمهٔ از خاندان سلطنت ودودمان خانیّت خواستگاری نمود، محمّد خان بغایت شادمان گشته قراین محبت باوسائل قرابت دست درهم داد، ومهد علیا مهرنگار آغا دختر شمع جهان نبیرهٔ پادشاه خضرخواجه که درمیان کرام بنات وابکار مخدّرات چشم وچراغ دودمان سلطنت وفروغ خاندان خانیّت بود، جمیع ارکان دولت همراه ساخته باتجمّل هرچه تمامتر ازمغولستان روان فرمود، وهودج عصمت پناهش ببیست وپنجم رمضان بظاهردارالسلطنت هراة رسید وشرایط استقبال بجای آورده مهد علیا گوهرشاد آغا طویهای بادشاهانه ترتیب نمود و فرمود که درباغ زاغان مجلسی نمودار روضهٔ رضوان به گلرخان خلد وچین آرایش وتزیین یافت وخرگاهها وسایه بانها سرسپهر افراشته درمیان النگ خرگاهی بزرگ فلک پیکر گردون منظر وشادروان کیوان محل بفروش واوانی خسروانی آراستند ومحلّ ومقام هریک ازخواتین [و] وکلین [و] اغول معیّن گشت، شاه زادگان

ل زبده (۳۱۶ب) ، بیش سلاطین بزرگ بسفارت رفته وشناخته حضرت بادشاهان شده ومصاحب ایلچیان ایشان روانه فرمود، ب باب آ زبده : بگشروا، ج آ ــ ، د ک : خوان، ه زبده (۳۱۷ب) : خانیکه، و زبده : از (بجای درمیان) ، ز زبده : جمعی از، ح فقط ک : بسر، زبده (۳۱۸ا) : بعیوق، ط فقط ک ــ ، ی ک : کلین ، با و زبده : کلبن ، یا زبده : اغرال ،

خداوند تعالی لطف و مرحمت زیادت گرداند، انیست که اعلام کرده شد، تمت،

(۳۱۹ل) وسکاتیب الیشان هرکرّت که پیش حضرت[1] (ورق ۳۱۹) سلطان آفاق* آورده اند سه مکتوب بوده و در هر مکتوبی سه نوع خط، یکی باین خطّ* مشهور که بین سواد نوشته[2] شد* بعبارت فارسی، و دیگری بخط مغولی[3] که* خط ایغور است بزبان ترکی، و دیگری بخط[4] خطائی و زبان اهل خطای، مضمون هر سه خط یکی، و[5] مکتوب دیگر هر چه فرستاده بودند* از جانوران و تفوزات[6] و هدایا[7] دران مکتوب مفصّل ساخته همچنین بهر سه زبان و هر سه خطّ[8] و یک مکتوب بمثال خط راه هم بهمین طریق بهر سه زبان* و هر سه خط، و تاریخ ماه و سال از ابتدای حکومت آن پادشاه نوشته باشند ع

زینسان بود حکایت و خطّ[9] خطا[10] بیان

۱۰

ذکر تزویج میرزا محمد جوکی بهادر با مهرنگار آغا[11] دختر پادشاه مغولستان

درآن زمان که شمع جهان پادشاه مغولستان پسر خضر خواجه خان دعوت حق را اجابت کرده و برادرش محمد خان بسلطنت الوس مقرر شد ایلچیان پیش حضرت خاقان سعید فرستاده اظهار انقیاد[12] کرد، آنحضرت امیر حسن کاراکه

---

[1] آ: بآ، حضرت سلطنت، زبده: حضرت سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه، [2] زبده: بنشته اند، [3] زبده —، [4] زبده: ختایی، [5] زبده: و مکتوب دیگر که هر نوع فرستاده بودند، [6] ک آ: تفوزات، [7] زبده +: از منسوجات، [8] زبده: خط و تاریخ، [9] فقط آ: زبده: و یک مکتوب دیگر بمثال الخ، [10] بآ: ختائیان، [11] زبده: خانیکه، [12] زبده +: و بجهتی و اتخاذ،

خداوند تعالی راضی و خشنود نباشد، مردانه مردان باهمدیگر بدوستی
بودند، دل بدل چو آیینه باشد اگرچه بُعدِ مسافت باشد
گو میا در نظر هستی همّت و مروّت از همه چیز عزیزتر است لیک در تبع
آن نیز چیزی عزیز شود، اکنون علی الخصوص لیدا و جاکقو با جمعهم با
ایلچیان بیگ بوقا و غیره را باهم فرستاده شد که نزدیک سلطان هدایا
سونکقوران هفت دستست که برسانند، این سونکقوران را مابدست
خود پرانیده ایم و نیز هدایا کخا مع غیره هم فرستاده شد، سونکقوران اگرچه
در مملکت چین مامنی باشد لکن علی الدوام از اطراف دیار برای ما تحفه
می آرند بسبب آن کمی نیست، در آن جای شما کم یاب بوده است
خاصانه ارسال داشته شد تا مقابل همت عالی
سلطان قرمچی باشد، اگرچه اشیا کمینه است لیکن حوصله محبت باشد
بقبول سلطان وصول یابد من بعد می باید که صدق محبت زیاده شود
وایلچیان و تاجران پیوسته آمد شد کنند و منقطع نباشد تا مردمان همه
بدولت امن و امان و رفاهیت باشند، البته

---

۱ با: مردانه، زبده مثل متن، ۲ فقط ک: جو آیند، زبده: جوانبه، ۳ ک: طبع، ب: تتبع، با: تبع، اک: تبع، زبده: در تبع، ۴ زبده: جیز نیز، ۵ ب ب مثل ک، زبده: لیدا، ۶ ب: حاکمقوا، با: جاملقو، اک: جان کرتو، زبده: حاکمقو، ۷ زبده: تنگ، ۸ زبده —، ۹ در اینجا و در سطر آینده، آ: سوکمقوران، با: سوکیقوران، ب ب و اک مثل متن، ۱۰ زبده: شنقوران، زبده (۳۱۶ ر): همرشونکقوران، ۱۱ زبده: کیمخاها، ۱۲ زبده: شونکقار، ۱۳ زبده: علی المرام، ۱۴ زبده: دریا، ۱۵ زبده: بسبب، ۱۶ اک با: قرمچی، آ: قرمچی، ب ب یک سطر حذف کرده از قرمچی تا سلطان (س ۱۷)، زبده: قرمچی، ۱۷ زبده: صلهٔ محبت زیاده شود، ۱۸ زبده: و امن و امان براحت و رفاهیت،

(۳۱۸ب) ضبط کنند[1]، سبب آن مردمان آن مملکت | دولتمند گشته اند
سلطان روشن رای و دانا و کامل و خردمند[2] و از همه اسلامیان
عالی[3] تر و بامر
خداوند تعالی تعظیم و اطاعت بجا آورده و در کار او عزت[4]
داشت نمود[5] که موافق تائید آسمانیست، ما پیشتر ازین ایلچیان
امیر سرای[6] لبید[7] با جمعهم فرستادیم سبز دیک
سلطان رسیده اند، بآداب رسوم اکرام و اعزاز
بسیار فرموده اند، لبید[8] او با جمعهم بمراجعت رسیدند (و) عرض نمودند،
بر ما همه روشن و معلوم گشت، و ایلچیان بیگ[9] بوقا وغیره بلبید[10]
و اجمعهم با هم[11] برای هدایا شیر و اسپان تاری و یوزان و چیزهای دیگر فرستاده
همه[12] بدین درگاه رسانیدند، ما همه را نظر کردیم صدق (و)[13] محبت
ظاهر گردانیده اند، ما بغایت[14] شاکر گشتیم، دیار مغرب که جای اسلام
است از قدیم دانایان و صالحان همچکس از
سلطان عالی تر نبوده باشد، و مردمان آن مملکت را نیک می تواند
امان و تسکین دادن[15] که بر وفق رضای
حق است، جل جلاله، چگونه

---

[1] زبده: کرداند، [2] زبده: خردمندتر، [3] زبده: عالی تر بوده، [4] فقط ک ـ، زبده شل متن، [5] زبده: نموده، [6] آ با اک: سرا لیدا، ب ب: سرای لبید، زبده (۳۱۵ب): لسلا، [7] فقط ب ب: لبید، زبده: لسلا، [8] با اک آ: بیک بوقا وغیره بلبید، ب ب: بیک بوقا غیره بلبید، زبده: دولان وغیره لبیدا، [9] زبده: برایا و هدایا، [10] زبده ـ، [11] از زبده، [12] زبده: شاد، [13] فقط ب ب: داد، زبده شل متن،

همراه ایلچیان روان فرمود درین ایام اردشیر باز آمده احوال آن ولایت و رسیدن ایلچیان بموقف عرض رسانید، و آخر رمضان ایلچیان پی ماچین وخان ماچین بهراة آمدند و پیشکش و بیلاک و مکتوب گذرانیدند، و مکتوب پادشاه خطا بقاعدهٔ ایشان نقل کرده شد،

طریق خطاییان آنست که در مکتوب نام پادشاه در اول سطر نویسند و سطرها بمقداری اندک ازان فروتر گیرند، و هر جا در اثناء مکتوب بنام خدای تعالی رسند بآنجا که رسیده باشد گذارند و باز نام الله تعالی از اول سطر گیرند، و اگر چنانچه بذکر پادشاه رسید همین طریقه مسلوک دارند، و این مکتوب که درین تاریخ فرستادند بهمان طریق لفظاً بالفظ نوشته شد،

صورت مکتوب خطا بلا تغییر

دایمنگ پادشاه معظم نامهٔ ارسال میفرماید به
شاه رخ سلطان ما تامل میکنیم
خداوند تعالی دانا و عاقل و کامل بیافرید او را تا مملکت اسلام

---

۱ در زبده از "احوال" تا "بهراة آمدند" را ندارد، بظاهر متن این نسخه زبده درین موضع ناقص است،
۲ ب: پی ماچین وخان ماچین، با: بماچین وخان ماچین، اک: پی ماچین، آ: تی ماچین و خان ماچین، ۳ با ب زبده: بر، اک مثل متن، ۴ زبده (ص ۳۱۵ ر): سطرها دیگر بمقدار، ۵ زبده: سطر با نجا، ۶ زبده: بنام، ۷ زبده: رعایت کند [کنند] تا مکتوب باخر رسید، ۸ با ب اک زبده: بلفظ، ۹ زبده: سواد مکتوب: سواد این مکتوب در زبده مطابق است با مطلع و جز بعض اختلافات قراءت چندان تفاوت ندارد، البته در کتابت "قاعدهٔ خطا را" عموماً در زبده ملحوظ نداشته است، ۱۰ زبده: نامه،

از سمرقند بیرون آمده بیست و ششم شوّال در زبان سعادت و اقبال بدار السلطنهٔ هراة رسیدند، و حضرت خاقان سعید که بر سم قوشلامشی بولایة فراه رفته بود چون بدولت و سعادت معاودت فرمود شاهزادگان شرایط استقبال بجا آورده در رباط امیر داؤد شرف دستبوس دریافتند، و آنحضرت دربارهٔ فرزند سعادتمند انواع نوازش و عنایت فرموده طوی های پادشاهانه ترتیب نمود و رخصت مراجعت ارزانی داشت شاهزاده پنجم ذی الحجّه بدار السلطنهٔ سمرقند رسید،

وقایع سنه اثنتین و عشرین و ثمانمائه

آمدن ایلچیان خطای کرّت ثالث

سابقاً در شهور سنه عشرین مذکور شد که دایمنگ خان پادشاه خطا ایلچیان بدرگاه همایون فرستاد و حضرت خاقان سعید اردشیر تواچی را

---

۱ در زبده افزوده که امیرزاده در ۷ شوال از آب جیحون عبور فرموده در جمعه ۲۶ شوال بهراة رسید،
۲ زبده (۳۱۴ ب): در روز وصول امیرزاده اعظم از اسفزار [اسفزار] روانه گشته بودند، حضرت امیرزاده از دار السلطنه هراة استقبال ایشان نمودند تا برباط داؤد رفتند و انجا بشرف ملاقات رسیده در روز مراجعت نموده بدار السلطنت هراة نزول فرمودند، ۳ در زبده گفته است که امیرزاده در آخر ذی القعده عزیمت ماوراء النهر فرمود، ۴ ک: اشنین، ۵ زبده: حکایات رسیدن ایلچیان از ختای، ۶ رک به ص ۳۵۴، ۷ زبده: دائمك، ۸ زبده: ختای، ۹ زبده +: و مکتوبات و بیلاکات رسانیده،

ماه رجب عازم ماوراء النهر شد وچون از جیحون عبور نمود میرزا الغ بیگ جمعی امراء را برسم استقبال ارسال فرمود و برادران چون دو اختر سعد در برج جهانداری قران کردند وچون دو گوهر عالم افروز در درج کامگاری قرین شدند بیت

دو شهریار گزین و دو نامدار رزین دو اختیار زمان و دو افتخار زمین

ومیرزا جوکی در باغ دلکشا فرود آمد و میرزا الغ بیگ چند روز پیوسته شرایط ضیافت بهرگونه لطافت بجا آورد و ساقیان ماه سیما و مطربان زهره نوا بادهای گلرنگ با آواز عود و چنگ می پیمودند و عقل و هوش از جان بیدلان می ربودند ع

مطرب و ساقی صلای عیش و راه دل زدند

درین اثنا معتمدی که تفحص احوال مغولستان رفته بود باز آمده شرح پریشانی آن دیار بعرض رسانید و میرزا الغ بیگ خاطر همایون از اطراف جمع ساخته میرزا محمد جوکی را انعام پادشاهانه فرمود و باتفاق عازم خراسان شدند و منتصف شهر شوال رایات خورشید سای و اعلام عالم آرای آن دو شاهزاده جهان بخش آسمان رخش بیت

دو خورشید فلک قدر و دو جمشید همایون رخ

جوانمرد و جوان بخت و جوان عمر و جوان دولت

۱ه آمد شد ــ در زبده گفته است که برادران در یسیتم رجب بملاقات یکدیگر رسیدند، ۲ه ک

اک : زرین، ۳ه کذا فقط در ک، در آودگیر نسخ : دو افتخار زمین و دو اختیار زمان،

۴ه این زیادت است از صاحب مطلع، در زبده ندارد، ۵ه ک : رسانیدند،

[در زبده گفته است که " جمعی " که جانب خول فرستاده بوده اند در اوایل شوال " باز ماند (باز آمد ؟) و از بادشاه جنه (جتة) ایلچیان آمدند و اظهار هوا خواهی و یکجهتی نمودند]

و در تجدید معالم عدل و تاکید مراسم فضل جدّ بلیغ و سعی جمیل بوجهی نمود که انوار شواهد و آثار دلایل آن بر روی روزگار واضح و لائح خواهد بود بیت

درگهش کعبهٔ حاجات خلایق بودی حضرتش مجمع ارباب حقایق بودی

و ادب این تدوین آن بود که قلم فرخنده رقم هر جا بنام و القاب آن پادشاه عالیجناب رسد طناب سخن بجدّ الطناب کشد اما چون در اوّل کتاب عذر آن خواسته نخواست که تجویز تغییر کند و چون حدیث انتخاب در باب بسط القاب گذارش یافت جواد خوش خرام قلم عنان سر انجام رقم بصوب حکایات مرغوب و ضبط سخنان خوب خواهد تافت بیت

از صدای سخن خوب ندیدم خوشتر یادگاری که درین گنبد دوّار بماند

فی الجمله میرزا الغ بیگ اوایل محرّم از یورت قشلاق بنواحی خجند بدار السلطنهٔ سمرقند آمد چنانچه گفته شد، و اوایل صفر لشکری که بجانب خوارزم بمدد امیر شاهملک رفته بود مظفّر و منصور باز آمد، و در دهم صفر خبر وفات خان مغول رسید و در ربیع الاوّل نوکر صدیق بهادر از جانب کاشغر آمده عرضداشت که اویس اغلان نقش جهانرا که خان جنّت بود بقتل آورده و در میان مغولان آشوبست بیت

چو در لشکر دشمن افتد خلاف تو شمشیر خود را بمان در غلاف

میرزا الغ بیگ معتمدی بتفحص احوال امرای مغول ارسال نمود و جمعی مغولان* که در اراک سمرقند محبوس داشت اطلاق فرمود، و شاهزاده (ورق ۳۱۸) محمد جوکی (۳۱۸ر)

ف فقط ک حضرت؛ ک ک بجدّ، ش زبده: محرم الحرام سنه احدی و عشرین و ثمان مایه، ف فقط آ چنانکه ـ رک به بس ۳۵۳ س۱ که در آنجا [احدی] عشرین باید خواند، ش زبده: در سایر (بجای در)، ش زبده ـ ،

ش زبده: و اویس اغلان خان جنه [جنت]، ش زبده (۳۱۸ر) بخضر قوچین را بآجمی، ش زبده او در جمادی الآخر سنه المذکور وارد آمد مغول

بحسن ارادت ساخته و پرداخته فرمود که در گنبد مرقد آویختند و پیش ازین مهد علیا گوهرشاد آقا مسجد جامعی در جوار قبّهٔ حضرت امام علیه الصلوٰة والسلام بنا نهاده بود در غایت تکلّف و تزیین درین ایام نزدیک باتمام رسیده و آن عمارت بالطافت در نظر حضرت خاقان سعید بغایت مستحسن نمود، و آنحضرت چهار باغی و سرائی در جانب شرقی مشهد طرح انداخته تکمیل ساخت* که هرگاه عزیمت زیارت مشهد نماید موکب همایون در آن باغ و سرا نزول فرمایند،

و آنحضرت از مشهد بطرف شهر طوس رفته و میامن آن مزارات بابرکات دریافته بعزم معاودت بجانب دارالسلطنهٔ هراة نهضت فرمود و غرّهٔ رمضان در مستقرّ دولت فرود آمد،

ذکر احوال ولایات ماوراء النهر درین سال

شاهزاده جوان بخت زیبندهٔ تاج و تخت مغیث الدین میرزا الغ بیگ بادشاهی بود حکمت پژوه و شهریاری صاحب شکوه، در روزگار دولت و ایّام ایالت او رعیّت مملکت ماوراء النهر و ترکستان از ظلمات ظلم بسر چشمهٔ آب حیاة عدل و احسان رسیدند و جمیع خلایق در حدایق امن و امان و چمن فراغت و رفاهیت آرمیدند، و در تربیت ارباب حقایق بر پادشاهان جهان سابق و فایق بود

---

* اک بب: التحیة والسلام، با: السلام، ج زبده (۳۱۳ ا) بعدش +: وحضرت مهد علیا از اهنوز ندیده بود و درین ایّام بانجا در آمدند، و ضع مسجد و عمارات آن در نظر مبارک بسندیده افتاد، و بجند عمارت دیگر در اطراف آن اشارت عالیه خلد الله تعالی ملکه و سلطانه نیز اشارت فرمود، خاصه باغی و سرائی بتکلف دران موضع تربیت [ترتیب] سازند، ج در زبده ابتدای این فصل از نزول امیرزاده در سمرقند (ص ۳۸۰ س ۱۰) است،

ب بب: الدوله والدین، اک: الملک والدنیا والدین، زبده (۳۱۳ ب): الحق والدین،

بنده برین درگاه که مدارِ لطف وکرم و ملاذِ سلاطینِ عالم است حلقهٔ بندگی در گوش و غاشیهٔ چاکری بر دوش دارد[1] بیت

برین آستان همچو خاکِ درم کمر بستهٔ حکم و فرمان برم

وشاهزادهٔ نامدار و درهای شاهوار که پدرِ یزدگار بر فرقِ روزگار او نثار

(۳۱۷ب) [2]ایثار[2] فرمود همه را بگوش هوش استماع نمود ا و با مجموع خیل و حشم وعبید و خدم عازمِ آن ولایات شد، و اکابرِ آن ممالک در اقامتِ خدمت و مداومتِ ملازمت بر یکدیگر سبقت نمودند،

ذکر توجه حضرت[3] خاقان سعید بعزمِ زیارتِ مشهد مقدس منوّر معلّا*

سلطانِ عالیشان اوایلِ شعبان عزیمتِ زیارتِ سلطانِ خراسان بیت

علی ابن موسی رضا گوی وبس که القاب یابد ز نامش کمال*

فرمود و چون بآن مقام متبرک و مشهد مبارک رسید شرایط زیارت بجای آورده نذور[4] و صدقات مستحقان رسانید و[5] قندیلی سهزار مثقال طلا که آنحضرت

---

[1] ک : دار ، [2] ک ـــ ، از روی آ نوشته شد ، [3] زبده : رایات حضرت سلطنت شعاری بطرف طوس و مشهد ، ـــ با : مشهد مقدس علیه الصلوة والسلام (بجای مشهد مقدس منوّر معلّا) ، اک : مشهد سلطان خراسان علیه الرحمة والغفران ، آ ب ـــ ، [4] زبده : از اسمش شرف ، [5] در زبده (۳۱۳ و) گفته است که در ۱۲ شعبان "هوا در زمین آن دیار" "بگرد مواکب و نعل مرغزار کب مخمل و مهتلی گشت" ،

[6] آ : نذور ، زبده : نذورات اک : نذر ، [7] زبده : از جمله صدقات ،

بتصرف نُوّاب فرزند دولتمند بازگذاشت و فرمود که چنانچه اقتضاءِ رای رزین[1] و اهتدای عقلِ دوربین او باشد رعایتِ رعایا و حمایتِ برایا که زادِ معاد و عتادِ یوم التناد [۱] ست پیرایهٔ سیرت و سرمایهٔ سعادت سازد و با خلایق که ودایع حضرت خالق اند طریق مرحمت و سبیل معدلت مسلوک دارد که ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء و در حراست حدود و ثغور[2] و کیاست احتیاط و سیاست بجای آورد و راهها از دزدان و قطّاع الطریق پاک گرداند، و حفظ مسالک از لوازم ضبطِ ممالک داند، و در همه ابواب لطف[3] مجاملت و حُسن معاملت رعایت نماید، و همگنان را بنظر عنایت ملاحظه فرماید تا نام نیک ما را و او را حاصل آید، انشاء الله تعالی،

و پادشاه جم اقتدار چندان فرایّد[4] فواید و وُزَرِ شاهوار در کنارِ خاطر او یادگار نهاد که جوهر شناسِ عقل با کمال دانائی از معرفت قیمتِ آن قاصر آمد و ناطقهٔ سخن سرای قلم با چندان جولان در میدانِ معانی و بیان از شرحِ فواید و منافع آن عاجز شد،

شاهزاده چون دید که حضرت خاقان سعید جواهرِ الفاظ در سلک عبارات انتظام داد و ابواب وصایا و نصایح بر روی [دولت][5] او کشاد روی تواضع و مسکنت بر خاک عجز نهاد و گفت که بیت

ای شهریارِ وقت و شهنشاهِ روزگار جاوید باش در کنفِ لطفِ کردگار

---

[1] ک آ: زرین، زبده: متین (ازین روی اغلب است که مصنف مطلع رزین نوشته بود)،

[2] زبده: بروفق عدل، [3] فقط آ: دود، [4] فقط آ: لطفت، زبده: طریق،

[5] مضمون عبارت آینده را تا "فرمان برم" (ص ۳۷۸ س ۳) در زبده ندارد، [6] ک: فواید،

[7] فقط در ک ـــ،

ومیرزا بایسنغر فرمود که کسی را رحمت ندهند غیر صدر جهان که محرک فتنه بود (و) بیاسا مخصوص گشت، وشاهزاده مظفر ومنصور معاودت نموده میرزا قیدورا مقید بخدمت حضرت خاقان سعید رسانید بیت

زهی سعادت واقبال آنچنان پدری که از مساعدت بخت آن پسر دارد

وحضرت اعلی شکر نعماء حق تعالی بجای آورد ودر سیاست اصحاب جرایم بموجب مصلحت ومقتضی شریعت عمل نمود، ومیرزا قیدورا در قلعهٔ اختیار الدین حبس فرمود وجمعی که آثار شجاعت اظهار کرده بودند بهر را رعایت وعنایت فرموده پایهٔ قدرشان از اقران گذرانید،

ذکر ولایات که بشاهزاده جلال [الدنیا و] الدین میرزا سیورغتمش برسم سیورغال مفوّض شد*

چون خاطر خطیر پادشاه گردون سریر را از جانب میرزا قیدو فراغت روی نمود ولایاتی که مفوّض بجانب او بود[۳] بفرزند سعادت مند دُرّ صدف جلال ودرّی فلک اقبال جلال الدین میرزا سیورغتمش برسم سیورغال عنایت فرمود، وتمام ولایات کابل وغزنین وقندهار وافغانستان با اعمال هند وسند که تعلق بمیرزا قیدو داشت مجموع آن ممالک را

---

۱ در زبده (۳۱۰ ب) گفته است که روزی دیگر روزی بملازمت پدر آورد وچون بحراة رسید قیدو را مقید پیش حضرت سلطنت شعاری آورد، ۲ زبده (۳۱۱ ب): ذکر تفویض حکومت کابل وغزنی وسند وهند بامیرزاده سیورغتمش نور قبره، — آنچه محمد دولدت بقوسین از روی آ نوشته شد، ۳ زبده ۱۲: بانجکی والی [حوالی] ونواحی وتوابع ولواحق، ۴ زبده: غیاث الحق والدین،

وحرارت هوا نه از قوت[1] آنجماعه که فدائی شده اند در دل پاسی[2] و نه از عدت ایشان که بی باک گشته اند در خاطر هراسی[3] بیت

چو رستم رخش را از صف برانگیخت وزان شورش چو دریا کف برانگیخت

ومیرزا قید ورا در حوالی قریهٔ سپر[4] زمانی توقف شده بود و مغلای میرزا بایسنغر باو رسیده و پهلوان محمود دندانی[5] بهادری تمام نمود، و دشمنان را کجا در خیال میگشت که میرزا بایسنغر بنفس شریف باو رسد، ناگاه ماه رایت شاه از افق معرکه طالع شد و آفتاب (ورق ۳۱۷) طلعت عالم افروز (۳۱۷ل)
مشرق سعادت برآمد، میرزا قید و متحیر[6] گشته پیاده شده دست* به بند داد وگردن بکمند* نهاد ع

کجا روم که کمند تو میکشد بازم

وامیر فرمان شیخ اورا بسته پیش میرزا بایسنغر آورد ع

بقید شاه قید و شد مقید

باقی مخالفان جمعی در قید اسار گرفتار آمد و فوجی براه فرار رفتند،

---

[1] ک: قوت [عبارت زبده: اندیشه نکرد که این جماعت فدائی شده اند سر کیف ..... دارند]، [2] فقط آ: پولای،
[3] زبده (۳۰۹ل): باشی (کذا)، [4] بعدش در زبده افزوده است که بغیر لذت انتقام وغلبه بر دشمن "آب که بدرقه فداست نخورم وخواب که مایهٔ استراحت قوی [قوتی] است مایل نشوم" ملازمان حضرت که این کلمات را شنیدند گفتند که ما هم بجان کوشیم، [5] در زبده مصراع اول موخراست بر ثانی، وثانی این طور است:

بگفت این جواب دریا [وچو دریا؟] کف برانگیخت

[6] آک: میرزا، ب: سبزوار، زبده: اسفرا، [7] ک: ندانی، آک: وندانی، زبده: دندنی،
[8] زبده: شاه زاده، [9] زبده: متحیر واسیر گشته وگمراه دل شکسته چون معلوم کرد که حضرت شاه زاده رسید طریق ادب وتواضع رعایت نموده بیاده شد ودست، [10] زبده (۳۱۰ل): کردن بندگی،

چون باد باو بفرستاد و شرح واقعه بپیغام داد، میرزا قید وصباح بحوالی[1] او بر رسید[2]، وقوف او بهیان دانست، مجال توقف نبود[3] بسرعت عزیمت نمود، خواجه نظام الدین که ضابط ولایت بود با جمعی در عقب او روان شد و شاهزاده ساعت بساعت ایستاده جنگ می کرد تا جنگ کنان بمزرعهٔ ناب رسیدند[4]، میرزا قید و در پناه دیواری کمین کرد و چون نظام الدین شیرازی[5] و او بهیان ازو گذشتند میرزا قید و بریشان تاخت و[6] مجموع را پریشان ساخت[7] و خواجه نظام الدین را زخمی سخت رسید، و میرزا قید و بقریهٔ پیر[8] زر رفته مردم آنجا نیز آگاه بودند، ملک[9] قطب الدین سر راه گرفته[10] جنگ مردانه کرد و بهلول را که پشت سپاه میرزا قید و بود بقتل آورد، و میرزا با لیسنغر چاشتگاه[11] بقصبهٔ او بر رسید و زخمیان[12] مزرعهٔ ناب را دید[13]، باوجود شدت[14] گرما

---

[1] زبده : باوبه ، [2] آ ب : رسیده ، اک با شل متن ، [3] زبده : چون مردم او بر اخیر (خبر) شده بود توقف نتوانست کرد ، [4] زبده : صاحب وصاحب زاده اعظم خواجه نظام الحق والدین کاکا امیر (؟) توان نواحی تعلق بدو داشت با مردم او بعضی پیاده بیرون آمدند و بر عقب ایشان روان می شدند تا بمزرعهٔ ناب رسیدند و دران محل دیواری بزرگ بود ، ک : سیاره ، با ب : ستاده ، آ اک : ایستاده ، [5] زبده (۳۰۸ ب) : امیرزاده و بعضی نوکران در پس آن دیوار ، [6] زبده : ـ ، [7] زبده : و ازیشان هیچکس چاره نداشت که ایشانرا بزخم تیر هزیمت کردند ، [8] اک : بشراز ، ب : شیراز ، با شل متن ، زبده : اسفر ، [9] زبده : ملک عزالدین نبیره ملک محمد ملک عزالدین (کذا مکررا) با : اسفریان سر راه ایشان گرفته ، ب : جنگ های [10] زبده : چون آفتاب بلند شد ، [11] زبده : جماعتی که زخم خورده بودند رسیده بودند و صورت حال عرضه داشتند ، [12] دیگر نسخ مطلع و زبده : سورت ،

جمعی ملازمان فتنه‌جو تخیلات سلطنت و تسویلات شیطنت در خاطر شاهزاده نشانده او را بر آن داشتند تا بی موجبی شب دوشنبه نوزدهم رجب از ظاهر دارالسلطنة عازم قندهار شد چه اعوان و انصار او در آن دیار بسیار بودند و هم در ساعت خبر بسمع اعلا رسید آنحضرت میرزا یسنغر را فرمود که با دلاوران پسندیده و دلاوران کار دیده بر باد پایان چون عمر شتابان بجانب ولایت هراة رود روان شدند، و امیر حسن صوفی ترخان امیر فرمان شیخ و جمعی امرا بر اثر شاهزاده روان شدند، و میرزا قیدو نیشب بقریهٔ توران رسید، و بوته دار و غهٔ آوبه شهر می آمد نوکران میرزا قیدو خواستند که اسپان بوته را بگیرند و نتوانستند، و مردم بوته دانستند که شاهزاده رو براه فرار نهاده، بوته باز گشته قاصدی

ب فقط ب ـ، ج فقط ب ـ، د زبدة (۳۰۷ ل): متوجه جانب کابل [شد] که اتباع و اشیاع او در آن نواحی بودند، ه در زبدة مضمون همین یک فقره را تقریباً در دو صفحه بیان نموده و گفته که بادشاه چون از صورت واقعه اطلاع یافت میرزا یسنغر را طلب فرمود" و مطارحه این معنی در میان آمد" حاصل برین قرار گرفت" که از تغافل در این معنی فساد عظیم سرایت کند و شاهزاده ضالت و سآمت یکسو نهاده هم در شب با جمعی مردان گزیده بدان طرف که ایشان رفته بودند روانه شد و "شرط تفحص راه و تجسس احوال مرعی داشته" "بتعجیل هر چه تمامتر براند"، و در زبدة نام امیر موسی کمال و امیر علیکا هم مذکور است، و این که امرا "بر عقب یکدیگر متوجه آن طرف شدند"، ز زبدة (۳۰۸ ل): قید و تعجیل تمام از اول شب رانده بود نیم شب، ح زبدة: بموضع یوران، ط ک: آن ابشهر، آ دیگر نسخ: اوبه شهر، (در زبدة صورت فقره: و بوته که دار و غهٔ اوبه بود بهراة می آمد بدان موضع نزول کرده بود)، ی زبدة: و نوکران امیر بوته منع کرده اند و میان ایشان بجنگ رسیده و آن جماعت را معلوم شده است که ایشان گریخته می روند بوته از عقب ایشان تاخت و ایشان تعجیل می تاختند و بوته سواری را پیش از خود باو بفرستاد [باو به فرستاد]،

(۳۱۶ب) سکّه وخطبه ا درممالک هند از شهر قنوج تا حدود ملتان بنام او کنند و باوجود آنحضرت برین نوع جرأت اقدام نمود، و در وقتی که امیر بهلول برلاس وحسن اختاجی یاغی شده قصد او کردند و او گرنجیته صورت واقعه باز نمود حضرت خاقان سعیده ده هزار سوار مقرر فرمود که بآنجا رفته شاهزاده را بمقرّ او رسانند و میرزا قید و بقوّت این خبر بر مخالفان مستولی شد، با این همه عواطف چون موکب ظفرشعار در گرمسیر و قندهار قشلاق فرمود و میرزا قید و جای خود گذاشته از شرایط خدمت تقاعد نمود و مرحمت پادشاهانه فوجی نفرستاد که او را بعنف آورند و روی ازان طرف تافته امراء را فرمود که باو بلطف و مدارا معاش کنند و چون ایمن گردد او را بپایهٔ سریر اعلی برسانند، و چون شاهزاده بمجلس همایون رسید بعین عنایت ملحوظ شد چنانچه شرح این احوال بتفصیل و اجمال گفته شد،

وشاهزاده چندگاه در دارالسلطنة هراة باحترام تمام گذرانید و چون طالع وارون و بخت نگون روزگار او را آشفته گردانید و مَنْ یُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

---

۱ زبده ــ ، ۲ رک به ص ۳۴۲ ــ در زبده بعدش + : خضرخان پیش بند کے حضرت عرضه داشت فرستاد و صورت حال باز نمود و چنانچه آن بحکایت پیشتر گذشته است و امیرزاده قید و باوجود آن در تربیت (کذا) و امتثال فرمان بند کی حضرت تقاعد و تناقی مینمود و بند کی اظهاران نمیکرد و او را درین معذور میداشت ،

۳ فقاک : اخیاچی ، زبده مثل متن ، ۴ زبده : بند کی حضرت فی الحال که شنیده امیر نوشیروان برلاس و حسن اختاجی را با چند امیر دیگر و ده هزار ــــ اما حسن اختاجی درین موضع بنظاهر سهویست از مصنّف زبده ، رک به ص ۳۴۱ و ح ۴ ،

۵ رک به ص ۳۴۱ ، ۶ رک به ص ۳۵۹ ، ۷ رک به ص ۳۶۷ ، ۸ در زبده (۳۰۶ ب) گفته است که "هرچه نه بلکه هر دو نیز بهت و در عنایت مجدد منصوص بیشد" ، ۹ قرآن مجید سوره ۳۹ (الزمر) ۲۴

ذکر عصیان میرزا قید و گرفتار شدن و قید او*

[1]بر دولتمندی که عنایت ازلی ابواب سعادت بر روی او کشاید و ارادت لم یزلی صورت بهبود در آینهٔ مقصود او نماید چنان باید که خویشان و قرابتان را چون فرزندان و برادران داند و از مواهب ایزدی همه را بهره‌مند گرداند، چنانچه حضرت خاقان سعید نسبت با جمیع اقرباء ابواب مشارکت در ممالک مفتوح فرمود و برای هریک ولایتی و مملکتی تعیین نمود و مقتضی آن لطف و کرم بود و دمان معظم آن بود که بدعای دولت مشغول باشند و در شناخت و شکر آلاء یا قصی الغایه کوشند و از کفران نعمت احتراز نمایند و باداء شکرگذاری در مقام عبودیت و نیاز آیند وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ تشبیب این مقدمات و تمهید این کلمات قضیه میرزا قید دولت که آنحضرت بچه نوع تربیت او فرمود و در حالتی که پدرش میرزا پیر محمد را پیر علی تازی شهید کرد و آنحضرت کشندگان او را بعقوبت تمام قتل کرد و حکومت بیج بمیرزا قید داد و چون ایل و اولوس او بسیار شده رایت دولت برافراشته عنایت ممالک گرمسیر و قندهار و بلاد سند تا حدود هند* بر مسلم داشت و در آن بلاد چنان قوی شد که پیش خضرخان والی هندوستان* فرستاد و پیغام داد که

---

[1] زبده ـ ، [2] زبده : ذکر تاری او ، [3] صاحب مطلع در فقرات زبده تقدیم و تاخیری در ترتیب کرده است ، [4] قرآن مجید ۲۷ (سوره النمل) ۴۰ ، [5] زبده بعدش + : غفرالله له ، [6] زبده : تار ، [7] زبده : لشکرکشندگان [کشندگان] ، [8] زبده بعدش + : متعلقان و بازماندگان او را جمع کرده حکومت بیج ، [9] زبده بعدش + : تا جبر کسر آن احوال کرد ، [10] زبده : بدرش ، [11] آ : برافراشت ، [12] زبده (۳۰۶ ل) : بلاد هندوستان ، [13] زبده : که حاکم اکثر بلاد هندوستان است ،

چون امراء و لشکرها بموضع کشم رسیدند پسر شاه بهاء الدین که لافِ جلادت زده بود و بوفورِ شوکت مغرور گشته دانست[1] که از کم عقلی خطری بزرگ از نکاب نموده و از بی فکری آلی دراز پیش گرفته جناب شیخ الاسلام خواجه تاج الدین حسن عطّار* را که از کبراء اولیاء بزرگ بود شفیع ساخته سر بر خط بندگی و قدم در دایرهٔ فرمان برداری نهاده، و جناب شیخ الاسلام با امرای عظام ملاقات کرده سخنِ شفاعت در میان آورد*، و امراء صورتِ شفاعتِ جناب شیخ عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی کردند، و آنحضرت شفاعت جناب خواجه حسن را بحسن قبول مقبول داشته، گناهِ بدخشانیان را بذیل عفو پوشیده و خطّ احسان بر جرایدِ جرایم ایشان کشیده و بدخشانیان مال معهود مع الزیاده تقبل نمودند*، و امراء منظفر و منصور اوایل رمضان باز آمدند، و حکومتِ بدخشان برقرار بر شاهان قرار یافت و نشانِ همایون در آن باب بنفاذ پیوست **بیت**

بخواهندگان گر کسی زر دهد بجای زر او شهر و کشور دهد

---

[1] زبده (۴ ۲۲ ب) : بی نظم امور و فاتر بیت [ا] سباب صیاد انست،

* زبده: تاج الحق والدین خواجه حسن عطّار، م ۷۲۰ ه‍ رک حبیب السیر ۳: ۲۰۳ ۴ الکتبیه؛ و شیخ الاسلام الاعظم متقبل شد که به بندگی حضرت اعلا اعلیه [اعلاه] الله تعالی عرضه داشت کنند و کناه ایشان راد [ر] خواست نمایند بنابرین معنی لشکر ها که دران ولایت در آمده بودند دست از جنگ و [جدا] ل و نهب و غارت کوتاه کرد انیده؛ — در اک بعد فقره متن + : و التماس نمود که لشکر ها که دران ولایت در پی تاراج انداز غارت باز داشتند دکذا

* اک بعد بش + : و فرمان قضا امضا با نجاح ملتمس آن بزرگ الارسال نمود،

* زبده: چون فرمان خدا مکانی . . . . با نجا رسید جماعت بدخشانیان سنت دار گشته انچه معهود و معتاد بود مع الزیاده قبول کردند،

وامیر فیروزشاه* وامیر حمزه را مقرر فرمود که سپاه تندر [و] بغلان وختلان وارهنگ وسالنگ سرای* جمع آورده در ظلال رایات شاهزاده جوان بخت میرزا سیورغتمش متوجه بدخشان شوند،

امرا چون به بلخ رسیدند شاه بهاء الدین که بزرگتر شاهان بود از جانب بدخشان آمد وامراء (ورق ۳۱۶) او را گفتند: کلان تر شاهان توئی اگر مستقبل می شوی که مال آن ولایت بدستور زمان حضرت صاحبقران بخزانهٔ عامره رسانی ما شفیع شویم که حضرت خاقان سعید حکومت آن ولایت ترا دهد، شاه گفت: اوقات من بر عبادت مقصور است واختیار ولایت پسر وبرادر من دارند، امراء ایلچی پیش پسر وبرادر او فرستاده، جواب صواب ندادند، امراء صورت حال عرضه داشت پایهٔ سریر اعلا کردند، فرمان شد که شاه بهاء الدین را بهراه فرستاده* امراء عازم بدخشان شوند تا معاملهٔ آنجا بقطع نرسد معاودت ننمایند، امراء بموجب فرموده عمل نموده متوجه گشتند، و میرزا الغ بیگ پنجهزار سوار بهمدوامراء کبار فرستاده بود و لشکرهای ولایات بموجب فرموده جمع آمدند بیت

سپاهی گران سنگ چون کوه قاف همه سنگ فرسای وآهن شگاف

۱ه زبده: امیر جلال الدین فیروزشاه، ۲ه بعدش زبده + بایکیر (دیگر) امراء تومنات وقشونات،
۳ه در نزهه ولیستر بیخ مذکور نیست، ۴ه زبده: سرای سالی، — غیرمذکور در نزهه ولیستر بیخ، ۵ه ب: مقبل، اک: مستقبل، ۶ه زبده (۳۰۴ ب): مواضع بر تو مسلم دارند، ۷ه آ اک: دارد، ۸ه زبده (۳۰۴ ا): بندگی حضرت فرمود که چون شاه بهاء الدین پیش شما آمده اگر او تقبل میکند که معامله بدخشان سرانجام سازد الجیبان مناسب او کرد انیده حکومت آن دیار بدو مسلم دارند والا اگر قبول نکند او را پیش پیش ما فرستند،
۹ه فقط در ک، آ ودیگر نسخ: مقرر،

چنانچه شرح آن گذشت[1] در عنوان جوانی و عنفوان زندگانی از منزل فانی
بسرای جاودانی رحلت نمود و آنحضرت از فرقت شاهزادهٔ پاکیزه صورت
ستوده سیرت ملول و محزون شده مراسم تعزیت بجا آوردند[2] ع
آری همه کاروبار عالم هیچ است

ذکر فرستادن امراء بعزم تسخیر ولایت بدخشان

درین اثنا بمسامع جلال رسید که شاهان بدخشان اظهار عصیان می نمایند[3]
حضرت خاقان سعید سید احمد آلپ قزاق را که برسوم رسالت و آداب سفارت
آراسته بود بجانب شاهان روان فرمود و سید احمد بآنجا رسیده، کلمات وعده
و وعید و حکایات ترغیب و ترهیب[4] در ضمیر آن طایفه جای گیر نیاند، سید احمد
باز آمده عرضه داشت که شاهان پشت بکوه دارند و سر در طوق طاعت درنمی آرند،
آنحضرت امرای کبار امیر ابراهیم جهانشاه و امیر شیخ لقمان و امیر محمد صوفی ترخان

---

[1] رک پس ۳۰۹ بعد، [2] در زبده (۳۰۲ ب) این هم گفته است که بادشاه برادران و متعلقان او را دلداری نموده مجدد بترهیبت و نوازش مخصوص و ملحوظ گردانیده، [3] در زبده گفته است که از جانب بدخشان خبر رسید که "شاهان از مراسم خدمتگاری [ی] و شرائط مال گذاری انحراف می نمایند و در ادای آنچه معهود و معتاد بوده بسویت [تسوف ؟] و مخالفت را مجال داده اند"، [4] وی "از نوکران اعتمادی" بادشاه بود (زبده)، نامش در زبده (۳۰۳ ا) محمد آلب قرا است، فقط در ب (الب) را (الب) نوشته است،
[5] فقط اک : رسید رسم رسالت بتقدیم رسانیده (بجای رسیده)، [6] ک : ترتیب، [7] زبده بعدش + جوابی [جواب] معلوم میان ایلچی و یانی کری باز دادند، [8] در زبده گوید که سبب کوههای بلند و دره های سخت خیال فاسد بدماغ راه داده اند و تمنای باطل در ضمیر ایشان جاگرفته، [9] زبده (۳۰۳ ب) : امیر ابراهیم بن امیر جهان شاه، فقط اک : جهانشاه (بجای امیر ابراهیم جهانشاه)، [10] اک و زبده بعدش + : برلاس،

وجمعی[1] امراکه بطلب میرزا قید و رفته بودند در استمالت جانب او سعی بلیغ نمودند* وچون شهزاده را مرحمت آنحضرت معلوم شد مصاحب امراء عازم هراة گشت و آخر محرم شرف تقبیل انامل فیاض یافته بغایات عنایات مفتخر و سرافراز آمد ،

وقایع سنه احدی وعشرین

ذکر اجازت ایلچیان آذربایجان وخبر وفات میرزا سعد وقاص

چون موکب همایون از یورش قندهار منظفر و کامگار باز آمد ایلچیان امیرقرایوسف وامیرقرا عثمان که پیشتر از جانب آذربایجان آمده بودند همه را رعایت نمود و در ماه صفر رخصت معاودت نمود ،

و اوایل ربیع الاول خبر آمد که میرزا سعد وقاص که بی موجبی از حضرت خاقان سعید روگردان شده ومملکت قم کسیور خال او بود گذاشته عازم آذربایجان گشت

---

[1] زبده (۳۰۳ ب) : امراکه در حدود مانده بودند امیرزاده قید و را طلب داشتند چون بیش امرا رسید ،

[1] در زبده اجازت ایلچیان را در آخر فصل سابق ذکر نموده ،

[1] در زبده بطور تمهید گفته است که "یکی از خصائص وفضائل حضرت سلطنت شعاری . . . . . که بتجربه معلوم گشته است" اینست که هرکس که در خدمت این درگاه قدم ثابت نداشته است باندک مدت " بتیغ قضا چون دایره بی سر گشته است" " و دلیل بر صدق این مقدمه صورت واقع امیرزاده سعد وقاص است که بی موجب الخ" ،

و آنحضرت منتصف ذی الحجه عزیمت معاودت نموده از یورت قشلاق کوچ فرمود و اوّل بهار که اطراف دشت و کوهسار با نواع ریاحین و لاله زار عکس چهره نگار و نمودار رخسار یار بود رایت ظفر آیت نهضت فرمود بیت

درای شتر خاست از کوچگاه سر آهنگ لشکر در آمد براه
ز رنگین علمهای گوهر نگار همه روی صحرا شده نوبهار
در آمد بزین شاه گیتی نورد ز گیتی بگردون برآورد گرد

و میرزا سنجر* و امیر یادگار شاه ارلات و امیر علیکا و امیر فیروز شاه مقرر شدند* که ضبط آن مملکت نمایند، و میرزا قیدو را بدخوشی* بهراة آورند و اگر نیاید الوس او را تاخته و او را پیدا ساخته* بپایه سریر اعلی رسانند ع

گر نیاید دولت او را موکشان خواهد رساند

و آنحضرت امیر عبد الصمد را بحکومت گرمسیر تعیین نمود و امیر حسام را بکوتوالی قلعهٔ قندهار مقرر فرمود و روی رایت منصور بسوی مستقر خلافت آورد بیت

ایام بکام و اختران فرمان بر افلاک نهاده بر خط فرمان سر

و موکب معز و معظم دوم شهر محرم مکرم* بدار السلطنة هراة رسید و اعیان خراسان بتخصیص مقیمان آن بلدهٔ فرخنده مراسم نثار و پیشکش بتقدیم رسانیدند بیت

بزرگان شهر آفرین خواندند بر آن گوهری گوهر افشاندند*

---

۱ از اینجا تا آخر ابیات (ص) جمله عبارت را در زبده ندارد، ۲ فقط ک: خواست،
۳ زبده: امیرزاده سلطان سنجر، ۴ زبده: امیر اغظم امیر، ۵ زبده: با امرای قشونات مقدار ده هزار سوار مقرر فرمود، ۶ زبده: امیرزاده قیدو بملاطفت و دلجوئی طلب داشته مصاحب خود، ۷ زبده: و بهر طرف که رود او را کرفته، ۸ فقط یا: حسام الدین، ۹ زبده: محرم الحرام سنه احدی و عشرین و ثمانمایه، ۱۰ زبده: ؛

و در آن مقام[1] میرزا علی بن میرزا[2] رستم از جانب اصفهان آمده پیشکشهاء پادشاهانه بعرض رسانید و عز قبول یافت، و اواخر رمضان امیرابراهیم امیر[3] جهانشاه از جانب کابل آمده عرضه داشت که میرزا[4] را قید و بکابل رسید و عازم[5] اردوی همایونست* و امیر شیخ لقمان[6] برلاس به تحصیل اموال که مردم هزاره متقبل شده بودند عزیمت نمود، و میرزا اسپور غمش بموجب فرمان متوجه ولایات خود شد*، و امیر نوشیروان و امیر یوسفخواجه و امیر حمزه که بالیغار خیل خانه شوری[7] رفته بودند در آن[8] دیار آثار تسلط و اقتدار ظاهر ساخته* مظفر و منصور باز[9] آمدند، و میرزا علی[10] بن میرزا رستم بانعام تمام و اکرام مالا کلام اختصاص یافته بموجب اجازت مراجعت نمود[11]، و در ین ولا بعرض همایون رسید که جماعة[12] افغان* هزاره در ادای اموال تقبل تعلل می نمایند، آنحضرت امیر محمد صوفی ترخان و امیر موسی و امیر بوته[13] را بتاخت آنجماعت معین ساخت | و امراء کار ایشان ساخته[14] و همه را (۳۱۵ ب)
ازنبیاو بیرون انداخته بیستم ذیقعده با غنایم[15] باز آمدند،

---

[1] زبده: ایام، [2] زبده: امیرزاده، [3] زبده: ــ، [4] زبده: امیرزاده، [5] زبده: سقر کرده است که پیش بندگی حضرت آید، [6] با: ابراهیم، [7] زبده: را اجازت فرمود که بجانب خلان رود [رود]، [8] اک: شوی، با: شودی، با ب: شودی، اک: شوری، زبده: سودی، [9] زبده: ــ، [10] زبده: مراجعت نموده بندگی حضرت رسیدند و در شانزدهم شوال بکبار صفر مند [بکنار بهر مند] یورت تشلاق نزول فرمود و در بیست و پنجم امیرزاده سلطان علی، [11] یعنی بسوی اصفهان (زبده)
[12] زبده (۳۱۰ ل): جماعتی افغانیان، [13] زبده (مصحفاً): قوبه،
[14] اک ب: را ساخته (بجای ساخته)، [15] زبده: بالجا و غنیمت بسیار،

در مصالح مال و ملک و لشکر و اسرار نهانی چنانکه بر اعضا و جوارح مبارک اعتماد دارد او را نیز معتمد داند و مجال طعن طاعنان و خبث خبیثان ندهد، چه طعن وزیر بنابر مقدمهٔ مذکور طعن در ذات پادشاه است و هر روز وزیر دانا و نایب مناسب[1] یافت نشود و بعد از مقام سلطنت هیچ منصب عالی تر از وزارت نیست[2]،

فی الجمله چون مسند دیوان بوجود جناب خواجه مشرف گردید انوار معدلت حضرت خاقان سعید چون فروغ خور رشید بشرق و غرب عالم رسید، و مدت بهی سال ممالک هفت کشور بحسن تدبیر آن وزیر دانشور طراوت بهشت برین و لطافت نگارخانهٔ چین داشت، و قلم بدایع نگار بر اوراق لیل و نهار شرح آن روزگار خواهد نگاشت **بیت**

شهنشه بت تدبیر، دانا وزیر — بکم روزگاری شد آفاق گیر
همه کارشاهان خورشید چهر — ز رای وزیران رسد تا سپهر*
وزیری چنین شهریاری چنان — جهان چون نگیرد قراری چنان*

ذکر رسیدن سلطان آفاق بیورت قشلاق و آمدن اخبار اطراف و معاودت بمستقر دولت*

حضرت خاقان سعید منتصف رمضان در کنار آب بهرمند باغروق همایون رسید،

---

[1] ۱ مناسب، ۲ اک مثل متن، ۳ ندراک بعدش + معلوم است که وزراء را دشمن و حاسد بسیار باشد که بحرص و توقع تا بمرتبهٔ وزارت رسند و او را در نظر پادشاه هنرها و رائی و ذکاوت و ذرائع خفی جلوه دهند و نمایند کر، ۴ بعدش در اک + قال علیه السلام اذا اراد الله بملك خیرا قیض وقیض له وزیرا ۲ صالحا ان نسی خیرا اذکره و ان ذکر اعانه، ۵ آب ـ ،

[2] ۱ اک مثل متن، ۲ شرح احوال خواجه پیر احمد در دستور الوزراء ص ۳۵۲ نیز آمده و در ۵ در زبده (۳۰۰ ب) این عنوان را ندارد،

خواجهٔ اعظم دستورِ اعاظم الوزراء فی العالم خواجه غیاث الدین پیر احمد الخوافی فرمود وزمامِ حلّ وعقد وقبض وبسط بکفِ کفایت وقبضهٔ درایت او سپرد، واو از کمالِ کاردانی در ازدیادِ اموال دیوانی بنوعی شروع نمود که هم رعایتِ رعیّت مرعی بود وهم در مهمّ دیوان فوت وفروگذاشت نفرمود،

ودر سخنان حکماء مذکور ست ودر کتب اکابر مسطور که هر چند پادشاه بذات خود کامل وعادل وتمشیتِ مصالح سلطنت را قابل ومستأهل باشد بی وزرای کافی کاردان کارِ مملکت سامان نیابد شعر

فاصابة الخلفاء فیما حاولوا مقرونة بکفایة الوزراء

چه ملوک اگر بنفس شریف بامورِ ملک قیام نمایند وزیر باشند نه بادشاه، وچون وزیر ناگزیر ست ووزیر دست ودل وزبان وچشم وگوش بادشاهست باید که

---

۱ از بیخا تا ص ۳۶۴ س ۶ "وغرب عالم رسید" در ب ندارد، واز بیخا تا ص ۳۶۴ س ۴ "وزارت نیست" در با ندارد، ودر ک بجای "ودر سخنان حکما مذکور ودر کتب اکابر مسطور که هر چند" عبارت ذیل را دارد که خیلی غیر مربوط وناقص است: "ویموجب الکلام یحر[یجرّ] الکلام شرح سخن در کتب بطبی احتشام خواهد، ودر کتب اکابر مسطور ست که تدبیر ربانی وتقدیر آسمانی جاریست که استقامت امور مملکت واستدامت قوانین سلطنت بازبسته [پوزیرا] که بواسطه [واسطه؟] است میان بادشاه وداد خواه، ووزیری شاید که ازوزر باشد که آن کران باریست بس وزیر حامل کران باریها ودشواریها وکسی چون [چنین] مبدعی لطیف ومخترعی شریف است که حق تعالی او را در مقام دوم یاد [شاه؟] خنجر [چنانچه؟] نسبت ماه با افتاب واز نیجاست که وزیر چون در حضرت بادشاه باشد از مشاهده ظهور ابهت مجال استقلال ندارد وچنانکه ماه در قبضه افتاب دعوی نور واعیه وچون از سماء جلال باوج بدر واستقبال آید عالم را بنور حضور خویش بیاراید [بیاراید؟] دران وقت مشاهده آفتاب وعالم نماید ومردم را هر مشاهده ماه در چشم نیاید ودر سخنان مذکور ست که هر چند بادشاه"، ۲ اک: متاهل، ۳ اک: آن،

دعای گوشه نشینان بلا گرداند

وبحسن عقیدهٔ مخلصان که

فَاِنَّ دُعَاءَ الْمُخْلِصِیْنَ مُجَابٌ

وذات خورشید فرّ از حضیض اعتلال باوج صحت وکمال اعتدال رسید ورنخ وناتوانی باعدای دولت انتقال کرد ع

صحّت کمال دارد وعلّت زوال یافت

واستاد میر وبصنوف اکرام والوف انعام چنان بهره مند گردید که همه عمر آسیب فقر ودرویشی ندید،

ذکر تفویض وزارت

درین اثنا رای جهان آرای چنان اقتضا فرمود که صدر مسند وزارت بمکان وزیری آراسته باشد که برأی صایب وفکر ثاقب بر سیاق آصف وبدستور نظام الملک طوسی عمل نماید، وخامهٔ ملک ودین درمیمنین کان یسار او قرار گرفته و خاتم عزّ وتمکین بنگین یمین آثار او شرف (ورق ۳۱۵ر) یافته تا عرصهٔ ربع مسکون از فروغ رای همایون ع

چون طلعت آفتاب روشن باشد

وبسیط عالم از مسیر قلم دستور آصف تدبیر طراوت وگلشن یابد، بحکم سیاق این کلمات وسباق این مقدمات حضرت خاقان سعید تفویض منصب وزارت بجانب

لب: اعلی، لآک ــ، لاه بعدش فقط با +: بخواجه میر احمد خوافی، لهٔ فقط ک: سیاقت، مآ در نسخ دیگر: آصف برخیا، نا اضافت بیانی یعنی یمینی که کان یسار است، سهٔ ک: بیسار و، سهٔ فقط ب: خلعت،

نیل عین الکمال بر جمال حال فرخنده مآل آنحضرت کشد، بنابر آن چون عنان جهان ستان بجانب اغروق همایون و یورت قشلاق معطوف ساخت و برسمند غزال فتاد غزاله دیدار، سهیل چشم، سپهر جسم، کیوان خشم، مشتری جبین، بهرام کین، آفتاب انبساط، زهره نشاط، عطارد فطنت، ماه سرعت — چون آفتاب برسبر خنگ فلک سوار شد، ابرصفت برّاقی که چون برق بر روی هوا بی آرام بود، و آتش گوهر باد پایی که بسان آب بجوش خرامی بساط خاک می پیمود، دُرّ اشنای تگ و تاز و نشیب و فراز بحث دفع آسیب عین الکمال بسر در آمد، و حضرتی که پای عزّت بر تارک کیوان می نهاد از پشت اسب بر روی زمین افتاد و دست مبارک را آسیب کسری رسید و فغان از جان جهان برآمد، و ذات بی مثال را که عین سعادت و اقبال بود از تصاریف ایام بی فرجام صدمت ناتوانی رو نمود، دستی که بوسه جای سلاطین عالم شایستی از چشم رخم زمانه اش آسیب کسر نبایستی لیکن انبیا که خاصان درگاه کبریا اند باین نوع زحمت و بلا مبتلا اند، موسی علیه السلام که در جهان بسان آفتاب انوار ید بیضا نمود اوّل دست مبارک او بشعلهٔ آتش دشمن محترق باید بود، و حضرت محمد مصطفی صلّی الله علیه وسلّم که از دندان و لسان غدر البیان او دُرّ عالم افروز وحی می تافت دندان گوهر فشان او نقصان کسر یافت،

القصّه چون آسیب کسر روی نمود و در اُردوی همایون شکسته بندی حاذق حاضر نبود، قاصد همتان بادبدار السلطنة سراة آمد و استاد میروی کماگر که از ماهران آن فن بود همراه شمال و صبا بار دوی اعلا رفت و بحکمت افلاطون و معرفت بقراط در انواع معالجه ید بیضا نمود و در ازالت علّت و استرداد صحّت برهان الحقّ مؤیّد بروح القدس بظهور آورد و بمیمن دعای گوشه نشینان گره

---

۱ ک: کوهری باد پای، ۲ ک: ودر، ۳ فقط ب: کسری،

آنحضرت امیر ابراهیم امیر جهانشاه* را نامزد آنطرف کرده فرمود که، اگر قیدو پیش[۲] آید و صلح کند آن ولایت[۳] باو گذاشته بازگردد والّا آن مملکت را ضبط نماید*، وبعد از دو روز میرزا سنجر برادر میرزا قیدو آمده بعواطف پادشاهانه اختصاص یافت، وامرا و کلانتران هزاره اشپان نامدار فرستاده مال ومنال قبول کردند*، وموکب همایون بجانب اغرق که در لب آب هیرمند بود بدولت وسعادت معاودت فرمود،

ذکر آسیب کسری که بدست همایون حضرت خاقان سعید رسید

چون عنایت حضرت مالک الملک سبحانه ابواب سلطنت مملکت عالم
(۳۱۴ ب) بر روی حضرت خاقان سعید گشاد و زمام مهام جهانیان بقبضهٔ ارادت
آنحضرت داد و آفتاب سعادت او را بدرجهٔ عالی ظلّ الله رسانید سایه بان
دولت او را از ذروهٔ فلک اعلی گذرانید **قطعه**

ملوک ماضیه را پیش ازین ستارهٔ فتح — بآسمان سعادت برآمدی گه گاه
ولیکن اکنون هر دم صد آفتاب ظفر — طلوع میکند از سایه بان ظلّ آله

لاجرم بهر طرف که روی آورد فتح وظفر استقبال نمود و بهر جانب که عزیمت فرمود دولت وسعادت ملازم رکاب نصرت انتساب بود **بیت**

بهر طرف که چشم نهی جلوهٔ ظفر — وز هر جهت که گوش کنی مژدهٔ امان

و در یورش قندهار که امرای نامدار از همه طرف مظفر و کامگار باز آمدند زمانه خواست که

---

۱ زبده: امیرزاده اعظم امیر سلطان ابرهیم امیر جهانشاه، ۲ زبده: پیش تو، ۳ زبده: مواضع را بدو باز گذارد و تو باز گردد والّا گر پیش تو نیاید و صلح هم نکند در آن مواضع باش و اطراف از ضبط منای [نمای]،
۴ زبده، تقبلی نمودند که چند سر اسب و گاو و گوسفند بدهند، ۵ ذکر آسیب کسری و ذکر تفویض ولایت را (از ین جا تا ص ۳۶۴ س ۱۲) در زبده ندارد،

واواخر همین ماه مولانا صدرالدین ابراهیم رسید و بمجلس عرض رسانید که سردار آن هزاره بشرف بساط بوس می رسند، و بدان سبب امراء که عازم ایلغار بودند توقف نمودند، و بمسامع جلال پیوست که خیل خانهٔ شوری در مقام عناد و انقیاد نمی نمایند، فرمان عالی نافذ شد که امیر یوسفخواجه و امیر نوشیروان و امیر حمزه آتش غارت و تاراج در خان و مان ایشان اندازند و مادهٔ فساد آن قاطعان طریق را بکلی منقطع سازند، و سیم ماه مبارک رمضان اکابر ولایت و شهر غزنین قاضی خواجه لقمان و ملک وغیره

بدرگاه عالم پناه آمدند

و کلانتران خیل خانهٔ برلس و افغان خرشوانی شرف زمین بوس یافتند،

و ستیز و از پیش میرزا قید و آمده عرضه داشت که شاهزاده فرار نمود، آنحضرت فرمود که ترسیده باشد و ترحم نموده کسی در عقب نفرستاد، و نهم ماه بخت مرادا از جانب میرزا قید و آمده نمود که از مردم شاهزاده کسی در کابل نماند،

---

۱ زبده: بیست و نهم شعبان، ۲ اک بعد ش +: ابراهیم که بجانب کلانتران هزاره رفته بود خود نمود، ۳ زبده: امرای هزاره مخدوم فیروزه خواجه آرام و قدم وغیره، ۴ آ: زمین بوس، ۵ در زبده گفته است که "حضرت سلطنت شعاری ایلچی پیش میرزا یالیسنغر فرستاد که ایشان تاخت نکنند"، ۶ اک: شتوی، آ: شودی، با ب: شودی، تصحیح از روی زبده و اک، ۷ ک: نوشروان، ۸ در زبده گفته است که "این امراء را" باجند هزار مرد" فرمان شد که ایشان را تاخت کنند، در ک: دران خان و مان (بجای درخان و مان)، تصحیح قیاسی است، ۹ زبده: نعمان، ۱۰ با آ: برلس، اک: برلک و ب: جیل خانه برلس بجای خیل خانه برلس و افغان، ۱۱ فقط با: خرشوانی ـ و در زبده ذکر کلانتران برلس و خرشوانی را ندارد، ۱۲ ب: ستیز، با: ستیزو، اک: ستیزه، زبده: سرد، ۱۳ در زبده گفته است که شهزاده "بدین طرف نیامد و جالکاه خود بار گذاشته بدان طرف گریخت"، ۱۴ زبده (۳۰۰ ب): [از] آن طرف رسید،

وفرمود که او از آن طرف پیش آید و موکب همایون ازین طرف جنبش نماید تا باتفاق هزاره را از میان بردارند، وچون درمیان اشرار جمعی اخیار خواهند بود که در سوء اعمال وقبح افعال بآن بی باکان موافقت نخواهند نمود و هرگاه سپاه ظفرپناه در آن دیار دست اقتدار برآورد و هر آینه آن بیچارگان پایمال محنت و بلا شوند بنا بر آن آنحضرت مولانا صدرالدین ابراهیم را که منصب عالی صدارت بجانب او مفوض بود بصوب هزاره ارسال نمود و فرمود که کلانتران ایشان را نصیحت کرده بخدمت آرد، درین اثنا رای ذوالحین که حضرت صاحبقران در زمان فتح هندوستان او را تربیت فرموده بود برهنمونی دولت اقبال وار بدرگاه عالمپناه آمد و عز بساط بوس یافته بعواطف پادشاهانه مخصوص شد، و میرزا سیورغتمش با امرای کبار امیر ابراهیم امیر جهانشاه و امیر نوشیروان از جانب بدخشان عزیمت نموده بار دوی همایون رسیدند، وملک قطب الدین با لشکر سیستان ملحق شد و سپاهی چون او وار افلاک بسیار و لشکری چون ذرات آفتاب بیشمار در ظلال اعلام آسمان مثال جمع آمدند و موکب نصرت شعار بجانب قندهار نهضت نمود، و بیست و دوم شعبان بظاهر قندهار نزول فرمود و امرای میرزا با یسنغر با یلغار جانب هزاره مقرر شدند،

لـ ک: ذوالچین، ب: ذوالچین، اک مثل متن، با: ذوالحین (بحذف کلمهٔ 'رای')، زبده: ذوالخیر — برای راؤ و لچین صاحب بلنیر رک به زیدی ۲: ۶۸ ببعد، و بوڈی والا رص ۳۶۰؛ ۲ زبده: روز دیگر (بجای 'و') — والیٔ این مملکت باین میرزا عنایت شده بود رک به ص ۲۴۳، ۳ زبده — ک: و امیر جهانشاه، اغا غالبا صوابش بحذف واو است، ازان روی که امیر ابراهیم پسر امیر جهانشاه است رک ص ۳۶۸ ح ۹، و بظاهر همین سبب در زبده نام پدرش حذف کرده است، نامش در صفحات آینده همین طور باضافت اینی مذکور است رک بص ۳۶۵ و ۳۶۵ وغیرها، ۵ زبده: بیسم، ۶ در زبده ۱۳۰۱ لی گفته است که "دران منزل مقرر فرمود" که تونمات امیرزاده با یسنغر "بعزیمت ایلغار بجانب هزاره بجهد روند"، ۷ فقط: با عجلت، ۸ برلاش رک به حبیب السیر ۳: ۱۴۰ س ۱۰، و فاتحش در ۸۳۳ھ واقع شد،

بشرایط اداء دعای استفتاح اشتغال نمود*،

و در همان روز جهان* اوج فرا* از جانب میرزا قید و رسید و بموقف عرض رسانید که میرزا بایقرا[۱] می* رسد*، آنحضرت جهان را در* روز پیش میرزا قید و فرستاد و پیغام داد که ما بجهت هزاره* عازم آن طرف شده ایم، او باید که خاطر خود بدنکند، و چون میرزا بایقرا رسید آنحضرت خضر خواجه را ملازم او بسمرقند فرستاد و موکب ظفر شعار بسه روز بقصبهٔ اسفزار آمد و در سرپل تبان سراپردهٔ جهان ستان باز کشید*، و میرزا بایسنغر بار دوی همایون پیوست و بعد از هفته رکاب ظفر انتساب حرکت نموده* و کمیت صبا رفتار مراحل و منازل پیموده چهاردهم (ورق ۳۱۴) شعبان در لب آب هیرمند که یورت قشلاق مقرر بود نزول فرمود*، ۳۱۴ر

و در روز دیگر امیر حسن صوفی از جانب قندهار رسید و امرای نامدار با لشکر بسیار بعزم ایلغار سوار شدند و آنحضرت ستیزه* را* پیش میرزا قید و فرستاد

---

۱ زبده: جهان فوج فرا، ۲ زبده: میرسانند، ۳ ب: و در همان روز، زبده: باز، ۴ زبده: و رفع هزاره
۵ زبده: و امیر خضر خواجه آنچه را مقرر گردانیده که امیرزاده بایقرا را بسمرقندش امیرزاده اعظم اعدل الخبیک کورکان رسانند (در ب 'همراه او' بجای 'ملازم او')، و در ایات همایون کوچ فرموده بعد از سه روز بنظر قصبه اسفزار [قصبهٔ اسفزار] بموضع سرپل میان سرابرده باز کشید — ب: همراه (بجای ملازم) — آ: نصرت (بجای ظفر) — آ ب: تبان (بجای تبان)، یا: تابان، اک مثل متن، ۶ زبده: و یک هفته دران بجهت رسیدن رایات همیون . . . . امیرزاده بایسنغر بهادر خان . . . . توقف فرمود و چون برسیدند از انجا کوچ فرمود،
۷ ک: برای مراحل از هرات تا آب هیرمند رک به نزهه ص ۱۷۸،
۸ زبده (۲۹۹ ب): امیرزاده، ۹ ک: سیزده سوار، آ: سیرورا، اک: ستیزورا، یا: ستیرورا، ب: تیزویرا، زبده: سیرورا، رک به ص ۳۵۹ س ۱۰،

و درین اثنا خبر آمد که پسر سیفل قندهاری و ملک محمد که بموجب حکم شریک
در آن ولایات صاحب طرفی بودند با هم نزاع می کنند و رعیت بغایت در
زحمت اند، آنحضرت امیر حسن صوفی ترخان را بآنجانب فرستاد، و چون امیر
بآنجانب رسید شنید که پسر سلطان تواچی شاه اویس نام غزنین را محاصره دارد
و سلطان بایزید پسر سیفل بگرمسیر در آمد، و جمعی دزدان افغان در گرمسیر و نواحی
قندهار تا کنار آب سند مردم را بیفغان آورده اند، امیر حسن صوفی این احوال
ارسال نمود، حضرت خاقان سعید صلاح ملک در آن دید که زمستان در آن
حدود قشلاق فرماید، و میرزا قید و میرزا بایقرا بجانب هندوستان
نفرستاده بود آنحضرت قاصدی پیش میرزا قید و فرستاد که چون میرزا بایقرا
بطرف هند رفته و او را بدین جانب فرستند، و رایات ظفرآیات او اواسط سنبله
منتصف رجب از دار السلطنة هراة بسرپل مالان فرمود، و در آن منزل

---

۱ زبده : بعد ازان، ۲ زبده : هریک بر طرفی ازان نواحی حاکم بودند، ۳ ک : زحمت، ۴ زبده : "مقرر فرمود که یدان طرف رود و آن دیار را ضبط نمایند در منتصف ربیع الاول سنه عشرین و ثمانمائه امیر حسن" از نهرات "متوجه آن طرف گشت"، ۵ زبده : و احوال آن طرف معلوم کرده، ۶ زبده : کرده بود، ۷ زبده (۲۹۸ ب) : آمده صورت این حال به بندگی حضرت باز نمود و دیگر معروض رای اعلای گردانیدند که از لصوص، ۸ فقط آ : نواحی گرمسیر و قندهار، زبده : در گرمسیر و حوالی قندهار، ۹ زبده : بستولی شده اند و بهیچ نوع مطاوع و منقاد فرمان نمیشود و ایل اولوس بدان سبب از حیز ضبط بیرون رفته و خرابی تمام باحوال آن طرف راه یافته بر قوم تجار راه صادر و وارد میزنند و مال مردم میربایند،
۱۰ زبده : آن زمستان، ۱۱ زبده : نفرستاده بدین طرف روان گردان، ۱۲ ک : اواسط شنبه
چهاردهم رجب، زبده : روز شنبه چهاردهم رجب، ۱۳ زبده (۲۹۹ ا) : باغ زاغان که در اواسط سنبله بخرمی فرمودند بسرپل مالان در باغ زودی نزول فرمود و دران باغ یک روز بجهت تماشای عمارات بندگان و مصالح ایشان توقف رفت روز دیگر بدعای استفتاح مشغول گشته علما و زهاد و مشایخ جمع آمدند،

امیر سید احمد ترخان اسپ بوری[1] جهت پادشاه روان داشته بود و در نظر پادشاه بغایت مستحسن نمود[2] و برای او چیز[3] بسیاری[4] فرستاده بود و صورت آن اسپ را نقاشان آنجا کشیده باد[5] و اختاچی که عنان اسپ را از دو طرف گرفته بودند ارسال نمودند[6]، و ایلچیان را مهمانداری کرده و مهمات ساخته چنانکه گذشت روان داشتند، و آنحضرت ارده[7] شیر قواچی را همراه ایلچیان بجانب ختای فرستاد،

ذکر نهضت رایت نصرت نشان بجانب ولایت قندهار و اسباب[8] آن

حضرت خاقان سعید نوبت ثانی که فتح ممالک فارس فرمود میرزا بایقرا را باوجود قبایح افعال[9] شفقت و رعایت نمود و مقتضی صلهٔ رحم بجای آورده ۱۰ اورا بطرف[10] قندهار[11] فرستاد که مصاحب میرزا قید و باشد و میرزا قید و رعایت[12] او می نمود[13] امّا میرزا بایقرا مؤدّب و مهذّب نگشته در بند قصد او بود، میرزا قید و آگاه شده و او را گرفته صورت واقعه عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی نمود، فرمان همایون نفاذ یافت که او را از آب سند گذرانند تا در ملک[14] هند هر جا خواهد باشد،

---

[1] با: بوزی، ب: بوزی، آ: آک، لوزی، [2] زبده +: در عوض آن لشکر بسیار کفته بود، [3] دیگر نسخ: جیری بسیار، [4] زبده: جنانکه نقاشان جابک دست از شل تصویریان عاجز بودند، [5] درک اخیاچی (بجای اختاچی)، [6] زبده: اردشیر، [7] فقط آ، [8] زبده (۲۹۶ل): افعال و اقوال، [9] زبده: بحوالی قندهار و جانب هند، [10] زبده: در رعایت جانب او تقصیر نکرد و تعظیم تمام مینمود، [11] زبده: ممالک هندوستان،

ذکر آمدن ایلچیان خطا و فرستادن امیر اردشیر تواچی همراه ایشان

پادشاه خطا و ایمنگ خان باز ایلچیان فرستاده در ماه ربیع الاوّل[1] رسیدند کلان[2] تر ایشان بی باچین و تو باچین و جات باچین ، و تق باچین[3] با یصد سوار و تحفه و بیلاک بسیار شتقار[4] و اطلس و کمخا ا و ترغو و آلات چینی و غیره (۳۱۳ب) رسانیدند و برای شاهزادگان و آغایان علحده[5] بیلاکات پادشاهانه آورده بودند و مکتوبی مشتمل بر معانی[6] که طراز وسایل گذشته باشد و ذریعهٔ استنطاف آینده آید مضمون آنکه :

از جانبین رفع حجاب مغایرت و بیگانگی باید نمود و فتح باب موافقت و یگانگی فرمود تا رعایا و تجار بمراد خود آیند و روند و راهها امین باشد ،

و در کرّت اوّل که ایلچیان آمده بودند چون مراجعت نمودند

---

[1] بعدش در زبده + بسنه عشرین وثمانمایه ، [2] ب : کلانستان ، [3] ب : بی باچین و تو باچین و جات تاچین و تق تاچین ، با : باچین و تو باچین و جات باچین و تق باچین ، اک : بی باچین و توچین و بات باچین و تق باچین ، زبده (۲۹۷ ل) : تو یاچین و تو ماچین و جات یاچین و تق ناچین ، ر ق (۳۲۰) : فقط Maïtchin , Tou - mâtchin , Djat - mâtchin et Sak - mâtchin

[4] ب : از شقار ، [5] بعدش زبده + باسم هر کسی ، [6] زبده : معانی والفاظی ، [7] زبده : وسیلهٔ استنطاف مستقبل تواند بود و در رفع حجاب مغایرت و بیگانگی و فتح باب مودت و یگانگی کوشیده مقصود آنکه قاعده دوستی میباید که محمد باشد و راه رسالت و مکاتبت کشاده ،

و آخر ماه[۵] ایلچیان خطا را که[۶] پیش ازین بچند ماه آمده بودند[۷] طوی داده[۸] انعام فرموده بیلاکات تعیین فرموده[۹] اجازت مراجعت یافتند، و هم در آخر ماه سلطان اویس بن[۱۰] امیر ایدکو[۱۱] را که از جانب کرمان آمده بود بسمرقند فرستادند، و در اوایل ربیع الآخر میرزا الغ بیگ میرزا محمد جهانگیر و امیر شاهملک را که در آن زودی از خوارزم آمده بودند طوی سنگین فرمود و باقی امراء را بخلعتهای پادشاهانه[۱۲] و اسپان خوب دلجوئی نمود و امراء و مقربان میرزا بایسنغر را رعایت کرد و اوایل جمادی الاولی عازم ماوراء النهر شده میرزا محمد جوکی[۱۳] را همراه برد، و[۱۴] بیک هفته[۱۵] از بهراة بسمرقند آمدند، و یراق قشلاق[۱۶] در[۱۷] حوالی آب ترک[۱۸] فرموده بیست و یکم رمضان در یورت قشلاق فرود آمد و لشکرها[۱۹] جمع آمدند و میرزا الغ بیک چند اغلان اوزبک را که مقید داشت اطلاق فرموده[۲۰] بولایت شان فرستاد، و دهم[۲۱] حوت که اوایل محرم سنه [احدی و؟] عشرین بود از یورت قشلاق بطرف سمرقند معاودت نمود،

---

[۵] زبده: و در بیست و سیم منه، [۶] زبده —، — فقط اک کلمهٔ "ماه" را دارد، با ب (ق): کاه — ب آ: و بیلاک (بجای بیلاکات)، با اک مش متن، [۷] زبده —، [۸] زبده —، [۹] زبده: بپسر امیر ادکو بیر لاس (در آ و ب نیز ادکو بجای ایدکو)، [۱۰] زبده —، [۱۱] در زبده گفته است که "خواجه کلان اختاجی را مصاحب ادکو دانیده بطرف سمرقند روانه کردند، [۱۲] فقط آ: بود، [۱۳] بعدش در زبده +: از کلاه و کمر و پستینهای طلا دوزی قاقم و سمور و سنجاب (سنجاب)، [۱۴] زبده: و در ششم (بجای اوایل)، [۱۵] زبده: برادر خرد امیر و امیرزاده جوکی محمد، [۱۶] زبده: در تحصیل رفته بود جنانکه بیک هفته، [۱۷] اک با ب: رفت الخ، زبده: و بعد ازان جنبکاه در سمرقند کذرانیده[۱۸] جون ان زمستان رسید دران سال قشلاق، [۱۹] از "در حوالی" تا "یورت قشلاق" را در ب ندارد، [۲۰] زبده: برک، امارک لیسیر نیخ ص ۷۷، [۲۱] زبده (۲۹۷ ل): لشکرهای ماوراء النهر همه جمع فرموده بود، [و] در تاسع شوال سنه المذکور ایلچی ادکو ابراهیم نام برسید از ولایت اوزبک و در بیست و چهارم شوال چند اوغلان از اوزبک مقید بودند ایشان را اطلاق فرموده، [۲۲] زبده —،

تاریخ فوت او بتأمل ازین بدان ایمن دلند اہل جہانی ز دست وی
امید بکرم واہب الموہب آنکہ عاقبت کار ہمہ بخیر باشد ع
با کریمان کار ہا دشوار نیست

ذکر آمدن میرزا الغ بیک کورگان بخراسان و شرح قضایای ماوراء النہر

جناب مغیث الدولۃ والدین میرزا الغ بیگ از ماوراء النہر عازم خراسان شد و از جیحون عبور نمودہ، خبر وصول او بحضرت خاقان سعید رسید و مہد علیا گوہر شاد آغا و غیاث الدین میرزا بایسنغر و میرزا محمد جہانگیر و میرزا محمد جوکی و باقی شاہ زادگان و نوینیان و عظماء امراء چند فرسنگ استقبال نمودند و شرایط اکرام و اجلال بجای آوردند و نوزدہم ربیع الاول شاہزادہ بشرف آغوش حضرت خاقان سعید استسعاد یافت و آنحضرت ع

بدیدار فرزند شد شادمان

و چند روز طویہاء بادشاہانہ و جشنہای خسروانہ مرتب داشتند،

لک: او - تا دم تحریر معلوم نشد کہ تاریخ ازین مصراع چگونہ حاصل شود؛ لہ ذکر آمدن میرزا الغ بیک را ودی حذف کردہ، فقط ذکر ایلچیان را دارد، و بعد ذکر ایشان ترجمہ را تمام گذاشتہ فقط بر متن سفرنامہ مملکت خطا و داستان سفر ہندوستان و ترجمہ این ہا اکتفا نمودہ است لہ زبدہ (۲۹۶ ا): مغیث الحق والدنیا والدین لہ در ربیع الاول سنہ ۸۳۷ (از زبدہ) لہ زبدہ: چون از آب آمویہ عبور نمود و فرمود و بجدود خراسان در آمد خبر وصول او بدار السلطنۃ ہراۃ ... رسید، لہ زبدہ +: بن امیرزادہ محمد سلطان — میرزا محمد جوکی در زبدہ درین موضع اسمائے مذکور نیست، لہ زبدہ —،

واکثر وجوه که بدیوان فرود می آورد از طیارات می انگیخت، از جمعی نقد و از بعضی قباله می گرفت، با آنکه پهلو به بستر داشت پنبهٔ غفلت از گوش نمی کشید ودایما دهان کشاده وزبان بکام نهاده که از فلان چند تومان و از بهمان چنین (ورق ۳۱۳) وچنان حاصل می توان کرد امّا روزگار امان نداد، (۳۱۳ل)
از قصّهٔ غصّه و بلبال احوال بامراض مختلفه وعلل متضادّه مبتلا شد، سودای وزارت دماغ او مخبّط ساخته صفرای مالیخولیا بر سر او تاخت، ضربان دل وخفقان نفس وزردی یرقان وعطش استسقا بر ظاهر و باطن او مستولی شده صاحب فراش گشت ودست اطبّاء ماهر از معالجهٔ او قاصر آمد، حسرت وزارت در سینهٔ پرکینهٔ او بادلی از شدّت انتقام [گرم] و نفسی چون دم زمهریر سرد و چهرهٔ چون برگ زرد زیر زرد با هزار اندوه و درد گرفتار کردار خود گشته از قید وجود خلاص شد، واواخر جمادی الاولی رخت حیاة بمنزل ممات کشید،
مشاهیر خراسان وعراق بل صنادید آفاق با وجود ایجابات خود واثق نبودند و در روز واقعهٔ او خلایق [در مجلس] تعزیت به رمز واشارت تهنیت می گفتند، شاید در هیچ زمان مجلسی چنان مشاهده نشده باشد ع

نوید امن وامان خاص وعام می دادند

خواجه مرشد منشی در تاریخ او فرموده قطعه

مشهور عصر سرور آفاق فخر دین — کز احتشام سقف فلک بود پست وی
از صدمت قضا شب یکشنبه اوفتاد — در گنبد سپهر صدای شکست وی

لله فقط آ، لله ک آ: خربان، اک: خبر زبان، لله ب: حنان، لله د ک: غیر واضح است (بوجه خرابی عکس)، از روی آ ثبت شد، لله ک: زر، اک ب ب: مثل متن، لله ک ـ: از روی آ (و نسخ دیگر) نوشته شد، لله فقط د اک: در اطراف ممالک واکناف مسالک ع، ـ ب ب: از «ع» تا «قطعه» ندارد،

و روح حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع آوردہ بود ، جناب شاہزادہ جواب فرمود کہ :

جناب سیادت مآبی اشارتی کہ در باب استخلاص نوشتہ بود و فرمودہ بود کہ از برای روح حضرت رسالت بفریاد رسند آری آری شعر

لَئِنْ فَخَرَتْ بِآبَاءٍ ذَوِی حَسَبٍ لَقَدْ صَدَقْتَ وَلٰکِنْ بِئْسَ مَا وَلَدُوْا

ہیچ شک نیست کہ روح حضرت رسالت[1] باین افعال راضی نیست ، و مع ہذا تحقیق شناسد کہ ما را با او و با ہیچ آفریدہ و عالم غرضی[2] نیست ، آواز[3] کوہ و گفتۂ خود بر اندیشد بیت

گر بدنکردۂ ز کسان چشم بدمدار پیوستہ در حمایت کردار خویش باش

اِنَّ اللّٰہَ یُمْہِلُ وَلَا یُہْمِلُ مکافات قصد جان و زن و فرزند مرم می باید کشید ، سوء اعمال و قبح افعال سبب وبال و نکال می شود بیت

ظلم کردی عدل می داری طمع اینت محال

شربتی دادی بمردم ہم از آن شربت بگیر ،

سیّد چون جواب شنید از حیات مایوس شدہ پناہ بنواب مہد علیا گوہر شاد آغا کہ والدۂ شاہزادہ بود برد و التماس شفاعت نمود ، و دل رحیم شاہزادہ بر تضرع و ابتہال و اختلال احوال او بخشود و حکم بر داشتن بند او فرمود اما فرود آوردن قسط ہر روزہ بر قرار بود ،

و سیّد باز در ہوس وزارت نہ شب می غنود نہ روز می آسود ، آتش طمع او چنان اشتعال یافت کہ مال عالم را در معدۂ حوصلہ خود لقمہ می پنداشت

---

[1] بعد ش ب ت : علیہ الصلوٰۃ والسلام ، با آ ک : علیہ السلام [2] ک : عرضی [3] آ و نسخ دیگر : آواز کردہ ، آواز کوہ ، فقط در ک ، [4] فقط آ ، دست در ،

حضرت خاقان سعید این جماعت را حاضر فرموده بود احبه تفحص نمود ، خزانه دار گفت زر پیر علی برده ، پیر علی گفت به سیّد داده ام و سیّد انکار نمود ، آنحضرت در بارهٔ سیّد عنایت کرده فرمود که آنچه از خزانه برده اند و مقرّ اند بخزانه فرود آورند و بر هر کس چیزی روشن شود باز دهد ، و هر کرا در میان آن معامله بود بدین خیانت مقیّد فرمود ، و سیّد بر مسند دیوان نافذ فرمان و استرداد وجوه خزانه مفوض برأی او بود احوال آن جماعت چنان شد که ع

وای بر حال کسی کش غم کند غمخوارگی

امّا چون این سخن در میان [آمد] و ایلچاقان هر چه از و هم با خود نیز بنیتوانستند گفت با آواز بلند دلّ پرداز می کردند ، حضرت خاقان سعید فرمود که تحقیق معاملات سیّد کنند ، و جمعی که مالها با و داده بودند از اکثر خطها ستدند ، سیّد دانست که شاءَ امْ اَبیٰ در واقعهٔ مشکل و مهلکهٔ هایل خواهد افتاد مصلحت وقت در آن دید که مدّعای خصمان قبول کرده آن مبلغ حصار او باشد و حالا بنقد از سوال و جواب خلاص یابد ، مبلغ دویست تومان کپکی قبول کرد که بیکسال جواب گوید ، چنانچه هر روز مبلغ سی و سه هزار و سیصد و سی و سه دینار و دو دانگ زر عراقی باشد ، و سیّد را مقیّد ساخته بمحصّل سپردند ، درین اثنا رقعهٔ بر نیاز پیش میرزا یالینغر فرستاد که بیت

جگر در تاب و دل در موج خونست گر آری رحمتی وقتش کنونست

ل ک آ : از روی با آ و اک ، ل آ : ایقامان ، با اک مثل متن ، ب : ایناقان ، ـــــ ایقاغ و ایقاق جاسوس و مرد سکسار و بیهده گو (فرهنگ آنندراج ۱ : ۳۳۹) تق :

ل با : لگام دل پرواز ، ب : دل برواز ، اک مثل متن ل فقط ک : denonciateurs

خطّا ستدند ، ف ک : مدتی ، با : مدعای ، اک ب : مدعی ، ل فقط ب : مزار ،

ع بِقَدْرِ الْاِرْتِفَاعِ یَکُوْنُ صَرْعَهٗ

درین ولا که شاهزادهٔ عالیجناب میرزا بایسنغر مسند دیوان را بشرف جلوس بیاراست و بسرعت درایت و حدّت فطانت که نمونهٔ برق لامع و آفتاب ساطع بود بتحقیق معاملات التفات فرمود و صورت معاش ناپسندیده و صفت زندگانی ناستوده و طرح اموال مسلمانان و تصرّف وجوه دیوان و خیانات و جنایات سیّد روی نمود، عمّال دیوان هر چند برین سخنان وقوف داشتند با وجود سیاست سیّد مجال جدال و قوّت مقاومت محال می پنداشتند، چون مزاج جناب بایسنغری برو متغیّر شد امیر علی شقّانی که سیّد او را منکوب ساخته بود عرضه داشت که مبلغ دو لیست تومان روشن سازد، و چهرهٔ حال او که لبان نیلوفر کبود بود چون گل طری تازه و خندان شد، و شاهزادهٔ عالیجناب فرمود که معاملات سیّد را تحقیق کنند، و میر علی نخست سخن تصرّف خزانه گفت، فرمان شد که عرض خزائن کنند، خزانه دار جمعی را که مبلغها برای سیّد برده بودند گفت: وجوه خزانه باز آرید تا بخیه بر روی کار نیفتد، از آنجمله خواجه پیر علی بن محمد بایزید بود (۳۱۲ پ) محرم اسرار سیّد که بر قضایای نهانی | اطّلاع داشت و تمسّکات او و پدرش در دست خزانه دار بود، ایشان سیّد را تقاضی و او هر روز دفعی میگفت تا سخن بخشونت رسیده قضیّه بدورود راز کشید، و میان سیّد و پیر علی بُرّ ساز ناسازگاری پردهٔ مخالفت را آهنگ بلند شد بلکه کار از پرده پوشی گذشت و راز از پرده بیرون افتاد،

لہ اک: ــــ در بب خیال محال (بجای محال)، لہ شقّان قریه ایست از قرای نیشاپور (لبّ اللباب) برائے ترجمهٔ احوال امیر علاء الدین علی شقانی رک به دستور آلوزاد ص ۳۵۸ و دیگر مواضع و آن کتاب لہ فاتر میر در ترجمهٔ خود (ق ص ۳۰۱ بعد) امیر علی شقانی را مرجع ضمیر کنند دانسته، و ممکن است که ورق کند، دارد و بجای کنند، لہ ک: ایشان را لہ ک: پر،

وهمه را مقید ساخته، وزارت خواجه غیاث الدین چون سیل زود منقطع شد وروزگار چنان او را بیفشرد که خون از ناخنش بیرون آمد، و مستوفی قضا بقلم فنا رقم انتها بر جریدهٔ او کشید، و باز سید فخر الدین باستقلال [صاحب] دیوان شد، و از آنجماعت که در بارهٔ او سعی کرده بودند بتکلیف عنیف سیصد تومان بر کارد نشاند، و در استهلاک و استیصال آن طایفه غایت شرارت بجا آورد و بیت

روزی که دست یابی بر اهل روزگار در عاقبت نظر کن و کوتاه دار دست
دست ستم دراز مکن این قدر بدان کایزد در اجابت مظلوم در بست

سفک دماء ندموم است و سعی آن کوتاه عمر، فی الجمله سید از حضیض خمول باز باوج قبول ترقی نموده پایه و منصبی یافت که ورای آن در تصور نگنجد و رونق کار او بحدی رسید که فرمان او در اطراف جهان چون قضا و قدر نافذ شد، درگاه او ملجاء صغار و کبار و بارگاه او امیدگاه احرار و احبار و اخیار و اشرار آمد، آنچه او را در وزارت میسر شد، هیچ وزیر بل امیر را دست نداد، و بغایات خلاصهٔ مرادات اصحاب قلم و مراتی هم بنی آدم رسید، و در جمیع امور تقدیر موافق تدبیر او آمد، سطوت جبروت و نخوت بروت بر وچنان مستولی شد که پای بر گردن اصحاب دیوان و اکابر جهان نهاد، ملوک ایام و صنادید انام و اشراف اطراف و اعیان زمان بدرگاه او رفته، در وله اولی هیچ آفریده را بار نبود و چون بچند واسطه رخصت شدی و از چند در بند گشتی غیر از معدودی [نام برده دیگری را مجال دخول محال بود و اکثر ملاقات ناکرده باز گشتی، بارها در خاطر عقلاء می گذشت که اگر این صاحب از منارهٔ احتشام فرو افتد صد پاره شود

---

۱ از روی تی ک ـ ۲ ـ بدایع و آثار کمال خواجه غیاث رک به دستور الوزراء ص ۳۴۵ ۳ فقط ب: بکار ۴ ب ـ ۵ ب: بست،

۶ ب ـ ۷ آ ـ ۸ فقط ب ـ ۹ ک: کردون ۱۰ فقط آ: اول

در نظرِ مورّخان و قلمِ محرّران نیامد بنا بر آن شرحِ آن در قلم آمد تا اصحابِ بصیرت بچشمِ عبرت، و دیدهٔ بصیرت در احوالِ روزگار و اوراقِ لیل و نهار نظر کنند و بدولتِ فانی مغرور نشوند ع

دَه روزه مهر گردون افسانه است و افسون

و تفصیلِ این سخن آنست که چون میرزا بایسنغر مسندِ دیوان را مشرّف ساخت امیر سیّد فخر الدین بن انفراد صاحبِ دیوان بود و در اخذ و ردّ و حلّ و عقد متفرّد، و اعیان موفور و روزگار ناً محصور حاصل کرد و از کثرتِ اموالِ قارونِ وقت و در نخوتِ جاه و جلالِ فرعونِ عهد شد، و در آن ایّام حضرت خاقان سعید بسعی میرزا بایسنغر صاحبِ اعظم خواجه نظام الدین احمد بن خواجه داؤد را بشرکت سیّد در دیوان نشاند و صاحب مشار الیه خوش ذهن و حاضر جواب بود و بر معاملات وقوف یافته بسجدّ و هزل لطیفهاء پُر مادّه خرج می کرد (ورق ۲۱۲) (۳۱۲ لـ) و سیّد را مجالِ تغلّب نمی داد و او به تنگ می آمد امّا جز تحمّل چاره نداشت، و چون مُعارض بر مکنونِ اسرار و مخزونِ ضمیر واقف بود خوف [و] زیادت شد، و در تاریخ سنه عشر و ثمانمائه خواجه غیاث الدین سالار سمنانی بر سیّد تقریر کرد و او را معزول ساخته یکسال میر دیوان شد، و باز سیّد بر خواجه غیاث الدین سیصد تومان تقریر کرد و خواجه غیاث الدین رعایتِ رعیّت می نمود امّا مهمّاتِ امراء بموجبِ دلخواه سر انجام نمی فرمود، خواجه و عمّال او را بعرضگاهِ حساب آورده، خبط و تخلیط ایشان بتحقیق پیوست،

---

۱ یعنی در ۸۱۵ هـ رک به ص ۳۳۲، ۲ فقط بب: با لقرا ۳ آ: اعوان، ق ص ۲۹۹ نیز نظام «اعوان» دارد، ۴ با بب: روزکار، اک: و دستگاه (بجای و روزکار) ۵ برای دی رک به دستور الوزراء ص ۳۴۸، ۳۵۲ بعد ۶ کذا ایضاً در ق و دستور الوزراء، عمل مذکور ۷ ق یکصد تومان دارد، ۸ رک به ص ۱۰۰ بعد، ۹ اک: ضبط، بب: ضبط و ربا، حط، اک مثل متن

زهره بنوای روح افزا[1] پیر صاحب تمکین کیوان را در رقص و حالت آورده، و بهرام بصاحب طالعی شرف سعد اکبر یافته، عطارد با صطرلاب آفتاب ارتفاع وقت[2] گرفته، و به دوات سیمین ماه و کلک زرّین شهاب زائچه طالع همایون بجدول صبح و شنگرف شفق بر اوراق افلاک کشید[3]، حضرت خاقان سعید و جناب شاهزادهٔ جوان بخت میرزا بایسنغر را از طلعت قرة العین نورِ دیده فرزند و صورت دلخواه در آئینه مراد روی نمود[4]، امید بفضل الهی واثق است که باعلی معارج بادشاهی ارتفاع خواهد فرمود، لله الحمد که نقشی که در آئینهٔ خیال آمده بود همان بعینه جمال نمود،

ذکر احوال امیر سید فخر الدین وزیر و مآل حال او

درین سال بحسب اقتضاء قضای آسمانی و حکم تقدیر یزدانی رنگی از خُم روزگار آشکارا شد و نقشی از کعبتین فلک روی نمود که از اوّل عهد جهان الی یومنا هذا

---

[1] ک: پر ـــ صورت فقره در زبده (۲۹۴ ب): زهره بنوای خنیاگری [خنیاگری] ندای همایی آن سازده و کیوان بقران مسعود . . . . [دو کلمه ناخوانا] . . . بصاحب طالعی سعد اکبر کرده؛ [2] زبده ـــ؛ [3] زبده: ورق، [4] در زبده، بجهٔ قسم کلام را خیلی طول داده، و شش صفحه کتابش باین نوع فقرات سیاه کرده، از ان جمله است: مقربان حضرت جبروت کوس بشارت بر اوج علیین زدند!

[5] در زبده (۲۹۴ ب) گفته است که "بشکر این موهبت اکابر و اشراف وضیع و شریف لا بذل صدقات و اقامت خیرات و مبرّات ممنون ساخت" و خاص و عام خرد و بزرگ دور و نزدیک ترک و تاجیک را بوصول این نعمت کبری و موهبت عظمی فرح و سرور روی نمود و هریک بقدر مرتبه بر سم خدمت و نثار اقامت نمودند" [6] جملهٔ این فصل را تا صفحه ۳۵۲ س ۳ در زبده ندارد، [7] احوال سید نادر دستور الوزراء صفحه ۳۴۵ بعد دارد که بیشتر مطلع "ا" خوذ است، نیز رک به تذکرهٔ دولت شاه صفحه ۳۴۷،

وقایع سنه عشرین وثمانمایه

ولادت شاهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله

طالع عالم مبارک شد بمیمون اختری گردونان مملکت[۳] را دوش پیدا شد سری

کواکب مراد از افق عنایات الهی طلوع کرد و نجوم کامرانی از مطلع تائید ربانی برآمد، کیوان ایوان بادشاهی روی بخانهٔ شرف آورد، و برجیس سپهر سلطنت باوج کمال پیوست یعنی ولادت باسعادت شاهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله ابن میرزا بایسنغر شب پنجشنبه غرهٔ جمادی الاولی[۴] وقوع یافت بیت

طلوع کرد بتائید حق زبرج جلال برآسمان شهی اختری[۵] همایون[۶] فال

خورشید روشن ضمیر سواد آن شب را چون سرمه در چشم کشید و بآن نیل عارض لفروز روز را بیاراست، گردون خوشه قیمتی پروین بر طبق عرض نهاده سفیده دم درست مغربی[۷] را برسم نثار پیش آورد بیت

دهان او فلک از آفتاب پر زر کرد بدین بشارت خوش صبح چون زبان بکشاد

ساعتی که سعود آسمانی بآن تولا[۸] نمود و طالعی که مشتری از ان استفادت سعادت فرمود

---

۱ فقط ک: اعلا ۲ زبده (۲۹۳ ا): کرزمان ۳ با آ: ملک رادوشینه،

زبده مثل متن، ۴ بعدش در زبده +: سنه عشرین وثمانمایه موافق تا[با]

هژدهم حزران [حزیران] یکهزار وهفصد وبیست وهشت اسکندری مطابق هژدهم مهر وماه هفت

صد وهشتاد وشش یزدجردی، ۵ با آ: اختر ۶ با آ: مبارک ۷ زبده: مغربی خورشید

۸ ک: تولا، ب: تولی

که شاه بهاء الدین برای ادای مال بدخشان ایلچی طلبیده بود و باز تمرد نمود و لشکر منصور قصد او کرده و او پناه بکوهها سخت برده بتفصیل گذارش یافت[1]، و امراء که در بدخشان بطلب شاه بهاء الدین هر سو شتافتند و از و اثر و نشان نیافتند مملکت بدخشان بشاه محمود برادر شاه بهاء الدین دادند، و شاه بهاء الدین بولایت[2] مغول رفته و از آنجا مأیوس باز آمده[3]، با وجود این حرکات اعتماد بر کرم آنحضرت کرده براه آمد و احوال اختلال بدخشان باز نمود، خاطر خطیر آنحضرت که عکس پذیر انوار تقدیر است ضبط و دارائی آن مملکت را بفرزند سعادتمند میرزا سیورغتمش[4] بهادر عنایت فرمود | و عنان او امر و نواهی آن نواحی را بکف کفایت (۳۱۱ب)
وقبضهٔ درایت نواب او تفویض نمود و جناب شاهزاده[5] اوایل جمادی الاخری بالشکرها عازم آن طرف شد، و آن ولایت بیمن قدوم او زینتی تازه و رتبتی بی اندازه یافت و ساکنان آن ولایت آسوده شدند،
و امیر سلطان احمد هلال بموجب فرموده عریمت آن طرف نموده[6]،
شاه بهاء الدین هم اجازت یافت،

---

[1] یعنی صاحب مطلع برص ۲۲۷ بعد در وقایع ۸۱۵ شرح احوال ایشان داده است [2] زبده (۳۹۲ب): بولایت مغولستان بیش نقش جهان و آنجا تیز معاش نتوان کرد [3] زبده: سیورغتمش خان نور الله مرقده [4] زبده: حسن [5] زبده: امیرزاده مغفور و مرحوم [6] زبده بعد ش ۵: ولونساتی [تونساتی] که تعلق بدو داشت [7] زبده: و بیشتر از ین تاریخ یونزبتری را بتحصیل اموال و مهمات آنجائی فرستاده بودند، در اوائل رجب نوکران شاه محمود از بدخشان رسیدند و از شکایت کردند مبنی که حضرت را بد معاشی یونزبتری معلوم گشته بود سلطان احمد هلال را فرستاد که یونزبتری را بگیرد و بجزائی اعمال او بدرک رساند

و همراهِ ایلچی باز آمده پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانیده، و عرضه[1] داشت که میرزا قیدو وقاصد فرستاده که در ممالک هندوستان خطبه و سکّه بنام او کنند[2] و ما موقوفِ اشارت آنحضرتیم، و التماس نمود که چون اکثر ولایات هندوستان تابعِ فرمانِ خضر[3] خانست اگر در خطبه از برای تسکینِ فتنه نامِ او برند نوّاب حضرت حاکمند، آنحضرت ایلچی را رعایت نموده و ایلچی دیگر همراه ساخته فرمود که در خطبه اوّلاً ذکرِ القاب[4] حضرت شاهرخی کنند و آخراً نامِ خضرخان برند، برین[5] فرموده الحمدلله عزیمت نمودند.

ذکرِ فرستادن میرزا سیورغتمش بطرفِ بدخشان

شاه نیکپی[6] شاه از طرفِ بدخشان چهاردهم ربیع[7] الاوّل بدارالسلطنهٔ هراة آمد و بر درگاهِ جهان پناه از برادران و قرابتان[8] شکایت کرد، و شرحِ آن حکایت

---

[1] زبده (۲۹۱ ب): عرضه داشتی نمودند (بظاهر مرجع ضمیر پسر دو ایلچی است) مضمون آنکه امیرزاده قیدو ایلچی فرستاده فرموده است که خطبه و سکه ممالک هند بنام او کشتند [کنند] [2] ک: خضر خوانست که، بآب؛ حضرت خاقانست اگر- صورت فقره در زبده: و التماس نموده که چون ممالک هندوستان اکثر تحت (تحت) تصرف و آمد و جمی کثیر از هندو و مسلمانان مطیع گشته اند در خطبه ذکر خضرخان از برای تسکین فتنه و اضطراب ضروری است، بهر نوع که ازان حضرت رخصت شود بدان طریق خوانده آید، [3] زبده: القاب و نام [4] مگر نسخ و زبده: لعدانان [5] زبده (۲۹۲ ا): بدین مستظهر و خوشدل گشته اجازت مراجعت یافت و در سنه عشرین و ثمانمایه بیش خضرخان رسید والله [اعلم]، [6] آ: نیکی الخ، ورق ص ۲۹۸ ناش نیکی شاه نوشته است، زبده: نیکی شاه از شاهان بدخشان [7] زبده: سیع الآخر سنه تسع عشر و ثمانمایه [8] زبده، قرابتان خود، نیز رک به ص ۲۹۲ س ۴،

که میرزا قیدو را از میان بردارند و میرزا اسنجر برادر او را بجای او نصب کنند، میرزا قیدو آگاه شده از میان ایشان کناره گرفت و صورت حال عرضه داشت آنحضرت نمود، حضرت اعلی امیر نوشیروان و[1] جمعی قوچینان را باده هزار سوار نامزد آن طرف کرده فرمود که میرزا قیدو را بمقر عز[2] او رسانند و مخالفان او را آواره گردانند، نوکران قدیمی میرزا پیر محمد که در میان یاغیان بودند چون آوازهٔ سپاه نصرت پناه شنودند از نمک حرامان برگشته میل ولی نعمت نمودند، و میرزا قیدو بلشکر مستظهر شده چون آفتاب تیغ جهانکشای کشاده روی بمخالفان آورد و اعدا تاب مقاومت نیاورده ذرّه وار متفرق و پریشان شدند، و میرزا قیدو مظفّر و منصور بتخت[3] بخت خود رسید، و بهلول برلاس و حسن اختاچی[4] اعتماد بر کرم آنحضرت نموده عازم خراسان گشته و امراء را شفیع ساخته بگناه اعتراف نمودند، آنحضرت رقم عفو بر جریدهٔ جریمهٔ ایشان کشید و از آن درگذشت ع

گناه را کرم او به از هزار شفیع

اگرچه[5] ملامت نمود[6] مواخذه نفرمود،

درین[7] اثنا ایلچی خضرخان از جانب تخت[8] گاه ظ هندوستان دهلی رسید، و باتفاق فرستادهٔ آنحضرت که بعد از فتح ممالک فارس بآن طرف رفته بود

---

[1] زبده: امیر حمزه و جماعتی قوچیان قریب ده هزار مرد، [2] نیز رکت به ص ۳۷۲،
[3] زبده: بمقر عز خود، [4] ک: اخیاچی، زبده: اقتاچی [5] زبده: بران حرکت ناشایسته و کفران نعمت اگرچه ملامت بسیار نمود، — ک: ملازمت (بجای ملامت)
[6] عنوان این فصل در زبده (۲۹۱ ب): ذکر رسیدن ایلچی خضرخان از دهلی [7] بقول صاحب زبده این ایلچی فتح نامهٔ عراق و فارس بدهلی برده بود،

ذکر مخالفت[1] نوکران میرزا قیدو با او

حضرت خاقان سعید در آن زمان که ممالک قندهار و افغانستان تا حدود هندوستان سپور غال میرزا قیدو بهادر فرمود امیر بهلول برلاس[2] را بضبط مصالح آن ممالک ملازم [او] تعیین فرمود[3] و این بهلول در وقت مخالفت امیر شیخ نورالدین با او موافق بود و چون شیخ نورالدین مغلوب شد امیر بهلول را پیش آن حضرت آوردند، از کمال مرحمت از سر گناه او گذشته اورا (ورق ۳۱۱) ملازم میرزا قیدو[4] ساخت بنا بر آنکه در زمان حضرت صاحبقران (۳۱۱ر) پدر او [ملازم] میرزا پیر محمد[5] بود، بهلول برلاس امیر الامراء[6] قیدو شده مستی حکومت اورا بر لسان حقوق داشت و تربیت او را نابوده انگاشت و طریق وفا و مروت[7] را پشت پا زده دست در دامن بی باکی محکم ساخت و سر از گریبان تسلط برآورد، وجمعی را چون حسن اختاچی[8] و لقمان قراول و عثمان علی با خود موافق ساخته عهد بستند

---

[1] زبدة: یاغی گری [2] صاحب زبدة می گوید: برلاس را مقرر کردانید که بضبط مهمات مصالح آن ممالک قیام نموده ملازم و صاحب و نائب قیدو [و] باشند ــــ فقط ک کلمهٔ اورا ندارد، [3] دراک از بیجا تا ۳۰ لم س ۱۱ ندارد، [4] زبدة: قیدو بهادر [5] زبدة (۲۸۹ ب) بنا بر آن معنی که در وقت امیر بزرگ صاحب قران انار الله برهانه از جملهٔ ملازمان و نوکران امیرزاده پیر محمد جهانگیر رحمهما الله بود ــــ در مطلع کلمهٔ 'ملازم' را ندارد، از روی زبدة نوشته شد، ــــ نسب میرزا قیدو این طور است: قیدو بن پیر محمد بن غیاث الدین جهانگیر بن تیمور (لین پول شجره مقابل ص ۲۶۸)، پس مرجع ضمیر 'او' میرزا قیدو است،

[6] زبدة (۲۹۰ ا): نائب امیر الامراء (بجای امیر الامراء) [7] ک: مروت و انسانیت،

[8] ک: انیاچی، زبدة: اخناجی +

چون متوجّه خراسان گشت چنانچه شرح آن گذشت[1] امیر شیخ علی طغائی[2] را بنیابت خود در کاشغر گذاشته بود، امیر شیخ علی پسر خود را بسمرقند فرستاد وروح امیر بزرگ را شفیع ساخت که[3] میرزا الغ بیگ گناه او را بخشید و کسی بکاشغر فرستاد تا او مملکت تسلیم نموده متوجّه سمرقند شود[4]، میرزا الغ بیگ صدیق و علی تکریت[5] (کذا) را روان فرمود و طغائی کاشغر تسلیم نموده بسمرقند آمد و شاهزاده او را تربیت کرد،

ودر وقتی که حضرت خاقان سعید از جانب مملکت فارس بخراسان رسید ایلچیان[6] نقش جهان پسر شمع جهان از طرف مغولستان آمده بیلاکات وتنسوقات آن ولایات آورده اظهار انقیاد[7] نمودند و آنحضرت ایلچیان را بمواهب انعام نواخته واسباب مصادقت محکم ساخته رخصت عود فرمود، ۱۰

واز جانب ولایت اوزبک پسران خواجه لاق گریخته آمدند وعرضه داشتند که ولایت اوزبک بهم برآمد[8]،

---

[1] رک به ص ۳۳۱ [2] زنبده: طغائی [3] فقط ب: میر [4] زنبده (۲۸۸ ب): اگر حضرت مخدوم زاده گناه مرا بخشید وشفاعت قبول کند هر کس را تعیین فرمایند وبجانب کاشغر فرستد تا من مملکت بدو تسلیم کرده متوجه حضرت گردم [5] زنبده: تکریت؛ ورق ص ۲۹۶: Sadik Ali et Ekrenk. است (بجای صدیق وعلی تکریت) برص ۴۶۹ س ۲ پهلی تکریت؛ بظاهر بهر دو جا علی تکریت باید خواند، [6] زنبده: دیگر همدرین ایام بعد از انک حضرت سلطنت شعاری . . . . . هراة نزول فرمود ایلچیان [7] زنبده: ایلی وانقیاد ودوستی واتحاد [8] بعدش زنبده (۲۸۹ ا) +: ودر بیشتر مواضع فتنه و تلتاق است وبادشاه محکن که مجموع ایل واولوس او را گردن نهند وحکم او بشنوند [نیست]؛ و خلایق آن دیار بسبب بی ضبطی متفرق شدند وانکس که مانده بزحمت وتشویش میگذراینده؛ بعدش گفته است که بادشاه ایشان را تربیت مخصوص گردانید،

ذکر قضایای ممالک ماوراء النهر

جناب مغیث الدین میرزا الغ بیگ[1] هفدهم محرم در ساحل آب خجند برابر شاهرخیه سراپردهٔ همایون بازکشید، و از جانب خوارزم خبر رسید که جبار بردی چنگیز اغلان را گریزانیده الوس اوزبک را مسخر ساخت[2]، میرزا الغ بیگ بعزم معاودت بر سیحون پل بسته اواخر صفر بسمرقند رسید،

و در ربیع الاول امیر حمزه ترخان بآن جهان خرامید و برادرانش امیر محمد صوفی و امیر سید احمد بجهت تعزیت عزیمت ماوراء النهر نمودند و میرزا الغ بیگ ایشان را نوازش و پرسش فرمود و رعایت کرده رخصت معاودت داد[3]، و میرزا امیرک احمد که در زمان عصیان ساکن کاشغر بود[4]

---

[1] بعد ش زیده + : درین سال [2] بعد ش زیده + : کورکان ـــ و در زیده (۲۸۸ ا) گفته است که امیرزاده در افتتاح محرم الحرام ۸۱۹ه عزیمت ساحل آب خجند فرموده در ۱۸ محرم در ساحل آب خجند مقابل شاهرخیه رسید ـــ شاهرخیه همان بناکث یا فناکت است بر کنار شرقی سیحون، رک به لیسترنج ص ۴۸۲ م، بقول ابن مصنف بناکث را چنگیزخان در رأتهٔ هفتم ویران کرد، پس از صد سال در ۸۱۸ه بحکم شاهرخ سلطان بار دیگر آباد شد، و شاهرخیه نام یافت، اما ابن عربشاه در عجائب المقدور (طبع یورپ) ص ۳۲ گوید که بناکث را تیمور بشاهرخیه موسوم کرد، [3] زیده: دران منزل شخصی از خوارزم رسید تقریر کرد که [4] بعد ش زیده افزوده که میرزا الغبیک در سیم ماه محرم آب سیحون را پل بسته بران بگذشت و بعد از چند روز که دران نواحی گذرانید عزیمت سمرقند نموده در ۲۳ صفر در سمرقند فرود آمد،

[5] در زیده گفته است که برادر [برادران] امیر محمد صوفی از "سمرقند رفتند" و میرزا الغ بیک تفقد ایشان نموده شرایط پرسش بجای آورد،" در جمادی الاول مراجعت نمودند [6] در زیده (۲۸۸ ب) گفته است که امیرک احمد "بجانب مغولستان" (رفته بود) "و ازانجا مراجعت نموده در کاشغر ساکن شده بود"،

متوجہ زمین بوس شود،

آنحضرت فرمود کہ للہ الحمد کہ قوت کامل و قدرت شامل بنوعی حاصل است کہ اگر خواہیم لطفاً او عنفاً او را حکم شنوانیم امّا بنا بر التماس سلطان اویس بہ نیت درست و اعتقاد صافی خدای را جلّ و علا یاد میکنیم کہ ازین ساعت کہ این عہدنامہ درمیان آمد دل و زبان ظاہر و باطن درین سخنان یکسان دارم کہ با سلطان اویس ہیچ بدی در دل ندارم و قصد او نکنم و بقدر وسع در دفع قاصد او کوشم و اگر پیش ازین جہت مصلحت ملک حکم کردہ ام یا مواضعہ داشتہ ام یا پیغام دادہ ام یا نامہ نوشتہ ام این زمان خلاف آن کنم و تا او باین کہ وعدہ کردہ وفا نماید من نیز برین وجہ کہ تقریر کردہ ایم ثابت باشیم، و بر ین عہد تا از طرف او نقصی پیدا نیاید وفا نمائیم او میباید کہ با ستظہار تمام متوجہ شود ع

کزین طرف ہمہ لطف و رعایت است و عنایت

چون حکایت مخالفتی درمیان آمدہ اگر او از آمدن ابا نماید در دفع همت سلطنت فرض عین است لشکر فرستادن بل عین فرض خود متوجہ شدن، اگر آید از برادران و فرزندان عزیز تر باشد،

امیر شیخ حسن برین عہد و پیمان عازم کرمان شد،

لہ در متن این عہدنامہ صاحب مطلع نسبتاً کم تصرف نمودہ است ؛ ضمیر متکلم گاہی واحد است و گاہی جمع است و اصل عین مطابق متن کہ طبع شدہ ۲ زبدہ : اطمینان خاطر، ۳ زبدہ : عہد ۴ زبدہ ؛ ۵ زبدہ (۲۸۷ ب) : و اگر کسی بدی او قصد کند کما یمن کان بقدر وسع در دفع آن بکوشم، ۶ زبدہ : از جہت ۷ اک ؛ ۸ زبدہ : عنایت است و رعایت،

خونِ او را بخشیده مرحمت فرماید او اعتماد نموده بخدمت بندگی حضرت آید ، امراء صورتِ قضیّه را عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی گردند ، چون طبیعتِ حضرت بر مرحمت مجبول بود ملتمس مبذول نموده فرمود که سلطان اویس چند کرّت وعده کرده وفا ننمود[1] اگر حالا درین قول صادق است معتمدی را فرستد والّا تا شهر مسخّر نشود امراء برنخیزند ، امراء چون رخصتِ مصالحه یافتند مصلحت چنان دیدند که امیر شیخ حسن که جملة الملک آن مملکت[2] بود با سلطان اویس عهد و پیمان بسته پیش آنحضرت برند و لشکر از ظاهر[3] کرمان برخیزد ، کرمانیان شادمان گشته امیر شیخ حسن را بموجبی مقرر و خدمتی درخور[4] روان ساخته لشکرها از درِ کرمان برخواست ،

امیر حسن صوفی و باقی امراء او اخر رجب بهراة آمده امیر شیخ حسن را بشرف پابوس رسانیدند[5] ، و او عرضه داشت که هر چند عواطفِ بیکرانه و عوارفِ بی‌نهایه[6] بنهایهٔ آنحضرت زیاده از آنست که هر چه فرماید بر آن وثیقتی باید یا معاهدتی شاید امّا از برای تبیّن و تفاءل بنام باری عزّ و علا چون معاهده میانِ اصنافِ عالمیان و طبقاتِ آدمیان سنّتی مألوف و عادتی معروف[7] است و ممالیک را با مالکانِ این نوع مباسطت وقوع یافته سلطان اویس از بهر اطمینانِ خود بنده را فرستاد | که از بندگی حضرت عهدنامه برم تابی تردّد (۲۱۰ب)

---

[1] فقط آ ، [2] زبده : ممالک و صاحب اختیار کلّی [کلّی ؟] و جزوی و امیر الامرائی درخانهٔ اوست ، [3] زبده : در [4] با ب آ ک : بموجب الخ ، زبده : بایشکش [پیشکش] وخدمتی ، [5] زبده : [امراء] بشرف و شبوس حضرت اعلام [اعلا ؟] مشرف گشته امیر شیخ حسن را پیش رسانید حضرت [ا] و [را] سریت وعنایت نمود [6] زبده ــ ، [7] زبده : محمود ، [8] زبده : ارباب ،

وامیر علیکه[1] کوکلتاش وامیر حسین صوفی ترخان وامیر فرمان شیخ وامیر قتاشیرین وامیر موسی وازماوراء النهر امیر عادل بیک وامیر اسکندر وامیر ابابکر آق تیمور[2] وازسیستان شاه قطب الدین، وازفراه شاه اسکندر رسیدا لتکین،[3] و باقی سرداران مملکت نیمروز، وامرای فارس وعراق باچهل هزار سوار نصرت شعار* اوایل ربیع الآخر بنواحی کرمان* رسیدند، وکرمان مجمع فتنه و بلاومسکن رنج وعناشد،

سلطان اویس به یراق مقابله ومقاتله ازشهر بیرون آمد امّا ازبیم سپاه ظفرپناه روبروی نتوانست ایستاد، پشت بدیوار حصار[4] بازداد بیت

دشمن چوکوه حملهٔ ما راندا شت پای
زآنرو چوکاه پشت بدیوار بازداد،

لشکر منصور بشدّت سنان وحدّت تیغ برّان و دیدهٔ دوزی عقاب پرّان آهنگ جنگ کردند وسپاهیان کرمان بقدم محاربه پیش آمدند، هر روزازآن زمان که شاه عرصهٔ نیلوفری بعزم جهانگیری ازافق بحر نیلگون سربرآورد تاآنساعت که خرگاه رحلت براطراف بنفشه زار* مغرب زدگردن افرازان فضاء وغا وسربازان میدان هیجا فرش ادیم رنگ زمین رابخون دلیران طراوت اطلس لعل می دادند، وبزبان سنان وبیان شمشیر جانستان شرح جدال وعرض قتال می کردند، برین منوال هفتاد روزگذشته اهل شهر تنگ آمدند،

سلطان اویس بتضرع سفراء پیش امراء فرستاد که اگرحضرت خاقان سعید

---

[1] ب: زبده: علی کا [2] زبده: لعبدش ط: با نومئات وهزار جات ولشکرتاژیک (دکنا) جریک خراسان وسرداران، [3] آ: نالتکیس، ب: بنالیکین، اک مثل متن، زبده: بنالتکین، [4] زبده (۲۰۵ ب): بالشکر ما آن نواحی واز جانب فارس جریک شیراز وابرقوه ویزد واصفهان مقدار چهل هزار مرد سوار وپیاده ها زبده: بدان حوالی [5] زبده: بتعیین [6] زبده: دیده وری [7] زبده: کلتان [8] زبده: خطه

بفرمودهٔ[1] وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ عمل مینمود، و در دیوانِ خاقانِ کامگار رُوزِ بار بر یمین و یسار ملوکِ نامدار و دانایانِ روزگار کمر انقیاد بسته ایستاده بودند و گوشِ هوش باستماعِ فرمان نهاده بدل و جان امتثالِ آن می نمودند قطعه

زبس هجوم سلاطین چنان شدست دَرش
که آفتاب بصد حیله یا بد آنجا بار
کسی گمان نبرد در جهان بانصافش
که بر دلی رسد از گردشِ سپهر آزار،

آمدن امیر شمس الدین بمی قدس سرّه

جناب سیادت مآب امیر شمس الدین بمی که تقضیهٔ سلطان اویس ابن امیر ایدگو را متعهد شده بود از جانبِ کرمان بدار السلطنهٔ هراة (ورق ۳۱۰ر) آمد و بعرض همایون رسانید که سلطان اویس موعظه و نصیحه اگرچه بسیار شنید اندکی نشنید[2]،

حضرت خاقان سعید را نایرهٔ خشم اشتعال یافته باحضارِ لشکرها فرمان فرمود و امراء نامدار و لشکرِ بسیار نامزد جانبِ کرمان شدند، امرآء امیر ابراهیم برلاس و امیر یادگار شاه ارلات و امیر حسن صوفی ترخان

---

[1] قرآن مجید ۲ (سوره البقره): ۱۷۹ [2] ک: زور، [3] زبده: ذکر فرستادن لشکر بجانب کرمان و مال آن، [4] آ: او کو [5] فقط آ: اندک الخ ــــــ، جدش در زبده +: از سر تمرد [تمرد] و تمرد بوجه که کرده بود و فا نمود، [6] زبده: امرا در تومنات (بجای امرا) [7] زبده: . . . . . م بن،

تا بخت و طالعش بکجا[1] سر برآورد
هر یک را چند نوکر ملازم ساخته[2] از حدود[3] ممالک محروسه بیرون برند[4] ع
رفتند چنان که آمدن نیست دگر،

ذکر[5] جلوس شاهزادهٔ عالمیان غیاث الدین میرزا بایسنغر بهادر بر مسند دیوان*

حضرت خاقان سعید بیت

نوبادهٔ باغ بادشاهی گلدستهٔ گلشن الهی

غیاث الدوله والدین میرزا بایسنغر را که خاطر نقّادش مخزن اسرار دانش وضمیر وقّادش مطلع انوار آفرینش بود فرمود که در دیوان اعلی نشیند بیت

بفریاد فریادخواهان رسد شبداد دل دادخواهان رسد

شاهزادهٔ ستوده ذات پسندیده صفات چون روح منوّر و عقل مصوّر افسر فرخندگی بر سر، و قباء زیبندگی در بر، سریر دیوان را بفرّ مقدم مزیّن گردانید، و مهمّات عالمیان را بمقتضاء عدالت بفیصل می رسانید گاه باستماع قضایا و دعاوی[6] رعایا که وظایع حضرت عزّت اند بموجب کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ مشغول گشته بنصّ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ [حکم] میفرمود و گاه بنظر غضب در حال ظالمان جفاکار نگاه کرده

---

[1] زبده: زکجا [2] زبده: گردانید که مصاحب باشند تا مادام که از حدود [3] زبده: رودند، [4] زبده: ذکر دیوان نشستن حضرت مخدوم و مخدوم زاده جهان و جهانیان بایسنغر بهادر خان خلد الله ملکه، [5] آ (و نسخ دیگر): بعون [6] نقط آ: داوری، [7] قرآن مجید ۳۸ (سوره ص): ۲۵ [8] نقط ک —،

وتسویلات شیطنت درخواطر ایشان نشاندند و شرح قضیه بمسامع علیه رسید
در اثنای این حال وجست وجوی این مقال از پیش میرزا قید و
عرضه داشت رسید مضمون آنکه : میرزا بایقرا طایفهٔ هتاک سفاک
باخود متفق ساخته قصد میرزا قید کرد و او [بر کرّ او] وقوف یافته میرزا
بایقرا را گرفت و مفتنان را بعالم عدم فرستاد و میرزا بایقرا در سلاسل
واغلال موقوف اشارت آنحضرت [است] ،

امراء کامگار و نوّاب نامدار بموقف عرض رسانیدند که حقیقت
اقرب الاقارب [عقرب] العقارب ظاهر شد و قبایح افعال و فضایح
اعمال شاهزادگان از حدّ عدّ تجاوز نمود ، هرچند ایشان را کاری دست
نمیدهد اما مترصّد فتنه اند مبادا که ناگاه چشم زخمی رسد که تدارک آن ممکن
نباشد و بعد ازین بر ایشان اعتماد نماند ، و واجب است که تأدیب
ایشان چنان واقع شود که مردم دوربین را دیدهٔ عبرت در آن حیران
ماند چه کفران نعمت و نسیان تربیت سبب انهدام قصر حیاتست و
موجب انهزام خیل ثبات ، آنحضرت با وجود این حالات شفقت نموده
فرمود که میرزا امیرک احمد متوجه خانهٔ کعبه شود و میرزا بایقرا [را] ز آب
سند گذرد و در ممالک هند هرجا خواهد باشد و میرزا الینکیر را در کشتی نشاندند ع

لـ عبارتی را که بقلابین محدود است فقط در ک ندارد ، از روی آنوشته شد ، لـ زبده : قاصدی
رسید و معروض کردانید ، لـ آ : ببک ، لـ ک : ببک ، لـ فقط ک ،
لـ ک : وعدآ : عد ، اک ، زبده : اعضا [اغضا] واغماض لـ با آ ، لـ زبده ،
لـ زبده : بگذرانند ، لـ آ : الینکررا ، اک : بلنکیررا ، دیگر نسخ مثل متن ، زبده : البنکیر بکنار
دریا رسانیده اورا ،

وآن حضرت او اسطِ محرّم در دار السلطنهٔ هراة نزول اجلال فرمود، واهالی آن بلده را بحسن عنایت ولطف عاطفت رعایت نمود،

ذکر میرزا امیرک احمد و میرزا ایلنکیر و فکرِ فاسد و تدبیرِ کاسدِ ایشان

میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ که در نواحیِ اندگان عصیان (۳۰۹ب)
میرزا الغ بیگ کورگان نموده امراء را بقتل آورد و بجانبِ کاشغر رفته بود وحضرت خاقان سعید رعایتِ صلهٔ رحم نمود واستمالت نامه فرستاده او را طلب فرمود، چنانچه شرحِ آن گذشت، درین اثنا بدار السلطنهٔ هراة آمده بشرفِ ملازمت مشرّف گشت، واو با میرزا ایلنکیر بن میرزا ابابکر مصاحب شده صبح وشام بشُربِ مدام مشغول بودند وجمعی نوکرانِ فتّان تخیّلاتِ سلطنت ۱۰

ا آ ب: جلال، دیگر نسخ شل متن، ۲ ب ب اک: میرک، ۳ آ: ایلنکر، ب: ایلنکیر، اک: ایلنکیز، با شل متن، ۴ ز ب ه: امیرزاده، ۵ رک به ص ۳۰۴، اک: گذشت ودرین اثنا ۶ در زبدهٔ (۲۸۲ ا) گفته است که "حضرت سلطنت شعاری" ذکر خلاف وعصیان او را برطاق نسیان نهاد و با روی او نیاورد واو بمحل مرموق فرو آورد و بر قاعدهٔ ملازمت بادشاه حاضر شد وزیر که شاهزادگان موقر ومحترم می نشست لجدار جند گاه با میرزا ایلنکر مصاحب شده، با یکدیگر بمجاقرت مشغول می گشتند تا بسبب جنبت "ضمیر" فکرهای فاسد بدماغ راه داد ند وجمعی مصاحبان ونوکران فتان بناء وجوی ملازم گردانیدند تا افکار فاسده واضال ذمیمه وتخیلات سلطنت وتسویلات شیطنت که قتل وسفک محمول آن باشد از ایشان بسامع علیه رسانیدند، حضرت بادشاه تحقیق فرمودند معلوم شد که "ذکر قندی" و "فکر قندی" درمیان داشتند ــــ

آ: ایلنکر (بجای ایلنکیر)، با ب اک شل متن ــــ ک بسرح (بجای شرح)،

تقبل نمود که اگر آنحضرت لشکر را از خرابی منع فرمایند عنان عزیمت بجانب خراسان انعطاف فرمایند جناب سید سلطان اویس اشاعه ام آنی بدار السلطنه هراة آرد آنحضرت بانکه از سلطان اویس رنجیده بود شفاعت آن بزرگ رد نفرمود و حکم همایون نافذ شد که لشکر خرابی نکند، و امراء که بتاخت جیرفت و گرمسیرات رفته بودند باز آمدند، و موکب ظفر نشان بجانب ممالک خراسان مراجعت نمود،

وقایع سنه تسع عشر (ة)

ذکر معاودت از ولایت کرمان بصوب مملکت خراسان

چون قضیه کرمان بتوسط مرتضاء اعظم سید شمس الدین و وعده آمدن سلطان اویس موقوف شد حضرت خاقان سعید از قصبه سیرجان براه بیابان عازم خراسان گشت، و ولایت قهستان از یمن مقدم خاقان گیتی ستان رشک روضه رضوان آمد و اهالی خراسان چندان نشاط و انبساط نمودند ع

که زبان وصف آن نیارد کرد

و اکابر و اصاغر و قوی و ضعیف و وضیع و شریف و کبیر و صغیر و برنا و پیر بهزار زبان میگفتند بیت

منت خدایرا که بتن جان رسید باز — جانرا رسید مژده که جانان رسید باز
سرو سهی که از چمن ملک رفته بود — سوی چمن چمان و خرامان رسید باز
یعنی معین دولت و دین خسرو زمان — از ملک فارس سوی خراسان رسید باز

لـه اکـ: خرابی حوالی کرمان ـه آ: فرماید، ـه ۳: نماید، ـه زبده: نفس، ـه زبده: ـ

اعلام ظفرپیکر وچتر فرخ اختر از دارالملک شیراز در اهتزاز آمده بنواحی سیرجان رسید، و آنحضرت بزیارت مرقد منور و مشهد معطر شاه شجاع کرمانی که جلوه گاه طاؤوسان بساتین انس و تذروان ریاض قدس است فرموده شرایط زیارت بجای آورد، و میل نظارهٔ قلعهٔ سیرجان کرد و آن قلعه ایست که کاتبان دیوان ایوان نیلوفری بخامه خورشید خاوری گویا بر کتابهٔ آن نوشته اند که بیت

فلک را این سرفرازی از آنست که برجی از حصار سیرجانست

درین اثنا مرتضای اعظم و شیخ الاسلام معظم امیر سید شمس الدین یحیی قدس سرهٔ از طرف کرمان آمد و آنحضرت جناب مشارالیه را اکرام و احترام فرمود، خدمت سید زبان بشفاعت ان تعذبهم فانهم عبادک کشاده

لـه در زبده افزوده است که بهریک از امراء را "بطرفی از اطراف کرمان نامزد فرمود" سه در نزهه ص ۱۰۴ س ۱۰ می گوید که مزار این ولی در گواشیر است که همان بدسیر یا کرمان است، (رک لسترنج ص ۳۰۴) وغیر سیرجان سه زبده: سراج فرس [سراچه قدس] لـه زبده: ریاض کبریائی سرابستان انس ۵ه در زبده بجایش گفته است که "خان عزیمت بصوب تسخیر و تدمیر ساکنان و متحصنان قلعهٔ سیرجان (که چنین است و چنان است) معطوف گردانید و بفکر تنسیق آلات محاصره (حفتر [چپر؟] و منجنیق و عراده و امثال ذالک مشغول گشته که از جوانب بر اطراف پیرامون حصار در آیند، و بعد بیست روز که در مرج مطلع است افزوده: هوایش غیرت فردوس اعلی. رحمتش جنت طاق آسمانست ابراج تموز سه سال متصل این قلعه را محاصره بودند بالآخر چون بحکم تواں کوشش کس دیگر کسی زنده نماند محصورین قلعه را بفرمان (زبدة: ۶۱۸ و ۶۸۵) لـه آ: مرتضی، در زبده ۲۰۲ و ۲۰۳ گفته است که وی "پیشوای سالکان طریق معرفت و هدایت مقتدای ارباب درایت [و رایت] بود و از مشاهیر مشایخ روزگار" سه آ: سه در زبده گفته که "همیشه جوامع منیر سیرجان آن حضرت را از روی اعتقاد بر خلوص محبت و تاکد مودت سادات و مشایخ دار باب زهد و تقوی را صحاب علم و فتوی مملو است" ۹ه قرآن مجید ۵ (سوره المائده): ۱۱۸

(۳۰۹ الف) وفرّ سعادت اختصاص ظاهر گردانند، و اگر از ربقهٔ طاعتداری (ورق ۳۰۹) سر تافته عصیان ادبار او را دریافته باشد و سوابق حقوق بلواحق عقوق تبدیل نماید هر آینه بموجب حکم ذالِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ بواعث سیاست در تعریک او تحریک داده آید، بحمد الله قدرت مراعات و قوّت مکافات حاصل است،

چون ایلچی بکرمان رسید و از احوال سلطان اویس تفرّس نمود معلوم کرد که خاطر آمدن ندارد، و ایلچی باز آمده عذر معلول که در تاخیر توجّه گفته بود بعرض رسانید، چون جواب نه بر وفق صواب بود و در وقت فتح اصفهان که او را طلبیده بودند نیز تقاعد نموده بود این عذر نامسموع ضمیمهٔ آن شد و مزاج همایون متغیر گشته آتش غضب اشتعال یافت و عنان اهتمام بصوب انتقام والی کرمان تافت، و والده و نوکران او را که خدمتی علی الرسم آورده بودند قید فرمود، و عساکر دریا موج انجم فوج بجانب کرمان عزیمت نمود بیت

سحرگه بهنگام بانگ خروس نهادند بر کوهه پیل کوس

ل زبده: روزگار ‌ ‌ ‌ ‌ زبده: حقوق مقابله (؟) را بگذران و حقوق [عقوق] مقابله رواداره ‌ ‌ ‌ ‌ زبده: ایدیهم - برای این که شرایط رکک به قرآن مجید ‌ ‌ (سوره الفال)، ۵۳ ‌ ‌ ک: تحریر، تصحیح از روی زبده ‌ ‌ ک: لله

ت زبده: فاما بشکش و غذ متی علی الرکم ترتیب داد صاحب جمعی از نوکران بر دست والده خود فرستاده است چون جواب

ث زبده (۱۲۷۹) الجدش، فرمود که بندا نچه او را باشد و مکاتبات با نواع نصایح و مقرون باصناف مواعظ تنبیه و تحذیر نمودیم نافع نیاید و جز اصرار بر لجاجت و استمرار بر شر است جوابی [جوابی] نداد اما احتیاط لشکر و ترتیب [ترتیب] ساز و سلاح فرمود، ‌ ‌ زبده: نظم:- بعزمی که گردش عیار نیاید [نیاید؟] - بحیلی [بحیثی] که روئی زمین بر ننماید سر [شعر؟] سحرگه الخ نهتن باسب اندر آورد پای بجنبید چون باد لشکری [لشکر] ز جای

نشانی بجانب کرمان پیش سلطان اویس بن امیر آیدکو برلاس ارسال نمود مضمون آنکه،
ہرکرا سعادت جاودانی مساعدت نماید و عنایت ربّانی نشان[1]
فرمان برداری* اورا بتوقیع اُولی الأمر منکم موشّح فرماید بر عامّهٔ خلایق واجب
است که احرام خدمت او بسته روی[2] بحریم* اخلاص نهند، و دست در
فتراک اطاعت او زده عنان[3] بقبضهٔ ارادت او دهند*، بتخصیص کسانی که
بسوابق مرضی مستظهر بوده آبا و اجداد ایشان در وظایف خدمتگاری
این خاندان آثار رشید بیضا نموده اند و درجهٔ بلند و منصب بزرگ یافته، اعنی
جناب برادری* که بواسطهٔ تربیت و عنایت مادر مشدّ امارت متمکّن است،
و توقّع و چشم داشت از طیب اعراق[4] و کرم اخلاق آنست که چون بر
مضمون مفاوضه واقف گردد بی توقّف[5] و تفکّر و تردّد بدینجانب حرکت
فرماید، چندکرّت مکتوب نوشته و استدعا نموده اثر اجابت پیدا نشد،
مانع آن نهضت مبارک معلوم نیست، اگر[6] شرایط* اخلاص و طاعت داری
بجای آورد و داعی همّت ملکانه و مساعی مکرمت شاهانه بنا[7] بر قضیهٔ* من[8] جاء
بالحسنة فله عشر امثالها در[9] تقریب و ترجیب[10] اثر ثمرهٔ اخلاص

---

[1] آ با ب ت اک زبدة؛ او کو ۱۲ مضمون نشان در مطلع با زبدة بحرفه مطابق نیست)
[2] زبدة: مثال طاعت داری و فرمان برداری [3] ک: اُولو، آ مثل متن؛ زبدة: وَاُولي
[4] زبدة: پای در حریم [5] زبدة: بحبل متین دولت او تمسک جویند [6] زبدة: وحالا خلق [خلف]
صدق اعنی الخ [7] فقط آ: بمکن، زبدة مثل متن، [8] فقط ک: اعراق [9] با اک بب [10] زبدة: طرد و دور ک
خاص و عام با مقرر و منصور [منصور] است که ایادی کرم و اعادی نعم در حق او زیادت از انست که در حق امثال و اقران (اقران)
و اکر شرایط [11] ک: بغایر قضیة، زبدة [12] قرآن مجید ۶ (سورة انعام) ۱۶۰ [13] زبدة، بر [14] زبدة: ترجیب
و اکرام و انعام و آثار ثمرهٔ اخلاص و فرسعادت اختصاص ظاهر گرداند، ک: کرده (بجای گرداند)،

از واقعهٔ زمان وحادثهٔ آسمان نشیند ع

مشو غافل که نتوان شد ز مکر آسمان ایمن

شکر اللہ تعالی که بذات بمثال فرزندی طوّل اللہ عمرہٗ از نوایب زمان و مکاره حدثان آسیبی نرسید و طایفهٔ که هواجس خذلان و وساوس شیطان در ایشان متمکّن بود جزای اعمال دیدند و سزای افعال کشیدند، و حالا اختیاراً و اضطراراً سر بر خط عبودیّت دارند*، بعد ازین رجا بفضل الٰهی واثق است که هر روز رایات دولت عالی تر و آیات نصرت متوالی تر باشد، باید که صورت التعظیم لامر اللہ* بر صفحهٔ خاطر نگاشته و معنی والشفقة علی خلق اللہ مرعی داشته بمقتضی آن عمل نماید،

و آنحضرت اصول و اعیان آن مملکت را تربیت و عنایت فرمود و کار مملکت فارس صار کما کان و الغنا (ع) زیادة، اما بعضی اهالی و متوطنان فارس بسبب آن فتنه پایمال قضا و قدر و دست فرسای خوف و خطر گشتند، و اعلام عالم ستان بتائید ملک مستعان از تختگاه سلیمان علیه السلام عازم دارالامان کرمان شد،

ذکر نهضت موکب ظفرنشان بجانب مملکت کرمان

حضرت خاقان سعید در آن زمان که عزیمت تسخیر مملکت فارس میفرمود*

---

۱ ز بده: حادثه ۲ ز بده: واقعه ۳ آ و ز بده: بی حمال ۴ ز بده: در ربقهٔ طاعت آمدند و سر بر (سر بر خط) ۵ ز بده: امداد ۶ ک: الامر لله ۷ ک: بمقتضا ۸ ک: صان، آ ب: مثل متن ۹ ز بده: والعنا، زیادة ۱۰ آ: دارالامان (بجای مملکت) با آ ک ب: ولایت، ۱۱ ز بده: رایات همایون حضرت سلطنت شعاری . . . بممالک فارس در آمد،

شعر[1]

ثلاثة تشرق الدنیا بہجتہا شمس الضحی وابو اسحق والقمر

فرمود، وچون بدآن مزار متبرک ومرقد مبارک کہ بحقیقت مقصد[2] دعوات مقبولہ ومہبط برکات مأمولہ است رسید جبین اخلاص واعتقاد بر آستان فلک نہاد نہاد[3] وشرایط تبجیل[4] وتقبیل[5] ومایکون من ہذا القبیل بتقدیم رسانید (۳۰۸ب) ومجاوران وساکنان را بفضل انعام وبذل اکرام خوشوقت گردانیدہ، وہنگام مراجعت[6] بزیارت آفتاب فلک ہدایت ومرکز دایرۂ ولایت سیدی[7] داؤد[8] قدس سرہ فرمود، وشرف[9] تقبیل خرقۂ بہترین عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریافت[10]، وبمجموع زیارات ومشاہد بزرگان کازرون رفتہ استمداد نمود و ازراہ کول[11] بجانب شیراز عود نمود،

وعنایت آنحضرت بار دیگر سلطنت مملکت فارس را بفرزند سعادتمند میرزا ابراہیم سلطان ارزانی داشت، وایالت تختگاہ سلیمانی[12] را بحسن معدلت او بازگذاشت وبطریق نصیحت بر زبان شفقت راند کہ: اگر[13] زمانہ چشم زخمی رساند شاید کہ حسن حکمت الٰہی در آن باشد ع

شاید کہ چو وا بینی خیر تو درین[14] باشد

تا از خواب غفلت بیدار شدہ عواقب امور بچشم بصیرت بیند وپشت بمسند اتفاقات دولت کہ مانند زیارت طیف وسحابۂ صیف است باز ننہند،

---

[1] فقط با آ، [2] ک: مقدم، زبدہ: مصدر آمملی متن، [3] زبدہ: فلک اشتباہ [4] زبدہ: تعظیم و تبجیل، [5] زبدہ: مراجعت از کازرون، [6] زبدہ (۲۷۶ب): شیخ خرد، [7] زبدہ ــ، [8] در نزہۃ ص ۱۸۷ منازل راہ شیراز تا کازرون شمرده است وکول در آن با نیست، ودر بہترین سنج ص ۲۹۶ بجیرہ مؤلف مذکور است کہ راہ مذکور قریب اناں می گذرد وشاید آں مراد باشد، ودر فرہنگ آنندراج ۲: ۱۵۱، کول بمعنی حوض وآبگیر آمدہ است. [9] آ ودیگر نسخ: جلیلان، [10] این تقریر لفظ مطابق زبدہ نیست [11] آ: دران

سعی بلیغ نماید تا مرضی الاثر و محمود الخبر باشد ع
در همه عالم به از نیکی نباشد هیچ کار

ذکر عزیمت سلطان آفاق بعزم زیارت حضرت شیخ مرشد ابو اسحق[1]

بر ارباب الباب چون فروغ آفتاب عالمتاب واضح است و بر کبیر و صغیر چون پرتو خورشید جهانگیر لائح که تحصیل سعادات دارین و تکمیل مرادات منزلین بوسیلهٔ محبت اولیاء دین و ذریعهٔ ارادت اصحاب یقین تواند بود بنابر آن حضرت خاقان سعید عزیمت زیارت حضرت قدس منزلت عرش منقبت قطب آسمان ولایت، مهر سپهر هدایت، مرشد الخلق الی الحق شعر

سَعیُ خلیلِ اللهِ مرشدُ خلقِهِ — رشیدٌ بنورِ اللهِ نُوِّرَ قبرُهُ
تَوَسَّلُ ارباب الهدایةِ بابُهُ — ومخزنُ اَسرارِ الولایةِ صدرُهُ
فَاِن رُمتَ اصحابَ المُنیٰ بوسیلةٍ — اَلَا اِنَّما خیرُ الوسائلِ نَذرُهُ

مقرب حضرت الخلاق، قطب الآفاق، الشیخ المرشد ابو اسحق ابراهیم قدس سرّهُ العزیز و فیضهُ العمیم بیت[2]

حدیث قبهٔ زرین رواق سیمین طاق
کتابه ایست بر ایوان شیخ ابو اسحق*

---

[1] بعد ش آمد: قدس سره، اک سد: بجانب کازرون و بعد از معاد و نفوس ملکه (؟)، زیده +: کازرونی [2] اک: بدره، بب: ندره، سد در نزهت ص ۱۲۶ س ۱۱ وی را ابو اسحق بن ابراهیم بن شهریار کازرونی نوشته است وفاتش در ۴۲۴ واقع شد (فارسنامه ناصری ۲: ۲۴۹)، [3] آ بب ــ ،

در وجه اخراجات لشکرها که ملازم او باشند صرف نماید* و در تمهید معدلت و تشیید مرحمت که موجب نیکنامی دنیا و آخرتست تقصیر جایز ندارد، و مقاصد خلایق را علی تفاوت درجات بحصول موصول داشته از ملاحظهٔ اَنْزِلِ النّاسَ منازلَهم طرفة العین غافل نباشد* و از صلاح و فساد و ضبط ممالک و حفظ مسالک بقدر قدرت خبردار بوده پیوسته قاصدان جهت اخبار [و استخبار] بدرگاه فلک اقتدار فرستد، و در استمالت رعیت و آبادانی ولایت و ترغیب زراعت و تحریص عمارت اهتمام تمام بجای آرد، و در قهر مفسدان و قمع شریران

---

* زبده: انزلوا * در زبده (۴ ۲۷) افزوده است که طوایف حشم. و متجنده را رعایت و مراعات

و لوا خت بواجب لازم دادند، " و در آفات اثبات و اطلاق و اعطا و انفاق و استفراض [استقراض؟] لشکر و استکشاف کمیت و کیفیت شماره و تفحص صدمات و مزدجات بنفس خود قیام نماید، و آنان را که" در خدمتی آثار مرضیه بظهور رسانند" بانعام و ترتیبت یعنی (ترجیب و زیادتی مواجب و اقطاع) مخصوص گرداند و همچنان بر مقصران بعد از تحقیق خیانت و [ر] اقامت مراسم خدمتگاری دالزام حجت و وضوح نیست و لو مبدی ازاساس رشد، حکم سیاست براند، ثغور و سرحدها بمردان معتمد و گزیده و دلیران عاقل کاردیده معمور دارد، و در حفظ راهها اهتمام تمام بتقدیم رساند" و پیوسته بحزم و احتیاط زندگانی کند، و از فسادات موصوفه قبل الوقوع باستمداد اسباب دفع و اعداد موجبات تلافی و تدارک آن قیام نماید و پیوسته نهیان و جاسوسان بهلاد و رداة گرداند * از وی آمد زبده (۴ ۲۷): فرمان قضای مصنا بنفاذ که (؟) سکان آن مواضع امراو وزرآو مشایخ و ربا تعین وارباب و اهالی و متوطنان اذیال بدو [و] برو اعراب و تراکمه و محراثیان و غیرهم آنست که امیر مشارالیه احاکم و اسمر فامی [ناحی] خویش دانند و سلامت و امان [امان] در مطاوعت فرمان او شناسند [ایجدش گفته است که در جهات اعمال گماشتگان او باز گردند و در رفع مشکلات اذیشان طلبند خصوصاً جهی لشکریان که در آن حدود متوطن اند] * او امر و نواهی او را مطاوعت نمایند و مال و متوجهات دیوانی بسراة و فشان نواب و گذارند [او گذارند؟] و از مقتضی فرمان او تجاوز و عدول جایز ندارد، و در قهر مفسدان و قمع شریران طریق مناصحت و موافقت او سپرند [ایجدش گفته است که موجب مثل برو ند و از فرمان او عدول نجویند] تا مرضی الاثر و محمود الخبر باشند،

طلوع کوکبهٔ عید بر تو میمون باد — که هست طلعتِ تو بر جهانیان میمون
مخالفت تو چو ماه از محاق در کم و کاست — ولیک دولتِ تو چون هلال روز افزون

ذکر سیورغال فرمودن بعضی ممالک عراق عجم بجانب امیر اعظم الیاسخواجه بهادر

چون ممالک عراق عجم بار دیگر ع
تعلق بدیوان اعلا گرفت

حضرت خاقان سعید در هر ولایت سرداری که رعایا در کنف رعایت و برایا در پناه حمایت او توانند بود تعیین فرمود، نویین اعظم و رستم روزگار زمان امیر مبارز الدین الیاسخواجه بهادر را بامارت مملکت قم و کاشان و رسمی و رستمدار تا حدود گیلان باز داشت و زمام تمام مهام آن ولایات بقبضهٔ عدالت و شجاعت او باز گذاشت و فرمان اعلا نفاذ یافت که اموال و متوجهات آن ولایات

---

۱ زیده: تفویض ممالک قم و کاشان با توابع و مضافات آن بامیر اعظم اک: اکثر بجای بعضی) عراق، بجای عراق عجم)، مبارز الدین الیاسخواجه (بجای الیاسخواجه) ۲ بعد ش در زیده +: امیر شیخ علی، ۳ زیده (۲۷۳ ب): بعد از تقدیم شرائط و استشارت و استخارت نویین، ۴ زیده: حاتم کاه بزم امیر الیاسخواجه بهادر بن شیخ علی بهادر
۵ زیده بعد ش +: با توابع و لواحق آن
۶ زیده: کیلانات با جملگی مضافات و منسوبات از لشکریان و عامهٔ رعایا] و اصناف طبقات از [ا] عراب و ترکمه و بلوچ و ملح و صحرانشینان از [ا] هل بدو و حضر بکف کفایت و حمایت او تفویض کرده ـــ کمال و معاملات آن مواضع در وجه ارزاق عساکری که ملازم او باشند صرف نمایند،

وآنحضرت همرا انعام واکرام فرموده باوطان وبلدان ایشان اجازت مراجعت نمود*،

وآنحضرت پیشتر ایلچی بجانب شوشتر فرستاده بود وسلطان اویس بن شاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس را استمالت داده واو فرستاده را معزز وگرم داشته وقاصد همراه ساخته، بشیراز آمدند، وحضرت اعلی ایلچی را رعایت فرموده رخصت معاودت (ورق ۳۰۸) نمود، وباقی ماه مبارک رمضان ۷۹۸ در دارالملک شیراز گذرانید وهلال فرخ فال شوال بفروغ عالم افروز جهان را منور گردانید بیت

روز طرب رخ نمود روزه بپایان رسید
رایت سلطان عید بر سر میدان رسید

وآنحضرت جهت اقامت صلوة عید عزیمت مصلی فرمود بیت

خوشا نسیم مصلا وآب رکنا باد غریب را وطن خویش می برد از یاد

اهالی شیراز بزبان نیاز با هزار اعزاز میگفتند* قطعه

ه در زبده (۲۷۲ ب) + : ومرارت وحرارت زعمی که در صمیم قلب ومذاق روی الیشان در قبضه امیرزاده با یقرا متمکن گشته بود بجلاب ترحم وکشکاب رحمت ورافت ازالت آن لازم شمرد تا مطمئن ومستظهر گشته باوطان وبلدان خود مراجعت نمودند، ه رکت به لین پول ص ۲۸۰، ه زبده: الهی

ه بعد نقش زبده + : اظهار اوغان [اذعان] وانقیاد نموده طریقه خدمت وتواضع مرعی داشته باخذمت وپیشکشی مناسب در بلده شیراز بمحل عرض رسید، ه آ: عنایت،

اک: عنایت ورعایت، ه فقط آ، ه زبده (۲۷۳ ب): اهالی شیراز

دران مسرت وشوکت وعظمت تغیر نمایند، از یکی وجود همکنان فریاد آشوب بحرکاه جرخ نیلی کلاه رسیدند (گنا از زبان بدعاو ثنا گشاده گفتند)

ذکرِ حالاتی که بعد از واقعهٔ میرزا بایقرا وقوع یافت

چون خاطرِ[1] حضرت اعلا از قضیهٔ میرزا بایقرا فراغی یافت و او نیز از غایتِ انفعال مجالِ ملازمت نداشت و گذاشتن او در آن ممالک محلِّ اعتماد نبود[2] رای عالی چنان اقتضا فرمود که او را بطرف قندهار روگر مسیر فرستند تا به امیر زاقید[3] و مصاحب باشد، و خدمتش را بمعتمدی سپرده روان داشت و موکب عالی بدارالملک شیراز درآمد، و فرمان قضا مضا[4] نافذ شد که عظماء[5] امراء بالشکرها که در عهدهٔ اهتمام ایشانست بطلفوارها روند، امیر یادگار شاه ارلات[6] و امیر نوشیروان برلاس با لشکرها[7] براغار بطرف قلعهٔ[8] سفید و شولستان روند، و امیر شاهملک با تومانها[9] جوانغار بجانبِ شبانکاره[10] روان شدند، و میرزا رستم عازمِ اصفهان گشت،

و آنحضرت بلدهٔ فرخنده شیراز محلِّ اقامت ساخت، و بمصالحِ مملکت پرداخته مفسدان را برانداخت، و اساسِ سلطنت فارس که سمتِ اندراس یافته بود بار دیگر بعدل شامل آنحضرت معمور شد، و امراء لرستان و شولستان ع

بدرگاهِ عالمپناه آمدند،

و ملک گرگین از ولایتِ لار[11] و ناحیتِ دریابار* احرام کعبهٔ آمال بسته بشرف قبلهٔ اقبال مشرف شد و پیشکشهای پادشاهانه بموقف عرض رسانید و محل قبول یافت،

---

[1] زبده (۲۷۱ ب): دران حدود بتوقع پیوست، [2] آ: خاطر خطیر، [3] زبده بعدش +: و مردم بدنفس شریر فتنه انگیز بسیار، [4] نسبش این طور است: قید و بن پیر محمد بن جهانگیر بن تیمور، [5] زبده: مضاد، [6] زبده: امرای هزارجات و تومنات و قشونات، [7] برای این کلمه رک برق ص ۲۸۰ ح ۱، [8] زبده: تومنات [9] رک به لیسترنج ص ۲۶۴، [10] زبده بعدش +: و دارابگرد، [11] زبده —،

پیش شاهزاده جوان بخت غیاث الدّین میرزا بایسنغر فرستاده طلب شفاعت نمود بیت[1]

که من بنده ام تا چه فرمان دهی وگر تیغ بر تارکم می نهی*

شاهزاده ملتمس او مبذول فرموده بعرض حضرت اعلا رسانید که امثال این افعال از بایقرا بدیع و شنیع است امّا تا عاصی مرتکب معاصی نشود و مجرم بر جرایم* اصرار ننماید آئینهٔ عفو فروغ ندهد، و پیکر احسان در معرض استحسان نیاید، اکنون اگر اجازت باشد او را با تیغ و کفن بدرگاه عالمپناه آورم تا منشور مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ بتوقیع فَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ* موشح گردد، آنحضرت شفاعت فرزند سعادتمند قبول فرمود، و میرزا بایقرا شب شنبه* پنجم رمضان شهر مسار و خجل از شیراز بیرون آمده شرف دستبوس یافت و آنحضرت ذیل عفو بر زلّت او پوشیده از گذشته درگذشت، و غیر از دوستان که از برای صلاح عام بیاشا خاص شدند، هیچ آفریده با مری مؤاخذ نگشت و چشم عنایت بر اهالی آن مملکت گماشت و شعار استشعار ع

از چهرهٔ روزگار ایشان برداشت

---

[1] زبده بنظم :- با سید عفو جهان بادشاه [اصل : عفو کرم (بجای عفو) مصراع ثانی ندارد]

بشیمانم از کار کرد ار خود درین داور یها ز من بود دید [بد]

قضای خداوند بر ورد کار چنین بود ای خسرو تاجدار

کنون بنده ام الخ اگر الخ

نه هیچم سر از حکم فرمان شاه چو شه کشتی [کشتنی] را بجنبد کناه

[2] زبده : اصل فصل قبیح - در دو سه سطور آینده صاحب مطلع انتخاب فقرات متفرقهٔ زبده درین فصل کرده و اسلوب کلام التغییر داده،

[3] قرآن مجید (سورة الانعام) ۵۴، [4] بجای آیه شریفه : واصلحم فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ زبده، واصلح را دارد، [5] زبده : عفا الله عما سلف، - (بجای فَاَنَّ اللّٰهَ الخ که در قرآن مجید (سوره النحل) ۱۱۹ آمده است) [6] زبده - [7] ک با اک : ذلت، [8] فقط آ : بیاساق،

چون میرزا بایقرا خبر توجّه لشکر ها شنید در مضیق تفکّر و طریق تحیّر سرگردان گردید امّا بشیوهٔ متجلّد خود را می داشت و باندیشهٔ خیال محال می پنداشت که موکب منصور بخود عزیمت نفرمود و آوازهٔ آمدن آنحضرت جهت بیم او خواهد بود، چون میرزا ابراهیم سلطان با لشکر های جهان بجوالی شیراز آمد، میرزا بایقرا چهار دیوار حصار تلجأ و گریزگاه و مأمن و پناه ساخت و موکب منصور از راه قم و کاشان ببیست و یکم شعبان باصفهان رسید، و در آن مقام قاصد میرزا ابراهیم سلطان عرضه داشت رسانید که میرزا بایقرا در شیراز است، آنحضرت از استماع این خبر عزایم پادشاهانه در حرکت آورده از موضع دشت مهیار بر سم ایلغار بر سمند باد رفتار سوار شد، با سپاه نصرت بریمین و لشکر ظفر (۲۰۷ب) بر یسار، ثالث رمضان اعلام فتح پیکر و چتر فرخ اختر از افق اقلیم اکبر طالع شد، بظاهر شیراز رسید، و در فضاء جانفزاء میدان سعادت سرا پردهٔ دولت باز کشید، چون میرزا بایقرا از وصول رایات ظفر آیات خبر یافت دانست که اختر شب تاب تاب آفتاب عالمتاب ندارد بیت

درخشیدن ماه چندان بود که خورشید تابنده پنهان بود

درحال بی نظم امور و فاتر ترتیب اسباب هیجا نوکر خود قشلاق را

---

۱ ذ زیده: فرماند، ۲ بعدش ذ زیده +: و امیرزاده رستم و امیر جلال الدین فیروزشاه، ۳ ک: بلخی، ۴ در ذ زیده (۲۶۹ل) گفته است که این موکب در ۹ شعبان بظاهر رقم و در ۱۴ شعبان در بلدهٔ کاشان رسید و در ۲۱ شعبان باصفهان، ۵ ذ زیده (۲۶۹ب): میا، ق (ص ۲۷۸): دست میا، بقول صاحب نزهه (ص ۱۸۵) دیه میا سر حد ملک فارس است و از ونا اصفهان هشت فرسنگ است، ۶ آ: —، ۷ ذ زیده: —، ۸ در نزهه (ص ۱۴۲ س ۳) دروازهٔ سعادت شیراز مذکور است بظاهر آن دروازه روی بمیدان سعادت داشته باشد (در ذ زیده این میدان مذکور نیست؛ ق مثل متن)، ۹ در ذ زیده بعدش +: شمشیر و کمتن گرفته، ۱۰ ق (ص ۲۷۹): Kechekhavark، ذ زیده (۲۷۰ل) مثل متن،

و[1] امیر علاء الدین علیکه[2] امیر سید علی کیا را از آمل و ساری بطریق خدمتگاری بدولت ملازمت رسانید و بعنایت مخصوص شده جهت ترتیب لشکر بولایت خود رفت[3]، و امیر حسن کیا از قلعهٔ فیروزکوه بار دوی همایون آمد[4] و شرط خدمت بجای آورد، و[5] امیر معصوم برادر امیر بسطام از طرف اردبیل رسید[6] و احوال امیر قرا یوسف که در حوالی تبریز بود بعرض رسانید،

فرمان جهان ستان نفاذ یافت که امراء که در حدود دری اند متوجه طرف شیراز شوند و قاصد بجانب ابرقوه رفت که جلال الدین فیروزشاه در رکاب میرزا ابراهیم سلطان بصوب کوشک زرد روند [کذا] و با امراء که پیشتر رفته اند پیوندند [کذا] و باتفاق عازم شیراز شوند، لشکرها بموجب فرموده در قصر زرد بهم پیوستند بیت

برین گونه رفتند تا قصر زرد ز گرد سپه شد جهان لاجورد

---

[1] در زبده فقط اینست که سید علی کیا آمد، نه این که امیر علاءالدین او را آورد، [2] ق (ص ۲۷۷) بعدش +: کوکلتاش، [3] بعدش در زبده (۲۶۸ ل) +: امیر اعظم امیر شاه ملک که پیشتر رفته بود در آن ایام در حدود مازندران بود بجهت اتک زود تر بلشکرهای که قبل ازو رفته بودند بپیوندند اجازت خواسته در هفدهم رجب بتعجیل متوجه آن طرف گشت، [4] در بیستم رجب (بقول صاحب زبده)، [5] در ششم شعبان المعظم نوکر امیر منصور برادر بسطام از اردبیل بار دوی همایون رسید (زبده ۲۶۸)، [6] بقول زبده (۲۶۹ ل) حضرت سلطنت شعاری مقرر فرمود (۱) که لشکرهائی که متوجه شیراز گشته چون باصفهان رسند امیرزاده رستم با لشکرهای خود بدیشان ملحق گشته عازم شیراز شود، پیشتر ایلچی دیگر پیش ابراهیم سلطان فرستاده بود که "امیر جلال الدین فیروزشاه و لشکر آن جانب متوجه شوند و باتفاق عازم شیراز گردند" بموجب اتک بوقت رسیدن باقی عساکر "بمقام کوشک زرد بیکدیگر ملحق شوند و باتفاق عازم شیراز گردند"

[7] ک: جانب، آ مثل متن، [8] رک به لیسترنج ص ۲۸۲،

باو امراء که در آن حدود اند ملحق شود، و امیر شیخ لقمان بر اس مقرر شد که لشکرهای ختلان، وقندز (و) یقلان و آن نواحی را به اُردوی اعلا رسانند، و در اندک زمانی لشکر فراوان جمع آمدند بیت

چو شد کار لشکر همه ساخته وزیشان دل شاه پرداخته

آنحضرت هفتدهم جمادی الاخری از دارالسلطنهٔ هراة نهضت فرمود بیت

بشبگیر هنگام بانگ خروس برآمد ز درگاه آوای کوس

و در مزار بزرگوار شیخ الاسلام احمد جام قدس سره بعد از تقدیم آداب آن عالی مقام از مردم امیر قرایوسف جاسوسی گرفته احوال آن طرف معلوم شد،

واز سمرقند نوکر میرزا الغ بیگ رسیده عرضه داشت رسانید که محمد خان پادشاه مغولستان دعوت حق را لبیک اجابت گفته نبیرهٔ خضر خواجه اغلن نقش جهان پسر شمع جهان را بجای او نشاندند،

وموکب منصور از نشاپور عبور فرموده بجدود بسطام رسید،

---

۱ زبده: بر عقب جماعتی که پیشتر بجانب ری رفته اند روانه کرد، ۲ زبده: را بجانب قتلان فرستاد که لشکرهایی آن نواحی جمع کرده اند بارودی، ۳ از روی ق (۲۷۰)، ۴ بعدش زبده +: و بباقی اطراف ممالک فرامانهای برجوت عساکر صدا [صادر؟] فرموده، ۵ زبده: بسیار با تعداد بیشمار، ۶ ک اک زبده الاخر، زبده + بسنه ثمان عشر وثمانمایه، ۷ زبده: نظم زلشکر همه کشور آمد بجوش زکیتی برآمد سراسر خروش ۸ زبده: گاه خروش خروس زهر سو همی داشت آواز، اک با ب آ: گاه خروش الخ، ۹ در زبده (۲۶۷ ب)، گفته است که چون میرزا شیخ الاسلام احمد جام رسیدند "جاسوسی از قرایوسف در میان لشکر کرفتند بعد از تهدید و وعید اعتراف نمود احوال آن از و معلوم گشت" و هم دران ایام نوکران امیرزاده الغ بیک رسیدند، ۱۰ ک: اردی (بجای در)، ۱۱ با آ: اغلان؛ زبده ـ؛ برای تفصیل مراجعه شود به زامباور ص ۲۷۷، ۱۲ بقول صاحب زبده، در ثالث رجب الرجب "عرصهٔ نشاپور بنجاز مواکب" "مخیم" گردید،

این معنی دریافت وعنان بجانب ابرقوه تافت* وشب بشیراز آمده والدهٔ خود طوطی آغا[۵] از خزانهٔ نقد* وجوه برداشته تا ابرقوه جائی توقف ننمود ، میرزا بایقرا صباح جمعهٔ اواخر ربیع الاول بدروازهٔ اصطخر شیراز آمد وتا چاشتگاه (ورق ۳۰۷) سواره ایستاده چون شهر از بادشاه خالی بود سادات وقضات (۳۰۷ل) واکابر وکولیان[۶] بیرون آمده میرزا بایقرا را بشهر درآوردند ، ومیرزا رستم چون این خبر شنید میرزا اسکندر را که خمیرمایهٔ فتنه بود بقتل رسانید[۷] [وَعَزَّ مَنْ لَا یَمُوْتُ] ،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مملکت فارس کرّت ثانی*

حضرت خاقان سعید چون خبر مخالفت میرزا بایقرا شنید رای عالم آرای که مصباح ظلمت زُدای ومفتاح جهانگشای بود در آیهٔ تدبیر چنان مشاهده نمود که پیش از آنکه او را قوتی پیدا شود دفع او کند ، امیر جلال الدین فیروزشاه را با سپاه رزمخواه از راه بیابان[۸] یزد فرمود که بمیرزا ابراهیم پیوسته* در ازالت خلل واز احت علل کوشند ، وامیر غیاث الدین* شاهملک را بجانب ری فرستاد که

---

[۵] آ ، واز خزانه النقد ، ب ج : از خزانه النقد ، با ؛ واز خزانه نقد ، اک : واز خزانه النقد ، در زبده از "وشب بشیراز" تا "درآوردند" را ندارد ، [۶] اک : کولیان (مثل ص ۳۰۳ س ۱) آ ب مثل متن ، اک : کویان ، [۷] از روی با ب اک ، [۸] اک : ممالک عراق وفارسی بعزم کشورستانی الخ در آ با وزبده کلمهٔ "مملکت" را ندارد ، * مضمون این سطور را در مطلع مختصرتر آورده است از زبده ، [۸] زبده : [بیابان] بروند ودر ابرقوه بخدوم ومخدوم زاده عالمیان ابراهیم سلطان بهادر بپیوندند ، [۹] زبده :

جمع آورده مشورت فرمود و نوکران میرزا اسکندر که در شیراز بودند چون شیخ[1] خواجه و اردوان و مزید با شلیق[2] * ابند کرده همراه معتمدی[3] بجانب خراسان فرستاد، [و][4] بندیان و رخان[5] حبش * که میان ابرقوه و مشهد ماد سلیمان است معتمد[6] را بقتل آوردند و بگندمان پیش میرزا بایقرا رفتند و بر توقف ملامت کرده بر تعجیل تحریض[7] نمودند بیت

جهانگیری توقف برنتابد جهان آن کس برد کو بر شتابد

میرزا[8] بایقرا باز عزم شیراز کرد، و میرزا ابراهیم سلطان نیز اسباب قتال ساخته باستقبال بیرون آمد و در حوالی بیضا سواد طرفین بهم رسید، نفیرنای و خروش کوس صدا در طاس نگون گردون انداخت و آوازه نعره و فریاد دلیران را بگوش ساخت * بیت

از غریو کوس شد سقف هوا پر شغله وز فروغ تیغ شد روی زمین پر شعله

درین ولا بعضی نوکران میرزا ابراهیم سلطان مثل شیخ[9] چهره و مسعود شاه شول وغیرهما بجانب میرزا بایقرا تاختند و بازگشته تیر در روی ولی نعمت انداختند وجمعی عراقیان در پردهٔ مخالفت راست آمده همین راه می ساختند، میرزا[10] ابراهیم سلطان

---

[1] نسخه: سرشیخ، [2] آ: با شلیق را، اک: ب ش ل ق متن، — بعدش در نسخه +: از ایشان متوهم شدند که نباید فتنه انگیزند و خروجی کنند ممدوح را، [3] در نسخه نامش: بیرعلی بسر دینار [دینار] است، [4] از روی آ، [5] آیا این "رباط شک" است که حمدالله مستوفی در نزهه ص ۱۸۸ س ۱۵ ذکری از وی آورد؟ [6] نسخه: بیرعلی بسر دینار، [7] ک: تحریص، [8] نسخه: تا باز بحمت کشته (؟) شیراز شدند، [9] نسخه: اشوب صدا، [10] نسخه: بقبهٔ پروین وقبه برخ برین رسید، [11] نسخه (۲۰۶ ل): از طرفین کشش و کوشش بسیار کردند و مقاتله و مجادله بیشمار افتاد تا بجدی رسید که امیرزاده ابراهیم سلطان بهادر خلدالله تعالی ملکه و سلطانه را مجال توقف نماند عنان از میدان جنگ برتافته متوجه جانب ابرقوه شد،

باغوای جمعی مفسد شریر از قلّت[1] عقل و عدم[2] تدبیر این[3] خیال کج راست آوردند که قاصد شیراز شوند* شعر

واذا اراد الله رحلة دولة من دار قوم اخطأوا التدبیرا[4]

وچون اقتضای مرور دهر و استدعای جنبش چرخ و نتیجهٔ[5] قران نحسین در سرطان که هم در آن آوان واقع شد آن بود که کار مملکت فارس از دست حوادث در دائره[6] پای افتد میرزا بایقرا بمقتضی مستی شباب و سرعت[7] [بطر بل سابقه] قضا وقدر باتفاق میرزا اسکندر عازم شیراز شد، و نوکر میرزا اسکندر مراد تلبه[8] عاقلی کرده بجانب اصفهان گریخت و میرزا رستم را از فکر تباه ایشان آگاه کرد، میرزا رستم خواست که عقد جمعیت ایشان از هم فروریزد و جمعی بسر راه فرستاد، و میرزا اسکندر را شقاوت بخت و نحوست طالع بموجب لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا در راه و بیوان انداخت، ۱۰
و لشکر اصفهان در حوالی جُرباذقان بخجالفان رسیده و میرزا اسکندر بدست اوس بیگ واصیل گرفتار شد و او را باصفهان پیش رستم زمان* بردند، میرزا بایقرا را بدین[9] سبب* تیغ قصد در نیام توقف و تیر سعی در جعبهٔ تخلف ماند و چند روز در گندمان گذراند، و میرزا ابراهیم[10] سلطان چون خبر مخالفت میرزا بایقرا استماع نمود و ارکان دولت ا

---

[1] زبده: سخافت، [2] آ: سوء، زبده: سوی، [3] زبده: این خیال کج باخود راست کرفتند که شیراز می باید رفت و مملکت فارس بدست فرو کرفت، — در بب کمتر (بجای کج)، [4] ک: اخطاء و التدبیر، آ: اخطاء التدابیرا، [5] ک: لقبهٔ، [6] زبده: امیرزاده بایقرا [را] شیطان غرور در راشیان داغ بیهده نهاد و شکر [سکر] شباب و جنون بطربل [بل] سابقه قضا و قدر را در او در وطه مخطر انداخت تا قصد ممالک شیراز را میانبسته — در متن آنچه در قلابین محدود است فقط در ک ندارد، [7] با ی آک بب مثل متن، ق Willock، زبده مثل متن [8] کذا در ک، آ و نسخ دیگر: رسیدند، [9] زبده: اوس واصیل بیک، [10] زبده: امیرزاده رستم، [11] زبده: وهنی درین سبب در عزیمت بیدا کشته، [12] ک: آبرهیم،

بطرفِ قُم روان فرمود*،

۱ ذکرِ یاغی شدنِ میرزا بایقرا و قتلِ میرزا اسکندر بفرمودهٔ برادرِ او میرزا رستم* (۳۶ب)

چون میرزا سعد وقّاص بترکمانان[ه] ملحق شد مملکت[ه] قُم و کاشان* تا همدان محلّ فتنه و تشویش گشت، و در زمانِ فتحِ اصفهان میرزا رستم میرزا اسکندر را میل کشیده بود و حضرت خاقان سعید نه پسندیده، و آن بصیر را پیشِ برادرِ صغیر او امیرزا بایقر روان فرمود که شاید شفقتِ اخوّت در حرکت آید و چون به برادر پیوست روز[ه] و شب با خود ع

نقشِ تغییرِ مملکت می بست

در آب و آینه صورتِ فتنه می جست و در خواب و بیداری طلبِ حادثه[ه] می کرد اگرچه از جلیتِ بینائی عاطل بود در فتنه انگیزی بینایان را اسپ و رُخ طرح[ه] می داد، رفتنِ میرزا سعد وقّاص را فرصتی دانسته غنیمت شمرد و میرزا بایقرا را گفت*: بهیچ وجه درین حدود نمی توان بود چه میرزا سعد وقّاص با لشکرِ ترکمان عنان ریز خواهد راند و آن زمان مجالِ گریز[ه] نخواهد ماند*، عاقبت

[ه] زبده: ــ؛ [ه] ب ب آک: بترکمان، با: ترکمان، [ه] زبده: ممالک قم و کاشان و حوالی آن، [ه] زبده: [شب] و روز [در] تدبیر آن بود که بچه نوع آن مملکت را بهم برآورد؛ [ه] زبده: واقعه، [ه] زبده: ــ، [ه] زبده (۳۶۳ب): و با امیرزاده بایقرا اصلاح امور ملکی در مطارحه افکند رای و تدبیر بسیار اندیشید تدبیر و با انواع فصول برفصول درمیان آورد گفتند،

[ه] زبده: ندبه؛ بیش ازان فکری می باید کرد،

بنت میرزا امیرانشاه حرم محترم میرزا سعد وقّاص زنی عاقلهٔ عالی همت بود، درآن حال با خود گفت: سعد وقّاص غلطی کرد، [اگر] ما در آن مملکت بیگانه افتیم بیت

زدشمن نیاید بجز دشمنی بفرجام، هرچند نیکی کنی*

لحظه فلحظه شاید قصد او کنند، بعد از آن حال ما در میان ترکمان چون باشد؟ از آنجا که کمال تدبیر و بُعد غور و مکر او بود نوکران خود را مکمل ساخت* و چون تراکمه رسیدند همه را گرفته با تمور شیخ و قتلغخواجه* و شیخ علی زنده که محرک میرزا سعد وقّاص بجانب یاغی بودند* بقتل آورد و سرهای آن نامرادان را آن شیرزن همراه نوکر خود شیرزاد پیش حضرت خاقان سعید فرستاد و شرح واقعه اعلام داد، آنحضرت بدین مردانگی او را تحسین فراوان فرمود شعر

ولو کان النساء بمثل هذا لفُضّلت النساء علی الرجال

ع با وجود او بود تانیث خورشید افتخار*

و شیرزاد را رعایت نمود و شیر علی نوکر میرزا رستم را با او همراه کرده با استمالت نامهٔ

زبده (۲۶۲ ب): و اهبیه بود عالی همت بزرگ همت و از حرکت امیرزاده سعد وقاص بغایت متفکر و ملول خاطر گشته دران تامل کرد و از عاقبت آن باز اندیشید و بر پیش خاطر آورد و ما در مملکتی بیگانه افتیم و ایشان ما را یاغی میخوانند و سعد وقاص غلطی کرده است و پیش ایشان رفته نظم زدشمن الخ، نسخهٔ «اگر» را که محدود است بقلابین درک ندارد، از روی نسخ دیگر ثبت شد؛ زبده: نشاید که؛ فقط آ: آن، زبده: مستعد کردانیده، اک: باب؛ و قتلغخواجه، زبده: قتلغ خواجه، — بعدش زبده +: و شیخ حسن زنده؛ زبده: که بیشتر یاری بر حرکت امیرزاده سعد وقاص بدان جانب ایشان بودند، فقط درک، اک: نامردان، زبده و ق مثل متن، آ: این مصرع از روی تب و با در دین موضع ثبت شد، درک او را در آخر این فصل نوشته است، اک: زبده: ایشان را استمالت و دلداری نموده بطرف قم و آن ولایت روانه فرموده والله اعلم،

مقرر شد* و استمالت نامهٔ بنام امیر بسطام بمبالغهٔ تمام فرستاده آمد، و میرزا سعد و قاص را جمعی مفسدان گفتند که پیشکشی همچو بسطام داری بدرگاه امیر قرایوسف باید رفت که همه عمر ممنون خواهد بود، و شاهزادهٔ ساده دل بقول نومی مضل فریفته شده قتلغخواجه را در رقم برسراغروق گذاشت و بسطام را گرفته با سیصد سوار* در بیابان عصیان و تیه ضلال گمراه گشته متوجه امیر یوسف شد، و امیر یوسف مقدم او را عزیز داشته باستظهار او طمع عراق عجم کرد و او را دلداری نموده گفت بیت

تو سروی بسوی چمن آمدی سوی خانهٔ خویشتن آمدی

و امیر بسطام را اطلاق نموده* تربیت فرمود، و میرزا سعد و قاص میل اقامت نموده، امیر قرایوسف اخی فرج* پسر امیر بسطام را نامزد قم فرموده او متوجه شد که حرم شاهزاده را بآذربایجان برد*، و نزدیک قم رسید، آقا بیکی

---

۱ زبده: نامزد [نامزد] فرموده بجانب قم روانه ساخت، ۲ در زبده گفته است که "چون صورت این ماجرا بامیرزاده سعد و قاص" رسید" بقول بعضی صاحب غرضان" "مزاج او از جاده اعتدال منحرف گشته بود و قابل پذیرفتن پند" نماند و جمعی او را بران داشتند الخ،

۳ آ: مفسد، با شل متن، ۴ بقول صاحب زبده بسطام [با] "وجود قرب جوار" از منتهای مدید" با قرایوسف دم بانی کری" می زد، ازان بود که هیچ پیش کش نزد قرایوسف و رای بسطام نه بود،

۵ زبده: با نوکران خاصهٔ خود قریب سیصد سوار، ۶ بعدش زبده +: به پیش تو آریم بی گفت و گو - اگر شیر نرگفت کند دعوی با آرند

۷ زبده (۲۶۲ل): و بسطام را نیز بعد از گرفتن سلطانیه بچند روز بگذشت [بگذاشت]،

۸ فقط آ: اخی فرج، زبده: امیر فرخ، ۹ زبده: را با جمعی مصاحب نوکران امیرزاده سعد و قاص مقرر کردانیده که بقم روند و کسان امیرزاده سعد و قاص را بدو رسانند،

۱۰ زبده: اقا،

که بامیرالیاسخواجه پیوسته بجانب ری روند و باتّفاق امرا که آنجا اند اگر امیر قرایوسف متوجه شود بمقابلهٔ او درآیند، والّا در آن حدود و نواحی بوده اطراف ممالک ضبط نمایند، امراء بموجب فرموده عمل نمودند،

ذکر رفتن میرزا[1] سعد وقّاص پیش امیر قرا[2] یوسف

عاشر ربیع الاوّل[3] از [جانب] بلدهٔ قم عرضه داشت امیرزاده سعد وقّاص رسید مضمون آنکه:

امیر بسطام جاگیر خبر توجّه امیر قرایوسف بجانب[4] سلطانیه شنیده[5] و پسر خود را در قلعهٔ[6] گذاشته پیش بنده آمد، او را گرفته ام بهرچه حکم شود عمل نمایم،

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیّر گردید و فرمود[7] که: ما بسطام را تربیت کرده ایم[8] وچون دشمن قصد او کند و او پناه بولایت ما آورد او را بلشکر و مال مساعدت می باید نمود، چه محلّ قید او ست[9]، می باید[10] که چون فرمان رسد امیر بسطام را بواجبی رعایت نماید، و اُرده شیر تو اچی بدین مهم

---

[1] زبده: امیرزاده، [2] آ: یوسف، [3] زبده: سنه ثمان عشر و ثمانمایه، [4] ک: ازروی آ، [5] زبده: فقط ک: شنیده بجانب سلطانیه، تصحیح ازروی آ و نسخ دیگر؛ زبده: بجانب سلطانیه و آن نواحی شنیده، [6] زبده: سلطانیه گذاشته است و قلعه را بدو سپرده و با سعد وقاص جند کرسخته و پیش بنده آمد، بدین جانب او را گرفته ام (د) موقوف کردانید (ه) تا حکم همایون بهر طریق که نفاذ یابد بدان موجب بتقدیم رسانیده آید، حضرت سلطنت شعاری ... ازین خبر متاثر گشته این معنی از امیرزاده سعد وقاص بغایت [تا] پسندیده داشت و غضب فرمود [و فرمود]، [7] بعدش در زبده +: و باجازت ما بدان جانب رفته است، [8] بعدش زبده +: ازین نوع ملامت و سرزنش بسیار کرده فرمود، [9] آ ب ک زبده: اردشیر، با شکل متن،

و فارس بحکومت مملکت ری فرستاده بود و چنانچه گفته آمد شاهزاده چند روز
(۳۰۶ظ) در آن ملک بعیش گذرانیده روزگار (ورق ۳۰۶) جفاکار و سپهر بی مهر
حسد برد، و مرضی مهلک روی نموده مرغ روحش از تنگنای قفس قالب مظلم
قصد پرواز عالم علوی کرد و ودیعت حیاة را او اخر محرم بمقتضای اجل
سپرد بیت

دریغا که آن شاه مقبل نماند دریغا که شاهزاده ایجل نماند

حضرت خاقان سعید بر وفات میرزا ایجل تاسف بسیار نمود و امیر میرزا
ایلنکیر را بجای او مقرر فرمود، و امیر یوسنخواجه و امیر قتلغ شیرین و امیر
عجب شیر در حدود آن ولایت معین شدند، و امیر الیاسخواجه با لشکرگران
بصوب بازندران روان شد، و چون خبر توجه امیر قرایوسف بقصد سلطانیه
معلوم شد آنحضرت امیر ابراهیم امیرجهانشاه را با بیست قشون فرستاد

---

۱ رک بص ۲۸۳، ۲ زبده: بس ازانکه او را دران ممالک اندک انتعاشی روی نمود و چند روزی بنفوذ و کامرانی گذرانید، ۳ فقط ک: مهلکه ـ، زبده: و در معرض عارضه صعب افتاد (بجای مرضی مهلک روی نموده) ۴ زبده: افق عالم علوی، ۵ زبده: آجل، ۶ بعدش زبده +:

دریغا که از باغ شاخشی بناکام بشکست سروسهی

۷ زبده: آجل، ۸ آ: میرزا ایلنکر، اک: ایلنکیز، ق: Shenghar، زبده: آیدانکیر ـ برای نسب نامهٔ میرزا ایلنکر بن ابی بکر بن میرانشاه برادرزادهٔ میرزا ایجل رک به لین پول ص ۲۶۸، ۹ ق Kata (بجای قتا)، زبده شل مقلع، ۱۰ ق: عجب شیرین (بجای عجب شیر)، زبده: عجب شیر یا شلق، ۱۱ در زبده گفته است که چون خبر توجه قرایوسف بجانب سلطانیه معلوم شد امیر الیاسخواجه بجانب مازندران فرستاده بودند، (و) فرمان شد که امیرزاده ابراهیم با بیست قشون بور (؟) دیگر برود تا با الیاس خواجه پیوسته به ری روند، ۱۲ زبده: امیرزاده ابراهیم بر [بن ؟]، ورق (ص ۲۷۲) امیر ابراهیم و امیر جهانشاه نوشته است اما صواب این است که ابراهیم پسر امیر جهانشاه است،

ذکر آمدن ایلچی امیرقرایوسف و خبر وفات میرزا اجل

امیرقرایوسف آخر محرم از خواص خود مردانشاه نام که در سخن گذاری مشهور خاص و عام بود ارسال نمود، و فرستاده چون بشرف بساط بوس مشرف گردید مکتوبی[1] بوسیلهٔ امرای عظام بعرض رسانید مضمون آنکه: اگر آنحضرت قلعه سلطانیه را بایشان ارزانی دارند آنچه وظیفهٔ دولتخواهی باشد بجا آرند[2] حضرت خاقان سعید فرمود که[3] نشان صدق آن خواهد بود که ایلچیان آمده شده نموده پسرخود را[4] پیش ما فرستد، هرگاه چنین کند ما سلطانی آن دیار تا بقلعهٔ سلطانیه چه[5] رسد بدو ارزانی داریم، و ایلچی را رعایت نموده اجازت مراجعت نمود،

و درین اثنا خبر آمد که میرزا اجل[6] را که آنحضرت بعد از فتح ممالک عراق

---

[1] زبده: در اواخر محرم سنه شان عشر و ثمانمایه، [2] در زبده +: و از دقایق آداب خدمت و رسم دانی حظی وافر داشت، [3] در زبده گفته است که این مکتوب" علو از تواضع و تذلل" بود، [4] در زبده +: و بر وقف (وفق) فرمان مراسم انقیاد بتقدیم رسانیده آید، [5] زبده: که سمت راستی و نشان صدق، [6] زبده: که بیوسته ایلچیان و کسان آمد شد نمایند و با دوست این جانب دوست و با دشمن [دشمن] باشد و بی تردد و تفکر با ستظهار تمام پسر خود را — ق ص ۲۷۱ بظاهر "پسند نموده" دارد (بجای نموده) — فقط "پسر" دارد (بجای پسر خود)، [7] مطلع: آنچه، تصحیح از روی زبده، [8] این فصل در زبده عنوان ذیل دارد: ذکر خبر وفات امیرزاده اجل بن امیرزاده امیرانشاه کورکان نور الله مرقدهما و تعیین امیرزاده ایلانگیز [کذا] بجای او،

[9] زبده: امیرزاده اجل نویان، — این جمله مطول خالی از اضطراب نیست،

بغایت بعید و بدریغ نمود، چه کمال اهتمام اینجانب نسبت با
برادران و فرزندان من المهد الی اللحد معلوم دارد
وثوق کامل و اعتقاد شامل آنکه از سر استظهار تمام متوجه شود
تا بناء پدر فرزندی کا لجبال المراسیات ثابت باشد، این
صورت از روی رعایت صلهٔ رحم و راه مسلمانی و غمخواری
مسلمانان رفع افتاد، از تکلف و تصلف و حمل بر شایبهٔ مکر و
حقد عاریست، جمعی که ملازم اند شاید متوهم شده آن فرزند را
مانع آیند که حرکات ناشایست از ایشان اختیاراً و اضطراراً
صادر شده، مجموع را امین سازد که ماجرا بهٔ همه را عفو فرمودیم،
الماضی لا یذکر، حقاً ثم حقاً که همه را در پناه رافت مأوای خواهیم داد
والتوفیق من الله المنان ع

عمرت چو نتیجهٔ خرد باقی باد!

---

۱ زبده بعدش +: [و] دفع تعلق خاطر، ۲ زبده بعدش +: که بهیچ طریق مسلوک بوده و هست و همواره در تحری مراضی ایشان حسن اجتهاد بتمهید رسانیده برقرار بدان منابیع رسوخ و ثبات موکد دست، ۳ زبده (۲۵۹ ا): که بقدمی ثابت و نیتی خالص در موقف اخلاص و تهیج (کذا) اختصاص (بجای آنکه)، ۴ بعدش زبده +: که بمزید تخصص - و تاسیس موسس و مخصص شد، ۵ ک: کالجبال و قدور راسیات (رک به قرآن مجید ۳۴ سوره سبا ۱۲: وجفان کالجواب وقدور راسیات)، و مصراع امیه بن ابی الصلت: ودب الراسیات من الجبال ب مثل متن زبده: کالجبال الراسخات والطود [والاطواد] الشامخات، ۶ زبده: و مستقیم باشد و از جاده و لا صحوف نشود، ۷ زبده: و دین داری و غمخواری کی حال مسلمانان و امن و استقامت امور عموم و خصوص، ۸ زبده: از توجه بدین جانب مانع آیند بنا بر ان که، ۹ در زبده درین فقرات تا آخر استمالت نامه بعضی اختلافات خفیفه دارد، که ثبت نکرده شد،

توکل نوکر او[1] را[2] با استمالت نامهٔ بخط متنش فرستاد مضمون آنکه :

اطال اللهُ تعالی بقاءَه فی خُلود السعادات الابدیّة و حُصول المرادات السرمدیّة !

وفور سلام و صنوف تحایا که نسایم آن از مهبّ* فیض اشفاق باشد و بریاض نفحات حفاوت گذرد، مزیّن بزینت مهربانی و محلّی بحلیهٔ تعطّف جاودانی تأمّل نماید، تگی خاطر عاطر و جملگی ضمیر منیر متعلّق[3] احوال شناسد*، اشتیاق و آرزومندی بملاقات عزیز فرزندی فوق الحدّ تصوّر کند*، توفیق ذوق تلاقی[4] مقدّر باد ! شانزدهم ربیع الاول از دار السلطنهٔ هراة نفّاذی یابد در حالتی که شکر مواهب یزدانی واجب است ، لله الحمد و المنّة* ،

چنین[5] استماع می رود* که میان او و فرزند الغ بیگ بمجرّد سخنان نامعتبر اهل فساد[6] صورتی که متضمّن تشویش بلاد و عباد باشد روی نموده ، و این خبر* در مملکت عراق بما رسیده و بسبب بُعد مسافت[7] بتدارک آن نپرداختیم ، و[8] چون* بدار السلطنهٔ هراة رسیدیم[9] شنیدیم* که آن فرزند عازم مغولستانست ،

۱ک ـ ۲ از روی نسخ دیگر ، ۲ ز زیده : راهب از ، ۳ ز زیده : و کران احوال و اعمال شناسند ، ۴ ز زیده : و العداست ، ۵ بعدش ز زیده + : علی حسب المراد ، ۶ ب ب ک : الفاد می یابد ، با : القیاد می یابد ، ز زیده : صورت انقاد [انفاذ] و رقم اصدار می باید [یا باید] ۷ مضمون این فقرات را در ز زیده مفصل ترمی آرد ، ۸ ز زیده : صورت حال واقعه انکه ، ۹ بعدش ز زیده + : و مجال مجال اندیش ارباب عناد ، ۱۰ ز زیده : ملال خاطر مقدمات حوادث و تشویش ضمایر تواند بود و لا (؟) گشته خبر کیفیت این واقعه ، ۱۱ بعدش ز زیده + : آنزمان ، ۱۲ ز زیده : حالا که رایات همایون ، ۱۳ ز زیده : نزول فرمود چنین استماع افتاد ،

همان پنج در پنج بر[1] حصارش — به بین و بدان جمله در ضرب بشمر
(ص ۳۰۵ ب) ۱ دلیل ثبات بنایش[2] بدانی — اگر خرده دانی درین نیک بنگر
زیادت شود اصل[3] و فانی نگردد — که دایر بود آن[4] عدد تا بمحشر
مهندس نهاده درون و برونش — قصوری مقرنس، بروجی مدوّر[5]
ز روی لطافت چو ایوان کسری — ز راه صفانت چو سد سکندر
بنای کمانش[6] چو ایوان کیوان — بزلزال دوران نگردد مبدّل[7]
سراپای او جمله زیب است[8] و زینت — ز وایای او جمله زر است و گوهر
نهادش چو جانست در جسم ارکان — سوادش چو نور است در چشم اختر

و الحمد لله علی حسن الاختتام*،

فرستادن استمالت نامه بجانب میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ

میرزا احمد امیرک[9] چون در حوالی اندگان امیر موسی کاو محمد تابان و علی قوچین را بقتل آورد چنانچه مذکور شد[10] از امیرزا الغ بیگ[11] رسیده عزم[12] کاشغر نمود* که بمغولستان پیش محمد خان[13] رود، و حضرت خاقان سعید خبر عزیمت او شنید [۵]

---

[1] آ: حصن، زبده: مثل متن، [2] ک: وبنایش، زبده: مثل متن، [3] زبده: لیکن [لیک]، [4] زبده: این زبده: بعدش زبده +: بمعمارش فخر آورده انجم ◆ بسرکارش جاه افزوده لشکر، [5] ک: بکمالش، [6] زبده: مغیر
[7] بعدش در زبده +: ورا از حوادث زیان نیست آری ◆ حوادث فلک [را] نباشد زیان گر
[8] بعدش در زبده +: چو خورشید رای زرین [ز زین] تو کرده ◆ بیک دم زدن عالمی را منوّر
الا تا زمین و زمانست و بادا [باد] ◆ زمانت منالج زمینت مسخّر
[9] زبده: —، [10] ق: (امیرک)، [11] ک: ص ۲۶۳ و ۲۷۴، [12] آب: میرزا، [13] زبده: بجانب کاشغر رفته بود بجز
آن، [14] فقط ک: ترخان، آب ک (ق): خان، ک هم مثل زبده در آخر ص ۳۱۶ (خان) نوشته است بجای ترخان،

بر کتابهٔ قلعهٔ مبارک نوشته اند بشب افتاد قطعه

نهادند بنیاد این حصن عالی — بمیمون زمان و بفرخنده اختر
ربیع دوم ضاد وی ح ز هجرت — که رفته ز بطحا بیثرب پیمبر*
بوضعی نهادند اول هری را — که شد پنج دروازه[1] دروی[2] مقرر

بقیهٔ حاشیهٔ متعلقه صفحه ۳۰۲ بچهر منوچهر و فر فریدون — بآئین وجشید [بآئین جمشید] و رسم سکندر
کمین جاکر بزم او کشت خسرو — کمین خادم خلق او هست عنبر
رخ زر زردستش شود زر دودکان [درکان؟] — ز طبعش بخوشدل بخول [بجوشد دل بحر؟] در بر
ندارد بهی ابر با دست او پای — وگر خود کشد سر بگردون اخضر
وگر سوز عدلش [بسوز تنش] ام خرمند باقی — که در جنب او بود عالم محقر
وگر شاه زاده جوی محمد — که شد آیت حق بدیشان مشهر
همه ملک را استحقند و لایق — همتاج را [مستحقند] و دودخور
بدین پنج صفدر که اندر معانی — جوایشان نیاورد ایام دیگر
تفاخر نمایند دین آلهی — بظاهر فزایند شرع پیمبر
کسی را که اولاد ازین کو نباشد — بود ملک و رخاندانش مقرر
بماناد شهر شاه رخ تا قیامت — براحباب میمون بر اعدا مظفر
بود ملک دنیا بدولت مسلم — شود جاه عقبی بطاعت میسر
ز تاریخ اگر کفتی جار صد [؟] — شود سال او هم ز تاریخ اظهر

حاشیه این صفحه:- ض ی ح یعنی ۸۱۸ھ - ب ب، بح (بجای ی ح) آ ح ؛ [1] فقط ک : بوضعی باقی نسخ و زبده
متن:- در صدهٔ چهارم هر یک از شهرهای وقلاع چهار دروازه داشت، ابن حوقل و مقدسی نام های اینها ضبط کرده اند (لسترنج ص ۴۰۸)
در صدهٔ هشتم در شهرستان فوگه ملک غیاث الدین کرت نیابا کرد دروازهٔ بنام دروازهٔ انصاری بوده است (یزدی ۱: ۳۱۷)، در جهان نما
(صدهٔ یازدهم) مذکور است که در آن عصر هرات را شش دروازه بود (لسترنج ص ۴۰۹) ، [2] زبده : اورا ،

(بقیهٔ حاشیه متعلقه صفحه ۳۰۱) :-

ترا کفتن مدح بشوار باشد — که هرچند کویند ازان [ازانی] فزون تر
حدود جلالت زافلاک بیرون — سپهر کمالت زادراک برتر
نه افهام [افهام] را عقدهٔ منیب [معنیت] مدرک — نه اوهام را کنه ذات [ذاتت] مصوّر
ز حصر توانی [توان] توافهام عاجز — ز درک جلال تو اوهام مضطر
تجلی رایت کند کوه را خاک — خیال سخایت کند خاک ر[ا] زر
ایا بادشاهی کز اکرا؟ انصاف [و؟] عدلت — جهان را نبیل سبد [سیه؟] کشت داور
خواص فعالت بود کر نخواهد [نخواهند؟] — رطوبت زاب وحرارت زا خکر
نفاذ [نفاذ] مثال ترا تا قیامت — نهد برجبین ملک و دولت دوافسر
ز لطف تو بذل تو کشتست وبیحد [گشتست بیحد] — جوجود تو فضل تو کشتست برتر
ز اولاد تیمورخان صحی [صحن] کیتی — نخواهد تنی کشت تا روز محشر
ازان اصل طاهر جنین فرع آید — که آید زپشت خضنفر غضنفر
بجز در نه بینند از موضع در — بجز زر نیابند از معدن زر
شهنشاه اسلام شهرخ بهادر — که از عدل تو [او] کشت کیتی منوّر
ز حشمت جو فوج نجومش عساکر — ز رفعت براوج [اوج] سپهرش مسکر
جهان قطرهٔ وهمتش بحر آخر [زاخر] — فلک ذرهٔ [ذرهٔ] خاطرش شمس وانور [وشمس وانور]
باولاد او باد عالم مزین — باخبار [باخفاد] او باد کیتی معطر
شهنشه ابنیک وسلطان ابراهیم [براهیم] — که هستند شالستهٔ وبخت [تخت و] افسر
یکی را نشاندست بر تخت توران — دکر کرده از بهرش ایران مسخّر
شده روشن از هردو جشم زمانه — یکی شمس وملک [شمس ملک] ودکر ماه کشور
جهان بادشه بایسنغر کز قدرش — برفعت زاوج سپهرست برتر

(باقی حاشیه بر صفحه ۳۰۳)

هفت صد هزار مرد بموجب[1] نسخه کارکرد*، و حضرت خاقان سعید چون سریر سلطنت جهان را مشرف ساخت دیگر[2] باره در بارهٔ عمارت شهر طرح جدید انداخت* چنانچه شرح آن مذکور شد[3]، و آنحضرت درین تاریخ فرمود که همان حصار قدیمی که بر روی[4] خاک بخشت خام پود بسنگ و آهک و گچ و آجر قلعهٔ ساختند که بر بسیط خاک بنائی بدان حصانت و اساسی بدان رصانت در هیچ مملکت بتکلفتر از آن نپرداختند* بیت

حصنی حجرش جواهر پاک اصلش چو زمین ستون افلاک

چند[5] بیت در صفت قلعه و تاریخ عمارت که بعضی از آن بکاشی

---

[1] زبده: بنسخه آمده است که در وی کارکرد ند تا خراب شد، [2] زبده: باره شهر هراة دگیر بار عمارت فرمود [3] رک به ص ۱۲، [4] زبده: بروی خاک بخشت [بخشت] خام برآورده بودند بسنگ و آهنگ [آهک] و گچ و اجرا [آجر] حصاری که بسیط خاک بنائی بدان حصانت در هیچ مملکت نشان نداده اند بتکلفی هرچه تمامتر برآوردند، [5] رک به حاشیه ۲ ص ۳۰۰، [6] زبده (۲۵۷ ب) بجای عبارت متن: چند بیت در مدح شاهزاده در صفت قلعه و تاریخ عمارت آن گفته شده و بعضی ازین ابیات بکاشی بر کتابه قلعه ثبت است **ابیات**

ایا بادشاهی که بر روی دفتر کلامی نیامد ز مدح تو خوشتر
خداوند دولت (دکذا) بزرگی و دولت (دکذا) خداوند شمشیر و دیهیم و افسر
خدیو جهان بالیسنغر که گیتی ندیده بر[نه] بنید چون بنده پرور[چو او بنده پرور]
جهانرا توان جوهری در معانی که هستند نه جرخ اعراض جوهر
سریر ترا بنده این سبزه طارم ضمیر ترا کشته خورشید چاکر
زهی ذات تو مهین اقبال دنیا خهی [خهی] دور تو راحت ملک و کشور
قرین تو هرگز ندیده زمانه نظر [نظیر] تو هرگز نزاده مادر
باندیشه اندر نگنجد مدیحت که مدحت تمامست و اندیشه ابتر (باقی حاشیه بر صفحه ۳۰۲)

درین سال* بتشییدِ حصن حصین و تسدیدِ قلعهٔ منیع متین در دار السلطنة هراة اشارت فرمود شعر

ان آثارنا تدلّ علینا فانظروا بعدنا الی الآثار

و آن قلعه ایست بر دیوارِ شمالی شهر که در زمان ملوک گرت ملک فخر الدین ساخته، بحصارِ اختیار الدین مشهور بود، و نوکرِ او محمد سام درین قلعه امیر دانشمند را که از امراء معتبر خدا بنده اولجایتو سلطان بود قتل فرمود، و امیر صاحبقران در وقت فتح هراة دیوارهای شهر خراب کرد اما قلعه را بمعتمدان سپرد و بعد از چندگاه فرمود که میان قلعه و دیوارِ اصلی شهر فاصله پیدا سازند تا قلعه را سر کوبی نباشد، پنجاه گز دیوار از جانب شرق بزمین رسانیدند و

---

* زبده + : در شهور سنه ثمان عشر و ثمانمایه، ۲ زبده : بتشیید (کذا) بناء حصنی رصین و تسدیدا اساس قلعه منیع و رفیع که در استواری بالمدّ سکندر دعوی برابری بل تصلف برتری [تصلف برتری] نماید نظم حصنی چرخش الخ — بآب، بدیع (بجای متین)، اک ۳ بعدش در زبده افزوده است که "ماثر و مفاخر حضرت سلطنت شعاری طراز تواریخ ملوک وسلاطین" است و "انواع اصطناع که در باب رعیت و رعاة فرمود و میفرماید فسانه فریدون فسوخ کردانید". "اگر چه امروز" عرصهٔ "فسحت حوزه مملکت ان سرحد ختای تا دیار عرب" و از "اقاصی هند تا دیار روم و فرنج است و تختگاه ممالک ایران و توران را بر فرزندان قسمت نموده" امید انکه "توالع و مضافات آن" یعنی بلخ سکون مسخر فرمان بندگان دولت گردد — راجع به قلعه هرات هر چه در مطلع و درج است قریبا تمام آن بالفاظ صاحب زبده است،
۲ از ۶۸۴ تا ۷۰۸ فرمان روائی کرد (لین پول ص ۲۵۲) [انما زاما بود (ص ۲۵۳)] ۶، ۷۰۸ دارد بجای ۷۰۸، ۵ از ۷۰۳ تا ۷۱۹، فرمان روائی کرد (لین پول ص ۲۷۰) رک بذیل جامع التواریخ ص ۱۰۱ بعد برای ذکر قتل امیر دانشمند بدست جمال الدین محمد سام در صفر ۷۱۸، بادشاهان کرت بهزیانی بزعم بود رک بذیل مذکر ص ۱۰۳ یزدی ۱ : ۱۵۰، ۶ در سنه ۷۸۳، رک بظفرنامه یزدی ۱ : ۲۲۲، ملک غیاث الدین این دیوار را در حدود ۷۸۰ بنیاد کرده بود یزدی ۱ : ۳۳۱، ۷ عبارتی را که محدود است بعقلا بین فقط در ک ندارد از روی آ نوشته شد، و زبده هم فی المجموع مطابق است بآن، ۸ زبده : اصلی، ۹ زبده (۲۵۶ و) : سر کوبی نباشد تقریب بجا مگر دیوار را از جانب شرقی قلعه بزمین رسانیدند،

و امیرحسن کاکه برسم رسالت پیش امیریوسف قرا رفته بود بازآمده احوال آن ممالک عرضه داشت نمود، و اواسط محرم امیرشاهملک بموکب همایون پیوست، و درین ایام[1] درخراسان چندان باران آمد که عمارات ویران شده اکثر قنوات انباشته گشت، و اواسط صفر خبر وفات دندی سلطان دختر زاده اسلطان اویس از جانب شوستر رسید، و آنحضرت امیر توکل برلاس را بجانب فارس پیش میرزا[2] ابراهیم سلطان فرستاد، و رایات همایون عزیمت معاودت بصوب دارالسلطنة هراة نمود، و دوم ربیع الاول در باغ زاغان بدولت و اقبال نزول اجلال فرمود،

ذکر بنای قلعهٔ دارالسلطنة هراة

اهل بصیرة برمقتضی واجعل لی لسان صدق فی الآخرین سعیها نموده اند که نام ایشان در جریدهٔ ایام باقی باشد بنوعی که سیلاب فنا آن را محو نتواند کرد، و از تند باد فتنه و شر پریشان و ابتر نشود، و هوشمند کامل و خردمند بینا دل در تشیید بنایی کوشد که غبار خاک تودهٔ روزگار حسن رخسار آن نپوشد و اسم علو و رسم سمو آن در جهان ناپایدار یادگار ماند، بنابرین مقدمهٔ حضرت خاقان سعید

---

[1] زبده: چهاردهم، [2] زبده: هم درین روز چهارشنبه محرم مذکور، — صاحب زبده گفته است باران "مدت یکشبانروز چنان بقوت آمد که اکثر کاریزها انباشته شد و در وادیها رود و خانها روان گشت و در اکثر آن بلاد خراسان دران روز باران بارید"۔ [3] زبده: از ششتر برسید و روز دیگر حضرت سلطنت شعاری — برای دندی سلطان رک به ص ۲۷۵ ح ۵، [4] زبده: سلطان مظفرالدین ابراهیم، [5] زبده: دربیع الاول سنه المذکور حضرت سلطنت از ییلاق عزیمت،

وبعد[1] از فراغت از شکار رای اصابت شعار شاهزادهٔ جوان بخت میرزا الغ بیگ را اجازتِ معاودت بماوراء النهر ارزانی داشت، وامرای اطراف مثل امیر بسطام جاگیر وتاج الدوله رستمداری ودیگران را رخصت مراجعت داد[2]، ودر اواخر ذی الحجه سنه سبع عشر[3] جناب میرزا بایسنغر بهادر عزم ولایاتی نمود که بتجدید مفوض بدیوانِ او شده بود، وجهتِ استمالت خواطر ومصالح[4] اکابر واصاغر برآن بلاد گذری فرمود واهالی (ورق ۳۰۵) واعالی قدوم موکب (۳۰۵ل) عالی را کسبب آسایش وآرامش آن بلاد دست مراسم استقبال وشرایط تعظیم واجلال بجا آوردند، وشاهزاده هر اختلال که باحوالِ آن بلاد راه یافته بود بانواع رعایت وعنایت اصلاح فرمود، وچند روز بصید افگندن وجانور پرانیدن اشتغال فرمود بیت

هر جانور کز سر دستش کشادیافت مرغانِ چرخ راهنمگی تارومار کرد

وبعد از چندگاه[5] ببارگاه سلاطین پناه باز آمد،

وحضرت خاقان سعید بصوبِ ولایتِ بادغیس عزیمت فرمود، واوائل محرم[6] امراء که[7] درطرف خوارزم بودند[8] باردوی اعلی رسیدند وبعرض رسانیدند که احوال آن دیار بحسن تدبیر نوئین کامگار امیر شاهملک قرار یافت،

---

[1] زبده: ، [2] زبده: بیست وششم در ذی الحجه مذکور — در زبده گفته است که بتاریخ مذکور امیرزاده بایسنغر برای تصییدیز (اصل: تیز) بصوب ابیورد وغان گرای شد "چون بتجدید مال ومعاملات آن دیار" "تعلق بدیوان خاصهٔ حضرتش گرفته بود بجهت استمالت خواطر وضبط مصالح بران دیار گذری فرمود". [3] زبده: ضبط مصالح، [4] زبده: روز، [5] عبارتی را که یقوسین محدود است فقط درک ندارد، از روی آ (ودیگر نسخ) ثبت شد، [6] زبده: که بجانب خوارزم رفته بودند بامیر شاهملک،

و مرحمت او شود، انشاء الله تعالی،

وقایع سنه ثمان عشرة

نهضت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و رفتن میرزا بایسنغر بجانب طوس

در اوائل فصل بهار و هنگام اعتدال لیل و نهار که امزجهٔ مرکبات طبایع از نشو و نما در امتزاج آمده مرغان خوش آواز در پرواز شدند حضرت خاقان سعید منتصف ذی الحجه سنه سبع عشر از دار السلطنهٔ هراة بجانب سرخس نهضت فرمود، و در آن بلدهٔ شرف زیارات مشایخ دریافته عزیمت مهنه مبارک نمود، و در مزار مورد الانوار، صاحب السیر و الطیر، سلطان طریقت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره شرایط زیارت و آداب آن مقام بجا آورد، و چند روز در صحاری دشت خاوران بعزم شکار سوار شد و کلنگ بسیار بچنگل چرغ و شاهین و شنقار افگار و گرفتار گشت،

---

۱ زبده (۲۵۲ ر): سنه ثمان عشر و ثمانمایة الهلالیه، ۲ زبده: ذکر حرکت برکات همایون حضرت سلطنت شعاری بعزیمت قوشلاشی، ۳ زبده: رایات همایون حضرت بایسنغر بهادر خلد الله تعالی ملکها، ۴ اک آ: بطوس، با: بطوس و سایر ولایات، زبده: ابیورد و طوس، ۵ زبده: چون فصل زمستان بآخر رسید و مژدهٔ بهار بدماها رسید خاک زمین از تف حرارت آتش دل کرم و خوش مزاج شد مرکبات طبایع الخ، ۶ زبده ـــ

جمعی بهادر که ناموری (کذا) در بابها باشند اگرچه در سلک نسبت سهل قیمت اند ایشانرا از سمت سماط خسروی دور نگرداند، و نظم امور ایشان را زیور نطاق عزّت و پیرایهٔ کمر شمشیر دولت داند، دیاقین که چشم نیاز در هوا داشته کار خود را آبی میجویند و آسمان باهر تمام جگر ابر را قطره قطره کرده تا برکشت ایشان مایهٔ لطفی می بارد و زمین در درون پاره پاره تخم پراگندهٔ ایشان را پرورش داده امید برداد، باید که در معاملات ایشان طریق انصاف مسلوک دارد تا از دود دل رقم ظلم اهل قلم ع

در خرمنشان نیفتد آتش،

و سایر محترفه و پیشه وران را از جور و حیف محفوظ دارد و بتعیین عنایت ملحوظ گرداند،

سبیل اُمراء و کُبَراء و سادات و قضات و ائمّه و ائمم و خدم و حشم و عامّهٔ رعایا و کافّهٔ بریاء ولایات مذکوره آنکه بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعزّ را دانسته تمام آن ممالک را محکوم حکم او شناسند، و سعادت دولت او که آن ولایات را مساعدت نموده غنیمتی عظیم و موهبتی جسیم شمرند، و شکر عطای ربّانی و مدح و ثنای سلطانی بجای آورند، و از ابتدای سنه ثمان عشر (ه) معاملات آن ولایات را بنوّاب و گماشتگان فرزند اعزّ جواب گویند و سر از ربقهٔ طاعت و گردن از طوق اطاعت برنتابند، تا موجب از دیاد معدلت

---

[1] ذکر سه زبده (۲۵۲ و س ۱۰): مثال واجب الامتثال لازال نافذا فی الاقطار والاسطار [الامصار] ا صدار فرمود که عموم اهالی آن دیار علی اختلافهم صورة و اسلافهم، . . . بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعزّ دانند و مسیر سلطنت تمام آن دیار را محکوم امر او [و] شناسند سبیل امرا الخ (بکلامی مطول تا از مطلع)، [2] آ: از استقبال الخ، زبده: از استقبال سنه ثمان عشر و ثمانمایه،

کوسِ عدل را آوازه بحدّی بلند گرداند که از غلغلهٔ آن نوشیروان از خوابِ ابد برخیزد، و ظلم بغایتی رَم خورد که تا عهدِ ضحّاک بپای پس گریزد، و در چهار سوی ولایت از دو الفِ انصاف دوارِ سیاست نصب فرماید که عوانانِ خاین را از مشاهدهٔ آن مرتبهٔ عالی نماید، و در شرق و غربِ عالم آفتاب وار متجسّسان گمارد که مثلاً اگر آفتاب در کلبهٔ درویشی بگرمی سر در آرد و الطافِ فرزندی ازان آگاه شود از ابر کف پردهٔ راحتی بر آن بالا کشد، و هر طرف که قصّهٔ محتاجی غنچه مثال از شاخسارِ انامل سر بر آرد نسیم کرمی بر آن سوی وزاند تا آن بی برگ را در چمن امید گلِ مراد شگفاند، از ناوکِ آه پیرانِ کمان پشت که در دلِ شب کشایند ایمن نخسپد که از سپهرِ ماهِ روشن گذرانند، سادات و علماء و مشایخ را بمواهبِ انعام و مواجبِ اکرام و مراسمِ تعظیم و مناظمِ تکریم معزّز و مکرّم دارد و چشمِ عنایت و نظرِ مرحمت بر ایشان* گمارد، و اگر خواهد که دایره دارانِ لشکر پرکار را در قامتِ خدمت دوتا کرده زمین بوس کنند دوایرِ تنگ[1] ها بر لوحِ خاک چنان گردان گرداند که پرکارِ سپهر در حیرت آن سرگردان ماند، و اگر دورِ این سودا خاطر خطیر را سرگشته سازد که چندین دوایر نقود از کجا گرد آید یقین داند که دایرات لشکر ها برای این کار باشد، هرگاه مدوّراتِ دوایرِ لشکر سلطانی دایر گشت مدوّراتِ سکّهٔ شیطانی چندان گرد توان آورد که گرد نتوان آورد، بلکه دورِ خزانه دایرهٔ یابد که پرکارِ سرگردانِ اندیشه را گرد آن دور میسّر نشود، و چون پرکارِ کار برین مرکز راست ایستاد بعد ازان دوایرِ سپهر پیرامون رضای فرزندی گردد ع

چو پرکار در زیرِ دستِ مُذَهِّب

---

[1] ک: بر ایشان، [2] ک: تنگها،

(۳۰۴ ب)

ولایت طوس و مشهد مقدس و ابیورد و سملقان[1] و جرمغان و خبوشان و
نسا و یازر و تمام مازندران و استراباد و شاهسمان و کبود جامه و مضافات و منسوبات
جرجان بآن فرزند ارزانی داشتیم* و زمام مهام آن ولایات بقبضهٔ اهتمام تواب
او باز گذاشتیم، اگرچه ذات قرة العین را علیه عین الله سعادت ابدی
و عنایت سرمدی از عهد مهد که مهر سکوت از حقهٔ یاقوت برداشته تا این زمان
که بر بساط نشاط بار تباط و انبساط قادر گشته در همه احوال مرضی خصال و
محمود فعال بوده و در نظر اهل بینش صورت و سیرت او مستحسن نموده و بتادیب
أدبنی ربی از تعلیم مؤدبان استغنا یافته و انوار الهامات الهی بر مرآت
آگاهی او تافته* امّا از آنجا که مهر و شفقت آبا در حق مردم دیده بمنزلهٔ ع

آفتاب است و اضاءت چشم*

[خواستیم که] شعلهٔ از رای انور خویش که لمعه ایست از برق یهدی الله
لنوره من یشاء* پیشوای عزایم او سازیم تا در نور آن ناهواریهای جهان را
بدیدهٔ دوربین معاینه دیده مغاکیهای آن را بدیدهای معاندان انباشته گرداند،
و دست اعتصام در حبل الله بالعتقاد متین محکم ساخته سر رشتهٔ طناب انصاف
از غایت اطناب بمشارق و مغارب رساند، باید که رعیت در سایهٔ آفتاب
رعایت او که نمودار سایه بان ظل الله است آسایشی یابد که نبات را زیر دامن
سحاب، و نیلوفر را در آب، و دیده را در بستر پلک هنگام خواب حاصل آید،

---

[1] در حرم مشهد مقدس کتابه ایست مؤرخ بسفر نوشته سنه ۸۳۱ یعنی در ایام حکومت وی در ین ولایت (زامباور ص ۲۶۹ از روی مقالهٔ ساینکس Sykes در مجلهٔ ایسوسیه JRAS بابت ۱۹۱۰ ص ۱۱۴۶)، [2] برای سملقان رک به یزدی ۱: ۳۵۱ و لیسترنج ۳۹۲، [3] رک به زبدة ۲۵۱ و س ۶ ببعد — فقط آ: تادیب (بجای تعلیم)، [4] آ: بآب —، [5] اک متن، [6] از روی با دیب، [7] ب: —، [8] ک: بهد (بجای بهدی)، [9] ک: کمیاء، آ: بمناکماء، آ ب: اک متن

حُظوظِ ایشان خواہد اتصالاتی نہاد کہ تاثیرات آن ایام دولت مارا ع
ہمہ بشارت اقبال و کامرانی داد،

و دودمان محتشد مارا از آن چراغہای نورانی روشنائی بخشید کہ شاہ اختران بسان درویشان دامن شعاع باز داشتہ نورِ فروغ آن خواہد چیدہ (ورق ۳۰۴) (۳۰۴ل)
بشکرانۂ این درجۂ شرفی کہ خورشید وجود مارا در نوبہار جوانی و نوروز جہانبانی کرامت فرمود و گلستانِ عہد مارا بدین شگوفہای نودمیدہ شمیم عنبر نسیم فزود بر ما فرض عین است کہ مردم دیدہ جہان بین را در اطراف عالم طواف دہیم و بچشم عقل و نظر بصیرت نگاہ کنیم و در آن مملکت کہ مصلحت دانیم قرۃ العینی نصب فرمائیم، بحکم این قضیہ رای عالم آرای اقتضا فرمود کہ فرزند اعزّ ارشد [ارجمند] درّۃ تاج السلطنت و واسطۂ عقدِ المملکت غیاث الدّنیا والدّین امیرزا بایسنغر بہادر کہ از غیثِ رحمتِ غیب دُرّیست کہ تاج خلافت را آب دہد، و مہریست بر سپہر دولت کہ نگینِ سلطنت را تاب بخشد، دربارۂ او تازہ انعامی ارزانی داریم و مملکتی وسیع بتوّاب او سپاریم، و امرای شجاعت پیشۂ ضرغام اندیشہ و وزرای صاحب کفایت صابی درایت در دیوان او جمع فرمائیم، و علماء عالم و فضلاء بنی آدم و ظرفای متفطن و شعرای متفنن در سلکِ ملازمان او تعیین نمائیم، بنابران

۱ک: خطوط، ۲ک: فقط در آ، ۳ک: زبدۂ ص ۲۵۱ س ۱۵، ۴ک: زبدہ (۲۵۱ ب)؛ درین وقت بہ مقتضی اجلی القوس بار دیگر مابال [زمال] و معاملات حالی کہ بہ پیشتر تحت تصرف حکام جاوید بے قران کہ فرزندان امیر اغزن شاہ بودند اعنی طوس و مشہد و ابیورد و شلمغان و یارود [یاردو] و در [در] پنجہ (پنجیہ) بادشاہ طغاتیمور و بعد از و امیر ولی حاکم بودہ ش استراباد و کبود جامہ و توابع و مضافات بہجت اخراجات دیوان خاصہ ابقاہ اللہ تعالی و دولۃ اللہ عزہ ارزانی فرمود — در آ کلمہ مقدس را ندارد — ک بب: اسلمان (بجای سلقان)، — آ: سلمان، ق: Salmakan — در آ مازندران استراباد دارد (بجای مازندران و استراباد) — ق: Schemâsan — برای شاسمن رک بہ یزدی ۱ ۵۴۸ و لیسترنج ص ۳۷۸،

کشاد و عنانِ اختیارِ عالمیان بقبضهٔ اقتدارِ او داد بعینِ بصیرت در حقیقتِ
وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا تأمّلی بسزا فرمود و از مضمونِ وَأَحْسِنْ كَمَا
أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ تجاوز نمود و عمومِ خلایق را از حسنِ اشفاق بهره مند
گردانید خصوصاً فرزندان و قرابتان (کذا) را بسلطنتِ ممالک رسانید، و هر
شهری که بخطبهٔ همایون و سکّهٔ میمون مزیّن بود بدو دلتمندی که بآثارِ عقل اهتدا
و بانوارِ عدل اقتدا داشت رجوع فرمود، و چون وفورِ اقبال و ظهورِ اجلال
در فرزندِ سعادتمند ثمرهٔ [1] شجرهٔ سلطنت و نهالِ باغِ خلافت، واسطهٔ
عقدِ سلطانی و رابطهٔ سلکِ جهانبانی محرّ الدنیا والدّین میرزا بایسنغر بهادر
آنحضرت مشاهده نمود و فروغ آفتابِ دولت در جبینِ مبینِ او معاینه بود
شکرِ مواهبِ الٰهی به ادا رسانیده مضمون کلامِ دُرر نظام بر زبان گذرانید که:
سپاس بیقیاس حضرت خداوندی را که تاج سرافرازی مارا بلعل و یاقوتِ
اولادنا اکبادنا مرصّع ساخته از افسرِ خورشید گذرانید، و قطراتِ سحابِ نسبِ مارا
در صدفِ شرفِ دُرهای عالم افروز گردانید، و از افقِ تفوّق ماچندین نیّرِ
آفاق گیر طلوع یافت که از هریک نظرِ مهری بر ذرّاتِ ذرّیاتِ آدم تافت،
و در طالعِ مسعودِ ما با جتماعِ این کواکبِ سعود که مشتری سعادتِ ابدی از

---

[1] از زبده ۲۵۰ ب سطر آخر، [2] زبده: دولت، [3] زبده: سلطنت،

[4] در زبده ۲۵۱ ا تا ۲۵۳ ا بعضی عبارات این کلام را بصیغهٔ غائب بیان کرده است، صاحب مطلع این عبارات را از نو ترتیب داده و کلامی مطوّل در باب وحدت داری (ص ۲۹۴ س ۱۲ تا ۲۹۹ س ۱۰) بظاهر از خود برو افزوده بصورت خطبه از سلطان شاه رخ می آرد، عبارات زبده را که به عبارات مطلع فی الجمله مطابقتی دارد در حواشی نشان داده شده است، و رقی نیز جزء شماره ولایات (رک به ص ۲۹۴)

چیزی از "مضمون کلام دُرر نظام" نیاورده است [5] رک به مقدمهٔ سلطان بن المکرّم در حماسهٔ داویه هند ۱۳۳۲ ص ۴۰ [6] فقط آنرا نظری

بدار السلطنه هرات رسید و بشرف ملازمت حضرت خاقان سعید مشرف گردید بیت

فرخ رخ آن پدر که چنین باشدش پسر خرم دل آن پسر که چنین باشدش پدر

و باتفاق[1] نور حدقه سلطنت و نور حدیقه خلافت یعنی برادر کامران کامگار میرزا بایسنغر بهادر ملازمت پایه تخت فرقدسای بجای آوردند، آفتاب دولت از مشرق سعادت بر اطراف مملکت تافت و چشم جهانیان از فروغ طلعت این دو قرة العین دین و دولت روشنی یافت، بازوی دولت از اعتضاد[2] دو شاهزاده خورشید طلعت جمشید رایت قوی شد، و پشت سپاه[3] دین بدو شهسوار میدان کین متین گشت بیت

جهانرا دولت اینست مقصد فلک را اصولت آنست مقصود

و ملک بخش کشور کشای و دو خورشید طلعت مشتری رای پیش تخت پدر ایستاده، آنحضرت بزبان حال شکر ملک ذوالجلال بجا آورد شعر

نِعمَ الآلهِ علی العبادِ کثیرةٌ وَاَجَلُّهُنَّ نجابةُ الاولادِ

ذکر ولایاتی که حضرت خاقان سعید بفرزند سعادتمند میرزا بایسنغر عنایت فرمود

حق تعالی و تقدس چون ابواب سعادت بر روی دولت حضرت خاقان سعید

---

[1] اولش در زبده: ازین بخت و طالع مسعود در سراة - کشند شادمانه پدیدار [بدیدار] یکدگر،

[2] قبلش در زبده افزوده که اتفاق و موافقت و اتحاد و مصادقتی که میان این دو برادران یعنی میرزا الغ بیک و میرزا بایسنغر بود بصد درجه از دیاد پذیرفت، [3] زبده: سوار، [4] زبده: ولایتی،

[5] آ،

امیر بسطام جاگیر کرا از عظمای امرای قدیمی عراق عجم بود و در سلطانیه وارد بیل تا حدود گیلان و ارّان و مُوغان با خیل و حشم و عبید و خدم بیلاق و قشلاق
(۳۰۳ب) می نمود درین ولا طریق خدمتگاری مسلوک داشته بدار السلطنه هراة آمد و همچنین تاج الدوله برادر امیر گیومرث رستمداری از رستمدار و نصر الله صحرائی از ساوه و شاه ویس پسر سلطان تواچی از طرف غزنین رسیدند و بانواع عنایت و عاطفت مخصوص شدند و هم درین ایّام از جانب امیر قرا یوسف پیک و مکتوب مشتمل بر سلوک جادهٔ دولتخواهی بدرگاه شاهنشاهی آمد، و سیّد عبد الکهف برادر سیّد عبد اللطیف از جانب مکّهٔ معظمه زادها الله تعالی شرفاً [و] توقیراً با مکتوب حاکم مکّه رسید و حضرت خاقان سعید بیت

آن خسروی که هر که زمین بوس او کند بر فرق آسمان نهد از افتخار پای

همه را بانعام پادشاهانه و اکرام خسروانه اختصاص داد،

و درین اثنا دُرّ درج سلطنت و دُرّی بُرج خلافت بیت

شاهی که مملکت ز جمالش کمال یافت عالم ز نور رای منیرش جمال یافت

میرزا الغ بیگ کورگان از طرف ماوراء النهر بخراسان آمد و دوازدهم رمضان

---

۱ زبده: است و خیل و حشم انبوه دارد، ۲ زبده: و هم درین ایام گیومرث رستمداری از روی اخلاص و خدمتگاری برادر خود تاج الدوله را پیش بند کی حضرت فرستاد — برای گیومرث بیستون رستمداری رک بزرآمباد و مازندران، ۳ زبده: اویس، ۴ زبده: درین اثنا قرا یوسف باعرضه داشتی که مضمون ان محرر مخبر از حقیقت صدق [صدق] طویت [طویت؟] و خدمتگاری و خلوص اذعان و فرمان برداری بود رسید (ظاهراً بهمکی از جانب قرا یوسف" بجای "قرا یوسف" باید خواند: ق هم مطابق است بمتن)، ۵ ک: کعبهٔ، زبده: از حضرت مکه شریفه شرفها الله تعالی (بجای از جانب الخ)، ۶ زبده: درج السلطنة والجلال، ۷ زبده: برج العظمة والاقبال، ۸ زبده: بغیث الحق والدین الغبیک کورگان .... در اواخر شعبان المعظم سنه سبع عشر و ثمانمایه از دار السلطنة سمرقند متوجه گشته در دوازدهم رمضان،

قیمت[1] خاک جُناباد در عیونِ خاص و عام
بهتر از کحلِ صفاهان شد که گشت او را مُمِر*
یکسر آمد تا وثاق قرّة العینِ رسول
مایهٔ مجد و معالی حاوی فضل و هنر
میر زین العابدین آن کز سیادت آمده[3]
پرتو نورِ سعادت از جبینش چون قمر[4]
در خورِ بزمِ سلاطین شاه را طوئی کشید
آنچنان کاوصاف او از هر چه گویم بیشتر*
گشت شاه از خدمت او خرّم و خندان و شاد*
[5]در نوا[6] زش قفل بکشاد [از دُرِ دُرج دُرر*]
شد بفیروزی و دولت کامیاب و کامران[7]
رایتِ کشور کشائی باز سوی مستقر

و بیست و دوم رجب* در دار السلطنهٔ هراة نزولِ اجلال[8] فرمود[9]، و میرزا بایسنغر که در هراة قایمقام آنحضرت بود شرایط نثار و پیشکش تقدیم نموده بشرف اعز از سرافراز شد*، و سرداران اطراف و گردن کشان اکناف روی بدرگاه همایون و درگاه میمون نهادند* و ابواب سعادت بر وجوهِ دولت خود کشادند،

---

[1] ک: قسمت، [2] ک: اورا بصر، آ: تصحیح از روی نسخ دیگر، [3] آ: لامعست، ب: لایح است، [4] ک: بشرف، تصحیح از روی آ، ش ک: بیح . . . . ، تصحیح از روی ب، [5] آ: وخوش، ب: جوکل، [6] ش ک (ناقصا): زش قفل بکشاد، آ (ناقصا): قفل بکشاد، تکمیل مصراع از روی ب، [7] آ: کامجوی، [8] فقط ک: دوشنبه الخ، زبده: در روز دوشنبه ثانی عشرین رجب المرجب سنه سبع عشر و ثمانمایه، [9] آ: جلال، [10] زبده ـــ ق مطابق متن، [11] آ: نهاده،

وعراق ضبط فرمود و ولایات بارباب استحقاق تفویض نمود پای عزیمت در رکاب معاودت آورده عنان دولت بسمند جهان پیمای داد و از تختگاه فارس بدارالعبادهٔ یزد آمد، و ازراه بیابان بقهستان خراسان عبور نمود و در قصبهٔ جُنابد بوُثاق مرتضای اعظم افتخار اعاظم الوزراء فی العالم امیر سید زین العابدین نزول فرمود، و سید مشار الیه خدمات پسندیده بتقدیم رسانید وانواع تحفه و بیلاکات لایق برسم پیشکش گذرانید چنانچه مولانا مقری قهستانی در قصیدهٔ شرح آن میگوید ابیات

فتح شد ملک عراق و نصب گشت اعلام دین
خصم رازان فتح کسر، احباب رازان نصب جبر
آنکه از صدمیل کرد انکار فعل و قول شاه
شد - چو پیش آمد - ز بیمیلی چشم و گوشش کور و کر
کار کار دولتست آنرا که دولت داد حق
کی رسد در کار او از زمرهٔ باطل ضرر
رنج راه و عین تاریکی سکندر را نصیب
خضر را روزی ز عین آبحیات آمد مگر
تلخی حرمان شیرین قسم فرهاد آمده
کام شیرین کرده خسرو در صفهان از شکر
خسرو اعظم بقهستان در آمد از عراق
فتح و نصرت در رکاب اقبال و دولت راگر

---

۱ دبده: بدارالعباد، ۲ ک دبا (دو قصیده تا آخر ابیات یعنی باز سوی متقری ندارد ۳ دیگر نسخ: مرتضی - در زبده ذکر زول جنابد و متقری و قصیده اش نیست ۴ آ: فرود آمد و مرتضی ۵ فقط آ: داده اند ۶ ک آ: باطل ۷ ب: مثل متن ۸ آ: آبحیوان ب: آب حیوان آبخور،

همانا صفای نیت، وخلوص طویت بنده بر ضمیر منیر روشن باشد که (ورق ۳۰۳ ر) (۳۰۳ر)
اگر همه عمر بشکر وار کمر خدمت بسته دارد شکر یک مرحمت شاه نتواند که بجای آورد قطعه

چو طوطیان سخن گو اگر شود هردم بشکر شاه جهانم شکر نثار زبان
هنوز گفته نیاید ز صد هزار یکی گرم بهر سر موئی بود هزار زبان

وآنحضرت بر کمال عقل و دانش او آفرین فرمود، وارکان دولت فارس را بمتابعت او ترغیب نمود،

واهالی آن مملکت روی بخت وسعادت بخدمت درگاه شاه آوردند وشاهزاده در مستقر عز وجلال دست دریا نوال کشاد و دربارگاه جمشید احتشام بار خواص وعوام داد، ودرارتفاع قدر وانتشار ذکر و علو مناقب وسمو مراتب دوستان انصاف ودشمنان اعتراف آوردند ع ۱۰

والفضل ما شهدت به الاعداء

ذکر معاودت خاقان عالمستان بجانب خراسان و آمدن میرزا الغ بیگ از طرف سمرقند

حضرت سلطان آفاق چون بفروغ رای آفتاب اشراق ممالک فارس

لک ک: همان، آ و ذ بده مثل متن، لد فقط آ، در ز بده بعد ش همین طور چند فقرات دیگر را هم بزبان شاهزاده بیان نموده، لو فقط آ، لز آ: ملک، اک: مملکت، لح ز بده (۲۴۹ ب): وچون امیرو امیرزاده بدان مخطیر متعین شدند ایلچی فارس بخدمت درگاه همایون ... روی نهادند سرداران اطراف وگردن کشان اکناف در صریح حرمت بارگاه معظم ... باطوعت گردن گرفتند (بیاض بهر دو جا از من) بهمت ملکانه ونظر پادشاهانه روز بروز رایت دولتش افراخته تر می گردد وبهمراه (؟ همواره ؟) در مسند عز وجلال دست بر نوال کشاده، لط ز بده، م ز بده: مراجعت حضرت سلطنت شعاری بدارالملک هراة، ن فقط آ،

وفرمود که اعتماد دولت بر معرفت مقادیر سپاه و حشم و مراتب عبید
وخدم است و اعتضاد مملکت برعایت دقایق امور جمهور و استحکام حدود
وثغور و اهتمام باحوال رعیّت و انتظام دین و دولت، و لله الحمد که استحقاق
آن فرزند سعادتمند زیادت از آنست که محتاج باین سخنان باشد امّا از راه
شفقت پدرانه نصیحت بادشاهانه می رود:

می باید که چنان سازد که رعایا در ظلّ رافت مرفّه حال بدعا اشتغال نمایند و لذت امنی
وحلاوت انصاف[1] بذوق جان دریابند، وحکم جزم کند که ثواب جز طریق عدالت نسپرند
ودر تحصیل اموال دیوانی از قاعدهٔ معهود نگذرند و نام نیک که مجدّد طراوت ملک، و
دعای خیر که مؤکّد اساس دولت، و ثنای جمیل که جمال چهرهٔ جلالت[2]، و ثواب جزیل که
موجب کمال سعادت است حضرت ما و آن فرزند سعادتمند را حاصل شود بیت

تا حیّت[3] نام نیک شود از تو منتشر ‌ ‌ ‌ تا ذکر[4] فعل خوب بود از تو یادگار

اگر خواهی که نواحی دولت در قبضهٔ اقتدار تو آمده رغبت رعیّت در متابعت
زیادت شود و از ملوک آفاق بمکارم اخلاق مستثنی شوی آخرین[5] قاعده که شنیدی
کار کنی و ازین تجاوز ننمائی.

شاهزادهٔ جوان بخت زمین خدمت بوسیده بدآن اعزاز و سلطنت
به دارالملک فارس یعنی شیراز اهتزاز نمود و روی نیاز بر زمین اخلاص سوده گفت بیت

من آن کمترین بنده ام شاه را ‌ ‌ ‌ که بوسم همی[6] خاک درگاه را
بموسیدن خاک درگاه شاه ‌ ‌ ‌ سر از دم خیمه بر تارک مهر و ماه

---

[1] فقط ک: انصاف، زبده مثل متن، [2] زبده +: و رسم قدیم، [3] زبده: سیادت، [4] ک: تا، دیگر نسخ و زبده: تا،
[5] ک: یا، زبده مثل متن، [6] از روی زبده نوشته شد؛ درک نظاره دو بظاهر در دیگر نسخ هم ندارد از آن روی که هنگام
مقابلهٔ متن چیزی ثبت نشده، ق ص ۲۰۵ س ۲۴ مؤید زبده است؛ [7] زبده: همین؛

ده هزار سوار ملازم او معین گشتند، و آن ولایت از طرف غربی تا خوزستان و از جانب جنوب تا هرموز نامزد او شد، و دران ایام* امیر مضراب را عارضهٔ عارض شد که اطبا از علاج آن عاجز آمدند و مرغ روحش از تنگنای قفس قالب بفضای جانفزای عالم ارواح پیوست بیت

ازان سر[۱] آمد این قصهٔ دلآویز که چون جا گرم کردی گویدت خیز

آنحضرت[۲] بازماندگان او را رعایت نمود، و میرزا ابراهیم[۳] سلطان* را طلب فرمود،

ذکر سیورغال فرمودن مملکت شیراز بشاهزادهٔ عالی شان میرزا ابراهیم سلطان*

رای آفتاب اشراق سلطان آفاق اقتضای آن فرمود که خورشید سپهر مملکت و ماه آسمان سلطنت میرزا ابراهیم سلطان البسلطنت مملکت[۴] فارس و توابع تعیین فرموده و خطا

۱ه زبده + : امیر مضراب بهادر بر موجب فرمان اطبا (بضبط) و نسخت آن مشغول گشتند .... و رایات بضبط بند کیے حضرت برعزیمت معاودت بدار السلطنة هراسان حرکت فرمود دران ایام، ۲ه زبده : تنگ، ۳ه زبده : و بندکی حضرت هنوز در حدود آن بلاد بود که خبر واقعه هائله امیر مرحوم مضراب بهادر بر سید (بعد ش گفته است که حضرت سلطنت شعاری ازین واقعه بسیار متالم شده)، ۴ه تا آ ب : سلطان ابراهیم، ۵ه زبده : تفویض حکومت و ولایت فارس و توابع (به) امیرزاده ابراهیم بهادر خلد الله تعالی ملکه و سلطانه، ۶ه آ : ممالک، ۷ه در مطلع ندارد، قیاسًا افزوده شد، زبده (۲۸۴ ب) حضرت سلطنت شعاری ..... فارس با توابع و مضافات و منسوبات آن بدان مفوض گردانیده فرمود که اعتماد دولت و استظهار و استبداد و استقلال تو بمباشرت اشتغال و اشتغال تو بمعرفت معاد بر سپاه و حشم و ارتیاض بمصالح کافهٔ اهم و وقوف بر دقایق امور جمهور و تفحص از عهدهٔ تکفالت و اهتمام بمنافع احوال رعیت و اجتهاد در تقویت دین و ثبات و قراری که در عرض آن منصب تراست زیادت از انست که بر بید اندیشهٔ کبنهٔ آن راه یابد و فکر بدرک آن محیط آن شود ۱۲

آئین سلطنت اقتدا بآبای کرام و اجداد عظام نمایند و اکابر و اشراف آن مواضع را بنظر عاطفت و نشر مرحمت رعایت تمام فرمایند تا خاطر ها بر ولا و وداد منقاد و معتاد شود و سبب آبادانی آن بلاد و دیار گردد، شاهزادگان وصایا شنیده بولایت خود رفتند،

ذکر نهضت همایون بصوب دار الملک شیراز در عین انبساط و اهتزاز

خاطر همایون چون از مهمات ممالک عراق فراغت یافت عنان دولت و سعادت بصوب دار الملک فارس تافت، و فرزند سعادتمند میرزا ابراهیم سلطان را بضبط اغرق گذاشت، و رایت سرعت و اهتزاز بجانب شیراز برافراشت، و چون ماه لوای همایون بطارم سعد و اختر میمون از افق خطهٔ شیراز طالع شد و آفتاب طلعت آنحضرت بر اطراف آن مملکت لامع گشت حکام شولستان و لورستان و باقی امراء و سرداران روی باردوی همایون آوردند و بالتفات پادشاهانه مفتخر و سرافراز گشتند، و اهالی شیراز خاصه و عامه جمعی که پیش ازین شرایط نیکو بندگی ظاهر ساخته بودند بعنایت اختصاص یافتند، و نوئین کامگار افتخار الامرا امیر مضراب بهادر بایالت آن ممالک مقرر شده

ک: نظر، آ بب اک: مثل متن، — صورت فقره در زبده: و باکرشمه احسان اکابر و اشراف آن مواضع را منقاد گرداند و بنظر (بنشر؟) عوارف و نشر صنایع (امادست آورد، بعدش زبده +: و امیر حسن صوفی و امیر شیخ لقمان، بب: طالع، اک: طاعت، آ: رشدند،

زبده: امیر اعظم اعدل ملک الامرآء فی العالم،

آمده بود، و در شمایل او دلایل مردانگی و مخایل فرزانگی پیدا و هویدا می نمود، حضرت خاقان سعید چشم عنایت بحال او داشته و نظر مرحمت بر و گماشته ایالت همدان و قلاع و وجرد و نهاوند و تمام لرستان سیلور غال او فرمود، و فرمان داد که بعدل و داد همت بر آرایش و آسایش جهانیان مصروف دارد، و نگذارد که هیچ آفریده دست ظلم بر روی کسی بر آورد، و ابواب انصاف و انتصاف میان قوی و ضعیف و وضیع و شریف مفتوح سازد، و بحال تجار که طایر آن ممالک آفاق و ناشران مکارم اخلاق اند بواجبی پردازد، میرزا بایقرا آن وصایا بسمع رضا اصغا نمود و مراقبت حدود و محافظت عهود در شریعت جهانداری واجب و لازم و دانسته متوجه آن ممالک شد،

و حضرت شاهرخی روی به ضبط سایر ممالک و نظم باقی مصالح آورد، و ولایت ری را بجانب میرزا ایجل بن میرزا میرانشاه و مملکت قم را بشاهزاده سعد وقاص که هر یک از حدیقه خانی شجری و از شجرهٔ جهانبانی ثمری بودند تفویض فرمود، و حاصل آن ولایات را در وجوه اخراجات دیوان ایشان تعیین نمود، و ابواب نصایح پدرانه بر روی دولت ایشان باز کرده اسباب تجملات (۳۰۲ ب) بادشاهانه برای هر یک مرتب ساخت و فرمود که: در قوانین معدلت و

۱ک: اوایل، نسخ دیگر و زبده: شمل متن، ۲ زبده: ایالت و حکومت، ۳ زبده: بر وجرد یزدی (ا: ۵۸۶ بجد) نام این موضع را شمل متن نوشته است، ۴ زبده: اراش همان الخ، ۵ آ: بر آرد، ۶ زبده: بر یداق و لشکر کنده اخلاق الخ ک: ناشران (بجای اشران)، ۷ آشمل متن، ک: با پردازند، ث فقط در ک، دیگر نسخ: ۸ عنوان این فصل در زبده (۳۰۲ ب): ذکر تفویض ممالک قم بامیرزاده سعد وقاص طاب ثراه، ۹ در زبده درین فصل ذکری از تفویض حکومت ری بمیرزا ایجل نیامده، ۱۰ زبده +: قم و توابع آن، ۱۱ زبده: امانی ۱۲ زبده: و ادار اه مرحمت و مهربانی مثال فرموده ایدتا،

وجنابش بازبرسریر فرمان روائی آن مملکت ممکن گشت واکابر واشراف رَغبَةً وَرَهبَةً سر بر خطِ حکمِ او نهادند وبحکمِ احتساب واستحقاق صنادید دارالملکِ عراق عنانِ عبودیت بکفِ عنایت او دادند بیت

در دستِ ما چو نیست عنانِ ارادتی بگذاشتیم تا کرمِ او چه می کند

واو نیز رعایا را که زیر دستِ عنا و پایمالِ بلا گشته بودند حسنِ عنایت ولطفِ رعایت مرعی داشت وجمعی را که در سوابقِ ایام بر هرگونه اجرام وآثام اقدام نموده بودند نابوده انگاشت، ساکنانِ آن بلاد که از جور وبیداد هر طرف افتاده بودند از عدلِ شامل ولطفِ کامل عزمِ اوطان نمودند، ومیرزا رستم تا در حیلوة بود حکومتِ مملکت اصفهان بموجبِ فرمان مفوّض بنوّابِ دیوانِ او بود،

ذکرِ تفویضِ فرمودنِ ولایتِ همدان ولرستان بمیرزا بایقرا

میرزا بایقرا در غرّهٔ شباب وربیعانِ جوانی در میدانِ پُردلی وپهلوانی

ملک؛ راهبة، ۲ زبده: وامیرزاده بحکم استحقاق مالک ازتمته دارالملک عراق شد، ۳ زبده (۲۴۲ل): واگرچند بعضی ازان بودند که بنسبت اوتخفیات (؟) عظیم وحسات (؟) ظاهر نموده بودند ومخالفت و معاندت قدم گزارده غائب [غایت] حلم ونهایت بخشش وکمال عفو واغضا بامضا رسانید، ۴ زبده اینجا +: وکسانیک بیخ بغی وعدوان بر روزمان در زمین مملکت دل نشا[نده بو]دند بزور بازوی باس وزخم سر پنجه قهر قلعه [قلع] کرد، ۵ زبده +: مزاج طاعت لشکر وحشم که از قانون صحت اخلاص وهواخواهیے منحرف گشته بود بصولت بذیر [؟] از [به ؟] حال اعتدال باز آورد [آورد] . . . . . خللی چند که بسبب مرور وعساکر وباغی گری حادث شده بود بقدر وسع وامکان به نیکوتر وضعی وخوبتر صیاغتے بجای آورد وشهر و ولایت معمور گردانید،

۶ آ و زبده: ممالک، ۷ زبده: بامیرزاده بایقرا اسفزاد نوید،

ونظم ونسق مهمات ملکی فرمود وبضبط ممالک وحفظ مسالک اهتمام نمود، وبعضی لشکریان را بجانب خراسان اجازت مراجعت فرمود، وخزائن خاص وزواهر جواهر ودرر غرر وادانی زرین وسیمین واسلحه هندی ومصری وچینی آلات و فراشخانه بدارالسلطنهٔ هراة فرستاد، وممالک فارس وعراق بارباب استحقاق رعایت فرمود چنانچه بخزال قلم مشکین رقم درمشام ایام عطر سای خواهد نمود،

ذکر تفویض ایالت اصفهان بجانب میرزا رستم بن میرزا عم شیخ

امیرزا رستم مدتی مدید در ممالک ماوراء النهر وولایت خراسان وما زندران ملازم حضرت خاقان سعید بود ودر چند معرکه بمراسم جانسپاری قیام نمود وپیش ازین سالها در اصفهان حاکم ونافذ فرمان بود ودرین وقت چون بتائید یهمین خلاق تمام ممالک فارس وعراق در قبضهٔ اقتدار قرار گرفت ومجددا رؤس منابر ووجوه دنانیر بنام والقاب همایون زیب وزینت یافت آنحضرت حکومت تخت عراق وایالت دارالملک اصفهان بجانب بادشاه معظم میرزا رستم مسلم داشت،

---

۱ درین موضع در زبده (۲۴۱ ب) چند کلمات را درج نموده است که بعد آنکه آتش فتنه اطفا پذیرفت بادشاه مضمون آن را برعایای ممالک رسانید، ۲ ک: زاهر، ۳ زبده +: رکخوت [وتخوت] اثواب، ۴ زبده +: ازخیمه وخرگاه وغیره، ۵ زبده: وامارت جیوش وحکومت فارس وعراق، ۶ آ: عنایت، ۷ زبده: حکومت ممالک اصفهان، ۸ فقط آ ـ؛ زبده: بن امیر عرشیخ نویان طاب ثراهما، ۹ آ: میرزا، ۱۰ ک: ولایت، ۱۱ آ ب ـ؛ ا ک: مثل متن، ۱۲ فقط ک: منان، ۱۳ فقط درک ندارد، ۱۴ زبده: امیر وامیرزاده اعظم رستم بهادر،

بدندان تفکر گرفتند، شخصی که از نازکی اگر در پرده حدقهٔ حور شدی گفتی [بستر] درشت است و دور شدی میل آهن تافته بحور در حدقهٔ او کشیدند، نزدیک بود ازان حرقت و مرض مهلک افتد و موجب جنونی مفرط شود، نوبت سلطنتش بانقضا رسید و دور خلافت او بخلافت کشید، از دور چرخ جفا پیشه و از جور سپهر خطا اندیشه آن دولت منتهی شد و آن سعادت منقضی گشت،

ذکر حالاتی که بعد از فتح اصفهان وقوع یافت

چون دارالملک عراق حضرت سلطان آفاق را مسخر و مفتوح شد و سر سرداران و رقاب گردن کشان در طوق طاعت و حلقهٔ عبودیت آمد آنحضرت لشکر را از غارت منع فرمود و بر مصداق شعر

احسن الی الناس تستعبد قلوبهم فطالما استعبد الانسان احسان

عمل نمود و سایهٔ امن و امان بر احوال خواص و عوام اصفهان انداخت و همه را در حریم عدل و نعیم احسان او سی ساخت و صد هزار دینار رکبکی که نذر (ورق ۳۰۲ر) مزارات فرموده بود بفقراء و مستحقان رسانید و ثلث مال یونت بیل بر عایا بخشید

---

۱ زبدة: لباس، ۲ فقط ک ـــ، از نسخ دیگر و زبدة ثبت شد، ۳ زبدة: از لذت عیش و فائدهٔ حیات نصیبی نماند، ۴ زبدة +: و آن ضرب موجب، ۵ زبدة: غیرت سپهر بی‌شفقت، ۶ زبدة: مبلغ هزار دینار زند [نذر] مزارات فرمود که بفقرا و مستحقان رساند، ـــ با ب اک: رکبکی (بجای رکبکی)، ۷ آ ب: یونت بیل، ما: یونت بیل، صورت فقره در زبدة (۲۴۰ ب): و از سال یونت ئیل که در حوزه دیوان اعلی اعلاه الله تعالی ثلثی بر عایا بخشید، (یونت ایبل بمعنی سال اسپ است، از فرهنگ آنند راج)،

زواهر جواهر و کنوز نقود و طرائف حلی* و لطایف اوانی و ظرائف ظروف[1] و غرایب اقمشه و عجایب امتعه[2] بدست لشکریان افتاد که کثرت آن ثروت هنگامه آزرا در دلها شکست و عدت آن غنیمت دروازه نیازرا بر خاطرها فروبست،

حضرت خاقان سعید را چون این فتح همایون دست داد پشت دولت بمسند سلطنت بازنهاد و رسم ظالمان متهور و قانون عادلان مخیر برداشت و بنهاد[3]، و فتح نامها بممالک ماوراء النهر و ترکستان و کابل و غزنین و هندوستان و خراسان و خوارزم و مازندران و طبرستان روان فرمود و بمراسم شکر الهی قیام نمود،

چون میرزا اسکندر از قلعه بیرون رفت جمعی متعاقب رفته او را گرفته بخدمت حضرت خاقان سعید رسانیدند، و چندان که از و سخن پرسیدند زبان مکالمه بسته بجواب نپرداخت و از انفعال ذمیمه شرمنده سر در پیش انداخته، آنحضرت رعایت صلهٔ رحم فرموده او را ببرادرش میرزا رستم سپرد که جانب اخوة فرونگذارد[4]، و خود نقش* اجرام سماوی و تعبیهٔ شطرنج دوران فلکی[5] مهرهٔ اخوت بوضعی درشش‌در انداخت و نزاد قضا بر بساط دهر منصوبه باخت که جهانیان* انگشت تحیر

[1] ک: ظرایف حلی، ب: ب مثل متن، با: طرائف حلی، اک: طرایف حلی، زبده: ظرائف حلی، [2] زبده +: ونفایس فروش و بصائیه (؟) اسلحه، [3] زبده +: وزفر... [4] شیاب (؟) شیاب وعساق جنول [عقاق خیول]، [5] بعدش در زبده (۲۳۸ لو) عنوان ذیل است: ذکر احوال امیرزاده اسکندر بعد از فتح اصفهان، — ذکر فتح نامها در زبده ندارد، [6] زبده +: ومراسم عصبیت بجای آرد، خونقش کعتبین [7] زبده: فلک عکس تصور آن ضمائر و نقیض اندیشه خواطر بود و زاد قضا بحرب [: بچرب] دستی و دغا مهره اخوت بوضعی درششدر انداخت که مقابران [مقامران] بهفت کردون،

زمین از خونِ مردان موجزن[1] گشت سپر ها خشت و جوشنها کفن گشت[2]

آن روز از صباح تا رواح میان ارواح و اشباح قهرخدائی جدائی میفرمود و میانِ ضارب و مضروب و غالب و مغلوب فرق نبود، از خسته و کشته فضای هامون حکمِ کوه و پشته گرفت و از خوناب کشتگان زنده رودِ اصفهان گونه[3] لاله‌ستان پذیرفت*، عاقبت نسیم فتح و ظفر بر رایتِ حضرت خاقان سعید و زید و علمِ دولتِ مخالف چون بختِ او برگردید و لشکرِ منصور زدبانها بر دیوار نهاده برآمدند و مخالفان از پا در آمدند، میرزا اسکندر با خواصّ خود روی بقلعه نهاد و شب بموافقتِ حالِ پریشانِ ایشان* تیرگی آغاز کرد بیت

برچرخ بناتِ نعش و پروین[4] بستند نقابهای مشکین

و لشکر منظفر بر سرِ دیوارها حصار مشعلها روشن کرده*، آن شب از پرتوِ مشاعل با روز مقابل بود، درین اثنا امیر عبدالصمد گریخته پیش آنحضرت آمد، میرزا اسکندر از فرارِ عبدالصمد آگاه شده آه جگرسوز از درونِ غم اندوز برآورد و سر اسیمه وار قلعه بازگذاشته فرار نمود، علی الصباح که ع

جهان[5] ز شعشعهٔ آفتاب روشن گشت

سپاهِ نصرت پناه پای در کوچهٔ غارت نهاده دست بتاراج برآوردند، چندان

---

[1] زبده: بحر خون زن، [2] زبده +: دلیران سپه بر هم فتاده - صلای مرگ در عالم فتاده * تن از اسپ و سر از تن سرنگون شد - فلک در یا زمین صحرای خون شد * همه روی زمین نشکرف بگرفت - زخون تازه رود ژرف بگرفت *

[3] زبده: از حکم طهارت بیرون شد، [4] زبده: برایشان، [5] زبده: شباب نقش پروین،

[6] زبده: حضرت سلطنت شعاری فرمان فرمود تا مجموع لشکریان و (کذا) بر سرحهای دیوارها مشعلها روشن کردند،

[7] دیوارها و حصار (بجای دیوار ها حصار)، آ: دیوار حصار، ق: موید دیوار ها حصار، [8] زبده: امیرزاده،

[9] در زبده مصراع اول هم دارد: لباس صبح زعکس شفق نلون گشت، [10] زبده: مشعله،

قاصد او رفته و سخن گفته، راضی نشد، و همچنان بر سر عصیان بود و هر روز جنگ می شد و اگر سپاه نامدار بسی بسیار بر بالای دیوار بر می آمدند چون دیوار طرف شهر بیست گز[1] یک انداز بود مردم شهر بزخم تیر بیرونیان را از سر دیوار دور می کردند، و درین اثنا آنحضرت امیر سلطان بایزید برلاس و امیر چقماق شامی را بتسخیر ابرقوه فرستاد،

ذکر جنگ سلطانی و فتح اصفهان

چون مدت محاصرهٔ اصفهان بدرازی کشید حضرت خاقان سعید همت عالی بر اتمام مهم اصفهان مصروف داشته اعلام گیتی ستان بر افراشت، و دوم جمادی الاولی که غرهٔ صباح دولت بود فرمان فرمود تا دلیران و دلاوران چون شیر ژیان و پیل دمان در حرکت آمدند، از نفیرنای و خروش کوس غلغله در طاس نیلوفری نگون گردون افتاد، و آواز نعره و فریاد بقبهٔ پروین و قبهٔ چرخ برین رسید بیت

چنان شد زخم کوس و نعره و جوش که گردون پنبه محکم کرد در گوش

مبارزان چون ابر و باد روان[2] گشته تیر از کمان چون ژاله باران شد[3]، و چون سفیر تیر از تدبیر باز ایستاد و کار بزبان سنان و پیام حسام افتاد و بهادران طرفین و دلاوران جانبین دست در گریبان یکدیگر بدشنه و خنجر کاری ساختند و سرها (ورق ۳۰۲) بر مثال گوی در میدان معرکه می انداختند بیت (۳۰۲)

زهر سو کشته چندانی بر پیوست که راه جنگ بر لشکر فرو بست

---

[1] آ: گز، زبده: فانا انطرف شهر یک انداز بود که قر[یب] بیست گز [گز] زیادت،

[2] یک اک سلطان، آ و زبده مثل متن، نیز رک به یزدی ۱: ۳۱۸ س ۷، [3] زبده: آشوب ما.

[4] زبده: روان شدند تیر از کمان چون ژاله و باران روان گردانید،

افروخته نگردد و خدمتگاران قدیم که بضرورت در آن طرف اندوخته نشوند،
بنابران مولانا غیاث الدین سمنانی که دانشمند متورع بود مقرر شد که باصفهان
درآمده بامیرزاده[1] اسکندر گوید که سخن صلح نظر بر صلاح طرفین و اصلاح[2] جانبین
است تا مملکت خراب نشود و رعیت در اضطراب نباشند. قاضی بشهر درآمده
سخن رسالت عرضه داشت، و میرزا اسکندر از تندخوئی و درشت[3] گوئی و مذمت
و منقصت[4] دقیقه فروگذاشت و از استبداد بی بنیاد هیچ نیندیشید تا موجب
قضای رفته رسید باو آنچه رسید. قاضی باز آمده صورت ماجرا بعرض
رسانید، حضرت[5] خاقان سعید دانست که میرزا اسکندر سخن صلح را بر عجز و
قصور حمل می کند بیهات بیهات شعر

ونحن رجال نرتدی الحلم شیمة ونغضب احیانا فنروی العوالیا

فرمود که علاج مزاج او جز بقهر و دوا پذیر نیست و جز بشمشیر و رمح[6] مواد فساد او جز بشمشیر و رمح تدبیر نه،
بعد از چند[7] روز میرزا[8] اسکندر را میر توکل قرقرا که[9] بزرگ ترین امرای او بود
و بدیانت و دانش آراسته و محمد بیگ را با دوسه[10] اسپ پیش آنحضرت فرستاد و التماس
نمود که آنحضرت عود نمایند[11] تا من بفراغ خاطر پیش ایشان آیم، آنحضرت فرمود که اگر
پیش[12] ما آید او را عزیز داریم و اگر نمی آید بطرف یزد یا همدان رود، ما راه او باز دهیم،

---

[1] با ب ت آ: بامیرزا، زبده مثل متن، [2] فقط آ: صلاح، زبده مثل متن،
[3] در زبده صراحة ذکری از درشت گوئی و مذمت و منقصت نیاورده است، [4] زبده: حضرت
سلطنت شعاری را در خاطر آرد، [5] ک: شمة، [6] ک: فنروی، زبده: فنروی، ب:
فروی، با: فیروی، [7] ک: الغوالیا، زبده مثل متن، [8] ک زبده: جسم،
[9] زبده: دوسه روز دیگر امیرزاده، [10] زبده: ـ، [11] فقط ک: سر، زبده: سر،
[12] و دیگر نسخ: نماید،
(زبده: یا ذکر رفتن من بعد از ان پیش ایم) [13] زبده: می آید،

لطف الله ناوان را که برچنین امر بی تحقیق اقدام نمود و یکنه بخشی را عزل فرمود و امیر سید علی ترخان را بحکومت آنجا تعیین نمود و فرمود که (ورق ۳۰۱ ر) آن خدر (۳۰۱ ر) را تحقیق کنند،

دیگر از ولایت تستر قاصدان دندی سلطان دختر سلطان اویس رسیده اظهار انقیاد کردند، آنحضرت ایشان را نواخته اجازت فرمود،

دیگر در وقت عزم محاصرهٔ اصفهان عبدالله پروانچی و علی درویش را بجانب کاشان فرستاده بودند، ایشان رعیت را ایل ساخته آن ولایت را ضبط نمودند و عرضه داشت رسید،

ذکر فرستادن مولانا غیاث الدین قاضی سمنان باصفهان

در اثنای محاصرهٔ اصفهان بسمع همایون رسید که میرزا اسکندر از حرکات خود پشیمان شده باز خطبه و سکه بزیور القاب آنحضرت آراسته می سازد، حضرت خاقان سعید را رافت پادشاهانه و مرحمت خسروانه بهانه می طلبید که او را نصیحت نموده براه خیر دلالت کند تا باشد که از خواب غفلت بیدار شده دیگر آتش حرب

---

۱ فقط ک ـ، امری، ۲ آ: آن (بجای آنجا)، ۳ زبده: بتحقیق این معامله کنند، ۴ زبده: بشستر، ۵ زبده ـ، لین پول ص ۲۴۷ ذکری از Tandu زوجه شاه ولد نبیرهٔ سلطان اویس آورده است که تا ۸۱۹ھ در واسط و بصره و شوستر فرمان روائی کرده، بظاهر دندی سلطان همین است اما چطور ممکن است که دختر سلطان اویس زوجه نبیرهٔ اش باشد ـ درحقیقت ویست دختر حسین بن سلطان اویس رک به ص ۲۱۵ ح ۷، تاریخ وفاتش برص ۲۹۹ مذکور است، ۶ زبده ـ، ۷ زبده: ایشان بدان طرف رفته کاشان را گرفته بودند و آن مردم سر بانقیاد در آورده، ۸ زبده: و دران ایام باردوی همایون رسیدند، ۹ زبده +: باستیصال بندگان قدیم و قهر خدمتکاران دیرینه رخصت نمیداد بهانه میطلبید،

وهر زمان نقصان به اصفهانیان رسیده قوت لشکر منصور زیادت می شد،
اصفهانیان لاف جلادت زده بیرون می آمدند و مبارزان دلاور پیش میرفتند،
اوّل بسر[1] تیر یکدیگر را نگاه میداشتند و تیر و کمان گذاشته تیغ و سنان برمیداشتند
و ریش و گریبان گرفته سر موئی در جنگ فرو نمیگذاشتند، تا مدّت محاصره
به پنجاه روز کشید،

[2]و در آن ایّام از اطراف ممالک اخبار بدرگاه جهان پناه رسید، اوّل
میرزا الغ بیگ از ماوراء النهر شیخوی[3] قراوناس را فرستاده حکایت قتل امیر
موسی[4] و امیر محمد تابان و امیر علی توچین بر دست میرزا احمد میرک* چنانچه
گذشت[5] بعرض رسانید، آنحضرت بر قتل آن[6] امرای نامدار تاسّف خورد
وفرمود که قضایای عراق پیش نهاد همّت عالی است چون فراغی روی نماید
درمستقرّ دولت تدارک آن شود، انشاء الله تعالی*،

دیگر نوکر یکنه بخشی از شیراز آمده عرضه داشت که امیر لطف الله[7] بابا[8] تیمور
(کذا) امیر جلایر شاه[9] بقتل آورد بگمان آنکه جلایر شاه خروج خواهد کرد آنحضرت

---

[1] زبده: بزخم، [2] عنوان این فصل در زبده: ذکر اخباری که دران ایّام از اطراف ممالک رسید، [3] آ: شیجوی، با: شیخی، اک: شیخون، زبده: سجون، ق: schikhouin، [4] زبده: [5] دیگر نسخ مطلع: امیرک احمد [6] رک ص ۲۶۳، [7] آ: بنوه، [8] زبده: نوکر مخدوم زاده مغیث الحق والدین الغبیک کورکان را رعایت نموده باز گردانید، [9] زبده: بویا تیمور [حواشی: لویا تیمور] [10] این عبارت که محدود بقلابین است فقط در ک ندارد و از روی آ نوشته شد، [11] با بب اک: برلاس را، در آ این کلمه را جلایر شاه نوشته است بهر دو موضع درین سطر، [12] زبده: بعضی جنان بلطف الله رسانیدند که جلایر شاه خروج خواهد کرد (کذا) دیگر در خلال این احوال وشیراز را باز گرفت (کذا) لطف الله تحقیق این سخن ناکرده این معنی باور کرده و فرصتی نگاهداشته جلایر شاه بقتل رسانید،

کولویان[1] وکلانتران باتّفاق شیخ[2] محمد سارق[3] که داروغهٔ میرزا اسکندر بود فکر عاقلانه کرده گفتند: شک نیست که آنحضرت اصفهان را فتح خواهد فرمود و ما را استدعا نمود، اگر پیشتر کسان فرستاده صورت دولتخواهی عرضه داریم خدمتی بجا آورده باشیم، برین اتّفاق پسر میرزا اسکندر و پسران امیر[4] عبد الصمد و شیخ یساول و یوسف توربچی و داراب[5] را که جماعت معتمد میرزا اسکندر بودند گرفتند و خطیه و سکه بنام و القاب همایون آراسته تحف و هدایا بدرگاه عالم پناه فرستادند، حضرت خاقان سعید بکنه[6] بخشی و لطف[7] الله بایا تموز[8] را به ضبط اموال و حکومت آن مملکت تعیین[9] نمود[10] و امیر حسن[11] صوفی و امیر جلبانشاه[12] برلاس را بجهت آوردن پسر میرزا اسکندر و پسران امیر عبد الصمد روان فرمود،

درین ولا سلطانشاه چهره که معتمد[13] میرزا اسکندر بود و ضبط برجی معتبر می نمود نوکرانش[14] نمکحرامی کرده اورا کشتند و بارد وی اعلی آمدند، و هر روز

---

[1] ک: کولیان، آ ب: مثل متن، زبده: اصول و اکابر و اشراف شهر بجای کولویان و کلانتران، ق: Kalori (برای این کلمه رک به ق ص ۱۷۱ حاشیه) [2] آ: زبده: سارو کر حاکم و داروغه شهر بود و امیرزاده اسکندر را و را در شیراز گذاشته، ق: Aarik، [3] فقط ک: میرزا، زبده (و دیگر نسخ مطلع): امیر [4] زبده: دارا، ق مثل متن، [5] ق: Behneh، [6] آ با ق زبده: لطف الدین بابا تیمور، ب ب: مثل متن، اک (بهرجا): بیان تیمور، [7] زبده +: مقرر کردانید بدان طرف روانه فرمود، [8] زبده: محمد، ق مثل متن، [9] با (بهر موضع): جلبانشاه، ب: جلپانشاه، (ودر سطور ذیل گاهی جلپانشاه و گاهی جلبانشاه)، ق مثل متن، [10] زبده: ـ، [11] زبده: عمده، [12] عمده [عدهٔ] نوکران و عمده استظهار ملازمان، [13] زبده: نوکران سلطان شاه بجنا بوقا والتوان شیو، [14] درین موضع متن نسخهٔ زبده اضطرابی دارد،

قفای هزیمتیان شتافتند، خلقی بسیار بقتل آمد، و میرزا اسکندر زن و یک شد که بدست آید بهزار حیله باصفهان در آمد، و موکب منصور بظاهر اصفهان فرود آمد*، و در آن مقام شیخ وردی از قلعهٔ شهریار و بایزید پسر امیر بسطام از قلعهٔ سلطانیه بدرگاه عالم پناه آمده بعنایت سرافراز شدند،

درین اثنا ناگاه سیصد سوار پوشیده از دروازهٔ برانغار بیرون آمده* آهنگ جنگ کردند، امیر الیاسخواجه در برابر آمده* بسیار بقتل آورد و باقی مقهور و مکسور بشهر گریختند، اما امیر الیاسخواجه را زخم رسید، حضرت خاقان سعید فرمود که دیوارهای حصار بطناب پیموده براماء بخش کردند چنانچه کسی بیخبر از شهر بیرون نتواند آمد، چهاردهم ربیع الاول* لشکرهای جهان تومان و قشون قشون پیرامون شهر فرو گرفتند،

ذکر فتح دار الملک شیراز و شرح آن

چون خبر موکب همایون حضرت خاقان سعید بدار الملک شیراز رسید*

لک: بهزا، ۲ زبده (۲۳۱ ر): بعد ازان چون حضرت سلطنت شعاری . . . . کوچ فرموده از طرف شهر آمده از طرف چراتقا [ر] امیر فانه شیرین (کذا) و سید حسام و باقی امراکار های مردانه کردند بدی حضرت احتیاط دیوار و شهر بند اصفهان کرده بظاهر شهر فرود آمد، — با اک ب: همایون (بجای منصور) آ: میمون، ۳ ک ق زبده: دردی (تصحیح قیاسی است) ۴ زبده: درخلال این احوال ناگاه ناخبر از طرف بوانقاریل [پل؟] دروازه کشاده الخ، ۵ زبده +: ازان طرف نزدیک بود فی الحال سوار گشته در مقابله ایشان آمد، ۶ زبده: یکشنبه چهارم ربیع الاول سنه سبع وعشر وثمانمایه، ۷ تومان = ده هزار مرد (ق) ۸ قشون = صد مرد (ق) ۹ زبده: برمثال طوق بیراهن [پیرامون]، ۱۰ زبده: سبب، ۱۱ زبده: در پنجشنبه هر دهم ربیع الاول مذکور خبر رسید که اهالی . . . رس [شیراز؟] چون از مقدم همایون خبردار گشتند،

ومجروحان شنیده حیرت بر مستولی شده آتش غیرت در نهاد او زبانه زد و اوصفات احوال سپاه نصرت شعار آمارات فتح وظفر مشاهده کرد و علامات زوال اقبال بر وجنات آمال خویش معاینه دید و ارکان دولت خود را بخلوت طلبید و مشورت نمود بر آن قرار دادند که باتمام سپاه بیرون آیند، لشکری چون ذرات آفتاب فراوان وچون قطرات سحاب بی پایان بیت

لشکری بحر سیل موج شکوه ثابت و پایدار همچون کوه
همه بهرام طبع و کیوان هوش همه پولاد ترک و آهن پوش

از شهر بیرون آمدند و ندانستند که بیت

هر کرا بخت رهبری نکند کوشش و جهد یاوری نکند (۳۰۰ب)

حضرت خاقان سعید فرمود که کوركای جنگ کوفته و دلاور افی چون قضا نافذ عزم برباد پایافی چون عمر بسکر و روی بقهر اهل شهر آورد و بیت

بحکم شهنشاه گردون شکوه بجوشید لشکر چو دریا و کوه

چون صفهای طرفین ولشکرهای جانبین راست شد میرزا اسکندر صولت و صدمت لشکر منصور دیده دانست که تاب مقاومت نمی آرد سرداران عراق و گردن کشان فارس یراق واتفاق کرده ع

بجز پشت دادن ندیدند روی

وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا برخوانده روی برتافتند ولشکر منصور در

---

۱ آ: پناه، ۲ مطلع: سیل بحر، زبده: سیل ع بحر، ۳ زبده: مخالفان، ۴ صاحب زبده درین موضع کلام راطولی داده است و در اثنای آن گفته که بحکم شهنشاه امیرزاده اعظم امیرزاده ابراهیم و امیر دولت خواجه اسحاق [ایناق] و امیر سید علی ترخان نامزد [این هم شدند] * و امیر فرمان شیخ نیز با طبقه لوکران و خاصکیان متوجه [سیدان جنگ] شدند، ۵ آ: فولوا، ۶ ک و زبده مثل متن، ک: به قرآن مجید، ۱۷ (سوره بنی اسرائیل): ۴۹، ۷ ب ک آ: لشکر نظر (زبده: لشکر منصور)

ودلیران میدان نام ونگ چون شعشعهٔ[1] آفتاب در اضطراب آمد، میرزا بایقرا که از جفای برادر دلی پُر آذر داشت چون آتش خروشان ودریای جوشان گشت، امراء امیر جلبانشاه برلاس ولطف[2] الله بایتمور* وخضرخواجه پسر[3] امیر شیخ علی بهادر وتوکل باورچی وعلیشاه آزاد که هریک[4] بنوک پیکان کوه گداز سوار[5] را برزین وزین را براسپ و[6] اسپ* را برزمین دوختی وبرتیغ صاعقه فعل آتش جهانسوز در اطراف معرکه برافروختی حمله کردند، مبارزان اصفهانی در حملهٔ[7] اول محل خود بازگذاشته روی بحملات[8] آوردند وبهادران سپاه منصور در عقب ایشان ریختند[9] وبتیغ جهانسوز وخدنگ آتش افروز خاک[10] معرکه باخون برآمیختند*،

امیر لطف الله بر سر پُل ایستاده حشمیان[11] را می گذرانید وچندانکه یاغی قصد او کرد همه را بزخم شمشیر بازگردانید، واز آن طرف امیر عبدالصمد وامیر جنید حملهاء بهادرانه نمودند امّا لطف الله را از سر پل دور نتوانستند کرد، وه زخم شمشیر باو رسید وشمشیر[12] او شکسته همچنان جنگ میکرد*، عاقبت اصفهانیان گریزان شدند ودلاوران حشمیان را بارد وی همایون[13] آوردند،

میرزا اسکندر از شکستی که در صدمهٔ اولی بلشکر او رسید واحوال کشتگان

---

[1] فقط ک: شعله، زبده مثل متن، [2] آ آک ق: لطف الله بایتمور، (در زبده مصحفا: لطف الله بن ویا تمور ـــ اما بایتمور بجای ویا تمور در موضعی که می آید برص ۲۷۳ س ۷) [3] ق ـ (زبده پخضرخواجه امیر شیخ علی بهادر) [4] در زبده این فقره فقط در صفت امیر جلبانشاه آمده است، [5] ک: سور [6] فقط آ ـ [7] آ زبده: وهلهٔ [8] رک به حاشیه ۲ صفحه سابق، [9] آ: در ریختند، با مثل متن، [10] زبده: کوهها محلات را از خون همرنگ طبرخون کردانید: [11] با: چشمیان [12] زبده: رسیده بود وبهمنان جنگ میکردند، آخر الامر شمشیر او بشکست، [13] آ با ب ـ

ذکر رسیدن موکب ظفر نشان بحوالی اصفهان

چون رایات ظفر آیات نزدیک اصفهان رسید و بر حلهٔ[1] باغ رستم که دو فرسخی اصفهانست فرود آمد، و[2] شهر کرا سعادت مساعدت نمود از اصفهان روگردان شده در سلک عبید و خدم منتظم گشت، شیخ[3] محمد* خویش امیر عباس گریخته رسید و متعاقب او شیخ[4] علی قراق با* سیصد سوار بعسکر همایون پیوست، و در مقام آتشگاه[5] جمعی حشمیان[6] بدرگاه عالمپناه آمده بعرض رسانیدند که خیل خانهٔ ما در بیرون دروازهٔ اصفهانست اگر مرحمت فرموده فرمایند که جمعی دلاوران نزدیک شهر آیند شاید که آن مسکینان از آن بلا خلاص یابند، حکم همایون نفاذ یافت که امیر مضراب بهادر و امیر الیاسخواجه نزدیک شهر رفته معاودت نمایند که حشمیان[7] باردوی اعلی رسند، امراء چون باد که عرصهٔ خاک پیمایند و سیل[8] که از فراز به نشیب آید رو بشهر نهادند، قراولان میرزا اسکندر در برابر آمده از طرفین مردان مرد و دلاوران صف نبرد و گردان معرکهٔ دلاوری و نهنگان دریای صفدری همه جنگ جوی و تندخوی روی در روی آوردند، دلهای شیران بیشهٔ جنگ

---

[1] زبده: سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه وسلطانه، لبسپاهان وقضایای که دران ایام واقع شده،

[2] با: بحار، زبده مثل متن، ورق ترجمانش village: نوشته است وکلمه محلات را نیز درسطور آینده همین طور ترجمه نموده، [3] فقط درک، [4] زبده: یکی از نوکران امیرزاده اسکندر شیخ محمد نام،

[5] زبده: امیر سید علی قراق با قشون خود مقدار (ورق Kazak) [6] زبده: آتشکده — برای قلعه آتش گاه درک به نزهت ص ۵۰، [7] آک: جشمیان، با: چشمشان، ب ب (بهر موضع) حشمیان، ق: nomades زبده مثل متن، [8] زبده: امیر اعظم امیر، [9] با مثل متن، آک وب حسب تصریح بالا،

[10] ک: سیلی، آ مثل متن،

فردا بزیر سایهٔ طوبی کند چرا هر صید را که باز تو کیرد دز زیر پر

وحوش را در دشت میدان دویدن وطیور را در هوا مجال پریدن نماند[1] آنحضرت با امرای نامدار و ووزرای سعادت یار و مبارزان بهرام اقتدار در بهترین سامات بر اسپان ماه سیر هلال نعال[2] چون خورشید بر سبز خنگ فلک سوار شدند و از خونخوار وحشیان صحرا و بیابان لاله‌ستان گشت وگور خر و آهوی (ورق ۳۰۰) بسیار (۳۰۰ر) کشته سباع را مایدهٔ پر فایده بهم رسید،

موکب ظفر نشان بجراو فراهان آمد[3] و پیشتر امیر حسن صوفی و امیر الیاس خواجه قلعهٔ ایغان[4] که در آن نواحی بود محاصره داشتند و هنوز فتح نشده بود، آنحضرت جمعی را بمدد ایشان فرستاده بنفر[5] دولت قاهره مسخر گشت[6]، و در مقام کورکان[7] سه نفر از رؤسای اصفهان بآستان ظفر آشیان آمدند[8] و بعنایت پادشاهانه و التفات خسروانه اختصاص یافتند،

---

[1] زبده: بود، [2] زبده +: عساکر منصوره جبل وصحاری در نوردیدند جمهور و (کذا) حیوانات صحرای را رانده بیک محل جمع کردانیدند، [3] زبده: نعل، [4] فقط ک: لالاستان، [5] زبده: بعد ازان کوچ فرموده بنواحی نزول فرمود، — در آ: بحراو فراهان (بجای بجراو فراهان)، ورق: چرا و فراهان، [6] ک: الغان، آ اک: البعان، باق زبده: ایقان، ب: العان، [7] زبده: چون این جماعت برسیدند و باتفاق ازجواب واطراف بحضرو نقب مشغول گشت سکان حصار نیز کوشش بسیار نمودند عاقبة الامر بفر دولت قاهره ثبتها الله تعالی مسلم و مسخر شد، [8] زبده مثل متن. ق: Kamsham، [9] زبده +: و احوال امیرزاده اسکندر مجمل و مفصل بعرض رسانیدند،

فایض شده و بعد از آن ملازم میرزا اسکندر گشته، چون پیش آنحضرت آورند جریمهٔ او را عفو فرموده گناه او را نابوده انگاشت و بمضمون عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ بر لوح فرمودهٔ السلطان ظِلُّ اللّٰه نگاشت تا یوسف جلیل* قوی دل و فسیح امل از گناه استغفار نمود شفیعُ المُذنب اقرارُه و توبتُه اعتذارُه، و آنحضرت حکومت قم بعبداللّٰه پروانچی ارزانی داشته امیر یوسف حاجی وزیر را بضبطِ قلعه و کوتوالی گذاشت[۱]،

ذکر شکار فرمودن در صحرای[۳] ساوه*

حضرت خاقان سعید در فضای دلکشای صحرای ساوه هوای صید و نشاط شکار فرمود بیت

چون رای بادشاه نشاطِ شکار کرد — اوّل بلطف صیدِ دلِ روزگار کرد

و انگاه چون بمرکبِ[۴] دولت سوار شد — بر خسروانِ روی زمین افتخار کرد

در آن بیابان گورخر بسیار مهیّا شد، خاصّه فصل بهار، لشکرِ[۵] نامدار جبال و صحاری یزگه کرده قمرغهٔ شکار بهم پیوست* سگانِ معلّم در دویدن و یوزانِ[۶] در غریدن و باز و شاهین و چرغ و لاچین* در پرواز آمدند قطعه

چون بازِ تو کشاده کند پرّ و بالِ خود — خورشید را نهیب بود، ماه را حذر

---

[۱] زبده: عفا اللّٰه عما سلف برخواند تا یوسف جلیل، — در مطلع صورت این جمله غریب است، — فقط ک: سعد (بجای اللّٰه) [۲] زبده: آنجا مقرر کردانید، [۳] زبده: صحراء و جراوفراهان و آن نواحی، [۴] آبا: بموکب، ب: آن، زبده مثل متن، [۵] زبده (۲۲۶ ب): جرز (کذا)؛ رسانید تا حاکم منصوره ..... اطراف و اکناف جبال و صحاری را بر که [یزگه] کنند بعد از چند روز که قمرغهٔ شکار بهم پیوست الخ، — برای یزگه و قمرغ رک به حواشی ق ص ۲۵۲،

[۶] زبده: یوزان محکم در غریدن و انواع شکره از باز الخ،

اگرچه میرزا اسکندر نبیرهٔ آنحضرت* اما بر قول و فعل او اعتماد[1] نیست و حضرت شاهرخی فرزند[2] صاحب قرانیست* و فرزند بولایت از نبیره اولی باشد خاصّه فرزندی که فرمان فرمای اقالیم عالم و بادشاه رُبع مسکون باشد[3]، امراء چون این معانی در میان آوردند هریک دیگر را در امتثال آنحضرت ازخود راغب تر دیده مجموع اتّفاق کردند که بالشکر منصور جنگ نمی کنیم، و چون امیر[4] یوسف جلیل در قضیهٔ جهانملک چنانچه گذشت[5] با مخالفان اتّفاق داشت بر و اعتماد کردند و او را گرفته مقیّد ساختند و با امرای نامدار ملحق شدند، و هنوز آنحضرت در ملک ری بود که این صورت در آئینهٔ فتح روی نمود و در فاتحهٔ این یورش بی قتل و کشش چنین فتحی میسّر شد،

و چون موکب ظفرشعار بقلعهٔ شهریار آمد بیان قوچین و پسر عبداللّه پروانچی و سعداللّه شرف زمین بوس یافتند و متعاقب نصراللّه صحرائی بسعادت بندگی مستسعد گشت[6] و بعنایت سرافراز شد[7]، و رایات نصرت سایهٔ دولت بر ولایت ساوه انداخت، امیر حسن[8] شوفی و امیر سیّد علی[9] و سایر امراء با امرای میرزا اسکندر رسیدند و یوسف جلیل[10] را مقیّد رسانیدند، و آنحضرت در بارهٔ امرای تو[11] در آمده غایات عنایات بظهور آورده، امیر یوسف جلیل که بعد از واقعهٔ جهانملک در اطراف عالم سرگردان گشته و انواع حوادث بر سر او گذشته عاقبت بالتّفاق پدر بزیارت کعبهٔ معظم

---

[1] زیادت: اعتماد، [2] ب: صاحب قرانی است، با: صاحب قرانست، [3] آ ب اک: است، [4] زیده: امیرزاده، [5] رک بص ۱۰۱، [6] زیده: حضرت سلطنت شعاری ایشان را تربیت و نوازش فرمود و بخلع فاخر مفتخر و سرافراز گردانید، [7] زیده +: ترخان، [8] زیده +: وجلیانشاه، [9] اک (دشتی): خلیل، [10] در آ یک سطر انداز دارد "را مقیّد" تا "امیر یوسف جلیل"، [11] فقط اک: بزانو،

گریخته آمدند و بعرض رسانیدند که لشکری از اصفهان نامزد محاصرهٔ ساوه شد،
وسبب آن چنان بود که [درّ* وقتیکه] رایت ظفرنشان* در قشلاق مازندران بود
نصرالله صحرائی حاکم ساوه التماس داروغه نمود و آنحضرت ملتمس مبذول داشته
نوکری بساوه فرستاد | و میرزا اسکندر آگاه شده امیر یوسف جلیر و امیر (۲۹۹ ب)
جلیر* بانشاه برلاس و امیر بیان قوچین و امیر عبدالله پروانچی و سعدالله آنا مزد
محاصرهٔ ساوه کرد*، حضرت اعلی برین حال واقف شده جمعی از لشکر منصور
نصرهم الله بانتصار نصرالله تعیین فرمود تا رعایای ساوه از مشاوی آن گروه خلاص
یابند، امیر حسن صوفی ترخان و امیر سید علی ترخان و امیر دولتخواجه اناق و
امیر چهارشنبه باده هزار سوار* نصرت شعار عازم آنجانب شدند،
امرای میرزا اسکندر از توجه امراء وعزیمت حضرت اعلی خبر یافته بایکدگر
مشورت نمودند باتفاق گفتند: ما همه بنده و بنده زادهٔ حضرت صاحبقرانیم

لهک: ازروی آ نوشته شد، زبده: دران ایام [کرا رایات همایون، سه زبده +: نوکری پیش بندگی
حضرت فرستاد و اظهار دولتخواهی و یکجهتی نموده، سه باوق (بهر موضع): خلیل، زبده: وجلیل، هه بب:
جلیانشاه، با (عموماً) جلیانشاه، (و در یک موضع مثل متن) زبده مثل متن، ص برای کلمهٔ برلاس رک به حاشیه ق ص ۲۵،
صه فقط ک: قوشجی، ق مثل متن، زبده: قوجین، ع زبده:
ص برای پروانچی رک به حاشیه ق ص ۲۵، ف زبده (۲۲۳ ب)+: باجندین هزار مرد مقرر کرد انیده که بروند و ساوه
را محاصره کنند و نصرالله (را) قهراً و قسراً در غل ذل و قید قهر کشیده بدرگاه آورند [آوردند] چون امراء
مذکور متوجه ساوه گشتند آن جماعت از اصفهان گریخته پیش بندگی حضرت رسیدند و این معنی عرضه داشت،
ظه زبده: مساعی، عه زبده: ، عو زبده: باسایر امرا و قریب ده هزار سوار،
عز زبده: بندگان حضرت صاحبقرانی انارالله برهانه بودیم و (به) تربیت و عنایت و شفقت او هریک امیری و بزرگی
شدیم امروز اگرچه امیرزاده اسکندر و (کذا) فرزند زاده آن حضرت است الخ،

بسطام از سلطانیه رسید و بموقف عرض رسانید که : بندهٔ خدمتگار آنحضرت تم کمر خدمت بر میان و حلقهٔ بندگی در گوش منتظر فرمان ع

بهر چه حکم کنی نافذست فرمانت

چون صیت نهضت همایون استماع نمود ارادت آن بود که بر سم اقامت خدمت زمین بوسیدی فامّا موانع روزگار بر خاطر نُواب معدلت شعار واضح باشد، اگر اعلام فرخنده اعلام عزم اینجانب نمایند ملتمس از نُواب کامیاب آنکه پیشتر شرف اعلام ارزانی فرمایند تا حسب المقدور مایحتاج خُدّام سر انجام نماید و تغار لشکریان و نعل اسپان شعر قبول مقبول آید بیت

کسی که عز قبول تو یافت در عالم بچشم همّت او ملک ری نماید خوار

گوش هوش باستماع اخبار آنطرف نهاده و دل و جان به امتثال فرمان داده بیت

همه چشمیم تا پدید آئی همه گوشیم تا چه فرمائی

آنحضرت ایلچی امیر بسطام را تربیت فرموده نوکری همراه او فرستاد و پیغام داد که بر نیکو بندگی او اطّلاع یافتیم، باید که قلعه را استحکام داده پسر یا برادر خود را باردوی همایون فرستد ع

تا اعتماد بر سخنش بیشتر شود

چون موکب همایون بحوالی ری رسید جمعی نوکران میرزا اسکندر از اصفهان

---

۱ زبده : بندوبست ، معروض امیر بسطام را در مطلع باختصار آورده است ، ۲ زبده : مطاوعت ، ۳ زبده : بندی (هندی) از احوال آن طرف باز نموده که رایات همایون را عزیمت ان جانب بود توقع جواب الخ ، ۴ زبده (مصحفا) : تعاون بمثل متن ، ۵ زبده : برانداز طاقت و توان ترتیب نماید ، ۶ ک : خار ، ب : اک ، مثل متن ، با : جواز ، این بیت را در زبده ندارد ، ۷ ایهام است درین کلمه زان کنام موضعی هم هست در حدود ری ، رک : برج ، ۸ عنوان این فصل در زبده : ذکر گرفتار شدن [ن] امیرزاده و سپهسالار (کذا) و سبب آن ، ۹ ب : اک ، بجواری ، با : بجواری (رق مثل آن) ، زبده : بحوالی خواری ، ۱۰ — برای خواری رک : برنز نامه ص ۳۰۳ ، ۱۴ ،

و امیرزا[1] امیرک* از حال ایشان آگاه بود ناگاه بسر ایشان رسید ، و امیر موسی کا و امیر محمد تابان و امیر علی و دیگر بهادران را بقتل آورده ، امیر رستم پسر امیر سلیمان شاه با مخالفان جنگ کنان عازم اندگان شد و میرزا احمد تا اندگان آمده جنگ بسیار کردند و امیر رستم و باقی امراء اندگان[2] را نگاه داشتند ، و مغولان الجا گرفته بمغولستان باز گشتند* ،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ممالک عراق و فارس

چون آفتاب عالمتاب بحاذات نقطهٔ اعتدال ربیعی رسید و[3] جمشید خورشید طناب* سراپردهٔ بادشاهی از دنبال ماهی برگردن برّه[4] بست و از آنجا[5] حوت بسنبلهٔ گاه حمل آمد* حضرت خاقان سعید[6] چهاردهم محرم مکرم* از جلگاء مازندران[7] عزم جانب ملک ری فرمود بیت

زنعل باد پایان تگاور زمین گفتی که گردونی ست دیگر

و چون رایات نصرت آیات سایهٔ همایون بر خطهٔ دامغان انداخت ایلچی امیر

---

[1] آ : میرزا امیرک ، اک ب با : میرزا امیرک احمد ، [2] زبده : شهر و حصار نگاه داشتند چنانچه برایشان هیچ دست نیافت آخر الامر غایب و خاسر بطرف مغولستان معاودت نمود ، [3] زبده (۲۲۱ ب) : یعنی خسرو ستارگان الطناب ، [4] ک : برهٔ ، اک : برد ، با آ شل متن ، [5] زبده : بطن حوت بجراگاه حمل نعل [نقل] کرد ، [6] زبده + : از ضبط و نسق ممالک خراسان و توابع و مضافات آن باز پرداخت در روز چهارشنبه چهاردهم محرم سنه سبع عشر و ثمانمایه چون عزائمت [عزیمت] یورش تصمیم یافت ، [7] زبده + : با سپاهی در سپاهی ،

هر شرط و عهد که کند به آن وفا نماید امیر بایزید پیش او رسید چند انکه سعی کرد بجائی نرسید[1] اناً وعده کرد که پسر خود را بخدمت فرستد[2] آن وعده بسر آمد و پسر نیامد میرزا الغ بیگ کورگان عازم اندگان شد و میرزا امیرک احمد قلاع آن نواحی محکم ساخته بکوه رفت[3] و (ورق ۲۹۹ ر) میرزا الغ بیگ قلعهٔ آخسی را که اعظم قلاع [آن] (۲۹۹ ر)
بود محاصره فرمود و آن قلعه ایست که از شرفات آن سنبلهٔ فلک توان چید و از غرفاتش غلغلهٔ ملک توان شنید اهالی قلعه بحصانت مغرور گشته آهنگ جنگ راست کردند و لشکر منصور اطراف قلعه را چون چشمهٔ زره و خانهٔ زنبور ساخته قلعه مسخر گشت و اموال فراوان بدست لشکریان افتاد و میرزا الغ بیگ رعایا را در ساحت امن و حریم امان مقام داد و پایندهٔ بکاول را کوتوال ساخته بجانب اندگان روان شد و میرزا امیرک احمد به کوهپای سخت دور دست رفته بود میرزا الغ بیگ امیر موسی کا و امیر محمد تابان را بحکومت اندگان مقرر فرمود و موکب منصور بسمرقند معاودت فرمود

و میرزا امیرک احمد از مراجعت میرزا الغ بیگ خبر یافته با لشکری که از مغولستان بمدد او آمده بودند عازم اندگان شد امیر موسی کا (کذا) و امیر محمد تابان و امیر علی قوچین بعزم رزم از اندگان بیرون آمده بحوالی اوش رسیدند و چون از حال باغی خبر نداشتند بی احتیاط فرود آمدند

---

[1] زبده : بمبالغه بسیار بدان رسید که وعده کرد پسر خود [خود ؟] را بعد از چند روز بفرستد ،
[2] زبده + : که موضح حسین بود ، [3] فقط درک ندارد ، [4] زبده : زمزم ،
[5] ک با : بایندهٔ بکاول ، زبده : بیابند بکاول ، ق : Baiendeh Behaouf ،
[6] زبده : موسی ، [7] در زبده این فصل عنوان ذیل دارد : ذکر آمدن امیرک احمد بحوالی اندگان و کشته شدن امیر موسی کا و محمد تابان ، [8] در زبده ذکری از اوش نیامده است ، [9] زبده : ایمن فرود آمدند و زیادت احتیاطی ننمودند ،

ثانیاً مآل آن قضیه که بکجا میرسد ملاحظه کنند، حالا بیست و چهار سال است که حضرت پدر مغفور ما آن مملکت به شمشیر کشاده و حکومت آن ملک هم بایشان داده و ما نیز بر همان قاعده مسلم داشته ایم، باختیار نمی خواهیم که در فرمان آنحضرت تغییر واقع شود والا متصدی این مهم بسیارند،

چون امیر سید علی کیا از توجه امرا و فرمودهٔ حضرت اعلی خبر یافت کسان پیش امراء فرستاده خدمتها قبول کرد و پسر خود را با لشکر و هدایا بار دوی همایون فرستاد، و آنحضرت گناه او بخشیده کرامت عفو ارزانی داشت،

ذکر قضایای ولایت ماوراء النهر درین سال

سابقاً مذکور شد که در زمان عربیت و قشلاق مازندران فرمان شد که لشکرهای ماوراء النهر از همان حدود بر خبر باشند، میرزا الغ بیگ ایلچی فرستاده امیرک احمد را طلب فرمود و او توهم کرده ابا نمود و میرزا امیرک احمد گفت که از مزاج میرزا الغ بیگ می ترسم و نمی توانم آمد و بنده دولتخواهم، میرزا الغ بیگ امیر بایزید پروانچی را که معتمد او بود بجانب اندگان ارسال نمود و فرمود که سخن او سخن منست،

ه زبده: سد (بجای چهار) ق مزید متن، ه فقط آ، ه زبده: کردند و ایشان را شفیع ساخت و مذر خواهی بسیار نمود،
ه زبده (۲۱۹ل) +: تا در عداد دیگر بندگان منخرط شد امیرزاده امیرک شفیع کشتند و سخن او را عرضه داشتند،
ه رک بص ۲۴۵ س ۷، ه زبده: ایلچی بطرف امیرزاده امیرک احمد فرستاد و او را بجهت جانقی مشورت طلب داشت، فقط آ: میرزا احمد میرک (بجای امیرک احمد) — برای وی رک بص ۱۴۲، ه زبده (۲۱۹ب) +: و در گردن کشی الحاح کرد و دیگر کسان فرستاد و او را نصیحت نمود، عذری چند نا مسموع تقریر کرد، ه زبده: بنده و دولتخواه ایشانم و با امیرزاده اعظم چنان نمودند که امیرک احمدی کوید اگر حضرت امیرزاده از معتمدان خود یکی را بفرستند که با او عهد و میثاق کنیم چون دل قراری باشد و خاطر تسکین یابد این بنده امین شده پیش ایشان آید،

به سید علی کیا[1] رسانیدند که خویشان و برادران او که صفت الاقارب کالعقارب دارند پیش امراء و نواب تقصیرات او می شمارند و[2] می خواهند که حکومت آن ولایت بدیگری دهند و[3] مزاج همایون بر نسبت او دیگرگونست، و درین اثنا او را بارُدوی همایون طلب داشتند، و او متوهّم شد [ه] عذری معلول و سخنی نامقبول گفت، حضرت خاقان سعید را تعلّل او عجیب و غریب نمود چه بعنایت آنحضرت مملکتی وسیع در تصرّف او بود[4]، آنحضرت امراء عظام امیر مضراب بهادر و امیر الیاس خواجه را نامزد ولایت او فرمود[5] و فرمود که پیش از ملاقات [قاصد] فرستاده گویند که اگر به سخن صاحب غرضی متوهّم شدهٔ عالمیان را معلوم است که بی رخصت شریعت قصد ملک و مال هیچ آفریده نداریم و از طریق عدل و احسان عدول نمی جوئیم وراه ظلم و طغیان نمی پوئیم، می باید که خود را در ورطهٔ هلاک نیندازد و در کمند بلا مقیّد و مبتلا نسازد و در خرابی ولایت و خونهای ناحق نکوشد و صورت انصاف از چشم عقل نپوشد، اوّلاً عنایتی که در بارهٔ او کرده ایم بدیدهٔ بصیرت مشاهده نماید و

---

[1] زبده +: که حاکم آمل و ساری بود،

[2] زبده: و دیگر تقصیر حد ساقیتی (؟) که بدو نسبت کردند و گفتند حکومت آن موضع الخ،

[3] زبده +: و قریب ده هزار سوار بل زیادت در فرمان داشت و ثامت [صامت] و ناطق جمع کرد انیده و عقار و صناع [ضیاع] ساخته آن خفیض [حفیض] حول (کذا) باوج نهایت رسیده و بیک اشارت آن حضرت این همه در معرض تلف می افتاد،

[4] زبده +: با لشکرهای آراسته،

[5] زبده +: و او را [؟] بدرگاه طلب دارند اگر با نماید قهر او قسرا قرا [او را ؟] با اتباع و ساع [اشیاع] در قید قهر و غل دل [ذل] کشیده جزاء و سزاء کفران نعمت] بدو رسانند،

[6] درک ندارد، از روی نسخ دیگر نوشته شد، زبده: کس،

غیاث السلطنة والدین میرزا[1] بایسنغر را که به اشرف مراتب بادشاهی انوار مواهب الهی در جبین مبین او پیدا بود دلایل کامگاری[2] و مخایل شهریاری در ناصیهٔ همایونش هویدا می نمود به امارت مملکت خراسان[3] تعیین فرمود، و (۲۹۸ب) شاهزاده رکاب فلک سای و عنان جهانکشای اوائل محرم[4] از قشلاق مازندران بصوب خراسان معطوف ساخت[5] و چون خورشید عالم آرا عزم بیت الشرف کرده[6] سایهٔ همایون بر آن بلاد انداخت، و چهارم صفر[7] در مستقر دولت نزول فرمود[8]

غیرت فردوس شد از قدم او سراة
از یمن موکب میمون و فروغ طلعت همایون عالمیان در ظلال اقبال آسودند و جهانیان در مهاد امن و امان غنودند **قطعه**

اسکندر آن زمان که بهری انها دپی — گر داشتی ز دولت و اقبال شش پسر
دروی بجای خاک شرفی همه عبیر — دروی بجای سنگ نهادی همه گهر

اکابر و اشراف غبار موکب او را سرمه مثال در چشم افتخار کشیده می گفتند بیت

خاک سم سمند ترا نکیه گاه ناز — این هر دو گرد بالش مشکین دیده باز

ذکر تمرد سید علی کیا در ولایت ساری[9]

در آن زمان که موکب ظفر نشان در قشلاق مازندران بود جمعی ارباب غرض

---

[1] زبده: معز الحق والدین امیرزاده، [2] زبده: بادشاهی، [3] زبده: بمختیاری، [4] زبده: با مارت حکومت تمامت خراسان و بلاد شرقی آن، [5] رک برص ۲۵۵ ح ۵، [6] زبده: سنه سبع عشر و ثمانمایه، [7] زبده: بموسمی که خورشید عالم آرای رویئ بشرف خویش آورده بود، [8] زبده: روز چهار شنبه [سابع عشر صفر]، [9] در زبده چنین است: چون کمر در آمد شهر مرکب میمون شاه - غیرت فردوس شد از قدمش آن دیاره آب بنابع حادث غیرت آب حیاة - خاک اراضی او مشک تتار، [10] زبده -، [11] زبده: بهی، [12] زبده: در آمل و ساری و باز انقیاد نمودن، [13] زبده: عساکر، [14] زبده: بگهور [کبود] جامه و استرابادی نشستند و مردم به جنس بساری و آمل رو در کبود نهادند،

و درین سال شاه محمد بن امیر قرایوسف از بغداد قصد امیر سار[1] و ترکمان حاکم شهرزور کرد و از طرفین کوشش نموده شاه محمد غالب آمد و امیر محمد را گرفته در قلعهٔ هیبت* محبوس کرد و فرزندان[2] او را در بغداد شهربند فرمود* و بعشرت اشتغال نمود، وحاوی اوراق عبدالرزاق بن اسحق السمرقندی[3] درین سال در دارالسلطنه هراة دوازدهم شعبان از کتم عدم بملک وجود آمد قطعه

عیان نشد که چرا آمدم کجا بودم — دریغ و درد که غافل ز جان خویشتنم
چگونه طوف کنم در فضای عالم قدس — چو در سراچهٔ ترکیب تخته بندِ تنم
اگر ز خونِ دلم بوی شوق می آید — عجب مدار که همدردِ نافهٔ ختنم

امید[4] آنکه عاقبت عافیت باشد انشاء الله تعالی*،

وقائع سنه سبع عشر*

ذکر فرستادن میرزا بایسنغر از مازندران بخراسان

چون فصل زمستان به آخر رسید و نسیم جان پرور بهار در اطراف صحرا و مرغزار وچمن و گلزار وزید حضرت[5] خاقان سعید* فرزند سعادتمند بیت

جوان و جوان بخت روشن ضمیر — بدولت جوان و بتدبیر پیر

---

[1] زبده: محمد سارو، [2] زبده: هیبت (کذا) [3] زبده: زن و فرزند او را بفساد برد، [4] بعدش در باب اک +: تاب الله علیها، [5] اک -، در باب "انشاء الله تعالی" را ندارد، [6] فقط اک: سبع و عشر، اک و زبده +: و ثمانمایه، [7] زبده: حضرت سلطنت اعلا (کذا) اعلاه الله تعالی عزیمت ضبط و نسق ممالک عراق و آذربایجان در خاطر داشت،

مستقرّ سریر سلطنت ساخته بود و در آنجا عمارات عالیه فرموده و اساس سلطنتی نهاد ع
که از ملوک عجم هیچکس ندارد یاد

و شهباز همتش در اوج رفعت پرواز نمود و بعزم تسخیر ملک آذربایجان از راه رُستان توجه نمود و با لشکر بیشتر از چون و چند بحدود نهاوند رسید، و از آن طرف امیر قرایوسف عزیمت او شنیده و هر دو لشکر روبیکدیگر آورده نزدیک آمدند، از قضای الٰهی امیر قرایوسف را عارضهٔ عارض شد و اثر ضعف ظاهر گشت و از مردم او بسیاری بیمار شد و بضرورت مراجعت نمود، و میرزا اسکندر خبر یافته گفت، میرزا قرایوسف از بیم ما گریخت و دست عجز در دامن ضعف و مرض آویخت، و شاهزاده سر افتخار بر اوج لامکان برافراخت و کمند همت بلند بر کنگرهٔ قلعهٔ آسمان انداخت، القصه در غایت عظمت به اصفهان آمد، و امیر یوسف بهنگام مراجعت بقلعهٔ گاورود رسید امیر باباحاجی که آن قلعه را مامن ساخته به امیر یوسف دم مخالفت می زد درین ولا طریق موافقت مسلوک داشته با تحفه و پیلاک پیش آمد، امیر یوسف او را اکرام تمام نمود و ولایات که در حوالی گاورود بود سیورغال او فرمود و لشکر اجازت داده عاشر جمادی الاخری بدولتخانهٔ تبریز فرود آمد،

ط زبدة +: جراز ریش و قلعه وجه بجهت خاصه و دران عمارات تکلفات بسیے حد کرده ک زبدة (۲۱۴ ب): و دلایل سستی بر صفحهٔ حال قلب و قالب پیدا آمده وجنان استماع افتاد روئی از جادهٔ صحت کردانیده بیمار شدند — در نسخ دیگر مطلع: بسیار (بجای بسیاری)، سه فقط درک، ک آوزبدة: افراخت، ش زبدة: ازان طرف قرایوسف چون بهست [بهشت؟] رود رسید باباجی (کذا) که مدتها بود تا قلعه گاورود را (کذا) مامن ساخته الخ — باقی: گاورود (بجای گاورود)، اک: گاورود، در نزهت ص ۸۰ گاودول و هشت رود را از ناحیت های ولایت مراغه شمرده است، ل زبدة: ادفان [اذعان] و انقیاد، ش زبدة: گارود، ش زبدة: روز بهار شنبه عاشر جمادی الأوّل سنه ست عشر و ثمانمایه،

وهمچنین محمد[1] پسر منصور[2] برادر زادهٔ بسطام[3] جاگیر که در تبریز اسبر بود دربارهٔ او عنایت فرمود و ولایت اردبیل و خلخال[4] را بر سم سیورغال باو کرم نمود و در آن ایام خلایق آذربایجان بقحط[5] و غلا[6] مبتلا بودند و نرخ غله بهایه رسید ع

کز آن فراز تر اندر ضمیر پایه نماند

بیت

گشت چون پروین بقیمت سنبله کار گندم این چنین بالا گرفت

قرا یوسف[7] تا بستان بعراق عجم آمد و خرابی تمام بحال آن دیار خاصه سلطانیه و قزوین[8] راه یافت، ناگاه امیر یوسف شنید که محمد[9] پسر منصور[10] که امیر اورا گذاشته بود باز مخالفت نمود، و در غرهٔ جمادی الاولی خواجه جمال الدین صفوی[11] را در اردبیل گرفت[12] و اسپان و دواب و نقود که موجود بود با دیناراج داد و خواجه را در قلعهٔ فرج[13] که در حدود اردبیل است حبس کرد، و در نواحی همدان خبر آمدن میرزا اسکندر شنید[14]،

و شرح این سخن آنست که میرزا اسکندر عراق و فارس[15] ضبط کرده اصفهان را

---

[1] فقط آ: محمد منصور، زبده: امیرزاده محمد الخ، [2] فقط زبده: امیر بسطام (بجای بسطام)، [3] ق، Ajaghin، [4] زبده +: وشاه رودیا تواليج ولواحق، [5] فقط ک: بقط، اک: بقطه، زبده: بجدب (بجدب) وقحط، [6] زبده +: آن زمستان در تبریز کذرانیده و، [7] زبده +: و همدان و درکزین از نهب و غارت و خرابی عمارت، [8] زبده: محمد منصوری [9] ک: صوفی، آ: وق، و زبده مثل متن ـ صورت واقعه در زبده (۲۱۳ ب)، در غرهٔ جمادی الاول سنه ست عشر و ثمانمایه بدیوانخانه جمال الدین صفوی رفته در اردبیل او را بیرون خوانده و خواجه جمال الدین را از عقیدت او خبر نبود بعد از آنکه این معنی را محکم کرد قوت مخالفت ندانست بضرورت با او موافقت نموده، [10] زبده: فرج، ق: فرخ، [11] فقط دراک (و زبده) درین موضع عنوان ذیل را دارد: ذکر لشکر کشیدن میرزا از زبده: امیرزاده] اسکندر بجانب امیر زبده: بعد بیت حرب با قرا یوسف و جنگ ناکرده باز گشتن از زبده بمعاودت نمودن کذا]، [12] آ با: فارس را

ـ در زبده (۲۱۴ ا) گوید که ممالک فارس تبما جهاد چندگاه در تصرف او بماند و عراق در آن رمضان بدان مضاف و منضم شد،

آنحضرت خواست که در[1] معرض معارضه نیاید* شعر

اذا انت قابلت المسیٔ بما اتی فانت لعمری والمسیٔ سواءُ

امراء عرضه داشتند که چون میرزا اسکندر آوازهٔ عصیان در جهان انداخت و عالم آسوده را آشفته ساخت اگر در سیاست او[2] اهمال رود عقد سلطنت منتظم نگردد بیت

اگر نباشد تیغ سیاست بسلطان بنای ملک بیکبارگی شود ویران

ازراه معارضة المفاسد بالفاسد ودفع الشرّ بمثله عدول نباید نمود، آنحضرت فرمود که آنچه شما میگویید عین صواب و مصلحت ملکست امّا اگر فرزند اسکندر ازروی نادانی و غرور جوانی بر حرکات ناشایست اقدام نمود تواند بود که بنصیحت پند غفلت از گوش او بدر آید و بر قبایح اعمال و فضایح افعال خویش واقف شده از در توبه و انابت در آید، و اگر دشمن باشد زود[3] دست* او چه بر آید بیت

اگر بصلح میسّر شود که با دشمن ره وفاق روی آشتی براز جنگ است

ما را نظر بر آنست که رعیّت زحمت نیابند، امراء دعا گفتند،

ذکر احوال عراقین و آذربایجان و توجّه میرزا اسکندر بعزم رزم و از راه[4] برگشتن

امیر قرا یوسف زمستان در تبریز گذرانیده اوّل بهار (۷۹۸ر) بولایت خود رفت و امیر شیخ ابراهیم را که در تبریز مقیّد داشت گذاشت، چنانچه گذشت[5]،

---

[1] فقط آ، در مقام الخ، زبده: رایی ملک آرایی خود در معرض معارضه مزخرفات بی معنی نیاورد، [2] زبده ـ ، [3] آ: بدست، ـ صورت فقره در زبده: او نیز با وجود انک اورا دون شعیتی (شعبی ؟) باشد چه بدست او برآرد، [4] فقط آ، [5] بعد ۲۹۷ ب یک ورق (که بورق داغ اصل نمره اش ۲۹۱ است) در نسخه خطی بر خویش نیست و غلط بعد ورق ۲۹۸ مجلد شد و نمره اش تصحیح مدح کنیم آنچه در متن نمره اش ۲۹۸ ر است در نسخه خطی ۲۹۱ ر و در نسخ آ و ۲۹۸ ب در همان نسخه ۲۹۱ ب است، [6] رک ۲۴۳ ص،

مثل مشهور ثَبَّتَ العَرشَ ثُمَّ انقُش را بر طاق نسیان نهاد[1] بیت

چنین گفت رستم بدارندهٔ خرش بدشت آهوی ناگرفته مبخش،

فی الجمله کافی اسلام عازم سیستان شد، قضارا در رباط اشتران نوکر[2] داروغهٔ[3] طبس او را شناخته اسبان و سیلاکات را دید، عرضه[4] داشت بدارالسلطنه هرات فرستاد، و میرزا اسپور غمش که در همراه قایم مقام حضرت خاقان[5] سعید بود فرمود که نشانی[6] بنام ملک قطب الدین ارسال نمودند که کافی اسلام از طرف عراق بدان[7] جانب آمده می باید که او را پیدا ساخته بدین طرف فرستند، و از آنجانب خدمت کافی بنواحی سیستان رسیده[8] از آمدن خود خبر داد، و ملک فی الحال کسان فرستاد تا او را گرفته[9] مقید ساخته و با مکتوبات و سیلاکات بجانب همراه بردند و از همراه باردوی همایون رسانیدند[10]، حضرت خاقان سعید چون مکتوبات میرزا اسکندر با مهر و نشان و خاتمه وعنوان دید حکایت مخالفت او که تا غایت محمول بر حسد و افترا بود[11] شکی در آن داشت[12] بتحقیق باور فرمود و حجاب ظن از چهرهٔ یقین رفع نمود، با وجود این صورت

---

[1] زبده: نهاده ممالک کابل و رابل (زابل) یا بعضی خراسان بدیشان شیورغال [سیورغال] فرموده،

[2] زبده: نوکری ازان داروغه، [3] بقول صاحب زبده نوکر داروغه طبس آقای خود شیخ هندوشاه (نام داروغه) را از انچه دیده بود خبر کرده، [4] آ ک ب آ: اعلی، [5] در زبده گوید که نشانی در قلم آوردند و" امیر موسی نوکری بتعجیل تمام بدین هم بسیستان فرستاد که کافی اسلام از طرف عراق الخ

[6] آ ب ک آ: آن جا، [7] زبده: ازان طرف کلفی چون برامرود (کذا) رسیده، [8] زبده: که متفحص احوال او باشند و او را بگیرند و نگذارند که بجای دیگر رود درین اثنای نوکر امیر موسی از دارالسلطنه هراة صیانت عن الافات پیش قطب الدین رسید و نشان کرفتن کافی اسلام رسانید شاه قطب الدین محمد هم را با چند سوار دیگر بطرف زامرود (کذا) روانه ساخت تا کافی را بگیرفتند، [9] زبده +: امیر موسی او را با نوکر شاه قطب الدین و نوکران خود و عرضه داشتهای خراسان باردوی همایون بجانب مازندران روانه کرد، [10] آ ب آ:

سلطنت ممالک بما ارزانی داشته[1] بعنایت ازلی واثقیم که[2] هر روز مواد این معانی در تزاید باشد[3]، حالا مطمح نظر سعی و مطرح شعاع قصد ما آنست که بلادی[4] که در تصرف[5] جد ما امیر بزرگ صاحبقران[6] بوده تمامی[7] مضبوط گردانیم، فرا یوسف که خود را بوجود ترا کمر استظهاری تصور کرده بود یک حملهٔ ما را پای نیاورد بیت

سیل اگر سنگ[8] را بگرداند چون بدریا رسد فرو ماند

و تا آن زمان که حضرت[9] شاهرخی با ما طریق ایلی و خویشی و دوستی مرعی[10] داشت[11] ما نیز رعایت جانب ایشان میکردیم، اکنون با لشکر گران متوجه مازندران گشته اند ما نیز اصفهان را مسکر همایون ساخته مقرر است که هفتاد هزار سوار اوایل بهار[12] جمع باشند، میباید که ایشان با ما یکجهت بوده[13] سوار تاخت[14] ایشان بحوالی هراة رسد، و چون این قضیه را از پیش برداریم[15] آن ولایت[16] را با کابل و زابل و بعضی خراسان سیورغال ایشان خواهیم فرمود،

---

[1] زبده: فرموده و بعنایت ازلی واثق آن داریم، [2] زبده +: وامداد ربانی آنرا فزون، [3] زبده: بلادی را که در تحت تصرف دیوان، [4] زبده: صاحب قران انار الله برهانه بوده تمامت مسخر، [5] زبده +: و بکثرت وحدت ایشان مغرور گشته، [6] زبده (۲۱۱ الف): کوه، [7] زبده: حضرت سلطنت شعاری، [8] زبده: برطریق، [9] زبده: بود، [10] زبده: چون بدین جانب آمد ما نیز لشکر جرار و سپاهی بیشمار ساخته گردانیده ایم و مستعد [حرب و قتال گشته] اصفهان را، [11] زبده +: در اصفهان، [12] زبده +: آن حدود را ضبط نمایند و لشکرها خود ساخته و چنان سازند که سوار تاخت، [13] زبده: برخاسته می شود، [14] زبده: ولایات، [15] زبده: با بسیاری مواضع دیگر بدیشان ارزانی داریم و وعده چند که مواعید عرقوبی [عرقوبی پیش] نیست ان مدجو [مرجو] بل محصل تواند بود،

چو خسرو کند میلِ مستی و خواب — شود بی گمان کارِ ملکش خراب
مقاساتِ رنج و تعب کردن است — ایالت نه بازی و می خوردن است
اگر شاه آگاه باشد مدام — همه کارِ عالم شود با نظام

اللّٰهُمَّ وَفِّقْ لِلْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ،

ذکرِ ایلچی فرستادن میرزا اسکندر باطرافِ و اظهارِ خلاف*

میرزا اسکندر اظهارِ خلاف کرده نخست راهها مسدود فرمود و جمعی تعیین نمود که نواحیِ رسی که ممرِ لشکرِ منصور بود آتش زدند و این چنان است که دریا را باز پاشتن ترسانند و زمین را از زلزله بفشردنِ پاسا کن گردانند و دیگر از تخیلات بیلاکات بسرحدها فرستاد | و شیوهٔ بغی و عناد خود را در خاطرها قرار داد ، از آنجمله کافی اسلام (۲۹۷ب)
را بطرف سیستان و قندهار و گرمسیر نامزد فرمود و چند سر اسپِ تازی و زینهای زرین
و خلعتهای فاخر جهتِ سرداران ولایاتِ مذکور ارسال نمود ، و شاه بهرام باکافی اسلام
همراه بود و مکاتبات مصدر باین عبارت القائم بامور المسلمین وولی
امیر المومنین السلطان اسکندر (و) من امره مطاع روان کرد
مضمون آنکه :-

حضرت عزت جل و علا از دیوان تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

---

۱ زبده : بجواب وکرفتار شدن کافی اسلام ، ۲ زبده : و فرمود تا مراتع و آن نواحی ، ۳ ک : تخلات ، ب : تخیلات ، با : تصورات ، اک : تخیلات ، در زبده صورت فقره این طور است : یکی از تخیلات [تخیلات] او آن بود که بیلاکات بادشاهانه ترتیب کرد و بسرحدها روانه فرمود ، ۴ زبده : با ، ۵ زبده + : از جمله اطلاق وزی وغیره که پیش شاه قطب الدین برد بسیستان و همچنین بشاه بهرام علی حده بولایت قندهار و کرمسیر یک [یکیرک] و ملک محمد هریک از بیلاکی معین ، ۶ ب : آ اک : مکاتیب ، ۷ ک : القائم ، ۸ آ : زبده مثل متن ، ۹ ک : من امره المطاع [یحمل متن] (زیر ک : یه تی مثل ۲۹۶) ، ک : علا ،

در معرض خطر و بلا آورد* وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا، شیطان آمال و بسیاری ملک و مال او را بر آن داشت که جواب ناصواب از سر غرور و گردن کشی در صحبت نوکری که همراه ابوسعید ملک آمده بود بعرض رسانید؛ آنحضرت بدان سخنان التفات نفرمود و فرمود که اگر نتواند آمد امیری با آنمقدار لشکر که یراق داند فرستد، و نوکر او را رعایت نموده اجازت فرمود، و نوکر بخدمت میرزا اسکندر پیوسته صورت حال عرضه داشت، میرزا اسکندر را شقاوت بخت و نحوست طالع در چاه بلا و مهلکهٔ فنا انداخت بیت

بلی شقاوت اصلی چو در کسی آویخت بسا که شربت ناکامیش چشاند باز

القصه مخالفت ظاهر کرده خطبه و سکه بنام خود ساخت و راه خراسان مسدود کرده سوار آن بسرحدها تاخت، و جمعی از اصفهان بسمنان فرستاده صوفی آباد را غارت کردند* و فوجی از راه بیابان بقهستان خراسان آمده، چون مردم این دیار خبردار بودند مخالفان از ضرب تیغ خراسانیان فرار نمودند، میرزا اسکندر را جمعی خوشامدگوی بی عاقبت بر مخالفت می داشتند و چنین امری خطیر را حسن تدبیر می پنداشتند، و او را خود درین معنی بکسی احتیاج نبود چه در عنفوان جوانی و ریعان زندگانی بگنج و سپاه مغرور و بتاج و سریر مسرور شد، و شهوات نفسانی و لذات جسمانی هر روز با تجرع اقداح راح بر رواح می رسانید و هر شب در آغوش گل رویان صباح بصباح متصل می گردانید با وجود مداومت [مدام - ظ] تا سایر مسکرات و مخدرات دیگر در کار بود* مثنوی

---

* زبده: چنین امری خطیر آورد - برای آیتی که بدش آورده است درک به قرآن مجید ۵۳ : ۲۹؛ * زبده: بوقت یورش فرستد؛
* زبده (۲۰۹ ل): بسرحدهای سوار تاخت فرستاد تا فاجیتی که از جانب ری سوار ایشان تا سمنان رسیده و قریه صوفی آباد راغارت کردند، * بعدش در زبده +: که بسبب معاش [معاش] نابسنده خود از این حضرت دور هم بودند، * زبده: کامرانی، * زبده: بعد از حصول سلاف و رشف عقار مشک و معجون و تفت و افیون بچندین تکلف و سوق (شوق) (جمله بظاهر تا تمام است)

امیر حسن[1] کیا از فیروزکوه[2] و امیر علی از آمل و ساری، و حکام گیلانات بر درگاه جهان پناه جمع آمدند، و مناسب (ورق ۲۹۷) مراتب بعنایت و عاطفت مخصوص شدند و (۲۹۷ل) حاجات و ملتمسات بشرف عرض رسانیده باجابت مقرون شد، و اجازت یافته بر سر اشغال و اعمال خود رفتند،

ذکر مخالفت میرزا[3] اسکندر و اظهار یاغی گری

در آن زمان که موکب ظفرنشان در قشلاق مازندران بود ابو سعید[4] ملک از جانب اصفهان عود نمود و بعرض رسانید که مزاج میرزا اسکندر از قانون[5] اعتدال[6]، انحراف یافته است، و حال آنکه چون واقعه میرزا پیر محمد واقع شد چنانچه گذشت[7] و میرزا اسکندر بر سریر سلطنت عراق و فارس متمکن گشت خطبه و سکه بنام و القاب حضرت خاقان سعید آرایش داد، و ایلچی[8] جهت رسانیدن این خبر بخراسان فرستاد، اما چون خزاین بگوهر و زر مشحون گشت و عدد سپاه از ذرات آفتاب افزون شد رایت جلالت تا محدب فلک الافلاک برافراشت و آیت سلطنت باقلام شهب ثواقب بر جباه کواکب نگاشت، هر روز آثار هیبت او در دلها بیشتر[9] و هر ساعت ساحت ولایتش وسیع[10] تر می شد، علم بی نیازی بر بام آسمان برآورد و سر از ربقه اطاعت آنحضرت بدر آورد و بی حجتی ظاهر و دلیلی باهر گمان برد که آنحضرت جهت تسخیر فارس و عراق بمازندران آمده، و به ظنی خطا خود را

---

[1] زبده: حسین، [2] زبده: فیروزه کوه — برای فیروزکوه رک به ص ۱۸۳ ح ۷، [3] زبده: امیرزاده،
[4] زبده: بعد از چند روز که رایات همایون در نواحی مازندران کدرانید، [5] زبده (مصحف): امیر سعید،
[6] زبده: قانون و قاعده بیشتر، [7] رک به ص ۱۶۰ ببعد، [8] زبده: تصاد و ایچیان با تحف و هدایا
— رک به ص ۱۶۷ س ۸، [9] زبده: متمکن تر، [10] زبده: بسطی بود [نوه] ترقی تازه می یافت،

تقدیم افتد[1] و پیش از ملاقات از امرأ[2] هر کرا اصلاح داند فرستد[3] تا مشورت نموده هر چه مقرر شود باتمام رساند[4] انشاء الله تعالی [وحده][5]،

وچون نامه تمام شد و شرف اختتام یافت در صحبت ابوسعید ملک فرستاده آمد، وحضرت خاقان سعید بموسمی[6] که کفه میزان طیار شد و خریف از جاده اعتدال بطلوع سهیل میل انحراف نمود بیت

استاد زرگر مهر بکشاد دست و باز و افگنده خورده زر در کفه ترازو[7]

و فراش خزان صحن باغ و بستان را بساط زربفت ساخته و هر طرف دیبای هفت رنگ انداخته قطعه

فرشی فگنده بود ز دیبای هفت رنگ گیتی ز بهر مقدم سلطان کامگار
از فرق شاخ ریخته زرهای بیحساب بهر نثار موکب میمون شهریار

شکارکنان و صیدافگنان بجلکاء[8] ماژندران در آمد، اکابر و اشراف از اطراف و اکناف روی باردوی همایون آوردند، امیر عزالدین از هزاره[9] جریب[10] و

---

[1] زبده: رسانیده آید (بجای افتد) وقبل الملاقات از امرای خود، [2] زبده: بفرستد تا جانبی و مشورت نموده، بهر نهجی که مقرر گردد باتمام بپیوسته آید — آ: رسد (بجای رساند)، [3] ازدوی آ ب اک زبده با: وحده العزیز، [4] کذا ایضاً در زبده، [5] در زبده (۲۰۷ ل): "بموسمی" تا "ترازو" را در اثنای ذکر نهضت خاقان سعید از هرات آورده (رک بص ۲۴۶ س ۴)، و درین موضع بجایش عبارت ذیل را دارد: بموسمی که سپاه تیرماه در صحن باغ و راغ کاری انداز نهاد و فلک سپهر کار (کذا) اشجار چون روی عاشقان زرد کار شد و مینای چمن باغ و بستان بزنگ کهربا کشت شاخ زر بار دابا که بهر کشت — در زبده (۲۰۵ ل) "حریف خریف بطلوع سهیل میل انحراف از جاده اعتدال هوا کرده" دارد (بجای خریف ... نمود)، و در آ ب هم "حریف خریف" دارد (بجای خریف)، و در با: حریف حریف — در زبده: "بموسمی" بجای "خورده زر"، [6] زبده: در بهای، [7] زبده: بجلگاه، [8] آ ب اک: هزاره جریب، با: هزار جریب (درین موضع دو واقع دیگر)، ق مثل با، زبده: هزاره جریب سمنان، اک: هزاره الخ،

جمع وحق تعالی قوت* انتقام ارزانی فرموده[1] صدهزار سوار هریک
چون ابری غران وبرقی رخشان در اردوی همایون ملازم اند و
هیچ آفریده با این خاندان — که عقد ایامش از انفصام مصئون باد[2]! —
این جرأت[3] ننموده که قرابوسف نموده*، والحالة هذه، سودای استبداد
از سر بیرون نکرده[4] بر شیوهٔ مخالفت* مستمر است انتقام[5] از و طبعاً
وشرعاً وعقلاً ونقلاً بر ما وشما از واجبات ودفع او از مفترضات
است* اگر ما با یکدیگر راه مباسطت کشاده نداریم وجادهٔ اتحاد
نسپریم ودر جذب منافع ودفع مضار متشارک ومتشابک نشویم
دشمن قوت گیرد وطمع[6] او در مملکت زیادت گردد، وشومی باید* که
در اوایل[7] بهار با لشکر متوجه شده در حدود ری اتفاق ملاقات باشد،
وبه هیئات مجموعی* روی بدین مهم آورده هرچه صلاح وقت باشد

---

[1] در زبده بعدش +: وقدرت آن در امکان میتوان آورد،
[2] بعدش در زبده +:
واز عدت وآلت هیچ باقی نه،
بدوام مقرون،
[3] زبده +: وتوالی شهر[شهور] و [!] عوام
[4] زبده: جرأت وجسارت [جسارت] نتوانست نمود،
[5] زبده: نکرده است بر شیوهٔ مخالفت وطریقه مخالفت،
[6] زبده: طبعا وشرعا
وعقلا انتقام این تقضیه بر ما وشما از واجبات ودفع دشمن از مفترضات مهمات ملکی — ک:
نفرضات (بجای مفترضات)،
[7] زبده: وطمع مداخلت،
[8] زبده بعدش +: وسعی وکوشش میباید نمود تا بیکانه را از میان — داریم [برداریم] وآن
ممالک را از ..... [دو لفظ ناخوانا] ..... وخبث وجود ایشان پاک کردانیم حی باید،
[9] زبده: اوایل بهار با لشکر ها ساخته متوجه شدند چنانچه در حدود ری با یکدیگر اتفاق ملاقات
افتد باجملگی،

وغرر نعم نصیب دولت و قسمت[1] حشمت ما می آید*، و هر مراد که بر خاطر
گذرانیم[2] دولت مساعدت می نماید* و روزگار موافقت میفرماید[3]،
اکنون همت بر تفریق جمع و تمزیق شمل قزاقوسمت ترکمان و ضبط
و نسق ولایات آذربایجان مصروف است*، حالا عزیمت آنست
که زمستان در مازندران گذرانیم و چون طلیعهٔ بهار پیدا شود
رایات شاهی افراخته سوار و پیاده لشکر با اسپان پیل پیکر رخ بدین
مهم آورده فرزین بند خصم را کشائیم و دستبرد[4] با و نمائیم*، چه از آن
زمان که نازلهٔ هایلهٔ برادر و مخدوم پادشاه سعید شهید بوقوع
پیوسته* تا پیوسته تدارک آن قضیهٔ فرض عین بل عین فرض
دانسته ایم[5] اما بسبب بعضی قضایا که درین ممالک[6] واقع شد چنانچه
جناب فرزندی را معلوم است توجه بدان طرف میسر نمیشد[7] امروز
بحمد الله تعالی ممالک خوارزم و خراسان و زابل و کابل تا اقصای
هندوستان و مملکت[8] ماوراء النهر تا نواحی ترکستان و مازندران
باتمامت طبرستان در ربقهٔ تصرف بندگان[9] است و خاطر از جوانب

---

[1] زبده: ایام حشمت کرد انیده می آید، [2] زبده: گذرانیدیم (کذا)، [3] زبده: کرد، [4] زبده: بخود، [5] زبده: موقوف و مقصور کردانیده، [6] زبده (مصفا): دست برخود برنمایم، [7] زبده: ازان وقت باز که قضیه هائله برادر و مخدوم امیرزاده سعید شهید نورالله مرقده بوقوع پیوسته خاطر بر تدارک امر و انتقام از مخالفان موزع بوده و از استعداد فتح و قمع آن طائفه غافل نبوده ایم و، [8] درک —: ازروی باب اک نوشته شد —: برای شرح این واقعه رک بص ۱۱۶، [9] زبده —، [10] زبده: طرف، [11] بعدش در زبده +: و آن معنی اند قوت بفعل نمیرسید، [12] ک: ، [13] زبده —، [14] زبده (۲۰۶ ل): بندگان دولت استقامتی بغایت و طراوتی تمام یافته است و دواعی اخلال [اختلال؟] را از ساحت آن احساب (؟) بهرچه تمام تر، از هیچ جهت تفرقه و پریشانی نیست که مانع رکضت همایون گردد[؟] سکون و حرکت و اقامت و نهضت بدین مهم موقوف و مصروف گردانیده ایم شکر الله که افریدگار حق تعالی و تقدس بفضل شامل و انعام کامل خویش قوت — (درک — تعالی کجایی تعالی)،

وچند زنجیر فیل کوه پیکر عفریت منظر که از سمر قند آورده بودند در مقدمه مقرر شد، هر یک بضخامت جثه کوهی جسیم و بدرشتی هیکل طودی عظیم بیت

همه ژنده فیلان گردون شکوه بتندی چو دریا بهیکل چو کوه

و آنحضرت هژدهم رجب از دار السلطنه هرات نهضت فرمود و چون لشکر منصور

(۲۹۶ب) به نیشاپور رسید رای انور مصراع ا

کآفتاب از فروغ آن تابیست

چنان اقتضا نمود که مکتوبی بجانب میرزا اسکندر روان فرماید و از عزیمت همایون اعلام نماید و دبیر روشن ضمیر نامه باین عبارت در کتابت آورده :

صورت مکتوبی که بمیرزا اسکندر فرستاد

فرزندی اعزی خلد ملکه بسلام مالا کلام مخصوص گشته معلوم فرماید که بفیض فضل الهی و یمن تائیدات نامتناهی احوال این ممالک برمناهج استقامت استقرار یافته و امور این ولایات برمجاری استمرار پذیرفته و هر زمان از بارگاه صمدیت و درگاه احدیت دُرر کرم

زبده : برین سیاق بموسمی که کفه میزان ..... ترازو (رک بص ۴۲۹ س ۴ ببعد) بر عزیمت قشلاق مازندران در روز یکشنبه هژدهم رجب المذکور الخ ـــ فقط در آ صفر بجای رجب ،

صورت این مکتوب در زبده (رجا بها متفاوت است از مطلع ، زبده (۲۰۵ ب) فضل ربانی و یمن دولت روز افزون ، زبده (۲۰۶ ب) : ایساق (کذا) جاریست و امور دولت برمجازی (مجاری) اطراد (کذا) مستمر و لشکر ها بمراد در سلک عبودیت منتظم اند و اعنه عنبسار در تحت فرمان ملازمند و همت بر دفع اعداء آملک و فتح باقی بلاد مقصود (مقصور) و بوساطت فتح و نصرت یزدانی و قوت قدرة آسمانی هر دم از خزانه فضل ربانی و دیوان لطف سبحانی خلعت مزید کامرانی و منشور حصول امال و امانی ارزانی میدارند ،

آذربایجان واقع شد پیوسته حضرت خاقان سعید عزم یورش آذربایجان داشت و نقش انتقام مخالفان بر لوح اندیشه می نگاشت و از جهت حدوث وقایع که در بلاد ماوراء النهر و خراسان تا حدود هندوستان بوقوع می پیوست چنانچه شرح آن معروض گشت آن عزیمت در عقدهٔ تاخیر مانده بود، اکنون چون بعون عنایت یزدانی و تائید دولت آسمانی مجموع آن بلاد مضبوط شد و خبر انقلاب عراق عرب و مملکت آذربایجان و استیلای امیر قرایوسف ترکمان بسامع جلال رسید آنحضرت عزیمت تسخیر عراق و آذربایجان فرمود و فرمان جهانمطاع باطراف ارسال نمود مقرر آنکه لشکرهای ماوراء النهر و خوارزم از آن حدود برخبر بوده احتیاط نمایند و باقی لشکرها بموعد لا یستأخرون عنه ساعة ولا یستقدمون رسیده باشند؟ و آلات مقاتله و ادوات مقابله ترتیب یافت، لشکرهای چون کوه آهن و دریای موج آهنگ منتظم گشت بیت

سپاهی که کوه سپر فوج فوج — چنانک از روی دریا موج در موج
سر اسر بسنانهای زره سم — ز سر تا پای در آهن شده گم

(بقیه حاشیه ص ۲۴۴) در همان ایام که آن صورت بوقوع پیوست حضرت سلطنت شعاری راه اعیه حرکت بدان جانب بود فاما فتنهای که در بلاد ماوراء النهر و خراسان و ری و طخارستان و زابل و کابل تا هندوستان بسبب اختلاف دستران سپاه و هوای اعیان مملکت بوقوع پیوسته ... بانع دواتع رکضت بهالوں بود ... باب: میرانشاه (بجای امیرانشاه)، ـ رک بص ۹۵ ۲ کذا بس ظفرنامه آجا دارد

حاشیه این صفحه: ۱ زبده: در رجب سنه ست عشر و ثمانمایه با حصار [با حضار] لشکر ها مثال همایون بنفاذ انجامید که از مواضع خود در حرکت آیند و بوقت میعاد بمحل معلوم لا یستأخرون الخ رسیده باشند، و عساکر ماوراء النهر و خوارزم را فرمان شد که هم دران ولایت از حدود و جهات برخبر باشند، ـــ آ: باطراف ممالک (بجای باطراف)، ـــ "ولا یستقدمون" را در باب آ واک ندارد، ۲ و در مطبع ندارد، در زبده دارد، ۳ زبده: بی کرانه، ۴ واک: جنان کو، ب و زبده مثل متن، ۵ کذا ایضا در زبده (۲۰۴ ب) و +: کرفته هر طرف شیران جنکی ❊ کمان چاچی و تیران [تیر] خدنکی ❊

فرّاش خانه از خیمه و خرگاه و مطبخ و آبخانه و سایه‌بان و شامیانه مرتّب گشت، بغالِ هلال نعال و اسبانِ صبا رفتار و بختیان کوه پیکر هامون گذار قطار قطار بحساب در شمار آمد و مجلس بسانِ آسمان با انوار کواکب آراسته و چون بوستان با انواعِ ازهار پیراسته گشت، و منجّمانِ ماهر طالع وقت اختیار کرده سادات و قضات و اکابر و اشراف را بباغ زاغان آوردند و چهارده هم جمادی الاخری دُرّی که در صدف سلطنت پرورده بود در عقدِ نکاحِ دُرّیِ برجِ دولت میرزا محمّد جهانگیر آمد ع

مبارک باد این عقدِ همایون!

ذکر قشلاق فرمودن حضرت خاقان سعید در مازندران بعزمِ یورشِ آذربایجان

از آن زمان که واقعهٔ هایلهٔ بادشاهِ سعید شهید معزّ الدّین میرزا امیرانشاه در

اکالیل مجوهر و حلاحل (کذا) مغیر لبوسات فاخره مرصّع بلئلوان (یلغنون) جواهر مهذب (مهذب) و مرتب اسباب طرب (د) نشاط ساخته و برداخته تعبیهای که رشک کند مقرنس بود بسته شد جهنهای باغ را در فصل تابستان کلها (ی) ارغوانی و علهای زعفرانی بدید آمده با انواع اسلحه و الات مصقل از هر گوشه چون آفتاب می تافت، ۳ اک بب: بافار ازهار، آبا: باز هار انوار، زبده: وبوستانیے با انوار با بیراسته، ۴ ک: چهاردهم جمادی الآخر، زبده: روز پنجشنبه چهاردی الاخر سنه ست عشر و ثمانمایه، ۵ زبده (۲۰۳ ب): و عزیمت یورش عراق و اذربایجان، ۶ ک ص ۱۱۲، صاحب زبده می گوید که حضرت سلطنت شعاری را عزیمت قشلاق مازندران ازین سبب شده بود که بعد از واقعهٔ حضرت امیر بزرگ انقلاب بسیار در بلاد عراق عرب و اذربایجان بوقوع رسیده بود و قضیهٔ هائلهٔ امیر میرزاده امیرانشاه بهادر واقع شده «قرا یوسف ترکمان در آن بلاد دست تسلط برآورده و پای از حدّ خود بیرون نهاده» (باقی حاشیه بر صفحه ۲۴۵)

۱۰

۱ آبا: سایبان، ۲ زبده: وفقد وجنس بی حد و شمار نظم ۱۰ ازکمر بر سلاطین وزر افشان ملوک
شام را در در کنار و صبح را در زر دهان

و شیخ بهلول و مولانا ظهیر الدین قاضی[1] را مقیّد به تبریز آوردند و جمعی که بصلح راضی نمی شدند بحبس و قید مبتلا گشتند، (ورق ۲۹۶) امیر یوسف با امیر شیخ ابراهیم (۲۹۶ر) مقرّر کرد که آلات[2] مرصّع[3] که در مجلس[4] شروان می داشته بخزانه سپارد، و شیخ بهلول دویست تومان عراقی و مولانا قاضی صد تومان فرود آورده خلاص شوند، و اموالِ مقرّری بادا رسانیده شیخ بهلول و قاضی اجازت یافتند[5] و امیر شیخ ابراهیم در تبریز مانده، اوّل[6] بهار عنایت و احسان و کرامتِ امان شامل روزگار او شده عازم دیار خود گشت، و امیر یوسف آخر محرّم سنهٔ ست عشرة[7] بییلاق اوجان رفت[8] و منصور برادر زادهٔ بسطام در تبریز محبوس بود،

وقایع سنهٔ ستّ عشر(ة)

حکایت تزویج میرزا محمّد جهانگیر بن میرزا محمّد سلطان[9]

حضرت خاقان سعید امتثالِ اوامر الٰهی نموده خواست که بر سنّتِ نبوی گوهرِ شب افروز که دُرِّ درجِ سلطنت بود با کفوی مناسب امتزاج داده ازدواج فرماید و اندیشهٔ عالم نورد در اطراف جهان جولان نمود و رقم این کار بر احفادِ حضرت صاحبقران کامگار قرار فرمود و میرزا محمّد جهانگیر بن میرزا محمّد سلطان معیّن شد، و ارکانِ دولت و اعیان حضرت نثارها آورده زرافشانیها کردند، و چند دست خرّت

---

[1] زبده: بسر مولانا قاضی بایزید، [2] زبده: آلات ..... از طلا و نقره مرصعه، [3] باب، [4] ورزبده تاریخ رخصت مراجعت شروان که شیخ بهلول را دادند و او در یعنی روز پنجشنبه سابع عشر بن ذی الحجه ۸۱۵، [5] زبده: تتمهٔ فصل زمستان در تبریز گذرانید و چون بوی بهار بمشام عالمیان رسید در روز پنجشنبه بیست و نهم محرم سنه ست و عشر و ثمانمایه بطرف اوجان و ییلاق سمند توجه نمود، [6] زبده: امیرزاده، [7] فقط ب: سنن سنن (بجای سنه)، [8] ک: در

درسلطانیه[1] است،

امیر قرا یوسف عزم عراق عجم کرد و اواسط[2] جمادی الاخری بسلطانیه آمد و نامه[3] و پیغام در سمع اولاد و جاگیر جاگیر نیامد و از سر[4] قهر اماکن و مساکن سلطانیه ویران شده، امیر یوسف بیستم[5] رجب ببتریز بازگشت؛ از جانب[6] ازکله قراباغ و شروان فارغ نبود،

دوازدهم شعبان[7] از تبریز ایلغار کرد و بقراباغ آمده ایلچی پیش ابراهیم فرستاد و او را بصلح پیغام داد، امیر رشیدی احمد شکی و کشتندیل گرجی[8] با امیر شیخ ابراهیم اتفاق نموده بصلح درنیامدند و امیر قرا یوسف از آب [ارس][9] گذشته از طرفین جنگ بسیار کردند* و امیر شیخ ابراهیم و برادر او شیخ بهلول و کشتندیل گرجی با[10] غلبه بسیار گرفتار شدند و امیر قرا یوسف کشتندیل گرجی و برادران او را با سی صد نفر[11] از ناوران* گرج بتیغ آبدار بآتش دوزخ فرستاد و شماخی را غارت کرده با[12] آذربایجان آمد* صد[13] تومان چهارپای[14] رانده، بیشتر بسبب سرما تلف شدند[15] و امیر شیخ ابراهیم

---

[1] زبده: قلعه سلطانیه، [2] زبده: در دوشنبه جمادی الآخر سنه خمس عشر و ثمانمایه، [3] زبده: وچند نوبت کسان پیش امیر بسطام فرستاد ... مفید نیفتاد و بجای نامه ... نیامد، [4] تا: جاگیر، [5] باب اک: اثر، [6] زبده: در روز نهم شنبه بیستم، [7] و آن تراکمه و لشکریان که در تشلاغ قراباغ ازان [آنان] بودند مستردد خاطر شدند که مبادا که از طرف شروان خرابی [خرابی؟] واقع شود ترتیب لشکر کرده در روز شنبه ثانی عشرین شعبان سنه خمس عشر و ثمانمایه الخ، [8] زبده: رسید، [9] در آ (مصحفاً)؛ کرجی، زبده بحذفش +: و امرای کرجستان که با او (یعنی ابراهیم) متفق شده بودند، [10] ازروی باب اک ق، در زبده گفته است: و در منتصف رمضان از قراباغ براب قاتین (کذا) زده عبور فرمود، و چون بدان طرف رفت لشکر امیر شیخ ابراهیم در حرکت آمدند و آتش حرب برافروخت، [11] زبده: با برادرش و بیشتر سرداران کرج [12] اک: از ناوران، باَ: از ناوران، ببَ اک: از اُناوران، برای از ناور که بزبان گرجی یعنی شریف و بزرگ قوم است رک بتاریخ جهانگشای جوینی ۲: ۳۷۳، [13] زبده: و از شروان بجانب اردبیل مراجعت نمود [14] زبده: قریب صد، [15] زبده +: از اسب و اشتر و گاو و گوسپند،" [16] زبده +: و امیر یوسف در روز پنجشنبه سلخ شوال سنة المذکور بدار السلطنة تبریز نزول فرمود،

و پوستینهای زرنگار[1] داد و عامهٔ سپاه را رعایت کرد، و صورت واقعه آن است که از سرداران روزگار که نام ایشان بر اوراق لیل و نهار نگاشته اند کسی لشکری آراسته تر از امیر قرا یوسف نداشته فی الجمله بعد از طوی متوجه[2] بدلیس شده، و والی آنجا امیر شمس الدین شرایط خدمت بجا آورد[3] و از آنجا بقلعه سارو رفته[4] جمعی[5] بحاصرهٔ آن باز داشت و بمارد دین آمده خزائن در قلعه آن نهاد و کوتوالی[6] آن به قرابهادر داد[7] و به طرف آمد[8] و امیر قراعثمان روان شد و مزروعات آمد و جرموک[9] را چرانیده، اهالی[10] جرموک امان طلبیدند و امیر قرا یوسف بقرار آنکه هزار اسپ تسلیم نمایند امان داد[11] و ایشان در ادا تعلّل نموده امیر یوسف بغلبه قلعه را مسخر ساخت و قتل عظیم شد[12]، و از آنجا[13] بشهر ارغن آمد و امیر قراعثمان بمحاربه پیش آمد و شکست یافته بقلعه متحصّن شد[14] و امیر قرا یوسف شهر غارت کرده[15] و بعزم معاودت از آب فرات عبور[16] نموده متوجه صحرای موش گشت[17] و لشکر اجازت داده[18] بتبریز آمد، و شنیدند که لشکر او که بار و بیل رفته بودند بر اولاد جاگیر[19] دست نیافتند و امیر بسطام

---

[1] زبده : بتکلف ، [2] زبده : از انجا براه کوه جران (کذا) روانه شد و بقلعه ساور (کذا) که در جهار رود تنگی ماروین است نزول فرمود ، [3] با : جمعی را ، [4] زبده : کوتوالی آن قلعه ببارزان قرارداد ، [5] زبده (کرم) : احمد ، [6] زبده — ، اما جرووک در سلور آینده ، [7] زبده : آبالی آن نواحی ، [8] زبده : عذر ایشان مقبول فرموده فرمان داد که هر که اسب که در میان ایشان باشد بدهند و یک روز دیگر بجهت آوردن اسبان توقف نمود ، [9] زبده : و بسیاری بقتل آمدند تا بقهر و غلبه شهر بستند (بستدند) و خانها و بازارها آتش زدند و بسوختند و درختان قلع کردند و عمارات با فات مندرس گردانیدند ، [10] زبده : از انجا معاودت نمودند متوجه قلعه شهرارغز (کذا) شد امیر قراعثمان در حوالی جرووک بر سر کوهی بلند متحصن گشت و امیر یوسف بپای قلعه ارغن نزول فرمود ، [11] آ : فرمود ، [12] زبده : عبور کرده براه حماچون (کذا) متوجه وادی موش شد ، [13] زبده : خود در صحرای الاطاق بعیش و عشرت مشغول گشت بعد از چند روز از انجا متوجه بتبریز گشت ، [14] ک زبده : جاگیر ،

بیش تر از پنج شش کس نماند[1] دروازه کنکان بیرون رفته امیر محمود را گرفت*، وفوجی از لشکر میرزا اسکندر که بمشورت مظفر کافر نعمت در خانقاه خواجه علی صفی در بیرون همین دروازه بودند از کمین غدر بیرون آمده در شهر ریختند و امیر محمود را مقید بپای قلعه بردند، خواجه محمد را در قلعه چندان کس نبود که بدفع یاغی قیام تواند نمود بضرورت بیرون آمده، اورا باصفهان بردند وخواجه محمد را با برادرزاده بقتل آوردند، وحکومت قم رجوع بعبد الله پروانچی شد وضبط مال حسب المعاهده بمظفر مقرر گشت و میرزا اسکندر درین سال اصفهان را تختگاه ساخت[2] ع

اصفهان را صفای دیگر شد

ذکر احوال مملکت آذربایجان و امیر قرا یوسف ترکمان

امیر قرا یوسف اواخر سنه اربع عشرة (؟) والاطاق ییلاق کرده اوائل سنه خمس بدیار بکر رفت[3] وبهمت پسر خود پیر بداق* که[4] اورا به پادشاهی برداشته بود چنانچه مذکور شد* طوی بزرگ ترتیب نمود و هزار گوسفند و یکصد مادیان ذبح فرمود و امراء واعیان آذربایجان وکلان تران ترکمانان را[5] بنان نامدار*

---

[1] زبده: متوجه دروازه کرکان شد وکفت بیرون دروازه احتیاط کنیم چون از دروازه بیرون رفتند مظفر فرمانی امیر محمود را بگرفت، [2] بعدش در زبده +: واکثر عراق عجم وتمامت ممالک فارس در تحت [تحت] تصرف آورد، [3] بعدش در زبده +: واکثر عراق عجم وتمامت ممالک فارس در تحت [تحت] تصرف آورد، [4] بعدش نقط در آ +: بن قرا محمد، [5] در زبده +: که امیر قرا عثمان دران جانب بود، [6] ک آ: پر بداق، با دوق وزبده: بوداق، [7] زبده: وجندکا بود که اسم سلطنت بنام پسر پیر بوداق کرده بود چنانچه ذکر آن کذشت، — رک به ص ۲۱۴ س ۱۱، [8] زبده: اسب خاصه،

اسکندر عزم محاصرهٔ قم نمود و قلاع نواحی آن را مسخر فرمود و کوتوال قلعهٔ گبوه علی دمه سر نام را مقید به درقم بُرد و در قم مردم جنگی بسیار بودند، جنگهای سخت کردند، و میرزا اسکندر را کاری از پیش نمی رفت، درین حال نصرالله صحرائی حاکم ساوه اندیشید که هرگاه قم فتح شود نوبت ساوه خواهد بود و با آنکه میان او و محمد قمی نیک نبود عمر ادهٔ خود عماد گور را با چند سپاه جلد بمدد فرستاد و خواجه محمد را بدان سبب قوت و شوکت زیادة شد، میرزا اسکندر از ظاهر قم برخواسته خواست باصفهان رود، منظفر فراهانی که معتمد خواجه محمد بود کتابتی پیش میرزا اسکندر فرستاد و پیغام داد که: اگر حکومت مالی قم بمن تفویض کنند و بعهد و سوگند موکد سازند شهر تسلیم کنم، چون عهد و پیمان استحکام یافت (۲۹۵ب) آن نمک بحرام آغاز مکر و فریب کرد و با خواجه محمد راست آورد که رعیت قم که اکثر در قلعه بودند بشهر روند تا محافظت شهر نمایند و مردم را در شهر متفرق ساخت، و خود با خواص و برادرزادهٔ خواجه محمد امیر محمود در شهر بر سم محافظت گشته در هر جا بهر بهانهٔ ملازمان امیر محمود را می گذاشت چنانچه با امیر محمود

ا بعد ش زیده + : چون قلعه کهو وغیره، ب فقط با: کبو، ج ش مثل متن زیده (سه بار): کهو (عبارت زیده درین موضع: در قلعه کهو شخصی بود کوتوال از قبل خواجه محمد قمی علی دمه سیر نام او را کرفت) و مه آلت (میدان آهنگران است)، د مه زیده: با وجود که بفت [نفت؟] بر دیوار بازده [زده] بودند (و) آب در خندق انداخته که دیوار ریض [ربض] و سور شهر خراب شود فتح آن میسر نشد، ه ک زیده: را [از] در قم برخاست و امیر عبدالصمد را در قلعه کهو بگذاشت و امیر عبدالله برادنجی را بمساعدت او تعیین کرد و بعد ازان بجانب اصفهان معاودت نمود، بعد از چند روز منظفر فراهانی که نائب خواجه محمد قمی بود مکتوب بپیش امیرزاده اسکندر و امرای او نبشت، و ک ز: ک ز زیده: محمود بن خواجه ابراهیم بن خواجه عماد قمی، ش ک: می کشت، آ آ ب ب مثل متن و ق موافق با نها، (ز زیده: و بهر موضعی که میر سید یک ده (دو) هزار ازبان امیر محمود انجا تعیین می کرد که بمحافظت مشغول باشند)،

بسیار کرده و مال بیشمار گرفته بدین بهانه که شما طرف مخالفان داشتید و ساوری بیرون بردید، و بعضی را کشته و جمعی را مقیّد ساخته خوارزمیان از او متنفر اند، و نیز شنیده اند که حضرت خاقان سعید کسی را که بر رعیّت خوارزم ظلم کرده گوش و بینی بریده، و بدین جهت رعایا طبعاً مایل این طرف اند، و پسر ایدکو متوهّم شده بجانب پدر گریخت، و امراء این اخبار تحقیق کرده بظاهر شهر فرود آمدند، و سادات و علماء و اعیان شهر با ساوری و پیشکش بیرون آمده شهر تسلیم کردند، و امراء مظفّر و منصور بجانب خراسان و ماوراء النهر بازگشته،

و امیر شاهملک چند روز ضبط امور و نسق مصالح جمهور و نظم قواعد مملکت و وضع قوانین معدلت فرمود و بمقتضی رای رزین و خاطر دوربین تمام مهام خواصّ و عوامّ سرانجام نمود، و نوکران نیک محافظت آنجا باز داشته متوجّه پایهٔ سریر اعلی شد و اوایل سنه ست عشرة بدار السلطنه هراة رسید و بنوازش فراوان مخصوص گشت، و بعد از چندگاه حکومت خوارزم بدو مفوّض شد و تا آخر ایّام حیوة در تصرّف او بود،

ذکر احوال فارس و عراق و گرفتن میرزا اسکندر شهر قم را

میرزا اسکندر چون در ممالک فارس و عراق فرمان فرمای علی الاطلاق شد قصد تسخیر بلدهٔ قم کرد و چند ایلچی بطلب خواجه محمد قمی فرستاد، و از مردم خواجه امردی خوش شکل بود او را نیز طلبید، و خواجه بهیچ وجه ملتفت نمی شد، میرزا

---

۱ زبده : از و متفرق گشته بودند، ۲ ک : زرین، تصحیح قیاسی است، ۳ زبده : در اوایل شهور سنه ست عشر و ثمانمایه ک : سنه ست عشر و ثمانمایه بعدش در زبده + : و مدّتهای، ۴ آ ـ ،

۵ فقط ک : مردی، در زبده ذکری ازین امر نیست، ۶ آ با ب اک : خواجه محمد، — محمد قمی کوتوال قلعه گیو بود در ۷۹۵ هـ هنگام ایلغار امیر تیمور بآن نواحی (ریو ی ۱ : ۵۸۷)

جنگ سخت کردند*، وشب آوازه انداختند که امیر ایدکو و چنگیز[1] اغلان رسیدند ونقارهٔ شادیانه زدند، امرا روز[2] جرأت* ایشان دیدند وشب خبر ایدکو شنیدند[3] هم در شب عنان بعزم مراجعت تافتند، وخوارزمیان[4] در عقب آمده احمال واثقال گرفتند[5]،

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیر شده* فرمود که امیر سید علی ترخان و امیر شاهملک[6] عزم رزم خوارزم نمایند، ولشکر ماوراء النهر نیز پیش ایشان آیند[7] و آنحضرت هرکرا دانست که در آن نوبت بر رعیت ظلم کرده بود عتاب وخطاب فرمود و فرمود که چون درین کرّت بتوفیق الهی خوارزم مسخر شود از آنجماعت که در آن نوبت جرأت نموده اند انتقام کشند[8] و باقی رعایا را آسیبی نرسانند،

امراء نزدیک خوارزم رسیده شنیدند که پسر امیر ایدکو مردم خوارزم را خرخشه

---

[1] ب: چنگیز؛ آ: چنگر، اک با: جنگیز، زبده: جنگز، [2] فقط با: زور در حرب [زبده: چون روزانه ایشان جراتی دیده بودند ودر شب آن خبر شنیدند]، [3] بعدش در زبده: تصور کردند که این خبر راست [است] پلی که بسته بودند آن را آتش زدند الخ، [4] آ با ب اک: بهادران خوارزمی، [5] بعدش در زبده (۱۹۲ ب) + : در روز الحجه سنه ست عشر وثمانمایه عساکر ماوراء النهر که بخوارزم رفته بودند بدار السلطنة سمرقند رسیدند، وباقی امراء که بجانب خراسان رفته بودند چون خبر آن حادثه بسمع همت بلند کی حضرت سلطنت شعاری رسانیدند آتش حمیت زبانه زد، [6] در زبده بر بنها اسمای امراء ذیل را افزوده است: شیخ لقمان، یادگارشاه، فرمان شیخ، نوشیروان برلاس، [7] در زبده گفته است که ماوراء النهر نیز فرستاد که لشکر بخوارزم روانه گردانند" ایشان نیز کرت ثانی ساختگی لشکر کردند و متوجه شدند امیر سلطان شاه برلاس و دولت خواجه عناق و امیر اسکندر بهندو بوتا"، [8] فقط آ: ستانند،

و درین سال یعنی [سنه[1] خمس عشر[6] حضرت خاقان سعید[2] لشکری نامزد خوارزم فرمود[3] از امرای خراسان[4] امیر علیکا[5] و امیر الیاسخواجه با سپاه گران روان شدند و از ماوراء النهر امیر موسی[6] کا با پنجهزار سوار عازم آن دیار شد[7] و نزدیک خوارزم بهم پیوستند[8] و در آن زمان مبارکشاه پسر امیر ایدکو حاکم بود و بیکیچک[9] امیر دیوان و صدر قاضی[10]، چون خبر لشکر محقق[11] شد اعیان ملک جمع آمده مشورت کردند اکثر صلاح در صلح میدیدند و بعضی براه جلامی رفتند[12] و باقی جنگ و کارزار اختیار میکردند، و درین اثنا امیر علیکا ایلچی فرستاده استمالت گونه داد، و صلح جویان ساوری ببیرون فرستادند و اکثر [مردم[13]] خوارزم دل بر صلح نهادند، نوکران امیر سید علی ترخان (ورق ۲۹۵) و امیر الیاسخواجه بطرفی رفته بودند[14] و جمعی راکشته (ر۲۹۵و)
و اسیر گرفته، خوارزمیان متوهم شدند و جمعی که بایل جنگ بودند جرأت نمودند و غلبه تمام از خاص و عام ببیرون آمده جنگ در پیوست، و[15] چون سخن صلح درمیان بود و لشکریان هر طرف پریشان خوارزمیان آن روز تا شب

---

[1] ک: ازروی آ نوشته شد، [2] زبده +: بمشورت وصواب دید امراء،
[3] در زبده +: امیر علی ترخان، [4] با وق +: کوکلتاش، در زبده نامش علی کیاست،
[5] زبده: حضرت مخدوم . . . . . مغیث الحق والدین الغبیک کورکان پنج هزار سوار مصاحب امیر موسی کیا تعیین فرمود که باتفاق آن لشکر متوجه خوارزم شوند، [6] زبده: بیلک، [7] زبده: صدر که قاضی بود، صاحب اختیار مملکت این سه کس بودند، [8] آ: مقرر،
[9] زبده: علی کیا، [10] زبده: آوردند، [11] ازروی زبده،
[12] در زبده +: وخرابی بسیار کرده، [13] زبده: ولشکر امرا بسبب آنکه صلح درمیان بود استعداد جنگ ناکرده متفرق بودند: و بلی [پلی] بسته بودند بعضی از لشکریان پل بگذشتند و بعضی هنوز نگذشته بودند که جنگ در پیوستند و شهریان دران روز جنگهای سخت کردند،

چون نزدیک رسیدند[1] امیرایدکو لشکر خود را دو بخش کرد* و جمعی را فرمود که چون بیاغی رسند جنگ پیش برند و هزیمت شده* پریشان شوند، و گفته بود که سمند کهنه و جُل اسب و توبره بر شکل[2] بوجها بسته* در وقت گریز هر طرف اندازند، چون امیر قجولای رسید و مردم امیرایدکو جنگ پیش برده گریختند لشکر قجولای بتصوّر آنکه یاغی همین بود از حرص[3] اُلجا در قفای هزیمتیان تاختند بیت

از آدمی عجب چه که ماهی در آب نیز جانرا ز حرص در شرر کار دان کند*

از طرف دیگر امیرایدکو بهادر با تیغهای رخشان و سنانهای درفشان[4] رسید، قجولای با آنکه لشکر او در پی یاغی رفته بود جز جنگ چاره ندید و کوششهای بهادرانه و حملهای دلاورانه کرده عاقبت بقتل آمد، و امیرایدکو سر او را بنخارزم فرستاده فرمود که توق او را بر پای کردند و نقاره چیان او نقاره میزدند و یاغی که در پی اُلجا رفته بود توق خود را دیده جوق جوق میرسند و در دام بلا افتاده گردن در ذُلّ غُلّ و دست در قید بند میدادند تا باین تدبیر هزار آدمی دستگیر شدند، و لشکر امیرایدکو غنیمت گرفته بنخارزم باز آمدند و اسیران از بندهای گران نهاده بر عایا سپردند مقرر آنکه از بندیان هر که گریزد نگاه دارنده را بقتل آورده محلّهٔ او را غارت کنند، و مردم شهر در زحمت افتادند،

---

[1] زبده +: امیرادکو کمتی [کمشی] بیدا ساخته لشکر خود را فرمود که اینجا توقف کنید تا ازمان که ایشان از ابکدرند و در کوچ باشند ما خود را بر ایشان زنیم مردم خود را دو کرده کرد، یک قوم را بر کنار جنگی [جنگلی] تعیین کرد که چون لشکر یاغی برسید می باید که صف کشیده آغاز محاربت کنید و چون ایشان حمله کنند هزیمت شوید،

[2] زبده: بر شکل نجها [بقها ؟] بر قفجه بندد،

[3] نقط آ ــ [4] لو: حرض،

[5] زبده: سرور کار جهان،

[6] بعدش در زبده +: عنان کشاده و سنان کشیده،

انگاشت، درین حال تیمور مفلوک نزدیک خوارزم رسید، غازان دکنه را بشراب مشغول کرده نوکر خود جانخواجه را فرستاد تا تیمورخان برگشته بخت را بقتل آورد، وجلال الدین سلطان شنیده از امیر غازان منت دار شد و نشان فرستاد که غازان خان ماست فرموده او را حکم ما دانید، و امیر دکنه برای تیمورخان عزا داشت، واز امراء محاصره خضر اغلان بجهت اردوغ بزرگ تر بود، بعد از و دکنه، بعد از یشان غازان، درین حال از همه زیادت شد، و امیرايد کوصلح کرد و او بیرون آمده یکدگر را طوی دادند و امراء ترک محاصره کرده متوجه جلال الدین سلطان شدند،

قجولای بهادر در موضع بلوقیا بدیشان رسید و بطعنه گفت: خوارزم ناگرفته چرا باز گشتید؟ امراء گفتند: مادت هفت ماه تمام محاربه و محاصره کرده باده هزار مرد نتوانستیم گرفت، تو با خود سه چهار هزار مرد بیش نیست صلاح باز گشتن است که ما سخن صلح گفته ایم و او پسر خود را پیش خان میفرستد، قجولای گفت: یک نفس من ايد کو را کافیست،

باین غرور عزم خوارزم کرد، و امیرايد کو خبر یافته استقبال نمود، چون لشکر او کمتر بود براه مکر و فریب شب مراحل می پیمود [و روز پنهان می بود]،

ك: خانخواجه، تصحیح از روی با وب و آ و زبده و ق و اک ـ ؛ زبده + و چند بهادران دیگر با او تعیین کرده که بروید و تیمورخان را بقتل آورید، ایشان برفتند و تیمورخان را بقتل آوردند، ؛ زبده: و فی الحال ایلچی فرستاد مضمون اک، ؛ زبده: قائم مقام (بجای خان) ؛ زبده + : اما چون این حکم جلال الدین سلطان برسید او از اشارت [امارت؟] لشکر معزول شد، ؛ زبده: اورق، ؛ با: قحولای، اک: نجولای، زبده: فجولای، ؛ فقط زبده: برقوقیا، ؛ بعدش در زبده +: حالا خود چهار هزار سوار دارم، ؛ ك ـ ؛ از روی نسخ دیگر و ق نوشته شد، فقط زبده: و بروز فرمود [فرود] می آمد،

خان باو رسیدند و عزم رزم کردند[1]، بغلجیه[2] که پیش ازین حاکم خوارزم بود بقتل آمده امیر ایدکو شکسته بخوارزم رسید، و این حال اوائل سنه اربع عشر[3] بود، دکنه و غازان متعاقب بخوارزم آمدند و امیر ایدکو را شش ماه محاصره کردند، درین ولا خبر آمد که جلال الدین سلطان پسر تغمش[4] خان تیمور[5] خان را شکسته اردوی اورا غارت کرد و تیمور خان میرسد، و قاصد جلال الدین سلطان پیغام رسانید که پیش ازین تیمور خان بود برای او شمشیر می زدید اکنون من خان شدم[6] سعی نمایید و باید کو که دشمن ماست بدست آرید[7]، باز جلال الدین سلطان | کس فرستاد که (۲۹۴ ب)
اگر ایدکو پسر خود سلطان محمود و خواهر جلال الدین که همین پسر داشت* فرستد و سکه و خطبه[8] بنام ما کند با او جنگ نکنید و متوجه شوید، امیر غازان که خواهر جلال الدین سلطان در عقد او بود* میل صلح نمود و دکنه[9] که با خواهر تیمور خان داشت آن خبر نابود

[1] زبده +: در اوائل سنه اربع عشر و ثمانیه، [2] آ: بعلجه، با: بغلجه، ب: بغلجه، اک: بقلجه، ق: Baqlajeh، زبده: بقلجه، [3] آ: بقش، با: بقتیش، ب: بقش، زبده: بقش، [4] زبده (۱۹۲ ب): با تیمور خان یاغی شد و جنگ کرده او را شکست، و اردوی او را غارت کرده و تیمور خان با معدودی چند از پیش ایشان بگریخت، در عقب این خبر ایلچی از پیش جلال الدین سلطان بخوارزم رسید تلقبقو قا نام و استمالت نامه از جلال الدین سلطان بتمام امرا (کذا) از قبل تیمور خان خوارزم را محاصره داشتند مضمون رسالت آنکه، [5] آ: شده ام، زبده مثل متن، [6] آ: آرند، [7] زبده: خواهر جلال الدین سلطان که همین سید محمود بسر او کو را (کذا) داشت، [8] درک ندارد، از روی آ و دیگر نسخ ثبت شد، [9] زبده ب، [10] زبده (۱۹۳ ب): فاما امیر دکنه راضی نمی شد در اثنای این حال خبر رسید که تیمور خان که از پیش جلال الدین سلطان گریخته بود نزدیک رسیده است و می رسد و چون ان لشکر او بدو خوارزم فرستاده بود باعتماد آنکه لشکر سنت بتوجه انطرف کشته و امیر غازان بجهت آنکه خواهر جلال الدین زداشت شیوه جلال الدین؟ سلطان بود و امیر دکنه شیوه تیمور خان بود و او نیز خواهر تیمور خان را داشت و دکنه قطعاً بر صلح امیر او کو راضی نشد الله در اثنای این حال خبر رسید که تیمور خان که از پیش جلال الدین سلطان گریخته بود نزدیک رسیده است، با: ب: اک: تیمور خان (بجای تیمور ملک)،

از مصاف حضرت خاقان سعید گریخته[1] پناه بخوارزم برده بود بپادشاهی برداشته نزد بسیار که میرزا خلیل سلطان بیشمار بایشان داده بود برسم نثار پریشان کردند و عازم مازندران شدند، وقصهٔ آمدن ایشان بمازندران سبق ذکر یافت[2]،

و امیر انکا[3] برقرار حاکم خوارزم بود تا در شهور سنه احدی عشر شادی[4] خان[5] وفات یافته فولاد خان پادشاه شد و امیر ایدکو بیوسون مهود صاحب اختیار بود و انکا[6] را طلبیده بغلجه[7] راحاکم خوارزم ساخت، و فولاد خان در شهور سنه ثلاث عشر* فوت شده تیمور خان[8] پسر [تیمور] قتلغ خان پادشاه شد و قصد امیر ایدکو کرد و او منهزم بخوارزم آمده و یراق[9] کرده بجانب الوس رفت*، و در موضع سام که ده روزهٔ خوارزم[10] است [اجق[11] بهادر و غازان[12] ازجانب تیمور

---

[1] در زبده (۱۹۲ ا) گفته است که "میر [پیر] پادشاه بن طغاتیمور که در مازندران از مصاف "تیمور گریخته بود" او نیز بخوارزم رسید پیش امیر انکا رفت و حامی جماعت عراقیان کشته ایشان را یمن (ایمن ؟) کردانیده، عراقیان در خوارزم خرید و فروخت بسیار کردند" و با پیر پادشاه بیعت کردند" "و زر بسیار بر سروی پاشیدند و از خوارزم متوجه مازندران کشت — پیر پادشاه در ۸۰۹ از مازندران بخوارزم رفته، رک ب ص ۷۷،

[2] رک ب ص ۵۵ و ۷۴ ببعد، [3] رک ب : ایکا، با : انکا، آ : الکا، زبده : آنکه، [4] زبده : شادی بیگ [بیک] خان، [5] رک ب : الکا، [6] رک ب : بغلجه، آ : لعلجه، با : بغلجه، آ : لغلجه، اک : بغلجه، ق ز ص (۲۲۶) : Baglajeh، زبده : تغلجه، [7] بقول لین پول ص ۲۳۲ پولاد از ۸۱۰ تا ۸۱۵ فرمان روائی کرد، [8] از روی آ و زبده، در با نام این پادشاه را قتلغ تیمور خان نوشته است، نیز رک ب ق ص ۲۲۶، [9] زبده : و بعد از دو سه ماه یراق [یراق] لشکر کرده بازجانب الوس روانه شد، [10] رک ب ــــ، از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد و ق مطابق است با آنها، [11] با : آجق، اک : اجو، ق (ص ۲۲۶) : Adjidjé، زبده : اجق، [12] زبده : غازان، با : غازیان، [13] تغلجه زیر لیست که بندی آن را یکه خوانند،

حاکم خوارزم بود و قوم قراتاتار که آنحضرت ایشان را در هشتصد و شش از مملکت روم آورد چنانچه در مجلد اول مفصل است در زمان سلطنت میرزا خلیل سلطان از ولایت ماوراء النهر گریخته بخوارزم رفتند و میان ایشان و امیر موسی آتش جنگ افروخته شد و شرار شرارت قراتاتار نواحی خوارزم را سوخته عزم روم کردند، و امیر ایدکو امیر الامرا رشادی خان از جانب دشت به طمع خوارزم متوجه گشت و امیر موسی کابماوراء النهر رفته امیر ایدکو در رجب سنه ثمان و ثمانمائه خوارزم را گرفت و امیر انکا را حاکم گذاشته بجانب دشت رفت،

و جمعی عراقیان در روز عید رمضان از میرزا خلیل سلطان روگردان شده از سمرقند عزم خوارزم کردند و آنجا رسیده پیر بادشاه بن لقمان بادشاه بن طغاتیمور خان را که در ماوراء النهر

زبده: تاتاران روم ــ رک به شرف نامه یزدی ج ۲ ص ۵۰۱ ببعد برای آوردن تیمور قراتاتاران را،

آ ــ، زبده در زبده گوید: و بعضی از ایشان بجانب خوارزم رفتند،

زبده: کیا (بهر موضع)؛ زبده (۱۹۱ ب): و تاتاران غلبه بودند نواحی شهر راغارت کردند و امیر کوکه (؟ ج)

این لفظ در نسخ مختلفه صورتهای عدیده دارد درین موضع و در سطور مابعد با آ اوکو (و گاهی ایدکو) ب همواره اوکو، و آ اوکو (و گاهی آوکو) نوشته است،

زبده: اوکو (و در بعض مواضع: اوکو) ــ رک به لین پول ص ۲۲۹ برای اوکیو (Ouchiou) رئیس نوگائی ها

'بادشاه گرقبچاق' و بهمان کتاب ص ۲۳۲ برای سنین خوانین خانواده اوروس و توقتامش، شادی بیگ (اوآل اُزُوس) از ۸۰۲ تا ۸۱۱ (۸۱۰ در زامباور و لین پول امارک به مطلع ص ۲۳۲) فرمان فرما بود،

زبده +: بادشاه دشت قبچاق، بعدش در زبده +: و جماعت تاتاران متفرق گشتند، ک: الکا، آ: الکا، باقی: انکا، ب: الکا، اک: افکا، زبده: انکا (و جائی: الک و جای دیگر: انکر)،

زبده: دشت قبچاق معاودت نمود،

زبده +: سنه ثمان و ثمانمایه،

در جمیع نسخ و قی: پر، زبده: سیر،

ــ پیر یا پیرک از بیت جوچی خان از ۷۹۰ تا ۸۱۲ حاکم ماوراء النهر بود،

فرمود که آن صدف شرف را قبل از میعاد وضع حمل بخراسان آورند، و بموجب فرموده محفّهای پادشاهانه ترتیب کرده با آغایان و خواجه سرایان از سمرقند متوجه خراسان شدند و نزدیک دارالسلطنة هراة آغایان و خواتین استقبال نموده بباغ زاغان فرود آوردند* و عاشر جمادی الاولی بیکی کاخان زادهٔ همایون قدم از کتم عدم بخیز وجود آمد و چهارشنبه پانزدهم ماه مذکور طوی بمظمت فرمودند،

ذکر احوال ولایت خوارزم که درین سال هشتصد و پانزده داخل دیوان اعلی شد

چون احوال خوارزم* درین دفتر مسطور نشده رقم قلم آنست که از ابتداء جلوس فرخ فال سال بسال بطریق اجمال باز نماید و شرح وقایع آن ولایت تقریر داده آید، وصورت حال آنست که در زمان واقعه حضرت صاحبقران امیر موسی کا*

لک : آورند، آ بجای مثل متن، ۲ زبده (۱۹۰ر) : فرمان شد در باغ زاغان چهار طاقها و تعبیها ساختند اسباب طوی و ما یحتاج آن مهیا کردانیده خیمها و خرگاهها با تختهای زر و نقره بخوشهای لعل و مروارید مرصّع و مزیّن گردانیدند، انجم در وفا [دعاء] وسع کبیده و دست اجتهاد بر دامن آن رسیده از اسباب عشرت و عیش مهیا شد لعابان شیرین حرکات و مشعبدان حاذق [چابک] طرفات هنرهای نمودند باز بیهابیرون می آوردند چند روز مغنیان ماهر ملازم بودند تا در روز جمعه ثالث جمادالاول سنه خمس عشر و ثمانمایه موافق لوئیل درین مکان مبارک بیکی کیا (کیا) خانزاده همایون قدم از کتم عدم بخیز تا بوجود آمد،

۳ زبده : واقعات خوارزم

در زمان آن دولت (یعنی زمان شاه رخ سلطان)،

۴ زبده : موسی کیا بموجب حکم و فرمان

آن حضرت (یعنی تیمور)،

و میرزا ابراهیم سلطان[ت] با لشکر پیاده در کشم توقف نمود و شاه بهاء الدین بکوهپایه سخت و بیشهاء پر درخت رفته بود[ت] لشکر منصور از کمان لعل گذشته بولایت سغبان و غند و پامیر[ت] درآمدند و آن مواضع منبع آب جیحون است، و از آنجا نیز گذشته، احمال و اثقال شاه بهاء الدین بدست لشکر افتاد و امراء بکوهپایه برآمدند که در خیال مردم جبال نبود (ورق ۲۹۴) که کسی بیگانه بدآنجا تواند رفت، و هر که پایی پیش آمد بمال و جان امان یافت، لشکریان باز گشته با غنیمت فراوان بشهر بدخشان رسیدند و حکومت آن ولایت را به شاه[ت] محمود[ت] برادر شاه بهاء الدین دادند که پیشتر بدرگاه عالمپناه آمده بود و آثار نیکوبندگی بظهور آورده، فرمان شد که در پناه رایت میرزا ایکل[ت] باشد،

(۲۹۴ر)

درین اثنا بمسامع[ت] جلال رسید که حرم محترم میرزا الغ بیگ چون صدف بدر دانهٔ آبستن است حضرت[ت] خاقان سعید از غایت وداد که نسبت باحفاد و اولاد داشت

(بقیهٔ حاشیه صفحه ۲۲۸) :- که شاه بها والدین بطرف بدخشان کرسخت لشکر با ایران سمت دوان شدند چون بگشم رسیدند دوران موضع..... ابراهیم سلطان..... با لشکرها بیاده توقف نمودند و جمعی کثیر از امرا الیغار کرده در پی شاه بها والدین میرفتند چون بدبخشان رسیدند شاه بها والدین گریخته بود و بطرف کوهپای سخت رفته عساکر منصوره بر عقب او روان گشتند لکان لعل رسیدند و ازان گذشته بولایت شغنان و غند تا میر درآمدند. برای موضع مذکوره متن و حاشیه رک به حواشی ق ص ۲۲۲ بعد و لیسترنج ص ۴۳۶ بعد و خریطه ۹ در آن کتاب و خریطه های که وُدُ (Wood) در سفر تا منبع جیحون (لندن ۱۸۷۶ء) دارد، و دیباچه آن کتاب ص ۹۱ و افغانستان تالیف جمال الدین احمد طبع کابل ۱۳۱۳ھ (خریطه در آخر کتاب)،

حواشی این صفحه :- ۱ ه ازک افتاده است، از روی نسخ دیگر افزوده شد، ۲ ه آ: سعمان، با ق: سعیان، اب: سعمان، ک: بشعبان، ۳ قاتر میراین کلمه را سغنان می خواند ق ص ۲۲۴ ح ۱)، زبده: شغنان، ۴ ه آ با: غند، اک: غند، ق متن، زبده: غمد، ۵ قاتر میراین کلمه را وخند (= واخان) می خواند ق ص ۲۲۱ ح ۲) که درجمیع نسخ: پامیر، ۶ زبده: شاه سلطان محمود، ۷ زبده: ایل نویان، ۸ زبده: از جانب سمرقند خبر رسید، ش آ، ۹ آ،

که معتمدی روان فرمایند تا مال ولایت فرستد و فرزندان[1] خود را بملازمت مشرف سازد، و آنحضرت امیر حمزه قتوقو را که از اعیان حضرت بود[2] ارسال فرمود و مشارالیه بآنجا رسید، شاه[3] بهاء الدین خیال محال و اندیشهٔ استقلال بخاطر راه داده بود و انقیاد احکام نمود و با نوکران میرزا ایچل[4] در مقام مقاتله بود، امیر حمزه[5] باز آمده صورت واقعه بعرض رسانید، آنحضرت فرمود که امراء کبار امیر مضراب بهادر و امیر سید علی ترخان و امیر فیروز شاه متوجه[6] بلخ شده و ظل چتر فلک سای میرزا ابراهیم سلطان در آیند*

و امراء به بلخ رسیده میرزا ابراهیم سلطان را بانعام فرمود و شاهزاده و امراء عزیمت بدخشان نمودند و از راه بغلان[7] باسکمش[8] آمده شاه بهاء الدین بطرف بدخشان گریخت و لشکریان با امراء به بدخشان در آمدند

---

[1] زبده: فرزند، [2] در زبده +: و در حسن رای و کمال دانش مشارالیه متفق علیه، [3] زبده: دید که شاه بهاء الدین در [ان] حدود دست تطاول کشاده و پای از حد خود بیرون نهاده است و اندیشه فساد و نقش استقلال را بخاطر راه داده التزام طاعت قبول نکرد و بدان وعده های وفا ننمود ملک آثار تمرد و عصیان از و مشاهده کرد امیر حمزه مراجعت نمود و از و چنان دریافته بود که با اصحاب اطراف که حدود متصل است برطمی مداخلتی می باشد و ترصد فرصتی می کند و بانواع جمعی مفسدان شریر و اغرای قومی فتان شور انگیز اقدام می نماید و با نوکران امیر امیرزاده اعظم ایچل (کذا) نویان که در آن سرحد بودند جنگ کرد و بنیاد مخاصمت و منازعت نهاد و بنا بر این مقدمات جمعی از امرای را فرمان شد ارخ،

[4] ک اک: ایچل، با ب: ایجل، [5] ک اک: مقابله، ب ب: مقابله، آ مثل متن، [6] آ ب اک، حمزه قتوقو، [7] زبده: و از آنجا بزیر رایت ..... ابراهیم سلطان ..... و امرای آن دیار مثل امیر توکل برلاس و امیر نوشیروان و غیرهما با لشکر یاکه در آن حدود بودند باتفاق عازم بدخشان شوند،

[8] آ با: بقلان، ب ب و زبده مثل متن، [9] ک: بشکش، تصحیح از روی آ اک با و ب ب، زبده: بهیلاق اسکمش، [10] در زبده بجای دو سه سطر آینده می گوید: اتفاقا خبر تحقیق کردند که شاه بهاء الدین برادر کوه (ارگو؟) لشکرهای خود جمع کرده است متوجه او شدند چون عساکر منصور نصرهم الله تعالی بتاخان (کذا) بطالقان؟ نزول کردند خبر رسید (باقی حاشیه ۲۲۹)

متّصل[1] گردد،

و درین وقت ازان طرف ایلچیان رسیدند و تحفها آوردند و خبر سلامتی ایشان و معموری آن ممالک گفتند، محبّت و دوستی که میان پدران بود بر موجب محبّة الآباء قرابة الابناء تازه گشت، ما نیز ازین طرف محمد بخشی ایلچی فرستادیم تا خبر سلامتی رسانند، مقرر آنست که بعد ازین راهها کشاده باشند تا بازرگانان[2] سلامت آیند و روند* که این [معنی][3] سبب آبادانی ممالک و نیکنامی[4] دنیا و آخرتست، توفیق رعایت اتحاد و مراقبت شرایط وداد رفیق اهل طریق[5] باد!

حضرت خاقان سعید فرمود که ایلچیان اطراف را چون ایلچی محمد قرامان که با تحف روم آمده بود و ملک قطب الدین سیستانی و ایلچی[6] پیرک از گرمسیر مجموع ملتمسات ایشان را ساخته و بهر را بانعام و اکرام نواخته اجازت مراجعت نمودند.

بازرفتند خوشدل و خرّم،

ذکر شاهان بدخشان و رفتن ایلچی بجانب ایشان

شاه بهاء الدین بدخشانی قاصدی پیش حضرت خاقان سعید فرستاده بود و التماس نموده

---

[1] زبده: بمفصل، [2] زبده: برساند، [3] ک: بازرجانان، زبده: بانارکانان، [4] زبده: بسلامت روند و آیند، [5] از روی زبده، [6] آ زبده: نیکونامی، ب: بادتم [یعنی تمّم]،

* امیر محمد قرامان که این ایلچی را فرستاد از ۸۰۸ھ تا ۸۲۹ھ در لالای قاونیه (Seydonia) فرمان روائی کرد، رک به فهرست امراء این خانواده در لین پول مقابل ص ۱۸۴، [7] زبده (ورق ۱۸۸ الف): ایلچی محمد قرامان از بلاد روم آمده بود و تحف و ظرائف آن دیار رسانیده و ملک قطب الدین سجستانی که ذکر او گذشته و پیرک از گرمسیر خود مجموع ملتمسات باجابت مقرون شده باوطان خود مراجعت نمودند،

بعضی از فرزندان او که حاکم آن ممالک بودند چون آفتاب شریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در دل ایشان بود همچنان بر سر اسلام و مسلمانی بودند و بسعادت اسلام مشرف گشته بآخرت رفتند چون پادشاه راست گوی غازان و اولجایتو سلطان و پادشاه سعید ابو سعید بهادر تا نوبت حکومت و فرمان روائی و سلطنت و کامرانی به پدر و مخدوم امیر تیمور کورگان طاب ثراه رسید ایشان نیز در جمیع ممالک بشریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عمل فرمودند و در ایام سلطنت و جهانداری ایشان اهل ایمان و اسلام را رونقی هر چه تمامتر بوذ اکنون که بلطف و فضل خداوند تعالی این ممالک خراسان و ماوراء النهر و عراق و غیرها در قبضهٔ تصرف آمده در تمامی ممالک حکم بموجب شریعت مطهرهٔ نبویه میکنند و امر معروف و نهی منکر کرده بر نهج و قواعد چنگیز خانی مرتفع است چون یقین و تحقیق شد که خلاص و نجات در قیامت و سلطنت و دولت در دنیا بسبب ایمان و اسلام و عنایت خداوند تعالی است با رعیت بعدل و داد و انصاف زندگانی کردن واجب است امید بموهبت و کرم اللہ تعالی آنست که ایشان نیز در آن ممالک بشریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عمل کنند و مسلمانان را قوت دهند تا باشد که پادشاهی چند روزهٔ دنیا بپادشاهی آخرت که وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ

---

۱ زبدہ: پادشاه آن ممالک، ۲ زبدہ: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نیز رک بہ س ۵،
۳ زبدہ: کشتند و، ۴ زبدہ: پادشاهان، ۵ زبدہ: الجوتو، ۶ زبدہ +: وجعل الجنة مثواه، ۷ فقط در ک، آ: محمد علیه السلام، ب ب: محمد علیه الصلوٰة والسلام، زبدہ: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۸ زبدہ: کردند، ۹ آ: غیراو، ۱۰ زبدہ: وادر باجان وغیرها
۱۱ زبدہ: می کنند، ۱۲ زبدہ: برعفو (!) ۱۳ آ: حکمر خانی، با: چنگیز خان، ب ب: چنگیز خانی ک: چگیز خوانی، ۱۴ زبدہ: کردان، ۱۵ آ: زبدہ: خداوند، ۱۶ آ زبدہ ـ، ۱۷ آ: علیه السلام
۱۸ زبدہ: مسلمانی، ۱۹ زبدہ: وَالْآخِرَةُ، رک بہ قرآن مجید ۹۳: ۴،

وبراستی[1] بخلق فرستاد تا آدمیان را بحق دعوت کنند، و باز بعضی ازین پیغمبران را چون ابراهیم وموسی و داؤد علیهم السلام[2] کتاب داد و شریعت تعلیم کرد و خلق آن روزگار را فرمود تا بشریعت عمل کنند و بر دین ایشان باشند، ومجموع این رسولان مردم را بدین توحید وخدا[3] پرستی دعوت کردند واز آفتاب وماهتاب[4] وستاره و شیطان[5] وبت پرستیدن باز داشته وهر کدام را ازین رسولان شریعتی مخصوص بود اما همه در توحید خدای[6] متفق بودند چون نوبت رسالت وپیغمبری بر رسول ما محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم[7] رسید شریعتهای دیگر منسوخ گشت واو رسول وپیغمبر آخر الزمان[8] شد وهمه عالمیان امیر وسلطان وغنی ووزیر وفقیر وصغیر وکبیر را بشریعت او عمل می باید کرد وترک ملت وشریعتهای گذشته می باید داد، اعتقاد بحق و درست اینست ومسلمانی عبادت ازینست، پیشتر ازین چند سال چنگیز[9] خان خروج کرد وبعضی فرزندان خود را بولایتها وملکتها فرستاد جوچی[10] خانرا بحدود سرای وقرم ودشت قبچاق[11] فرستاد ودر آنجا نیز بعضی پادشاهان چون اوزبک[12] و جانی خان واُرس خان بر سر اسلام ومسلمانی بودند وبشریعت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم[13] عمل میکردند، وهولاگو خان را بلاد خراسان وعراق ا ونواحی آن مقرر گردانیدند پس ازان (۲۹۳ب)

---

[1] آ زبده : ایشان را، ک بلیهما الخ ، [2] زبده : وعیسی ومحمد علیهم الصلوة والسلام، [3] زبده : خدا ترسی، ک : ماه وستاره وسلطان، تصحیح از روی زبده ، [4] زبده ـــ ، [5] زبده : خدای تعالی، [6] با آ : وآله وسلم ، [7] آ : زمان، زبده مثل متن، [8] آ : جنگز، ک اک : جنگیز، ب : جنگیز، با چنگیز، [9] زبده : جون خانرا ، [10] ب زبده : قبجاق ، [11] زبده : اوزبک وجانی خان برد، (ک اُرس نوشته است بضم الف ، اما ک برلین پول مقابل ص ۲۴۰ نسب نامه آل جوچی بذیل اوردا و باتو نام اوزبک (غیاث الدین محمد) از ۷۱۲ تا ۷۴۱ وجانی بیگ (جلال الدین محمود) از ۷۴۱ تا ۷۵۸ واروس خان از ۷۶۲ تا ۷۷۷ فرمانروائی کردند، (زامباور ص ۲۴۴، ۲۴۶) [12] ب (بهر موضع) : محمد علیه الصلوة والسلام، آ (بهر موضع) : محمد علیه السلام، زبده : محمد رسول صلی الله علیه وسلم ،

المصطفویه وتُبنیٰ[1] فی کل ناحیة المساجد والمدارس وتُعمّر[2] الخوانق والصوامع والمعابد لئلا یندرس اعلام العلوم ومعالمها وینطمس آثار الشریعة وصراسمها ولان بقاء الدنیا الدنیة وسلطنتها واستدامة آثار الحکومة[3] وایالتها باعانة الحق والصواب واماطة اذیٰ[4] الشرک والکفر عن وجه الارض لتوقع الخیر والثواب[5] فالمرجوّ والمأمول من ذلک الجانب وارکان دولته ان یوافقونا فی الامور المذکورة ویشارکونا فی تشیید قواعد الشریعة المعمورة ویراسلون[6] الرسل والقاصدین ویفتحون[7] المسالک للسایرین والتاجرین لیتأکد اسباب المحبّة والوداد ویتعاضد وسائل المودّة والاتحاد ویستریح طوائف البرایا فی اطراف البلاد وینتظم اسباب المعاش بین صنوف[8] العباد والسلام [م] علی من اتبع الهدیٰ والله رؤف بالعباد،

صورت مکتوب فارسی

بجانب دای منگ پادشاه از شاه رخ سلطان سلام[1] مالاکلام، چون خداوند تعالی بحکمت بالغه وقدرت کامله آدم علیه السلام[2] بیافرید وبعضی فرزندان او را پیغمبر وسول گردانید

---

[1] ک: نبنی، [2] آ: نعمر [3] فقط ک: حکومة [4] زیده: اذی [5] ب: الصواب، [6] ک: نراسلون، [7] ک: تفتحون، ب: مفتحون، [8] زیده: الاخرة (الاخرة) [9] ک: التسرع، زیده: یتسرح، [10] زیده: بصنوف، [11] ک: العیاد، ب: العباد، زیده مثل متن، [12] زیده —، [13] زیده: الصلوة والسلام، [14] ب آ، زیده: بیغمبر،

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، لیعلّم الشرائع والاحکام
وسنن الحلال والحرام (ورق ۲۹۳) واعطاه القرآن المجید (۲۹۳ل)
معجزةً لیُفحِمَهم به المنکرین ویقطع لسانهم عند المنازعة
والخصام وابقی بعضَ آیاته الکاملة وهدایته الشاملة آثاره الی
یوم القیام ونصب بقدرته فی کلّ حینٍ وزمانٍ وفرصةٍ و
اوانٍ فی اقطار العالمین من الشرق والغرب والصین ذا قدرة
وامکان وصاحب جنود مجنّدة وسلطان لیُروّح اسواق العدل
والاحسان ویبسط علی روس الخلائق اجنحة الامن والامان
ویأمرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر والطغیان ویرفع
منهم [بهم] اعلام الشریعة الغرّاء وازاح من بینهم الشرک والکفر ۱۰
بالتوحید الزهرآء فوفّقنا الله تعالی بسوابق لطفه ولواحق فضله
ان نسعی فی اقامة قوانین الشریعة الطاهرة وادامة قواعد
الطریقة الظاهرة وامرنا بحمد الله ان یُفصّل بین الخلائق
والدعایا فی الوقائع والقضایا بالشریعة النبویّة والاحکام

ک آ: لیُعجم، تصحیح ازروی آ ب زبدہ: لنفحم، ک: السانهم، زبدہ، لسانهم، آ: بعنایه، زبدہ: بقضایة، ک ــ، ازروی ب وزبدہ، زبدہ: المشرق والمغرب، ک آ: و ک: محیّیة، ک: البروج، زبدہ: لبروج، زبدہ: الجور، ک: یرقع، ک: ازاج، ک: الزموا، آ ب: الزاهرة، ک: المزاهره، زبدہ: تعالی وتقدس، ک: تفضل،

ذکر روان فرمودن ایلچیان خطا

چون مہمات ایلچیان خطا کفایت شد اجازت انصراف یافتہ معاودت نمودند، و شیخ محمد بخشی برسم رسالت با ایشان روان شد، وچون پادشاہ خطا تا غایت دین اسلام قبول نکردہ بر مقتضی شریعت نمیروند حضرت خاقان سعید از روی دوستی دو نصیحت نامۂ عربی و فارسی فرستاد تا باشد کہ بنور ہدایت ایمان مشرف شوند،

صورت مکتوب عربی

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قال رسول اللہ یعنی محمد [۱] علیہ السلام لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک ثم اراد اللہ تعالی ان یخلق آدم وذریتہ قال کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف فعلم ان حکمتہ - جلت قدرتہ وعلت کلمتہ - من خلق نوع الانسان [احیاء] آثار العرفان واعلاء اعلام الھدی والایمان وارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ

---

۱ زبدہ: پادشاہان، ۲ زبدہ: سواد، ۳ باب، ۴ ورک بعدش افزودہ است: علی ولی اللہ، باب اک زبدہ ـــ، ۵ زبدہ، ۶ ک: محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ببب زبدہ: محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام، تصحیح از روی آ و اک، ۷ ورک بہ مشکوٰۃ المصابیح طبع کانپور ص ۵۸۳ و ۵۸۴، در آن موضع لا یخذلھم دارد بجای لا یضرھم این جملہ از اضطراب معنوی خالی نیست زیرا کہ لما اراد اظہری کند کہ مقول آنچہ قبل از خلق آدم گفتہ شد حال آنکہ در نفس مقولہ کلمہ مخلوقات الخلق پر ضد آن دلالت، ۸ زبدہ ـــ، ۹ ک: قدرت ۱۰ ک، کلمہ ۱۱ ک کذا در ک و زبدہ، اما بظاہر کلمۂ (ما) بر وزن املاء بمعنی احیاء، مضاف آثار بود و از اصل ساقط شدہ، ۱۲ قرآن مجید ۹ : ۳۳،

ویکی برمثال خط راه که ایلچیان را باشد و هر کمکتوبی (صواب مکتوب) بزبان فارسی[۲] وخط فارسی نوشته و در همان مکتوب بخط مغولی مضمون سخن بزبان ترکی نوشته، و در همان مکتوب بخط خطای همان مضمون بزبان خود نوشته، حضرت خاقان سعید مکتوب را اصغا نموده دقائق آن را بفکر دوربین ادراک فرمود و بعد از اطلاع بر مقاصد همه را باسعاف[۳] مقرون ساخته فرمان شد ایلچیان را مطوی دارند،

ذکر آمدن ملک قطب الدین از سیستان

درین اثنا ملک قطب الدین[۴] بن ملک محمود که پیشتر از مراسم بندگی متقاعد بود[۵] و اعتماد بر لطف حضرت خاقان سعید نمود، و بدارالسلطنة هراة آمده امراء کبار را شفیع انگیخت و دست در دامن اعتذار آویخت، امراء عرضه داشتند که هرچند ملک قطب الدین در خدمتگاری از موضع ثبات لغزیده است رَبَّنا ظَلَمْنا أَنْفُسَنا[۶] گویان با تیغ و کفن عازم درگاه عالمپناه است، وغبار وحشت از آئینه ضمیر منیر آنحضرت زدوده ملک قطب الدین سعادت دستبوس یافت[۷] و بامید مرحمت آنحضرت بحکومت نو مستظهر گشت و قدرت استدعای وَآتِنا ما وَعَدْتَنا عَلى رُسُلِكَ[۸] در و پدید آمده از گناه استغفار و اعتذار نمود بیت

عذر به آن را که خطائی رسید آدم ازان عذر بجائی رسید

وقبول کرد که هر سال خواسته و احمال آراسته بخزانهٔ عامره فرستد و بخدمت شایسته قیام نماید[۹] و آنچه از خراج گذاشته باقی باشد به ادا رساند[۱۰] و وظیفهٔ بندگی بجا آرد، آنحضرت[۱۱] ملک نیمروز را بجانب ملک تفویض فرمود،

۱ه آ: پارسی، ۲ه آ: بنشته، ۳ه ک: باشعاف، آ: مثل متن، ۴ه زبده: قطب الدین علی ـ بقول مصحح تاریخ سیستان ملک قطب الدین، در سیستان از ۸۲۲ تا ۸۴۲ فرمانروائی کرد، (تاریخ سیستان ص ۳۱۱ ح ۱) و دیباچه آن کتاب ص ۴۴، اما آنچه در متن است خلاف آنست، ۵ه در زبده افزوده است که باوجود آنکه حضرت سلطنت شعاری لشکر بدان دیار کشیده او تمرد و عصیان نمود و پیش بندگان حضرت نیامد، ۶ه قرآن مجید ۷: ۲۳، ۷ه زبده: چون این پای مردی نمود و دغا و غبار وحشت از خاطر اشرف زائل گردانید سعادت بساط بوس..... دریافت، ۸ه قرآن مجید ۳: ۱۹۲، ۹ه زبده بمقرر فرموده آمد که انجر از خراج ماضی بیش او باقی مانده است ادا کند، ۱۰ه زبده: برین شرائط تمامک نیم روز او را مسلم باشد،

علی‌الخصوص ایلچی فرستادیم تا کخاوتر[۱] قوطلغت* رسانید، چونکه ایلچی آنجا رسیده تو نیک تعظیم او را نموده و مرحمت ما را نیک ظاهر گردانید، همه خرد و بزرگ شاد گشته اند، فی الحال ایلچی فرستادی تا خدمت و تحفهٔ اسپان و متاعهای آن دیار رسانیدند، بجد صدق نمودن ترا دیدیم که شایستهٔ ستایش و نوازش باشی، پیشتر دو رسول بآخر رسید، پدر تو تیمور فوما[۲] یام خداوند تعالی اطاعت آورده تای زوی | پادشاه اعلی را ارادت نموده تحفهٔ ایلچیان منقطع نگردانیده (۲۹۲ ب)

سبب این مردمان آن دیار را امان داده و همگنان او دولتمند گردانید، دیدیم که تو همت و روش پدر نیک متابعت نمودهٔ اکنون دو جیحون[۳] بای از کسان[۴] هزار سوچو[۵] دانگ چنگ[۶] صد سون قوبچی[۷] با جهم فرستادیم با تهنیت و خلعت کخاوتر تو با تا صدق ظاهر گردد، بعد ازین کسان فرستیم تا آمی و رو کنند تا راه منقطع نشود، تا تجارت و کسب بمراد خویش کنند،

خلیل سلطان دادر زادهٔ تست می باید که ویرانیکو تربیت نمائی تا حق زادگی خویش بجای آورده باشی، تو می باید که بصدق و رای ما متابعت نمائی، اینست که اعلام گردانیده میشود،

و مکتوب دیگر همراه این مکتوب فرستاده بودند، یکی بیلاکات که فرستاده بودند در انجا مفصل کرده

---

[۱] یعنی خلعت ترقو، صاحب فرهنگ انندراج ۱: ۶۶۷ ص گوید که ترغو نوعی از بافته ابریشمی سرخ رنگ باشد، ۲ ک با: خورد، بب: مثل متن، ۳ ک: تور، ۴ ک: خوا، تصحیح از روی ق، با بب: فوما، آ اک: قوا ۵ فوما = کورگان (رک به ق س ۲۹۴ ح ۲) ۵ ک با: جیحون بای، آ: صحون بای، ق ص ۲۱۵، Doutchioun - Bai، ۶ ک: کسای و، اک با: کسان و، ۷ بب: نسخه قاتر میرساند ظاهر "از کسان هزارهٔ سوچو" (Sou-tcheou) می داشت، ۸ با: دان چنگ، اک: داک چنگ، آ: دانگ چنگ، بب: دانگ چنگ، ق: Dan - Tching ۹ آ: قونجی، اک با: فونجی، ــ ق: du dadah de Soun - Koutchi ۱۰ دادر بلغت ماوراء النهر بمعنی برادر باشد، (فرهنگ انندراج ۲: ۵)

درین ولا از ولایت خطای ایلچیان از پیش دای[1] منگ خان پادشاه چین و ماچین رسیدند آن ممالک رسیدند فرمان همایون نفاذ یافت که شهر و بازارها آئین بندند و هر صنعت و کمال هنر ظاهر کرده دکان خود را آرایند و امراء برسم استقبال بیرون رفته مقدم الیشان را برخود مبارک داشتند و همه را بتعظیم تمام در شهر آوردند زمانی بود چون روز جوانی فرح افزای و هنگامی چون شب وصل غم زدای حضرت خاقان سعید فرمان فرمود که باغ زاغانرا چون باغ جنان آراسته یساولان بهرام صولت هر غام سطوت هر کس را محل و مقام تعیین فرمودند و حضرت خاقان سعید خورشید طلعت چون آفتاب برادرج رفعت و سریر سلطنت برآمد و عظماء امراء ایلچیان را بشرف دستبوس رسانیده و تبرکات گذرانیده سخنان الیشان[2] عرضه داشتند و مکتوب پادشاه خطای باین عبارت بود:

صورت مکتوب پادشاه خطای

دای منگ پادشاه معظم نامه ارسال میفرماید بدانکه ما بسمع قبول رسانیدیم که شاهرخ بهادر را ما فکری کنیم خداوند تعالی جمیع خلایق بیافرید آنچه در میان زمین و آسمان است تا هر یک براحت و رفاهیت باشند ما بتائید امر خدای تعالی خداوند ممالک روی زمین گشته ایم بمتابعت حکم الهی جهانداری میکنیم بسبب این میان دور و نزدیک فرق نمیکنیم همه را برابر و یکسان نگاه میداریم پیش ازین شنیدیم که تو نیک عاقل و کامل و از همگنان بلندتری بامر خداوند تعالی اطاعت نمائی و رعایا و عساکر را پرورش داده و درباره همگنان احسان و نیکوئی رسانیده و بسبب آن نیک نامگشته

---

[1] دای منگ لقب خانوادهٔ بود که در چین بعد یوان (یعنی مغول) فرمانروائی کردند نام پادشاه چین مذکور متن «یونگ لو» بود، ماخوذ از حاشیه ق ص ۲۱۳، [2] ک: آرایند، آ مثل متن، برای منظوم مذکور در آئین بندی پیشه وران نگرند در شرح رک به یزدی ۲: ۶۰۵ ببعد، [3] ب: با ب آ ـ، [4] از روی آ، [5] در زبده این مکتوب را درج نموده است، [6] ک: بدیدار، آ مثل متن، [7] با ب ـ، [8] ب: بکنم، [9] ک: تعر [10] آ: سبب،

تیری بر شانهٔ او زد که از سینهٔ اش بیرون آمد و از اسپ افتاده تیر فنا از شصت[1] قضا بهدف جان او رسید، جماعتی بلوچان مودود یان را مقید ساخته با سر مودود بهراه فرستادند و قاصدی که از اردوی همایون تفحص حال مودود آمده بود با سر مودود بهیک روز بهراه رسید ع

هر که بر تافت سر از حکم تو جان باد باد،

و چون موکب همایون بطالع سعد و اختر فرخنده قطعه

بوقت آنکه بر برج شرف رسد خورشید بگاه آنکه بصحرا کشد صبا لشکر

دهان لاله کند از معدن لولو کنار سبزه کند باد مسکن عنبر

بمشهد مقدس معلی[2] رسید و شرایط زیارت بجا آورده صدقات بمستحقان رسانید،

و درین ولا امر تضاء اعظم سید عزالدین حاکم مملکت قومس که چند جا ذکر بزرگی او گذشته از راه حسن اخلاق و صفای عقیدت بشرف ملازمت رسید و پیشکشها که از چنان بزرگی مناسب چنین حضرتی باشد گذرانید و عز قبول یافته بعواطف بادشاهانه سرافراز شد و در سلک امرای کبار و ملوک نامدار و سادات عظام انتظام یافت، و نوکر امیر سید علی از بلدهٔ ساری و برادر امیر حسن کیا از فیروزکوه آمده پیشکشها و عرضه داشتها گذرانیدند و حال ایشان بزیور اخلاص آراسته شد، و رایات همایون بجانب دار الملک عود نموده امیر سید عزالدین چون دولت و سعادت ملازم بود، و آنحضرت از راه بادغیس بموسمی که نقاش چابک دست طبیعی در تصویر حلل ربیعی دستکاری مینمود شکارکنان و صید افگنان جمعه عاشر محرم الحرام در دار السلطنه هراة مقام و آرام فرمود،

آمدن ایلچیان بادشاه خطای

---

[1] آ: تا بب شست، ک آ: جماعت مـ، (زیده: بلوچان در قرب یکساعت متعلقان مودود را باجمعهم مقید کردانیدند)

[2] ک: معلا، آ: رضوی، ک آ: مرتضی، ش زیده: بزرگی و شهامت، ـ ج زیده: اغاز نهاده بود،

که بیت

هزار نافه به هر گوشهٔ[1] گشاده صبا هزار عقد[2] بهر منزلی گسسته سحاب

درین[3] اثنا[4] بسمع اعلی رسید که مودود گرمسیری که التجا بدرگاه عالم پناه آورده بود چنانچه مذکور شد ومدت چندگاه در رهرهٔ ملازم درگاه همایون بود چون مدت توقف او مدید شد ومنازع او بعنایت مخصوص گشت[5] مودود در روزی چند دم[6] اللیل جبلی[7] می زد وبه لعل[8] وعسی تعلل[9] میکرد درین وقت که موکب منصور عزیمت مشهد مقدس فرمود مودود فرصت غنیمت دانسته در اثنای راه عازم گرمسیر شد آنحضرت بتفحص احوال او کسی بهراه فرستاد وچون قوت دولت آنحضرت چنان بود که هر که خلاف او در دل گذراند جان بر دواگر پشت بر دولت او کند محنت روی باو آورد لاجرم چون مودود عزیمت گرمسیر نمود در منزل برسین[10] جماعتی بلوچان که علی تیمور رئیس وبهتر ایشان بود در شکار باو دوچار شدند علی تیمور ازو پرسید که بدین طرف چگونه افتادی جواب داد که آنحضرت مرا بولایت فرستاد علی تیمور گفت که عنایت نامه باید نمود والا موقوف بود[11] مودود تیغ کشید وچند تن از بلوچان مجروح گردانید وبعضی را بدرجهٔ شهادت رسانید علی تیمور فرار نمود ومودود تاخته در عقب او بود تیمور پسر علی تیمور را پیش مودود

ع چو ابروی[12] خوبان کمانی بچنگ

---

[1] زبده: بقعه، [2] زبده: رقعه، [3] زبده: کشیده، [4] زبده: چون دو سه کوچ برفتند، [5] ک: بسر حد ۱۸۴،

[6] کذا ایضا در زبده، [7] بعدش در زبده افزوده: واز امارت ولایتی که مقلد حکومت آن بود معزول شد،

[8] آ: الفضل جبل، [9] ک: بعلی، تصحیح از روی آ و زبده، [10] آب: تعللی، [11] آ ــ،

[12] در زبده گوید که بعد از انک موکب همیون چند منزل کوچ فرموده معلوم شد که مودود بهیورت خود نرفته باده، بهرات فرستاده تفحص نمودند که سبب چیست، معلوم شد که این خیال در خاطر دارد که قندهار و گرمسیر رود و دوران نواحی فتنه انگیزد، [13] کذا در نسخ مطلع و زبده، ق: ترسین، در مظان ذکرش یافته نشد، [14] زبده: باید بود تا حکم برسد، [15] زبده: جانان، ــ در زبده مصراع اول هم دارد:

کمر چون دل عاشقان کرده تنگ

کشتی بان راچه محل حکومت باشد اتفاق کرده ملاح را بقتل آوردند وبغداد بی غوغا شد اولاد و اولاد اولاد و ولد و ولدی سلطان بنت سلطان اویس بغداد بطرح ریخته بجانب شوشتر گریختند وشاه محمد بغداد را گرفت وقلعه هیبت وبعضی کردستانات وقبضه تسخیر آورد وسالهاوران مملکت فرمان او روان بود

وقایع سنه خمس عشر وثمانمائه وتتمه سنه اربع عشر

میرزا رستم اواخر شهور سنه اربع عشر بپناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد بیت

نهاده روی بدرگاه او وضیع وشریف کشاده گوش بفرمان او قضا وقدر

وشرف دستبوس یافته آنحضرت اورا بحسن اشفاق ومکارم اخلاق معزز ومکرم داشت وچشم عنایت ونظر عاطفت برانتظام احوال او گماشت ویار دیگر دربارهٔ او التفات پادشاهانه واهتمام خسروانه بذل نمود و اسباب سلطنت مرتب داشته بجانب عراق فرستاد وآنحضرت زمستان در رهراة اتفاق فشلاق فرمود

ذکر عزیمت بزیارت مشهد مقدس معلی وبعضی قضایا وحکایات

چون سپاه سرما روی بانهزام وانتهاآورد ومزاج هوا آغاز نشو ونما کرد ونسیم اعتدال انگیخت صبا در تربیت اطفال نامیه آثار انفاس مسیحا نمود وآفتاب جهان تاب بدستیاری ابر گوهر بار اظهار اسرار زمین فرمود رای حضرت خاقان سعید که طلیعه آفتاب مطلع غیب وجام جهان نمای مجلس لاریب است اقتضا آن کرد که موسم عید اضحی زیارت مشهد مقدس رضوی که اهل تحقیق آن را بابر حج داشته اند بجا آورد ودهم ماه ذی قعده از دارالسلطنه هراة عزیمت فرمود بوقتی

---

۱ زبده: وندی سلطان، ۲ زبده: دل از بغداد برداشته بیرون آمدند، ۳ آ: ، ۴ زبده: امیرزاده رستم عمر بن (صوابش: بن عمر) شیخ بهادر، ۵ ک: باب ـ، ۶ در زبده گوید که میرزا رستم" با مهارت نفس ودکاء عرق بکمال عقل وفرط شهامت ووفور خود را (کذا ـ غرور؟) وکیاست ومحاسن اخلاق وسوابق اخلاص مذکور وموصوف بود، ۷ زبده: اورا باز طرف عراق روا (نفرمود، ۸ ک: معلا، آب ـ: معلا مزکی، ۹ ک: الحفار، تصحیح از روی آو زبده، ۱۰ با: حج اکبر، ۱۱ زبده: روز دوشنبه نهم ذی القعده سنه اربع عشر وثمانمائه،

ترتیب داد و اکابر اعیان آذربایجان را احضار نمود و پیر بوداق[1] که ارشد اولاد او بود بتاج و کمر سرافراز ساخت و بپادشاهی برداشت، و بتخت زرین نشانده نوکر وار پیش او بخدمت قیام نمود و چند روز طوی های بزرگ فرمود و خلعتهای پادشاهانه و کمرهای خسروانه باعیان آذربایجان و امرای ترکمان داد و همه پیشکشهای مناسب گذرانیدند و بعد[2] از طوی برصدر فرمان چنین نوشتند که:

سلطان پیر بوداق بن لیغیدین ابوالنصر یوسف بهادر نوبان سوز میز

و هم درین سال شاه محمد پسر بزرگتر امیر قرا یوسف بغداد مسخر کرد و آنچنان بود که بعد از واقعهٔ سلطان احمد اولاد شاه زاده ولدین شاه زاده شیخ علی بن سلطان اویس یعنی سلطان محمود و سلطان محمد و سلطان اویس حاکم بغداد شدند و میان[3] ایشان اختلاف عظیم شد، امیر شاه محمد بن امیر یوسف در اردبیل بود این اخبار شنیده طمع ملک بغداد کرد | و ایلغار کرده ناگاه بدروازهٔ سوق (ورق ۲۹۱ ب)
سلطان فرود آمد و درین حال سلطان محمود پسر بزرگتر شاه ولد حاکم بود و از قبل او عبدالرحیم ملاح صاحب اختیار، جمعی اشرار امیر بخشایش را که در زمان پادشاه شحنه و داروغه بود گفتند: باوجود این

---

[1] ک (بهر موضع)، پیر بوداق، آ (بهر موضع)؛ پسر بداق، با ب: پربداق، زبده: بیربوداق، [2] با: راکه (بجای که) [3] زبده: برطریق نوکران دست ادب پیش گرفته خدمت نمود، [4] با مثل متن آنا نوشت بجای نوشتند، زبده: و در احکام و املاکه ازین روز باز باطراف و جوانب میفرستاد چنین می نوشته، [5] ک: یرلیغ الدین الخ، آ شل متن، زبده، خان پرغندا بو نصر، [6] ک: سوزمیز، با بیموزم، آ شل متن، زبده، سوزمیز و بعد از آن افزوده: و درین سال چون فصل تیرماه باخود رسید زمستان تبریز آمد و شکاف آن سال در تبریز بود، [7] در زبده گوید بعد از سلطان احمد از عقب او فلان فلان (شل متن) و مادر سلطان اویس [و] ندی (وندی) سلطان بخت سلطان اویس (بود) و خالها از نجباست که در مطلع بهر موضع وندی سلطان و دختر سلطان اویس نوشته است و حالا که وی بنت حسین بن سلطان اویس است ارک بزرگ بناباد ص ۲۵۳، (و) با: زبده شل متن ــ در مجمل فصیحی صفحه ۲۰۸ در نامباد ص ۲۵۳ نامش شاه ولد است و نام الدش علی،

[8] در زبده گفته است که ایشان هر روز یکی را بضبط شهر تعین نمودندی و روز دیگر او را بقتل آوردندی، چنانکه در اندک مدت چندکس را که بمرتبه امارت رسیده بودند چون عبدالرحیم ملاح و ناصرالدین رحیلی و بخشایش شحنه بقتل رسانند، [9] آ: ــ
[10] در ک نمره این صفحه ۲۹۸ [ب] است، [11] در زبده گفته است که زناد در بغداد رسیدن وی بهیچ کس از اهل بغداد خبر نداشت
[12] بقول زبده وی در زمان سلطان احمد کشتی بانی بشهرت داشتی، و هر روز یکی را از اعیان شهر گرفته قتل کردی و بمعنی را مصادره کردی و مردم بغداد از این معنی متاصل شده بودند،

معانی سبب آن گشت که التماس سید قبول کرده صلح نمود و بجانب شیراز معاودت فرمود،

وچون میرزا رستم از جانب تبریز باصفهان آمد خواجه احمد صاعدی که صاحب اختیار بود با سایر اکابر بعزاستقبال نمود، و میرزا رستم یکدو ماه در اصفهان کامگار و کامران گذرانید و چون خواجه احمد صاعدی بخلاف احکام رستمی میکرد میرزا رستم در باب قتل او با رکان دولت مشورت نموده قرار دادند که چون ببهار کباد عید اضحی که در آن نزدیک واقع بود آید او را تنها بمجلس آورده از میان بردارند و بموجب مقرر عمل نموده کار او تمام شد ع

نشنیده که هرکه بمرد او تمام شد

اصفهانیان با میرزا رستم دل دگرگون کردند و میرزا اسکندر نزدیک اصفهان رسیده میرزا رستم طاقت مقاومت نداشت، بضرورت عازم خراسان شد،

ذکر احوال امیر قرا یوسف و فرزندان او در این سال

چون امیر قرا یوسف خاطر از جانب سلطان احمد جمع نمود و تختگاه دار الملک تبریز تصرف نمود ارادهٔ اش آن بود که اسم خانیت در میان اولاد او باشد بنابرین تختی زرین ساخت و طوسی بزرگ

---

۱ با: معامله، زبده شش سنتی، ۲ در زبده درین موضع ذکر سبب رفتن امیرزاده رستم به تبریز را آورده است چنانکه بر صفحه ۱۹۸ (و حواشی آن صفحه) گذشته، ۳ زبده: اختیار اصفهان بود، ۴ ا: ببرد، ۵ آ: رسید، ۶ در زبده این واقعه را مفصل تر نوشته است که بنبشتر ش تکرار وقایع است که در مطلع ص ۱۹۳ مذکور است مثلاً این که میرزا اسکندر امیر علیدا لصمد با لشکری بورزنه فرستاده رستم با لشکری بسر ایشان آمده بود و ایشان را محاصره کرده، امیرزاده اسکندر یوسف خلیل و توکل ابدو عبدالصمد فرستاده و خود نیز متعاقب ایشان روان شد، رستم چون از رسیدن یوسف وغیره خبردار شد از ظاهر ورزنه باستقبال ایشان رفت و از جانبین آتش حرب مشتعل شد و درین حال امیرزاده اسکندر بکوشک زدر رسیده و قاصدی بورزنه فرستاد این قاصد را گرفته پیش رستم بردند و لشکرش که قریباً سه هزار (سوار و پیاده) بودند شبانگی جنگ کردند، اما آخر منهزم شدند و بجانب شهر رفتند و لشکر میرزا اسکندر در آتش کاه فرود آمد و رستم با لضروره ترک اصفهان گفته متوجه خراسان گشت، ۷ آ زبده: ۸ سبب: ارادتش،

میرزا اسکندر[1] در ماه صفر لشکر معتبر از ممالک فارس مرتب[2] ساخته[3] عازم ولایت کرمان شد واوّل بسیرجان رسیده محاصره کرد[4] سیرجانیان بارهٔ بیرون را بطرح ریخته و قلعهٔ کوه گرکیخته[5] و میرزا اسکندر جمعی بمحاصره گذاشته متوجّه کرمان شد[6] و هر جا لشکر او رسید از عمارت و زراعت اثر نماند[7] فوجی امرا[8] بهم الیغار بطرف بم و جیرفت و سایر گرمسیرات فرستاده خود بنواحی کرمان آمد[9] و جمعی که محاصرهٔ سیرجان میکردند بعیش مشغول شده طریقه حزم[10] فروگذاشتند اهل قلعه ناگاه شبخون آورده بتبردی نمودند چنانچه امرای محاصره بیک اسپ و تازیانه بزار دوا آمدهٔ میرزا اسکندر غضب فرموده گریختگان را بنوعی ادب کرد که سبب عبرت دیگران شد[11] و میرزا اسکندر امیر عبدالصمد را بجانب خبیص فرستاده سلطان حسین[12] بدفع او از کرمان روان شده میان ایشان جنگی سخت بوقوع پیوست[13] عاقبت برهان الدین عبدالصمد ظفر یافت و همچنین امرا که بگرمسیرات رفته بودند غالب شده هر دو گروه مظفر و منصور باز آمدند[14]

میرزا اسکندر ربط[15] بکرمان نزول فرمود[16] کرمانیان مرتضاء اعظم سید شمس الدین یحیی را قدس سرّه بیرون فرستاده مال[17] و خراج قبول کردند[18] میرزا اسکندر بنا بر حسن اعتقاد که در بارهٔ سید عظم داشت و نیز شنیده که میرزا رستم از درگاه قرا یوسف عود نموده با صفهان رسید و قطب الدین طارمی باغی شد[19] این

---

[1] بعد ش در آ افزوده است: در ممالک فارس بساس سلطنتی نهاد، [2] آ ازروی با ب: ک آ، [3] در زبده گفته است که جماعتی را بانها شتن قلوخندق دلخندند و بعضی را بر سفر بیرج و بارو کاشت تا سیرجانیان از محاصره و مقاتله بتنگ آمدند تا غایتی که بارهٔ بیرون را بطرح ریخته در قلعه کوه گرکیخته و بسهل فرصتی شهرستان سیرجان بگرفتند و قلعه را مدت چهل روز محاصره کردند کاری ازپیش نبرد او — برای سیرجان و قلعهٔ کوه رک: به لیسترنج ص ۳۰۰ و ۳۰۲، [4] در زبده اعلام یعنی از اینجا را درج نموده است، [5] آ آباب، [6] آ جرم، [7] ب: حسین برلاس والد امیر ابدکو برلاس، با: حسین برلاس، اک مثل ب: اما 'ولد' نوشته است بجای 'والد' زبده، [8] سلطان حسین، [9] بقول زبده اهل کرمان سلطان حسین را فرستادند، [10] بقول زبده یکی از اصحاب عبدالصمد زخم خورده بامیرزاده اسکندر رفت و تقریر کرد که عبدالصمد از مقابله کرمانیان عاجز است امیر اسکندر امیر جلبان شاه را بمساعدت عبدالصمد فرستاد و دوی هنوز نرسیده بود که کرمانیان منهزم شدند، [11] آ مرتضی، در زبده امیر بجای مرتضاء اعظم سید (وطاب ثراه بجای قدس سره) [12] آ حرج با ب: خرج، زبده مثل متن، [13] آ امیر قرا یوسف،

ذکرِ وفات میرزا خلیل سلطان و والدهٔ خانزاده[1]

موکب منصور چون بدار السلطنهٔ تبریز رسید خبر حادثهٔ جانسوز و مایهٔ جگر دوز شهزاده بهمانیان[2] نصیر الدین* میرزا خلیل سلطان شنید که در ملک ری بعارضهٔ دوشه[3] روزه شانزدهم رجب* باحرت شباب بمنزل تراب رخت انتقال بدار الخلود و منزل این نازله دلهای عزیزان در آتش و جانها در کشاکش ماند بیت

از بسکه خونِ دیدهٔ احباب موج زد از گریه چرخ بر سرِ طوفان حباب شد

هنوز گوش از صدمهٔ صدای زلزلهٔ کوس رحیل خلیل خلاص نیافته طنین ارتحال والدهٔ اش مهد علیا خانزاده در شرفات قصر دماغ و غرفات حجرهٔ خیال پیچید ع

داغی نگشته نیک که داغی دگر رسید

و آن بانوی کبری در مشهد مقدس رضوی وفات یافت و در جوار روضهٔ بزرگوار مدفون شد* مثل آدمی

۱۰ و احوال او و سرانجام و مالِ او چون مسافرت است که منزل او هدست و مسکنِ آخر لحد و میان این دو منزل مرحلهٔ چند معدود و چند روزی محدود، هر سالی چون مرحلهٔ و هر فصلی چون رباطی و هر ماهی فرسنگی و هر هفته میلی و هر روزی قدری و هر ساعتی مسافتی و هر دمی قدمی و آدمی در روان گشته و از منزل آخرت فارغ گشته رباعی

بنگر که بپایان رسید افسانهٔ عمر آمد بگداز شمع پروانهٔ عمر
تو غافل و خوش نشسته و باد اجل هم کاه امید بر دو هم دانهٔ عمر

ذکرِ قضایای ممالک فارس و عراق

(۲۹۱ر)

---

[1] آ، [2] زیده: از طرف عراق الخ، [3] زیده ـ، [4] زیده: ممالک، [5] زیده: مرثی دوسه روز شب چهارشنبه شانزدهم رجب سنه اربع عشر و ثمانمایه، [6] با ب آ زیده: صدمت، [7] زیده: زلازال، [8] زیده: بجر، [9] زیده ـ، [10] در اصل (ک) و اوراق متعددی ترتیب شده، و ترتیب درست با عدد ورق داغ اصل اینست، ۲۹۸ر، ۲۹۲ر، ۲۹۹ر، ۲۹۹ب، این اوراق را تصحیح ۲۹۱ر- ۲۹۱ب، ۲۹۴ر نوشته شده است،

ذکر معاودت حضرت خاقان سعید از جانب ماوراء النهر

چون مهمات ولایات ماوراء النهر بر تجدید مضبوط شد و اطراف ممالک از آسیب بی باکان محفوظ گشت حضرت خاقان سعید عزم مراجعت فرموده موکب منصور از کان کل کوچ کرده بگوک[1] گنبد[2] آمد، آنجا میرزا احمد میرک[3] کمر انقیاد بسته شرف دستبوس یافت و بعنایت مخصوص شد، و امیر شاهملک نیز بسعادت ملازمت مشرف[4] شد و آفتاب[5] علفت از اوج جلال بر چهره احوال او تافت، و میرزا الغ بیگ در همان منزل طوی عظیم کرده پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید، و امیر شیخ حسن برادر امیر شیخ نورالدین عرضه[6] داشت فرستاده اظهار انقیاد کرد، آنحضرت توکل چهره را فرستاده فرمود که اگر ایلچی توقان آثار پیش مافرست، و چون میان میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک اندک غباری شده بود فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شاهملک عازم[7] خراسان شود، و موکب عالی با کوکبه دولت و اقبال در دارالسلطنه هراة نزول اجلال فرمود، و بعد از چند روز بانوی عظمی توقان آغا[8] رسیده، و آنحضرت در تعظیم شرایط تکریم تقدیم نموده[9] قصبه کوسویه[10] را به رسم سیورغال بر نواب او مسلم داشت و حالا در آن قصبه و نواحی از آثار خیر او مدرسه و خانقاه و رباط بغایت معمور است،

---

[1] ورا و زبده ندارد، [2] زبده: بکوکه کنبد، [3] زبده: امیرزاده امیرک احمد، [4] آ با ب: استسعاد یافت،
[5] در زبده افزوده است: ایل و حفار و کذا، و سر کرده کسان او را ضبط نموده با بندگی حضرت سلطنت شعاری اظهار
اذعان و انقیاد نموده، [6] زبده: بصاحب اردوی همایون متوجه خراسان کرد، [7] آ مثل متن با ب: جلال
[8] آ: آقا، [9] در زبده افزوده که توقان آثار الجلی عالی فرود آورد و گوهر شاد آقا با مجموع آقایان و خواتین باستقبال
او رفتند و او را استعداد و اکرام تمام کرده طویها کردند، [10] بقول زبده (۱۰ ب) مال متوجهات این قصبه در
زمان صاحب قرانی سیورغال این خاتون بود،
[11] زبده: حالا که روز تحریر است دران موضع ساکن است
و عمارات خیر او ربط و خوانق و مدارس ساخته،

دونوکر شیخ نورالدین که در برون قلعه بودند بر هر قداق تاختند و یکی شمشیر بر بازوی او فرود آورد و هر قداق شیخ نورالدین را بازو نگاه داشته شمشیر حواله سوار کرد و چنان زد که لبهای اسپ بریده شد و اسپان رم کرده شمشیر بر روی شیخ نورالدین مظلوم فرود آورد چنانکه انگشتهای دست او که مانع تیغ میکرد و بینی با یک نیمه کاسه سر جدا شد و امیر شاهملک از دور بر بالای بلندی چشم بر ایشان داشت، چون هر قداق دست بالا کرد امیر شاهملک بادو یست سوار مکمل تاخته بدر قلعه رسید و هر قداق هنوز بر سینهٔ شیخ نورالدین بود، چون ملا در رسید بر خاسته یک دو شمشیر دیگر بر سر او زد و سرش از تن جدا کرده بر خاک مذلت انداخت،

امیر شیخ نورالدین اگرچه روزی چند با امیر شاهملک شطرنج منازعت باخت و در بساط مقابله و مقاتله اسپ مخاصمت تاخت و در پس فرزین بند فریب بکمن ساخت عاقبت نظر از بازی خصم برداشته و فیل بند غدر او را عدم انگاشته در خانهٔ مات نشست و رقعهٔ حیات بر افشاند بیت

بر پیل بازی خود گرچه ساخت فرزین بند | بیک پیادهٔ شه رخ ز اسپ دور افتاد (۹۲۰)

امیر شاهملک هر قداق را که چنان ابتر خطیر از کتاب نمود بتربیت و نوازش بسیار فرمود و او را گفت که: همه عمر ممنون تو خواهیم بود، هر قداق عرضه داشت که اگر من در خدمت مشفقی تحمل کردم امید خدای مخدوم بر من آسان گشت، و کار چنین جز بمساعدت دولت نتواند بود و کدام خدمت ازین زیادت باشد که نام خدمتگاری بنده در میان اوس باقی ماند، و این همه نتیجهٔ فکر صواب بندگی مخدوم است،

امیر شاهملک بعد ازین واقعه قلعه صوران را محاصره کرد حضرت خاقان سعید امیر شاهملک را طلبیده فرمود که اهالی قلعه از تو در وهم اند تو پیش ما آئی تا ما کس فرستاده ایشان را طلب داریم، امیر شاهملک گفت فرمان بسته روی بحضرت بهشت صفت کرد وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَمُلْکًا کَبِیْرًا آورد ع

دست مدار از ذکر مقبلان

---

۱ درک ندارد، ازروی آ نوشته شد، ۲ فقط آ: اسپها، زبده: اسپان ایشان، ۳ زبده: پس شمشیر الخ
۴ درزبده ندارد، ۵ درزبده ندارد، ۶ درزبده اندوده است: تا شیخ نورالدین را در آغوش کیرد، ۷ ک: برخاسته
۸ ک: عذر او را، عدم نگاشته، آ مثل متن: زبده: از فیل بند کر و غدر روزگار این گشته الخ، ۹ زبده: چون،
زبده: هر قداق بهادر، ۱۰ درآ ندارد، ۱۱ ک: کردی، آ مثل متن،

چون دید که امیر شیخ نورالدین صلح نمیکند فکر هرقداق با امراء درمیان آورد امراء گفته او از آن نیست که همچنین قصد او توان کرد ع

کجا همای بدام کسی در آرد سر

امیر شاهملک با امراء دیگر سخن گفته با خود گفت: این کار جز بدلیری نمیشود و این سر با کسی نمیاید گفت ع

گر اهل عقلی این همه با خویشتن بگوی

امراء را گفت: یک بار دیگر این بی دولت را نصیحت کنید که اگر خود و فرزندش بندگی حضرت نمیکنند دو نوکر نیک خود را فرستد تا بازگشتن را نامویسی باشد امراء رفته و امیر شیخ نورالدین با دو سوار نزدیک قلعه ایستاده با ایشان سخن می گفت امیر شاهملک هرقداق را گفت تو مرا بجای برادری بل بیشتر اگر امروز قدم جرأت در پیش نهی و در انجمنی که در خاطر ما آمده اقدام نمائی شاید که ظفر روی نماید و نام دلاوری بر روی روزگار باقی ماند درین حال که امراء باز گردند ترا پیش شیخ نورالدین باید رفت و او چون ترا بیند هر آینه طلبیده در آغوش خواهد گرفت چون تو نزدیک رسی پیاده شو و چون سر فرود آرد که ترا در آغوش گیرد او را دلیر و مردانه چنان در آغوش گیر که دستهای تو بر پشت او بهم رسد او را محکم گرفته از اسپ فروکش او را بزیر آوردن عهدهٔ تو و ترا نگاهداشتن عهدهٔ ما،

و هرقداق بدر قلعه رفته چون چشم شیخ نورالدین بر او افتاد آواز داد هرقداق پیاده شد و مبندگی زانو زد و امیر شیخ نورالدین خم شده و آغوش باز کرده او را در بغل گرفت چون دست هرقداق غدار از پس پشت امیر بهم رسید بهر زوری که داشت او را فروکشید و چون بر زمین افتاد زانو بسینهٔ او نهاد و شمشیر از میان کشید

---

۱ درک ندارد، ۲ زیده: امیر شاه ملک فرموده که من یک نگر کرده ام الخ ۳ در با (بهر موضع) پرقداق،
۴ با: دیگر با امرا ۵ زیده: یک نوکر ۶ زیده: که ما را نیز نامویسی است تا باز گشتن را سببی باشد ۷ در با: بب
و زیده ندارد، ۸ با: دلیر از، اک: بب مثل متن، ۹ در زیده گوید که امیر شاه ملک فرموده تا دو بست سوار چوشن پوش
شمشیر گذار دو تیر پرتاب از در قلعه دور تر معد بایستاند و هرقداق بدان طرف رفت، ۱۰ زیده: آواز داد و او را کرم
برسید، ۱۱ در زیده ندارد، ۱۲ آ: او،

بی حرمتی کرده که تو می کنی حالا الماضی لا یذکر ع
که گفته اند بزرگان که از گذشته نگویند

(۲۹۰ر) من برکرم حضرت خاقان سعید اعتماد دارم (ورق ۲۹۰) که تو اگر در مقام اعتذار آئی ترا گزندی نرسد، امیر شیخ نورالدین گفت: لیسمان که بگسیخت[1] درست نمیشود و اگر شود[2] پیوند گره باقی ماند[3] بیت

گرشته[4] چو گسیخت می توان بست[5] اما بمیان گره بماند

سخن صلح قرار گرفت، امیر شاهملک تومان آغا را اسلام کرده و زمان حضرت صاحبقران را یاد آورده درگریه شد[6] و امیر شاهملک شیخ نورالدین را گفت: روز بلند شد و هوا گرم از برای ماشامیانه و خوردنی فرست تا زمانی بیاسائیم بیت

چند روزی که درین مرحله فرصت داری خوش بیاسای زمانی که زمان این همه نیست

بدین سخن اورا فریب داد، آه از دنیای غدار و فریب آن[7] بایکدیگر!

القصه موسی کاو[8] امیر دولتخواجه چند[9] نوبت[10] آمد شد کرده، سخن صلح بجای رسید، امیر شاهملک

---

[1] ۲: پیوند درست، زبده: دیگر باره درست نمی شود، [2] ۲: می شود گره باقیست، با: و اگر پیوند کنند گره باقی است، و در ب کلمه "و اگر شود" را ندارد و "است" دارد و بجای "ماند" زبده: و اگر پیوند کنند البته گره باقیست، [3] زبده: رشته چو گشت [گسست] و توان بست، [4] با ب: لیکن، زبده مثل متن، [5] در زبده گفته است که امیر شاهملک از در دروازه بر کنار خندق بسوی برجی که تومان آقا در انجا بود دروان شد که او را داشت (کذا) که از بطرف او میل کنند و دریابد که قصد او دارند در پیش او سحر او تا خود بیرم خود پیوندد"، [6] از زبده مفهوم می شود که آنگه گریه کرد تومان آقا بود نه امیر شاهملک، [7] ورک ندارد، [8] با: ایل آن، ب مثل متن، [9] ورک ندارد، از روی آن نوشته شد، [10] در زبده ذکر چند نوبت نیست، فقط یک بار رفتند و او را نصیحت کردند که سلطان شاهرخ را بیند و الا فرزندیا برادر خود را بفرستد، و چون مفید نیفتاد پیش شاهملک آمدند.

و نوکرش شنگم[1] و پسرش محمود شاه را پیش ما فرستد تا سخن او اعتماد را شاید، این مثل مشهور است که هر که شیر گرم خورده تا آب پُف نمیکند نمیخورد، شیخ نورالدین ما را بسیار بازی داده است،

چون امیر شیخ نورالدین از جانب چنگیز[2] نومید شد علی کاء نوکر امیر عمر تابان را که مدت چهار ماه در بند داشت پیش امیر موسی کاوا امیر دولتخواجه فرستاد که شما تا کی جانب شاهملک اند[3] اگر فته اید؟ وقت آمد که طرف ما گرفته[4] آشتی دهید، اگر او بدرشتی سخن گوید او ملطف و نرمی ازان منع کنید، امرا[5] سخن گفته، امیر شاهملک ایشان را پیش امیر شیخ نورالدین فرستاده خود متعاقب بصوران آمد و قاصد روان داشته گفت: اگر[6] بگناه[7] اعتراف کرده میگوئی "بد کردم" من با تو صلح میکنم و اگر نه میان من و تو جنگ است، امیر شیخ نورالدین گفت اگر امیر شاهملک با دو نوکر بدر قلعه آید[8] تا من نیز با دو نوکر پی رسول و پیغام سخن کنیم بهتر باشد، برین قرار هر دو یکدیگر را دیده سلام کردند کنار گرفته پرسیدند،

امیر شاهملک گفت: همه عالم را معلوم ست که حضرت صاحبقران ترا بمنزلهٔ فرزندان تربیت فرموده بدرجهٔ بزرگ امارت رسانید، و تو خود انصاف ده که هیچ آفریده با این خاندان این جرأت

---

[1] آ: شکوم، با ب مثل متن، زبده: سینکم، [2] آ: جنگر اغلان، ب: جنگیز، زبده: جنگز اغلان
[3] زبده: علی، [4] کذا در ک آ ب: آندا، در با ندارد، زبده: آند را . . . . برای این کلمه رک به لغات فوائد ص ۳۷ و تاریخ مبارک غازانی ص ۸ و ۳۰۸، [5] زبده: نیز بگیرید و برفق محاملت و مواساو ملاطفت میان، انشئ پیدا سادد (سازد پدید) [6] در موضع زیادتی هست در زبده و حاصلش آنکه موسی کاوا دولتخواجه شیخ را گفتند که اگر وی التزام نماید بهر چه امیر شاهملک فرماید ایشای پای در میان نهند، شیخ "باز خبر فرستاد و خود بر عقب روان شد ایشان یک روز پیشتر بصوران رسیدند امیر شاهملک بروز دیگر برسید و پیش امیر شیخ نورالدین فرستاده و خود بر عقب روان شد اکر الخ"، [7] ب: بگناه او، [8] آ: کرده،
[9] ک: در آید، آ: مثل متن، زبده: ایند،

شرحِ قتلِ امیر شیخ نورالدین بحسنِ تدبیرِ امیر شاہملک بدہرقدا[ق]

ہرکرا تیسیر درجۂ طالع بحرم قاطع رسد ہر آینہ از نظرِ سعادت اثر نخوست یابد و ہر صورت کہ باخود نقش بندد غیر آن در آینۂ خیالِ جمال نماید بیت

ہزار نقش برآرد زمانہ و بنود یکی چنانچہ در آئینۂ تصور ماست

وکسی راکہ درین معنی شکی باشد وحکایات گذشتہ را باور نکند گو بچشمِ عبرت صورتِ این حال مشاہدہ نمای وبگوش ہوش این حکایت استماع فرماید (کذا) چہ در تواریخ قدما و مولفاتِ فضلا چنین حادثہ مطالعہ نرفتہ و معاینہ نگشتہ ،

وکیفیتِ واقعہ چنان بود کہ چون امیر شاہملک عزیمتِ مغولستان نمود و در کنار سیحون عزمِ پل بستن نمود امیر شیخ نورالدین آگاہ شدہ قاصدی پیش چنگیز اغلان فرستاد و پیغام داد کہ من با امیر شاہملک بدکردہ ام و خود عذرخواہی نمیتوانم نمود توقع آنکہ میان ما واسطہ شوی وہر چہ ازین طرف تقبل نمائی بتقدیم رسد، چنگیز اغلان رمضان اوزبک راکہ از اعیانِ نوکرانِ او بود و بچرب زبانی آبِ لطف بآتشِ عُنف امتزاج میتوانست نمود و فرمود کہ: امید بجناب امارت مآب آنست کہ ملتمس رد نکند و نصیحت قبول فرماید چہ معلوم است کہ در رخت دشمنی میوہ پشیمانی بار آرد و تخم نزاع ثمرہ انقطاع دہد شما را سوابقِ مودت ولواحقِ محبت درمیان بودہ اگر آنجناب بنصیحت بسمعِ رضا اصغا نمایند من قبول میکنم کہ امیر شیخ نورالدین بعد ازین در مقام رضاجوئی درآید امیر شاہملک گفت: اگر سرِ صلح و صفا دارد تو مان آقا و برادر شیخ حسن

---

[1] کذا در ک، و در زبدہ نیز و بعضی جایہا بظاہر بالضم نوشتہ است، [2] با: تیسر، [3] ک: زبدہ: بحرم، [4] آ: جمال خیال، [5] آ: جہانگر، [6] ک: حکایات، [7] مثل متن (زبدہ)، بگوش ہوش حکایت این واقعہ استماع نمای، [8] آن ہر موضع، چنگیز، زبدہ: چنگز، [9] چنگیز، آ: چکر، [10] زبدہ: آ: چکر، [11] آ: چنگیز، زبدہ: چنگز، [12] زبدہ: ندارد، [13] در زبدہ بر امثال حکایت کہ گذشتہ افتد ختم نماید

[14] از ازواج امیر شیخ در ک بہ یزدی ۱: ۴۰۱ و ۴۰۲ نشانی کہ بعد مرگ امیر شیخ نورالدین داود دختر ک بہ یزدی ۲: ۴۲۷،

اما اکثر طباع خاصه بادشاهان را نصیحت تلخ آید[1] چه ایشان همه وقت طعم ایام را شیرین و خوشگوار بکام خود خواهند و همه عالم را فرمود خود بینند، و اگر امیرزاده بنابر مصلحت خلاف رای شاهزاده کرده باشد اصحاب اغراض آن را بر بی حسابی و سبک داشت حمل کنند[2] و بنوعی دیگر باز نمایند، و چگونه گمان توان برد که نصیحت موجب عداوت گردد بیت

دارو سبب درد شد اینجا چه امید است زایل شدن عارضه صحت بیمار

امثال این قضایا از قید حساد و مکاید اضداد بعید و بدریع نیست خاصه بر درگاه سلاطین، فی الجمله امیرزاده علی ترخان باز آمده شرح احوال بعرض رسانید و ازان طرف امیرشاه ملک متوجه مغول شد، حضرت خاقان سعید خواست که ضبط مملکت بنوعی نماید که مناسب | ناموس سلطنت باشد، بنابران (۲۸۹ ب)
موکب ظفر نشان عازم سمرقند شد و بقیة الاسلام بلخ آمده بر جیحون پل بستند و موکب منصور بیست و یکم جمادی الاولی عبور فرمود، و میرزا الغ بیگ و جمیع بزرگان در منزل قتقشاق شرف ملتمس یافتند[10] و آنحضرت چون آفتاب در بیت شرف [در] دار السلطنة سمرقند نزول نمود و بمزار اکابر آن دیار و صاحبقران نامدار رفته صلات و صدقات مستحقان رسانید، و مرغ ارکان کل لشکرگاه گردانید و بعد از چند روز نوکر امیرشاهملک سر امیر شیخ نور الدین را آورد و شرح این سخن از نوادر وقایع است،

---

[1] رک بر ص ۱۹۰ س ۷، ۸ — از لفظ 'بیت' بر آن صفحه تا لفظ 'ایشان' بر این صفحه س ۱ از ب ساقط شده است، [2] ب ب: با مصلحتی اجیانا (؟) زبده: واگر اجیانا جهت مصلحتی خلاف رای او کرده باشد، [3] زبده: بر دلیری حمل کرده، [4] در زبده: بادشاهان و ملوک که در ایام دران ایشان حقد و حسد بغض و عداوت است، [5] زبده: آب آمویه، [6] ب آک: الاول: زبده: الاول سنه اربع عشر و ثمانمائه، [7] در زبده ندارد، [8] یقول زبده بادشاه در کنار کل نزول فرمود ... مدتی چند روز برای آبادانی مملکت، انتظام امور ولایت بر در شهر مقام فرمود ... بعد از آن شش روز که بکنار کل مقام فرموده بودند نوکر امیرشاهملک رسید، [9] در آ ندارد،

شده خبر بسمرقند رسید و میرزا الغ بیگ شرح واقعه بپایه سریر اعلی رسانید حضرت شاهرخی به احضار لشکر ها فرمان فرمود و بدولت و سعادت عزیمت ماوراء النهر جزم نمود و چهارشنبه سلخ ربیع الاول از دار السلطنه هراة بباغ مختار آمد و با لشکر های جهان روان شده بآب مرغاب رسید، و قاصد میرزا الغ بیگ خبر رسانید که مغولان بولایت خود باز گشتند،

و شرح این حال از روی اجمال آنست که محمد خان از تختگاه خود بموضع علان باشی که میان بنگی و صور است آمد، و میر شیخ نور الدین ملحق شد، محمد خان با اعیان دولت خود مشورت نموده، مردم کار دیده تجربه یافته گفتند چه موجب ست که ما برای شیخ نور الدین باقوی باقوت و با جمعی با شوکت دشمنی کنیم و حال جنگ معلوم نیست، ایلچی حافظ نام پیش امیر شاه ملک فرستاده پیغام داد که سابقا میان ما عداوتی نبود و صورت نزاعی که روی نمود به انگیز صاحب غرضان بود این زمان با تو دوستی میکنیم اگر میان تو و شیخ نور الدین نزاع باشد ما او را حمایت نمی کنیم، امیر شاه ملک ایلچی را رعایت کرده خوشدل باز گردانید و نوروز بخشی را با هیلاکات پادشاهانه بخدمت محمد خان فرستاد و از جانبین قرار عدم مصادقت تاکید یافت،

درین اثنا نوکر میرزا الغ بیگ ملک یساول رسید و بموقف عرض رسانید که میان مرزا الغ بیگ و امیر شاه ملک کدورتی واقع شده است، آنحضرت از جهت معاودت مغول و خبر ملک یساول در عزیمت جانب ماوراء النهر متردد بودند و چند روز در الانگ چیچکتو توقف نمود و امیر سید علی ترخان جهت تحقیق اخبار بسمرقند ارسال فرمود، امیر سید علی تفحص احوال نموده دانست که از زمان وفات که آنحضرت امیر شاه ملک را عنایت فرمود و در ممالک ماوراء النهر صاحب اختیار ساخت تمام امور بر وفق رای جهور بفکر صایب و نظر ثاقب منتظم گردانید، و با میرزا الغ بیگ در مقام نصیحت و دوستی است،

---

۱ در زبده افزوده «سنه اربع عشر و ثمانمایه»، ۲ آ: علان ماسی، اک: غلان باشی، زبده: جلان ماس،
۳ آ: بنکی، با: سکی، اک: بیکی، رک ص ۲۰۲ ح ۱۱، ۴ زبده: می کنم، ۵ زبده: می... نمی کنم،
۶ در زبده افزوده است که محمد خان بر همان قول که کرده بود بولایت خود مراجعت نمود، ۷ اک: بشد، ۸ زبده:
حضرت سلطنت شعاری امیر شاه ملک را مشمول لحظ عنایت گردانیده در ممالک ماوراء النهر بنیابت فرزند اعز الغبیگ کورکان مقرر کرد،

درآیند و[1] نجانهای مغولان که دران ولایت بود دستبردی نمایند، شائشتم[2] روز و شب سرعت سیر نموده بنوعی شتافت که مخالفان را بر بستر امن در خواب غفلت خفته[3] یافت و آن مجموع را غارتیده خانها را زیر و زبر گردانید و الجای[4] بسیار گرفته شش[5] هزار اسپ بتصرف درآمد تا امیرشاه ملک رسانید، مغولان[6] این خبر شنیده از هم فرو ریختند و هر یک بطرفی گریختند[7].

و امیرشاه ملک احوال معاودت مغولکان عرضه داشت پایه سریر اعلی نمود و در وقتی که موکب همایون (ورق ۲۸۹) در ییلاق بادغیس بود آنحضرت لشکرها اجازت داده مستقر دولت مراجعت فرمود چنانچه ذکر آن گذشت[8]، اینست شرح احوال که قلم عنبرین خال بر طیب وعده آن مقال مشک سای گشت،

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراءالنهر

چون امیر شیخ نورالدین از طرف مغولان طرفی بر بست و دندان طمع او در کام ناکامی شکست روی بحیله آورده کسان بمغولستان فرستاد و بصورت عرضه داشت پیغام داد که: بارها گفتم که امیرشاه ملک با شما دوست نیست و غدر[9] میکند، باور نمیکردید اینک تمام الوس را برهم زد، اگر تدارک این قضیه نخواهید کرد ضرر او زیادت خواهد شد، محمدخان با لشکر فراوان عازم ماوراءالنهر

---

[1] زبده: خانهائی اکثر از لشکر که متوجه آن طرف گشته بودند در ولایت بولایت نیکی بود، شه با: مثل متن، نیکی بود ... شائشتم را ... فرمود که ایلغار کرده از راه بشکنند (کذا) بولایت نیکی درآیند، ۳ده و با آنداره، ۴ه با آک آ، ۵ الجاء، ۶ بقول زبده از جمله غنایم ۱۲ هزار اسپ گرفته بودند از ان جمله ۶ هزار در راه تلف شده و ۶ هزار دیگر پیش شاه ملک رسانیدند، ۷ه بقول زبده مغولان را این خبره فرآسمان که از توابع اترار است رسید، (این قراسمان مذکور است در شرف نامه یزدی ۱: ۴۹۹)، ۸ه در زبده بعدش گفته که: امیر شیخ نورالدین بعد از انکه از مقاومت و قتال و جنگ و جدال مایوس شد و با مرای مغول قاعده وداد و رستم (رسم) اتحاد بنیاد نهاده بود و خسته خود را نامزد بادشاه جهان (شیخ جهان) کرده چون این قضیه دست داد با پانصد سوار متوجه صوب آن گشت، و اینجا قضیه مصاهرت (مصاهرت) و مناکحت باتمام رسید، ۹ه رک بر ص ۲۰۰، ۱۰ه آ آک با: مذر، زبده: مکر و غدر می کند

و امیر عبد الخالق اگرچه او را میتوانست گرفت اندیشه کرد که اگر او را از میان بردارد امیره شاه ملک او را نیز در آن طرف نگذارد، فی الجمله امیر عبد الخالق از جمله غنایم دهه[1] هزار اسپ گرفت و مریض شده بعد از هفته[2] روز وفات یافت بیت

بفیروزی اندر بترس از گزند که یکسان نگردد سپهر بلند

امیر شاه ملک جای او را بعد از تسخیر آن بلاد[3] بتیمور ملک پسر دولدای داد که در شمایل او دلایل مردانگی و مخایل فرزانگی مشاهده می افتاد، امیر شیخ نور الدین پیش محمد خان پسر خضر خواجه بادشاه مغولستان رفت[4] و سعی کرد که الچیان امیر شاه ملک را که آنجا بودند گرفتند[5] و خان پانزده هزار مرد مقرر فرمود که همراه برادر او شمع[6] جهان متوجه ماوراء النهر شوند[7] و امیر شاه ملک[8] وقوف یافته صورت حال عرضه داشت پایه سریر اعلی کرد[9] و میرزا الغ بیگ و سر قند توقف نمود و امیر شاه ملک عزم رزم مخالفان جزم کرد[10] و مغولان بمحاصره قلعه سیرام که در تصرف کسان امیر عبد الخالق بود اشتغال داشتند که خبر توجه امیر شاه ملک یافتند[11] عازم جانب او شدند[12] و امیر شاه ملک از عزیمت ایشان آگاه شد[13]، تدبیری اندیشید که موافق تقدیر آمد و شرح آن چنانست که شایسته[14] او بود با دو هزار سوار نامدار مقرر فرمود که ایلغار کرده بولایت بنگی[15]

---

[1] زبده: قریب ده هزار اسب بدست لشکریان عبد الخالق افتاد، [2] کذا در ک، آ با اک زبده، هفده، [3] آ با اک: بهیروزی، .... بعد ش در زبده سر بیت دیگر را دارد، [4] زبده: ایالت سیرام و آن نواحی بدو و زبده مقرر فرمود [5] زبده: و محمد خان (کذا) بیشتر الچیان پیش امیر شاه ملک (کذا) فرستاده بود امیر شیخ نور الدین بتمامی و سعادت (سعایت) بدانجا رسانید که محمد الچیان شاه ملک را گرفت، [6] زبده: شاه جهان - در زبده هژده هزار دارد بجای پانزده هزار، [7] در زبده اسامی امرای نامدار این لشکر را نیز دارد، [8] زبده: عساکر ماوراء النهر ساخته کرد انیده امیر... التفیک کورکان دار السلطنت سمرقند توقف فرمود و امیر شاه ملک با لشکرهای آراسته متوجه ایشان شد، [9] آ با: سنده، [10] آ: شالیسم، یا: بشاه لیستم، اک: مثل متن، زبده: شالستم، [11] آ: یکی، اک: آ اک نیکی، زبده: نیکی، بظاهر یا نگی است که بقول بابر نامه (طبع وقف گیب) ورق ۱ ب همان اطراد (در یک نسخه طراز) است در همین کتاب ورق ۱ الینگی نوشته است، نیز رک بترجمه بابر نامه از بیوریج ص ۱۲،

ذکر باغی شدن امیر شیخ نورالدین کرت ثانی

سابقاً مذکور شد که امیر شیخ نورالدین در حوالی سمرقند منهزم گشت اما همچنان سودای استقلال در خیال داشت و هر زمان سر راهی میگرفت و هر طرف فتنه می انگیخت، و بین عظم امیر شاه ملک عرضه داشت بپایه سریر اعلی فرستاد که شیخ نورالدین ترک باغی گری نمیکند اگر فرمان شود صوران را محاصره کنیم شاید که آن حدید وحشی بدام آید، حضرت خاقان سعید فرمود که صلاح و فساد آن طرف بعهدهٔ اوست هر چه مصلحت داند چنان کند، و امیر شاه ملک او اسط رمضان سال گذشته از سمرقند متوجه صوران گشت و امیر موسی کاو امیر حمزه ترخان را منغلائی ساخت، و امیر شیخ نورالدین خبر یافته راه گریز پیش گرفت و پناه بمغول برد، امرا منغلا و عقب رفته بازماندگان او را اثر شیر در گلمه و گرگ در رمه نمودند و باز آمدند، امیر شاه ملک پیش امیر عبدالخالق پسر امیر خدایداد حسینی که در آن ملک صاحب طرفی بود فرستاد و پیغام داد که چون لشکر ما عود نماید بهر آینه شیخ نورالدین ایمن گشته بصوران آید، باید که در کمین باشد که احتمال دارد که او را بدست آرد، امیر عبدالخالق که میان او و امیر شیخ نورالدین عداوتی عظیم بود مصرعه

تیغی کشیده بر سر ره در کمین نشست

امیر شیخ نورالدین بی خبر در ولایت در آمد و امیر عبدالخالق ناگهان بر و تاخت و جنگ بسیار کرده جمعیت او را پریشان ساخت و امیر شیخ نورالدین باسی سوار بازنجا[ب] مغول رفت

[ب] رک پ ص ۱۸۱ ، و زبده افزوده است که تاریخ این واقعه نهم ربیع الاول سنه ثلث عشر و ثمانمایه بود ،

[ج] بعدش در با اک افزوده : سودای سلطنت ز سر این گدا نرفت [د] زبده : صوران آمد ، برای صوران (یا صوران) رک بلیستر تیخ ص ۲۸۶ ، [ه] با اک زبده : بتقدیم رسانده ، [و] زبده : در سیزدهم رمضان شریف سنه ثلاث عشر و ثمانمایه ، [ز] بعدش در زبده افزوده : چون بندرگاه (کذا) رسیدند ، [ح] ک : متغلای ، آ : منغلا ، با : منغلا ، (زبده : متغلای لشکر که رانیده ایشان از اطراف صوران نامزد فرمود) [ط] زبده : که او نیز الخ ،

بایجاب مقرون گردانیده[۱] تشریفات گرانمایه پوشانیده انعام واکرام نموده اجازت مراجعت فرمود و حمزه[۲] چهره نوکر میرزا الغ بیگ رسید و یکی[۳] از مغولان مقید رسانید و عرضه داشت که امیر شیخ نورالدین پیش محمدخان بادشاه مغولستان رفته و او شمع جهان را بمدد[۴] او فرستاده قریب سیرام رسیدند و شرح این سخن گفته آید انشاء الله تعالی،

وسلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس از جانب کرمان قاصد فرستاده که میرزا اسکندر ممالک فارس و عراق مضبوط ساخته عازم کرمان شد و در نواحی کرمان خرابی بسیار میکند،

درین ولا باز نوکر میرزا الغ بیگ آمده و مغولی را در بند آورده اخبار سار[۵] یر (کذا) عرض کرد و شرح آن آید،

بعد ازین حضرت خاقان سعید خاطر خطیر از طرف ماوراء النهر جمع ساخته لشکرها را اجازت فرمود و از عرصه بادغیس عنان مرکب کامرانی بمستقر جهانبانی انعطاف داده[۵] در دار السلطنة هراة باغ زاغان مرکز پرکار دولت و نقطهٔ دائرهٔ خلافت | آمد، (۲۸۸ب)

و درین ایام نوکر امیر شیخ ابراهیم از مملکت شروان[۶] رسیده پیشکشهاء پادشاهانه بعرض رسانید و آنحضرت فرستاده را عنایت فرمود و رعایت کرده بازگردانید،

واز جانب سمرقند خبر آمد که امیر شاه ملک بجانب مغولستان[۷] رفته والجای بسیار گرفته و این سخن محتاج ببیان است[۸]،

---

[۱] در زبده گوید که بعد از چند روز تشریفات گرانمایه بهره مند گشتند، ۲ ک: حمزه چهره، ۳ آک: نورالدین الغ بیگ، ۴ زبده: یکی از مغولان با خود رسانید، ۵ سابقاً برص (۱۴۱) گفته است که شمع جهان برادر محمدخان بود، نیز رک بزمباور ص ۲۷۲، برص نام پدر شان خضر خواجه هم می آید، ۵ آ: بسیرام، ۶ آ: سارالغ، آک: بسیار، در زبده "اخبار سار یعرض کرد" را ندارد، بظاهر تصحیف ساری است که بمعنی طرف و ناحیه است در رساله فضل الله خان والخانیه، ۵ آ: داده بیستم را، با آک: بیستم شهر صفر، زبده: در بیستم صفر سنه اربع عشر و ثمانمایه، ۶ زبده: ممالک شروانات، ۷ با آک: مغول، ۸ ک آ: نیست، با آک مثل متن،

وقایع سنه اربع عشر وثمانمائه

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بسعادت واقبال در ییلاق بادغیس بود چنانچه صریر قلم سخن پرداز* شرح آن باز نمود، و درین اثنا میرزا عمر شیخ بن میرزا میر محمد* از جانب فارس وعراق بخدمت آنحضرت آمد، وسبب آن بود که میرزا اسکندر چون آن ممالک در تصرف آورد وصلاح وقت دران دید که میرزا عمر شیخ ومیرزا سلطان علی بن میرزا ستم را که برادرزادگان او بودند از مملکت عذر خواهند* چه ایشان را استعداد سلطنت از روی وراثت واستحقاق متعین بود، متوهم شد که ناگاه جمعی ایشان را بران دارند که سر بطلب ملک برآرند واختلال بسلطنت و زوال بدولت او رسد، وشاهزادگان ازین معنی منزه ومبرا بودند، فی الجمله ایشان متوجه دار الامان خراسان شده اواخر محرم در ییلاق بادغیس سعادت دستبوس یافته منظور نظر کیمیا خاصیت گشتند،

وهم در ییلاق بادغیس ایلچی هندوستان رسید که خضر خان* پادشاه بعضی ازان ممالک اظهار اذعان نموده قاضی مولتان را که واسطه عقد اکابر آن دیار بود با تحفه هدایا ارسال نموده نام والقاب آنحضرت را زینت منابر ونقش دنانیر ساخته* بعرض رسانید وآنحضرت ملتمسات او

له یا آک: سخن ساز قصه پرداز، ۲ه ک: برس ۱۹۱، ۳ه ک: امیر شیخ الخ، زبده: امیرزاده میر محمد (که درست نیست)، ۴ه زبده: از خطه مملکت وحوزه سلطنت خود بطرف روانه گرداند، ۵ زبده ظاهرا است که میرزا سلطان علی = میرزا علی در ک به سن ۳۶۵ ج)، ۶ه آ: آخر، زبده: در اواخر، ۷ه آ: خوان، ۸ه ک: پادشاه با (که غلط است، در زبده گوید: خضرخان که پادشاه بعضی از ممالک هندوستان بود اظهار اذعان وانقیاد نموده) ۹ه بعدش در زبده افزوده: التزام باج وخراج نموده، ۱۰ه بعدش در زبده گوید: بندگی حضرت عز استماع..... ارزانی فرمودند واو را بمحل (محلی) مضبوط ومکانی مرحوق فرود آورد،

امیر قرا یوسف او را گرفته در قلعه ارجیش[1] حبس فرمود و امیر شیخ ابراهیم هرچند مال تقبل نمود مفید نشد[2]

چون امیر یوسف[3] این فتوحات میسّر شد از غارت و گناه تبریزیان که مدد سلطان احمد[4] کرده اند گذشته[5] از راه مرند عزیمت یورت خود نمود و چند گاه آنجا بوده بعزم قشلاق[6] بتبریز آمد، درین اثنا شنید که میرزا رستم از محاربه برادر و قحط اصفهان روگردان شده متوجه تبریز است* چنانچه ذکر آن گذشت[7]، امیر قرا یوسف شرایط تعظیم تقدیم نمود و چند[8] روز ملوبهای رنگین فرمود، و بعزم[9] روان داشتن* میرزا رستم او را[10] رجب بطرف مراغه آمد، و در حدود ولیلان[11] امیر محمد سار[12] و ترکمان از جانب عراق عرب آمده بتشریف و نواخت مشرف شد، و او[13] آخر رجب* میرزا رستم را با نوکران خود منتهای خسروانه و خلعتهای ملوکانه تعیین نمود و اسبان خوب کشید و جمعی نوکران اعتمادی ملازم ساخته روان داشت، و خود در غایت عظمت و نهایت ابّهت بطرف[14] تبریز رفت*،

---

[1] آ با: ارجیس، ت: ارجیس، زبده ارجیس، (امارک به نزهه ص ۱۰۰، و لیسترنج ص ۱۸۳) که ارجیش نوشته اند برای ارجیس، [2] بعدش در زبده افزوده است: و مدتی در ان بند بماند، [3] با: قرا یوسف [4] در آ ندارد، [5] از زبده معلوم می شود که امیر یوسف بعد از قتل سلطان احمد حکم کرده بود که تبریز را نهب و غارت کنند بجهت آنکه تبریزیان معاونت سلطان احمد کرده بودند، [6] زبده: در روز پنجشنبه بیست و چهارم جمادی الاخر بشهر تبریز نزول کرد و همدران روز خبر رسید، [7] زبده: امیرزاده رستم بن امیر شیخ عمر بهادر ..... از اصفهان بسبب آنک مدتی بود که امیرزاده اسکندر را اصفهان را محاصره کرده بود و اهالی آن بقحط و تنگی مبتلا گشته التجا با امیر یوسف کرده .... و در روز یک شنبه بیست و ششم جمادی الآخر سنه المذکور بر ۱۷۴ اب) بتبریز رسید، [8] رک به ص ۱۹۴ س ۲، [9] در آ ندارد، [10] زبده: بجهت روانه کردن، [11] زبده: روز سه شنبه رجب سیزدهم [12] فقط ا: لیلان، برای این مقام رک به لیسترنج ص ۱۹۵، [13] بعدش در زبده افزوده است: که از امرای بزرگ تر لشکر عراق عرب بود، [14] آ: آخر رجب، زبده: در روز دوشنبه (رجعه بر ۱۷۵ اب) بیست و ششم رجب المذکور، [15] زبده: بتبریز مراجعت نمود و آن زمستان در بتبریز (کذا) گذرانید،

که سالها ملازم سلطان می بود پرسید که برای سلطان احمد هیچ ساخته[1]، خواجه[2] این رباعی گفته[3] و عملی ساخته[4] بموقف عرض رسانید رباعی

عبدالقادر زدیده هردم خون ریز — با دو رخ سپهر نیستت جای ستیز
کان مهر سپهر خسروی را ناگاه — تاریخ وفات گشت قصد تبریز[5]

فی الجمله سلطان احمد را بعد از هلاک دوشش[6] روز برخاک انداختند بسبب آنکه فتنه انگیزان می ساختند که سلطان بسلامت بیرون رفت، تبریزیان اجازت خواسته بموجب وصیت سلطان در عمارت دشقیه پهلوی مادر و برادر مدفون شد[7]

سپردند تبریز یانش بخاک — سوی خانه رفتند دل چاک چاک

و شاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس که ملازم عم[8] به تبریز آمده بود و سلطان علاء الدوله بن سلطان احمد که در قلعه عبدالجوز[9] محبوس بود شهرت شهادت چشیدند و بدشقیه[10] سر نهادند.

و سلطان[11] در وقت عزیمت تبریز از بادشاه شروان امیر شیخ ابراهیم استمداد نموده بود و او پسر خود گیومرث را روان فرمود، و در روز سه شنبه (ورق ۲۸۸) سلطان احمد گیومرث نزدیک رسیده[12] متحیر بماند ع

نه رای سفر کردن و نه روی اقامت

---

[1] زبده: گفته، [2] زبده: خواجه عبدالصمد (صحفا بجای خواجه عبدالقادر) [3] از روی آ، در ک ندارد، زبده: خواجه... این رباعی در تاریخ وفات او گفته بران علی ساخت و در بند کی عرضه داشت، [4] فقط در ک و با، از "قصد تبریز" بحساب ابجد ۸۱۲ حاصل می شود، [5] در زبده ندارد، [6] در ب از کلمه بیت تا کلمه ایشان س ۲۰۵ س ۱ (پادشاهان را نصیحت تمام آید چه ایشان) را ندارد، بقول حافظ ابرو سلطان حسین برادر سلطان احمد در عمارت دشقیه (بتبریز) مدفون شد (ذیل جامع التواریخ ص ۳۲۱)، [7] در زبده پیش ازین بیت افزوده:—

زیکسو برادر بدو داورش — بدیگر طرف خویش و هم خواهرش،

[8] زبده: کشته، [9] زبده: سلطان احمد

[10] فقط با، عبدالجواز (نیز در ک بر ص ۱۳۹ ح ۵)، زبده: عبدالجوز، [11] زبده: و ایشان هر دو را نیز نقل دشقیه کردند، [12] زبده: دران ایام که سلطان احمد از بغداد متوجه تبریز میگشت، [13] با: بتبریز رسید، [14] زبده: فی روی، [15] با: فی برای (رای)

آتش حرب برافروخت و تاب التهاب جان دلیران بسوخت[۱] سلطان بنفس خود جنگها مردانه و کوششهای بهادرانه فرمود اما ع

چون سعادت نه بود کوشش بسیار چه سود*

و سپاه سلطان مرد میدان ترکمانان[۲] بنمود بیت[۳]

قضا را یکی تیر زهر آب دار — گذر کرد بر بازوی شهریار

دلیران احمد شه سرفراز — گرفتند در پیش راه دراز

هزیمت غنیمت شمردند زود — سرا سیمه گشتند بر سان دود

احمدیان روبهزیمت نهادند و یوسفیان[۴] دست بغنیمت کشادند سلطان خود را باغی انداخت[۵] و یکی از ایلام بتبریز بهاء الدین جولاه[۶] نام امیر یوسف را مطلع ساخت و جمعی بطلب او رفتند[۷] چون چشم بادشاه بر ایشان افتاد بیت

بدانست شه کامد او را زمان — بدست قرا یوسف ترکمان

بحکم رضینا بقضاء الله تعالی این بیت[۸] خواند که بیت

چو با من بود لطف یزدان پاک — نباشد ز مردن مرا هیچ باک

دست به بند و گردن بکمند داده پیش قرا یوسف آمده و بعد از انواع حکایات بفرمان امیر مشار الیه[۹] بجنه[۱۰] (کذا) هلاک شد و چون این خبر بعرض حضرت خلیفان سعید سید اخواجه عبد القادر گیلانی[۱۱]

---

[۱] در زبده اعلام بعضی از امراء جانبین که در معرکه و میسره بودند درج نموده است، [۲] ب: چسود؛ [۳] آ: ترکمان؛ [۴] این سه ابیات از جمله هفت ابیات است که در زبده دارد، [۵] زبده: قرا یوسفیان، [۶] زبده: جولا، [۷] زبده: اعلام لشکریان امیر یوسف کرد و امیر یوسف چون از این حال خبر یافت تکش و فکری برش را با آن شخص همراه کرد انیده بطلب احمد فرستاد، [۸] نقطه اک: دو بیت، [۹] با آ: بجنه، ب: بجه، زبده: بعد از انواع حکایات حکم کرد او را بجمله هلاک کرد انیدند، [۱۰] در زبده ندارد، — برای کمال الدین عبد القادر بن علیبی الحافظ المراغی رک به دانشمندان آذربایجان ص ۲۵۸-۲۶۴، ولادتش در ۷۵۴ و وفاتش در ۸۳۸ واقع شد،

ذکر آمدن سلطان احمد به تبریز و قتل او بفرمان امیر قرا یوسف بن امیر قرا محمد ترکمان

سلطان احمد دوازدهم[۲] محرم از دارالسلام بغداد عازم آذربایجان شد و در نواحی همدان اکراد آن بلاد را در قبضهٔ اقتدار آورد، شاه محمد بن امیر[۳] قرا یوسف در سیلاق اوجان واقف شده عزیمت خوی نمود و سلطان بیست و هشتم ربیع الاول در دولتخانهٔ تبریز نزول فرمود و کسان در عقب شاه محمد فرستاده در سلماس[۴] باو رسیدند و او را گریزانیدند، درین حال امیر قرا یوسف در ولایت ارزنجان بود و ضبط و یاساماشی مهمات آن نواحی می نمود و شرح آن گذشت[۵] چون این خبر شنید متوجه تبریز شد، و روز جمعه بیست و هشتم ربیع الآخر سلطان و قرا یوسف در قریه الله کردو فرسنجی تبریز است بهم رسیدند و از طرفین صفها کشیده اسباب مقاتله و جدال[۶] ترتیب داده ابواب محاربه و قتال کشادند[۷] بیت[۸]

۱۰

ز پیکان الماس و پر عقاب — نبد هیچ پیدا رخ آفتاب

ز سرخاب[۹] سرخ آب[۱۰] برسان رود — گذر کرد بر دامن سر درود

---

۱ زبده: بردسر، ۲ زبده: روز دوازدهم محرم سنه ثلاث عشر و ثمانمائه، ۳ درک ندارد، — برای شاه محمد رک به زیدهٔ ص ۱۲۵، ۴ زبده: بالجمع قراباغ سلماس، ۵ با: گریزانیدند، آمشل متن، ۶ زبده (مصفا): لشکری بجانب اذربایجان برده بود، ۷ رک به ص ۱۳۳ س ۱۴، ۸ در زبده افزوده است که امیر بحدود نوشهر عرض لشکر خود کرده میبیاید بعد ازش بحدود تبریز آمد سلطان از دولت خانه تبریز بیست عزان (؟) بیست عراق (؟) نزول کرد و تعداد لشکر بغداد کرد و بیست هزار خانه بحساب در آمد، ۹ آ آ: امیر یوسف، با ب: امیر قرا یوسف، ۱۰ فقط زبده: آیند، ۱۱ آ: مجادله و قتال، ۱۲ صاحب زبده گفته است که چون امیر یوسف بقریه مذکور رسید دلاوران طرفین محاربه نمودند تا روز جمعه مذکور امیر یوسف و سلطان احمد با لشکرهای جرار صف قتال ترتیب داده دست بحرب کشادند، ۱۳ این ابیات را در زبده نداده، ۱۴ ک: سرخاب، — سرخاب نام کوهیست در نواح تبریز و سرد رود نام ناحیه بطرف جنوبی بالیغ بیک فرسنگی شهر تبریز (زبده ص ۷۹)، و سرد رود نام رودی هم هست که بسرخاب رود متصل شود در شمال تبریز (لیسترنج ص ۱۶۳)

فرستاده از طرفین جنگها سخت میکردند اما از عدم قوت قوت شده از تعذر اسباب معیشت طاقت ایشان طاق شد میرزا رستم بضرورت اصفهان را گذاشته عازم جانب امیر قرایوسف گشت، و میرزا اسکندر جمعی را تا قم در عقب* فرستاد اما نرسیدند، و میرزا خلیل سلطان در اصفهان بود و میرزا اسکندر را چنان عناد و خصومت می نمود، درین اثنا جمعی از لشکر شول و اکراد بی اجازت میرزا اسکندر برگشتند بدین سبب* ترک محاصره گرفته عازم شیراز شد، و اصفهانیان بر رنج غلا و بلای قحط مبتلا شدند و آتش جوع مشتعل گشت و صعوبت نایافت از حد گذشت، از مواشی آنچه دارای استحلال برچیدن داشت هر کس بهر چه ممکن بودی خرید و بهیچ جا نمیرسید، تمام چوبهای عمارات و ستونهای ایوانات بجای هیزم بسوخت **بیت**

بسوخت آتش قهر تو جمله را* ز خشک چنین بود چو در افتد بمرغزار آتش

و در ایام در بندان اصفهان گویند میرزا خلیل سلطان بسر پالیز درویشی رسید که در شهر آب چاه مزروع گردانیده بود و درویش خربزه آورده شرط خدمت باد ارسانید، میرزا خواست که درویش را رعایتی فرماید میسر نشد، درویش را | عذر خواهی نمود فاعتبروا یا اولی الابصار. (ورق ۲۰۸ ب)

میرزا خلیل از اصفهان به ری آمد و عرضه داشت بپایه سریر اعلا فرستاد مضمون آنکه چون در اصفهان از جهت قحط نمیتوانست بود بجانب ری عود نمودیم* اکنون بهر چه فرمایند عمل نماید،

۱ب: از عقب، اک: مثل متن، در ب ندارد، ۲ب: بدین سبب میرزا اسکندر (بجای بدین سبب)، ۳ در آ و او را ندارد، ۴ با ب اک: جمله (بجای جمله را)

۵ در زبده ۹۴۰ ب گفته است که صورت این قضایا در رمضان ۹۱۳ به شاهرخ سلطان رسید و متعاقب ذکر امیرزاده خلیل سلطان بهادر رسید و عرضه داشتی رسانید مضمون آنکه در اصفهان روی مقام نمود (نبود) لشکریان متفرق می شدند و چون از جهت قوت [قوت] فاسک بمعروف نداشت، الخ او تسریع باحسان نمی توانست شد پیش از آن که این چند معدود نیز متفرق گشتند متوجه جانب ری شده ایم،

مصحوب ایشان قاصدان رفته مجموع شادمان وخرم باردوی معظم رسیدند،

ذکر قضایا که در عراق عجم واقع شد

چون میرزا اسکندر ممالک فارس مضبوط ساخت کمند همت بلند بر گنگره قصر تسخیر عراق عجم انداخت، و امیر عبدالصمد و امیر صدیق را بجانب اصفهان روان فرمود، و ایشان بقصبه ورزنه آمدند و قلعه آنرا محکم ساخته میرزا رستم خبر یافت و قلعه را محاصره کرد و میرزا اسکندر آگاه شد امیر تولک و امیر یوسف جلیل را بمدد فرستاد و خود نیز متوجه شد، میرزا رستم از آمدن تولک و یوسف جلیل واقف گشته باستقبال ایشان آمد، ایشان مرد میدان رستم نبودند پناه بقلعه خرابه و تحصن بردند، میرزا رستم و میرزا بابا قر که در آن نزدیکی بعراق آمده بود عزم محاصره کردند، ناگاه شنیدند که میرزا اسکندر بقصد زرد رسیده مرزا رستم عازم اصفهان شد و میرزا اسکندر چنان تعجیل آمد که بعضی رستمیان را اسکندریان گرفتند و همچنان بسرعت می آمدند، میرزا رستم سه فرسنگ استقبال نموده هر دو لشکر بهم رسیدند مصرع

غریو کوس و بانگ نای برخواست

و آن دو لشکر چون امواج بحر اخضر یا افواج دشت محشر بهم زدند و میرزا اسکندر ظفر یافته، میرزا رستم باصفهان در آمد و میرزا اسکندر بموضع آتشگاه فرود آمد،

پیش ازین مرزا خلیل سلطان بموجب فرمان خاقان سعید از خراسان با ده هزار سوار بجانب عراق و آذربایجان آمده بود چنانچه شرح آن گذشت و مقرر چنان بود که هر جا خواهد ساکن شود و چندگاه در ولایت ری می بود، درین ولا میرزا رستم کس فرستاده استمداد نمود میرزا خلیل سلطان بقصد مصالحه میان برادران عزیمت فرمود و هر چند پیغام صلح پیش مرزا اسکندر فرستاده مفید نیفتاد، و میرزا اسکندر در یک طرف اصفهان مقام داشت میرزا خلیل سلطان از طرفی دیگر باصفهان در آمد، و میرزا اسکندر هر روز جمعی بدروازه

۱ب: شل متن، آ: تسخیر قصر، با: قصر ـ نیز رک بس ۱۲ ح ۲، ۱۱ آ: ورزنه ـ برای این موضع رک به زنجس ۵۱،
۳ آ: ساخت، اک: ساختند، ۴ آ: یافت، ش ب: جلیل، با: جلیل، ۵ قال ابوموسی باصبهان عدة قری تسمی کل واحدة دستجرد (یاقوت ۲، ۴۳۰)، ۶ در ناحیهٔ مارین اصفهان قلعه بوده است (زنجس ۵۰، شد رک بس ۱۹۹)،

بادغیس عزیمت نمود، و در آن فضای خرّم طبقات[1] لشکرها با خیل و حشم در ظلّ رایت فتح آیت که مطلع خورشید فیروزیست جمع آمدند، و ابان تواچی که بولایت اوزبک پیش امیر ایدکو رفته بود عود نموده و بعرض رسانید که امیر ایدکو[2] در تعظیم قدر و تفخیم امر هیچ دقیقه نامرعی نگذاشت و بورود مکتوب سر افتخار بر فلک افراشت[3]، و از کلماتی که بر زبان فصیح امیر ابان رجوع کرده بود و حکایاتی که به اداء عذب او حواله نموده استنشاق[4] روایح مصافات و موالات بمشام صدق میرسید مضمون آنکه: بنده و خدمتگار آن حضرتم و بهرچه فرمایند فرمان بردار، توقع از اعطاف آنحضرت آنکه همین طریقه مرعی داشته در رفع حجاب مغایرت و فتح باب مودّت راه مراسلت و مکاتبت که سلوت مخلصان بآن تواند بود مفتوح و مسلوک فرمایند و بسخنان صاحب غرضان التفات ننمایند بیت

(۱۲۸۷) [ورق ۲۸۷] قول صاحب غرضان گوش مکن بهر خدا
یار ما باش که ما از دل و جان یار تو ییم

و بخدمات لایقه اشارت در بلیغ ندارند که در اتمام آن آثار دولتخواهی بظهور رسانند، و همچنین از اطراف ممالک که پیش ازین ایلچیان آمده بودند و

---

[1] زبده (۱۴۳ ب): و از اطراف و اکناف عساکر همایون روی بدان جانب آوردند امیرزاده اعظم امیر سیّد احمد و امیر توکل برلاس از بلخ و شبورغان متوجه اردوی همایون گشتند و از ولایت ختلان رفته [رقیه؟] خانیکه و محمدوم [مخدوم؟] و برادالدنیان (؟) کریم داد و سلطان محمود اولجائتو و لشکرهای آن نواحی باجمعهم ببساط بوس رسیدند؛ (در آ فیروزست بجای فیروزیست)

[2] ب: زبده: ادکو، [3] بعدش در زبده +: و بردست امیر بآن [ابان] مفاوضه منطوی بر معانی و الفاظی که طراز وسائل [رسائل] گذشته تواند بود و روی رزمه و رزالج (؟) ماضی تواند شد فرستاد،

[4] ک: استنشاق،

چمن از دلکشی چون عارض دوست سراپیش از خوشی چون چهرهٔ یار[1]
یکی را سعد گردون کرده معمور یکی را بخت میمون بوده معمار

چهار طاق ایوان مقرنس آن را بطاق مقوس کیوان رسانیده و کنگرهٔ قصر رفیعش از نطاق مشتری گذرانیده، ایزار دیوار از احجار پشم مفروش و تماثیل منبت بر آن مثبت و منقوش، هر کس فسحت آن دید یا بآن نزهت سرا رسید روح روح پرور فردوس اعلا شنید بیت

گلابست گوی بجویش روان همی شاد گردد ببویش روان

نقاشان چابک دست در هر خانهٔ کارنامه پرداخته و بر هر غرفهٔ منظرهٔ چون نگارخانهٔ چین ساخته، عمارتی چنین عالی و اساسی چون کیاس گردون متعالی بیمن دولت و علو همت آنحضرت باندک مدتی تمام شد ع

در غایت لطف و خرمی گشت تمام

ذکر نهضت همایون بصوب ییلاق باد غیس و آمدن ایلچیان از ممالک

موکب نصرت شعار اوایل بهار میل ییلاق فرمود و اواخر ذی قعده بجانب

---

[1] بعدش در زبده + :

یکی از وی حرم نازل بمقدار یکی از وی ارم باطل نیز هست (نیز هست)
روان آب حیات این را در انهار وزان باد بهشت از وی بأطراف
ز چوب طوبی این را ساخته در ز طین خشت [ ] آزاکرده دیوار

[2] زبده: رسیده، [3] ک: نه طاق، اک: لطاف، آ مثل متن، ز زبده: کنگرهٔ قصر رفیعش رطاق مشتری بیوسته،
[4] بعدش در زبده +: و عرصهٔ حوالی، [5] زبده: نمایند [تماثیل] صور و طلسمات منبت، [6] با:

گوشهٔ طاقِ نسیان انداخت مصراع وین بود از دولتِ سلطان اعظم شاهرخ وشرح بناء دارالسلطنهٔ هراة واحوالِ بلوکات وحالاتِ ولایات قلم دوزبان بشرح وبیان تقریر نموده وتحریر فرموده هرکرا میل مطالعهٔ آن باشد گو رسالهٔ که علیحده دران باب مسطور ست بنظرِ اشرف مشرف سازد ع

تا میلِ آن کرا بود وچون کند نظر

ذکرِ بناءِ باغ سفید و بنیادِ کوشک

حضرت خاقان سعید فرمود که برجانب شرقی شمالی هراة بموضعی که پیشتر بباغ سفید موسوم بود در فضائی چون عرصهٔ امید وسیع وبنائی چون ذروهٔ فلک رفیع مهندسان دانا وبنایان توانا روز جمعه بیست وچهارم ذی قعده بطالع سعد وساعتِ میمون عمارتی بنا نهادند، ودر باء باغ جنانی بر روی جهانیان کشادند، وبخوبترین صورتی طرح کشیدند، وچهرهٔ اول الفکر آخر العمل بچشم بصیرت دیدند، اساسی که تا بنیادِ جهان ونهادِ عالم است کس مثل آن نشان نداده، باغی که بشمیم نسیم آن نکهت مشک وعنبر بمشامِ جان فرستاده، وکوشکی که علوّ قدر از چرخ برین گذراند، واوج رفعت تا ذروهٔ مشتری رساند قطعه

۱ب آب، (زبده «عمارت» بجای «بنیاد») ۲ب ب اک (زبده: شمالی،

۳ عبارت زبده: حضرت سلطنت شعاری .... بطالع [طالع] سعد ..... اختیار کرده و برجانب شرقی شمالی شهر هراة بموضعی که .... موسوم بود چند موضع دیگر بران مضاف (مضاف) کرد انیده، بزرگان .... وبنایان ..... درفضائی ..... درروز جمعه .... بنیاد نهادند،

۴آب: بنا آن، ۵ با: چهارده‌م، زبده: وچهارم، ۶ آ زبده: بنیاد،

۷ک: جهان، تصحیح از روی آو نسخ دیگر ۸ک: اساسی، آ: اساس متین، ۹آ: مشرق، ۱۰ زبده: نظم،

ارزانی داشت، واکابر ایام ومفاخر انام حاضر شدند، واین علماء اعلام بدرس علوم اسلام چون فقه وتفسیر بتقریر دلپذیر اشتغال نمودند، ودر میدان بیان گوی سبقت بچوگان رویت از همگنان ربودند، ومنصب شیخی خانقاه معارف پناه بجناب شیخ الاسلام اعظم قدوة مشایخ العالم خواجه علاء الدین علی چشتی تفویض رفت، وشرح بزرگی مشایخ آن خاندان محتاج شرح وبیان نیست [ع] وَالْاَمْرُ اَوْضَحُ مِنْ نَارٍ عَلَی عَلَمٍ، وهمچنین درخانقاه سایر مباشران اعمال ومتصدیان اشغال ازامام ومؤذن وواعظ ودیگر کارکنان مقرر شدند، واوقاف شایسته برین دو بقعهٔ مبارکه بترسبیل اشتراک مقرر گشت، ودرین تاریخ یعنی سنه اربع وسبعین احوال این دو بقعه درغایت جمعیت ورفاهیت است ومنصب شیخی بخادم الفقرا حاوی این اوراق عبدالرزاق ابن اسحق مفوض است ع هر کسی پنج روزه نوبت اوست

القصه قبلة الاسلام هراة بمیمن تختگاه حضرت خاقان سعید مجمع اساطین سلاطین ومطلع خورشید بادشاهان روی زمین وکعبهٔ احرار وابرار وقبلهٔ اخیار واحبار (۲۸۶ب) ومسکن اقطاب واوتاد ومأمن زهاد وعباد گشت قطعه

از جماعت روز جمعه جامع مجموع او میکند با کعبه روز حج اکبر همسری
اهل فضل او همه کامل درانواع علوم بوده هر یک نادری درعهد خویش از نادری

وکار شهر هراة دران مرتبه رواج ورونق یافت که لطافت متنزهاتش دجلهٔ اشک بر رخسار بغداد روان ساخت، وطراوت ثمراتش [سمرا سمرقند را در

له آ: الأعظم، که برای زیادتی درین موضع رک به حبیب السیر ۳: ۳۰۳، ۱۴۳، که ک: ساز، که آ: معین، شه ک: اک
باد: اوقات، تصحیح ازروی نسخ دیگر، نه ک: که بر (بجای بر)، ط در فارسی گاهی بر تشدید یاد آرند، رک به فرهنگ آنندراج
شه ک: مساکن، تصحیح ازروی ۹ ک: با اک ـــ، ازروی آ و نسخ دیگر،

ریاضِ دین بزہابَ[1] تقوی وجوابِ فتوی ایشان شاداب وسرسبز* طُلّاب
مُجدّ واہلِ تحصیل مستعدّ رِجالٌ لاتُلْہِیہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ[2] بیت
چو صبح دوم جملہ پاک اندرون قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَہْجَعُوْنَ[3]
ونقش العلم لا یعطیک بعضہ حتی تعطیہ کُلَّکَ[4] بکلک[5] ہَلْ یَسْتَوِی
الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ بر صفحۂ صدقِ رغبت نگاشتہ، وازفواضلِ انعام
بادشاہِ اسلام ما یُحتاج واسبابِ معاش چون وظایفِ درس وتکرار مرتّب
داشتہ ہٰذَا ذِکْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ[6] واز[7] نخاریر* علماء امّہ
وصنادیدِ فضلاء ائمّہ کہ مشتری از آفتاب دانشِ ایشان فروغ سعادت اقتباس
نماید وعطارد از دقّتِ فطنتِ ایشان اسرارِ علوم التماس کند چہار دانشمند
متبحّر کہ عناصر کردار ہر یک مدارِ کارخانۂ دینِ متینِ سیّد المرسلین بودند برسمِ
تدریس در مدرسۂ کہ بہ تعیین نمودند: نخست جناب مولانا اعظم قدوۂ نحاریر الامم
مولانا جلال الدین یوسف او بہی، ودیگر جناب عالی مرجع الافاضل والاماثل مولانا
جلال الدین یوسف حلّاج[8] ودیگر[9] مولانا اعظم اکرم حاوی الکمالات مولانا نظام الدین عبد الرحیم
بارُ[10] احمد ودیگر[11] مولانا الامام افضل علماء الانام خواجہ اطرالدین لطف اللہ خواجہ عزیز اللہ مقرر شدند،
ودر[12] روز اجلاس حضرت خاقان سعید دران بقعۂ مبارک تشریف حضور

---

[1] با: بذہاب، اک: بزہادت و ۲ در نسخ دیگر بالعکس،
[2] قرآن مجید ۲۴ (النور): ۳۷، ۳ در روی آو نسخ دیگر با استثنای اک کہ کلمہ را مسخ کردہ است،
[3] آ: لذکر، ۴ قرآن مجید ۳۸ (ص)، ۲۹، ۵ اک: از انجا بر، ۶ در آ اول
ذکر مولانا نظام الدین آوردہ است، ۷ رک بہ حبیب السیر ۳: ۳۰۳، ۳۰۴،
۸ اک: حلاج، ۹ ب اک: دیگر، با: سوم، ۱۰ کذا در رک ب اک،
آ: مار، با: حبیب السیر: یار، ۱۱ آ با ب اک: چہارم، ۱۲ ہمہ نسخ: دو، حبیب السیر: در،

بازارها پنج و آخر برآورده طاقهای عالی بستند و جا جا از بهر روشنائی باز گذاشته و باقی را فراهم آورند، بازارها هریک در چشم جهان نگاری و در چمن روزگار بهاری روی نمود، وضع چهارسوی مربعی متساوی الاضلاع واقع بر مرکز دایرهٔ خیر البقاع، واز چهار دروازه چهار بازار بآن محل میرسد،

وضع مدرسه وخانقاه معارف پناه

برطرف شمال شهر تحت القلعه درجانب جنوب مدرسهٔ عالی وخانقاهی
(ورق ۲۸۶) متعالی پیوسته بهم، ودرمیان آن بقعه صحن سرائی بزرگ و (۲۸۶ل)
صُفّه وطاقی رفیع وبر دوطرف دومنار بلند قامت، بدیع استقامت، ارتفاع
یافت؛ واز شعشعهٔ طلا ولاجورد انوار بهجت آثار بر در ودیوار آن
بقعه تافت، هندسان دقیق اندیشه وبنایان چابک عمل، نازک پیشه، ۱۰
غایت صنعت وکمال دقت بظهور آوردند، وقواعد معاقد آنرا در اعلا معارج
متانت واقصی مدارج رصانت برآوردند، ودرین سال یعنی سنه ثلثمائة
عشر* این دوبقعهٔ بدیع منوال بشرف اتمام وحد کمال رسید، درعرصهٔ روی
زمین ازسرحد روم تا اقصای چین [درس وفتوی را] موضعی بنزاهت
وموقعی بطراوت آن دوبقعه نشان نمیدهند، نفایس کتب مشتمل براصول
وفروع ومحتوی برمعقول ومشروع درصناديق پرداخته ومُعَدّ ومهیا ساخته،
وافراد علماء اعلام بتدریس زمرهٔ انام وافادت خواص وعوام معیّن شده،

---

۱ آ: گذاشت، ۲ آ: طاق، ۳ آ: بنا آن، ب: بنا آن، با: مثل متن،
۴ آ: اعلی، ۵ آ: (مطلع ثلث بجای ثلثمائة) ۶ آ با ب: اک: اقصی،
۵ فقط در ک،

و لطافت و اعتدال مایهٔ بخش نسیم بهار، قصرهای زرنگارش بر کنار آبهای خوشگوار جنّت تجری من تحتها الانهار، نعت عمارات دلپذیرش ارم ذات العماد، وصف طرنجاتهاء بی نظیرش التی لم یخلق مثلها فی البلاد، مصر را از سوز فراق روی عزیزش جامه در نیل، و نیل را از غیرت زلال او سنگ در قندیل بیت

از آب روی رودهری بر جمال مصر نیل کشیده را نبود رونق و بها

آبش خاک را در چشم کوثر نشانده و چشمهٔ حیوان را در ظلمات حیرت نشانده، و بلدان خراسان که اشرف ممالک اقلیم رابع تواند بود دار السلطنت [سپهرات] در آن بلدان قریب بمرکز واقع است، چه طول هر اقلیم از مبداء که جزائر خالدات است صد و هشتاد درجه گرفته اند و عرض از خط استوا نود درجه، و ازین نود درجه شصت و شش معمور است باقی در طرفین از افراط گرما و سرما مقام نوع مردم نمی تواند بود، و طول هر اة نود و چهار درجه و کسری است و عرض آن سی و چهار درجه و کسری، پس ازین تقریر بوضوح پیوست که دار السلطنت هراة اقرب بلاد است نسبت بامرکز معمورهٔ عالم فالاقرب الی المرکز اولی بالاعتدال و یترتب علیه غایة الفضل و نهایة الکمال، حضرت خاقان سعید چون آن بلده را مستقر سریر سلطنت و مرکز دایرهٔ خلافت فرمود فرمود که بازارها که قدیم الایام تمام پوشیده بود و مردم بازار از گرد و غبار و تزاحم اقطار زحمت بسیار می یافتند آنها را شگافتند و بنیاد

لک: ازان، اک: تابب؛ از، ۵ ک: بهار، نسخ دیگر ش متن، ۵ از روی: تابب اک،
۵ آ: تبب اک: شست، با مثل متن، ۵ ک: انواع، تصحیح از روی آ، ۵ ۲۲ دقیقه
(فرهنگ انندراج ۳: ۷۷۱)، ۵ ۳۰ دقیقه (فرهنگ انندراج همان موضع) ازین روی ورنه ص ۱۵۲ س ۱
ک: باید خواند در طول دل در عرض (بجای ک در هر دو موضع)، ۵ آ: از، ۵ ک: نیز نگفت،

واقعه در آئینهٔ عدالت چنان روی نمود که غبار کدورت بحقیقت از جانب مودود بود*،
حضرت خاقان سعید گذشته را عفا الله عما سلف برخوانده و آینده را شامل عالی ارزانی
داشت که حکومت به پیرک مفوض باشد و مودود در پایهٔ سریر اعلی بملازمت قیام نماید*،

ذکر عمارت مدرسه و خانقاه حضرت خاقان سعید که درین سال باتمام پیوست

درین سال که موکب همایون فال از ولایت ماوراء النهر معاودت فرمود دار السلطنهٔ
هراة در غایت معموری و آبادانی بود، و مدرسه و خانقاهی که حضرت خاقان سعید
بنیاد فرموده بود باتمام پیوست، و حسن تمام آن بلده را از طراوت و لطافت
آن بقاع روی نمود، و درین مقام جوادِ خوش خرام قلم بدستیاری رقم چند قدم
در صفات دار السلطنهٔ هراة خواهد پیمود،

در صفت دار السلطنهٔ هراة

دار السلطنهٔ هراة بلده ایست دلکشا تر از بوستان ارم و خطهٔ جانفزا تر
از گلستان های عالم، سوادی چون گیسوی ماه رویان دلاویز و معمورهٔ چون
چهرهٔ سیمبران طرب انگیز، خواص دم عیسی در انفاس نسیمش مضمر و حیات
آب خضر و نشاط بادهٔ جان پرور در صفات هوایش مخمر، هوای جانفزایش

له ک: عفی، سه زیده برین +: وفیما بعد بر امثال این حرکات اقدام نماید سه زیده بعدش +:
هم، سه زیده: بملازمت رکاب فلک فرسای مشغول گشت، سه مضمون این عبارت را تا آخر س ۵ ص ۱۹۰،
در زیده ندارد، ته ک: جوادش، آ شمل متن،

میرسانیدند، درگاه جهان پناه سجده گاه ملوک جهان و بوسه جای صنادید ایران و توران گشت، بیت

زبسکه بر در او سجده میبرند ملوک مجال نیست قدم را ز از دحام جباه

حضرت خاقان سعید ایلچیان را بکرامت تشریف و عنایت انعام مشرف ساخت و همه را عنایت بیغایت* نموده اجازت فرمود،

ذکر آمدن مودود گرمسیری و بیرک بدرگاه عالم پناه*

امرای گرمسیر و قندهار که ایلچیان بدرگاه عالم پناه فرستاده بودند در اثنای عرضه داشت باز نمودند که* پیر محمد پسر امیر قتلو* برادر امیر تومان قندهاری که به پیرک مشهور است بر مودود خروج کرده* او را از ولایت بیرون تاخت* و مودود و پیرک
(۲۸۵ب) متعاقب رسیده | خاک درگاه عالم پناه را سرمه دیدهٔ امید ساختند و مودود و پیرک
که ضدان لا یجتمعان* بودند با ریک در خانه ملازمت مینمودند بیت

چنان بساخت جهان با هوای دولت او که از طبیعت اضداد رفت ناسازی

امرای بزرگ در دیوان اعلا معاملهٔ ایشان را پرسیدند و بخور قضیه رسیدند، صورت

له ز: غایت عنایت؛ با: غایت رعایت؛ سه ز بده (۱۴۰ب): ذکر مناز عت مودود گرمسیری و بیرک و آمدن ایشان پیش بندگ حضرت؛ سه ز بده: امرای صده جات که از ولایت گرمسیر و قندهار آمده بودند در پایه سریر اعلی عرضه داشتند که (کلمات "درگاه عالمپناه" را فقط در ک (دارد)، سه کذا ایضا در اک و ز بده، آ: قلو، ب: قلو، با: قلو، شه در ز بده افتاده است که اکثر مردم آن ولایت با بیرک اتفاق نموده اند، ته کذا ایضاً در ز بده شه در نسخ مطلع س: از ردی ز بده نوشته شد؛ شه ز بده (۱۴۱ الف): بعد از تفحص و تحقیق معاملهٔ ایشان چنان معلوم شد که در اول کتاب از طرف مودود بود و بیرک بران حرکت از (کذا) بعون عنایت بندگان حضرت سلطنت شعاری .... اقدام نمود آن ذلیل باستظهار رمعت و عاطفت نواب کامیاب کرد و [با: آب]: "از جانب مودود خواسته" بود بجای "از جانب مودود بود")

ذکر آمدن ایلچیان اطراف چون موکب همایون در مستقر دولت آرام گرفت

چون دار السلطنهٔ هراة از سعادت نزول موکب همایون رونق وصفا یافت و انوار عدالت آثار بر اطراف آن بلدهٔ تاخت و جهانیان را بعنایات[1] بغایات* بهره مند گردانید و مراسم خیرات و مناظم حسنات باقصی الغایه رسانید لاجرم صنادید عالم روی امید بدرگاه معظم نهادند و خود را در ذرّه وار در تاب آفتاب دولت آنحضرت جلوه دادند، و رسل و رسایل باصنوف و صنایل و فنون وسایل بدرگاه سلاطین پناه فرستادند، امیر ایدکو بهادر از ولایت اورنبک و دشت قپچاق، و امیر شیخ ابراهیم از ولایت دربند و شروانات، و امیر سیّد عزّ الدین از هزار جریب* و پسر امیر سیّد علی کیا از بلدهٔ ساری، و امیر حسن کیا از قلعهٔ فیروزکوه، و از ولایت گرمسیر و قندهار، چند روز متعاقب ازین ولایات ایلچیان میرسیدند و پیشکشها مناسب گذرانیده سخن حکام خود را بوسیلهٔ امراء عظام بعرض

(بقیه حاشیهٔ صفحه ۱۸۲) بودند در زمرهٔ عبید و سلک موالی معدود و منتظم شدند؛ ۵ زبده: در روز پنجشنبه بیست و پنجم ربیع الاول؛ ۵ آ: عالی، زبده مثل متن، ۹ زبده (مصحفا): بیلدوز، ۵ با: خرار، زبده: موضع حزار، ۱۱ زبده ــ،

حاشیه این صفحه: ۱ ــ آ و نسخ دیگر: بغایات عنایات، ۵ زبده: معاهد، ۳ از روی آک و با و ب؛ در زبده گوید که "ایلچی" امیر ایدکو و "نوکران" امیر شیخ ابراهیم و "خویشان" سیّد عزّ الدین و "پسر" امیر سید علی کیا و "نایب" امیر حسن کیا و "امراء صده جات" از قندهار و گرمسیر آمدند، ۵ آک ــ، ۵ آ: قفجاق، برای حدود این دشت رک بیلین پول ص ۲۲۴ ح، و شارمواى ص ۳۹، نیز رک برزمر ص ۲۵۸، ۵ با: هزار جریب، زبده: هزاره جریب و قدیم (تصحیف قریم)؛ رک برلیستر بنج ص ۳۰۷، ۵ دردماوند؛ رک بلیستر بنج ص ۳۴۱،

نامدار دریافته بسایر مزارات متبرکه قیام نمود، و از روحانیت اکابر آن دیار و بلاد استمداد فرمود، و اهالی سمرقند بار دیگر از چنگ نوایب و قبضهٔ حوادث خلاص یافته شرایط تهنیت بجای آوردند، و آنحضرت هریک را باندازهٔ رتبت بربساط قربت مجال دادند، و امیر شاهملک را با سپاهی نامدار بجانب اترار فرستاد* تا هر کرا از اتباع شیخ نورالدین در آن دیار بشید ستاصل گردانند، و چون همّات ممالک ماوراء النهر بتازگی نظامی گرفت و کارها بتازگی قوامی یافت حضرت خاقان سعید بفال میمون و طالع مسعود عزیمت مراجعت فرمود و بیستم ربیع الاول* از دارالسلطنهٔ سمرقند بصوب خراسان روان شد، و در حوالی کش بر رای اعلا عرضه داشتند که حمزهٔ سلدوز و جمعی فتنه انگیز بعد از انهزام شیخ نورالدین بجانب حصار شادمان فتنه هنوز دست از عناد و فساد کوتاه نگردانیده اند، آنحضرت امیر مضراب را بدفع فساد آن مفسدان فرستاد، و موکب ظفرشعار از خرّاد ایلغار کرده عنان جهانکشای بسمند غزال رفتار غزاله دیدار داد، و چون خورشید بر سبز خنگ فلک سوار گشته روان شد، و اوایل ربیع الآخر در دارالسلطنهٔ هراة نزول فرمود ع

اعلام تو بر عالمیان میمون باد

---

۱ تیمن و تبرک (بجای قیام) ۲ بب ونزبده: دست، ۳ در نزبده +: ابواب فوائد و عوائد بر شریف و دنی و فقیر و غنی گشاده آمد علی الخصوص جماعتی که در محافظت و نگاه داشت شهر بهی [سعیی] نموده بودند بزیادتی عنایة و تربیت مخصوص گشتند، ۴ زنبده: فوجی از حشم منصور در متابعت منصوره امیر شاهملک و امیر یادگارشاه و امیر موسی کاو سلطان بایزید امیر عثمان (کذا) بر تعاقب هر بیتیان جو ابرو باد روان و بفرمان شدند، ۵ آوردگیر نسخ: داند، ۶ در نزبده (ورق ۱۳۷ ا) گفته است که امراء و عساکری که بطرف اترار روان نواحی رفته بودند دران موضع خرابی بسیار کرده بودند و اتباع شیخ نورالدین دران دیار بکلی مستأصل گردانیده و متعلقان او را برانداخته و اکثری از جماعت که این فتنه برانگیخته (بقیه حاشیه بر صفحه ۱۸۳)

سلطه الله علیه سر خویش ظاهر گردانید، و دلاوران طرفین روی سوی میدان آورده آتش حرب بالا گرفت و نایرهٔ قتال اشتعال یافت، یک پسر امیر خدایداد از جانب مخالف جنگهاء مردانه کرد و میرزا احمد میرک پیش رفته او را گریزانید و بابیدو رسانید فرود آورد و قوچینان آثار شجاعت ظاهر کردند و آنحضرت که ع

همیشه باد منصور و مظفر

بخود آهنگ جنگ فرمود، و پردلان دلاوران قول و دلاوران قلب بیکبار در حرکت آمدند و نسیم فتح و ظفر بر علم دولت حضرت خاقان سعید و زید و شیخ نورالدین مغرور منهزم گردید و در یک ساعت چنان لشکر بی عدد پایمال بلا و پی سپر رنج و عنا شدند نظم

چاک دامن تیره دل افگنده سر کوتاه عمر چون گل و چون لاله و چون نرگس و چون یاسمن

[ورق ۲۸۵] بعضی را که سعادت ازل رهنمونی کرد روی عجز بر آستان بیچارگی (۲۸۵ب)
نهاده آیت فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ را عذرخواه جرم و گناه ساختند و جمعی را که مستحق سیاست بودند آنحضرت عنایت فرمود،

و روز شنبه نهم ربیع الاول صورت واقعه روی نمود و یازدهم ماه باز چتر همای فر سایهٔ دولت بر دارالسلطنهٔ سمرقند انداخت و از شعاع آفتاب اعلام و از تابش ماه خیام اطراف آن بلده را منور ساخت و زیارت والد بزرگوار یعنی صاحب قران

---

۱ زبده: الدداد روی و باید بر دست چپ شیخ نورالدین بودند و احمد میرک بر قبول دست راست شاهرخ سلطان
۲ زبده: امیراحمد، ۳ زبده: فرود آمد، ۴ زبده: توجیان، ۵ آب، ۶ آب، ۷ ک
از روی آب و نسخ دیگر ثبت شد و زبده هم موید آنست، ۸ در زبده گفته است که سپاه بجهد شیخ از آتش تیغ آبدار اندک بقا گشتند و پیل حمله جمله پایمال بلا و پی سپر رنج و عنا شدند، ۹ نسخ دیگر: بیت، ۱۰ از «و زیارت والد» تا «استمداد فرمود» را در زبده ندارد، ۱۱ با ب: و (بجای یعنی)

اموال گریختگان را گرفته شوکت او زیادت شد، واز غایت غرور با خود مخمر کرد که دربرابر لشکر منصور آید، و بزرگان[1] سمرقند* امیر شاهملک را بر واقعهٔ کرّت ثانی ملامت گونه میکردند، امیر از بزرگان متوهّم شده ایشان را از شهر همراه خود بیرون آورد، و میرزا احمد میرک* با پانصد سوار از ولایت خود بمدد امیر شاهملک رسیده باتّفاق عازم اردوی شدند، وسایر امراء وسپاهیان سمرقند بشرف بساطبوس مشرف گشتند، ومیرزا الغ بیگ قوچینان نواحی کش را جمع آورده موکب ظفرقرین پیوستند* وغلبه وکثرت تمام در سلک خدمت انتظام یافت[2]،

وامیر شیخ نورالدین نیز مستعد جنگ وجدال وحرب وقتال شده در[3] حوالی قرل رباط وآب یام میمنه ومیسره وقلب وجناح بسوار وپیاده برآراست* وشرایط سپاه آرائی و مراسم لشکرکشی بجای آورد*، وسپاه حضرت خاقان سعید بتایید ملک مجید آراسته بود، ودر وقتی که هر دو سپاه صف کشیده در برابر هم رسیدند امیر شیخ نورالدین درحق امیر مبشّر بدگمان شده او را بالقتل رسانید و[4] فرمودهٔ مَنْ أَعَانَ ظالماً

---

[1] زبدة: در شهر سمرقند بزرگان، [2] زبدة: امیر احمد، [3] صاحب زبدة می گوید: وامیر بایا تیمور خان در سمرقند تعیین کرد و باقی امرا و مردم سپاهی که در سمرقند بودند با جهم متوجه بساط بوس بندگی حضرت گشته ولشکرهای قوچیان (کذا) که در حوالی کش بودند مجموع با میرزاده .... الغبیک کورکان پیوستند و باتفاق متوجه اردوی همایون گشت، (در آحوالی بجای نواحی) [4] در زبدة +: وعساکر منصوره ..... در کنار آب قشقه جمع گشتند، [5] صاحب زبدة گفته است که شیخ نورالدین در حوالی قرل رباط و آب [یام] لشکرهای خود ساخته کردانیده "چون رایات همایون متوجه او گشت میمنه ومیسره خود تعبیه داد و قلب وجناحین بسوار و پیاده مرتب ومزین گردانیده الخ ... برای آب یام رک به یزدی ۱: ۱۷۰، [6] با: لوازم، زبدة (مثل متن)، [7] در زبدة (بر ورق ۱۳۱ و ۱۳۲) اعیان هر دو سپاه را که در چپ و راست وغیره بودند نام بنام شمرده است، [8] زبدة —،

فقد درهم دست آویز ساخت، وچون خبر گریختن سلطان بایزید در ترمذ بچنگیز[1] اغلان وعبدالکریم رسید ایشان نیز فرار[2] بر قرار اختیار کردند، وفرمان قضا جریان نفاذ یافت که عساکر منصوره بادپایان آتش گذار در آن دریای مُغرق که دجله و فرات نسبت بآن جویچه[3] باشد وگرد[4] وآرس در جنب آن چشمه نماید وسند وسیر مند در پهلوی آن جدول تقویم باشد رانند، وروز جمعه هفتم صفر موکب منصور از آب عبور فرمود، وامیر مضراب[5] نیز از گذر ترمذ گذشته بار دوی اعلا آمد، وآنحضرت میرزا الغ بیگ وامیر مضراب را بجانب کش فرستاده باهنگی روان شدیت

همیرفت باهوش ورای ودرنگ که سرعت پشیمانی آرد بچنگ[6]

امیر شیخ نورالدین چون از عبور سپاه ظفر پناه آگاه شد تجلدی نموده از حوالی سمرقند عازم کنار آب گشت، امیر شاهملک سوار وپیاده سمرقند جمع ساخته بافیلان وبزرگان بعزم رزم امیر شیخ نورالدین بیرون آمد[7]، واوعطفه عنان کرده بریشان[8] تاخت وصولت او سمرقندیان را پریشان ساخت[9]، واسلحه و

---

[1] آ: بجمکر، با: بجنگ، زبده: بجنکر، [2] ک: قرار، [3] ک: قرار، [4] ک: جویچه، آ: جوعه، زبده مثل متن، [5] در زبده گوید که امیر مضراب ولشکرها که در ترمذ بودند نیز از آب گذشته بار دوی همایون ملحق شدند، [6] آ: بعدش در زبده:

زتندی پشیمانی آیدت بار تو در بوستان تخم تندی مکار

[7] زبده: از گذشتن بند کیفیت از آب، [8] زبده: متوجه آنطرف گشت، چون بمنزل خور... بلاق رسید شاهملک لشکر سوار وپیاده سمرقند جمع کرده آمده از سمرقند بیرون آمد وییلاقی [؟] که در سمرقند بودند آراسته کرده آمده بیرون آورد وبزرگان سمرقند نیز با ایشان موافقت نمودند باستعدادی هرچه تمامتر بعزیمت آنکه از عقب شیخ نورالدین بروند وبروی زنند، [9] آ: برایشان، [10] بقول صاحب زبده هنوز لشکرها بایکدیگر نرسیده بودند که سمرقندیان بگریختند،

شاهملک بسمرقند آمد و رایت* ظفرنشان از طرف خراسان بآمویه رسید، شیخ نورالدین میرزا محمد جهانگیر را بجانب سمرقند برد و باتید آنکه شاید مردم آنجا او را پیش آیند و چنگیز اغلان و عبدالکریم امیر سیف الدین* را در ترمذ بر ابر امیر مضراب گذاشت، و سلطان بایزید را بکلف | فرستاد که مقابل میرزا الغ بیک (۲۸۴ب) رانگاه دارد، و خود بسمرقند رفته بر شهر دست نیافت، دو سه روز در باغ ولکشا دکان کل گذرانید،

و چون حضرت خاقان سعید بمنزل قاقو تور سید نوکر امیر شاهملک آمده سر دولت بوسه* تواچی را بارده دوی همایون رسانید، و آنحضرت با لشکر ها بحر جوش بکنار جیحون بکلف آمد که میرزا الغ بیک آنجا بود، و سلطان بایزید که از مخالفان در برابر کرّ و فری نمود چون خبر وصول رایات فرقدسای و اعلام سپهر آرای شنید رو* بگریز نهاده خیمها انداخت* و مضمون من بخی برأسه

(بقیه حاشیه صفحه ۱۷۷) تفصیل این را دارد، یعنی این که نورالدین میرزا محمد جهانگیر را "تطمیع کرده استدعا نمود که من این مملکت را از بهر تو گرفته ام و از برای تو شمشیر می زنم و امیر صاحب قران .... بتو وصیت کرده است امیرزاده اعظم بدان ملتفت نشد تا چندکرت کرر کردانید" و بعضی از نوکران قدیمی امیرزاده محمد سلطان .... مثل امیر مبشر و امیر جنید ایان (؟)، و حمزه سلدوز وغیره را فریبی چند داد که شما چرا این امیرزاده را نمی آورید من رستم (؟) سمرقند نخواهیم (کذا) بود بولایت خود باز میگردم شما اگر او را پیش من می آورید امیر و حاکم بسمرقند کرده و شما هر یک امیری معتبر شوید ایشان بدین قول فریفته شدند و امیرزاده محمد جهانگیر را بی اختیار [پیش] شیخ امیر نورالدین آوردند،

حاشیه این صفحه: - ۱ آ: رفت و رایات، ۲ آ: امیر شیخ، ۳ آ: عسکر، ب: جنگر، با: جیگر، زبده: جنگر، ۴ زبده: عبدالکریم بن امیر یوسف الدین، ۵ زبده: کوشک - برای حال این باغ رک بزیدی ۲: ۶۰ ببعد و بابرنامه بذیل واقعات ۹۰۳، و برای کان کل رک بزیدی (۱: ۱۱۲ و ۲: ۶۲۵)، ۶ آ: قاقو، دیگر نسخ و زبده مثل متن، ۷ آ: دوتیمور، با ب: دوتیمور، زبده مثل متن، ۸ بعدش در زبده +: که او را امیر شیخ نورالدین فرستاده بود که لشکرهای نواحی سمرقند را ضبط کند، ۹ در زبده گوید که کبود ارمغابی آب آمویه را بنا (کذا) ساخته دو سه ساعت توقف نمودند بعد ازان روی بمریز آورده خیمها بیندا ختند، (آ با: آوردند: بجای نهاده)،

گذاشته بود شما ایشان را گریزانیدید، ما شما را تا اجازت حاکم نباشد اختیار نخواهیم داد، و بزرگان بعد از عرض این سخنان التماس نموده بودند که هر چند زود تر این جمع فقرا را از دست ظالمان خلاص دهند، حضرت خاقان سعید قاصدی چون باد بسمرقند فرستاد* و از سرعت نهضت همایون بشارت داد،

و در منزل جیجکتو باشی بخشی* نوکر امیر شاهملک عرضه داشت آورد که میرزا الغ بیگ در کنار آب بموضع کلف پول نشسته و این بنده با امیر نوشیروان متوجه سمرقند گشت، و در موضع قلبله از جانب امیر مضراب خبر آمد که امیر شیخ نورالدین رسید،

و شرح آن چنانست که چون شیخ نورالدین ظفر یافت امیر رستم طغای بوقارا بضبط بخارا فرستاد، و چنگیز اغلان را بکش، و خود متوجه سمرقند شد، و چون آنجا اختیاری نیافت عم زادهٔ خود امیر شیخ حسن را فرمود که بکنار آب رفته حصار کرکین را محاصره کنند، و درین اثنا پسر امیر خدایداد حسینی بی اجازت امیر شیخ نورالدین بمنزل وولایت خود رفت* و وهنی تمام بحال اوراه یافت، و فادار راکه مقید داشت بقتل آورده بسرعت آمد، و میرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان راکه در ولایت حصار بود بهر حیله و تدبیر پیش خود آورد*، درین اثنا شنیدند که امیر

---

۱ زبده: نوکری سلطان نام که برسوم سفارت و آداب رسالت تجلی [تجلی؟] یافته بود مصاحبت [مصاحب] ایشان روانه کرده اند، ۲ کذا ایضا در زبده — برای جیجکتو (یا چاچکتو = طالقان) رک ریشتر بنج ص ۲۴۴ ج ۲؛ ۳ باب: بول، زبده: اسم این موضع را یاقوت و مستوفی کالف نوشته اند و ریشتر بنج کالف یا کلیف، ۴ باب: قلیله، زبده: قیله، ۵ زبده: بتردد آمده است (بجای رسید)، ۶ زبده: امیرزاده، ۷ ک: جنگیز، زبده: عکر، ۸ در زبده گوید که شیخ حسن عمزاده او بود، ۹ باب: مقرر فرمود، ۱۰ آ: کنند، در زبده: بعضی از عساکر خود با امیر حسن . . . . داده مقرر کرد اند که بکنار آب روند و حصار کرکین را محاصره کنند، ۱۱ آ: و بولایت خود رفت، زبده: متوجه کوشه شد، ۱۲ زبده: حصار شادمان، ۱۳ در زبده (بقیه حاشیه بر صفحه ۱۸۰)

وامیر محمد بیگ و امیر محمد خواجه نامزد ولایت قومس و مازندران شدند که از آن حدود بر
خبر باشند، و شاهزادهٔ جوان بخت معزّ الدین میرزا بایسنغر قایم مقام آنحضرت
در دار السلطنة هراة مقرّر شد[1] و موکب همایون بطالع سعد و فال میمون چهاردهم
محرّم بعزم یورش ماوراء النهر نهضت نمود،

و در منزل مَرْوُذ[2] از جانب سمرقند عرضه داشتی رسید که بزرگان سمرقند مقدّم هم خواجه
کمال الدین* عبد الاوّل و خواجه عصام الدین و قاضی صلاح الدین و مولانا قطب الدین
و امیرک دانشمند و خواجه فضل[3] الله ابو اللیثی[4] فرستاده بودند[5] مضمون آنکه: روز دوشنبه
شانزدهم ذی حجّه خبر محاربهٔ امیر شیخ نور الدین و امیر شاهملک بسمرقند رسید، و همان
روز محمد الیغمر[6] بدروازه آمده سخن شیخ نور الدین رسانید[7]، سمرقندیان بتیر چرخ او را چنان
زدند که بر پلاس نهاده پس بردند، و روز جمعه امیر شیخ نور الدین* خود بدر[8] شیخ زاده
آمد که محافظت آن با اهتمام خواجه عصام الدین و اولاد شیخ زاده ساغرجی[9] بود و
سخن گفته، کسی جواب نداد، و بدر[10] که همین رفت که خواجه عبد الاوّل و قاضی
صلاح الدین آنچا بودند و سخن گفت، خواجه عبد الاوّل گفت، ما مردمان طالب علیم
ما را با حکومت کار نیست، حاکم ما میرزا شاه رخ است، فرزند خود را با[11] نایبی* این جا

---

۱. بعدش در زبده +: و امیر علیکا را نیز مقرر فرموده بودند که در هراة باشد، ۲. ک: مرود، زبده: مرو،
— مَرْوُذ تلفظ مرو الرود است جمیع اهل خراسان را، رک به یاقوت ۴: ۵۰۵، ۳. با وزبده —، ۴. زبده:
فضل بن ابو اللیث سمرقند، ۵. در زبده می گوید که عرضه داشتی از فلان و فلان آمد و نوکران امیر موسی کا
و امیر بابا تیمور نیز مصاحب رسید"، ۶. ک وزبده: البقرا، ۷. زبده: بدر دروازه شهر،
۸. زبده —، ۹. مذکور است در یزدی ۲: ۶۹۰، ۱۰. ک: ساغرچی، آ مثل متن، زبده:
صاغرجی، ۱۱. آ: کس، ۱۲. با: با قایی، اک: بامینی، (عبارت زبده: فرزند خود را [یعنی
گذاشته بود: باری (نایبی؟)] نیز نصب فرمودند)

هر دو لشکر صفها آراستند[1]، از طرف امیر شیخ نورالدین چند پشته بود و لشکر[2] او تمام
نمی نمود دست[3] چپ و راست او بهم پیوسته بیکبار جمله کردند[4] [ورق ۲۸۴] (۲۸۴ر)
و بر قول امیر شاهملک زده از جا برگرفتند، و امیر وفادار گرفتار شده شکستی
تمام بلشکر امیر شاهملک رسید، و شاهملک[5] بازگشته* بطرف قراتپه[6] بیرون
رفت و[7] بکوه الاقسراق* که میانه کش و سمرقندست پناه برد،

و چون مضمون این قضیه بسامع جلال رسید فرمان فرمود که امرای نامدار
چون[8] مهر و سپهر تیغ زن و سپهر[9] دار مثل امیر مضراب بهادر و امیر یادگار شاه ارلات و امیر وکیل
برلاس و امیر نوشیروان برلاس و امیر محمد صوفی ترخان و[10] امیر یوسف[11] خواجه و امیر
غیب شیر[12] متوجه ماوراء النهر شوند، و جمعی امراء چون امیر[13] حسن صوفی ترخان*

---

[1] در زبده + قریب یک فرسخ عرض لشکر ایشان بود، [2] زبده: صف لشکر،

[3] زبده: دست چپ و راست امیر شیخ نورالدین مبتدریج بقول او بپوست و لشکر مقابل
تصور آن کردند که یمین و یسار یاغی لشکر عزیمت گریز دارند که از جائی خود نابدید شدند و بعضی گفتند
مکر میخواهند که مکری کنند و کمین کرده و ایشان را در کشند و بسبب همین ها و کرد بسیار بر کیفیت این
وقوف نیافتند و بعد از آنک عساکر شیخ نورالدین تمام بقول او بپوست یکبار جمله کردند،

[4] در زبده گوید که شاه ملک از انجا متوجه شهر شد و در نزدیک شهر جمع آمدند و صلاح ندیدند که بشهر روند

[5] ک: قراتپه، آ: قرابته، [6] زبده: و میل بجانب کوه کرد و بالاقسراق، (با: الاقراق بجای
الاقسراق) [7] در زبده گفته است که "لشکری جرار چون مهر سپهر دار و یسان شهاب و سماک [سماک]
نیزه دار و شجر کذار با مرای عظام... مثل" فلان و فلان ..... "متوجه آن طرف گردانید"، [8] آک با:
سردار، ب: سپر، [9] ک: صوافی، [10] از "و امیر یوسف خواجه" تا "امیر حسن صوفی ترخان" را
فقط در آ ندارد، [11] بعدش در زبده +: ابن شیخ علی بهادر، [12] بعدش در زبده +: و دیگر
امرای تشونات، [13] زبده: امیر اعظم امیر حسین صوفی ترخان و امیر الیاس خواجه"،

وقایع سنه ثلاث عشر [۸] وثمانمائه

ذکر نهضت بادشاه برزجیس قدر بهرام قهر بولایت ماوراء النهر*

حضرت خاقان سعید عزم یورش ماوراء النهر جزم فرمود وسبب این عزیمت آن بود که در اواخر ذی الحجه خبر آمد که امیر شیخ نورالدین گرد فتنه بر انگیخته وخاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته با جمعی بی باک بجوالی سمرقند آمد، وامیر شاهملک از سمرقند بیرون آمده او نزدیک قزل رباط بهم رسیدند ویک شب از طرفین پاس داشتند بیت

سفیده چو برزد ز کهسار سر پدید آمد از دور رخشان سپر

(بقیه حاشیه صفحه ۱۷۳) ۱ زبده: از تبریز متوجه الاطاق شده ودر راه شکار کنان بحدود اولنک رسید او، باو بک بجای باونیک، یا قوت این کلمه را آونیک ضبط کرده است، اما لیسترنج ص۱۱ آونیک دارد ۲ زبده جسین، ۳ ک: از روی آبشت شده وزبده نیز موئید آن است، ۴ آ: ارض بیک، زبده: ارغن یک، تصحیح قیاسی است، برص ۱۴۱ شهر ارغن مذکور است، شاید که ارخن وارغن یکیست وصواب آنست که در زبده است، ۵ ق: یکی، ب: بینک، با: بسک، اک زبده: نک، ۶ آ ب: (بهر موضع) از رنجان، ۷ زبده: اوائل شهور، ۸ بجای ثلاث عشر وثمانمائه زبده: از بغداد عازم،

حاشیه این صفحه:- * نسخ مطلع وزبده: ثلاث عشر ۱ آ: بماوراء النهر، ۲ بعدش در زبده: سنه اثنی عشر (کذا) وثمانمائه ۳ زبده: یا نفی کشته است ولشکر بسیار فراهم آورده از با ساقیان [یاساقیان] واحشاء [احشام] آن نواحی باغلبه هر چه تمامتر، ۴ از روی با ب اک، ۵ زبده: جناجر بین العسکرین قریب یک فرسنگ زیاده بود، بهم رسیدن ایشان بقول صاحب زبده "روز یکشنبه پانزدهم ذی الحجه سنه اثنی عشر (کذا) وثمانمایه" بود)، ۶ آ وزبده: سپیده، ۷ بعدش در زبده:

بیندا خت این چادر لاجورد بیاراست گیتی بدیبای زرد،

تبریز آمد و دهم ماه شعبان سلطان احمد کس فرستاده التماس نمود که چلکاء همدان راهجت ییلاق بایشان گذراند، امیر یوسف التفات ننموده فرستاده را اجازت[1] داد* و بیست* و هفتم شعبان ملک عزالدین شیرز[2] (کذا) با پیشکشهای لایق آمده امیر یوسف را از فرستادن لشکر بجانب شروان منع کرد و کسان[3] بشروان روان کرده* امیر شیخ ابراهیم را بر صلح دلالت کرد، و او بنا بر صلاح مسلمانان سکت بسته صلحی برهم بست، و امیر یوسف[4] آن زمستان در تبریز گذرانید و خشک سال بود، فصل بهار عاشر ذی قعده خبر آمد که کیامرد طالقانی و مزید[5] بکنه نواحی قزوین را غارت کردند، امیر بسطام در حدود قزوین بایشان رسید* و آتش حرب برافروخته بسطام غالب شد، و امیر یوسف از الاطاق[6] باونیک آمد*، و آنجا جمعی از شیخ حسن[7] حاکم آرزنجان (کذا) شکایت کردند، امیر یوسف چهل و پنج روز محاصره کرده مردم[8] آرزنجان بتنگ آمدند و تضرع و زاری نمودند، امیر یوسف مرحمت فرمود و شیخ حسن پیشکشهای مناسب فرستاده خود نیز بخدمت آمد، و امیر یوسف او را تربیت و عنایت فرمود و در ولایت ارض[9] یک* قلعه نیک[10] داد و آرزنجان[11] را بناصرالدین پیر عمر که وزیر او بود تفویض فرمود و این احوال در شهور[12] سنه ثلث[13] عشر* و ثمانمایه واقع شد، و درین ولا خبر آمد که سلطان احمد عازم[14] تبریز است*،

---

[1] آب: اجازت فرمود، زبده: اجازت مراجعت داد، [2] زبده ـ، [3] آ: شیر (کذا ایضاً در مطلع ص ۴۳۳)، زبده ـ، [4] زبده: مولانا عبدالرحمن جندی (؟) و امیر حاجی مسافر را با ذکر خود بطرف شروان فرستاد، ش آ ـ، [5] با (بهر موضع): قرایوسف، ش ک: مزید، با آک زبده: مزید، ش آ: بکنه، با: بکیه، زبده مثل متن،

[6] در زبده گوید که اخی فرخ (فرج؟) پسر امیر بسطام خبر شنیده (به؟) بدر فرستاد، امیر بسطام در ۲۶ سوال آگاه شده متوجه آن طرف شده است و در روز جمعه ذی القعده در حدود قزوین بیکدیگر رسیدند، (بقیه حاشیه در صفحه ۱۷۴)

وازون[1] شمس الدین عربیت صحراء مُوش[2] کرد، وملک[3] صالح والی ماردین[4] خبر فرستاد که امیر قراعثمان[5] قصد ماردین کرده، اگر بفریاد نرسند اختیار از دست خواهد رفت؛ امیر یوسف[6] از راه بیابانی که از انجا برآق باو نمیتوانست گذشت وفلک را از دیدن آن سر حیرت میگشت بجدود آمد[7] و امیر قراعثمان لشکر بصحرا[8] کشیده هر دو سپاه بهم رسیدند ومیان ایشان محاربهٔ عظیم رفت؛ صحرای مُوش وحوش وطیور را بساطی شد پُر فایده وسماطی پُر مایده؛ عاقبت[9] قرایوسف غالب آمد وقلعهٔ ماردین را تصرّف نموده داروغه[10] نشاند، ولشکر[11] اجازت داده آن تابستان در ییلاق الاطاق گذرانید[12] وفصل خزان بدولتخانهٔ تبریز آمد[13]، ولشکر بجانب ولایت شکی[14] فرستاد، والی آنجا امیر سیدی احمد[15] با لشکر در برابر آمد[16] ومردم قرایوسف یراق جنگ ندیده بعضی مواضع شروان را غارت ندوده

---

[1] آ: اوزن، با: اوزون، زبده مش متن، [2] رک به لیسترنج ص ۱۱۶، [3] آ: امیر، زبده مش متن، برای ملک صالح بن داود ارتقی رک به زمباور ص ۲۷۹، [4] زبده: میردین، [5] در زبده بعدش +: با فوجی ترکمان خونخوار ودلیران روزکار، ـ برای قراعثمان بایندری آق قویونلو رک به زمباور ص ۲۵۵، [6] در زبده گوید که امیر شمس الدین بدلیسی وامیر سهند وکیمرای آن دیار در رکاب امیر یوسف روانه گشتند، [7] آ: بیابانی، [8] زبده (بهر جا در ین سطور) امد نوشته است وگفته که قراعثمان قلعه امد را استحکامی هرچه تمامتر داده بود، نیز رک به ص ۲۴۱ ح، [9] با ب: بصحرا موش (زبده: در صحرای امد) فریقین بهم رسیدند، [10] ک زبده: بر [11] آ: امیر قرایوسف، زبده: امیر یوسف، [12] ناشش در زبده: امیر بهیر علی، [13] کذا در نسخ مطلع بدون 'را'، [14] در زبده گفته است که امیر یوسف "در ربیع الاول سنه اثنی عشر وثمانمائة از انجا (یعنی از ماردین) مراجعت نمود، [15] تا تبریز آمدنش بدولتخانهٔ تبریز در زبده: [...] از دهم جمادی الآخر سنه اثنی عشر وثمانمایه، [16] با: شکی، ب: مش متن، زبده: ـ شکی ولایتیست در ارمینیه بر رود کر قریب تفلیس (معجم البلدان ۴: ۳۱۱) [17] وراواسط رجب (زبده) [18] زبده: سید احمد پسر سید علی، [19] کنایه از آب کر آمد (زبده)، [20] ک: دیده، نسخ دیگر مش متن،

گشته* واز عزیمت سلطان آگاه شده معصوم برادر خود را در سلطانیه گذاشت
وباردوبیل[1] رفت، سلطان | در قروق[2] سلطانیه فرود آمد، وحکام اطراف (۲۸۳ب)
بتخصیص سید عبدالرزاق که تبتغلب حاکم قزوین شده بود پیش سلطان
آمده وتبشریفات بادشاهانه مخصوص شد، سلطان قاصد پیش معصوم فرستاده
وعدهای نیکو داد او التفات نکرد، سلطان گفت صبر کنیم تا خود پیش ما آید، درین
اثنا از بغداد خبر آمد که اویس نامی بفرزندی سلطان منسوب شده وجمعی مفسدان
خیال سلطنت در دماغ او نشانده اند، سلطان را مجال توقف نماند، بسرعتی[3]
تمام بجوالی بغداد آمد وعقد جمعیت آن جماعت از هم ریخته هرکس بجانبی گریختند*
ومانع بن شیث[4] که خمیرمایه آن فساد بود واویس مذکور گرفتار شدند،

ذکر احوال آذربایجان وامیر قرایوسف[5]

امیر قرایوسف موسم بهار با امیر شمس الدین محمد[6] دوانی[7] وامیر سیدی[8] احمد*

---

[1] آ: باردبیل، (در زبده هم اردبیل نوشته است)، [2] با: غرق، ببَ: قرون،
[3] با: قاصدی، زبده: کس، [4] آ: بسرعت، (در زبده گفته است که سلطان احمد متوجه
بغداد شد در روز هفتم سجدود بغداد رسید ۸ برای این اویس رگ به ص ۱۳۸، ۱۳۹ھ زبده: بعضی بدست افتادند وبعضی بگریختند،
[6] آ: شعیب، اَکَ: نسیب، زبده: بشعب، [7] زبده برین افزوده است
که چندتن دیگر هم" در قید اسیر[6] اسار؟] افتادند ولشکر در عقب هریمتیان رفتند وهر کدام
می یافتند بدیگران می رسانیدند وکرت دیگر احوال ان طرف برنهج استقامت باز آمد وباقی
آن سال سلطان احمد در بغداد بعیش وخرمی گذرانید، [8] ببَ: قرایوسف ترکمان؛
زبده: یوسف (بجای قرایوسف)؛ در زبده بعدش +: درین سال اثنی عشر، [9] با: محمود،
زبده مثل متن، [10] آ: دوالی، زبده: دوانیی، [11] زبده: سید احمد بن علاء الدین .... بعد

قوچین از جانب فارس رسید، و بلیاکات بادشاهانه بعرض رسانید، و اخبار آن دیار بازگفت و آنحضرت او را تربیت و عنایت فرموده خوش بازگردانید و سخنان خوب فرستاد*،

ذکر وقایع عراق عرب و عجم و احوال سلطان احمد

سلطان احمد سال گذشته که تسخیر ولایت خوزستان فرمود مقصود نیزه دار را در آن قلاع* تعیین نمود و عازم دار السلطنهٔ بغداد شد، و آخر زمستان او را در بغداد عارضهٔ پیدا شده بدلالت اطبا میل هوای ییلاق نموده تا زیارت شیخ المشایخ اویس قرنی قدس سرّه آمد، و مزاج او روی بصحت آورد و امراء او را بر عزیمت جانب سلطانیه دلالت کردند و نمودند که بسطام جاگیر باصفهان رفته و پیشرش بایزید کودکی در آنجا نشسته* بمجرد آوازهٔ شما قلعه باز میگذارد، و خرمشاه در گرمینی زیادت مبالغت کرد، سلطان بهمدان آمد و شنید که بسطام شکسته حال از اصفهان باز

---

۱ زبده: و پیش کشها که امیرزاده اسکندر فرستاده، ۲ بعدش در زبده +: و شرائط تهنیت و رسم خدمت بجای آورد، ۳ زبده —، ۴ ک اک — ازروی نسخ دیگر، — (عنوان در زبده این طور است: ذکر احوالی که درین سال عشصد و دوازده در بغداد و عراق و (کذا) عجم واقع شد بنسبت سلطان احمد) ۵ زبده: در شستر، ۶ بعدش در زبده +: و زمستان در بغداد گذرانید، ۷ در زبده گفته است که در ۲۲ محرم ۸۱۳ "با جمعی ملازمان و اناقان عزیمت ییلاق فرمود"، ۸ اک: زیادت، با: زمان، — برای مزار اویس قرنی رک به نزهة ص ۱۹۲ و ۱۹۳؛ بظاهر مزاری که در کردستان است مراد باشد، مشاهد اویس در دیگر مواضع هم هست رک به معجم البلدان ۵۹۶:۲؛ ۹ زبده: بسر خود بایزید با هزار مرد در انجا گذاشته، و او کودکی است، ۱۰ زبده: شنید که امیر بسطام از اصفهان مراجعت نموده شکسته و خراب حال جنانک با بازده نفر بسلطانیه رسیده — رک ص ۱۶۵،

لازم شناسد، و پیوسته طریق مکاتبات مسلوک داشته ابواب مراسلات مفتوح دارد و آرزوئی که باشد اعلام نماید تا در اتمام آن وظایف اهتمام مبذول افتد و نیاجات موصول گردد، انشاء الله تعالی،

ذکر فرستادن میرزا خلیل سلطان بجانب عراق و آذربایجان

میرزا خلیل سلطان ملازم حضرت خاقان از ماوراء النهر بهراة آمده بود و آنحضرت او را در محل نیک فرود آورده مواجب بواجب تعیین نمود و نوکران او را رعایت فرمود، و میرزا خلیل سلطان چند روز بعیش گذرانیده خدمت پیش گرفت، و روز و شب خود را نقش شاهد روان قصر دولت آنحضرت ساخته ملازمت پایه تخت سلطنت را قبلهٔ حاجات دانست، آنحضرت را مهر و محبت در حرکت آمده اسباب سلطنت او مهیا فرمود، و امراء نامدار مثل امیر حمزه قتوقو و بیک فولاد و خضر سپاهی و صدر حسن و خواجگی را با ده هزار سوار نامدار تعیین نمود که متوجه عراق عجم و آذربایجان شوند که تعلق بدیوان پدر مرحوم او امیر شاه داشته، و هر جا توانند مستخلص گردانند و هر کجا مصلحت دانند مقام کنند، و آنحضرت فرمود که رایات همایون متعاقب متوجه آن بلاد است، و میرزا خلیل هفتم ذی قعده عازم عراق گشت، و درین اثنا نوکر میرزا اسکندر سرقوجاق

۱ک: وضایف، با: ــ، ۲ب: ــ، ۳ زبده: امیرزاده،

۴ زبده: (در آ ب (قریباً بهر موضع): آذربیجان)، ۵ ک: بواجب، تصحیح از روی آ و زبده، ۶ کذا ایضاً در ب و زبده، ۷ ب: بولاد، زبده مثل متن، ۸ ک: سیاهی، آ: زبده: اسپاهی، ۹ زبده: ــ، ۱۰ فقط اک: دو، زبده مثل متن، ۱۱ آ و ب و زبده: ــ، ۱۲ عبارت زبده واضح تر است یعنی: امیر حمزه قتوقو... و غیرهم با مقدار ده هزار سوار در زمرهٔ او معدود و مکرر دانید[ه] مقرر فرموده که متوجه عراق الخ، ۱۳ زبده: پدر مرحوم مغفور و مبرور او، ۱۴ زبده: روز جمعه هفتم ذی القعده سنه اثنی (کذا) عشر (کذا) و ثمانمایه،

۱۵ آ: هرقوجاق، ب: سرقوجاق، با: قوجان، زبده: صور قوداق، نیز رک به ص ۲۰۶ س ۱۱

عرصهٔ ممالک از مزاحمت[1] اضداد مستصفی[2] و التماس نمود که از برادران[3] هر که صلاح دانند نامزد عراق گردانند تا ممد و معاون یکدیگر باشند، و حضرت خاقان سعید رقم اختیار بنام میرزا بایقرا[4] کشید و طبل و علم و عبید و خدم و سایر اسباب بادشاهی مرتب داشته
(۲۸۳ر) (ورق ۲۸۳) روان فرمود[5] و بمیرزا اسکندر نوشت که چون لطف یزدانی و فضل ربانی اسلاف ما را بحض عنایت نفاذ امر و جریان حکم کرامت فرمود و از اسلاف باخلاف رسید و خدای تعالی آن فرزند را مقالید امر و نهی مملکتی که بتخت‌گاه[6] سلیمان علیه السلام منسوبست ارزانی داشت شکر[7] آن بجا باید آورد تا موجب دوام دولت گردد، و بر موجب ملتمس او سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ میرزا بایقرا را متوجه آن صوب گردانیدیم، باید که طریقهٔ عاطفت مسلوک دارد تا عقد الفت انتظام گیرد و کار موافقت التیام پذیرد، بحمد الله که جناب فرزندی ازین وصایا مستغنی است امّا بنابر تذکار تکرار می نماید، منتظر از خصایص کرم و لطایف شیم فرزندی آنست که برادران وصلت[8] رحم را در ظلّ شفقت خویش دارد، چه رعایت اقارب را در ثبات دولت اثری[9] ست هر چه عظیم تر، اکنون صدق شفقت ما برا خوان خویش

---

[1] ک: مزاحت، زبده مثل متن، [2] ک: مستغنی، آ ب: مستصفی، زبده: مستصفی، تصحیح قیاسی ست، [3] زبده: برادران او، [4] در زبده بعدش +: که بسهامت (شهامت) و جلادت و بهادری موسوم بود، [5] زبده: مضمون این کلمات (بجای و)؛ صاحب مطلع حسب عادت خود مضمون را مختصر تر از زبده درج نموده، [6] برای وجه تسمیه مملکت فارس به ملک سلیمان و تخت‌گاه سلیمان رک به مجلهٔ تعلیم و تربیت طهران شماره ۱۱ و ۱۲ سال ۱۳۱۲ ص ۸۹، بعد، [7] در زبده می گوید که شکر بجای باید آورد تا بزید انعام مخصوص گردد و از جهت استدامت آن مواهب سنیه بر نهج عدل و طریق احسان سلوک باید کرد، [8] ک: مدّ، [9] آ ب: صله، زبده مثل متن، ← صلهٔ رحم را مصنف گوید یعنی خویش و اقارب آورده است، مثل اهل رحم، ملک: است،

رستم پیوست و باعث گشته و اجازت یافته بعراق آمد* چنانچه مذکور شد،
و امراء میرزا اسکندر که بمحاصرهٔ یزد رفته بودند یزدیان تنگ آمدند و امیر عبدالصمد را از حبس بیرون آورده* بجهت صلح پیش میرزا اسکندر فرستادند و طاهر را نیز گذاشتند و ابابکر که سردار یزدیان بود طاهر را قایم مقام خود ساخته نیم روز از قلعه بیرون آمد* طاهر فرصت غنیمت شمرده در قلعه که بطرف شهر بود در بست* و دروازهٔ بیرون را کشاده قاصدی همعنان باد پیش امراء فرستاد و امراء لگام ریزد قلعه تاختند و مهمات آن مضبوط ساختند و بسیار را از شر القتل آمدند* و میرزا اسکندر امیر یوسف جلیل را بحکومت یزد مقرر فرمود،
و چون ممالک فارس و بعضی از عراق عجم میرزا اسکندر را مسخر و مسلم شد عرضه داشتی بخدمت حضرت* خاقان سعید فرستاد و پیغام داد که بعد از واقعهٔ جانسوز برادر سعید شهید کار ها بر سنن استقامت بفر دولت قاهره منتظم است* و

(بقیه حاشیه صفحه ۱۶۶) صدیق و کیومرث را بر عقب ایشان بفرستاد چون بدان جماعت رسید نزدیک گردنداله،
(در آ جمعی از امرای بجای جمعی امرای)؛ ۲ آمدن میرزا رستم مذکور است برص ۱۶۶ س ۴، ۳ آ: امراء بجای لشکر،
۴ ب ـ، ۵ آ: آمدند، ۶ رک برص ۱۲۴ ح ۸، ۷ زبده: با معدودی اندک رویی بکرمان نهادند و
در انجا نیز راه نیافته خود را بخراسان انداختند و با میرزاده رستم ملحق (ملحق) شده و او را باعث کشته بران که
از بند کی حضرت اجازت توجه بجانب عراق طلبیده ـ عبارت متن درین موضع خالی از ایجاز مخل نیست،
حاشیهٔ این صفحه: ۱ زبده: عبدالصمد را گرفته بودند اطلاق کردند، ۲ آ و زبده: نیم روزی،
با مثل متن، ۳ زبده: بجهتی را بغی از خانه بیرون آمد، ۴ زبده: ببست، ۵ زبده: و بموجب
فرمان امیرزاده اسکندر اکثر آن جماعت بقتل رسانیدند، ۶ آ: جلیل، با و زبده: خلیل، ۷ آ: بحضرت،
۸ زبده: بعد از ذکر واقعه دل کداز جهان سوز و نابینه تن کاه جگر دوز برادر [ر سعید شهید خود . . . . . صورت
واقعات اینجایی بعرض رسانید که بفر دولت قاهره . . . بعد از چنین واقعه شکر باری تعالی و جسامت [واجب
است] که کار ها بر سپاس (سنن ؟) استقامت و وقف (؟) اثار و اختیار منتظم گشت، ۹ یعنی میرزا پیر محمد،

رفت* وقاضی نظام[1] الدین* احمد صاعدی طوق تعصّب درگردن انداخته باتّفاق[2] عایای چهاردانگه ودودانگه ازکوتاه اندیشی اهل دراز پیش گرفت* وهرچند میرزا اسکندر ایلچی فرستاده فائده نداد و مسموع نیفتاد[3]، وبدان واسطه آن بهار وتابستان نا نصف[4] خزان در بیرون اصفهان خرابی تمام واقع شد* درین ولا میرزا رستم[5] ازحضرت خاقان سعید اجازت یافته نزدیک اصفهان رسید، قاضی احمد صاعدی که[6] از متهوّران جهان بر سر آمده بود* با دیگر سرداران استقبال نمود، و میرزا اسکندر خبر[7] یافته امیر عبدالصمد را که از حبس یزد خلاص شده بجانب ورزنه آمده بود روان فرموده* و امیرخان سعید برلاس را بتاخت[8] جُرباذقان تعیین نمود* وموکب اسکندری عازم دارالملک شیراز شد،

وجمعی[9] امرای میرزا پیر محمد که از اصفهان متوجّه یزد بودند وامرای میرزا اسکندر صدیق وکیومرث وبیان ذکر ظفر متعاقب ایشان عزیمت نمودند بیکدیگر رسیده جنگ کردند* وشکر[10] میرزا اسکندر غالب آمد[11]، امیر جلبانشاه[12] برلاس بصدیق وکیومرث پیوست، وامیر شیخ محمد جوان وامیرخان[13] سعید برلاس ازراه[14] کرمان بخراسان رفته بمیرزا

---

[1] زبده ـ، [2] زبده: سرداران اصفهان را بعضی بوعده ووعید و رباعای (رعایای) چهاردانگه ودودانگه ازکوتاه اندیشی اهل دراز درپیش نهادند، [3] بعدش درزبده +: واخرکاربدان انجامید که غلات بیرون شهر سوخته شد وخانمان اهالی ولایت برداخته گشت، [4] زبده: منتصف خریف بمکاوحت ومباغثت گذرانیدند، [5] زبده بعدش + بن امیر عمرشیخ بهادر، [6] زبده ـ، [7] زبده: عبدالصمد را بورزنه فرستاد، [8] آ: ورزنه (بجای ورزنه) اک: ورزن؛ برای این مقام رک به نزهه ص (۵۱) [9] زبده: نامزد میرزادگان (جرباذقان) کرد (مکررا)؛ برای جرباذقان یا گل پایگان رک به لیسترنج ص ۲۱۰،

[10] زبده: اما قضیه یزد بیشتر تقریر کرده شد که امرای اصفهان متوجه یزد شدند وامیرزاده اسکندر (بقیه حاشیه ص ۱۶۷)

میرزا اسکندر آمد وصورت | حال بعرض رسانید، میرزا اسکندر امیر صدیق و امیر کیومرث (۲۸۲ب)
وبیان را در عقب امرا که جنگ ناکرده بطرف یزد رفته بودند فرستاد و خود متوجه
سلطان معتصم گشت، و در حوالی آتشگاه هر دو لشکر بهم رسیدند و جنگ در پیوست،
و اصول و اعیان فارس بجانب سلطان معتصم رفته و دشمن دلیر گشته نزدیک قول
میرزا اسکندر راندند* آما لشکر اسکندری به نیروی بازوی حیدری دو دو از دو دمان
مظفری برآوردند و سپاه سلطان معتصم پشت داده روی بگریز نهاد، اکثر سرداران
آذربایجان و عراق دستگیر شدند و پای بند تقدیر گشتند*، و سلطان معتصم بدر
اصفهان رسیده خواست که اسپ از جوی جهاند و شاهزاده مردی گران بود خود را گاه نتوانست
داشت بقفا افتاده*، دلاوری از عقبش رسیده سر او را از بدن جدا کرده و آتش فتنه
او فرو نشست، و ملک فخرالدین نظنزی نیز کشته شد و امیر بسطام جاگیر بجانب ری

---

۱ در زبده گفته است که میرزا اسکندر حال اختلال امرای اصفهان و نزدیک شدن معتصم و جماعت لشکر اذربایجان از تقریر فاضل و جماعت خبرگیران معلوم فرمود، ۲ بعدش در زبده + : [با] توان و قشونات که تعلق بدلیشان داشت، ۳ ب : بنفس خود، با : بنفس نفیس، زبده : بنفس خود با همه لشکر، ۴ بعدش در زبده افزوده است که میرزا اسکندر فاضل را بنوازش بادشاهانه سرفراز گردانید و از منزل فوشه [قومشه ؟] بعضی امرا را (که نام ایشان شمرده است) بطریق منقلا روانهٔ اصفهان کرد، ۵ برای این مقام رک به نزهه ص ۵۰، ۶ بعدش صاحب زبده گوید که "امرای که باصفهان رفته بودند بعد از دخول در شهر و تصرف دروازه قاضی احمد صاعدی بفوفاء عامهٔ شهر از جادر (؟) اگر (چادر انگر) ایشان را خراج کرد و امرا با رد و معاودت کردند و روز دیگر که اغرق ملحق شد تجدید صفوف برارا سته مقابل همدیگر بایستادند؛ (بعدش می گوید که سلطان شاه که در میمنه بود بر دشمن غلبه کرد و مقابل خود را از جای برانده و امرای ساقه و قول دشمنان را منهزم کردند) ۷ زبده، ۸ آ : آذربیجان، ۹ آ : عراقیان، ۱۰ زبده : و ایشان را دربی کرده تا بحوالی اصفهان برفتند، ۱۱ آ : مرد، ۱۲ آ : برقفا افتاد، ۱۳ ک : نظری، با : مظفری، زبده : نطری، ۱۴ زبده —،

ذکر سلطان معتصم

وپیش ازین سلطان معتصم بن زین العابدین بن شاه شجاع که امیدگاه دودمان اوبیسیه وپشت وپناه خاندان مظفریه بود کشته شد احوال چنان بود که چون پدرش را بسمرقند بردند او بجانب شام افتاد وبعد ازو واقعه حضرت صاحبقران عازم عراق وآذربایجان شد وامیر قرا یوسف اورا نیک دید وروزی چند در تبریز بپیش گذرانید بعد ازان باتفاق امیر بسطام جاگیر ومهمونی قاضی احمد صاعدی عزم اصفهان کردو میرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد وامیر سعید برلاس وامیر جلبانشاه که در اصفهان بودند باستقبال رفته وجنگ ناکرده متوجه یزد شدند وامیر شاه نوکر جلبانشاه درکاشان بود باتفاق صاحب اعظم خواجه غیاث الدین سیدی احمد ضبط شهر کرده وخود را ازکاشانیان وکاشانیان را از لشکر سلطان معتصم نگاه داشتند وشرط حزم بجای آوردند وامیر فاضل از میرزا عمر شیخ که عازم یزد بود جدا شده در کوشک زر پیش

---

۱ یعدش در آ: سلطان، زبده مثل متن — ۲ معتصم وختر شیخ اویس بن حسن الیلکانی (۷۵۷-۷۷۶) بود، ۳ در نسخ مطبع — زبده: کشته برد... [یک کلمه محو شده] احوال چنان بود که، ۴ زبده: متوجه عراق کشته جندگاه درکرد وسنان کردانید واز انجا تبریز بپیش امیر یوسف رفت، (در آ آذر بجان بجای آذربایجان)، — رک بص ۱۱۳ بذیل فتح قلعه شکسته،

۵ یعدش در زبده +: اکابر تبریز مجموع پیش او تردد کی کردند ازان جهت که نبیره سلطان اویس بود،

۶ زبده: نظام، ۷ در زبده بعدش +: وامرای ترکمان واذربایجان وعراق،

۸ زبده: وفاضل وامیر (بجای وامیر)، ۹ آ آ: جلبانشاه، ب (بهر موضع): جلپانشاه، زبده مثل متن، ۱۰ زبده: وبهم نارسیده بازگشتند وقلعه وشهر اصفهان بازگذاشته خانه خیر (کذا) متوجه یزد شدند وفاضل در ولایت برآن باتفاق جماعتی از امراء از (زایشان جدا گشته رویی بجانب امیرزاده اسکندر آورد؛ رک بص ۱۱)، ۱۱ در زبده ذکر امیرشاه وکاشان (ص ۸ س ۱۰) راندارد، ۱۲ رک به ص ۱۶۵ ح ۱۸،

بریده با خنجر بر سم نشانی پیش میرزا اسکندر فرستاد[1] و او را بمزار شیخ سعدی قدس سره آورده بعضی از ریش و بروت او تراشیدند و آرایش خاتونانه کرده برگاو[2] نشاندند و کلاه دولت بر سر نهاده پیش میرزا اسکندر آوردند، میرزا اسکندر از و پرسید که چرا قصد قتل برادرم کردی؟ گفت اگر من قصد او کردم ترا خود بدنیا مد، میرزا اسکندر کارد کشیده بدست خود چشم راست او را از حدقه بیرون آورد و فرمود که او را بزخم چماق هلاک[3] کردند و سر او را باصفهان فرستاده تنش[4] شوم او را بعد از دو[5] سه روز که آویخته بودند سوختند، و مجموع امرا پیش میرزا اسکندر جمع آمدند، و داروغه[6] بیزد با آنکه نوکر قدیمی[7] خاندان عمر شیخ بود مخالفت نموده امیر عبدالصمد وطاهر را گرفت و بیک[8] ملک آغا را که مخدومه او بود غارت کرده از شهر بیرون راند، و میرزا اسکندر خبر یافته امیر عبدالله و عبدالکریم و خواجه[9] محمود خوارزمی را بحاصره یزد فرستاد و خود[10] عازم اصفهان شد، و در صحرای کوشک[11] زرقور[12] تای فرمود،

---

[1] بجای س اتاس ؛ (و او را بمزار . . . . سوختند) در زبده فقط این جمله را دارد : باعقوبتی تمام او را هلاک کردند، [2] با ـــ ؛ مزار سعدی در شرقی شیراز است ؛ رک بشیراز نامه ص ۷۸، [3] بعد در با + : را
[4] ب : خاتونان، [5] ک : کاد، [6] با : نشانیدند، [7] ب : دادام،
[8] با : نرم، [9] با ب ـــ ؛ [10] از روی آ ب، [11] آ ب : بود،
[12] زبده : کوتوال شهر و قلعه یزد، [13] با آ : قدیم عمر شیخی، زبده : قدیمی خاندان عمر شیخ،
[14] زبده بعدش + : که بدانجا رفته بودند، (رک ب ص ۱۶۱ س ح ۱۳) [15] ک : بیک ملک الخ ؛ آ : یک ملک الخ، زبده : و خاتون معظمه بیک ملک اقارا که دران واقعه سراسیمه کشته بود و غارت کرده و با اکثر پشتاران حرم بی حرمتی کرده مخدومه خود را، [16] زبده ـــ، [17] زبده بجایش : بنفس خود بعد از ضبط ممالک فارس و نواحی آن

---

[1] زبده : کوشک زرد ؛ نزهه (ص ۱۳۴) : کوشک زرد (نسخه دیگر کوشک فور) ؛ رک برای کوشک زرد (یا زر د) لیسترنج ص ۲۸۲
[2] آ : قور بیتای،

مُورِدستان بشهر درآمد و خواجه حسین آگاه شد سراسیمه وار از راه جعفرآباد عازم یورت گشت ، و امراء و لشکر میل میرزا اسکندر کردند ، و میرزا اسکندر شمشیر کشیده فرمود که دروازهٔ مورِدستان کشایند تا امراء و لشکریان درآیند ، و در آن شب دیجور عبور یوم النشور بر صراط ظاهر شد ، روز دیگر صباح آن نابکار نمک بحرام مخدوم کُش بجانب کرمان فرار نمود ، و میرزا اسکندر جمعی را که شرارِ شرارتشان زبانه کشیده بود سیاست فرمود ، و مملکت فارس بی مانع و مُنازِع بحکم استحقاق و حقّ وراثت بتحت تصرف و تسخیر درآمد بیت

در ثنا اسکندر ثانیش گر گویم رواست زانکه سدّ مملکت به از سکندر داشته

و امراء که میرزا پیر محمد الیشان را بطریق منغلای بکرمان فرستاده بود از این خبر متفرّق گشته عازم شیراز شدند ، امیر صدیق در راه حسین لعین را گرفته و یک گوش او

(بقیه حاشیه صفحه ۱۶۱) جهور امر که در لشکر بود بعد از دو روز دیگر بترتیبی مرجع تمامتر ، ط زبده — ل میران سعادت بظاهر بیرون دروازهٔ سعادت بوده باشد ، برای دروازهٔ سعادت رک به نزهه ص ۱۱۴ ، الیستر نیچ ص ۲۵۰ و شیراز نامه ص ک ،

ل محلهٔ بنام مورِدستان مذکور است در شیراز نامه ص ک و ک ، ط زبدهٔ (ص ۱۱۴ ل) : چون شب درآمد

بعضی از امرای میل بجانب امیرزاده اسکندر کردند و چنین استماع افتاد که اوّل کسی از اتباع امیرزاده سعید شهید که با لشکر امیرزاده اسکندر ملحق شد امیر جنید تواجی بود ، حسین شربت دار دید که او را کاری از پیش نمیرود و هر زمان نکبت و خذلان او زیادت میشود روز دیگر علی الصّباح با معدودی چند بطرف کرمان قرار را فراز نمود ، (در راه) گشادند بجای گشایند و در آمدند بجای درآیند

— برای جعفرآباد رک به شیراز نامه ص ل ، صحراء جعفرآباد بیرون دروازهٔ اصطخر (دروازهٔ اصفهان حالی) بود در شمال شرق شیراز (شیراز نامه ص ک) (حاشیهٔ این صفحه) ط با : مزاحم ، زبده شل متن ، ل ندید ، ط در اینجا (ای) این فصل صاحب زبده گفته بود که میرزا پیر محمد چون بداعیهٔ تسخیر کرمان چند منزل قطع کرد ، بعضی امرا لشکر بطریق منقلا روان کرده امیر صدیق و نوکل و امیر بیان و عبدالکریم و آن لشکر منقلا ماس (؟) ک .... بطریق قراول روان شد ل زبده : الیشان بعضی از موضع کرمان غارت کرده بودند که ناگاه آن خبر بدیشان رسید که بجانب شیراز معاودت نمودند و از یکدیگر متفرق شدند ،

سعادت از دروازهٔ[1] دولت درآمد و بخانهٔ امیر تیمور خواجه که قایم مقام میرزای سعید شهید بود رفته صورت واقعه باز گفت. امراء[2] که در شهر بودند آن حرکت از میرزا اسکندر گمان بردند[3]، و چون لشکریان رسیده شرح قضیه باز نمودند* اعیان و کلویان فارس با امیرزاده* اسکندر بیعت کرده او را بپادشاهی برداشتند[4]، و خواجه علاء الدین محمد[5] که کلانتر کلویان بود بضبط شهر و بارو[6] قیام نمود، و خواجه حسین[7] بعد از فراغ [از] واقعهٔ پادشاه سعید برادر[8] خود خواجه علی را فرمود که بوثاق* میرزا اسکندر رفته[9] او را نیز شربت شهادت چشاند[10] و [ع][11] او همعنان باد بشیراز رفته بود

و امیر[12] عبد الصمد* همان زمان بطرف یزد رفت، و باقی امراء مطیع حسین ناپاک[13] شدند (ورق ۲۸۲) و آن ملعون بعظمتی[14] هرچه تمامتر* بظاهر شیراز آمده و در میدان[15] سعادت چتر بالای سراو داشته* از چهار طرف شهر جنگ انداخت[16] و بدرب مورد دستان[17] آمده با کلو علاء الدین محمد سخن گفت و جوابهای محکم شنید، و میرزا اسکندر در درون دروازه آن سخنان را شنید، و آن روز تا شب از طرفین تیر انداز بهای مردانه و جنگهای بهادرانه کردند و[18] آخر روز یکی از امراء از دروازهٔ (۲۸۲ ل)

---

[1] این دروازه مذکور است در شیراز نامه ص[۱۱]، و لیسترنج ص[۲۵۰]، [2] زبده: تیمور خواجه و جماعت امرا، [3] با: نمی پرسند، زبده مثل متن، [4] زبده: ناگاه متعاقب این خبر امیر شیخ رسید و برد (کذا) مصدر وقته آن حال کواهی داد باور کردند، [5] آ: بامیر، [6] در زبده ذکری از این خواجه و کلویان نیست، بظاهر صاحب مطلع ماخذی دیگر را نیز پیش نظر داشت در این موضع، [7] با: بازار — برای باروی شیراز رک به نزهت ص ۱۱۴، لیسترنج ص ۲۵۰، و شیراز نامه ص ۱۱۲، [8] با: حسن، [9] از روی آ، [10] در زبده بجالیش: با جمعی بطرف وثاق [11] ک: رفت، تصحیح قیاسی ست، [12] ک ب: چشانید، آ (و مآل عبارت زبده) مثل متن، [13] ک آ: از روی نسخ دیگر ثبت شد، [14] زبده: امیر طامه [طاهر]

با امیر عبد الصمد [رک به ص ۱۶۳ س ۱] [15] فقط در ک، [16] زبده: شربت دارد بجای ناپاک) [17] زبده: بی باک (بقیه حاشیه در صفحه ۱۶۲)

سر یا علاً گشتند و حضرت خاقان سعید تا آب مرغاب[1] برفت، و بسبب گرمی هوا آنجا ییلاق کیتو باز آمد، و دران فضای دلکشای آداب عید اضحی بجای آورده عازم دار السلطنة هراة شد

بیت[2] بیمن عون الهی بدولت و اقبال رسید موکب عالی بمستقر جلال*

ذکر[3] وقایع ممالک فارس و عراق* و شهادت میرزا پیر محمد و جلوس میرزا اسکندر[4]

سابقاً بموقف عرض رسید که میرزا اسکندر بشیراز آمده میرزا پیر محمد او را دلجوئی نموده و عزم تسخیر ولایت کرمان فرمود، و مراحل پیموده بمنزل دوجاهه* (؟) رسید، خواجه حسین شربت دار کشته میرزا پیر محمد او را از طبیب زادگی بمرتبهٔ امارت رسانید و در ملک و مال صاحب اختیار مطلق گردانید* آن ناپاک باجمی بی باک بر غدری اتفاق کردند و شب در خرگاه آن بادشاه عادل سلیم القلب درآمده او را بدرجهٔ شهادت رسانید، و میرزا اسکندر آگاه شده با دو رفیق طریق شیراز پیش گرفت و بعد از دو شبانروز با قبال و

---

[1] در نسخ مطلع ـ، قیاساً افزوده شد، زبده: برفت و چون هوا کرم بود بجانب کیتو مراجعت نمود، [2] زبده: بمبارکی و سعادت بمقر عز و جلال نزول فرمودند، [3] زبده: ذکر قایعی که درین سال مشهد و دوازده در فارس و عراق واقع شد الخ، [4] بعدش با+: بعون مبین خلاق هفت رک بس ۱۳۶، [5] در زبده بعدش +: و امیرزاده اسکندر نسبت برادر طریقهٔ خدمت و ملازمت پیش گرفت، [6] با: دوجامه، ب: دوجامه، زبده: دوجامه، در نزهت س ۱۸۸ منزلی بنام خرمه در نسخهٔ جوینده مذکور است ۱۲ فرسخ از شیراز بجانب کرمان، شاید که آن مراد است، [7] زبده: دگری از نوکران و تربیت یافتگان امیرزاده سعید شهید مغفور و میرور بود و او را از مرتبه رکابداری بدرجه امارت و سرداری رسانده خیال سلطنتی در دماغ پیدا شده، [8] ک: و آن، [9] آ: زبده: عذری، [10] با: رسانیدند، زبده: و رسانند، [11] با زبده: راه [12] در زبده بعدش او لا مضمون س ۱۳۱ س ۵ تا ۹ را آورده پس زان مضمون ص ۱۶۰ س ۱۲ بعد راه [13] آب: بشبانروز، زبده مثل متن،

کوکلتاش و امیر موسیٰ، و از دیوانیان امیر علی شقّانی مقرر شدند، و کاری که فرضاً بادشاهِ باخیل و سپاهِ بیکسال نتواند کرد* باندک مدتی و سهل فرصتی باتمام رسید، و زمینهای چون دلِ عاشقان خراب و بسانِ کارِ هنرمندان بی آب چون رخسارِ خوبان و عذارِ لاله رویان طراوت و صفا و رونق و بهایافت، و اطراف و جوانب که مساکن اراذل و اماکن ثعالب بود منبت درختان ریّان و مبیت مرغانِ خوش الحان گشت، و سالِ اوّل پانصد زوج عوامل بزراعت مشغول شد، و خلایق بتمدّن و توطّن آن مایل شدند، طول جوی از سر بند تا دروازهٔ علمدار که مقبرهٔ بُرَیده و حکم (علمدارانِ حضرت رسول الله علیه و آله وسلّم) است دوازده فرسنگ* و عرض دو اوایل بیست گز تا پانزده گز و عُمق از پنج گز کمتر نیست، و در شهر مساجد و بازارها و حمّامات و خانات و خوانق و مدارس و دیگر بقاع خیر ساختند، و چون آب رفته بجوی مرو باز آمد و عمارت شهر ساخته [و] پرداخته شد امراء متوجه پایهٔ

---

۱ زبده: اصحاب کتاب، ک: شوفی، با: شنانی، ب: شعافی، زبده: شقایی، تصحیح اندوی از نزهة ۲۲۱؛ ۲ زبده: بکار یکساله بادشاهی صاحب [ا] قتدار که باخیل و حشم بسیار و الوس و لشکر بیشمار بدان قیام نمایند و، ۳ زبده: وچون روی کار، ۴ با: تاب، زبده مثل متن، ۵ ک: از اب، ۶ ک: منبت، ۷ ک: منیت، ب: مُنبت؛ [زبده: منبت [منبت] و مغرس درختان رمان [ریان] و سیب مفرش [منبت و مفرش] مرغان [خوش] الحان کرده]، ۸ زبده: از سر بند مرغاب تا بدروازه [بدروازه] علمداران مقرر است که مقبره [بُرَیده] و حکم است و ایشان علمداران حضرت رسالت علیه افضل الصّلوة و اکمل التحیات است [انّه] و آل] در دروازه بدیشان منسوب است قریب دوازده فرسنگ (در ک بریده بجای بُرَیده؛ تصحیح اندوی با آ ب)؛ بجای "رسول صلی الله علیه و آله وسلّم انّه" آ: رسول انه علیه السلم، و در ب: رسول انه علیه الصلوة و السلام)؛ برای بُرَیده بن الخصیب و الحکم بن عمرو الغفاری، رک به معجم البلدان ج ۲ ص ۵۱۱ و ۵۰۷ و مواضعی که در حواشی معجم البلدان ج ۵ ص ۴۱۳ و ۴۰۲ مذکور است ــ در ک: "انه" نوشته است بجای "است"، ۹ زبده: عرض نهر مرو رادر اوائل بیست گز فهند و در اواخر بیاز ده گز رسید، و عمق آن در مواضعی که زمین هموار بوده از پنج گز هیچ جا کمتر نیست، ۱۰ از روی آ و زبده،

ذکرِ آبادان گردانیدنِ شهر مرو

حضرت خاقان سعید پانزدهم ذی قعده[1] بطالع سعد و اختر همایون بصوب بادغیس که متنزّهات آن در فصل بهار رشک[2] ارژنگ روی نگار و خوشتر از وعدهٔ دلدار است نهضت فرمود، و چون قواعد سلطنت بعمارت استقرار می یابد و معاقد خلافت بزراعت نشو و نما می نماید خاطر انور حضرت چنان اقتضا فرمود که شهر مرو را که بمرور زمان مدروس و ویران بود بحال عمارت باز آورد[3]، و آن خطه که از مشاهیر بلدان خراسان است و نخستگاه سلاطین کامران و بدست بُرد روزگار و حوادث لیل و نهار درهم ریخته[4] و از عمارات آن جز رسوم و اطلال نمانده عمارت کنند، و سینه [از - ظ] [5] شان [6] عشر و ستمانه که تولی خان پسر چنگیز خان حکم بویرانی آن فرمود تا این سال که بنیاد عمارت
(۲۸۱ ب) شد [7] صد و نود و چهار سال گذشته بود، القصه آنحضرت فرمود که در مجموع بلاد خراسان ترک و تازیک دور و نزدیک روی بدین مهم آورند، و نخست آب که قوام معیشت انسان بدان منوط بل اصل خلقت اشیا بر آن مربوط است جاری ساختند، و فرمان همایون نفاذ[8] یافت که آب مرو که از نهر مرغاب است و بند آزا آب بُرده و جوی اپناشته جوی را باز رو بند[9] و بند را بندند، و بدین امر خطیر از امراء کبیر علاء[10] الدین* علیکه

---

[1] بعدش در آ +: بمین معدلت خاقان سعید، [2] بعدش در زبده +: سنه اثنی عشر و ثمانمایه
[3] زبده: خوشتر از جبهه یار، [4] زبده: خرم تر،
[5] بعدش در زبده +: جمعی عصر و سیج آن قابل عمارت و زراعت بسیار است،
[6] زبده: اطراف و جوانب آن درهم ریخته، [7] در نسخ مطبوع ـ ، از روی زبده نوشته شد، نیز رک به ترکستان ص ۴۰۶ بعد [8] آ: نفاد، [9] آ: کنند، زبده: کشد،
[10] زبده: بند مرغاب، [10] آ: علاء الدوله امیر، زبده ـ ،

رخصت عزیمت فرمود و اکابر سیستان استقبال نموده وظیفهٔ احترام بجای آوردند، وجناب شیخ عنایت و مرحمت که حضرت خاقان سعید وعده فرموده بود به اهالی آن ولایت رسانید، اکابر آنجا مثل شاه مسعود برادر شاه قطب الدین وقاضی سابق حرب و باقی اعیان سیستان با تیغ و کفن بدرگاه عالم پناه آمدند، جناب شیخ زبان فصاحت بشفاعت ان تعذبهم فانهم عبادك برکشاد و ان تعفوا اقرب للتقوی برخواند و بموقف عرض رساند که قدم صدق این جماعت از موضع ثبات لغزیده است و آنحضرت را درین باب اقتدا بسنت الهی باید کرد که با کمال قدرت و جلال بر مآثم و جرایم بندگان وقوف می یابد و در عقوبت اهمال و اهمال میفرماید و چون از در توبه درآیند توبهٔ ایشان قبول میفرماید و روشنست که سیستانیان مدتها نسبت با این خاندان طریقهٔ خدمتگاری و وظیفهٔ جانسپاری بجای آورده اند و حالا اگر در کفران نعمت قدمی گذارده اند و خاطر منور آنحضرت آزرده جزای خویش دیدند و وزبهر قهر چشیدند و انگشت ندامت گزیدند و الحالة هذه باتمید رحمت بادشاهانه ع

با تیغ و کفن بزمینبار آمده اند

آنحضرت را باعث مرحمت جبلی در حرکت آمده شفاعت جناب شیخ قبول فرمود، وخط عفو بر جرایم ایشان کشید و همه را انعام و اکرام نموده شاه نصرت و لدشاه محمود که در قلعهٔ طوس محبوس بود اطلاق فرمود و مصاحب اکابر سیستان پیش پدرش شاه محمود فرستاد و شاه مسعود ملازم اردوی همایون گشت،

---

۱ مذکور نیست در شجرهٔ ملوک سیستان که در سیستان ص ۱۰۴ درج است،

۲ ب آب اک بعدش + : بیت ماجان فدای خنجر تسلیم کرده ایم خواهی بدار خواه بکش رای رای تست

۳ ک : اقتدی ۴ ب آب زبده : جای، اک : جایی، درک جای را بر جزای تصحیح نموده،

۵ رک به سیستان ص ۱۰۴،

عزیمت نمود، درین اثنا* جمعی ترکمانان که در اقرنچه[1] و دهستان بودند و در فتنهٔ پیر بادشاه فرار[2] نمودند* برهنمونی بخت کلانتر ایشان تیمور سالار ایل و الوس خود جمع کرده و بهیورت اصلی آورده بشرف بساطبوس رسید، آنحضرت گناه ایشان عفو نموده احشام را در ان مقام یورت داد و همه آسوده خاطر آرام گرفتند و نشستند[3]،

ذکر فرستادن جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی بجانب سیستان

در سال گذشته گذشت که موکب ظفر نشان از یورش سیستان بازگشت و عزیمت ماوراء النهر فرمود[4] اکنون چه[5] بدولت و ظفر باز آمد

حکام سیستان تمهید معذرتی نموده عرضه داشتند که اگر آن حضرت جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی را[6] روان فرماید و خون اهالی سیستان بخشیده[7] هر آینه ایشان ایمن شده بخدمت شتابند، آنحضرت ملتمس مبذول داشته جناب ارشاد انتساب را

---

[1] زبده: چون امیر حسن کابالیجیان متوجه آن جانب گشت در اثنای این حال، ك ك: اقرچه، آ ب: اقرچر، زبده: افرنجه، لیسترینج ص ۴۵۷: اقرنجه، ۳ ب: قرار نمودند، زبده: متفرق شده بودند و هریک بطرفی گریخته، [2] زبده: کلانتران، [3] زبده بعدش +: وغیره، [4] ب آ آب: الحمد لله (بجای و نشستند) [5] ك ك: درین، [6] از روی ب ك آ، [7] ك ك: چه، آ: حو،

[8] در زبده بعدش +: ادام الله تائیده و خرس (؟) تمهید: راکه از دودمان زهد و تقوی (و) خاندان درس و فتوی قطبی مدار الیه و عالمی معتمد علیه است در سداد و تعون و رسداد [رشاد] و تدین و احاطت بعلوم اسلام و تبحر در معرفت شرایط و احکام بدرجاست که ابنای روزگار از بحار [بحار] خصایص او معترف [معترف] اند و بفضیلت سبق و مزیت تقدم او در علم و بدیو تقوی آراست. الخ، [9] آ ب بعدش +: ادام الله میامن برکاته، [10] بخشند؟

و آنحضرت در بارهٔ او رعایت فرموده اجازت داد، و نوکران فولادخان و امیرایدکو بهادر و امیر ابسی[1] که صاحب اختیار دشت قبچاق[2] و ممالک اوزبک بودند بسیم سالت رسیدند و بیلاکات بادشاهانه از شانغار[3] و جانوران شکارشی رسانیدند، مضمون[4] رسالت آنکه:

حسن مکارم اخلاق و لطف مآثر اعراق[5] آنجناب در ممالک آفاق خصوصاً در ولایات دشت قبچاق[6] اشتهار تمام دارد درین ایام چون خطهٔ فاخرهٔ سمرقند که منشاء دولت و مبداء سعادت است بفرّ قدوم مبارک زینتی تازه یافت و بتجدید آن ولایات تعلق بفرمان برداران آن دیوان گرفت واجب نمود[7] شرایط تهنیت بجای آوردن، ملتمس آنکه بعد الیوم اصلاح ذات البین و اتفاق[8] جانبین حاصل باشد بیت

چو ما دوست باشیم با یکدگر بود راهها ایمن از شور و شر

آنحضرت ایلچیانرا انعام فرموده بکلاه و کمر بادشاهانه نواخت و از برای فولاد[9] خان و امیرایدکو و امیر ابسی* بیلاکات خسروانه معین ساخت، و امیرحسن کاراکه بحسن خلق و لطف نطق موصوف بود مقرر فرمود که پیش فولادخان رود و از برای شاهزادهٔ جوان بخت میرزا محمد جوکی بهادر کربهٔ از خاندان خانی و دودمان چنگیزخانی خواستاری نماید (ورق ۲۸۱) و دختر امیرایدکو را که از قوم منکوت[10] اند نامزد گرداند، و امیرحسن کا (۲۸۱ل)

---

[1] زبده: ایبی، با: ایسی، آ: ابسی، برای فولادخان رک به نمباد ص ۲۴۶، [2] آ: زبده: قفچاق، [3] آ: بب ــ، با: و (بجای از) [4] زبده: شونقار، [5] زبده بعدش +: وغیره از تسقات آن دیار، [6] مضمون رسالت در مطلع مختصرتر است از زبده، [7] ک: اغراق، زبده: اعراف، [8] آ: قفچاق، [9] زبده ــ، [10] با: بود، زبده مثل متن، [11] زبده: وفاق، [12] در زبده این اسماء را حذف کرده است درین موضع، (در با بب "ایسی" بجای ابسی)

[13] آ: منکوت، زبده: منکفوت، با بب اک مثل متن،

واثقیم که بسمع قبول خواهد شنود، واگر در دل اندیشهٔ فاسد و در دماغ غروری باطل دارد بیرون خواهد کرد، ما امروز در خراسان که مرکز دایرهٔ دولتست با هشتاد هزار سوار مکمل نشسته ایم و خاطر از جوانب جمع و ضبط آن مملکت ظاهراً احتیاج نهضت رکاب همایون نداشته باشد، چه لشکرها که در آن حدود اند و انتظار اشارت میبرند اگر جناب مرتضوی نصیحت و فرمان نشنود شنوند،

خواجه شمس الدین محمد مشرف و امیر سید علی باستراباد رسیده خواجه محمد بساری رفت و امیر مرتضا را نصیحت کرده، بجایی نرسید، خواجه محمد باز آمد و امیر سید علی در استراباد نوکران امیر خضر خواجه و فوجی از مردم ساری جمع آورده بطریق شبیخون بساری رفت، و سید مرتضا را بیرون کرده مملکت بر وقرار گرفت،

ذکر آمدن سرداران و ایلچیان اطراف تهنیت فتح ممالک ماوراء النهر

۱۰ در آن ولاکه رایات همایون از مملکت ماوراء النهر معاودت نمود امیر نیکپی شاه بدخشانی که شاه بهاء الدین برادران او را بقتل آورده بود او گریخته پناه بدرگاه عالم پناه آورد و حضرت خاقان سعید او را نوازش نموده بوعد امید وار گردانید، و از طرف خوارزم ایلچی امیر زاده که رسیده تهنیت فتح ماوراء النهر رسانید

له ب: شنوانید، له ز: باستر آباد رسید امیر علی در استراباد توقف نمود، له ک: ساری، آمل متن، له آ: له ز: استعداد خود کرده بود و بعضی از نوکران امیر خضر خواجه و دیگر امردم سپاهی که در اطراف بوده جمله اتفاق نمودند، له ز: یکی شاه از بدخشان و رسیدن، له ب: رایت، له ز: یکی (رک بترکستان ص ۳۹۱ بعد)، له ز: بقتل رسانیده قصد او کرده، له ک: امیر زاکه، آ: اک: امراکه، با: اکیه، ب: اکه، ز: امیر اکه،

توابع بجناب مرتضاء اعظم امیر سید علی بن امیر سید کمال الدین بن امیر سید قوام الدین عنایت فرموده بود، و بعد از واقعهٔ آنحضرت حضرت شاهرخی نیز آن ممالک را بر وی مسلم داشت، و درین ایام که آنحضرت در ماوراء النهر بود امیر سید مرتضا برادر امیر سید علی مذکور بمعاونت سادات هزاره جریب که داماد ایشان بود لشکری جمع آورده قصد برادر کرد | و او التجا بدرگاه عالم پناه آورد و آنحضرت در بارهٔ (۲۸۰ ب)
او عنایت نمود و تقبل فرمود که او را به مملکت او رساند و صاحب اعظم خواجه شمس الدین محمد مشرف سمنانی را مقرر فرمود که مصاحب امیر سید علی بولایت بسای رفته امیر سید مرتضا را گوید که: حضرت صاحبقران ولایت آمل و ساری با میر سید علی عنایت فرمود و ما نیز مقرر داشتیم، حالا استماع میرود که جناب مرتضوی او را آزان ولایت اخراج کرده از بیجانب تحاشی نمود، اینمعنی از کیاست و فراست او دور می نماید، چه عالمیان را معلوم ست که ما عنایت و رعایت در بارهٔ ایشان لازم میدانیم و ملتمسات ایشان را باسخاح مقرون میگردانیم، و عاقل بی موجبی وحشت مصنفی نمی کند بنابر این آمال او بوده بدل راه ندهد و باید که مراسم متابعت بتقدیم رساند و روی از جادهٔ اطاعت نگرداند، و این سخن بنابر رشدی که از ناصیهٔ روزگار مرتضوی شنیده ایم

---

۱ آ (بهرجای): مرتضی .. ۲ ب ک ـ، ۳ آ: براد،

۴ زبده: برادران امیر علی سید مرتضی که داماد سید عزیز الدین پسر عماد (؟) است که مملکت قومس و مرار حریت [هزاره جریب] و قریم [فریم] و سمنان در تصرف ایشانست لشکر جمع کرد؛ درک: مرتضای (بجای مرتضا)، آ: مرتضی؛ و هزارهٔ جریب (بجای هزاره جریب)، در با: هزار جریب، در ب: سزاره جریب، ۵ زبده: صاحب زاده، ۶ ک: مرتضا، آ مثل متن،

۷ زبده: جنان بندکان، ۸ درک قبل ازین لفظ که را افزوده است،

۹ ۴ ـ،

بولایت رستمدار بر دو شرح آن گذشت[1]، چون موکب همایون معاودت نمود پسر پیر بادشاه سلطان علی با الهام دولت و تلقین سعادت بعزم بساطبوس متوجه گشته در حوالی مهنه* مبارکه بار دوی همایون رسید و آنحضرت در بارهٔ او تربیت و عنایت فرمود و در یورش سیستان ملازم بود، بعد از فتح قلعهٔ فراه ناگاه بی موجبی فرار نمود و بر ستمدار رفت که پدرش آنجا فوت شده بود، امیر کیومرث رستمداری او را مدد ی تمام کرد و نوکران پدر او و بعضی مردم هرجائی* پیش او جمع شدند و خبر توجه رایات ظفر آیات بجانب ماوراء النهر شنیده تسخیر استراباد با خود قرار داد، و چون میرزا الغ بیگ کورگان متعاقب موکب منصور روان شد و نوکر معتمد خود ابو اللیث را در استراباد گذاشت سلطان علی باغوا و افساد جمعی عازم استراباد گشت، و ابو اللیث اسباب محاربه ساخته هر دو گروه با لشکر انبوه بهم رسیدند، و آتش قتال اشتعال یافت، و زخمی کاری به سلطان علی رسیده هلاک شد و سپاه منصور غنیمت نامحصور گرفته سر سلطان علی را بهراة رسانیدند،

ذکر آمدن امیر سید علی* از ساری و باز او را بولایت او رسانیدن

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام حکومت آمل و ساری و

---

[1] رک بر ص ۱۰۵ سطر آخر. * زبده پیش ازین +: بجانب دار الملک، * آ: در مهنه، زبده: در دشت خاوران بحوالی مهنه، * بعد ش در زبده +: او را عزیز و کرم گردانیده بمحلی مرغوب و مکانی مضبوط فرود آورده و مواجب نوکران و حواشی تعین [تعیین] فرمود، * آ: هرجائی، آ: مردم هرجا، زبده: مردم او باش و هرجائی، * ک: شنید، تصحیح از روی آ، * آ: لشکر، * صاحب زبده افاده فرماید که "از کشا دتیری از بندگان دولت" زخمی بسلطان علی رسید، * زبده: علی کیا ـ برای نسخه روی رک به زامباور ص ۱۹۳، * آ: ،

پیشوای عزایم او گردانید و فرمود که: در مصارف اعمال و تصاریف احوال تقوی و پرهیزگاری که زادِ معاد و عُتادِ یومِ التناد است فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی پیرایهٔ عادت و سرمایهٔ سعادت سازد، و قوی و ضعیف را در قضیهٔ معدلت یکسان داند، و رایتِ ظلم و آیتِ جور منکوس و مطموس گرداند، و از دعای ستم رسیده که اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ پهلو تهی کنند، و قاعدهٔ خیرات و بناء حسنات مهّد و مشیّد دارد، و نام نیک را ابدالدّهر باقی گذارد بیت

نماند بگیتی کسی پایدار همان به که نیکی بود یادگار،

چون کلیّاتِ مهمّات آن ولایات برحسبِ ارادت سرانجام یافت موکبِ همایون بفالِ سعد و طالعِ میمون متوجّه دارالسلطنهٔ هراة شده شانزدهم ماه شعبان در مستقرّ دولت و سریر سلطنت نزول اجلال فرمود ع

چون آفتاب آمده در خانهٔ شرف

ذکر کشته شدن سلطان علی بن پیر بادشاه بن لقمان بادشاه بن طغاتیمور خان*

حضرت خاقان سعید نوبت دوم که لشکر بمازندران کشید پیر بادشاه پناه

ش ک: تصانیف، آ و زبده: مشل متن، ب زبده: میعاد، س ک: قیفه، تصحیح از روی آ و زبده، ک بعدش در زبده افزوده است که "در وقت حرکت و اقامت [از] مصلحت عام و نظم کلی فارغ و غافل نباشد و آنچه مهم [بنج] امال و ترفیه احوال رعایا باز گردد و بتقدیم رساند و در حفظ حصون و قلاع شرایط حزم و احتیاط [بجای آورد]"، ش ک: عاقبهٔ، تصحیح از روی آ و زبده، ه بعدش در زبده +: سنه اثنی عشر و ثمانمایه، ش آ: جلال، ت زبده: برای طغاتیموریان رک به زامباور ص ۲۵۹، ش آ: زبده: طغاتیمور، ه در ۸۱۰،

تا سرحدّ کابل و بدخشان[1] بفرزند دولتمند آفتاب آسمان دولت، ماه سپهر مملکت، ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان[2] تفویض نماید و رفع و خفض[3] و بسط و قبض آن ممالک بیمن عدل (ورق ۲۸۰) شامل و حسن عقل کامل او رجوع فرماید. بنابران نشان (۲۸۰ل) همایون نفاذ یافت که شاهزاده که در دارالسلطنهٔ هراة قایم مقام حضرت خاقانی[4] بود متوجه اردوی اعلی گردد، و شاهزاده امتثال مثال عالی فرموده و از هراة عزیمت نموده شانزدهم ماه رجب ورخطهٔ اندخود بشرف ملازمت مشرف گشت. آنحضرت هرچند بنجابت قرة العین علیه عین الله * بعین الیقین میدید و فروغ نور الهی در جبین مبین او مشاهده مینمود و معاینه میدید اما چون مهر و شفقت پدر در حق فرزند بمنزلهٔ آفتابست [در] اضاءت چشم آنحضرت مشعلهٔ از رای انور خویش که لمعه ایست از بوارق یهدی [ی] الله لنوره من یشآء

(بقیهٔ حاشیه صفحه ۱۴۹) مضمون ص ۱۳۰ سطر آخر تا ص ۱۴۹ س ۱۱ را نداشت بالاین حاشیل و مقابله متن می شود،

[1] فقط ب: مملکت، ش زبده: طخارستان با توابع، ع آ و زبده ــــ،

بعدش در زبده می گوید که بندگی حضرت" بعد از تسخیر بلاد ماوراء النهر در رجب سنه اثنی عشر و ثمانمایه عنان عزیمت بصوب خراسان ..... منعطف گردانید" - ن آ با: اقلیم،

(حاشیهٔ این صفحه) ل در زبده بعدش + : که التفات خاطر عاطر بنا ظم احوال آن دیار بیشتر بود،

[2] زبده: مظفر الدنیا والدین ابراهیم سلطان بهادر، [3] ب: جفض، زبده: خوض، ل آ: حس، زبده مثل متن،

[4] آ: خاقان، ن آ، [5] زبده، روز یکشنبه شانزدهم رجب المذکور امیرزاده جوانبخت از دارالملک هراة ..... برحسب فرمان متوجه آن طرف گشت وچون بسخطهٔ اندخود رسید ندو مصاحبت [دست] بوس حضرت سلطنت شعاری مشرف گشت، ش آ با: بجاب،

ع زبده: عین الله علیه، ن آ با ب: می گردید، ل ازدوی آ و لنج دیگر مطلع و زبده، ش با: جسم،

ذکر سیورغال فرمودن ولایت قندهار و کابل بخدمت میرزا قاسم و بهادر

موکب همایون از جیحون عبور نموده ولایت قندهار و کابل و غزنین تا کنار آب سند و افغانستان که در زمان حضرت صاحبقران مفوض بمیرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بود حضرت خاقان سعید بفرزندار جمند او میرزا قاسم و بهادر عنایت فرمود و فرمود که: آن ممالک را باحسان و معدلت رونق و طراوت دهد، و اندیشهٔ ظلم و بیداد و جور و فساد را که عاقبت وخیم و غایهٔ عظیم دارد بر ضمیر منیر نگذارند ح آیینه همان بر که بروگرد نباشد [فَاِنَّ الْمُلْكَ يَبْقَى مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَبْقَى مَعَ الظُّلْمِ] وعنان عادت و سیرت بدست عقل و بصیرت سپارد، و گوش هوش بر مضمون عَلَيْكُمْ بِالنَّمَطِ الْاَوْسَطِ دارد، و نام خوب که مجدد طراوت ملک و دعای خیر که موکد قاعدهٔ دولتست در باب بزرگی خرد نشمرد،

ذکر تفویض ممالک بلخ و مضافات آن بجانب میرزا ابراهیم سلطان بهادر

رای اقالیم کشای حضرت اعلی اقتضاء آن فرمود که ایالت ولایت بلخ و طخارستان

---

۱ زبده: امیرزاده قیدو بن امیرزاده بیرمحمد بهادر، ۲ زبده: امیرو امیرزاده بیرمحمد امیرجهانگیر، ۳ ازروی آو با و در زبده (اما در آ: سقی بجای یبقی و در زبده: العدل بجای الکفر) ۴ بعدش در زبده زیادتی دارد منجمله آن این که "وداعطا و انفاق انجاز و اشفاف (اشفاق) بمقتضا بتدبیر (تدبیر) و اسراف نرساند، ۵ در زبده می گوید: ونواب خویش را.... امر کند تا.... اقتایی (اقتضای) ذخیره نیکو نامی را در باب بزرگی [خود] نشمرند و در تحصیلات اموال از قانون معهود و رسم قدیم تجاوز نکنند و نام خوب که ممد طراوت ملک بود و دعای خیر که موکد قاعدهٔ دولت شود .... حضرت او روزگار آن فرزند حاصل آرند، ۶ نسخه ب: که

(باقی حاشیه بر ص ۱۵۰)

ذکرِ تفویضِ ولایتِ حصارِ شادمان بمیرزا محمد جهانگیر ابن میرزا محمد سلطان

چون خاطرِ خطیر و ضمیرِ آفتاب تاثیر کلیّاتِ مهمّاتِ مملکتِ ماوراء النهر و ترکستان[1] را منظّم فرمود موکب همایون[2] بصوبِ ممالکِ خراسان مراجعت نمود و ولایتِ حصارِ شادمان را بمیرزا محمد جهانگیر[3] بن میرزا محمد سلطان برسمِ سیورغال ارزانی داشت، وحاصلِ آن ولایت را بنوّابِ او باز گذاشت، و ابوابِ نصایحِ پدرانه مفتوح داشته فرمود که: در همه احوال نیکوکاری را عمده سازد إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ و شرطِ الشَّفَقَةِ عَلَى خَلْقِ اللّٰهِ بجا آورد، و عمّال را فرماید که میانِ رعایا سویّت نگاه دارند و جانبِ ضعفاء را برای استرضاءِ اقویا فرو نگذارند، و نگذارد که از دستورِ متداول و قانونِ متعارف عدول نمایند، و رسومِ محدث پیدا کنند، و از کمّالِ سیاست و فرطِ فراست او هر متغلّب در رنج و ملبّیت متقلّب باشد، فرزندِ اعزّ این وصایا که بهترین هدایاست بسمعِ رضا اصغا نماید و در کلّ احوال این شرایط را مقتدا و پیشوا سازد، و شاه‌زاده را[4] شادمان بحصار شادمان روان فرمود،

---

[1] زبده: ملخارستان و تواریخ آن با میرزاده اعظم امیرزاده میر محمد (ا مارک به ح ۷)

[2] آ: محمد سلطان پسر غیاث الدین جهانگیر برادر شاهرخ سلطان بود [3] زبده: ترکستان با تواریخ و لواحق آن، [4] ک: همایون را، آ: مثل متن، [5] زبده بعدش +: با ذراع و مصافات (کذا) [6] زبده: امیرزاده بجای میرزا، [7] کذا ایضا در زبده و همین صوابست، [8] زبده: بجهت اخراجات دیوان او، [9] ک: من احسن عملاً، تصحیح از روی قرآن مجید ۹: ۱۲۱، [10] آ: [11] قطعک، اکمال، زبده مثل متن، [12] از روی آ،

فرماید، و قضاة را در اجراء احکام شرعیهٔ قوی دست دارد، و دیوانین را که سبب آبادانی | عالم و واسطهٔ ارزاق بنی آدم است از ظلم و حیف مصون (۲۷۹ ب)
داشته بعدل و داد مقرون سازد، و طایفهٔ متجنده را که نگاه داران حریم دولت و حافظان حوزهٔ مملکت اند بکشاده رویی و خوش سخنی مطیع و منقاد گرداند، و مواجب و مرسومات ایشان را بوقت میعاد بتمام رساند، و جمعی که در شرایط جانسپاری بواجبی قیام نمایند دراز دیاد انعام ایشان افزاید و بعضی که طریق خذلان مسلوک دارند گوشمال بسزا فرماید، فی الجمله در همه احوال برجادهٔ خیر الامور رفته از افراط و تفریط محترز باشد، و در سر حد هر مردم کارودیده گرم و سرد روزگار چشیده معین سازد و بمعموری قلاع آن بقاع بواجبی پردازد،

حضرت خاقان سعید اسباب سلطنت فرزند سعادتمند مهیا فرمود ۱۰
و امرای شجاعت پیشه غضنفر اندیشه و وزرای صاحب کیاست صوابی کفایت تعیین نمود و زمام حل و عقد و عنان قبض و بسط آن ولایت باصابت رای صایب و فکر ثاقب امیر اعظم نوین اعدل اکرم امیر غیاث الدین شاهملک* باز گذاشته اعتماد بر وفور عقل و ظهور دانش او فرمود تا چنانچه از فرط درایت. او سزد روی بنظم امور مملکت آورد،

لله آ: حوضه لله در نسخهٔ زبده این مطالب را مفصلاً بر ورق ۹۶ ب س ۵ ببعد دارد. وچنان که سابقاً بر ص ۹ ح ۶ گفته شد مضمون مطلع صفحات ۹۷ س ۹ (سر بر یک، ابولایتی فرستاد) تا ص ۱۴۷ س ۵ (جمعی که الخ) را در زبده ندارد و غالباً اصلی که از و این نسخه زبده نقل شد ناقص بود و اوراق عدیده را درین موضع نداشت، لله ک: غضنفر، زبده: ضراعت، لله آ: صابی ۵ در زبده: شاهملک طاب ثراه، لله بعدش در زبده زیادات دارد مثلاً این که امیر موصوف "پیوسته منهیان و جاسوسان [در] اقاصی بلاد و اطراف روان داشتی"،

کورگان عنایت فرمود، و هر چند آن فرزند دولتمند در تقدیم اسباب عدالت و تنفیذ[1] احکام سیاست بهیچ تهییج و تحریض[2] (به) تصریح و تعریض* محتاج نه، اما آنحضرت از راه شفقت پدرانه و نصیحت پادشاهانه مشفقانه[3] فرمود که حق تعالی این موهبت عظیم و عطیت جسیم ما را ارزانی داشت و با عجز آلت و قصور حالت بنظر اجتبا مخصوص ساخته فرمان ما را در اقطار عالم نفاذ داد، و ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَآءُ باید که قدر دولت و پادشاهی دانسته شکر نعمای الهی بجا آورد و ابواب انصاف و انتصاف بر روی ارباب حاجات کشاده دارد و بمقتضی يٰدَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ در جمیع امور عمل نماید، و علماء را که وَرَثهٔ انبیاء اند علیهم السلام* بچشم اکرام ملحوظ و بنظر انعام محظوظ داشته در حوادث دینی از مقتضی فتوی ایشان در نگذرد، و خاندان عالیشان متعالی مکان شیخ الاسلام برهان الملة والدین عبد الجلیل* المرغینانی که بصاحب هدایه مشهور است مکرم و معظم دارد، و فرزندان ایشان را که اباً عن جد مشایخ اسلام و صنادید ایام اند بهمگنان تقدیم نماید، و در همه احوال ملاحظهٔ جاه و جلال ایشان رعایت

---

[1] آ: تقید، [2] آ: تهیج، ب ک: تحریص، تصحیح قیاسی است،
[3] ب، آ، ب: تا، ب ک: علیهما السلام،
* نام و نسب صاحب هدایه (م ۵۹۳) در کشف الظنون ۲: ۹۴۸ برهان الدین علی بن ابی بکر است و در الاکمل ۱: ۳۷۶، علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل، آ: عبد الجلیل،
ب د ر ک: و هو ابن عماد الدین ابی بکر بن جلال الدین محمد بن ابو (کذا) بکر بن عبد الجلیل بن ابو (کذا) بکر بن محمد عمر بن عامر بن ابی عبد الله بن ابی بکر عبد الرحمان بن قاسم بن محمد ابی بکر الصدیق رضی الله عنه،

وسخن غرضخواه در حق او نشنوم امراء این عهود از آنحضرت شنوده عزیمت نمودند وبحدود اُترار آمدند که [میرزا] خلیل سلطان و شیخ نورالدین در اُترار بودند، امیر شاهملک در کنار آب توقف نمود و امیر حسن صوفی و امیر علیکه را روان فرموده و امراء ملاقات کرده سخنان حضرت خاقان سعید بعرض رسانیدند، و امیر شیخ نورالدین نیز حاضر بود، میرزا خلیل سلطان بعنایت مستظهر گشت و بر عهد ومیثاق اعتماد نموده عزیمت اردوی همایون فرمود، و در موضع ازون اتا بشرف دستبوس مشرف شد، آنحضرت او را با عزاز و اکرام تمام در آغوش آورد و مجلس انس ساخته اسباب عیش پرداخته شد، و آرای متفرق و اهوای منتشر بر ولای دولت قاهره متفق و مجتمع گشت،

وموکب همایون بجانب دارالسلطنت هراة معاودت نمود، و آفتاب اوج معالی عزم بر برج شرف و مرکز سعادت فرمود، و آوازهٔ این فتح همایون و بشارت میمون در اقطار آفاق و اطراف ممالک رایج مسکون انتشار یافت بیت

صیت فتحش چو پرتو خور شید رود از شرق تا بغرب جهان

ذکر عنایت فرمودن مملکت ماوراء النهر و ترکستان بمهر سپهر سلطنت و کامگاری میرزا الغ بیک کورگان

حضرت خاقان سعید ایالت مملکت ماوراء النهر و ترکستان را بفرزند سعادتمند راحت روح و قوت دل قرة عین مغیث الدین میرزا الغ بیگ

---

۱ از روی آ، ۲ آ آک قبلش +: امیر، ۳ آ ـــ،

چیست؟ امیر] شیخ نورالدین گفت: عنایت آنحضرت درباره خود بسیار بسیار مشاهده کرده ام واز تقصیرات شرمنده ام بیت

عذر تقصیر بخواهیم که در خدمت رفت گر خدا خواسته باشد که بخدمت برسیم

امید وارم که درین ولا از آمدن معاف دارند وچون رایات همایون بجانب خراسان عود نماید این بنده بخدمت میرزا الغ بیگ کورگان بیت

کمری بر میان جان بسته جان کمر وار بر میان بسته

حاضر شوم، ومیرزا خلیل سلطان از جانب الآن کوه آمده بامیر شیخ نورالدین پیوست، ومولانا قطب الدین صدر وامیر توکل باز آمده معذرت امیر شیخ نورالدین عرضه داشته، حضرت خاقان سعید را عذر او مسموع نیفتاده عنان عزیمت بجانب اوانعطاف داد،

و در آقسولات یحیی کا* نوکر قدیم میرزا خلیل سلطان آمده احوال او

(۲۷۹ر) بعرض رسانید وآنحضرت [ورق ۲۷۹] اورا بمواعید مستظهر ساخته باز گردانید، میرزا خلیل سلطان باز یحیی کا را فرستاد که آنحضرت عهد ومیثاق کرده که از امرا هر کس باین طرف آید این فرزند همراه او عزیمت اردوی همایون نماید، آنحضرت امیر شاهملک وامیر حسن صوفی وامیر علیکه کوکلتاش را تعیین فرمود وهر چند عالمیان را معلوم بود که بر قول آنحضرت اعتماد میتوان نمود اما چون معاهده میان اصناف جهانیان ع رسمیست قدیم وعادتی مالوفست

آنحضرت بدل صافی واعتقاد پاک بر زبان آورد که: دل وزبان درین سخنان یکسان دارم که اصلاً وقطعاً قصد جان فرزند خلیل سلطان نکنم، واورا عزیز ومکرم دارم، واگر کسی قصد او کند کاینا من کان بقدر وسع در دفع آن کوشم،

لـ آ: ، لـ ک: الان، آ: شل بتن، لـ ب: ، لـ اک: اقسولان،

ر ک: به ظفرنامه ۲: ۶۳۷ ببعد، لـ ک: یحیی کاه، لـ آ: ،

بادشاهانه اختصاص یافتند، و امیر شیخ نورالدین که بموجب حکم عازم ملاقات خدایداد بود چون عنایت ایزدی قضیهٔ او را کفایت فرمود امیر معاودت نمود و عرضه داشت که لشکر مغول بولایت آمده مبادا که خرابی کنند اگر اجازت باشد بجانب ولایت خود رود، و آنحضرت اجازت فرمود بشرط آنکه زود باز آید و امیر شیخ نورالدین قبول کرد، و آفتاب رایت همایون سایهٔ دولت بر ولایت خجند انداخت، و بمسامع جلال پیوست که بعد از واقعهٔ امیر خدایداد دنگاه بانان امیرزا خلیل سلطان باتفاق او بطرف الاقلعه رفتند و به امیر خالق پسر امیر خدایداد* پیوستند فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شاهملک و جمعی امراء نامدار بجانب الآروند و ایشانرا بدست آرند، و رایات ظفرآیات عازم دارالسلطنهٔ سمرقند شد،

ذکر آمدن میرزا خلیل سلطان پیش حضرت خاقان سعید

امیر شاهملک بطرف الآن کوه رفته قلعهٔ آنرا محاصره کرد، میرزا خلیل سلطان پیغام فرستاد که راه من باز دهید که از قلعه بیرون میروم، و عبدالخالق* نیز گفت شما از در قلعه برخیزید که من پیش حضرت خاقان سعید می آیم، امیر شاهملک ترک محاصره کرده عازم اردوی همایون شد و شیخ نورالدین بمیعاد مقرر نیامد آنحضرت مولانا قطب الدین قرومی و امیر توکل قرقرا را که از اقران بکیاست و فراست ممتاز بودند و در زمان حضرت صاحبقران بامور کلی قیام می نمودند پیش امیر شیخ نورالدین فرستاد مضمون سخن آنکه: مقرر چنان بود که بزودی مراجعت نماید سبب توقف

ه با: پسر امیر خدایداد عبدالخالق، اک: امیر عبدالخالق پسر امیر خدایداد، ه اک: شاهملک
ه ک: الان، با: الاکوه، آ اک مثل متن ـ بظاهر مذکور است در زفر ص ۲۳۹، ه آ: امیر عبدالخالق، ه آ: روم، ه آ با: عالی، ه آ ـ، ه ازدوی آ با اک،

شمع جهان در قضیهٔ خدایداد با خواصّ خود تأمل نموده فرمود که با وجود چندان عنایت[1]
که حضرت صاحبقران دربارهٔ او بود با فرزندان او چه وفاداری نمود شعر
وفا مجوی از دوران سخن نمی شنوی بهر زه طالب ا سیمرغ و کیمیا مباش (۲۷۸ ب)
برین یراق اتفاق کرده او را بقتل آورد و سر او را پیش امیر شاهملک فرستاد قطعه
برای کار زار دشمن شاه که جانش خصم بود و طبع دشمن
گهی از غنچه سازد هر پیکان گهی بر آب پوشد باد جوشن
جمعی را که ممدّ و معاون خود تصوّر کرده بود سبب هلاک او شده شرّ آن شریر
کفایت کردند وکفی الله المؤمنین القتال بیت
ای کرمش کار جهان ساخته بی من و تو از همه پرداخته

ذکر تفویض مملکت اوزبند میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ

چون ممالک ماوراء النهر در قبضهٔ اقتدار خاقان کامگار قرار یافت و انوار
عاطفت آنحضرت بر اطراف آن ولایت تافت رای اعلی اقتضا فرمود که میرزا
امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ را که در ملازمت آنحضرت طریق جانسپاری مسلوک
داشته بود تربیت نموده مملکت اوزبند را سیورغال او فرمود، و برادر او میرزا
بایقرا و امیر مضراب و امیر موسی کارا تعیین نمود که بآن ولایت روند و
مهمات آن نواحی ساخته و رعایا نواخته باردوی همایون باز آیند، و امرای
منغلای شهر خدایداد و پسر او الله داد را که در قلعهٔ شاهرخیه بودند بعنایت

---

[1] رک: بریزدی ۱: ۲۵۶، [2] اک (بهرجای): اوزجند، با: روزی چند (۱)، [3] آ: اوزجند، با: روزجند،
[4] ک: برامراد، اوک برص ۱۴۱ اس ۵، [5] آ، [6] اک: امیر، [7] با،

ذکرِ عزیمتِ حضرت خاقان سعید بطرف مغولستان وکشته شدنِ امیر خدادادؒ

حضرت خاقان سعید راعزیمتِ جانبِ مغولستان تصمیم یافته از دارالسلطنهٔ سمرقند بقریهٔ شیراز آمد، ومیرزا رستم وامیر سید علی ترخان وامیر شاهملک وامیر نوشیروان را مغلاّی ساخته بشاّه رخیه* فرستاد ومیرزا امیرک احمدؒ وبرادرش میرزا بایقراؒ وامیر سلطانشاه برلاس وامیر حسن صوفی را نامزد فرمود، و آنحضرت ییلاق اورا تپه را منزل همایون ساخته، ازامرای مغلاّی خبر آمد که امیر خدایداد عرضه میدارد که [اگر] امیر شیخ نورالدین بدین جانب آید هرچه یراق باشد بتقدیم رسانیم، آنحضرت [امیر] شیخ نورالدین را روان فرمود، ودرین اثنا از نگارخانهٔ غیب صورتی روی نمود که مثالِ آن در آئینهٔ خیال کسی نبود، وشرحِ این سخن آنست که امیر خدایداد از مغولستان طمع مدد داشت واز محمد خانؒ بادشاه آنجا نقش معاونتی بر لوح اندیشه می نگاشت ومحمد خانؒ برادرِ خود شمعِ جهان* پادشاهؒ را بالتماس امیر خدایداد ببدد فرستاده بنواحی تاشکند آمد، وامیر خدایداد باستبشارِ تمام استقبال نموده شرایطِ خدمت بجای آورد ونه دانست که عَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ،

ه آ آ اک: خدای داد، ه ک: متغلای، ه ه یعنی بناکت، رک: بابن عربشاه ص ۳۶ و ظفرنامه ۲: ۶۳۶ (البستر بیخ برس ۴۸۲ قولی مختلف را نقل نموده) ه ه اک: محمد (که درست نیست)، ه ه در اک بعدش +: وامیر شاهملک ه ک: متغلای، آ: مغلا، با: متغلای ه ه از روی آ و اک، ه ه از روی آ و با و اک، ه ه اک: ترخان ــ

* لقب ه ه: محمد خان بن خضرخان بن تغلق تیمور رک به زامباور ۱۷۲، ه ه اک: پادشاه جهان، ه ه با: پادشاه جهان را،

وقایع سنه اثنتی عشرة وثمانمایه

بقیهٔ حکایات ماوراء النهر

حق سبحانه وتعالی چون سریر سلطنت سمرقند را که مملکت موروث حضرت خاقان سعید بود ع بی دردسر نیزه وآمد شد پیکان بآنحضرت عنایت فرموده شکر نعمای نامتناهی الهی بواجبی ادا نمود، وامیر خداداد با اهل بغی وفساد روی بمغولستان نهاد، آنحضرت اوایل محرم امیر خضر خواجه و امیر حسن کاوخواجگی را فرمود که بجراسان رفته بامیر لطف الله وامیر حمزه قتوقو که درحدود سیستان اند ملحق شده مدد یکدیگر باشند ولدنیا (؟) ترخان را پیش خدایداد فرستاد وپیغام داد که: پیشتر معروض داشته بودی که ازبرای شما کاری کرده ام اکنون ما ازآن کار منت داریم وثبات قدم این جانب برطریق وفا وراه صفا دانسته باشد وتربیت دور ونزدیک وتقویت ترک وتازیک شنیده چون امری واقع نشده که موجب اجتناب باشد چرا بما ملحق نمی شود و روی گردانست چون لدنیا (؟) ترخان باو رسیده رسالت ادا کرد امیر خدایداد گفت: امیر شیخ نورالدین آنحضرت را برین مزاج نخواهد گذاشت اگر او را متقید سازند من بخدمت آیم، آنحضرت از جواب ناصواب او غضب فرمود وبعزم رزم او نهضت نمود ع آتش قهرش معاذالله کز و سوزد جهان

لک: اثنی عشر، لم آ: حکایت، لک: تتوقتو، آ: قیوقو، لک در آ با کن قبلش: امیر، لم آ: لدنیا، با: ولدنیا، اک: دربنا،

خوی کُردانِ ملک[1] عزّالدین اورا گرفته پیش ملک بردند، ملک اورا دو ماه نگاه داشته خدمات شایسته بجای آورد، و امیر قرا یوسف بملک عزّالدین نوشت که شاهزاده بی حکم بادشاه آمده بود مبادا آن سبب اورا رعایت ناکرده عذر خواستیم او نیز باید که همین طریق مسلوک دارد تا موجب ملالت و خرابی رعیّت* نشود، ملک عزّالدین را طاقتِ مقاومت او نبود شاه زاده را اجازت فرمود، و آن بیچاره را مرغِ روح از قفسِ تن پریده[2] از جان سیر شد و بجانب اردبیل میل کرد که چند روز در صحبت [ورق ۲۷۸] شیخ سالک ناسک شرف[3] الدین علی (۲۷۸ا)
صفوی* گذراند قطعه

با من پدر که باد پُر از نور مرقدش گفتا گرفتدت زغمِ دهر مشکلی
یا در پناهِ همّتِ صاحبدلی گریز یا التجا نمای با قبالِ مقبلی

چون بنواحی تبریز آمد جمعی بی باکانِ بطّال چون لشکرِ دجّال، هجوم کرده شاهزاده و نوکران او را مقیّد گردانیدند و خبر با امیر قرا یوسف رسانیدند* و او شاهزاده را بقلعهٔ عبدالجوز[4]* فرستاد، بیچاره زخم قوی بر بازو در خاطر هزار آرزو و از تمنّای سلطنت در مقامِ محنت افتاده[5] و تخت و ملک بر باد داده چهرهٔ بخت را بناخنِ تغابن میخراشید و جز صبر هیچ چاره نمیدید ع

صبر است دوای من و درد اکه مرا نیست

---

[1] بظاهر مراد از ملک عزّالدین بن عبدل والی جزیرهٔ ابن عمر جبل جودی و غیر جبلست، رک بزمباور ص ۲۶۶،
[2] آ: تشویش، [3] در رک اولاً 'طلبیده' نوشته بود، باز بالای آن 'پریده' نوشته است و طپیده' را قلم زن نکرده، [4] آ: شرف الدین علی صفری، اک: شرف الدین علی صفری، تصحیح از روی آ؛ بظاهر مراد از سلطان علی بن صدر الدین موسی صفوی ست، رک به روضة الصفا ۸: ۳، [5] آ اک: با امیر یوسف رسانید، [6] آ: عبدالجواز، اک: عبدالجوز، [7] آ: افتاد،

اگر جنگ خواهید کرد عَلَف و عُلوفه آماده است و اگر بیرون خواهید رفت پیشتر بیرون روید تا رعایا در بلا نمانند، امرا و رعایا سوگند خورده یکدل شدند و پیادگان شهر با قراولان سلطان مُبارِزیها نمودند، ناگاه نیم شبی سواد اغروق سلطان بامشاعل فراوان پیدا شد، امرای میرزا پیر محمد هریک بطرفی گریختند و رعایای بیچاره در دام بلا گرفتار ماندند، سلطان قاضی قطب الدین را با جمعی پیادگان قتل کرد و باقی رعایا بشوشتر رانده قلعهٔ راهرمز را بازین هموار ساخت، و مقصود نیزه دار را بکوتوالی قلاع خوزستان معیّن کرد. درین اثنا شنید که پسرش علاء الدوله عاصی شده متوجه تبریز گشت، سلطان عزیمت بغداد نمود، و او وپس نامی که مادرش در حرم سلطان بود دعوی فرزندی سلطان میکرد سلطان بیست هزار دینار حقّ السکوت انعام فرمود و او را نصیحت نمود که بعد ازین مثل این سخنان نگوید ع او نیز از سلطان بهمین راضی شد،

ذکرِ مخالفتِ سلطان علاء الدوله با پدرش سلطان احمد

سلطان احمد دُرّ آن زمان که در خوزستان بود پسرش سلطان علاء الدوله متوهّم شده از بغداد براه حلّه و اربیل باذربایجان رفت، امیر قرا یوسف آگاه شد که شاهزاده بی اجازت پادشاه آمده، مختصر خرج الیومی تعیین نمود و ماه رمضان گذشته جمعی را ملازم فرمود که شاهزاده را بسرحد ولایت او رسانیدند، درحدود

لـه فقط اک : مبارزها، لـه آ اک : گریخت، لـه آ : خوزستان
لـه در آ واک قبلش + : سلطان، لـه آ با اک : می بود، لـه آ اک : عن ـ برای این لویس کی پیس"
لـه آ : آن، لـه گذا و در جمیع نسخ، لـه اک : ص ۱۱۸، لـه ک : اردبیل،
با : اردوبیل، تصحیح از روی آ، لـه آ اک ـ،

ماه در منزل شرف آمد

ذکر احوال سلطان احمد و قضایا که در بغداد و خوزستان واقع شد

سلطان احمد خبر مراجعت میرزا پیر محمد از ولایت خوزستان شنیده متوجه شد، و نخست بگویزه رسیده پیش از طلوع آفتاب قلعه را بی خبر چون حلقهٔ انگشتری در میان گرفت، مستحفظان آن زمان سر از خواب غفلت بر آوردند که اشعهٔ تیغ یاغی از چهار طرف ایشان تابان بود و سراسیمه [بر- ظ] اسپان سوار شده روبگریز نهادند و دانستند که ع زهری که بجان رسید تریاک چسود، جنگ آوران همه را در شمشیر گرفته، هر که از تیغ خلاص شد اسیر گشت، سلطان کسی را نکشت، و پیر حاجی کوکلتاش خبر خویزه شنیده و قلعهٔ دزفول گذاشته بطرف شوشتر گریخت و امیر ائس در شوشتر چنان ترسیده بود که بصد سلسله در قلعهٔ سلاسل توقف نمی نمود خود را بر اهرمز افگند، و میرزا پیر محمد خبر عزیمت سلطان احمد شنیده بود و تولک و نوشیروان برلاس را بمدد امراء خوزستان فرستاده، امرا در را اهرمز بالس رسیدند و بضبط قلعه داری قیام نمودند، سلطان خوزستان را مسخر ساخته عازم را اهرمز شد، مولانا قطب الدین قاضی با امرای میرزا پیر محمد گفت،

---

۱ آ با : تاخیر، ۲ اک : ششه، ۳ آ با اک : آوردند،

۴ اک : نبداشتند، ۵ آ : نکاولان، ۶ بعدش در با + : را

۷ با : این سه برای قلعهٔ سلاسل که در شستر و در کک بیزدی ۱: ۴۳۶ / ۵ آ ۸ اک : نوکل ۹ آ : خوزستان،

۱۰ اک ـ : از روی آ با اک نوشته شد، ۱۱ با : بایسن ، اک : ایش،

۱۲ آ ـ،

شود و کلماتی که از یک لفظ منتشر[1] گردد، و این حالات جز میان اِخوة و اَخوات و اقارب [و][2] [عَصَبات][3] نتواند بود که این جماعت را زیادت ارادت و اعتقاد در حق یکدیگر باشد، و اگر ناگاه عیاذاً بالله خدشهٔ درمیان آید راهِ تمام و حاسد بسته جادهٔ لا تَثْرِیبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ[4] کشاده دارند، مقصود آنکه فرزند میرزا اسکندر را باز طلبیده بعنایت و شفقت مخصوص سازد، و ناحیتی از اطراف مملکت بدیوان او گذارد.

چون این مکتوب بمیرزا اسکندر رسید با خواص خود مشورت نموده عزم صوب عراق و فارس جزم کرد با مید آنکه شاید محرک الغرق نَزْعُ زنگ نزاع از آیینهٔ خاطر برادر بزرگوار زدوده باشد، و وسیلهٔ صلهٔ رحم در دل او آورده، برین قرار [و][5] [عراق][6] متوجه فارس و عراق شد ع

هر روز بمنزلی و هر شب جایی

می بود و بیابان و بادیه می پیمود، و چون سرِ راه مضبوط بود و حدود مسدود تغییر[7] وضع نموده صعب البصر اینتاخت تا بیست و ششم ماه مبارک رمضان تنگ تنگ شام از تنگ الله اکبر شیراز گذشته و متعلقان را بیرون گذاشته پیاده از دروازهٔ سعادت درآمد و بخانهٔ خواجه حسین طبیب رفته، در حالت افطار (۱۴۰ ب) خبر بمیرزا پیر محمد رسید و دست از طعام بازکشیده او را باحترام تمام[8] طلبید و انواع اشفاق و دلداری نمود و اسباب بادشاهی مرتب داشته در محلهٔ مُوزَدَستان در خانهٔ رمضان آقا که اختاچی شاه شجاع بود بخیر و سعادت نزول فرمود ع

---

[1] ک: بمشر، آ: منشر، با: مُتَبَسِّر، اگ: منتشر،
[2] قیاساً افزوده شد، [3] از روی آ، [4] از روی آ،
[5] آ با س: تغییر [6] آ با اگ س ــ، [7] آ: طلب فرمود،

اعلی فرستاد و شرح قضیه اعلام داد، و میرزا اسکندر از بیمعنی بر حذر می بود لیکن

بیت

هر نیک و بدی که در شمار ست چون در نگری صلاح کار ست

دست رضا در دامن قضا زده سر بگریبان توکل فرو برده بود **بیت**

راه رو گر صد هنر دارد توکل بایدش مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش*

و پای صبر در دامن تحمل کشید، امّا بمقتضی عَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ آنچه میرزا اسکندر ازان میترسید سبب بهبود او گردید، و نوکر سیّد احمد آمد و نشان جزم آورد که گماشتگان حدود و مستحفظان طرق پیرامون متعلقان میرزا اسکندر نگردند، و هر طرف که خاطر مبارکش میل نماید خدمات پسندیده نموده بسلامت گذرانند، و مکتوبی در باب سفارش او به برادرش میرزا پیر محمد اصدار یافته بود مضمون آنکه:

جناب فرزند اعزّ [اکرم] ارشد نور الدّولة والدّین میرزا پیر محمد أطال الله تعالی بقاءه! میباید که در جمیع احوال نصّ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ را قدوه گردانیده اقاصی و ادانی را از حسن اشفاق بهره مند دارد، و بموجب أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ هیچ آفریده اقتباس انوار این مهم را مستحق تر از جماعتی که فضیلت صلهٔ رحم دارند در خیال نتوان آورد، طایفه که سر وجود از یک گریبان برآورده اند و پای نشو و نما در یک دامان کشیده، ثریّا شکل از یک مطلع طلوع کرده و بروج وار از پی یکدیگر برآمده، و چون جواهری که از یک عقد منتشر

---

۱ در آ این مصراع را بعد تحمل کشید (س ۶) می آورد.

۲ با آ ک ریس: امیرسید

۳ از روی آ افزوده شد، ۴ ک: بقاوه، ۵ آ: ،

۶ ک: دامن، آ شل متن،

تتمّهٔ قضایای فارس و عراق و احوال میرزا اسکندر

چون میرزا پیر محمد با برادران محاربه کرده غالب آمد و میرزا رستم بخراسان رفته پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد، چنانچه گذشت[1]، میرزا اسکندر نیز عازم دارالامان خراسان شده چندگاه در قریهٔ احمد که میان تون و طبس واقع است بسر برد، وچون روزگار خواست [ورق ۲۷۷] که آن راز آشکار کند (۲۷۷ا) اسکندر بجهت محافظت آب حیات عمر عزیز در ظلمت شب وَاللَّیْلُ اَخْفَی لِلْوَیْلِ ازراه بیراهه و بیابان بجانب بلخ و شبرغان روان شد، و بآن ولایات رسید جمعی با و پیوستند، و میرزا فیدو که در بلخ بود متوهّم شده قصد او کرد و از طرفین لشکرها برانگیخته آورده، میرزا اسکندر تاب مقاومت نیاورد و مردم او متفرق شدند، خواست که تغییر وضع کرده از جیحون عبور کند و متوجّه اوزکند شود، شبهنگام چهرهٔ که محلّ اعتماد او بود فرار نمود و آن عزیمت فسخ کرده در بیابان سرگردان میگشت [بیت]

"نگاورانی در زیر زین در آورده چو ابرگاه مسیر و چو برگاه توان"

تا بجوالی اندخود رسید، حاکم آنجا امیر سیّد احمد ترخان که حضرت خاقان سعید آن ولایت با و عنایت فرموده بود خبر یافته استقبال نمود و شرف دستبوس یافته خدمات شایسته بجای آورده، امّا عرضه داشت به پایهٔ سریر

---

[1] رک بص ۱۲۷، [2] با: لویل، [3] فقط با: در برابر، [4] ۲ اک رس: تغیر، [5] ۲ اک: اوزکند، [6] رک: از ردی آنوشته شد، در با فقط مصراع اوّل را دارد باین طور: نگاورانی از پی رفتن بزیر الخ [7] ۲ با رس: آورد،

آن نواحی بودند مخالفت مینمودند، و میرزا پیر محمد از منزل راهرمز عبدالله پروانچی و عبدخواجه* و مولانا صنع الله را پیش ینبخ زاده[ه] توکل فرستاد و عهدنامه روان کرده پیغام داد که اگر انقیاد نمایند قطعاً متعرض عرض و سر و مال و ناموس ایشان نشوند و تذکار ما مضی نکنند و از جریمهٔ خاندسعید گذرد و اهالی آن ولایات را از آفات مصئون دارد و چون پیغام بامراء رسید مشورت کرده قرار دادند که بامستقبال بیرون آیند و میرزا پیر محمد در یک فرسخی شوشتر فرود آمدهٔ امراء باخزاین و پیشکشهای فاخر بیرون آمده شرف بساطبوسی دریافتند و بعواطف بادشاهانه مخصوص شدند، و میرزا پیر محمد در شهر شوشتر بدارالاماره نزول کرد، و چند روز بدولت گذرانیده عازم دزفول شد، و آنجا دو سه روز بوده مهمات سرانجام نموده متوجه حویزه گشت، و در کنار رود دِجهار دِ انگه اصول احشام کرد و اعیان اعراب جزائر مصحوب سید یونس و سید عبدالله پیشکشها نیکو فرستادند، و میرزا پیر محمد ممالک خوزستان را مسخر ساخته و بیات که از مضافات بغداد است تاخته بواسطهٔ تغیر هوا که سبب تب و موجب تعب بود - چنانچه امیر خاندسعید بر اس رحلت نمود - عنان دولت بصوب شیراز باز گردانید، و در آن ولایات معتمدان نشاند،

ه ک آ : راهرمیر، رس ، راهرمن عبدالله ، اک : ومیرعبدالله ؛ وشاید که " از منزل راهرمز میرعبدالله " باید خواند از انکه بقول حمدالله مستوفی (نزهه ص ۱۱۱) راهرمز را در ایامش " راهر " می خواندند،

ه ک : عیدخواه ، با رس : عبدالخواجه ، اک : عبدخواجه ، ه ک : زادهٔ

ه از روی آ ه ک : نشوند ، آ رس شل متن ، ه آ اک : ولایت ، ه آ : آفت

ه اک رس : بساطبوس ، ه آ : گذرانیده و ، ه ک : اصول واحشام ، با اک رس : اصول احشام

ه اک : حویزه ، رس شل متن ، با : ، ه بعدش فقط در اک + : افامن هل القری اذا یاتیهم باسنا بیاتا وهم نایمون ، ه آ : گروانند ،

ومیرزا سیدی احمد را بتسخیر ولایت حصار فرستاده بود، شاهزادگان پیش از انکه فرمانی باستحضار ایشان نفاذ یابد بار دوی اعلا آمدند و تربیت و نوازش یافتند، وشاه ملک آغا را که خاتون میرزا خلیل بود و عبدالخواجه بار دو رسانید و در زمان خبر آمد که خدایداد را چون دندان طمع در کام ناکامی شکست و کعبتین ایام بر مراد او نگشت میرزا خلیل را بند فرموده بسرعت تمام عزیمت هریت نمود، و موکب همایون بدولت و اقبال متوجه مستقر جلال شد، و پیشتر امیر علاء الدین علیکه را با امنای دیوان بضبط شهر و خزاین روان فرمود، و اکابر سمرقند تا رباط پایم آمده شرایط استقبال و مراسم تعظیم و اجلال بجای آوردند، و میرزا محمد جهانگیر و باقی امراء شرف دستبوس یافتند، و سابع عشرین ذیحجه دارالسلطنه سمرقند مستقر موکب همایون آمد، اکابر و اشراف دعا و ثنا به ادا رسانیده نشاط و انبساط نمودند، و آنحضرت همه را بتشریفات پادشاهانه و عنایات خسروانه رعایت و نوازش فرمود، و امیر شیخ نورالدین و امیر مبشر بشرف ملازمت مستسعد گشته در سلک امرای عظام انتظام یافتند،

ذکر قضایای فارس و عراق درین سال

میرزا پیر محمد بعد از ضبط ممالک عراق و فارس متوجه جویزه و شوشتر و سایر بلاد خوزستان شد چه امیر خانه سعید برلاس و شیخ زاده [و] توکل که حکام

ه آ آ : خزار ، سراس ، جزار ، اک : خوار ، ه ک : آمنای ، ه آ : سباط یام اک : رباط بام ه اک س ، ه ک : یافته ، آ مثل متن ،
ه ک : عنایت ، آ مثل متن ، ه پسر عم شیخ ، ه ک : بخورستان ، ه آ ارس : خواند ،
ه از روی آ ،

میرزا خلیل میکرد و باطراف ممالک ارسال مینمود تا تمام ولایت ماوراء النهر خدمتش را مسخر گشت،

چون این اخبار بعرض[1] حضرت خاقان سعید رسید موکب همایون بیست و یکم ذیقعده عازم ماوراء النهر شد، و آنحضرت امیر چرکس را پیش میرزا خلیل فرستاده بود، امیر خدایداد لوکر خود و نوکر[2] میرزا محمد جهانگیر را همراه چرکس فرستاده در رباط قتلغ[3] تیمور باردوی همایون رسیدند و عرضه داشتند که [امیر[4] خدایداد میگوید که من بندهٔ آنحضرتم و این صورت بنابر خدمتگاری بظهور آمده، اکنون بهر نوع که حکم شود بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید چون[5] تو چنین را با نوکر خداداد پیش او فرستاد و پیغام داد که حالا اختیاری نمانده و ما میسم هر چه پیراق باشد چنان خواهد شد انشاء الله تعالی، [امیر[6] آخدایداد باید که بی تردد متوجه گردد که عنایت پادشاهانه شامل احوال اوست، و آنحضرت ششم ذی حجه بلب آب رسید، ۱۰

و امیر شیخ نورالدین در وقتیکه اجازت جانب ماوراء النهر میخواست (۱۷۱ب)
عرضه داشته بود که هرگاه موکب همایون عازم ماوراء النهر شود من نیز به اردوی اعلی ملحق خواهم شد، و بهمان بلجار[7] به بخارا آمده، امیر خدایداد خبر یافت که امیر شیخ نورالدین به اردوی همایون میرود، از دارالملک سمرقند بر سم ایلغار سوار شد و بر سر شیخ نورالدین تاخت و مردم او را تاراج و مار ساخت و بسمرقند باز رفت،

و موکب حضرت شاه رخی از آب عبور فرمود و امیر خدایداد میرزا احمد میرک

---

[1] اک: مسلم، [2] آ اک ر س: بعزعرض، [3] اک ب:
[4] آ: قلع، ک: قتلع، [5] از روی آ با ر س، [6] ک: جوبن، با ر س:
حسن، [7] ک: توشی، تصحیح از روی آ؛ نیز رک به ص ۱۰۱ س ۲،
[8] اک: اختیاری،
[9] از روی آ نوشته شد، [10] آ: بخار،

ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال و نهضت همایون بسعادت و اقبال

چون میرزا خلیل سلطان شنید که حضرت خاقان سعید در باد غیس لشکرها جمع فرمود او نیز با لشکر فراوان بجانب کش آمد و آنجا خبر یافت که امیر خدایداد حسینی بکنار آب بنجند رسید، میرزا خلیل امیر الله داد و امیر ارغون شاه را باسه هزار سوار نامزد آن طرف فرمود و هر دو لشکر در حدود دیزاق * نزدیک هم رسیدند و چند روز در برابر * هم بوده، امراء از میرزا خلیل مدد طلبیدند، و میرزا خلیل با چهار هزار سوار ایلغار کرده از سمرقند گذشته در قریهٔ شیراز فرود آمد، و خدایداد آگاه شده روز خود را بمخالفان نمود و شب همه شب رانده روز دیگر نماز پیشین چون برق خاطف بمیرزا خلیل سلطان رسید و شعلهٔ حرب برافروخت، و سمرقندیان پریشان شدند، و میرزا خلیل سلطان بحصار ویران شیراز درآمد، و امیر خدایداد در زمان شیراز را گرفته او را بدست آورد، و این واقعه * سیزدهم ذی قعده وقوع یافت، امیر خدایداد امثله و احکام می نوشت و مهر

---

۱ از روی تا باب رس ، ۲ ک : حدوق دیزاق، با : حدود براق ، رس : حدود بیراق، تصحیح ازروی آ، دیزاق غالبا همان دیزک است که مذکور است در لیسترنج ص ۴۷۵ و ۴۸۸ و ترکستان در مواضع عدیده (رک به فهرست آن کتاب) ، و یاقوت ۲ : ۱۰۷ ک " الدیز کی ویقال الدیزقی " نوشته است، ۳ ک : ار برابر، با : برابر، تصحیح ازروی آ ، ۴ با ــــ ،

۵ آ با : خلیل سلطان ، ۶ ک رس : زود، تصحیح ازروی آ ، ۷ رس ــــ ،

۸ بعدش از باب چند اوراق افتاده است، ازین موضع تا ص ۱۴۹ س ۱۱ (در باب برزگی خرد نخمرد) را در نسخه ندارد ، ۹ آ : خدادداد ،

ذکر عزیمت ییلاق بادغیس و از انجا عزم ماوراء النهر

چون اوقات شریف ماه مبارک رمضان باتمام رسید و شرایط عید صیام که از کبایر (کذا) شعایر اسلام است بجای آورده شد و تیر اعظم شرف خانهٔ خویش را مشرّف ساخت شعر

باز فرّاش چمن یعنی نسیم نوبهار برچمن انداخت فرشی از پرند هفت کار

و باغ و راغ بگلهای رنگین تزیین یافته کوه و صحرا رشک نگارخانه چین شد، حضرت خاقان سعید فرزند دولت مند میرزا ابراهیم سلطانرا با مارت دار السلطنهٔ هراة باز داشته امیر جلال الدین فیروزشاه را ملازم او گذاشت و فرمان فرمود که امیر لطف الله و بابا تیمور [لطف الله یا تیمور؟] و امیر حمزه قتلو قوشبر حد سیستان رفته برخبر باشند، و موکب منصور پنجم ذی قعده بطرف بادغیس روان شد، و مثال همایون باحضار لشکر ها نفاذ یافت و باندک مدّتی سپاهی که حدّ آن در وهم نگنجد و عدد آن را میزان اندیشه نسنجد در ظلّ رایت نصرت آیت که مطلع آفتاب فتح و ظفر است جمع آمد، و درین اثنا بسامع جلال رسید که میرزا خلیل سلطان بدست امیر خدایداد حسینی* گرفتار شده و مملکت ماوراء النهر بهم برآمد،

۱ب آ : کبار ، ۲ آ ، ۳ ک ب : ص ۲۵ س ۶ ،

۳ب ۳ س : فرصتی ۴ ۳ س : خدادادحسینی ؛

* (یعنی خدادادپسرحسین رک به ظفرنامه ۱ : ۳۴) ،

دولت نزول اجلال فرمود ع چون آفتاب برج شرف را جمال داد

ذکر آمدن ایلچیان خطای[1] کرّت اول

هر سعادتمندی که حضرت حق جلّ و علا او را بلطف شامل خلعت اجتبا پوشانید و بر اصناف[2] [ف] برایا حاکم و آمر گردانید و آن دولتمند در سرّ آ و فرّ آ سرّاً و جهراً از حدود الٰهی تجاوز جایز ندارد و حق نعمت با فاضه عدل و احسان که زبدهٔ اعمال انسانست گذارد و با و فور استغنا و ظهور استعلا با فقا و تمام اعتراف آرد که لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ و یقین داند که از راه بشریت میان ذرّیت آدم تفاوتی نیست و تمایزی که حاصل است جز عطیت فضل ربّ الارباب که يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ نتواند بود، و استیفاء این دولت و استبقاء این موهبت برعیت پروری و مرحمت گستری میسّر گردد، هر آینه زمانه غاشیهٔ همّت [او] بر دوش نهد و گردون حلقهٔ اطاعت او در گوش کشد.

مقصود از این تشبیب و مطلوب از این تهذیب آنست که چون موکب همایون از یورش سیستان باز آمد ایلچیان پادشاه خطای که بهمت رسانیدن تعزیت حضرت صاحبقران [ورق ۲۷۶] فرستاده بود با بیلاکات و تنسوقات رسیدند و سخن پادشاه خود بعرض رسانیدند، و حضرت خاقان سعید دربارهٔ ایشان مرحمت و عنایت نموده اجازت مراجعت فرمود ما فی ک (۲۷۶ر)

---

[1] آ: ختای، ب آ: [illegible] [2] آ با رس: اغالی، [3] آ با آ: امتا،
[4] ک: اصنا، تکمیل نقطه از روی نسخ دیگر، [5] با ب آ رس: معدلت،
[6] قیاساً افزوده شد، [7] ک: کند، آ مثل متن،

گرفت، و فرمان[1] فرمود که بندها را شکستند، سه بند مشهور است که از عهد رستم بسته اند یکی بند[2] اشکک و دیگری[3] بند شهر و دیگری[4] بند بلغاغانی که محکم ترست همه را ویران ساخته روی به نهب[5] و غارت و تخریب عمارت آوردند، و از اثر بی عنایتی در مواضع و مزارع هیچ باقی نگذاشتند و با وجود غلهٔ بسیار در اندک مدتی قحط ارزان دیار برآمد و لشکر قیامت اثر[6] بولایت ویتین[7] درآمد و خرابی بسیار شد، و میرزا رستم که از عراق بدرگاه عالم پناه آمده بود و بنوازش[8] بادشاهانه اختصاص یافته فرمان همایون نافذ شد که باتفاق امیر مضراب بولایت زره[9] روند و همین طریق مسلوک داشتند، و چون آثار تسلط و اقتدار دران ممالک به نهایت رسید حضرت خاقان سعید عزیمت معاودت فرمود، و ایالت ولایت اوک به پهلوان جمال بکه[10] رجوع فرمود، و ولایت فراه بشاه اسکندر پسر شاه علی که در[11] شمایل او آثار مردانگی و انوار فرزانگی واضح و لایح بود مفوض شد، و چون ماه رمضان که اثر اوله رحمة و اوسطه مغفرة و آخره عتق من النار در حق آن وارد ست نزدیک رسیده بود آنحضرت اوقات فرخنده ساعات آن را از نقص[12] رخصت سفر صیانت نمود، و سلخ شعبان بسعادت و اقبال در مستقر

---

[1] تو، [2] ک آ: راسکک، با ب: براشکک؛ سیتان ص ۱۵۹ ح ۱: راسکک،
[3] کذا در ک ب؛ با س: یکی را، [4] آ: دیگر، [5] آ: بلغاغانی، با ب: بلغاغانی، س: بلغاغانی؛ سیستان (محل مذکور): بُلغان، [6] ک: بنهب، آ: بنهب،
[7] فقط ب ــ، [8] با ب: ویتین، س: دتین، ــ ذکری ازین ولایت در مظان نیافتم و یحتمل که تصحیف قزوین است (رایش رک به معجم البلدان ۴: ۳۰۷)، [9] ک: بنواش، [10] با ب س: بکم، آ مثل متن لامعنی این لفظ را ندانم،
[11] آ: از،
[12] فقط س: نقص،

جایز نباشد، بنابر آن صبری نمایم و بجمل حلم اعتصام می فرمایم ایشان نیز در نص فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ احتیاط تمام بجای آورند و بغور فرمودهٔ نحن الزمان من رفعناه ارتفع و من وضعناه انقضّ رسند

وچون آن جماعت عزیمت سیستان نمودند موکب همایون دایره وار گرد اوک درآمدند، و قلعهٔ آن را که بلاش مشهورست نقطه کردار و رمیان گرفتند، شاه نصرت پسر شاه محمد با فوجی بهادران سگزی بحصن اوک درآمده بجنگ وجدال بیرون آمدند و دلاوران لشکر منصور حملهاء بهادرانه پیش بردند، (۲۷۵ب) اهل حصار پشت بر دیوار استوار داشته چون آتش در حجر و عرض در جوهر ثابت و پایدار ایستاده جنگ را آماده بودند، لشکر منصور آب رود را از ایشان بازگرفته و ایشان بآب چاهی که در قلعه بود روز میگذرانیدند، چاخویان نقب زده آب چاه را نیز از ایشان ستدند، شاه نصرت که بحصانت حصار و مردان کار مغرور بود روی نیاز بر زمین تضرّع نهاده از سر عجز امان طلبید، و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده لشکر از پای دیوار حصار باز خوانده و دربارهٔ شاه نصرت عاطفت فرمود، و اهالی قلعه کاژونک (؟) و قلعهٔ [ ] گوین که از توابع اوک بود احوال قلعهٔ فراه و اوک مشاهده کرده ایشان نیز امان طلبیده بیرون آمدند و بمرحمت و عنایت مخصوص گشتند

وچون آن ولایات مسخّر و مفتوح شد رایات همایون بجانب زرّه در حرکت آمد، وچون بلب هیرمند رسید با آنکه شاه قطب الدین سعادت خدمت دریافت کسی نیز نفرستاد، آتش قهر بادشاهانه بالا

ع ک: ارتفع، ع ک: بسکری، ع ب: جاخویان، ع ب: کاژونک معجم البلدان (۴، ۳۱۹)؟
ع ک: از دوی آبثت شد، ع آ: کرین، با: رس: کوین، ع ک: بیرون آمده امان طلبیدند، آ: مثل متن، ع آ: وزه، ع ب: زره،

صاحبقران مشرف گشته بوده در ملوک ملوک و پرگنهٔ شاهان بحرمت روزگار میگذرانید وچون او برحمت [حق] پیوست مملکت سیستان براعقاب او مسلم داشته آمد وسخن غرض خواه و تمام در حق ایشان محل استماع نیافته، وچون ممالک تعلق بدیوان ما گرفت همچنان برقرار آن مملکت را بایشان عنایت فرمودیم، واز غایت اعتقاد و اعتماد که بر جانسپاری ایشان داریم شاهان فراه که مدتهاء مدید در لشکر ما بعید حضرت صاحبقران را کوچ دادند بر موجب مکتوب ایشان که ذکر یاغی گری شاهان بعرض رسانیدند سیاست فرمودیم، والحالة هذه مخالفت ازیشان غریب وعجیب مینماید، میباید که بعقل رجوع کرده تامل نماید که آخر این کار بکجا خواهد رسید، وایشان را از عادت معلوم شده باشد که عفو از زلت زیردستان وتجاوز از هفوات گنه کاران سیرت حمیده وسنت پسندیدهٔ ماست، باید که برخلاف گذشته متوجه درگاه عالم پناه گردند که در بارهٔ ایشان غایت عنایت ظهور خواهد یافت، حق علیم است، وکفی بالله شهیدا که ما قصد ملک وجان او نداریم وازانچه پیشتر بودند عزیزتر خواهند بود، واگر پند تنبیه از گوش غفلت برنگشاند واز خواب غرور بیدار نشوند واز [هوا جس خذلان و] وساوس شیطان روی نتابند هر آینه عواصف سخط در حرکت آید وآتش غضب زبانه زند، و برجمعی اخیار که نه باختیار درمیان آن اشرار بوده که در شریعت معدلت

لک: برکهٔ با: برکت، ها: جرکه لک آ: در نسخ دیگر دارد،

آ: با ها: کوچ ها، فقط با: نرسانند چون،

لک: ذلت، آ: سیر فقط آ: بالله لک: از روی آ نوشته شد،

لک: شیطانی، در نسخهٔ عواطف، بود اما بدبختانه ضبط نشد که در کدام نسخه،

لک: سخت، تصحیح از روی آ، لک: اختیار کرده، تصحیح از روی آ،

مواکب از اطراف و جوانب خندق میکندند و نقب پیش میبردند، و اهل حصار
(۲۷۵ و) نیز جنگهای مردانه [ورق ۲۷۵] میکردند، ده شبانروز بنوک پیکان جهان سوز
و زبان سنان شعله افروز آتش قتال التهاب و اشتعال داشت و چهار دیوار
آن حصار استوار چون چشم زره و خانهٔ زنبور شد، اهل قلعه دلایل عنایت
الهی و مخایل قدرت پادشاهی مشاهده نموده بعین الیقین بر ایشان روشن شد
که اگر از تیغ شاه جهان امان نجویند مجال تلافی و امکان تدارک نماند شاه اسکندر
نیال[1] تکین و پهلوان شمس دراز[2] و باقی نقبای قلعه از اوج رفعت بحضیض
مسکنت آمده امیر شاهملک را شفیع ساختند و شفاعت او محل قبول یافته
آنحضرت رقم عفو بر جرایم ایشان کشید، و چنان قلعهٔ که طریق استخلاص
آن بر خسروان جهان بسته بود گشاده شد، شاه اسکندر و سرداران قلعه بساط
بارگاه بوسیده آواز «إِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ»
بر آوردند، آنحضرت گناه ایشان را بذیل کرم پوشیده همه را تربیت و نوازش فرمود

وچون خاطر همایون از مهم قراه فراغت یافت عنان جهانکشائی[3] بصوب قلعهٔ
اوک[4] تافت و پهلوان شمس دراز را با معارف سیستان که از قلعهٔ قراه بیرون
آمده تربیت یافته بودند مجدداً خلعت پوشانیدند و بر سم رسالت پیش شاه
قطب الدین فرستاد، مضمون آنکه: همیشه عنایت ما شامل احوال
پادشاهان بوده، و شاه[5] شاهان ابوالفتح که بشرف ملازمت حضرت

---

[1] آ: بنال تکین، ر هس: بنالتکین، (ب: غیر واضح نوشته است) [2] فقط آ: ملک شمس الدین دراز، [3] فقط ک: نقیهای، [4] ب: رفعت سخوت (بجای رفعت)، آ ر هس: سخوت، [5] فقط درک [6] آ ر س: جهانکشای،

[5] رک به ظفرنامه ۱: ۳۶۲ س ۱ و سیستان خصوصاً به ص ۱۲۲ و ۲۱۵ و ۲۸۷ و ۳۲ و ۸۰،
[6] مذکور است در «واضح هدیه در پژوهش شاهرا»: ۶۶۷ / ۲ / ۳۴۸،

کوه را سنخ از بیم تیغ نشان بر حذر مینمود در آنجا ساکن بودند، جمعی بهادران سیستان و دلاوران زابلستان مثل هندو بوقا و محمود دشمن و محمود غوری و سیه سوار و محمود سیه سوار و عمر سیه سوار بکنار دیوار حصار آمده مستعد جنگ و قتال بر پشت دیوار حصار ایستادند، لشکر منصور را چون چشم بر ایشان افتاد جمعی از پهلوانان زمانه و بسیاولان درخانه که پلنگان کوه قتال و شیران بیشه جدال بودند مثل محمود شاه چهره و شاه محمود نکودری و یوسف عراقی و خداداد و حسین خلج و بایزید پندار (؟) ع

شیران جنگ جوی و پلنگان تندخوی

حمله کردند و از دیوارها گذشته پیاده در میان باغی در آمدند و کارزار تیر و کمان بریش و گریبان رسید و باهم برآمیخته بسیار گرز و شمشیر برهم ریختند، سیستانیان چون دست برد سپاه ظفرپناه دیدند فرار نموده در قلعه خزیدند ودم در کشیدند، امراء دولت و اعیان حضرت منجنیقها ساخته عرادها افراخته واز اطراف سنگها انداخته بحفر خندق و کندن نقب مشغول شدند، سر نقب بهدهٔ امیر مضراب، ویکی بهدهٔ امیر علی ترخان، ویکی بهدهٔ امیر حسن صوفی ترخان ویکی بهدهٔ امیر علیکه کوکلتاش، ویکی بهدهٔ امیر جلال الدین فیروزشاه ویکی بهدهٔ نوشیروان، ویکی بهدهٔ فرمان شیخ، ویکی بهدهٔ امیر سید علی ترخان، ویکی بهدهٔ امیر یوسف خواجه و امیر پکنه* و مولانا ابراهیم صدر، ویکی بهدهٔ امیر خاوندشاه، ویکی بهدهٔ امیر موسی شیخ و امیر محمد مشرف و جماعت سربداران، سپاه سپهر

---

۱ آ ب: بر، با، پر، ۲ بظنا هر محمود و همرایانی سیه سوار ند، ۳ یعنی خانهٔ سلاطین و امرا که در عرف هند دربار گویند (فرهنگ انندراج)، ۴ کذا در ک، آ و غیره: خدایداد، ۵ ب آ: پدار، ب: بندار، س: ننذار، — بیندار؟ بایندر؟ ۶ کذا در ک آ س، و شاید که کارد باشد، ۷ آ ب: کشید، ۸ ک: عرابها، تصحیح اندوی آ، ۹ ک ب: حل س، ۱۰ آ: ملک کنه، س: امیر کنه، نیز رک به ص ۹۵ ح ۱۷،

دارالسلطنهٔ هراة عاشر جمادی الاولی جنبش نمود بیت

برعزم نیم روز شهنشاه کامیاب لشکر کشید تیغ زنان همچو آفتاب

وچون موکب نصرت شعار بقصبهٔ اسفزار[1] رسید رای اعلی اقتضاء آن فرمود که لشکر منصور جیبا نمایند، صحرا در صحرا جوشن و برگستوان[2] بود و جهان در جهان خود و خفتان و پلارک وسنان نمود، آنرا در فشیدن آئینهای چینی در هر جانب خورشیدی لامع و از لمعهٔ تیغ وسنان در هر طرف برقی ساطع بیت

تو گفتی که روی زمین زآهنست زنیزه هوا نیز در جوشن است

سپاه ظفرپناه متوجه فراه گشته بحدود آن ولایت در آمدند، وشاه اسکندر نیالتگین[3] که والی آن ولایت بود قلعهٔ فراه را استحکام تمام داده بود، وحصار فراه در اصل حصنی حصین وقلعهٔ متین وساکنان آن بحصانت وجلادت مغرور گشته و مددگاران سیستان با آن غرور همداستان شده بودند، لشکر منصور چون قضاء مبرم برحوالی آن قلعهٔ محکم فرود آمد بیت

دزی بود با آسمان هم نورد نبرده کسی نام آن در نبرد

قلعهٔ پای برایوان کیوان نهاده وعیّوق در مقابلهٔ مواضع[4] مقابلهٔ آن از چشم فلک فتاده، وبا این رفعت مقام در غایت حصانت واستحکام، وهزار مرد کاردیده گرم وسرد روزگار چشیده که نسر طایر از زخم تیر ایشان بر خطر[5] بود و

---

[1] اسفزار، باب: رش، اسفزار، برای مراحل این سفرات تا اسفزار تا فره رک به ترجمه ص ۱۷۸،

[2] آ: پرستوان، [3] ک: ار، [4] آ: طالع، ص آ: نیالکتس، با: سیالکتیس، ب: دیالکتن رش: دیالکتیس، [5] برای وادی رک سیستان از جی. پی. ٹیٹ (G.P. Tate) کلکته ۱۹۱۰ء،

[6] آ: ب: رش: حصن، ص آ: موضع، ص آ: افتاده، [7] آ: رش: بر، با: ب: پر،

[8] ک: حذر، تصحیح از دی آ،

ورای آن تواند بود ممالک وخزاین ودفاین همه مبذول است واز انحضرت قبول مأمول، وچند روز بطوی وعیش گذرانیدند، میرزا ابابکر سلطان اویس را بادشاهی باستقلال دیده در خاطرش شعلهٔ حسد زبانه کشید ومعنی لا یجتمع فحلانِ فی شَوْلٍ ولا سَیْفَانِ فی غِمْدٍ بظهور پیوست، واز جا نبین وحشت ونفرت آشکارا گشت، میرزا ابابکر فکر گرفتن سلطان اویس داشت وسلطان [اویس] نیز بر لوح اندیشه [این] صورت می نگاشت، (۲۸۴ب)
میرزا ابابکر بسعی بسیار خود را از آن ورطهٔ خونخوار بیرون انداخت وعزم جانب سیستان باخود مقرر ساخت، ودر فصل تابستان روی به بیابانی نهاد که آب آتش فشان آن نمودار جحیم است وهوای هاویه سانش آیت عذاب الیم، وبحدود سیستان آمد، شاه قطب الدین بمقدم او شادمان گشته موکب او را باکرام تمام تلقی نمود وپنداشت که موافقت با او موجب استغنا از استرضاء حضرت خاقان سعید خواهد بود ومیان میرزا ابابکر وشاه قطب الدین عهود ومواثیق استحکام یافت، واستماع این اخبار سبب آن شد که عزم یورش سیستان مصمم گشت،

ذکر عزیمت خاقان سعید بجانب سیستان

حضرت خاقان سعید عزم یورش سیستان جزم فرمود ورایات ظفر آیات از

۱ک: توابد، با: خواهد، ۲ک: خملان، با: مخلان، ۳آ: عمد،
۴ فقط درک، ۵ آ: سینه، ۶ ازدوی آ و با و ب،
۷ آ: اندیشه، ۸ آ، ۹ با ب ر س: حضرت خاقان (بجای خاقان)،

کشادند، و قبّهاء خوب منظر مانند دُرجِ پُرگوهر و برج پُراختر برسم آیین تزیین دادند، ساقیان سیمین ساق ساغر زرّین بردست بلورین نهاده و بلعل شکر فروش هرطرف صلاء عیش درداده بیت

گفتی که لعل ناب و عقیق گداختست درجام زر زعکس رخ او شراب ناب

مغنّیان خوش الحان نواهای خسروانی در بزم آن خسرو ثانی میسرایید و آواز رُود و سرود بچرخ چنبری میرسانیدند[1]، و رامشگران زُهره طبع بزیر و بم چنگ وعود هوش ازدل و دماغ می ربودند[2] و دل وجان را فرح برفرح میفزود، و در هر جا[3] مجلس* بسان بهشت برین آراسته و ساقیان نازنین مانند حور عین نشسته و برخاسته[4]، چند روز متصل بعیش و نشاط و عشرت و انبساط اشتغال بود و حضرت خاقان سعید درباره خواص و عوام انعام و اکرام تمام فرمود و این جشن همایون در دارالسلطنهٔ هراة اواخر ربیع الثانی بخوبترین وجهی روی نمود

ع مجلس عیش و نشاط و خرّمی آراستند

ذکر احوال میرزا ابابکر بعد از واقعهٔ میرزا میرانشاه

چون میرزا ابابکر بسبب واقعهٔ پدر مغفور و انهزام لشکر مکسور در ممالک آذربایجان و عراق نتوانست بود عازم دارالامان کرمان شد و سلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس که بعد از پدر و برادر حاکم آنجا بود موکب اورا بتعظیم و اجلال استقبال نمود و گفت: ما بنده و بنده زادهٔ این خاندانیم اگر ما را نسبت[5] به فرزندان و فرزند زادگان حضرت صاحبقران خدمتی بدست برآید کدام دولت

---

[1] ب: رسانید، ی: رسانید، [2] آ: ربود، [3] آ: بگاه مجلسی، [4] ک: خواسته،

[5] ک: آذربایجان، آ: آبا: بنسبت

موکّد و قاعدهٔ مهمّد[1] بجای آرند، و فرمانِ همایون نفاذ یافت که اسباب طوی و مهتاج مهیّا گردانند، صیتِ [ورق ۴۷۴] این سنّت سامعان عالم بالا شنیدند و آوازهٔ (۴۷۴ و)
این جشنِ همایون باطرافِ ربع مسکون رسید، ماه که سیّارِ اقطار السموات و سیاحِ منازل و مقامات است طبل بشارت این سُور و کوس نشاط این سرور بر بام آسمان فرو کوفت، و عطارد که مستنبطِ علوم و مستخرجِ احکامِ نجوم است ارتفاعِ قوس النهار بدرجه و دقایق حاصل کرده طالعِ وقت مشتمل بر صعود دولت و سهم سعادت اختیار کرد، و ناهید که پرده سرای سراپردهٔ سپهر است زمزمهٔ چنگ بخرچنگ رسانیده نغمهٔ عود از سعود گذرانید و بحرکتِ شوق[2] فلک وار در چرخ آمد، و آفتاب چون ابر نیسان گوهر فشان و چون شاخ خزان درم ریزان شد و عقیق بخرمن[3] و یاقوت بدامن آورده لعل از خارا و دُر از دریا نثار کرد، و بهرام که سپهدارِ انجم و سالارِ کشورِ نجم است چون چاوشان بخدمتگاری برخاست و صفها از چپ و راست بیاراست، و سعدِ اکبر بر فرازِ شش پایه منبر خطبهٔ تهنیت به ادا رسانید؛ از برای دفع عین الکمال[4] و ان یکاد ورد خویش گردانید، و کیوان که پیر دراک و صومعه نشین قلّهٔ افلاک است عودِ قماری بر مجمرِ خورشید نهاد و طلسم دولت بر صفحهٔ ماه کشید؛ و در دار السلطنهٔ هراة بموضع باغ شهر خرگاههاء صد سری و هشتاد سری و خیمهاء سقرلاط و سایه بانهاء ابریشمین سر بثوق[5] افراخت و تختهاء زر و نقره بخوشهاء لعل و مروارید ترصیع و تزیین یافت، بساطِ نشاط از بخارِ عنبر غالیه سای شد و مجلسِ انس از بخورِ عبیر نافه کشای گشت، و بازارها و دوکانها بر مثالِ باغِ ارم خرّم و آراسته

---

[1] آ: مهد، [2] آ و غیره: شوقی، [3] ک: برخواست، آ: مثل متن،
[4] ب: کمال،

چند روز بعیش گذرانیده، و بعد از چندگاه سلطان شاهزاده را بحلّه فرستاد و تا آنجا بفراغت دادِ عشرت داد، و بادشاه احمد بر عادت معهود بشرب خمور و لذّت ولدان و حور مفطور بود، و آخر ماهِ شعبان شاه علاء الدوله را پسری آمد شیخ حسین نام نهادند، و سلطان بجهت طوی بطرف حلّه رفت و جشنی بزرگ مرتّب ساخته مدّتی بعیش مشغول بودند، و سلطان باز آمده زمستان در بغداد گذرانید و بهار فرزندرا طلب داشته بخوشوقتی بسر بردند ع

هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار

وقایع سنه احدی عشرة و ثمانمائه

ذکر جشنِ سُنّت ختانِ شاهزادگان

حضرت خاقان سعید بمقتضی سنّت نبوی علیه الصّلوٰة والسلام فرمود که فرزندان که عنوان صحیفهٔ شادمانی و جمال چهرهٔ کامرانی و میوهٔ دل و ثمرهٔ عمر بیت

دو گوهرِ کانِ بختیاری دو دُرّی برجِ کامگاری

غیاث الدوله و الدین میرزا بایسنغر و جلال الدین محمّد جوکی بهادر سنّت

لله ک آبا: خمر، باقی نسخ مثل متن، لله با: رس، منظور، لله واضح نیست از ظاهر عبارت گمان شعبان لله می شود اما اگر آمدن علاء الدوله در اواخر همین سال است تناقضی دارد با ص ۱۱۷ س ۱۱، شاید از اواخر سال (رمضان) مراد از اواخر باشد، لله ک آ و نسخ دیگر: جهت، لله از ساقط است در مصراع ثانی اکثر نسخ و در ک آ هم بعد تصحیح ظاهر نیست لله آ با رس: مقتضای، لله آ با رس: ـ لله با: محمود زنگانی، لله آ با رس: دوری، لله با: ـ لله ک آ: محمود، تصحیح از روی با ب رس و ص و کذا الصفار نسب نامه تیموریه که بعین پول مرتب کرده در شجرات بادشاهان اسلام مقابل ص ۲۷۸،

و دلاوران را تربیت فرموده اجازت داد، امیر بسطام بولایت خود اردبیل[1] رفته و با ساختگی تمام عازم عراق عجم شده بسلطانیه آمد، و پیشتر درویش حامد آشتی[2] را که در حسن مشارٌالیه بود برسالت پیش درویش قوچی که از قبل میرزا ابابکر کوتوال قلعهٔ سلطانیه بود فرستاد و با نواع استمالت دادٌ، اصلا مفید نیفتاد، و امیر بسطام از منتصف محرم سنه احدی عشر [۸۱۱] تا اواسط صفر بحرب و ضرب گذرانیده روز جمعه هفدهم صفر قلعه فتح شد، و همّات آنرا مضبوط ساخته کوتوالی آن را به برادر خود معصوم[3] داد، و امیر قرا یوسف امیر بسطام را انعام و اکرام تمام فرموده ایالت عراق عجم را برو مسلّم داشت،

حکایت سلطان احمد بغداد

سلطان احمد درین سال اعنی سنه عشر* باستحکام بارو و حفر خندق بغداد سعی و اجتهاد نمود، و او اخر شوّال شاهزادهٔ علاء الدوله ولد سلطان از حبس سمرقند خلاص یافته نزدیک بغداد رسید و سلطان استقبال نمود، و چون چشم او بر قرة العین افتاد از غایت اشتیاق پیاده شد و فرزند گرامی در پای پدر نامی افتاد و یکدیگر را کنار گرفته پدر او را دلداریها نمود و بشهر در آمده

---

[1] آ: اردوبیل، [2] با: اشی، ب: بهشی، آ: آتشی، ا: مشل متن، بظاهر این نسبت است به الیشت یا الیشتر رک به نزهه ص ۱۰۷ ح ۴، [3] آ: قپیل، [4] فقط در ک این کلمه را بالای سطر افزوده است، [5] با: رس: نوید داد، [6] ب: بهشی: امیر معصوم، [7] ب: ـــ، [8] رک به ج ۳ ص ۱۱۸، [9] با ب: رس: برای شجرهٔ نسب علاء الدوله پسر سلطان احمد رک به زنباد ص ۲۵۳، و برای ذکر اسیری وی به یزدی ۱: ۶۳۸ و ۶۴۱، [10] آ: ـــ، [11] آ: نامی [12] آ: کرامی،

معزّالدین میرزا امیرانشاه[1] را در نوشت و دبیر تقدیر[2] منشور فنا بنام او نوشت

بیت

او نیز گذشت ازین گذرگاه آن کیست که نگذرد ازین راه

میرزا آبابکر* عزیمت هرزیمت نموده بسلطانیه رفت و ترکمانان غنیمت فراوان گرفتند و ترکمانی سر سلطان سعید شهید میرزا امیرانشاه را پیش قرا یوسف* آورد، قرا یوسف تهرکرده فرمود که گردنش زدند و سر پادشاه سعید را بابدنش بعزّت تمام شسته* در سرخاب مدفن[3] ساختند، و بعد از مدّتی شمس غوری نام در صورت درویشان استخوان او را بماوراء النهر رسانیده در قبّة الخضراء کش مدفون شد ع گنج خاکست گنج را مسکن

صبح اگر درین واقعه جامه دریده صادقست و ماه اگر درین حادثه چهره خراشید مُحِقّ، سحاب اگر درین غم بجای آب خون بارد سزاست و دریا اگر درین ماتم کف بر سر آرد روا، آفتاب را مهر نشاید خواند که بعد از و برافروخت. و شفق را[4] مشفق نباید گفت که دلش بر و نسوخت، و [امیر] قرا یوسف میگفت که اگر او را زنده پیش من می آوردند بواجبی رعایت او میکردم، و قرا یوسف برین فتح نامدار سجدهٔ شکر حضرت پروردگار بجای[5] آورده و امرا

---

[1] بعدش فقط در آ + : کورکان ، [2] آ : تدبیر ، [3] ک : اکبر

[4] آ ب : امیر یوسف ، با ر س : امیر قرا یوسف ،

[5] آ : شسته بابدنش ، با ب ر س : بعزت بشسته بابدنش ،

[6] با : مدفون [7] در آ ' اگر ' را بعد ' ماتم ' آورده است ،

[8] فقط ک ، [9] فقط آ ، [10] آ ب ر س : بجا ،

هزار سوار و پیاده پیش قرا یوسف* جمع شدند و بیست و چهارم ذی قعده در منزل سرودرود* تلاقی فریقین واقع شد میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته از طرفین روی بحرب آوردند بیت

دلاور قرا یوسف نامدار بهیجا درآمد چو اسفندیار

امیر بسطام در میدان تاخت و دو کس را ناچیز ساخت و پیر عمر و پیر مرید بگیرد و جلال الدین خلیفه چند کس را زخم رسانیده گریزانیدند، میرزا ابابکر از مشاهدهٔ این حال بیت

بغرّید بر سان ابر بهار چو شیری که بیند بمیدان شکار

ترکمانان را که پیش آمده بودند گریزانیده جلال الدین دیزک را بالقتل آورده ولشکر طرفین چنان برهم تاخت که غالب از مغلوب کسی باز نشناخت شعر

زتبریز تا دامن سرودرود روان گشت خون سپاهی چو رود
زبسیاری کشته در کارزار نبود هیچ کس را مجال گذار

میرزا ابابکر چون شیر گرسنه و گرگ درنده از هر طرف می تاخت و مرد (۲۷۳ب)
می انداخت و بر هر طرف که حمله می کرد* ع اگر بر فریدون زند پیش برد
بعد از زمانها که در دریای قتال غوطه خورده بود چون بمقام خود باز آمد سپاه را برهم زده دید و در میان گیرودار و اثنای کار زار قضا بساط سلطنت پادشاه

---

۱ آ ب: امیر یوسف، با رس: امیر قرا یوسف، ۲ ب: سرود، با رس: شرود، برای سرودرود رک بلیستر نیچ ص ۱۶۳،
۳ آ: اسپندیار، ۴ با رس: گذرانیدند، ۵ با رس: زیرک،
۶ با رس: منزل، ۷ آ: کرک، ۸ آ: شیر
۹ فقط ک ـ ـ، ۱۰ با ب رس: کرد،

کرد و از قزوین برود[1] بار رفت، میرزا ابابکر بقزوین آمده خواجه شرف‌الدین خالدی[2] و سید عزالدین را باجمعی بطلب لشکر الله فرستاد و ایشان اورا امین ساخته بقزوین آوردند، و میرزا ابابکر مال خطیر بروحواله کرد چنانچه بشکنجه هلاک شد، و میرزا ابابکر اواسط جمادی الاولی بسلطانیه آمده دوشب درمیان باردیل رفت و آن نواحی را سه روز غارت کرده غنایم بافراوق[3] رسانید، و مراغه را نیز غارتیده[4] لشکریان با عورات و اطفال بی رسیمها کردند، و در چیچال[5] قشلاق فرموده لشکر بکردستان فرستاد تا غنایم[6] بسیار آوردند، و تابهار آنجا بعیش گذرانید و در انجا شنید که امراء جاوُنی قربانی نوروز و عبدالرحمن با پنجهزار سوار از طرف سمرقند براه خوارزم و مازندران بجرجان و دری رسیده اند، میرزا ابابکر قاصد فرستاده همه را استمالت داد و ایشان در توابع دُرگزین باردوی او ملحق شدند و مجموع بانعام اکرام مخصوص گشتند، و با ایشان در باب امور ملکی مشورت نموده رای برآن قرار یافت که عازم آذربایجان شده آن مملکت را از ترکمانان[7] مستخلص سازند و عزم تبریز کردند، و از انطرف [امیر[8] قرا یوسف آگاه شده شانزدهم ذی قعده بشنب غازان آمده و تبارزه گرداوخندقی کندند و امیر بسطام جاگیر با برادران منصور و معصوم و پسرش اخی[9] فرج * و امیر حسین سعد و برادرش محمد[10] تا قریب بیست

---

[1] یعنی قصبهٔ دیلم، رک به لیسترنج ص ۱۷۳، [2] آ: خالد، [3] آ: باغروق (در بآ ب س ه س هم اغروق نوشته بجای افروق) [4] آ: غارت کرده، [5] ک آ: لشکریانرا، [6] ک ب: جیجال، آ: جهچال، بآ: چجال، ه س: حمال؛ برای سلطان آباد جهجال (در کردستان) رک به نزهه ص ۱۰۷، لیسترنج ص ۱۹۳، [7] آ: خنیمت، [8] ه س: جانی، [9] بآ: قرمانی، [10] آ: ترکمانان، [11] ازروی آ، [12] آ: امیر فرج، [13] کذا ایضاً در آ،

دَرگُرزین[1] کُشته[2] بقروق ارغون رفت وچندگاه آنجا ساکن بود، ناگاه خبر آمد که شکر الله جمال الدین بلغر[3] بردی بیگ وشرفشاه طاری او اخر ذی حجه شیخ[4] حاجی عراقی راکشتند، میرزا ابابکر طبل بشارت فرمود واز قروق[5] ارغون براه سُجاس بگوزل دره آمده ویک دو ماه آنجا بوده، شکر الله شرف دستبوس یافت و بمنصب[6] عالی وزارت مشرف شد، ودرین اثنا خبر عزیمت [اشیم] قرایوسف بجانب سلطانیه محقق شد، میرزا ابابکر درویش قوشچی را باد ویست مرو جلد در سلطانیه گذاشته از چلکاء[7] ری بپای کوه دماوند رفت وتابستان آنجا گذرانید وامیر قرایوسف وامراء ترکمه[8] بسلطانیه آمده یکشب آنجا بودند، روز دیگر سلطانیه راغارت کرده مردم اوراخانه کوچ تبریز ومراغه وارد بیل بُردند، ودرین ولا سلطان معتصم پسر سلطان زین العابدین بن شاه شجاع که دخترزادهٔ سلطان اویس[9] بود از صدمت حضرت صاحبقران فرار نموده باز آمد وپناه بقرایوسف* آورد وقرایوسف* اورا تربیت فرموده بهمدان ولرستان فرستاد وخود به تبریز رفت، ومیرزا ابابکر خبر مراجعت قرایوسف شنیده عازم سلطانیه شد، ودرین ولا دانست که شکر الله بلغر با امیر سید رضا[10] کیاء حاکم گیلانات بیعت

---

[1] آ: درکرن، [2] ک: گذاشته، تصحیح از روی آ ب رس، وص ۹۷،

[3] با: بلغر، رس: یلغر، [4] مذکور است برص ۴۸،

[5] آ با ب: غروق، رس: فرق، برای این موضع که در کوه سجاس بود رک به نزهة القلوب ص ۶۴، [6] آ: بعالی منصب، [7] از روی آ ک: جلگاه، با: جلکار، [8] با رس: ترکمان، [9] رس: ویس ـ م ۷۵۶، رک برایش و برای معتصم به زمباور ص ۲۵۳ بعد، والده معتصم بنت شیخ اویس جلایر بوده، برص ۱۶۴ ذکر گشته شدن معتصم می آید،

[10] آ: بامیر قرایوسف، ب: امیر یوسف، پارس: امیر قرایوسف، [11] آ ـــ،

وبهمراه[1] ایلچی بخراسان فرستاد، اما چون بندیان از بلوک برآن[2] گذشتند[3] بندها شکسته[4] و محافظان رابسته گذاشته سرخود گرفتند، ومیرزا پیر محمد خاطر از معامله کاشان وجرباد قان وسایر بلوکات اصفهان بلطف وعنف جمع فرموده عازم اصفهان شد، وغلهٔ اصفهان باآنکه آفتاب بسنبله رفته بود از جهت بلای وبا ناقوزویده* مانده بود، چون میرزا پیر محمد قدم مبارک در شهر نهاد از ملال و بیم اثر نماند و دیگر باره شهر معمور شد، ومیرزا پیر محمد فرمود که دفترهای مالی و خراجی[5] را تمام ورآب شستند، واصفهان رابفرزند خود میرزا عمر شیخ داد وامیر سعید برلاس وشیخ محمد جوان[6] و فاضل[7] رابپیش اوگذاشت، وضبط مال دیوان راکخواجه مظفرالدین مسعود نطنزی[8] رجوع [فرمود][9] و شیخ یساول راسکومت کاشان فرستاده بشیراز معاودت فرمود، ودر مستقر دولت آرام یافت،

ذکر محاربهٔ میرزا ابابکر وامیر قرا یوسف[10] وکشته شدن معزالدین میرزا امیرانشاه کورگان

سابقاً مذکور شد که میرزا ابابکر چند نوکر معتبر خود را [ورق ۲۷۳] در موضع (۲۷۳ل)

---

[1] آ بب سهس : بهراه ، [2] آ : پراهان ، سهس : براهان ، برای برآن ، رک به نزهة القلوب ص ۵۱ و بستر بیخ ۲۰۶ ، [3] ازروی آ ، آ بب سهس : بندها راشکسته ، [4] آ بب : نادرودده ، [5] آ آ بب درس : خارجی ، [6] آ بب درس ـــ ، [7] آ : فاصل ، [8] آ بب : نطنزی ، سهس : نظیری ، [9] ازروی آ بب سهس ، [10] بعدش در آ + : ترکمان ،

و شیخ محمد جوان و صدیق سپرده در جوانغار خواجه حسین شربت دار با امرای نامدار مقرر شد، و از طرف میرزا رستم در قول سلطان شاه و قاضی احمد صاحبی بود، و در جوانغار صادر افلن و میرزا اسکندر، و در برانغار میرزا رستم و امیر حسن جاندار قرار یافت، چون هر دو صف در برابر ایستادند میرزا رستم تعجیل نموده بر لشکر فارس حمله کرد و بهادران طرفین و دلاوران جانبین در یکدیگر افتاده داد مردمی و مردانگی دادند، عاقبت اصفهانیان روگریز نهادند، میرزا رستم بکاشان آمد و امیر حسن جاندار و فرزندانش و سلطان شاه و محمود آقبوقایی ملازم بودند، میرزا رستم ایشانرا در کاشان گذاشته خود با فرزندان متوجه خراسان شد و شرح آن آید انشاء الله تعالی، و میرزا اسکندر نیز عزیمت خراسان نمود،

میرزا پیر محمد چون انتقام خود کشید فرمان فرمود که هیچ آفریده را با کسی کار نباشد و غیر آنکه در روز جنگ فرود آورده اند متعرض نشوند، اصفهانیان چون مژدهٔ امان شنیدند فوج فوج و قشون قشون میرسیدند و میرزا پیر محمد چنانکه عادت پسندیدهٔ او بود همه را نوازش و تربیت [می‌فرمود]، و لشکر فارس چند روز در مرغزارهای شهرک و گندمان نشستند تا اولاغان فربه شدند، و امیر حسن جاندار بیچاره وار با فرزندان از کاشان پیش میرزا پیر محمد آمد و در همان ولا ایلچی حضرت خاقان سعید رسید و خبر گریختن ایشان رسانید، میرزا پیر محمد مجموع را بند فرمود و محمد قبجاقی و عیسی تکاول (کذا) را بدرقه تعیین نمود

---

۱ فقط ک: ساعدی، ۲ آ: ۳ آ رهش: آقبوقاسی، با: آقبوقا، ب: اقبوقایی،
۴ رک به ۱۳۶، ۵ فقط در رک، ۶ با: مرغزار، ۷ رک به نزهة القلوب ص ۱۸۵،
۸ آ: الافان، ۹ آ، ۱۰ آ: قبجاقی، ۱۱ آ: تکاول، ب رهش: لکاول، با: دکاول،
(اگرچه لکاول قریب است و تکاول را در کتب لغه نیافتم اما صورت این کلمه در رک و آ موید بکاول نیست)،

نموده اورا گرفتند و سر بی مغز او که آرزوئی[1] گاه داشت پُر کاه کرده بدار السلطنهٔ
هراة فرستادند قطعه

تیغت زکلهٔ سر بی مغز دشمنان نسرین چرخ را چو هوای استخوان دهد
هر سر سبک که با تو زبان آوری کند ایام گوشمال بگرز گران دهد

(۲۷۲ب) و اهالی آن ولایت[2] بستر[3] فراغت آسوده در دعای دوام[4] دولت[5]
افزودند،

حکایت ممالک فارس و بلاد عراق عجم

میرزا پیر محمد عزم انتقام سال مقدم مصمم گردانیده اکلکاء فراوان بلشکریان
داد و بیراق[6] تمام آهنگ راه عراق و اصفهان کرد، و میرزا رستم بغلبهٔ سال
مقدم مغرور شده آمدن امیر حسن جاندار و فرزندان نامدار او موجب ازدیاد غرور
گشت، و دران ایام بسبب طاعون بسیار[7] از اهالی اصفهان فرو رفتند، و میرزا
رستم در ییلاق گندمان خبر لشکر فارس شنیده جمعی اورا بصلح دلالت کردند و او
از روی عجب گفت "جمعی کاروانیان شیراز از برای ما تبرکات می آورند"
میرزا پیر محمد نزدیک رسیده میرزا رستم اغروق را گذاشت و دو فرسنگ پیش رفته
و موضع جنگ اختیار کرد و فردا آمده قراولان طرفین یکدیگر را دیده آن شب تا روز پاس داشتند
علی الصباح میرزا پیر محمد طنطنهٔ کوس حربی ساخت و از نفیر بوغ و هیبت کورکار زلزله
در گنبد گردون انداخت و صفوف لشکر آراسته در برانغار جلبانشاه[8] بر الاس که رستم زمان بود و
و طاهر [بن][9] امیر سیف الدین را باز داشت و قول را با امیر سعید بر الاس

---

[1] ک: آرزوی کاه داشت؛ با ب: سر بی مغز؛ [2] ک: آرزو کاه بود، [3] با ب: ولایت؛ [4] ب: بستر؛ [5] ب: دولت ابد
مقرون، [6] ب: فرودند، [7] آ: براق، [8] آ: بسیاری، [9] آ: جلبانشاه، [10] فقط در ک ؛

سعادت بیاساریده[1] برادرش و احمد آقبوقا را آزاد کردند و جهانملک و نمدک را امیر چرکس در ماخان گرفته مقید بجانب هراة فرستاد و در چهل[2] دختران شربت فنا چشیدند ع اینست سزای هر که عصیان ورزد[3]

و امیر حسن جاندار و پسرش یوسف جلیل[4] از راه بیابان طبس با صفهان پیش میرزا رستم [رفتند[5]]، و سلطان بایزید را در حوالی جام گرفته بشفاعت میرزا ابراهیم سلطان جیوة یافت ع عاصیان را از شفاعت هست[6] امید نجات انه جواد کریم،

ذکر آمدن پیر علی تاز بحدود بلخ و قتل او

میرزا قیدو از بلخ قاصد فرستاده عرضه داشت که پیر علی تاز باز مردم جمع کرده و از بدخشان مدد یافته متوجه بلخ است، حضرت خاقان سعید بهادران نصرت شعار برسم ایلغار نامزد آنطرف فرمود و لشکر منصور در حوالی بلخ به پیر علی تاز باز خوردند و در حملهٔ اول پیر علی تاز سر خود گرفته بدخشانیان بولایت گریختند، سرداران هزارهٔ پیر علی[7] مشورت کرده گفتند تا این خمیر مایهٔ فساد در میان ما خواهد بود یاغی گری کم نخواهد شد اتفاق

---

[1] آ: پاساق،
[2] ببَ ساس: جل، با: چل،
[3] با: ورزید، [4] با: خلیل، [5] از روی با ببَ ساس
[6] ببَ: بیست، [7] بعدش در فقط آ + : ساؤف رحیم
[8] در با ساس بعدش + : خود،
[9] با: در هم پیر علی،

غیاث الدین این حشو یاترا در دفتر خود بار نکرد و تیولات اتراک را یکی در چهار تبسیر گرفت و همه را از خود رنجانید بلکه با اولوالامر عاصی گردانید ، فذلک این حساب بآن مفضی شد که چون این دفتر بعرض همایون رسید و حضرت حواله دار و مال نباشد بی عرضی باید کشید ، جمعی نادانان بر عصیان متفق گشتند ، و در سلخ ذی قعده امیر جهانملک با خویشان و امیر حسن جاندار با پسرش یوسف جلیل و سعادت بن تیمور تاش با برادر و بهلول بن بایا تیمور (کذا) و سلطان بایزید عثمان و نمدک با یکدیگر عهد کردند که قصد حضرت خاقان سعید کنند ، اما چون عنایت پروردگار نگهدار آنحضرت بود شمهٔ ازان معنی معلوم فرمود و امیر مضراب را که از جانب سیستان آمده بود طلب داشته ، مخالفان دانستند که سخنی بسمع اعلی رسیده ، خواستند که بلشکری که عازم سیستان بود ملحق شوند ، بدین عزیمت بطرف جزملنگ رفتند ، آنحضرت با جمعی بهادران که ملازم رکاب همایون بودند سوار شد ، و امیر مضراب بعاصیان رسیده جنگ سخت در پیوست و مضراب بهادر را زخمی عظیم [بر رو] رسیده بشهر در آوردند و آن بیعاقبتان از آب کارزو باز گذشته آب را حصار ساختند و آنحضرت برین طرف آب ایستاده لشکری که نامزد سیستان بود دوجوق جوق به بندگی حضرت می پیوستند و جماعت عاصی هریک بطرفی جستند ، سعادت بی سعادت را با برادرش و احمد آقبوقا را قشونیان امیر حسن صوفی ترخان در باد غیس گرفته آوردند و

ب آ رس : اولی الامر ، ب : اولی العزم ب آ رس : شدند ،
آ : نادان ، ب آ رس : جزفلنک ، آ مثل متن ، آ : زخم عظیم ، با رس : زخمی ، فقط ک ب : کاروبار (؟) آ و نسخ دیگر : دولت
ب رس : اقبوقا ، آ : صوفان احمد صوفی ،

ذکرِ عصیانِ امیر جہانملک و جمعی که با او موافق بودند و مآل حالِ ایشان

امیر جہانملک پسرِ امیر ملکت[1] برادرزادهٔ امیر خاری[2] از قبیلهٔ قوچینیان[3] بود و در زمان طفولیت حضرت خاقان سعید ملازم بود و بدقایق خدمتگاری و رقایق جان سپاری منوعی قیام نمود که قرین اعزاز شد و از اقران ممتاز گشت، چون سریر سلطنت عالم بوجود آنحضرت مشرف و مکرم شد جہانملک [ورق ۲۷۲] در میدانِ خدمت گوی (۲۷۲ل) سبقت از همگنان ربود و چون قصه امیر سید خواجه واقع شد موجه و منصب او بجانب جہانملک[4] تفویض رفت و اوامر و نواهی او در وصل و فصل احوال و فرع و اصل اموال مُطاع و مسلّم شد، از شراب قوت دولت و مستی قدرت حکومت دماغ او مخبّط گشت و سر از ربقهٔ اطاعت و روی[5] از قبلهٔ مطاوعت برتافت و سبب جزوی آن بود که چون[6] آنحضرت از مازندران لشکری بجانب سیستان مقرر می فرمود و با حضار لشکرها مثال داده بود[7] و خواجه غیاث الدین سالار که صاحب دیوان ممالک بود مصدوی پرداخته و دفتری ساخته می نمود و بنام امراء و ارکانِ دولت دفعه دفعه جمع کرده بهر بیضهٔ مرغی و بهر منی گوشت گوسفندی و بهر یکمن جَو و من و بهر تویرهٔ کاه و خرواری بر نسخهٔ تقریر نوشته بود و دران سال اجناس قیمتی تمام داشت و خواجه

---

[1] ک: بلکت، ب: مملکت، تصحیح از روی آ، نیز رک به ص ۳۲ ح ۱، و یزدی ۱: ۶۵۰ س ۸، [2] با: حماری، ب س: خماری (ر: خطا، خماری صحیح است)، رک به یزدی ۱: ۲۱۶ س ۹)، [3] آ ب: قوحینان، س: قوحسان، [4] با س، امیر جہان ملک، [5] با س: کردن، [6] با ب س، [7] ک رک به دستور الوزرا ص ۳۴۳، [8] آ: دبر، [9] آ،

سپاه ظفر پناه راه فرار پیموده بجانب رستمدار رفت، و موکب همایون متعجیل روان شده ماه رایت خورشید فراز افق صحراء استرباد طالع شد و مملکت مازندران دیگر باره مضبوط و محفوظ گشت و فتح تا مها باطراف ممالک روان داشته چون[ه] توجهین را بجانب سمرقند پیش میرزا خلیل سلطان ارسال فرمود* و قلعه استراباد را محکم ساخته کوتوالی آن برابولیث مقرر شد و قلعه شاسمان را عمارت نموده شیخ سلطان را بحافظت آن گذاشت و مهمات مملکت استحکام یافته کلیات سلطنت انتظام گرفت بیت

نظام حال زمان* و قوام کار جهان تمام گشت باقبال شهریار جهان

و قشلاق دار مازندران براق دیده مرتضاء اعظم امیر سید عزالدین هزاره جریبی بسعادت ملازمت مشرف گشت و عنایت آنحضرت که همیشه شامل حال ساداتست بود خطه دامغان را سیورغال او فرمود، و مقالید امور و نواهی جمهور مملکت مازندران ضمیمه دیگر ممالک فرموده بنواب کامیاب شاهزاده عالیجناب میرزا الغ بیگ باز گذاشت و عنان جهانکشای بصوب خراسان معطوف ساخته لشکرها را اجازت فرمود، و شکارکنان از طرف سرخس در آمده تاسع ذی قعده مستقر دولت و سریر مملکت* یعنی دار السلطنه هراة از شرف پای بوس آنحضرت عزت و جلال و سعادت و اقبال یافت،

ه‌ک: جوهین، آ: چوپین، با: جونین، ب: جوپین، ر‌س: حوهین،

ه‌با ب ر‌س: تعیین فرمود، ه‌آ: لیس، ه‌آ: ساشما، با ر‌س: شماسان،

ه‌آ: حال جهان، با ر‌س: کار جهان، ه‌آ: از، ه‌آ: مرتضی، ه‌آ: هزارة،

با ر‌س: هزار، ه‌آ، ه‌آ: دامقان، ه‌آ ب، ه‌آ: داد، ه‌آ،

همایون نافذ شد که امیر مضراب بسرحد سیستان و گرمسیر رفته قشلاق آنجا کند وشاه زاده نوردیدهٔ دولت ونهال باغ سلطنت ابوالفتح ابراهیم سلطان را دردارالسلطنة هراة گذاشته امیر نمدک را پیش او باز داشت، وموکب همایون هژدهم جمادی الآخر بمنزل بشتو فرمود، ودر قصبهٔ کوسویه لشکرها را تعیین نمود که هرکس براهی رود، نهضت حضرت خاقان سعید براه جام ومشهد قرار گرفت، وامیر حسن جاندار وامیر فیروزشاه وامیر شیخ علی حنک وامیر عجب شیر براه زاده ومحولات رفتند ورایات نصرت آیات بموضع طرق مشهد مقدس رسیده امیرشاهملک بعز بساطبوس فایز شد، وآنحضرت شرایط قبهٔ مقدسهٔ منوره بجای آورده واستمداد نموده برایکان رفت وآنجا بعرض رسانیدند که خراسانیان از پیرپادشاه جدا شدند، ومیرزا الغ بیک کورگان در قصبهٔ خوجان شرف دستبوس یافته آداب طوی وپیشکش بجای آورد، ودر منزل خواجه قنبر امیر یادگارشاه ارلات وامیر شیخ لقمان برلاس وامیر علیکه کولتاش بالشکرها بادغیس وسرخس ومرو وماخان و سایر آن ولایات رسیدند، وابومسلم سپرله امیر اورچ قرا از طرف مازندران آمده عرضه داشت که پیرپادشاه از آوازهٔ

لـ فقط ب ـ ۲ک : زاده ۳ک : شبرتو ، رس : تشریف ، آ مثل متن،
۴ آ : لشکرها جمع نموده، ۵ آ : حک ، با : چنک ، ب : حبک ، دس مثل متن،
۶ک : زاده ، با : راده ، ۷ با رس ـ ، (در ک بساطبوس بجای بساطبوسی ، آ مثل متن) ،
۸ک : آداب وطوی ، آ مثل متن، ۹ با ب رس ـ ،
۱۰ کذا در جمیع نسخ وبظاهر همین صواب است نه ماجان که لیسترنج (ص ۴۰۳) تجویز نموده،
۱۱ آ ـ ،

بصوب دارالسلطنة هراة برافراخت ومنتصف ربیع الآخر بستقر دولت باز آمد

خجسته بادبتابید ایزد متعال وصول رایت حضرت بستقر جلال

وامراء که بطلب پیر علی تازرفته بودند باو رسیدند وآتش قتال برافروخته، پیر علی رایت ضلال برافراخت اما ع عاقبت جز فرار چاره ندید

رخسار امید تیره وچشم اهل خیره روی بعقبهٔ هندوکش آورد وامراء ع

مظفر ومنصور باز آمدند

واز تقدیر الهی دران معارک امیر علی بیگ که نوکر نیک حضرت بود سعادت شهادت یافت، وفرزند او امیر عبدالعلی سالها در سلک معتبران انتظام داشت، وامیر جهانملک نسق مهمات ولایت بلخ وایالت میرزا فیدو نموده واهل شر وفساد را کوچانیده وموافقان پیر علی تازرا بیاسا رسانیده باز آمد،

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مازندران کرت ثانی ا

(۱۷۱ب)

چون موکب [همایون] حضرت خاقان سعید از یورش بلخ بدارالسلطنة هراة رسید نوکر میرزا الغ بیگ آمده عرضه داشت که پیرپادشاه مردم او باش وخسایش الناس ومردم جاتوفی قربانی وتوکلی راجمع کرده وبمازندران آمده قلعهٔ استرباد را محاصره دارد وشمس الدین علی جمشید قارن که بموجب حکم کوتوال آنجاست در مضیق ضرر ومعرض خطرست، چون این حکایت عز استماع یافت فرمان

۱ب: بیت، آ: ـــ ۲ فقط درک، ۳ فقط ک، عبدالعلی، ۴ آ: رسانده، ۵ آ: رس:

کرت ثانیه، ۶ از دوی آ تا ب رس، ۷ ب: خناس، ۸ رس: جانی، ۹ تا ب رس ـــ ۱۰ آ: ضرفر،

الله داد فرستاده پیغام داد که ما با خلیل سلطان برهمان عهدیم، امراء رفته و با امیر الله داد سخن گفته باز آمدند، و آنحضرت امیر فرمان شیخ را پیش میرزا خلیل فرستاد که فرزند سعادتمند بیکی کا سَدَادَ اللهُ عِصْمَتَهُ را بیاورند، و امیرزا خلیل سلطان مصحوب امیر قتا شیرین ایلچی فرستاده شانقار و پیشکش بسیار و بیلاکات بادشاهانه روان کرد، درین اثنا خبر آمد که پیر علی تاز در یکه النک نشسته، آنحضرت امیر مضراب و امیر توکل برلاس و امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علی بیک بکاول را نامزد آن طرف فرمود و فرمان اعلی نفاذ یافت که قلعهٔ هندوان بلخ که مدت سی و نه سال بود که حضرت صاحبقران در مبداء پادشاهی آنرا خراب کرده بود معمور سازند، و لشکری و رعایا چند گاه باهتمام تمام بعمارت آن تل خاک مشغول شده معمور ساختند، و ایالت ولایت بلخ را بمیرزا قیدو که فرزند ارجمند شاهزادهٔ سعید شهید میرزا پیر محمد بود تفویض فرمود و امیر شمس الدین اوچ قرا و امیر توکل برلاس را که نوکران آنحضرت بودند بمیرزا قیدو داد، و امیر جهانملک را فرمود که چند گاه* در بلخ توقف کند که مملکت بر میرزا قیدو قرار گیرد، و موکب همایون مراجعت نموده در شبرغان نزول فرمود، و درین ولا امیر فرمان شیخ از جانب سمرقند رسیده مهد عالی بیکی کا* را رسانید و موجب مزید مسرت آمد، آنحضرت خطهٔ اندخود را سیورغال امیر سید احمد ترخان ساخت، و رایت معاودت

---

۱ کذا الیضا در آ، در نسخ دیگر: بظنها، ۲ آ: رس: قا ۳ آ: بکیه، ب: یکه، ۴ ک آ با: نفاد، ۵ برای قلعه هندوان بلخ رک به لیسترینج ص ۴۲۳،

۶ ک: چندان، ۷ آ: اعلی بکی کا،

صوفی و امیر چهارشنبه و امیر جهانملک را در عقب او فرستاد ، و امرا
باو رسیده پیر علی با معدودی بیرون رفت و احمال و اثقال او بدست
لشکر منصور افتاد ، و از انها که با او بودند هر کرا سعادت مساعدت نمود
باردوی همایون رسیده امان طلبید و چنانچه از مکارم اخلاق آنحضرت معتاد
بود همه را خلعت امان کرامت فرمود ، و بیستم ماه صفر باقبقر[1] بلخ منزل همایون
شد و بسامع جلال رسید که جمعی از حشم خلم متوجه ختلانند ، آنحضرت امیر حسن
جاندار را در عقب ایشان روان ساخته و او همه را تا خته[2] متفرق گردانید ،
و چون شهر بلخ را غبار[3] موکب همایون معطر ساخت و همای چتر سلطانی سایه
بران ولایت انداخت امراء که در عقب پیر علی تاز رفته بودند آورا[4] از
ولایت بیرون کرده ع باز فتح و ظفر معاودت فرمودند
و سلطان محمود ولد امیر کیخسرو حاکم ختلان و خواجه علی پسر امیر النجا تیو حاکم
سالی[5] سرای* پیشکشها فرستاده وظیفه خدمتگاری بجای آوردند ، حضرت
خاقان سعید امیر قتا شیرین* را بسمرقند روان کرد و ازان طرف امیر
الله داد[6] سیدی و منصور خماری بشهر ترمذ[7] آمده بودند و منصور بدولت
ملازمت رسید ، آنحضرت امیر جهانملک و امیر فرمان شیخ را پیش[8] امیر

---

[1] آ : ستم ، ب : باقبقر ، آ : تاقصر ، ر ، س : ماقبقر ، ک : یافته ،
[2] آ : ماخته ، ب — ، ر ، س — ، آ — ،
[3] آ — ، ب : باآب ، ر ، س : وحاکم ، [4] آ ، ر ، س : المحاتیو ، آ : اخلاتیو ،
ب : اولجاتیو ، [5] آ : سرای ، ک : قلان شیرین (ما مثل متن در سطور آینده) آ :
قتاشیرین ، آ ، ر ، س : حاشیرین ، [6] فقط آ : رسیده (بجای و) [7] ب : ترمذ ، ک :
از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد ، در آ ، ب ، ر ، س میرزا خلیل سلطان (بجای خلیل سلطان) ،

مصلحت چنان دیدند که گرمسیرات شیراز را فروپیچیده و احشام ولایات را در نور دیده از خرابی هیچ دقیقه فروگذارند، وگرگین لاری با ایشان بود، اصفهانیان ولایات وگرمسیرات غارت و تاراج کرده و غنیمت بسیار گرفته عازم اصفهان شدند،

وقایع سنه عشر وثمانمائه

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب بلخ

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بدولت و اقبال بهجت دفع پیر علی تازعازم بلخ شد وسپاه ظفرپناه درحرکت آمده نوزدهم محرم از ییلاق باغ میش توجه نمود و تا لنگر شیخ زاده بایزید عنان کمیت جهان پیمای بازنکشید، و اوایل صفر همای رایت سلطانی سایه میمون برخطه اندخود انداخت و آن بلده را از بیداد فتنه جافیه ایمن ساخت، و پیر علی تازجرأت نموده تا پل خطب پیش آمد و سرپل گرفته بنشست، و موکب همایون بمنزل [ورق ۲۷۱] دوکه رسیده از طرف بلخ دانه خواجه قوچین و بعضی (۲۷۱ر) نوکران میرزا پیر محمد آمده عرضه داشتند که چون پیر علی تاز از توجه رایات ظفرآیات خبر یافت روی از میدان ستیز تافته به بیابان گریز شتافت، آنحضرت میرزا سید احمد و امیر یادگارشاه و امیر نوشیروان و امیر حسن

۱ب: ر س ـ، ۲ آ ـ، ۳ ب: ر س: پسرزاده،
۴ ک: ب: نقنه، ۵ ب: حافیه،
۶ ب: حطب، ۷ آ: دایه، ر س: دا،

و آن زمین چنان همواراست که اگر کنجشکی حرکت کند می نماید، میرزا اسکندر بی التفاتانه برایشان تاخت و همه را پریشان ساخت* و تیمور خواجه مضیقی هیچو تنگ فاروق گذاشته و از آب گذشته بقول خود ملحق شد، میرزا پیر محمد دانست که این جرأت اسکندر لیست، بعد از مشورت جمیع توامانات و قشونات کنار آب گرفته گذارها نگاه میداشتند، میرزا اسکندر از تنگ فاروق گذشته بقصبهٔ کناره آمد و میرزا رستم با لشکر قول رسیده از گرفتن گذرها متحیر ماند و روز بآخر آمده ابری تاریک در هم پیچید، میرزا اسکندر گفت اگر امشب باران آید و فردا آب بزرگ شود گذار دشوار است بهر طریق امشب از آب می باید گذشت، برین قرار جمعی را در گذار کنکری که مشهور ترین گذارهاست در برابر لشکر فارس باز داشته نقاره میزدند و میرزا اسکندر از گذار جشنیان بر آب زده چون باد گذشت، و مستحفظان باقی گذرها این خبر شنیده و گذرها گذاشته همه گریختند، میرزا پیر محمد باوجود چنین گناهی بزرگ چون محل نازک بود از مستحفظان باز خواست نکرده عازم شیراز شد، و با دو باران چنان قوی شد که گویی فزع اکبر بود یا طوفان دیگر روی نمود، هر دو لشکر متعاقب یکدیگر نماز شام بشهر رسیدند، میرزا رستم در برابر دروازهٔ سلم لشکرگاه زده بسبب لای بدامن کوه رفت، و مدت محاصره بچهل روز کشید و اکثر ایام صبح تا شام جنگ و جدال و حرب و قتال بود، و چون فتح میسر نمیشد اصفهانیان

---

۱ آ: ببرد: پریشان، ۲ رک به زبدة القلوب ص ۱۸۸، ۳ ابر، ۴ آ: کذر، ۵ آ: کذرها، ۶ آ: جشنان، ۷ بارس ـــ، ۸ ک: سلمه، تصحیح از روی نسخ دیگر و زبدة ص ۱۱۳ س ۲۲: این دروازه را در قدیم درب سلم گفتند و منسوب است با بوزکریا سلم بن عبدالله از قدمای شیراز و آنان موسوم است به دروازه شاه داعی (شیرازنامه ص ۷۸)

ودرین سال میان فرزندان میرزا عمر شیخ بسعایت مفسدان وخباثت
حاسدان اراقم وحشت درجنبش آمد وآتش فتنه اشتعال یافته بآن رسید که میرزا پیر محمد
فرمود که میرزا اسکندر را بند کردند ویزد را بمعتمدی سپرده ا خزاین آن انتقل شیراز کرد (۲۷۰ ب)
ودار وغگان مواضع وسرحدها پیش میرزا پیر محمد آمدند غیر عمر قورچی که داروغه نائین بود ابا
نمود، ومیرزا پیر محمد عازم اصفهان شد واز راه فیروزان درآمده بشکستن بندها
وتخریب عمارات وتضییع زراعات فرمان داد وچون میرزا رستم صاحب فراش
بود وکسی بجنگ پیش نیامد میرزا پیر محمد از نزدیک اصفهان بازگشته بشیراز
آمد وبرای خانزاده یراق راه حج فرمود ومیرزا اسکندر را مقید بخراسان فرستاد،
واو در چارده فرسخی طس بند گسیخته از راه بیابان بنابین اصفهان آمد ومیرزا
رستم رسیدن او فوزی عظیم دانسته اورا بتعظیم تمام به اصفهان آورد، ومیرزا پیر محمد
از استماع اتفاق ایشان متوهم شده نوکران میرزا اسکندر که در شیراز بودند
بند فرمود، ومیرزا اسکندر باعث شده باتفاق میرزا رستم متوجه شیراز گشتند،

میرزا پیر محمد فرمود که از سرحد بند عضد تا دامن قلعه ماران کنار رود خانه
را که محل گذار است نگاه دارند، وتیمور خواجه را بر سم منغلای بدره تنگ
فاروق فرستاد، ومیرزا اسکندر بمشهد مادر سلیمان علیه السلام رسیده
بقریه گمبر رفت ودرین حال تیمور خواجه از طرف مخالف آنجا رسیده و

ا ک: نائین، ت برای آن رک بر نزهة ص ۵۱ س ۱۹، فیروزان شش فرسخ بود از اصفهان، ش آ: باغات،
ب ب ـــ، ش با ب ب ر س ـــ، ت ر س: کذر، ش آ: بمغلا، ب: بمنغلاد
ش با ب ر س: بدر ـــ قصبهٔ فاروق مذکور است در شیرازنامه ص ۱۲۳، ۱۴۲، ش با: بکمبر،
ر س: کمبر، ب: شل متن، ـــ برای گمبر رک به شیرازنامه ص ۱۲۳، مشهد مادر سلیمان عنام
است مقبرهٔ کوش کبیر (Cyrus) را،

ذکرِ مخالفت کهمیانِ فرزندانِ میرزا عمر شیخ واقع شد

میرزا اسکندر خبرِ وفات امیرایدکو شنیده در مملکتِ کرمان طمع کرد و ایلچی بشیراز فرستاده میرزا پیر محمد را استدعا نمود و پیش از آمدنِ جواب شیراز متوجه شده بر فسنجان رسید، مردم آنجا بامید مدد کرمان محاربه کرده، چون از طرف کرمان مایوس شدند امان طلبیدند، میرزا اسکندر از گناهِ ایشان گذشته کسی را نیازرد و بکوبنان آمده داروغهٔ آنجا گرسنجیده بود برانجا نیز تا مسلط شد، و در قلعهٔ رفسنجان و کوبنان معتمدان گذاشته عازم یزد شد، و پسر امیر ایدکو صاحب سلطان باغلبهٔ تمام بکوبنان آمد، و میرزا اسکندر غنایمی که گرفته بود بیزد فرستاده از سه فرسخی کوبنان بازگشت و دربرابر لشکرِ کرمان ساعتی ایستاده آخر روز بکوبنان در آمد، لشکرِ کرمان با آنکه بسیار بودند هیچ در شب بجانبِ کرمان عود نمودند و قراولان اسکندری فرسنگی در پی رفته کسی ندیدند و میرزا اسکندر عازم یزد شد، و بعد ازان کرمانیان رفسنجان و کوبنان از گماشتگانِ میرزا اسکندر انتزاع نمودند،

لـ بعدش در آک + : در فارس و عراق و کرمان ، لـ آ ـــــ ،

سـ بآ : برفستحان ، برهس ، برسمان ، لـ ک : بکوبنان ، نزهة القلوب ص ۱۴۲ : کهبنان ، رک به لیسترینج ص ۳۰۹ ، سـ از روی آ ،

تـ بآ : برفستحان ، رس : فستحان ، سـ ک : کونبان سـ فقط آ : امید ،

عـ ک : بکونبان ، لـ ک ـــــ ، از روی آ و نسخ دیگر ثبت شد ،

اتفاق کرده اند که میرزا ابابکر را از میان برداشته میرزا امیرانشاه[1] را تقویت کنیم و سلطانیه و قزوین تالان کرده بخراسان رویم، میرزا ابابکر عمر کتوک را گفت* که قطعاً این سخن باکس مگوی که من هم شنیده ام، و امراء توکل ارس بوقا و پیر حسین برلاس و اسمعیل آنگه را طلبیده همه را[2] گرفت و تعلقات ایشانرا بعلی صدیق سپرد* و خواست که نوشیروان برلاس و خواجه بردی را نیز بگیرد ایشان خبر یافته گریخته بودند، این جماعت را که گرفته بود حاضر ساخته احوال پرسید، توکل ارس بوقا گفت: مارا اسمعیل آنگه برین داشت، گفت کرا بجای من تعیین میکردید؟ گفتند: میرزا امیرانشاه را، گفت: او خبر داشت؟ گفتند: نه، همه را* بقتل رسانید و سر هر یک بولایتی فرستاد[3]، و پدر را بند فرمود، و تتلقخواجه[4] یساول و عمر کتوک را که این خبر رسانیده بودند هر یک را کمر مرصع که خراج مملکتی بود عنایت فرمود، و از امرای پدر هر کرا ازین قضیه خبر بود بقتل رسانید[5] و از سرزمین درگزین بقروق ارغون* رفت

ع چند روزی بکام دل گذراند

---

[1] آ: میرانشاه، [2] زبده: در اثنای آن حال عمر کهول با امیرزاده ابابکر چون این معنی معلوم کرد باعمر گفت: [3] صاحب زبده درین محل گوید که "ایشان را گرفته سوار شده روی بخانه توکل نهادند در راه برادر توکل را نیز گرفتند و بخانه فرود آمدند و زن و دختر و مال و منال او را گرفته بعلی صدیق سپرد؛ [4] در زبده +: خانه و اموال ایشان را تالان کرده بخانه خود فرود آمد، [5] زبده: این بهار تن را [6] بعد ش در زبده مضمون آن "نصیحت پادشاهانه" را آورده که "حضرت خاقان سعید" هنگام عنایت کردن مملکت، اورا الغ بیگ فرموده و در مطلع برص ۱۴۷ س ۵، آورده است بدیل وقایع [7] پس این نسخه زبده مضمون چندین اوراق مطلع را ندارد، بنابراین اصل این نسخه زبده ناقص بود درین موضع این که مضمون نصایح در وسط صفحه مخلوط است بمضمون قتل امراء [8] با: تتلقخواجه، ب: تتلخواجه، [9] آ: آورد، [10] رک به پیوست ص ۶۲

او رویم، میرزا ابابکر آگاه شده شیربیگ[۱] را در قزوین گذاشته عازم شهریار شد و قلعه را محاصره نمود، و امیربیان جنگهای سخت کرد و لشکریان میرزا ابابکر مردانه پیش رفته فصیل را گرفتند و اهل قلعه را دل و دست از کار رفت و امان طلبیده قلعه را تسلیم کردند، میرزا ابابکر قلعه را به علی[۲] صدیق سپرده امیربیان و کسان او را بیاشا[۳] رسانید، و در وقتی که میرزا ابابکر قلعه را محاصره داشت میرزا عمر لشکری از مازندران بری فرستاد تا بسراغرق میرزا ابابکر رفته* دو هزار خانه وار مغول بجانب استراباد راندند، چنانچه شرح داده آمد[۴]، و میرزا ابابکر بساوه رفته مال امان بر رعایا حواله کرد، و امراء بجانب کردستان روان ساخته اموال بسیار آوردند و خود بطرف دگرگزین و همدان روان شد.

درین اثنا عمر کتوک[۵] به سمع میرزا ابابکر رسانید که جمعی امراء

---

[۱] بعدش در زبده + : امیرزاده عمر این معنی را فرصتی دانسته آن مقدار که توانست مردم جمع کرده بدان طرف روان گردانید، [۲] زبده : مشیر، [۳] باریش ـ؛

[۴] آ : بیاساق، [۵] زبده : و درین حال که امیرزاده ابابکر بجنگ قلعه مشغول بود آن لشکر که امیرزاده عمر فرستاده بود چون معلوم کردند که امیرزاده ابابکر برود قلعه است ایشان بسراغرق رفتند، (با : سر بجای بسر) [۶] رک ۸۴ بص، رک : آید، بجای آمد؛ [۷] در زبده این قصه را مشرح تر آورده است و گفته که محمد پسر کوچک طاهر و طیفور برادر طاهر را با یکدیگر مخالفت شد و چون میرزا ابابکر برسید ساوه را بدو تسلیم نمودند و بیرون آمدند، میرزا ایشان را مقید کرده بقلعه سلطانیه فرستاد، و در ساوه سه روز مقام کرده مال امان بر رعایا حواله داشت، و ساوه را بایکتمور داد و بطرف همدان روانه شد، [۸] در زبده فهرست این امراء دارد و آن شامل است بر توکل ارس بوقا و پیر حسین [حسین] برلاس و اسمعیل اکا و شیخ محمد داروغه و فوشروان برلاس و خواجه پیر حسین و خواجه بردی [۹] زبده : بعضی از اصحاب امیرزاده ابابکر،

را که چندی اول بودند بقتل آورد و دیگران ترک تالان کرده گریختند، و شیخ قصاب شب در صحرا آتش بسیار افروخت و میرزا بگمان آمدن ترکمانان کوچ کرده [و] شیخ قصاب [ورق ۲۷۰] در عقب تا سعیدآباد آمد و میرزا (۲۷۰ر)
ابابکر بسلطانیه رفته قلعه را محکم کرده و آن زمستان در ملک ری گذرانید،

ذکر عصیان بیان قوچین و قتل او و باقی قضایا

میرزا ابابکر در ری شنید که بیان قوچین در قلعه شهریار یاغی شده است و پیش میرزا عمر بسمرقند فرستاده که برادرت از لشکر ترکمان روگردان و خراب و ضعیف در قزوین غافل نشسته، جمعی پیش من فرست تا بسر

(بقیه حاشیه ص ۹۴) تالان می کردند" بعد ش عبارتی مسوخ دارد که درج ذیل است :
"تا بینند و وقت رسید امیر زید بکنه در حدود صوفیان اول مانده بود نوکران شیخ قصاب ده کس ازیشان گرفته بقتل آوردند دیگران هزیمت شدند با میرزاده ابابکر خبر رسانیدند که لشکر ترکمان رسید
[برای صوفیان که بظاهر به غرب تبریز بود رک به نزهة القلوب ص ۷۹] ۵ آ : مزید،
زبده : زید، ۵ ک : کمینه، زبده و آ مثل متن، با : مکنه، رس : مکیه، نیز رک به ص ۱۲۳ س ۱،
حاشیه این صفحه :- ۵ ک : جنداول را مارک به لغات نوائیه و رساله فضل الله خان)،
با رس : جنداول، ۵ زبده : والا در خاطر داشت که چند روز توقف کند تا لشکر نیکو
ساخته شود، ۵ ک ــــ، از روی نسخ دیگر، ۵ زبده : عقب ایشان، ۵ با :
سعدآباد، [این مقام بر چهار فرسنگ بود از تبریز، رک به نزهة القلوب ص ۱۸۳] ۵ آ : کرده،
زبده : کردند (فاعل ایشان بجای میرزا ابابکر)، ۵ زبده : بطرف ساوق بلاق ری رفتند و زمستان انجا
گذرانیدند، ۵ زبده : امیرزاده، ۵ با رس ــــ، ۵ ک : شهر، تصحیح از روی آ و نسخ دیگر
مطلع و زبده ــــ برای قلعه شهریار رک به بستر بیخ ص ۲۱۷، ۵ زبده : شما خود توجه نمایید یا نمایید تا یا اتفاق،

درنیامده بشنب غازان [نزول] فرمود و ازانجا بطرف نخجوان رفته بطرف ملک عزّالدین بکروستان فرستاد، و ملک آمده درباب قرایوسف سخن گفتند وبر محاربه قرار یافت و هردو سپاه روز نخواه نزدیک یکدیگر رسیده آب ارس میان فریقین حایل بود، غرّه جمادی الاولی دلیران طرفین نیز را سفیر ساخته سوال وجوابی داشتند روز دیگر میرزا ابابکر از آب گذشت وصفها راست کرده بمحاربه مشغول گشت نظم

ابابکر با لشکری بیشمار درآمد بهیجا چو اسفندیار
دلاور قرایوسف پهلوان بمیدان درآمد چو رستم روان

میرزا ابابکر جنگهای مردانه کرد اما لشکر او روگردان شده جمعی گرفتار گشتند و میرزا ابابکر نیز برگشته بسمرقند آمده تبریز را غارت فرمود و لشکریان او در هیچ یمین ویسار نگذاشتند وفقراء ومساکین اماکن [ومساکن] را وداع کرده ببیاری بشکجه هلاک شدند، و شیخ قصاب دو نوکر امیر مزید بکنه

---

۱ ازدی زبده وبا ۲ زبده: براه مزید [مزند] بحدود، ۳ بقول حافظ
ابرو این روز روز شنبه بود ، ۴ زبده: صباح چهارشنبه، ۵ حافظ ابرو اسمای
سالاران میمنه ومیسره وقلب هردو جانب را نیز دارد ، ۶ صاحب مطلع ازده بیت
زبده فقط بیت اول وآخر را آورده است ، ۷ آب با: لشکر پشمار،
۸ زبده: ترکمان ۹ زبده: بیل دمان ، ۱۰ درزبده +: واز آب ارس
بگذشتند اورد [۱] محل مقام نماند از آب بگذشت ، ۱۱ آ: آمد و،
۱۲ زبده: فرمود که تبریز وقواحی ازا غارت کنند ، ۱۳ ازدی نسخ دیگر ۱۴ آ: بسیار،
۱۵ صاحب زبده برین می افزاید که "روز دوشنبه وسه شنبه غارت بود" وشیخ قصاب خبر هزیمت
امیرزاده ابابکر شنیده "جمعی برخود کرده وتاختی کرد در روز دوشنبه که شهر را (باقی حاشیه بصفحه ۹۵)

شد، وسلطان احمد او اسط محرم بدار الملک تبریز آمد و مجموع اکابر آذربایجان و تبریزیان شادمانی نموده شهر را آیین بستند و عهد قدیم تازه کردند و شیخ علی اویرات[1] و محمد سارو[2] ترکمان پیش سلطان احمد آمده اسبها کشیدند سلطان گفت بیت

بنجی[3] آوریدید حق نمک ‌ ‌ ‌ بکام شما باد چرخ فلک

خواجه محمد کجی[4] و امیر جعفر[5] و خواجه مسعود شاه و خواجه زین الدین قزوینی را دیوان[6] ساخت* و باز گیرانید[7] اموال ستاند و دیگر[8] باره* تربیت فرموده بر سر کار آورد، و درین ولا خبر آمد که میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر در محاربهٔ اصفهان مظفر شده و[9] باز گشته* عازم تبریز ند، سلطان احمد متوهم شده، باغلبه[10] تمام* متوجه اوجان شد و با امراء مشورت کرده مصلحت عزیمت جانب بغداد دیدند، سلطان[11] روان گشته لشکریان آذربایجان پریشان شدند، میرزا ابابکر هشتم[12] ربیع الاول بتبریز آمد[13] و بسبب طاعون بشهر

---

[1] بقول صاحب زبده نزولش در تبریز در روز شنبه ۲۳ محرم بود، [2] زبده: اوزات

[3] زبده: سارق و (بجای سارو)؛ بظاهر سارو و سارق یکی است، رک به ظفرنامه ۱: ۶۲۵ س ۷،

[4] آ: بجای، ش آبات: کجی، رس: کجی، [5] نظام الدین جعفر،

[6] زبده: بدیوان تبریز و ضبط مملکت مقرر فرمود، با: صاحب دیوان، شک: گردانید، تصحیح از روی آ،

[7] ک: دیگر باز، آ: باز، [8] زبده: امیرزاده، [9] زبده: و ازانجا بسلطانیه آمد،

[10] صاحب زبده گوید که هفت هزار پیاده از شهر تبریز و نواحی و بلوکات جمع گردانید،

[11] حافظ ابروی گوید که در سعید آباد دکتوبی ازان شیخ علی ابوتراب گرفتند که از جملهٔ ارکان دولت او بود، وسلطان احمد ازین معنی بهم برآمد و امراء او صلاح در رفتن بجانب بغداد دیدند، "متوهم آنکه ناگاه لشکر ابوتراب پیش ازیشان بغداد نروند" [12] با: سلطان احمد، [13] زبده: بیست و هشتم، [14] آ: رسید،

آمد[1]، و شیخ قصاب و قاسم انکوئی[2] که قراول بودند از احشام که امیر شیخ ابراهیم می برد[3] چند خانه و چیزی مواشی بازگردانیدند، امیر بسطام چون دانست که امیر شیخ ابراهیم عازم تبریز است تبریز یانرا اجازت داده بطرف اردبیل[4] رفت و[5] محمد دشتی و زین الدین قزوینی ببغداد[6] افتادند* و محمد دواتی و کجی[7] هفتم ذی حجه بقتیول امیر شیخ ابراهیم رسیدند، و فی الحال ایشانرا مقید ساخته مال خطیر حواله داشت[8]، و آخر ماه بتبریز آمد و چند روز بعشرت گذرانید و ازانجا باوجان رفت، و درین اثنا خبر آمدن سلطان احمد شنید[9]، فرمود که مدتهاما را با این خاندان مبارک طریقهٔ اخلاص مسلوکست[10]* چون عرصهٔ ملک خالی بود و رعایا از طمع هر کس در زحمت آمدیم و محافظت کردیم، اکنون که خداوند خانه تشریف آورد ما بخانهٔ خود رویم، ازاوجان کوچ کرده[11] منصور جاگیر و پسرش راکه مقید داشت گذاشته پیش امیر بسطام فرستاد و عازم شروان[12]

---

[1] در زبده بعدش +: و سه روز انجا اقامت کرد،
[2] زبده: انکوی، آ: انکوی، بب: انکولی، با: الکوتی، رهس: الکوسی،
[3] ک ک: ببرد،
[4] زبده: اردویل، [5] آ ــ،
[6] با بب رهس ــ،
[7] زبده: انکوی، با بب: کجی، زبده: خواجه محمد کجی، [8] زبده: بهفدهم، [9] آ رهس: کجی، با بب: زبده: برایشان حوالت،
[10] در زبده بعدش افزوده که بتاریخ ۱۹ ذی الحجه امیر شیخ ابراهیم بباغچه ارغوان نزول فرمود از روز بسیب آنکه کفتند روزی نیک نیست در شهر نرفت، و در روز یکشنبه ۲۹ بشهر در آمد،
[11] زبده: بجانب اوربایجان شتابید، [12] با: مسلوک بود،
[13] بعدش در زبده +: بطرف سراو و اردویل روانه شد چون بحدود سراو رسید منصور الخ،
[14] آ با بب رهس ــ، [15] زبده: شروان،

ساخته راهها مسدود گردانید و رعایا را | استمالت داده بزراعت و عمارت مشغول شدند، ناگاه خبر آمد که امیر بسطام جاگیر* عزیمت تبریز دارد و امیر شیخ ابراهیم نیز متوجه است، دوائی را طاقت مقاومت هیچکدام نبود کسان پیش بسطام فرستاده صلح کرد و بسطام بیستم شوال* به تبریز آمد وچند روز معاش پسندیده کرد و جمعی نمام پیش امیر شیخ ابراهیم که در بیرون تبریز نشسته بود* از امیر بسطام سخنی چند رسانیدند که بوحشت [رشید] امیر شیخ ابراهیم منصور برادر بسطام را با پسرش محمد مقید ساخت، و [امیر] بسطام شنیده فی الحال غرهٔ ذی حجه بقصد آنکه بحرب و شبیخون کاری از پیش برد از شهر بیرون آمد و جمعی اورا مانع شده بطرف سراورفت، و محمد دواتی و شیخ قصاب و خواجه شیخ محمد لجی و خواجه محمد دمشقی و خواجه زین الدین قزوینی را باخود برده بپشکین رسید، و در بیلاق قشقا بر کوهی بلند در مرغزار فرود

ل زبده: نظام الدین بسطام جاگیر بسکین [به پشکین] رسیده،

ب زبده: نیز از آب ارس عبور کرده، ب آ رس: امیر بسطام جاگیر، آ: امیر بسطام

ز زبده: در روز جمعه بیستم شوال سنه ثمان و ثمانمایه، ه در آ آ رس: تمام، ز زبده: و در سطور آینده صاحب زبده گوید خبر مقید شدن منصور و محمد

* روز جمعه غره ذی الحجه سنه ثمان و ثمانمایه در تبریز بامیر بسطام رسید"

ک فقط ک: ، ط زبده: امیر منصور ط آ رس: ،

ل آ رس: شیخ محمد ل آ ب: لجی، ـ منسوب به لجوجان؟ ل آ آ:

م اکثر نسخ مطلع: دمشقی، با: تصحیح از روی زبده، در سطور آینده در مطلع نیز وی را قزوینی نوشته است،

ن زبده: را از اصحاب تبریز (بجای را)، ص ک: بشکین، با: بشکین، رس: بشکین، زبده: بشکین، تصحیح قیاسی ست، ع زبده: در حدود هول و تخیلا در ل آ: فشا، رس: هشا،

آنحضرت از بیلاق کیتو امیر جهانملک و امیر سید احمد نزخان و امیر فرمان شیخ را روان فرمود* و امراء بهم پیوسته بیاغی رسیدند و حسام انتقام کشیده در یکدم کار ایشان به اتمام* رسانیدند و دران دیار دیار نگذاشتند، و محمد سپهید گریخته ملک صالح* گرفتار گشت و او را مقید بهراة آورده بهر عبرت دیگران بر* درب میدان* مصلوب شد [بیت*

برکشد دشمن ترا گر دون لیک برنگذراند از سر دار*]

و باقی فتنه* جافیه* را بدار البوار فرستاده امرا و سپاهیان با غنایم فراوان ع*

بدرگاه عالم پناه آمدند*

ذکر وافعات ممالک آذربایجان

میرزا ابابکر سال* گذشته* ماه شعبان در تبریز بود که خبر آمد که میرزا عمر و میرزا رستم اغروق* او را که در ری* بود غارت کرده باصفهان بردند، میرزا ابابکر محمد* دوانی و زین* الدین قزوینی را در تبریز برای عمارت بارو گذاشته عازم* اصفهان شد*، محمد* دوانی دروازها و بارو* و سنگ انداز و تیرگذارها

---

۱ زبده : باجند قوشون بمدد ایشان فرستاد ، ۲ آ : باخر ،

۳ ب : رسانید ، ۴ زبده : پسر ملک اسمعیل ملک مصلح ۵ زبده — ،

۶ ک — : از روی آب و رساس ، اما در آ : نگذرند بجای نگذارند ،

۷ ک : فتنه ، ۸ آ : خافیه ، ۹ آ : با ، ۱۰ یعنی ششصد

۱۱ زبده : ساوق بلاق ری ، ۱۲ زبده : امیر محمد (بجای محمد) ۱۳ زبده : خواجه زین (بجای زین) ، ۱۴ زبده : خود بر عقب امیرزادگان برفت ، ۱۵ صاحب زبده می گوید که دوانی "خلق تبریز را الزام کرده در کرد تبریز دروازها الخ" ساخت ، ۱۶ آ : رس : بارو ها ،

آن حادثه قیام نمایند،

و میرزا عمر بهادر[1] که در صحرای بردویه[2] بجام انهزام یافت اگرچه بی درع داؤدی نمی خفت و بی جوشن سیمابی[3] نمیرفت و از شعلهٔ رمحش روشنی در دل کیوان می تافت و بزخم خدنگ سینهٔ سندان می شگافت[4] عاقبت[5] چون قضا رسید ازان همه حزم و احتیاط هیچ فایده ندید و در حوالی آب[6] مرغاب بدست نوکران امیر مظفر گرفتار شد

ع همانجا درع[7] داؤدی بینداخت

زخمی سنگین[8] بر سر و بندی گران بر پای باردوی همایون که در منزل امرودک بود رسانیدند، و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده مخفّه پادشاهانه عنایت نمود و طبیب و جرّاح ملازم ساخته بدار السلطنهٔ هراة* فرستاد و شاهزاده در تفوز رباط* جان شیرین بهزار حسرت داد، و بیست[9] و پنجم ذی قعده در مزار امام فخر الدین الرازی مدفون گشت ع امید دراز و عمر کوتاه چیود،

و آنحضرت اوایل ذی حجه بمستقر دولت نزول فرمود، و صول کوکبهٔ عید اضحی موافق بخر اعدا اتفاق افتاد و بمنتصف ماه عرصهٔ باد غیس بنور ظهور موکب منصور آراسته شد، و آنجا بر رای انور عرضه داشتند که امرا که بجانب غور رفته اند بموقف عرض میرسانند که یاغی گروه انبوه است و مودود گرمسیری در صدد مدد ایشان، بنا بر احتیاط نزدیک نرفتیم تا بهر چه فرمان شود عمل نمائیم،

---

[1] با ہرش ـــ، [2] کذا در جمیع نسخ مطلع، [3] آ: سیمانی،
[4] ک آ ـــ، ازروی نسخ دیگر ثبت شد، [5] با ہرش ـــ،
[6] آ: درعی [7] زبده: سنگی [8] با ہرش: بهرات
[9] ک: درتفوز رباط، آ ب: درتغور رباط، با ہرش شل ستن، زبده: بتغوز رباط که یکمنزلی شهراست، [10] صاحب زبده گوید که آن روز چهارشنبه بود،

ذکر رفتن امراء بجانب غور و آوردن میرزا عمر از طرف مرغاب

درین ولا از جانب غور خبر آمد که جمعی مفسدان با ملک صالح پسر ملک اسمعیل از هندوستان بغور آمده و محمد سپهبد غوری که پدران او در زمان ملوک کرت حاکم غور بوده اند با او یار شده و بنیاد فتنه و فساد و ظلم و بیداد کرده اند، و عمال که ضابط اموال بوده اند بدرجهٔ شهادت رسانیده و رعایا را بجور و تعدی پایمال گردانیده، حضرت خاقان سید خواست که رکاب عالی بعزم آن طرف در حرکت آورد امراء عرضه داشتند که کفایت این مهمات و دفع چنین جزئیات بکمین بندهٔ این درگاه آسمان رفعت و برآورده این بارگاه

کیوان رتبت حوالت باید نمود نظم

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس آلودن تو بنشین و اشارت کن بچشمی و به ابروئی

فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شیخ نقمان برلاس و امیر حسن جاندار بدفع

ز زبده: کروهی از غورد [در اصل: او] و بعضی از جغستان مقدمهم [در اصل: مقدمهم] بجای با، در نسخ دیگر مطلع: مقدمهم (بجای با) ز زبده: پسر ملک اسمعیل بن ملک مصلح و کلمهٔ "بن" غالباً از سهو کاتب افزوده شده است، رک بر ص ۹۰ ح ۴)،

ز ک: کرد، زبده: الکرت، آ با ب: مثل متن، ز زبده: چند تن از کارکنان و عمال ز آ: بشهادت، ز با: آرد، ز ک با: این بندهٔ، ز با ب ر س: بیت، ز آ: نفاذ، ز زبده بعدش: با چند هزار سوار پیاده در متابعت ایشان بروند و بدفع الخ

مهتر عمر تبادگانی[1] که بیک میرزا بایسنغر بهادر[2] بود هم بعزم رسانیدن خبر متوجه شد و هر یک را داعیهٔ آنکه بیک روز بهراة آید و آن مسافت که زیادت ازسی فرسخ است بیک روز پیماید، مهتر عمر برباط تومان آغاکه نزدیک کوسویه است رسید و سوار را آنجا دید و خود را لنگ ساخته پیش او آمد و گفت مرا نیز بهمت رسانیدن خبر فتح فرستادند امام را قوت رفتار نمانده، و سوار سخن او باور کرده مهتر عمر[3] غلطی داد و براه ایستاد و زرد گاه روز بشهر آمده خبر فتح آورد و بانعام و اکرام چنان [ورق ۲۶۹] ممتاز (۲۶۹ل) شد که همه عمر بی نیاز بود[4]، و آنحضرت میرزا الغ بیک را مجدداً بحکومت خراسان و مازندران معین ساخته هم از جام شاهزادهٔ عالی مقام عازم ولایت طوس شد، و رایات همایون ع

دولت و اقبال یار فتح و ظفر رهنمون

متوجه[5] دار السلطنة سمرقند [و الصواب : هرات] گشت،

و در منزل امرودک قاصدی[6] از طرف کرمان آمد و بموقف عرض رسانید که امیر ایدکو برلاس را مرضی صعب طاری شده ودیعت حیوة را بمقتضای اجل سپرد، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ،

---

[1] ب : بتادکانی، آ با : بس مثل متن، [2] با : بس ـــ،

[3] آ با : پی، ب : بے، بس : بی، [4] آ ـــ، [5] زبده : بجانب دار الملک مراجعت نمودجون بمنزل امرودک رسیدند قاصدی، (درک : دومنزلی امرودک بجای منزل امرودک و در آ : دومنزل امرودک، و در با ب ب س : دومنزل امرودک)؛ از سطور بالا ظاهر است که در زبده ذکر سمرقند نیست فقط دار الملک مذکور است و مراد ازان هرات است، نیز رک ج ص ۸۹ س ۱۲،

هر دو لشکر بهم رسیدند و در حال میرزا عمر بمقاومت و جدال پیش آمد و ازین طرف اعلام ظفر اعلام افراخته شد و صفها راست بایستاد، جگه تواچی که ستون قلب میرزا عمر بود قلب گاه شگافته و شتافته پیش آنحضرت آمد، دیگران چون آنحال معاینه دیدند فی الحال بهر طرف پریشان گردیدند نظم

بی در د سر نیزه و آمد شد پیکان آن فتح که مفتاح امان بود بر آمد

و بنصرت یزدانی و قوت ربانی ماه منجوق شاه جهان سر بعیوق افراشت و دبیر تقدیر طغراء فتح و نصرت بر علم دولت آنحضرت نگاشت، و میرزا عمر چون شهباز چتر همایون را بال اقبال کشاده دید مرغ صفت پای بست دام اضطراب گردید، و پای از میدان جنگ باز کشیده عنان بدست نامرادی داد و با جمعی اندک و خوف بسیار روی بوادی فرار نهاد،

و این فتح روز دوشنبه تاسع ذی قعده در حوالی بردویه جام اتفاق افتاد و غنایم بسیار در قبضه اقتدار سپاه ظفر شعار آمد و حضرت خاقان سعید بصدق نیت شرایط شکر حق تعالی بجای آورده اسیران را در حریم امن و امان ماوی داد و عرصه خراسان از آسیب ظلم و طغیان ایمن گشت، و فتح نامه ها باطراف ممالک روان شد، و سواری بسرعت تمام عزیمت هراة نموده،

ه زبده : جنگ ، بب : وجگه تواجی ، با رس : حکه تواجی ، ه ک : شقافته ،
زبده : کرخیته ، ه با ؛ ه با رس : بیت ، بب ـــ ،
ه زبده تو : بحول ، ه با رس ـــ ، ه در زبده بعدش + : اقبال ،
ه زبده : منشور مملکت ، ه زبده : روز دویم ، ه زبده : ذی الحج
ه ک : بردویه ، تصحیح از روی زبده و آ ، نیز رک به ح ۱۲ صفحه گذشته ،
ه ک : ماوای ، آ : ماوا ، بب : ماء وا ،

بدان سخن التفات نفرمودید نتیجه این داد، آنحضرت فرمود که ما با او بدنکردیم و اینکه مملکت من باو دادم یا ملک ازان منست چنین نیست* ع

بقا بقای خداوندان و ملک ملک خدا

بهر که خواهد دهد و از هر که خواهد ستاند تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، بیمن این عقیدت و حسن این نیت ع همه ملوک و سلاطین مطیع او گشتند،

القصه آنحضرت از دارالسلطنة هراة هژدهم شوال بسعادت و اقبال ابروار برخنگ باد سیر، که پیکر سوار گشته بچلکاء بادغیس درآمد، و در منزل قزل رباط نوکر امیر مضراب آمده عرضه داشت که پیر علی تاز قصد ارلات کرده امیر یادگار شاه ارلات از و گریخت و با امیر مضراب پیوست، آنحضرت فرمود که امیر مضراب با لشکرها در لب آب مرغاب نشیند که حالا رایت منصور متوجه میرزا عمر است، و در ین ولا مهد علیه خانزاده از جانب سمرقند رسید و میرزا محمد جوگی بهادر را رسانید، و حضرت خاقان سعید در فاتحه این سفر باین مسرت تفاءل نمود و طوی بزرگ فرموده ایشانرا بجانب دارالسلطنة هراة فرستاد و رایات همایون عازم جام شد، و در نواحی قریه برودیه*

---

۱ زبده: وانکه میکوئم فلان مملکت باو دادم یا آن مملکت ازان منست یا ازان بدرم بود چنین نیست،

۲ آ ب زبده: فوند، رس: اپند، آ: نوید، ۳ در زبده +: وحشم ارلات متفرق شد،

۴ آ ب رس: رایات، ۵ آ: ۶ آ: چولی، با: چوکی، زبده مثل متن،

۷ با رس: ۸ آ: رسید، ۹ زبده: فاتح، ۱۰ آ: تفال،

۱۱ ک: جازم، تصحیح از نسخ دیگر و زبده، ۱۲ ک: نواحی برودیه (اما برص ۸۹ س ۱ مثل متن)

آ با ب رس مثل متن، زبده: نواحی در [ده ؟] برودیه (کذا بهرجای در زبده: نیز

در جهانگشای ۲: ۱۳۵)،

فرمود غلبهٔ تمام پیش او جمع آمدند و لشکر[1] بجانب ملک ری فرستاده دو[2] هزار خانه‌وار مغول را که با اغروق میرزا ابابکر بودند[3] کو چانیده بمازندران آورد و بآن جرأت داعیهٔ تسخیر خراسان پیدا کرد، و شیخ حسن محفی[4] با جمعی
(۲۶۸ب) که ملازم امیر شاهملک بودند دل دگرگون کرده پیش میرزا عمر بهادر[5] رفتند و گفتند لشکر خراسان از امیر شاهملک آزرده است چون سایهٔ شمابران دیار افتد همه بی[6] اختیار[7] پیش شما می آیند، میرزا عمر حقوق رعایت حضرت خاقان سعید فراموش کرده بسخن بی دولتان فریب یافت و چون برق[8] خاطف از مازندران بجانب خراسان شتافت، و امیر شاهملک[9] در ولایت طوس از توجه میرزا عمر آگاه شد و مسرعی چون باد پیش بندگی حضرت فرستاد، حاوی[10] اوراق عبدالرزاق از معتمدی شنید که چون خبر توجه میرزا عمر بحضرت خاقان سعید رسید مقربی بعرض همایون رسانید که دوران زمان که میرزا عمر آمد گفتم که اعتماد را نمیشاید چه با پدر و برادر وفا نکرد ع با کرم وفا کرد که با ما کند،

---

[1] آ: لشکر [2] آب، ۳س: دو هزار (ما رک به ص ۹۶ س ۷)

[3] آ، بود، [4] آ آ۲س: محفی، ب: محبی، زبده: محفه‌چی، در زبده بعدش +: از امرای قزلباش، [5] زبده: باختیار، [6] ک ـ، از نسخ دیگر ثبت شد،

[7] در زبده +: که امیر لشکر امیرزاده جهان و جهانیان ..... (الخبیک کورکان .. .. بود"

[8] زبده: قلعه (بجای ولایت) [9] آ: خاقان سعید (بجای حضرت،) ۳س: حضرت خاقان سعید،

[10] در زبده این هم گفته است که امیر مذکور بنا بر حزم و احتیاط احمال و اثقال را بطرف سرخس روان کرد، [11] اما صاحب زبده هم می گوید" و این ضعیف را از ثقات یکی از اکابر استماع افتاد که بوقت توجه بدان صوب یکی از خواص ..... عرضه داشت الخ" و بعدش مضمون را مثل مطلع آورده است، [12] بعدش در زبده +: او را می باید گرفت،

وامراجهات[1] او غارت کرده جمعی[2] که موافق او بودند بیاساسا[3] رسانیدند و آن حدود ضبط نموده باز آمدند،

و پیر علی تاز چون میرزا پیر محمد را از میان برداشت و مملکت وسیع در قبضهٔ تصرف آورد[4] سوداء ارتقاء مدارج سروری بر دماغ او استیلا یافت و کدوی سرش بشراب غرور پرگشته کلاه آزرم[5] از سر بی شرمی برگرفت، و سر بی مغز او که از خرد موئی بهره نداشت بتاج رعنائی بیاراست، و چشم دل[6] او که از نور بصیرت بی نصیب بود بسرمهٔ شوخ چشمی جلادادوند انست که غدر و ظلم را دوامی و مکر و باطل را نظامی نباشد، و زلف مستعار که بر رخسار تزویر و پندار نهاده انگشت نمای دیدوران عالم بصیرت گردد نظم[7]

هر که[8] دمی دروغ زلف نهد بر عذار روز[9] عروسی شود شانه حکایت کند

و حضرت خاقان سعید را آتش خشم مشتعل گشته صرصر قهر و حمیت در وزیدن آمد و بجهت دفع مفسدان و قلع متمردان عزیمت بلخ میفرمود[10]، ناگاه خبر آمد که میرزا عمر بهادر بر سبیل طغیان عازم خراسانست،

ذکر مخالفت میرزا عمر بهادر بن میرزا امیرانشاه کورگان

چون میرزا عمر بهادر[11] در مازندران متمکن شد و نوکران را اقطاع تعیین

---

[1] زبده : مخلفات ، [2] با مهس : جمعی را ، [3] آ : بیاساق

[4] آ : آورده ، [5] ب با مهس : آرزم ، آ شل متن ،

[6] زبده : سروری ، [7] ک : ودل ، آ مهس وزبده مثل متن ،

[8] با ب مهس : بیت ، [9] در زبده ترتیب این دو مصراع برعکس متن است ،

[10] زبده : کاه ، [11] ب : فرمود ، [12] با رس :

میرزا پیر محمد از فروغ مقدم رمضان در خلوت گاه باطن شمع انابت افروخته بود و بقطرات سرشک ندامت شمع سان میسوخت، درچنین وقتی[1] پیر علی تاز بی باک ناپاک روز چهاردهم رمضان گرد سراپردهٔ آن شاهزادهٔ سلیم القلب درآمده او را با جمعی خواص شربت شهادت چشانید و مرغ روحش از قفس[2] تن پرواز کنان بشاخسار طوبی برآمد و بارواح شهدا فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر آرام گرفت، میرزا سید احمد میرک[3] در شبرغان بود متوهم شده بخدمت حضرت خاقان سعید رسید و شرح واقعه بعرض[4] رسانید، آنحضرت را امواج غم در بحر خاطر در تموج آمده انواج الم در سینه مسکن ساخت، عاقبت رضا بقضا داده گردن تسلیم نهاد

نظم[5]

گرچه این حال سخت واقعه ایست چنان حکم کردگار این بود

و امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر نوشیروان بموجب فرمان در رکاب میرزا سید احمد میرک بطرف بلخ روان شدند،

و درین ولا از جانب غور خبر آمد که اسپهبد غوری جمعی غوریان و سیستانیان را گرد آورده دران حدود فتنه و فساد میکند، آنحضرت ببیست و دوم رمضان عزیمت اسفزار فرمود و امیر حسن جاندار و امیر جهانملک را بطرف غور فرستاده غرهٔ شوال مستقر دولت باز آمد، و اسپهبد غوری از توجه سپاه آگاه شده راه فرار پیش گرفت

---

[1] فقط بهس : وی، [2] آ : قفص ، با : قفص،

[3] زبده ـــ، [4] با بهس ـــ، [5] با بهس : بعزعرض،

[6] با ب بهس : بیت، [7] زبده : امیرزاده،

[8] ک : اسفرار ، بهس : اسفراین ، زبده : سبراز،

اطلاقِ عنانِ غیرچنان گذارد و مجالِ مؤاخذه نماند، و دلیلِ عجز و فتور و ضعف و قصور باشد بلکه بحقیقت مشارکت در مملکت خواهد بود و ازان آفتها خیزد که دست تدبیر بدامنِ آن نرسد و فتنها آید که صورت تسکین آن در آینهٔ خیال جمال ننماید. القصه میرزا پیر محمد ایوان بزم بر میدان رزم اختیار کرده بخلوتگاهِ عیش خرامید و اسبابِ شادمانی مهیا گردانید، نهالِ نشاط در بوستانِ خرمی بآبِ آتش فام پرورش می داد و غنچهٔ خوشدلی بنسیمِ طرب میکشاد، و از ابتداءِ صباح تا انتهارِ رواح بنغمات خسروانه از تتمّعات [تقمّات ؟] خسروی غافل، و باو تارِ ملاهی از اقطارِ پادشاهی متشاغل، سرود و رود و دور و سلطنت او میداد و او در خواب، و آهنگِ چنگ مرثیهٔ او میخواند و او بیخبر در شراب، چون اشتغالِ او از حدِّ اعتدال گذشت اختلال در امورِ مملکت ظاهر گشت، و پیرِ علی تازر اتمکّن زیادت شد و خیالِ استقلال در دماغِ او جاگرفت، و بعضی (ورق ۲۶۸) معتمدان باخود متفق ساخت و مضمون اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا پیشِ خاطر نیاورد، و ماه مبارک رمضان استقبال نموده محتسبِ شرع شریف برسرِ بازارِ وجود ندا فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ بگوشِ ساکنانِ عالمِ سفلی میرسانید و از دیوانِ حکم ربّانی منشورِ سعادت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بطغراءِ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ موشّح میگردانید، بوستانِ عیشِ ارباب طرب بی آب شد و آفتابِ اصحابِ مناهی و ملاهی بی تاب گشت شعر

رمضان آمد و شد کارِ صراحی از دست ۰ بدرستی که دلِ نازک ساغر بشکست

۱ک: فتنها، تصحیح از روی نسخ دیگر و زبده، ۲ در زبده بعدش +: تدارک

۳ آ: شمعات، زبده: شمنات، ۴ آ: آب ب رس ؛

در دار السلطنت هراة نزول فرمود وصول بمستقر دولت موافق بلوغ جرم نیر اعظم بود بمجاذات نقطهٔ انقلاب شتوی[1] و دران ایام در خراسان قحط غلا[2] کذا واقع شد که در هیچ تاریخ مثل آن نشان نداده اند خاصه در شهر هراة چنانچه یکمن گندم بوزن شرع که دویست و پنجاه مثقال باشد ببلغ سه دینار کپکی که دو مثقال نقره مسکوک تمام عیار بود رسید* و حضرت خاقان سعید بموجب الشفقة علی خلق الله فرمان داد که انبارها کشادند و یکمن غله بیک دینار کپکی بمردم دادند ع[3]

خویش را گر نیک خواهی نیک خواه خلق باش

[و الله الموفق و المعین]،

ذکر شهادت میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بردست پیر علی تازیعین*

میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بن سلطان صاحبقران امیر تیمور گورگان پیر علی تاز را از جهت خدمتگاری باوج سرداری رسانید و او را* در امور مملکت و رعیت صاحب اختیار مطلق گردانید و ازین نکته غافل ماند که هرگاه بادشاه

---

[1] ک: شنوی، رس و زبده: شوی، [2] کذا ایضا در آ، ب: غلایی، رس: غلالی، زبده: غلانی، [3] با رس ـــ، [4] زبده: رسید که ازمان سه دینار و [و الصواب: دو] مثقال نقره سلوک [مسکوک] تمام عیار بود،

[5] در زبده مصراع ثانی هم دارد یعنی ع زانکه هرگز بد بنیاید نفس نیک اندیش [را]، و بعدش +: بتدریج دران ایام قریب سی هزار خروار غله از انبارها دوم سلطانی بدین طریقه بیرون آوردند،

[6] ک با رس ـــ، ازروی آ و ب اما در ب "والمعین" را ندارد،

[7] زبده: میرپادشاه، در با ب "لعین" را ندارد، [8] با رس ـــ،

بر بقهٔ اختیار و قبضهٔ اقتدار نوّاب میرزا عمر گذاشته تمام ولایت گرگان و دهستان و استراباد و دامغان بجانب شاه مومی الیه سپرده آمد و اسباب سلطنت او مهیّا داشته امرای شجاعت پیشه ضرغام اندیشه در سلک ملازمت او منتظم شد و حضرت خاقان سعید نصایح پادشاهانه و آداب خسروانه فرموده گوش هوش او را به لآلی مشفقانه گران گردانید و چون خاطر خطیر ازان خطب کبیر فراغت یافت عنان جهان کشای بصوب مملکت خراسان تافت ع

با فتح و نصرت همعنان باز آمد از مازندران

و بولایت خراسان در آمده بمقتضی اکرموا اولادکم و احسنوا آدابهم ایالت ولایت طوس و خبوشان و کلات و باورد و نسا و یازر و سبزوار و نیشاپور بجانب اختر سپهر شاهی سایهٔ الطاف الهی مغیث الدوله و الدین میرزا الغ بیگ کورگان تفویض فرمود و حسن معدلت و لطف مرحمت دربارهٔ بلاد و عباد تعلیم فرمود و عزیمت دار السلطنت هراة تصمیم یافت، درین اثنا بمسامع جلال رسید که امیر موسی کاکوچ خود را بخوارزم فرستاد او نیز متعاقب خواهد رفت خدمتش را مقیّد بهراة رسانیدند، و آنحضرت چهارم جمادی الاوّل

---

۱ دراکثر نسخ: جناب میرزا، ۲ در زبده می گوید که "خراج و مداخل" و ایات مذکورهٔ متن" با توابع و لواحق و مضافات آن بجهکی بوی باز گذاشت" ۳ آ ب رس: شاه زاده مشار الیه، ب: بشاهزاده مشار الیه ۴ زبده: فراغت، ۵ بجایش در زبده می گوید: و امیرزاده الغبیک و امیر شاهملک را مقرر فرمود که زمستان در استراباد قشلاق کنند، ۶ در زبده گفته است که سلطان براه شماسان حرکت فرمود، ۷ آ و زبده: ابیورد، رس مثل متن، ۸ ک: یارز، آ ب مثل متن، زبده: بارز، رک بر ترکستان ص ۴۳۰، ۹ ب آ: نشاپور ۱۰ زبده: الثانی، ما رس: الاخر،

خاندان ایشان همیشه در مقرّ عزّ خود بحکومت و دارائی رعیّت آن ولایت متعیّن برادر خود را بملازمت فرستاده پیشکشهای مناسب بعرض رسانید، و در مجموع آن ولایات سکّه و خطبه بنام و القاب همایون مشرف گشت،

و مولانا جلال الدین لطف الله صدّه که در آنزمان سر آمد صدور جهان بود بر سم رسالت عازم ولایت ساری شد، و شرایط رسالت بجای آورده، حاکم آنجا مرتضی اعظم رضی الدین سید مرتضی عهد و پیمان مؤکّد بایمان ساخت که مدّت العمر سر از خطّ فرمان برنتابد و خدمت مولوی را رعایت بسیار فرمود، و همچنین مولانا (۲۶۷ب) صدر الدین ابراهیم [صدر بهزاره جریب] پیش سید عزّ الدین رفت و ایشان نیز آداب ایلی و انقیاد بجای آوردند ع زود باشد که جهان جمله شود تابع [او]

ذکر تفویض ممالک مازندران بجانب میرزا عمر بهادر و ولایت خراسان بمیرزا الغ بیگ کورگان

چون ممالک مازندران مفتوح و مستخلص شد ایالت و حکومت آن ولایت بجانب میرزا عمر بهادر مفوض گشت و زمام حلّ و عقد و عنان قبض و بسط آن نواحی

---

۱ زبده بعدش + : با صد کس ، ۲ در زبده بجایش نوشته است : با سید ناصر الدین بجانب ساوی روان گردانید که از ایشان عهد و پیمان ستانده بسوگند مؤکد گردانید ،

۳ با رس ــ ، ۴ ک و زبده ــ ، ازروی نسخ دیگر ثبت شد (اما در با رس : بهزار جریب بجای بهزاره جریب) ۵ زبده : با

۶ زبده : بهزار جریب و سمنان فرستاد (بجای رفت) ۷ ک ــ ، ازروی نسخ دیگر ثبت شد ، ۸ با ــ ،

بجنبید هر دو سپاه گران تو گفتی که شد کوه و بیشه روان[1]
زپیکان پولاد و پرّ عقاب سیه گشت رخشان رخ آفتاب

واز عکس سنانهای خون افشان وتاب تیغ شعله نشان روی هوا پر شهاب درفشان گشت واز خسته وکشته دشت و پشته برابر شد ، عاقبت بتایید ربّانی تباشیر صبح شادمانی از افق سعادت حضرت خاقان سعید دمید ونسیم عنایت ازهب الطاف سبحانی وزید و پیر پادشاه با صد حسرت و آه روبراه فرار آورد وچون دست ستیز وآویزبسته و پای هزیمت وگریز کشاده یافت روی از صفّ نبرد گردانیده بسوی بیشه وجنگل شتافت ، وسپاه منصور دست قهر برآورده دشمنان را از پا درآوردند ، وعنان او امر ونواهی استراباد و مملکت جرجان بل تمام مازندران در قبضهٔ اقتدار بندگان کامگار درآمد ومجموع لشکر از نفایس اموال چون کوه و دریا توانگر گشتند ، واز انجا که غایت مرحمت آنحضرت بود عنان از دست چابکسوار غضب ستانده و آتش خشم جهانسوز بآب لطف نشانده خطّ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ بر صحایف جرایم مردم آن دیار کشید ، و پیر پادشاه بجانب خوارزم رفته شیخ خواجه وعبد الصمد راه دراز شیراز پیش گرفتند

ع همه کبود لب وزرد روی وسرخ سرشک وشمس الدین اوچ قرا

وشیخ حسام خواهرزادهٔ سید خواجه[2] التجا بدرگاه عالم پناه آوردند وبعنایت مخصوص شدند ، وفتح ناهما باطراف ممالک درپرواز آمد وآوازهٔ این فتح همایون در بلاد ربع مسکون دایر وسایر شد ، وشیخ عزّ الدین هزارجریبی[3] که از کبار سادات اخیار صفات اقتیاز داشت و

---

[1] در زبده بعدش دو بیت زاید دارد ، [2] ک : سانده ، [3] م : —

[2] آ : صفاح ، [2] زبده : سعید ، [2] زبده : سید خواجه خواهرزاده امیر سعید خواجه ،

[3] زبده : امیر سید عزّ الدین ، [3] ب ر س : هزار (بجای هزارجریبی) ،

رایت ظفر پیکر بصحرای استراباد طالع شد، پیر پادشاه با لشکر بسیار بعدد اوراق اشجار و قطرات امطار ظاهر استراباد را معسکر ساخت، لشکر منصور بموضع سیاه بلاد* رسیده بنابر احتیاط خندق میکندند که ناگاه پیر پادشاه با سپاهی همچون غنچه* و لاله در رع فیروزه و خفتان لعل پوشیده و مانند نرگس خود زر بر سر نهاده و بیدوار تیغ خلاف کشیده از بیشه بیرون آمدند بیت

چو آمد با سپاه از بیشه بیرون زمین گفتی روان شد همچو گردون

پیر پادشاه در قول و شمس الدین اوچ قرا و شیر علی و جعفر صاحب بر جوانغار، و امیر رشید خواجه و عبد الصمد و سید شمس الدین در برانغار، میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته ع روبمیدان جنگ آوردند

و لشکر منصور ترک خندق* گرفته در برابر آمدند، [از] جوانغار میرزا عمر بهادر و امیر یوسف جلیل و امیر بهامملک حمله کردند و از قول امیر علی ترخان و تمام ترخانیان دلاور عزم رزم جزم نمودند، و از برانغار میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک و امیر موسی کابر دشمنان زدند، دو لشکر چون دو دریای موج از صرصر حمله در حرکت آمدند و بسان امواج دریا بهم رسیدند نظم

۱ک: سیاه بلاد، زبده: سیاه بلاد، آ: سیاه بلاو، بآ: سیاه بلاو، نب: سپاه بلاو، رس: سیاه بلاد، تصحیح قیاسی ست، ۲ زبده: باترتیب وساری [ساری] که در روزگار خیال شکل آن مصور نکرد و همرجون غنچه، ۳ آ بآ نب رس: آمد، ۴ بعدش در زبده +:

میان کرد بید ابو دلشکر چو در ربیع تنک تابنده اختر + چنان آمد همی لشکر بابنده که که راوشت کرد و دشت راکوه

۵ وی هم پسر اوچ قراست، رک بر ص ۶۳ س ۱۱، ۶ بآ رس: وصاحب، (آما در زبده، وادر اندادر و بعد جعفر)

۷ زبده: سعید، ۸ زبده: ترک برکندن، ۹ از وی بآ نب رس، زبده: از طرف دیگای جوانغار، ۱۰ بآ رس زبده: خلیل، ۱۱ در زبده +: واز برنغار قول امیر سید علی ترخان و امیر سید احمد ترخان و امیر فرمان شیخ، ۱۲ آ جمله، زبده مثل متن،

ذکر محاربۂ که در مازندران واقع شد و انهزام پیر پادشاه و امیر سیّد خواجه

اوّلِ خزان که خسرو انجم سایهٔ همایون بر برجِ میزان انداخت و بادِ پگیبر تمام عیارِ مغربی هر دو پلّهٔ ترازوی روز و شب برابر ساخت و فراش باد عرصهٔ بوستان را ببساطِ زربفت* و دیبای ثمّنی بیاراست و از پی انهزام گرمانسیم اعتدال آئین بهوا برخاست حضرت خاقان سعید بجلگاء مازندران در آمده او اوسط ربیع الآخر* بنواحی قلعهٔ شماسمان نزول فرمود، و نوکر پیر پادشاه بایزید چو پان در انجا بود ع رای عالی بران قرار گرفت

که چون منبع جمیع این طایفه سر چشمهٔ استراباد است هرگاه بعنایت الله تعالی آن چشمه انباشته شود هر آینه اینها چون ماهی برخشک مانند، بنابران اصلا بآن قلعه التفات ننمود قطعه

لشکرِ شاهِ جهانگیر بخصمان ضعیف — حیف باشد که شود ملتفتِ جنگ و جدال
ننگ بازان بود آنروز که عصفور کشند — عارِ شیران بود آن روز که گیرند شغال

[ورق ۲۶۷] و سپاه گران بجانب استراباد روان شده و قزاولان در موضع (۲۶۷ل)
خراسخانه محاربه کرده چند بهادرِ پیر پادشاه گرفتار شده بیاشار سیدند، و آفتابِ

---

۱ آ، ۲ زبده: زربافت، ۳ زبده: اوساط الخ،
۴ با: شماسان، سهس: ساسان، ۵ ک با ب رس: جوان، آ: جوبان
۶ در زبده درین موضع افزوده که بایزید "تمرد و عناد بیش گرفت"، ۷ آ: بدان،
۸ آ با ب رس: بیت، ۹ آ با ب رس: پسکلان،
۱۰ با رس: پسرک، ۱۱ آ: پساساق،

ز اسپان تازی که بستانی فتی بتگ روز بگذشته دریابی فتی

میرزا عمر در سبزوار جمیع مایحتاج مرتب ساخته عازم اردوی همایون شد، و غرّه ربیع الاوّل در ییلاق سلقان بموضع خواجه قنبر سعادت دستبوس یافت و مساعد باشر پادشاه بکمال اعزاز ممتاز شد و خدم و حشم او بخلعتهای فاخر و اسپان نامدار مکرّم گشته و از غایت شفقت که در بارهٔ خود معاینه دید مضمون یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی و جعلنی من المکرمین ظاهر ساخته بزبان حال فحوای این مقال به ادا میرساند که بیت

احوال بنده باز قوامی گرفت نو اسباب عیش و امن نظامی گرفت نو

درین ولا منکلی تیمور مصحوب خواجه مکی که پیر پادشاه از جانب استراباد فرستاده بود رسیدند و سخن پیر پادشاه بعرض رسانیدند مضمون آنکه: چون آنحضرت این ولایت را بامن مسلم دارد و جماعتی که پناه آورده اند به بنده بخشد و بدار السلطنت هرات مراجعت نماید بنده ایشانرا با فرزند ببلازمت فرستد تا در عبودیت راسخ باشند، چون بملتمسات زیادت از طور پیر پادشاه بود آنحضرت بجانب استراباد نهضت نمود اما بسبب گرما و حرارت هوا در رفتن شتاب نمی فرمود ع

که گرما ضرری رساند بسی

---

۱ زبده: که، ۲ زبده: جو، ۳ ب: بهش: یافته (و زبده موید افزاید) با: داشته، ۴ زبده: الاخر سنه تسع و ثمانمایه، ۵ با: بهش: سلقان، زبده: سلخان، ۶ زبده: قمر، ۷ ب: آب، زبده: مفاخر ۸ ک: خدام، آ و زبده: شل متن، ۹ زبده: قراری ۱۰ زبده: منکلك تیمور نایمان ۱۱ ب: نکی، ۱۲ آ: رسانید، ۱۳ با: ــ

گشته یازان[1] بسوی گور کمند چون شهاب از قفای دیو نژند
شد هوا همچو ابر فرودین از پر باز و باشه و شاهین

خاک شکارگاه از خون شکاری گونه لعل بدخشانی گرفت، و سنگ خارا رنگ یاقوت رمّانی پذیرفت، و چند روز بنشاط شکار گذرانیده، دران اثنا قاصد رسید و بموقف عرض رسانید که میرزا عمر بهادر نزدیک اردوی همایون رسید ع برامید دستبوس حضرت اعلی رسید،

ذکر رسیدن میرزا عمر بهادر بخدمت حضرت خاقان سعید

میرزا عمر بهادر را چون با پدر و برادر امید مصالحت نماند چنانچه شرح آن گذشت و در ممالک فارس نیز مجال توقف نبود روی امید بدرگاه سلاطین پناه آورد و عرض حال فرستاد مضمون آنکه التجا و اعتماد جز بحضرت خاقان سعید ۱۰ ندارم بیت

جز آستان تو ام در جهان پناهی نیست سر مرا بجز این در حواله گاهی نیست

و آن الحالة هذه* بهجت ضعف مراکب و هر گونه مآرب دور از سعادت دستبوس در منزل تخیر مانده ام، حضرت خاقان سعید فی الحال کسوتهای خاصه و اسپان نامدار و تاج و کمر فرستاده فرمود که در سبزوار که ممر او بود مایحتاج مرتب داشته شرایط احترام بجای آورند[2] نظم

سراپرده و خرگه و سیم و زر قطار و مهار و کلاه و کمر

---

[1] زیبه: بازان، با: باران، ب ب رس شل متن، [2] رک به ص ۴۸، [3] آ: در زبده پیش ازین زیادتی دارد که افاده می کند که میرزا عمر از شیراز براه صاغند، چهاردهه، و تون بسبزوار رسید،
[4] ب ب: [5] با ب ب رس: آوردند،

بصیرت مشاهده نکند عواطف بالطوا صفت مبدّل گردد و آنچه در مشیّت حق باشد بنوعی بظهور رسد که دست تدارک بدامن آن نرسد وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

وچون منگلی تیمور بصوب مازندران روان شد موکب همایون چند وقت بجهت حرارت توقف نمود و عزم شکار فرمود،

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید در ییلاق سملقان

حضرت خاقان سعید در نواحی ییلاق سملقان هوای صید و نشاط شکار فرمود و تواچیان جار رسانیدند که لشکر بیرگه شکار صحاری و جبال را در نوردند و وحوش و حیوانات را بصحرا رانند، و آنحضرت براق برق صفت زیر زین آورده و عنان بهلال نعل ماه سیر زهره جبین داد، پادشاه زادگان آفتاب پیکر و امراء ثوابت لشکر و وزرای عطارد شعار و سپاهیان مریخ اقتدار و اسپان صرصر حرکت و سگان شیر صولت براثر شکار تاخته تیر نشاط بهر طرف می انداختند، سرین آهو (۲۶۶ ب) بپر عقاب پوشیده گشت، و اوج هوا و صحن صحرا از پرنده و چرنده خالی شد

نظم

برکشادند دست را بشکار — برشکاری زمانه گشت حصار
یوز بگرفت گردن آهو — باز بدرید سینهٔ تیهو

---

۱ زبده بعدش + : سخط ، ۲ ک : وسیعلمو ، زبده : سیعلمون ،
۳ زبده : استراباد ، ۴ آ با ب ب ه ش و زبده : روز ، ۵ زبده : کرما ،
۶ ک ی ، ۷ با : سلغان ، ه ش : سلقان ، ۸ آ با ب ب ه ش ی ،
۹ آ : بیرکه ، ک ب ب : پرکه ، با ه ش : هرکه ، زبده : جهت برکهٔ شکار) ذیرکه بجرگه ، ۱۰ ک : فوردند ،
زبده : فوردند ، ۱۱ آ با : بادشاه زادکان ، زبده مثل متن ، ۱۲ ک : توابت ،

امیر شاهملک از جانب بلخ باردوی اعلی رسید، و از بیلاق سملقان[1] آنحضرت منگلی تیمور نایمان را که بآداب رسالت مشهور بود بجانب پیرک بادشاه فرستاد مضمون رسالت آنکه: سید خواجه را از حضیض مرتبهٔ بندگی بذروهٔ فلک سروری و امارت رسانیدیم، سودای فاسد استقلال حکومت بر دماغ او استیلا یافته بنوعی که از مرتبهٔ قبول علاج گذشته، و مواد ردیهٔ عناد چنان بامزاج او ممزوج شده که شربتهای موافق نصایح و مواعید مفید نیفتاد، و بتخریب بلاد و تعذیب عباد دست فساد برگشاد و چون از توجه ما آگاه شد بیت

نادیده زد دو برق شمشیر بگریخت چنانکه روبه از شیر

اکنون چنان استماع افتاد که عزیمت آن طرف داشته، توقع آنکه گلشن موافقت را بآب اخلاص تازه دارد، و فتنهٔ جافیه را که سر از ربقهٔ طاعت بپیچیده اند و پای از دایرهٔ خدمت بیرون نهاده در حوالی مملکت نگذارد، بیت

ارباب عقل را نبود میل اختلاط با دوستان دشمن و با دشمنان دوست

و یقین شناسد که بعنایت ربانی و بتایید آسمانی قدرت مراعات دوستان و قوت مکافات دشمنان حاصل است وَاللّٰهُ الْهَادِی إِلَی الصَّوَابِ، و اگر این معانی بسمع خرد نشنود و صورت وخامت عدم موافقت ما بنظر

---

[1] آ: سملقان، زبده: سلغان، [2] زبده: من کلیک تیمور بایمان را که بادای ... (اما رک به ص ۷۲ ح ۱۰)،
[3] زبده: بهر، [4] آ: جانب،
[5] ب: فتنه، [6] س ـ،

فرمودهٔ علی نصرالله فرار نمود و امیر مضراب جهات او را گرفته* بموجب حکم عازم سراة شد،
و آنحضرت امیر بوته* را فرمود که تحقیق احوال سید خواجه نماید، امیر بوته تفحص نموده تحقیق کرد که امیر سید خواجه متوجه کلات شده، و آنچا شنیده که امیر علیکه و جمعی امرا با لشکرهای سرخس و مرو عازم اردوی همایون اند در مضیق حیرت فرو مانده و الفرار فی دقیقة ظفر خوانده در گرمای عظیم عزم مازندران کرد، و پیشتر امیر عبدالصمد و امیر شمس الدین اوچ قراول پیش پیرک پادشاه بمازندران روان کرده بود، چون مضمون این خبر از انهاء امیر بوته* بررای انور عرض یافت و امیر علیکه که کوکلتاش آنحضرت بود با لشکر عظیم ضمیمهٔ شاه ظفرپناه آمد* حکم همایون نفاذ یافت که تواچیان لشکرها مرتب ساخته دفترها (ء) سان* بعرض رسانند و حضرت خاقان سعید امراء تومان و قشون و صد [ه] و ود [هه] را تا آحاد مردم سپاهی* انعام و اکلکا فرمود،
و عاشر صفر از مرغزار رادکان عازم مازندران شد* و در تیغر آقاج* خبوشان

له زبده: بدگمیحضرت خلفات علی نصرالله را سید و رفال امیر مضراب کرد، ك آ: بوته، با: بته، ب ر س ش متن، ك ك: تحقیق، تصحیح از روی آ ب، ك ك: از روی آ ب و با و ر س، اما در با کلکة امیر را انداد، و در ر س احوال (بجای احوال) نوشته است، زبده: بر عقب امیر سعید خواجه بروند و تحقیق احوال او کرده بیاورند، ش زبده: علیکا بهادر، ك آ: او، ج قراول، ك ب آ: لشکر ظفرقرین، ك ب: پسان، با ر س ش متن، ك زبده: شان، ك ك: از روی آ، زبده: لشکرها..... کرده کشت و دفترهاشان تومنات و قشونات [تشونات] مزین ساخته بعرض همایون رسانیدند، کرم عمیم..... در بارهٔ امرا و اسفسالاران و سپاهیان و لشکریان دکافهٔ خدم و حشم..... عنایت و عاطفت مبذول فرموده الخ،
له آ: سپاهی را، ك ك: در زبده علت از رادکان غیر موضح است در روز دوشنبه عاشر صفر تاریخ است که در و سنگلی تیمور را بجانب پیرپادشاه فرستاده نزدیک کری آید، ك ك: بتغر اعاج، آ: بلغر اعاج، با: بلغر آقاج، ب: بلغر اعاج، ر س: بلغور یا فاج، زبده: بلغور افاج،

آن حصنی حصین* ندیده رفت، وخواست که آنجا متحصن شود، جمعی بیخرد آن که با او بودند فوجی را* سعادت ازلی مساعدت نموده وارکان دولت را شفیع ساختند

بیت گرفتند تیغ وکفن صفدران نهادند رو بر زمین درزمان

مکارم اخلاق آنحضرت همه را لطف عفو وکرامت امان ارزانی فرمود (و بعزم زیارت قطب سپهر ولایت، واختر برج سیادت، دُر دریای سعادت، و ثمرهٔ شجرهٔ نبوت، نور حدیقهٔ امامت، نور حدقهٔ رسالت بیت

علی ابن موسی رضا گوی وبس که القاب یابد زاسمش شرف

بمشهد مقدس آمد، ومراسم تعظیم وشرایط تکریم مزار مورد الانوار بجای آورد وسادات عظام را انعام واکرام فرمود، وعازم راد کان شده درآن فضای دلکشا [ورق ۲۶۶] قبهٔ سراپرده وبارگاه باوج مهر وماه برآمد.) (۲۶۶ر)

درین اثنا بعرض همایون رسید که خواجه علی نصرالله ترشیزی قلعهٔ پژدارود را معمور ساخته دعوی هواخواهی امیر سید خواجه میکند، آنحضرت امیر مفراب را نامزد آن صوب

---

* آ: حصن حصین، آ ب ر س: حصن حصینی، ز ب د: حصنی حصین،

* شاید "ازجمعی" باید خواند، عبارت ز ب د این طوراست: بصورت [بصوب] قلعهٔ ملات ..... با معدودی چند [که] از زیور خورد [خرد] عاقل بودند خواست که بدان قلعه متحصن گردد وفوجی عظیم را از اسپاهان که ملازم او بودند سعادت ازلی و [....] مساعدت نمود الخ،

* بعدش در آ +: را، آ ب ر س ش ل متن، * آ، آ ب ر س ش ل متن،

* آ، * ز ب د: دو در روز دوشنبه هژدهم محرم مذکور .... عنان ... برسمت مشهد مقدس .... معطوف فرمود، * ک ک: سعادت، تصحیح از روی آ ب ر س و ز ب د، * ک ک: ولایت، تصحیح از روی آ ب ر س و ز ب د، * ک ک: امانت، آ ب ر س و ز ب د ش ل متن، * آ ب ر: الرضا، ز ب د: الرضائی، * آ ب ر بعدش +: علیه الصلوه والسلام، * ز ب د: پژدارود ـ ک به نزدیک ص ۱۴۳ س ۱۰، * ز ب د: سعید،

که شاها زمانه بکام تو باد سپهر و ستاره غلام تو باد

چون رای همایون از عرض جیبا باز پرداخت آفتاب مرحمت آنحضرت بار دیگر سایهٔ عاطفت بر حال سعید[1] خواجه انداخت و کمال رافت نیز رخصت نمیداد که جمعی که بی اختیار فرمان بردار او شده اند مرکز دایرهٔ غنا و سوختهٔ نایرهٔ بلا شوند بیت

که آتش چو در بیشه یابد گذر درآن بیشه نی خشک ماند نه تر

نوکر او باغار باقدی* را پیش او فرستاده ملتمسات او را تقبل نمود و مطالب او را تعهد فرمود، و باغار باقدی* باو رسیده آنچه شنیده بود رسانید اما ع

چو گوش هوش نباشد چه سود حسن مقال

حضرت خاقان سعید چون استمرار او بر شیوهٔ عناد معلوم فرمود آتش حمیت زبانه زده بر براق برق حدت، باد سرعت، سوار شده لشکر منصور چون کوه آهن در حرکت آمد و از نواحی قریهٔ تخرجرد نهضت نموده در حوالی رباط سنگ بست شانزدهم محرم نزول فرمود و از آنجا بمنزل یاقوته* بسامع جلال رسید که سعید[2] خواجه تنگ[3] اسپ فرار تنگ برکشید* و بصوب قلعهٔ کلات که دیدهٔ گردون مثل

---

[1] با: امیر سید، زبده: سعید خواجه، ک: نی، زبده: قاریا قدی،

[2] با: اوسط محرم قریه یاقور شهد منزل همون شد وارس، شانزدهم محرم منزل یاقوته آمده، زبده: شانزدهم محرم سنه تسع بحوالی رباط سنگ بست نزول فرمود از انجا قراول روان گردانید چون رایات همایون بمنزل یاقوته اولنگ فرود آمد خبر رسید که چون امیر سعید خواجه از وصول رایات همایون واقف شد الخ، [3] زبده: سعید،

[4] زبده: تنگ اسپ فرار فرتنگ برکشیده، ک: فرار بجای فرار،

حضرت خاقان سعید بصفای عقیدت و حسن ارادت بمزار مبارک و تربت متبرک مهبط انوار الکشف و الالهام شیخ الاسلام احمد جام قدس سرّه نزول فرمود و شرایط زیارت بجای آورده از روح مقدس آن آفتاب هدایت قطب سپهر ولایت استمداد نمود و اولاد بزرگوار او را رعایت فرمود و صلات و صدقات بمستحقان رسانید و از انجا بقریهٔ خرجرد آمده ، نوکر میرزا عمر بهادر رسید و عرضه داشت که احرام خدمت بسته بسبب عدم اسباب سفر آهسته می آید ، آنحضرت دلداری نموده فرمود که فرزند و برادر دست مملکت و خزانه در ریخ نخواهد بود ، روز دیگر که شهسوار انجم تیغ زر افشاند و از قراب نیلگون برکشید از لمعان آن عرضه گیتی منور گردید رای عالم آرای اقتضای آن فرمود که عرض لشکر و احتیاط اسلحه و جبیا نماید نظم

بفرمود تا لشکر نامدار — شدند از پی جلیه دیدن سوار
برآراستند از پی عرض صف — گرفته همه تیغ و نیزه بکف
شد از بیرق رنگ گونه رنگ فرش — سواد سرخ و زرد و کبود و بنفش
تو گفتی جهان سر بسر آهن است — و یا کوه البرز در جوشن است
هوا گشت از گرد چون آبنوس — بلرزید ارکان ز آواز کوس

آنحضرت چون شاه انجم برابلق گردون سیر سوار گشته تومان تومان و قشون قشون احتیاط فرمود و لشکریان شعر

بیکره همه نعره برداشتند — سنانها بگردن برافراشتند

---

۱ زیده : برآراسته ، ۲ از روی آ ، زیده : برنوش (بجای بیرق و)
۳ زیده : زمین سر بسر زآهن ، ۴ فقط با ـــ ، ۵ زیده : فرموده میکذشتند
۶ زیده : برداشتی ، ۷ زیده : برافراشتی ،

جنبش آمده مرغزار شبرتو[1] کوکه فراش ربیع در فضاء آن دیباچی[2] هفت رنگ بازکرده بود مخیم اقبال و معسکر اجلال آمد، و[3] امیر مضراب که در کنار آب آمویه بود ملحق شد، و از جانب طبس نوکر امیر یوسف جلیل[4] که داروغه آنجا بود مکتوبی گرفته آورد که امیر شیخ خواجه بدست نوکر برادر خود یوسف خواجه بمیرزا اسکندر نوشته بود مضمون آنکه: خراسان برای شما مستخلص میگردانم، چون اینمعنی بظهور آمد دیگر امید بهبود نماند[5] و از جانب سید خواجه معتمدی[6] آمده نمود که او بر مخالفت مصر است،

وقائع سنه تسع وثمانمایه

ذکر نهضت خاقان سعید بجانب طوس و مشهد مقدس

(غرّهٔ محرم الحرام سپاه گردون احتشام بجانب جام[7] حرکت نموده جمعه هشتم[8] ماه آن بقعهٔ متبرک بظلال مواکب و نعال مراکب مکلل[9] و مهلل[10] گشت و

---

[1] با: بشرتو، زبده: بشرتو، [2] آ: دیباچه، زبده مثل متن،

[3] زبده: دوران منزل خرم بهنده توقف فرمود در خلال آن احوال امیر مضراب الخ،

[4] با و زبده: خلیل، ک: سیمذ،

[5] با بدرش + : امیر، زبده: یادکارازتوجیتان که از نوکران بندگحضرت بود با سعید خواجه بوده ازو برگشته هم در منزل بشر تو بساط بندگحضرت رسید،

[6] با: کفت، [7] ب: شام، [8] زبده: بیستم،

[9] زبده: مشکل و مهلک،

درین اثنا توکل تیمور تواچی از پیش امیر مضراب آمده عرضه داشت که هادر کنار آب بسیار بودیم میرزا اسمعیل سلطان بوعده و فا نکرد و حکم شد که امیر مضراب بپایه سریر اعلی آید و آنحضرت امیر حسین صوفی ترخان و امیر فرمان شیخ را پیش سید خواجه فرستاد و پیغام داد که تو کیستی؟ و چه خواهی شد؟ کجا از پیش من بهتر خواهی بود؟ هرچه رفت و گذشت الماضی لایذکر ما گناه تو عفو فرمودیم و همان موضع وراه معین داشتیم

بیت

بیا و همچنان بر جای خود باش کز آن مقبول تر باشی که بودی

امراء بسید خواجه رسیده و نصیحت کرده، مفید نیامد، و آنحضرت میخواست که اورا بعنایت باز آورد قطعه

برق و عدل جهانرا بطاعت آورد اگر چه حکمش عاجز نبود از اکراه
رسیده خاک جنابش ز قدر بر افلاک فتاده نام بزرگش ز جود در افواه

چه گفته اند بیت

کس درختی که پرورد عمری بی ضرورت ز بیخ برنکند

درین ولا خبر آمد که مودود گرمسیری باز بسر حد غور آمده خرابی میکند، آنحضرت امیر اویس بن امیر آقبوقا و طغای مرکن را نامزد آن طرف فرمود، و اعلام ظفر اعلام بیست و سیم ذی الحجة الحرام از دار السلطنة سهراة بصوب طوس در

---

۱ ب: میرزا، زبده مثل متن، ۲ ک: سید، زبده: سعید،
۳ آ ب مس زبده: موج، با: موجه، ۴ ک: بسید، ۵ آ مس: رسید، و با این بیت را ندارد، ۶ آ: ـــ، ۷ زبده: اقبوقا،
۸ زبده: طغای، ۹ مس: مرکز، زبده مثل متن، ۱۰ بجایش در زبده: سنه ثمان و ثمانمایه،

شده از بندگی حضرت روگردان گشتند، و امیر سعید خواجه نماز شام غره ذی الحجه باتفاق این جماعت از جرقالنک* سوار شده متوجه جام گشت،

چون این صورت بر رای انور کرع یک ذره ز نورش آفتابیست

روشن شد فی الحال در نیمشب با جمعی که حاضر بودند پای عزیمت در رکاب سعادت آورده متعاقب او روان شد، علی الصباح در صحرای نوبرگ* بدیشان رسیده کسی فرستاد که چرا یاغی شده اید، و آن حضرت یکسواره در میان ایشان راند، همه پیاده شده در گریه و زاری آمدند و بگناه معترف گشته در پای آنحضرت افتادند، آنحضرت مرحمت فرموده کرامت عفو ارزانی داشت و همه را فرموده که سوار شده ملازم رکاب ظفرانتساب باز گشته بر پل سالار رسیدند و آنحضرت اعتماد کرده پیشتر بشهر آمد، جمعی که موافق سعید خواجه بودند گفتند اگر ترا معاف دارد فردا هر یک مارا* بعقوبتی کشد که سرخان هوا را بر حال ما گریه آید، ما کورچ ترا از خود جدا نمی کنیم، همه باز اتفاق نموده عازم صوب جام و طوس شدند، و حضرت خاقان سعید عزم انتقام جزم فرمود،

---

۱ رس : بندکان، ۲ زبده : سعید ۳ در زبده بعدش + : سنه ثمان وثمانمایه،

۴ با : جرقالنک، زبده : از فیتول خود که ظاهر دارالامان هرات ..... که بجرقالنک معروف است، ۵ ببّ رس : آنابست ۶ زبده : موبرک

۷ زبده : کس، ۸ آ : شدند، ۹ ببّ رس : بل، با : پیل، زبده : بسر یک سالار رسید) ۱۰ ببّ — ، زبده مثل متن،

۱۱ ک : مارا هریک، ببّ مثل متن، زبده : هریکی را ازما

۱۲ زبده : جدائی مر ۱۳ آ : فرموده،

توقف نماید، حالا چند روز زیادت شد، باید که فی الحال متوجه شود و اگر بلشکر نمی آید در ولایت ما نباشد و بهر جا خواهد رود، و آنحضرت از ایلار متوجه دار السلطنة هراة [ورق ۲۶۵] گشته و آب مرغاب گذشته پیش از لشکر (ل۲۶۵) بالیغار بشهر آمد، و امیر شاهملک از راه یکه النگ بجانب میرزا پیر محمد جهانگیر [رفت] ،

ذکر مخالفت امیر سید خواجه بن امیر شیخ علی بهادر

امیر سید خواجه چنانچه مذکور شد راه امیر الامرائی یافته مجموع مهمات کلی و جزوی بقول و قلم او منوط و مربوط بود و او خود را مستغنی دیده بموجب کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰی مزاج او از منهاج اعتدال انحراف یافت و رفتن امیر شاهملک ضمیمهٔ آن شد که سودای حکومت باستقلال در دماغ پیدا کرد، جمعی امیر زادگان مثل پسران امیر سیف الدین عبد الصمد و طاهر و فاضل و پسران امیر اوچ قراشمس الدین و شیر علی و ابو مسلم و محمد بیگ و تیمور ملک دولدای و محمد فضل الله بوعدها و او فریفته

---

۱ آ، ۲ آ ببب رس : هر ۳ زنبده : المار، برص ۶۲ ح ۱۲ الی ،
۴ آ : النک با : اولنک ، ببب شل متن ۵ از روی آ ، زنبده : دبیش از انکه بندگی حضرت پرسید [برسید] امیر شاهملک از انکه (کذا) اولنک بجانب امیر زاده بیرمحمد بن امیر جهانگیر رفته بودند) ۶ کذا در زنبده درعنوان ، ۷ در زنبده بعد عنوان + : در آخر این سال هشتصد و هشت ، ۸ زنبده : سعید ۹ رک به ص ۵۷ ، ۱۰ آ : ملکی ، با : ملکی و ملکی ، ببب : ملکی و ملکی ، برس : ملکی و مالی ، زنبده : مؤید متن است ، ۱۱ زنبده : امیر عبد الصمد ، ۱۲ برس ـ ۱۳ ک : شیخ (آ رک پرص ۷۶ س ۳) ، زنبده : شیر ، ۱۴ ابو مسلم بن اوچ قراندکور است برص ۱۰۵ ،

عهد و میثاق تازه گردانیم

و اگر خود نیاید امراء معتبر فرستد تا با کسان ما سخن گفته بهر چه مقدر شود از آن نگذریم، و چند روز موکب فیروز در ییلاق بورّاقان و ایلار توقف نمود، و ازانجا مزید جاوُنی قربانی* آمده و دو تن خواجه چنگیز خان* را همراه آورده عرضه داشتند که آنحضرت هر کرا صلاح دانند بکنار آب فرستند که ما امیر الله داد و امیر ارغونشاه را تعیین کرده ایم، آنحضرت امیر مضراب را بدین هم نامزد فرمود و جناب قاضی قطب الدین* عبد الله را مصاحب او ارسال نمود، و امیر جهانملک که بطرف گرمسیر رفته بود مودود را شکسته و متاصل ساخته و از حدود ولایت بیرون تاخته و قلعه دُرّ فشای* را عمارت کرده، و امیر سیفل گرمسیری و حسام الدین غوری را کوتوال نشانده با الجائی بسیار بر اردوی همایون رسید، و علی بیگ که با جهان ملک بود پیش آمده از امیر شاهملک نقل کرد که من بسبب بزرگی سعید خواجه بلشکر نرفته ام، آنحضرت عتاب بسیار فرمود که چه راه اوست که این نوع سخن گوید، و با ایلسنغر تو آچی را پیش او فرستاده فرمود که مقرر آن بود که یکماه در باد غیس

---

۱ بب ـ زنبده مثل متن، ۲ آ: لولاقان، با بورّاقان رزنبده: "چند روز در ییلاق بورّاقان نمود و ازانجا کوچ فرموده بالمارفت" و در سطور آینده (ص ۶۳ ح ۲) المار نوشته است، ۳ با: جاوني قرباني، نيز رک ب ص ۶۱ ح ۷، ۴ زنبده: جنگیزچه، ۵ آ: معین، با رس: مقرر، ۶ زنبده ـ، ۷ زنبده بعدش +: بن ملکت، برایش رک پهزدی ۱: ۶۵۰، ۸ زنبده: درساسی ۹ آ: سیفل، زنبده: سفیل ۱۰ بب: اولجای، ۱۱ زنبده: سعید ۱۲ آ: بای سقل بب: بای سپقل، رس: بای سقل، با: باز سیفل، زنبده ـ

ومیرزا الغ بیگ و امیر شاهملک بشرف ملازمت رسیده[1] بموجب اجازت یکماه در ولایت بادغیس توقف کردند که اسپان ایشان فربه شود[2] و در منزل ناری قشون امیر قتلغ شیرین[3] که آنحضرت او را پیش میرزا خلیل سلطان فرستاده بود مصحوب نوکر او بازآمده عرضه داشت که میرزا خلیل سلطان ع عذر خواهی نموده میگوید که ما بر همان عهد و پیمانیم اما چون میرزا پیر محمد از آب گذشته بولایت ما درآمد ما نیز جنگ کردیم و خدائی تبارک و تعالی نصرت داد*، حضرت خاقان سعید مزید جاودنی قربانی* را با نوکر میرزا خلیل سلطان فرستاد و پیغام داد که ما نیز بر همان عهدیم ع

بر همانیم که بودیم و همان خواهد بود

اما امیر سلیمانشاه و ارغونشاه و احمد جهره بولایت ما درآمده خرابی کرده اند و چون سپاهی سپاه ما دیده اند کأنهم حمر مستنفرة فرت من قسورة گریخته اند، اکنون ما تا کنار آب عزیمت داریم میباید که خلیل سلطان نیز بکنار آب آید تا ماجرای گذشته[4] داشته ع

---

[1] زبده: پیش از رسیدن ایشان خبر رسیده بود که امیر سلیمان شاه و امیر ارغوان شاه و احمد جهره از آب گذشته اند و بحدود ولایت شهورغان و اندخود درآمده اند، بموجب آن خبر عزایم بادشاهانه ..... در مسارعت بدان طرف تعجیل نمود، [2] با شوند [3] آ: قتاشیرین، زبده و ب مثل متن، [4] آ ب ب رس ــ، [5] فقط درک، [6] با ــ، در نسخ دیگر و زبده "تبارک" را ندارد، [7] ک: جاودنی و قربانی (اما درک ص ۷۲ س ۴)، با جاودنی قربانی، رس جانی قربانی، آ و زبده مثل متن، یزدی ۲: ۲۲۵ این کلمه را چون غلط نوشته است، [8] زبده بجای سطور آینده تا "عزیمت داریم" چون این جزئیات معلوم شد انیز متوجه شدیم اکنون ما نیز تا کنار آب عزیمت داریم الخ [9] با ما را [10] زبده: گذاشته،

و در حوالی نسف دو سپاه جنگجوی شیرخوی روی در روی آورده جنگ پیش
برند و بزخم نیزه و تیر و گرز و شمشیر از پر دلان نفیر بر آمد بیت

تیرها در مغزها کرده مقر همچون خرد نیزها در شخصها همچون روان گشته روان

غالب و مغلوب ممزوج شده ضارب و مضروب مخلوط گشته بود، میرزا خلیل
سلطان بقوت بازوی دلاوران ماوراء النهر و جلادت پهلوانان خراسانی و
بهادران عراقی که هر یک چون برق از تیغ تیغ آتش میفشاندند و گرد نبرد
بباران خون می نشاندند بر قول میرزا پیر محمد حمله کرده از جای برداشتند و اول
جماعت ارلات گرجیه جوانغار و برانغار پریشان شدند و میرزا الغ بیگ
و امیر شاهملک چون دیدند که قول از جای رفت ایشان نیز عنان برتافتند
و احمال و اثقال بلخیان بدست سمرقندیان افتاد و خانیکه گرفتار گشت، و میرزا
خلیل سلطان در بارهٔ گرفتاران کرم فرموده همه را در حریم امن و نعیم احسان
جای داد و ذلک یوم الاثنین الثانی من رمضان،

و حضرت خاقان سعید این خبر شنیده عنان جهانکشای بآن صوب معطوف ساخت،

---

۱ در زبده گفته است که از آن طرف خلیل سلطان و جمعی خراسانیان و عراقیان و امیر برندق جهانشاه با
چندقران بر دست راست و امیر ارغوان شاه و امیر سلیمان شاه بر دست چپ، و ازین طرف
امیرزاده پیر محمد و نقول بر دست راست او نوشیروان برلاس و بر دست چپ امیر شاهملک
و یادگار شاه ارلات، ۲ زبده: کشته روان همچون روان، ۳ ک: مجروح: آ مثل متن،
(زبده: ضارب بر مضروب و غالب بمغلوب مختلط کشته) ۴ آ: تیغ میغ ۵ آ ب: می نشاند،
۶ آ ب: می نشاند، ۷ زبده: کرجیه امیرزاده پیر محمد روی برتافت
۸ یالبدش +: وامان، زبده: عدل (بجای امن) ۹ آ با ب رس
زبده: باد، ۱۰ زبده: کان ولکانی،

میرزا پیر محمد ولی عهد حضرت صاحب قرانست و تخت با و میرسد که او آقاست، و میرزا پیر محمد ایلچی پیش میرزا خلیل فرستاد و پیغام داد که حضرت صاحب قران کجا وصیت فرموده که تخت و مملکت خلیل سلطان را باشد، میرزا خلیل سلطان جواب گفت که: آن قادری که تخت و مملکت بحضرت امیر داده بود بمن نیز عنایت فرمود، و میرزا پیر محمد و امیر شاهملک ازین جواب در تاب شدند و بدین سخن کلمهٔ اختلاف از هر کناره در میان آمد ع

حدیثی بود مایهٔ کارزار

لشکرها ترتیب داده از آب گذشتند و از آن طرف میرزا خلیل سلطان لشکر بازا احسان بیکران فرمود [ع] ومن وجد الاحسان قیداً تقیدا (۲۶۴ ب)

---

۱ در ک «خلیل» را قلم زده بالاش «میر محمد» نوشته، آ: خلیل اینی (بجای پیر محمد)، پ ب: خلیل اینی و، ـــ در زبده بعد ش مضمون سطر ۶ و ۷ (" و بدین سخن .... کارزار") آورده و پس ازآن ذکر ایلچی فرستادن و جواب خلیل سلطان و لشکر کشی جانبین را،

۲ پ ب: صاحبقران، ۳ ب: تقیداً، در زبده درین موضع گوید: و آنجان خزینه که [مکرراً] از مدتها مدید باز انچه در خزانها ملوک و پادشاهان و خاندانها قدیم ممالک [مکرراً] ایران و توران و توابع آن چون روم و شام و هند و افرنج جمع گشته بتدریج در مدت حکومت امیر صاحب قران انار الله برهانه در خزانهٔ ارک سمرقند جمع آمده از نقود و جواهر و اسلحه و اقمشه هر یک علاحده چنانکه اگر خزینه داران استی که تحقیق کنند مجموع محاسبان آنکه در هیچ دور رقم سیاهه [در اصل: سیابت] چنانک درین دور دریده اند و بکمال رسانیده نبوده از [.....] و احصا و ضبط واستیفاء آن عاجز گشتندی جز نام ونشک و دعای خیر چیزی باقی نگذاشت،

ـــ نیز رک بریزدی ۲: ۲۲۷ ببعد،

میرزا پیر محمد با میرزا خلیل سلطان رسید، ودر موضع ستّرکی[1] از طرف ماوراء النهر
مهد علیا رقیه خانیکه دختر امیر کیخسرو بود [برسید و] فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطانرا
اکه بیکی که حرم محترم میرزا الغ بیگ بود رسانید*، وحضرت خاقان سعید نشاط
وانبساط فرموده چند روز بعیش وعشرت گذرانید ع

در جهان بر زعیش کاری نیست

ذکر محاربهٔ امیرزا پیر محمد جهانگیر ومیرزا خلیل سلطان

در آن زمان [که][2] میرزا الغ بیگ وامیر شاه ملک[3] به اندخود وشبرغان*
رسیدند، امیر شاهملک بکنار آب رفته پل بست، ومیرزا خلیل سلطان بلب آب
آمده قراولان او از پلی که امیر شاهملک بسته بود گذشته با نوکران امیر شاهملک
جنگ کرده ودو تن اجه قرابت مشارالیه* بقتل آمد، واز طرفین رسل ورسایل
آمد شد کرده بر مصالحه قرار یافت، ومیرزا خلیل سلطان بجانب سمرقند رفته
امیر شاهملک نیز باز گشت، ومیرزا پیر محمد امیر شاهملک را طلب کرده در
بلخ ملاقات کرده، میرزا پیر محمد از میرزا خلیل شکایت بسیار نموده وخواص او گفتند:

[1] زبده بعدش +: جهانگیر، [2] آ: ستر گی، ب: ستر گے، در زبده این لفظ را «ستر کاء» نوشته است در ضمن احوالی که در مطلع برص ۶۰ سطر آخر مسطور است [3] عبارت زبده: رقیه خانیکه [که] دختر امیر کیخسرو خواهر سلطان محمود بود پرسید [برسید] و فرزند [سعادتمند] سعادتمند امیر زاده محمد سلطان نوراللہ مرقده اکه بیکی که حرم محترم امیرزاده..... الغبیک کورکان بود رسانید، [4] فقط در ک ندارد، [5] زبده: بحدود آمویه [6] ک: کبکزاده خالباً محل صحیح این که در سطر بالا بود، [7] آ: امیر (بجای مشارالیه)،

خضرخواجه[1] را گرفته باز آمدند، میرزا الغ بیگ خضرخواجه را پیش حضرت[2] خاقان سعید فرستاد و عیسی را بجانب میرزا پیر محمد که در مدینة الرجال بلخ بود روان فرمود، و امیر سید[3] خواجه مهمات قلعهٔ کلات که بعهدهٔ او بود ساخته و پرداخته بشرف بساطبوس رسیده مساعی او مقبول آمد، وچون بتجدید پیرک پادشاه را گریزانیده و پسر او را گرفته و سربداران را برانداخته و خراسانات[4] را مضبوط ساخته بود و او خود پسر امیر شیخ علی بهادر که[5] شجاعت و دلاوری او محتاج بشرح نیست حضرت خاقان سعید او را تربیت فرموده، در کلیات مهمات ملکی و مالی صاحب اختیار مطلق و امیر الامرا شد، و روی بضبط مملکت آورده عرضه داشت که مودود[6] گرم سیری تا غایت شرف بساطبوس نیافته، فرمان اعلی نفاذ[7] یافت که امیر چهانملک متوجه جانب غور و گرمسیر شده دفع سرکشان و متمردان آن نواحی نماید، و درین ولا امیر موسی[8] کاو امیر بندک ولایت خوارزم را گذاشته[9] سعادت ملازمت دریافتند و بعاطفت پادشاه مخصوص شدند، وچون فصل شتا بآخر رسید رکاب نصرت انتساب بجانب ییلاق بادغیس درحرکت آمد، و در منزل [قرل][10] رباط خبر محاربهٔ

---

[1] در زبده بعد ش +: خوجین [2] آ ــ، [3] در زبده بعد ش +: بن جهانگیر
[4] زبده: سعید [5] با آ ببَ رسَ ــ، [6] با آ: خراسان،
[7] ک: شجاعت، آ شل متن [8] آ ببَ رسَ: شرح [9] ک: دادود،
[10] ا بر صد سن، شل متن، زبده: مودود [8] آ با: نفاذ [9] بقول صاحب زبده،
[10] امیر موسا کاز خوارزم و امیر بندک از خیوق آن ولایت را بازگذاشته آمدند ــ در آ خوارزم بجای خوارزم را [10] آ ببَ رسَ: شد،
[10] از روی زبده و با ببَ و رسَ، آ: قرلی،

را از متمردان پاک ساخته قلعهٔ که سلیمانشاه عمارت کرده خراب کند، و رایات ظفر آیات بجانب دارالسلطنه هراة عود نموده هفتم جمادی الاول* نزول فرمود،

درین اثنا ایلچی شاه قطب الدین از جانب سیستان آمده عرضه داشت که شاهان فراه شاه علی و شاه غیاث الدین پسران شاه جلال الدین یاغی خواهند شد، و متعاقب همین خبر رسید، امیر حسن جاندار نامزد آن طرف شد که آن فتنه را تسکین دهد، و هر دو برادر یاغی را بدست آورده بیاسا رسانید و آن مملکت را از شر آن ناپاکان* ایمن گردانید، [ورق ۲۶۴]

(۲۶۴و)

ذکر عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان و شرح بقایای قضایای خراسان

رای آفتاب اشراق سلطان آفاق براق آن دید که میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک بجانب اندخود و شبرغان رفته ضبط آن طرف نمایند و رعیت را در رباب دارائی و فرمان روائی آنچه براق و مصلحت دانند فرمایند، و ایشان بآن سرحد رسیده چند سوار بزبان گیری از جیحون گذرانیدند، و سواران آن حدیسی و

۱ک آ: مثل متن، در نسخ دیگر و زبده: قلعهٔ را،

۲ با: ربیع الاولی، زبده: جمادالاول سنه ثمان و ثمانمایه،

۳ آ: رسیدن، زبده: متعاقب و متواتر چند کس از شاه قطب الدین رسیدند و همین معنی عرضه داشت،

۴ آ: یاغی شده را بیاساق رسانید،

۵ آ: الیشان ۶ آ: —،

عرض رسانید که جماعت ترکمانان قراتتار[1] که حضرت صاحبقران ایشان را
از ولایت روم کوچانیده بمملکت ماوراءالنهر رسانیده بود از آنجا گریخته
بدین سرحد آمده اند، حضرت شاهرخی امیر سیّد خواجه و امیر شاهملک و
امیر جهانملک را فرمود که ایلغار کرده سر راه ایشان را[2] بگیرند، و امیر سیّد خواجه
در اثناء راه پسر پیر پادشاه سلطان علی را که از سمرقند گریخته باسترآباد میرفت
گرفته پیش حضرت فرستاد، آنحضرت او را تربیت کرده با خاتون پدرش بجانب
پیر پادشاه روان فرمود، و برادر سلطان علی سلطان حسین[3] را نگاه داشت،
و پیر پادشاه را استمالت داده پیغام داد[4] که بدستور زمان حضرت صاحب قران
آن ولایت برایشان مقرّر است باید که تردّد بخاطر راه ندهد[5] و از سر استظهار
پیش ما آید که دربارهٔ او عاطفت زیادت بظهور خواهد رسید، و رایات همایون
متوجّه کلات گشت، امیر سلیمانشاه کلات را گذاشته بجانب سمرقند گریخت،
و حضرت خاقان سعید بزیارت معظّم و تربت مکرّم صاحب السیر والطیر سلطان
ابوسعید بن ابوالخیر قدّس سرّه[6] مشرّف شده سعادت زیارت بجای آورد، و اولاد
بزرگوار آن بزرگوار را نوازش فرمود، و امر اکه بر سر راه اقوام قراتتار[7]* رفته
بودند جمعی را مقیّد ساخته بحضرت رسانیدند، و آنحضرت امیر سیّد خواجه را
بجانب کلات فرستاد که آنچه از امیر سلیمانشاه مانده باشد ضبط نماید و آن نواحی

---

[1] آ: قراتاتار ـ رک پریزدی ۲: ۵۰۱، [2] زبده: سعید، [3] با ب ب رس ـ، [4] آ: کرند، ب ب رس: کیزند [5] آ با ب ب: حسن، در زبده گفته است که وی برادر خورد تر سلطان علی بود، [6] آ: فرستاد، [7] آ: نداده، [8] رس با ب ب بعدش +: العزیز [9] آ: قراتاتار زبده: تتار [10] زبده: سعید،

ملازمت آنحضرت بعسل مصفّی ماند که از بیم نیش زنبوران بنوش آن نتوان رسید، تنعّمات[1] فراوان و لذّات بیکران از آن دولتخانه دیده ایم[2] اکنون که سیر در لوزینه و نمک در پالوده باشد[3] چه حلاوت ماند، و امیر عبد الصمد در آمدن مبالغه مینمود امیر سلیمانشاه مقرر کرد که امیر جهانملک آید تا یراق[4] ببینیم*، و امیر سلیمانشاه بجانب قلعهٔ کلات رفته آنرا محکم ساخت و بعضی متمرّدان پیش او جمع آمدند،

حضرت خاقان سعید در ولایت جام میرزا الغ بیگ را بر سر اغروق گذاشته و امیر شاهملک را در رکاب او باز داشته از قریهٔ خرجرد ایلغار فرمود، و چون رایت آفتاب آیت سایهٔ همایون بر صحرای طوس و مشهد مقدّس[5] انداخت امرا که در سرحد خراسان بودند و میرزا امیر النشاه و میرزا ابابکر راه بجانب[6] عراق* یراق تمام ساخته روان فرمودند درین ولا باز آمده شرف بساطبوس یافتند، و امیر عبد الصمد از پیش امیر سلیمانشاه آمده سخن او بعرض رسانید و آنحضرت برحسب التماس او امیر جهانملک را پیش او فرستاد و میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک با اغروق به اردوی همایون پیوستند، و امیر جهانملک رفته و سخن گفته امیر سلیمانشاه بوعده وفا نکرد و چون جهانملک باز آمد آنحضرت امیر مضراب ایجانب کلات فرستاد، درین ولا قاصد[7] امیر چرکس[8] بن[9] امیر تومان* رسید و بموقف

---

[1] ببب: لغات ۲ آ: ام ۳ با ببب رس زنبده: پیداشد، ۴ رس: بر فاقت بینیم، زنبده: من فرزند خود را مصاحب او پیش بند کی حضرت فرستم و بعد از دو ماه خود نیز متوجه شوم

۵ بقول صاحب زنبده غرض از گذاشتن شاه ملک آن بود که شکایت امیر سلیمان شاه الغراز و بود چون او حاضر نباشد شاید که امیر سلیمان شاه رغبت آمدن کند" ۶ آ ــ، ۷ آ: میرزا شاه

۸ با ــ، ۹ صاحب زنبده گوید که قاصد از جانب ماخان آمده بود، ۱۰ ببب رس: جرکس، آ: حرکس، زنبده: جرکش ۱۱ با ــ، آ ببب رس: بن تومان، زنبده: بن تیمان ،

یافت، و رایات همایون بالشکرها و ازدحام تمام بساری قمش* جام رسید و آنجا نوکر امیر سلیمانشاه آمده عرضه داشت که امیر عبدالصمد بن امیر سیف الدین را که داماد و محل اعتماد او بود طلبیده، حضرت خاقان سعید امیر عبدالصمد را رخصت فرمود [و] فرمود که امیر سلیمانشاه را گوید که در معارک و مقامات مشهور خدمات پسندیده از تو بظهور آمده، و حقوقی که ترا در دولت قاهره ثابت است از شرح و بسط استغنا دارد، و همیشه بجلیه هنر متزین (کذا) و به کمال عقل متوشح*، و بوسایل فضایل متمسک و باهداب آداب متعلق، و بسماحت خلق و فصاحت نطق و طهارت ذیل و غزارت فضل و رزانت رای و متانت فهم و نزاهت نفس و نباهت قدر از امراء زمانه ممتاز و بیگانه بوده و حضرت صاحب قران ترا بمثابه فرزندان و برادران دانسته، روز بازار* اهل اعتبار و وقت کار شمشیر آبدار، و اعتقاد و اعتماد ما بر سیرت خوب و سریرت مرغوب زاید و تضاعف است میباید که بی اندیشه متوجه شوی و اگر کسی را* شکایتی باشد بحضور بنزد آن رسیده آید،

امیر عبدالصمد | پیغام رسانیده امیر سلیمانشاه عذری چند نامسموع (۲۲۳ب
تقریر کرد و گفت جمعی چند در اضاعت حقوق من سعی مینمایند و حالا

۱ب آ: بسار و قمس، زبده: ببساری غمش ۲ب از روی آ، ۳ب زبده: بجلیت هنر خرد موشح و کفایت معظمات مهمات ملک متزین، ۴ب ک آ ب زبده: غرارت رس: غزارت، ۵ب زبده: عقل، ۶ب زبده: رای ۷ب ک: نباهت، ب: بباهت، ۸ب نسخ دیگر: بگاه ۹ب ک آ: بازار، زبده: ازان روز باز در میان امراء و ارکان دولت از معتبران و ممتاز [از معتبران ممتاز] و در وقت کار در دل دشمنان حضرت همچون تیغی جان گداز،

۱۰ب آ بعدش +: بوده ۱۱ب رس: تو در، ۱۲ب آ ب رس: از کسی، آ: کسی، (زبده: اگر جنابچه از کسی شکایتی دارد)، ۱۳ب آ: رساند ۱۴ب آ ــــ،

حضرت صاحبقران در سمرقند و باز در شام یاغی[1] شد، و بعد از فوت آنحضرت با امرا خلاف کرد، و درین ایام از اردوی ظفر اعلام بی موجبی روگردان شده پیش میرزا خلیل سلطان رفت و امراء او را بقتل آورده قصد او کرد و اموال خانیکه بتاراج داد اکنون نباید که ناگاه وعیاذاً بالله فتنهٔ بزرگ ظاهر شود که جبر کسر زا[2] جز بهانهٔ تقدیر در خزانهٔ تدبیر چیزی نماند و در احوال او دلائل نفاق و در افعال او مخایل شقاق ظاهر و پیدا و باهر و هویداست ع

بود نشان عداوت عیان ز سیمایش

بر لبیغ همایون از موقف جلال نفاذ یافت و امیر نوشیروان برلاس میرزا سلطان حسین را در بیرون [درب][3] عراق بقتل رسانید، امیر سلیمان شاه که با او عهد و میثاق داشت در طوس این خبر شنیده تنگدل شد و اظهار خلاف کرد،

ذکر یاغی شدن امیر سلیمان شاه و سایر قضایا که در خراسان وقوع یافت

امیر سلیمانشاه قاصد فرستاده پیغام داد که اگر حضرت خاقان سعید نوکری این بنده را خواهانست امیر شاه ملک را از پیش براند و نوشیروان برلاس را بقتل رساند، چون این پیغام ناخوش بسمع اعلی اسمعه الله البشائر رسید آتش غضب زبانه زده با حضار لشکرها مثال داد و عزیمت جانب طوس و مشهد تصمیم

---

[1] رک به یزدی ۲: ۶۸۰ و ۳۱۴، [2] آ ب ب رس نبده: العیاذ [3] قیاساً افزوده شد؛ رک آ ب نبده —، [4] ک: نماید، تصحیح از روی ب رس،

[5] از روی ب ب و نبده، رس: عرب، — درب عراق نام درب مغربی سراب بود، رک به بیستر بیخ ص ۴۰۹،

محرم الحرام من شهور سنه ثمان و ثمانمائه، میرزا سلطان حسین چاره فرار دید[1] و میرزا خلیل سلطان مظفر و منصور بسمرقند آمد، و میرزا سلطان حسین در نواحی اندخود و شبرغان به امیر سلیمان شاه پیوست و بحسن تدبیر و لطف تقریر امیر سلیمانشاه را از راه برده میان ایشان بپیمان بایمان اتقان و استحکام یافت و عهود و نکول در ورق
[۲۶۳] استقرار پذیرفت، میرزا پیر محمد پیش امیر سلیمانشاه فرستاد و قبایح افعال (۲۶۳ ظ)
و فضایح اعمال او را بر شمرده گفت، سلطان حسین دشمن من است او را گرفته پیش من فرست، امیر سلیمان شاه بآن سخن اصلا التفات ننمود، امیرزا پیر محمد ازین حمیت چون آتش برافروخت و بسان برق خاطف و باد عاصف بر سر ایشان شبخون آورد، ع طاقت پنجهٔ شیران نبود روبه را،
عازم سراپرده شدند و شرف دستبوس حضرت خاقان سعید یافته بعواطف پادشاهانه مخصوص گشتند،
و آنحضرت در باب ایشان مشورت فرموده فرمان شد که ولایت سرخس سیورغال امیر سلیمان شاه باشد و حالا صد هزار دینار نقد و اسپان خوب عنایت نموده مقرر شد که بجانب خراسان رفته به امیر مضراب و شیخ خواجه پیوندد، و این دران وقت بود که میرزا امیرانشاه در حدود کالپوش بود، و در باب آن خودرای یعنی امیرزا سلطان حسین ارکان دولت و اعیان حضرت عرضه داشتند که آن نادان فتان و مهتاک بی باک در زمان حیات

---

[1] رس: درفرار، ک: التجا نمود، (زبده: وکان ذلک من (فی) محرم الحرام سنه عشر و ثمانمایه!)

[2] رس: درفرار، [3] ک: با: اتفاق، [4] فقط رس: خط فرستاد،

[5] ک: حاطف، زبده: خاطر، [6] زبده: مال ولایت، [7] زبده: سعید،

[8] ک: کالیوس، با: کالپوش، ب: مثل متن، زبده: کلبوش، [9] آ با ب رس: میرزا،

[10] ب: قتال، زبده: مثل نسخ مطلع،

5670

شد امرا را طلب داشت و فرمود که[1] امری حادث شده که غیر امرا دران محرم نیست[2]، جمیع امرا در خانهٔ او جمع شدند و او بر درِ خرگاه نشسته بیست نوکر خود را نیز با او آسا بدست و تیرها قضا مضا در شست با تیغ و خنجر و گرز و سپر فرمود که امرا را مقید ساختند امیر تیمور خواجه و خواجه یوسف را شربت شهادت چشانیدند[3] و باقی امرا امیر الله داد و امیرا رغونشاه و مبشر و سعادت را لرزه بر اندام افتاده زافر زده زبان تضرع بکشادند بعد از شرایط پیمان و ملاطف ایمان خون ایشان بخشیده نایب خود ساخت، و خانیکه حرم میرزا محمد سلطان را که از سمرقند بطرف بلخ پیش میرزا شیخ[4] محمد میرفت غارت کرد و اموال و تجملات پادشاهی گرفته بنوکران داد، لشکرها طوعاً او کرهاً فرمان او را منقاد شدند، و لشکر آراسته عازم سمرقند شد،

و میرزا خلیل سلطان خبر یافته آنگاه فراوان[5] بلشکریان داد و او آخر ذی حجه[6] از سمرقند بیرون آمد ع بطالعی که قضا زو بود بفتح بشیر[7] و باد کردار بیت

بزین اندر آمد که زین را ندید همان نعل اسپش زمین را ندید

و در نواحی کش در موضع جکدالک[8] ع بیکدیگر رسیدند آن دو لشکر

و پیش از انکه صفها راست شود امیر الله داد و امیرا رغونشاه و باقی امرا بطرف میرزا خلیل سلطان رفتند و آن لشکر نیز موافقت نمودند و ذلک فی ثامن[9]

---

[1] آ: فرمود و گفت، [2] ک: نهش، مجرم، آهل سنن، [3] ساقی: نیستند،
[4] زبده: خوابگاه، [5] آ ب: امیر خواجه، [6] آ: چشانید، با: چشانیده،
[7] از روی زبده، [8] زبده: او کلکای بی قیاس — در اللغات النوائیه او کالکا بمعنی عطیه است،
[9] آ: آخر ذی الحجه، زبده ش آ باضافه "سنه تسع و ثمانمایه"
[10] زبده: جکدلک، [11] ب —،

گرگ آشتی کرده مراجعت نمود و بدرگزین رسیده شیخ حاجی از درِ سلطانیه[۱] برخاست و بطارم رفت و خبر آمدنِ سلطان احمد به تبریز تیز شد، و بقایای قضایا در سال آینده شرح داده آید، انشاء الله تعالی،

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد و قتل میرزا سلطان حسین*

میرزا سلطان حسین نبیرهٔ حضرت صاحبقران بود از جانب مادر جوانی[۲] بهادر اما* بغایت متهتک و بی عاقبت، پیشتر گذشت که در حوالی اندخود* بی موجبی ازاردوی حضرت خاقان سعید فرار نمود و در نواحی کش پیش میرزا خلیل سلطان رفته بعنایت مخصوص شد، و میرزا خلیل سلطان چون وجهی که از خزانه* جهت میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر مقرر کرده بودند نداد و میرزا پیر محمد[۳] در بلخ بود میرزا خلیل سلطان جمعی امرا را چون امیر الله داد و امیر ارغونشاه و تیمور خواجه و خواجه یوسف را[۴] در رکاب میرزا سلطان حسین بکنار جیحون فرستاد تا از طرف میرزا پیر محمد[۵] خبر باشند، ناگاه میرزا سلطان حسین را خیال سلطنتی در دماغ پیدا

---

[۱] زبده: قلعه سلطانیه ک: خواست؛ زبده: خواسته ب: ب ب رس ک: امیرزاده الخ؛ با: بسلطان حسین میرزا

[۲] زبده: از مادرش و بدرش امیر محمد موسی که برادر تقتمش آقا بود، اما رک به تبریزی ۲: ۳۵، که نام پدر سلطان حسین را محمد بیک بن موسی نوشته است،

ک: اما جوانی بهادر (تصحیح از دی ل) — دی درین وقت ۲۶ ساله بود، رک به تبریزی محل مذکور، [۳] زبده: که بعد از وفات حضرت صاحبقرانی در آخر رمضان سنه سبع وثمانمایه پیش بندگی حضرت صاحبقرانی . . . . آمد، در حوالی اندخود الخ، [۴] زبده: در اوایل شوال سنه المذکور در نواحی [۵] در زبده ذکر بعضی از خوانین بندگی حضرت کرده است که خلیل سلطان مقرر کرده بود که پیش پیر محمد فرستد، با: آ ب ب رس ـ [۴] زبده: پیر محمد جهانگیر، با: آ ب ب رس ـ [۴] با: دارش الخ

آدمی از مردم شهر بقتل آمده سه سردار گرفتار شد و اهالی شهر گریخته و لشکریان تا در دروازهٔ لُنبان[1] رفته مردم را در زیر دست و پای اسپان در آوردند و اگر میرزا ابابکر رحم نفرمودی بیشتر آن بود که شهر سخت میشد*،

روزی دیگر سادات و اکابران طلبیده قبول کردند که هرچه از سوق[2] بلاق[3] ری آورده اند باز دهند و خطبه و سکه بنام میرزا امیر[4] انشاء کنند، و هرچه از احشام ری برده بودند باز فرستادند و روز دیگر میخواستند که بجمیع شرایط قیام نمایند، میرزا ابابکر از آن قرار برگشته[5] گفت: وظیفه آنکه شهر را بقبر بستانیم و هرچه خواهیم حاصل کنیم، وصباح لشکرها سوار شده[6] و تورها* و نردبانها برداشته بدر شهر آمدند و از طرفین جنگ بسیار کردند، شهریان چون دانستند که میرزا ابابکر نقض عهد کرد و ترک باغات گرفته[7] محافظت خود نمودند، و لشکریان در[8] حوالی شهر خرابی بسیار نمودند*، و میرزا عمر دانست که این شاهزادگان در برابر میرزا ابابکر کاری نمیتوانند کرد از ایشان جدا گشته عازم خراسان شد،

(۲۶۲ ب)

درین ولا میرزا ابابکر شنید که شیخ حاجی عراقی سلطانیه[9] را محاصره کرده و امیر شیخ ابراهیم[10] به تبریز آمده (و) امیر بسطام جاکیر[11] در تبریز است، میرزا ابابکر با اصفهانیان

---

[1] ک آ: لنبان، ب: لُبنان، ہس: لبنان، زبدہ: لُنبان دیہی است باصفہان (فرہنگ آنند راج)،

[2] زبدہ: اکثر آن بودی کہ در شہر میرسیدی بسبب اتک اکثر اہل شہر بغایت سراسیمہ و مضطرب گشتہ بودند، [3] ب آ: ساوغ بلاغ، زبدہ: صاوق بلاق [4] آ: امیر آنشاہ

[5] ک: گشتہ، باربس مثل متن، [6] آ و زبدہ: کردہ [7] آ: آمد، ہس مثل متن، زبدہ: رفتند،

[8] آ: کردہ و تورہا — برای تورک بہ یزدی ۱۰۱/۱، ۱۲۵/۲، ۶۵۳، ۶۸۳، و آن بہ پرست قدآدم تورک بہ شاہزادہ ای ص ۹۶ [9] زبدہ: بدت یکملہ در حوالی اصفہان ہرچہ ممکن بود از خرابی بجای آوردند [10] زبدہ: قلعہ سلطانیہ [11] بعدش زبدہ +: شروانی،

[12] زبدہ: جاکیرد،

وپیاده ازطرفین بقتل آمد، وهردولشکر عنان برتافته ع
بمنزلگه خویش باز آمدند

وازطرفین آن شب تاروز پاس داشتند*، علی الصباح هردوسپاه درجنبش آمدند، میرزاابابکر باهفتصد سوار نامدار برقلب لشکر میرزا پیر محمد زده ازپیش براند ودیگرانرا مجال توقف نماندوهریمتیان تا اصفهان عنان بازنکشیدند،

ولشکر میرزاابابکر غنیمت بسیارگرفته، درییلاق الیغربلاق* جهت گرمی هواچند روز توقف نمود، وامیرزیرک وامیرعمرتابان راباپسروبرادربدین گمان که میل خراسان دارند* ودرجنگ سستی نموده اندبقتل آورده عازم اصفهان شد، وامیرپیرحسین برلاس باجمعی امرا* ازجهت قتل امیرزیرک وامیرعمرمتوهم شده فرارنمودندوباصفهان درآمده، اصفهانیان اکثررعایاء بیرونها راباعلوفه که میسرشدبشهردرآوردندوقلعه طبرک راستحکام داده، میرزاابابکربیک فرسنجی اصفهان رسیده فرمودکه کسی باغات وعمارات راتعرض نرساندتامگراصفهانیان مطیع شوند، وسه روزتوقف نموده باخواص نوکران بکوچه باغها* درآمد، ومردم شهرفرصت یافته بجنگ پیش آمدندوبسیارزخم دارشده ازطرفین بازگشتند، وشب تاروزپاس داشتند، میرزاابابکرروزدیگربامجموع لشکرمیمنه ومیسره و قلب وجناح آراسته بکوچه باغ* درآمد وجنگ درپیوست، ودوهزار

ه زبده ــ ، ٥ آ : الغربلاق ، با : الغیربلاغ ، زبده : ایغربولاق ،
٦ زبده : متهم بودند بانک بجانب خراسان خواهندرفت ، ٧ زبده : والوس اعلان ،
٨ ک : میرزا ، آ وزبده مثل متن ، ٩ با زبده : عمرتابان ، ١٠ آب رس : آمد ،
با : آمدند ، ١١ زبده : ملوجه باغات اصفهان ، ١٢ آ : داشت ، با مثل متن ،
١٣ زبده : بکوچه باغها ،

اصفهانیان همه را گرد[1] و پیچ[2] کرده خواتین و اطفال و قمایان و اسپان و استران[3] و شتران گرفتند و سلطان بخت بیگم و یک حرم میرزا میرانشاه را کوچانیده از ساری[4] قمش ری بازگشتند، و توکل برلاس و امیرک منجم و امراء دیگر که بر سر اغروق بودند [و] دور تر شراب میخوردند با وجود مستی در عقب آمده جنگی سخت کردند، اما چون لشکر میرزا عمر غلبه بودند[5] چیزی نتوانستند ستد و تمام اموال به اصفهان رسید،

میرزا عمر عازم شیراز شد و میرزا پیر محمد نخود استقبال کرده بازارها آرایش داد و او را بحرمت عظیم بشهر درآورد، و چند روز طویهای بزرگ فرموده نوکران او را بعواطف پادشاهانه نوازش نمود، و زمستان بعیش گذرانید. اوّل بهار متوجه اصفهان شدند، و میرزا اسکندر از طرف یزد رسیده باتفاق بجر بادقان آمدند، و میرزا ابابکر نیز با سپاهی خویش پیش آمده در نواحی درگزین در موضع خرزه[6] بهم رسیدند، و لشکر چون امواج بحر اخضر بر یکدیگر زدند

بیت

دو[7] باده در آمد زمرد و سیاه جهان شد ز گرد سواران سیاه

چندان تیغ بر یکدیگر زدند که شمشیر آهنین دل بر حال جوانان طرفین خون گریست، و چندان خدنگ جان ستان ریختند که پشت کمان از بار آن اندوه منحنی ست، ازان زمان که تیغ صبح از نیام بام برآمد تا آن هنگام که شادروان شام باز کشیدند آتش قتال التهاب و نائرهٔ جدال اشتعال داشت، چهار هزار سوار

---

[1] ک آ بآ رس: کرد و پیچ، ببب: کرد پیچ، زبده: کرد پیچ، [2] زبده: اسبان،
[3] بآ: سارو، [4] آ: منجان، بآ ببب رس: منجان، زبده: معجان، — رک ب ص ۴۴ س ۲،
[5] آ: بود، زبده مثل متن، [6] آ: عازم، [7] آ: سیاه، [8] آ: خرمره، بآ رس: جزیره، زبده: بموضعی که بجرود معروفست از توابع درگزین — مذکور است در یزدی ۱: ۶۲۲،
[9] زبده: در اوّل ذی قعده سنه ثمان و ثمانمایه،

ذکرِ رفتنِ میرزا عمر بطرفِ عراق فارس* و باتفاقِ میرزا پیر محمد و برادران بجاریه آمدن

میرزا عمر از تبریز براهِ مراغه بهمدان آمد، حاکم آنجا ارشیون گفت ما را طاقتِ مقاومتِ میرزا ابابکر نیست پیش از هجومِ سیلِ بلا فکرِ نجاتی باید کرد، و بعد از تامّل عازمِ شیراز شدند که از میرزا پیر محمد* استمداد نمایند، از حدود جُرُبادقان قاصد فرستاده میرزا رستم را آگاهی داد، میرزا رستم خواصّ خود را پنج روزه باستقبال روان کرده خدمتهای لایق بجای آوردند، و در حدودِ اصفهان میرزا رستم با سادات و علما پیش رفته او را با احترامِ تمام بشهر آورده طوی‌ها کرد، میرزا عمر میرزا رستم را گفت: سلاطین ماضی در ایّامِ تکلّبات و حدوثِ بلیّات بنیکدیگر ملتجی شده توقّع اشفاق داشته اند و اگر دران باب اهمال ورزیده اند علی مرّ الدهور برزبان نزدیک و دور مطعون و مهجور بوده اند و من بمهمّی کلّی آمده ام و تا شما برادران جمع نشوید برابرِ میرزا ابابکر نمیتوان رفت، و وظیفه آنکه ایلچی فرستاده میرزا پیر محمد و میرزا اسکندر را طلب داریم و تا آمدنِ ایشان اغروقِ میرزا ابابکر که در شوقِ بلاق* غافل نشسته بدست آریم، برین قرار ایلچی فرستادند،

و از اصفهان [ورق ۲۶۲] ایلغار کرده بر سرِ اغروقِ میرزا ابابکر رسیدند و (۲۶۲ل)

---

۱ آ: عراقی و فارس، زبده: اصفهان و آن دیار و آن نواحی، ۲ با: میرزا ابابکر (بجای آمدن، بطا هرداد را از "و باتفاق" حذف کرده باشد اما ضبط نکرده ام)، ۳ تب: ارشیون، رس: ارسیون، زبده: ارشبون، ۴ زبده: فرزندان امیرزاده عمر، ۵ آ: دادند، ۶ مقط با: روزه راه، ۷ با: ساوخ بلاغ، زبده: ساوق بلاق ری،

نموده اند و میرزا رستم اغروق میرزا ابابکر را که در ساوق بلاق* بود غارتیده، میرزا ابابکر امیرک میجان را* با جمعی بپیشتر فرستاده خود نیز از تبریز روان شد و لشکر او هر چه یافته غارت کرده کاروانی متموّل که از سلطانیه می آمدند (کذا) نیز غارت یافتند و از راه سلطانیه عازم اصفهان شده بگجر باد قان رسید، و لشکرهای میرزا عمر و میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر پیش آمده بدو سه منزلی* یکدیگر رسیدند،

درین ولا خبر آمد که امیر بسطام تبریز را گرفت، میرزا ابابکر مهمّ تبریز را اهم دانسته ایلچی پیش شاهزادگان فرستاده بجانب آذربایجان بازگشت، شاهزادگان مشورت کرده گفتند قریب پنجاه هزار سوار و پیاده جمع آمده و میرزا ابابکر روی گردان و پدر و مادر را زونار اضی و لشکریان دو دل و مخالفان ممالک را متصرّف فرصت غنیمت است، و رای بر آن قرار گرفته در عقب او روان شدند، میرزا ابابکر در اغروق ارغون* بولایت سجاس خبر توجّه ایشان شنیده مراجعت نمود و عازم اصفهان شد، و امرا و لشکر یازا گفت درین یورش با من یکجهت باشید اگر خدای تعالی مرا فرصت بخشد از سخن شما تجاوز نکنم و بهر چه صلاح بینند عمل کنم و بهر طرف که خواهید عزیمت نمایم، و در حدود ورگزین بهم رسیدند*

---

۱ آ ب: ساوخ بلاغ، رس، اساوج یلاغ، زبدة: ساوق بلاق، نزهة القلوب: ساوج بلاغ.

۲ آ ب رس: میجان را، ابابکر پس، ۴۴۳، و در زبدة ذکر امیرک را درین موضع ندارد، ۳ آ: آمد،

۴ آ: یافت ۵ زبدة: چنانچه مابین فریقین دو منزل بیش نبود، ۶ آ ب رس:

۷ آ: اذربیجان، ۸ آ: قروق، رس، عرق، زبدة: برای قروق ارغون رک: یزدگرد ص ۳۲۹،

۹ رس: اغرون، زبدة: ۱۰ زبدة: برین مقرر کرده متوجه اصفهان شدند و در روز چهارشنبه غرّه ذی القعده سنه ثمان و ثمانمایه بحدود ورگزین،

امیر بیان توقف نمود[1] | و با چهار صد سوار بران دو هزار زد، رسیدن همان (۲۶۱ب)
بود و شکستن مخالفان همان، درین اثنا امیر بیان شنید که شیخ قصاب با جمعی
بمدد این جماعت از شهر می آید، ترک تکاشی[2] کرده روی بطرف شیخ قصاب آورد
و بیک حمله ریشه او نیز گو سفندوار از بیم سنان بیان رم خوردند، و امیر بیان بشتاب
غازان باز آمد، روز دیگر امیر دولدای آمده تبریزیان دانستند که میرزا ابابکر میرسد
باستقبال امیر دولدای آمده[3] او را بشهر در آوردند، امیر دولدای در راه شیخ قصاب
و[4] خواجه عبدالمحسن قزوینی را[5] و جمعی پیشوایان را گرفته خواست که سیاست کند
امیر بیان مانع آمد، و امرا دو شب در شهر بودند[6] [و] بهلول برلاس را داروغه در
شهر گذاشتند و بطرف مراغه رفتند،

ذکر رسیدن میرزا ابابکر بدارالملک تبریز

میرزا ابابکر در آخر[7] جمادی الآخر بعظمت تمام در دولتخانهٔ تبریز فرود آمده لشکریان
در موسم زمستان بخانهای تبریزیان در آمدند و خرابی تمام باحوال رعایا راه یافت؛
ناگاه خبر آمد که میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر در معاونت میرزا عمر اتفاق

---

[1] ناس: بنمود، [2] ک آ: نکاشی، اما رک به لغات فوائیه، در بالا زیر این کلمه
نوشته است: تعاقب، [3] آ ــــ، [4] رش ــــ،
[5] آب با رش ــــ [6] آ: بوده، [7] زبده: بیست و هفتم،
[8] آ: الاخری (بجای الآخر)

ذکر احوال مظفر الدین میرزا ابابکر و جلوس او باستقلال بر تخت سلطنت

میرزا ابابکر را مخصوصان او بر آن داشتند که سلطنت بنام خود کرده اختیار بدیگری ندهد، آن سخن بسمع رضا شنیده طوی عظیم فرمود و بر تخت نشسته پدر را خلع کرد و احکام بعنوان این اعلام باطراف فرستاد، و امیر بیان به تبریز آمد، رنود و اوباش که پیشتر ترکتازی در شهر نگذاشته بودند امیر بیان را نیز مدخل ندادند بخیال آنکه این جماعت از پیش خود به تبریز آمده اند و میرزا ابابکر هنوز در ری است امیر بیان در شتاب فازان نزول کرد و خبر یافت که امیر دولدای و خواجه بردی بسد و میر سند و او را قوتی حاصل شد، روز دیگر قراول خبر داد که شیخ قبائی آقبائی ! و قاضی عماد الدین از طرف مخالف با دو هزار مرد رسیدند، و همین روز خواجه بردی خبر آورد که فردا امیر دولدای با لشکرها میرسد ع

خواب از چشم شب برفت امشب که فردا کی رسد

ه در ابتدای این فصل صاحب زبده می گوید: امیرزاده ابابکر در غرهٔ جمادی الاول سنه ثمان وثمانمایه از دار السلطنهٔ سلطانیه بطرف ری روانه شد که پدر و مادر و اعراق را انجا گذاشته بود و در راه شکار کرده و عشرت کنان تا بقلعهٔ شهریار برفت و پدر و مادر و امرا را بدید و هر کس را بقدر او تشریفات و انعامات مخصوص گردانیده، بعضی از امراء خاصه و اتاقان او گفتند الخ، ٥ فقط ک: بدیگر، ٥ ٣ بحفظ، ٥ ٤ ب: با نواع، ٥ ٥ زبده: در یازدهم جمادی الاول مذکور امیر بیان قوچین و بهلول برلاس و اصحاب دیوان بتبریز آمدند الخ، ٥ ٦ زبده: اخواجه بیرحسین (بجای خواجه بردی هر موضع)، ٥ ٧ ک: ضیائی آ آ ب: قبائی رهاس، قنائی، زبده: قبائی (در دو موضع وقنائی در یک جای)، ٥ ٨ آ: ٥ ٩ بارس: سوار، ٥ ١٠ فقط ک: بولدای، زبده مثل متن، ٥ ١١ بارس: جسم،

خبر ویران شدن میرزا عمر شنیده ایشان نیز بازمانه یارشدند و مالها بسلطانیه پیش میرزا ابابکر آوردند، و شیخ ظالم بفرمودهٔ میرزا ابابکر مصلوب[1] گشت، و میرزا ابابکر بتخت زرین ترتیب نموده میرزا امیرانشاه را به پادشاهی نشانید[2] و چند روز بعیش گذرانید[3]، و میرزا عمر از جانب گاورود بمراغه رفت و بمدد امیر خالق ترکمان و سالیق برلاس و جمعی از مردم سلدوز عازم تبریز گشته، علیکه پسر خالق برسم مغلای به تبریز آمد و بیراهی آغاز کرده ترکمانان ناموس مردم می بردند، رعایا غوغا کرده خواجه پیر علی را که حکم[4] صد هزار آورده بود کشتند، [و] دروازها محکم کرده ایستادند، میرزا عمر کسان بنصیحت فرستاده، شهریان گفتند: میرزا عمر شاه و شاهزادهٔ ماست اگر بشهر آید حاکمست اما ترکمانرا نمیگذاریم، میرزا عمر ترکمانان را اجازت جنگ داده ایشان مسلح[5] رو بشهر نهادند، و قاضی غیاث الدین[6] و خواجه عبدالحی[7] قزوینی

ع جان کروار بر میان بستند[8]

و جنگهاء مردانه کرده ترکمانان را در شهر مدخل ندادند، و درین حال آمدن میرزا ابابکر محقق شده میرزا عمر بطرف مراغه عزیمت[9] نمود*

---

[1] با: مغلوب، صاحب زبده گوید در روز جمعه بیست و هفتم ربیع الآخر سنه ثمان و ثمانمایه در سلطانیه مصلوب کشت، [2] با رس: نشانید، [3] آ ب: گذراند،
[4] آ ب: جالق، زبده مثل متن، [5] آ ب و زبده: جالق،
[6] زبده: حکم امیرزاده عمر آورد که مردم شهر مبلغ صد هزار دینار بجهت اخراجات لشکر بدهند،
[7] از روی با ب رس، [8] با رس —، [9] فقط در آ،
[10] زبده: عبدالمحسن، و این مطابق است به ص ۴۳ س ۷، و غالبا همین صواب است،
[11] با: بسته، زبده مثل متن،
[12] با، رس: رفت،

میرزا عمر با امیر شیخ ابراهیم صلحی شکسته بسته[۱] و در هم بسته[۲] مراجعت نمود، و نواب او شیخ خسروشاهی و بدنفسان دیگر تدبیری انگیخته گفتند: از[۳] متمولان چیزی بقرض می باید گرفت و براه برمال آینده نوشت که لشکر را بخرج احتیاجست، میرزا عمر بخلاف رضا رخصت داده بیان قوچین و شیخ خسروشاهی و سایر ظالمان به تبریز رفتند و بدو روز مبلغ دویست تومان عراقی نقد کردند، و اکثر اکابر تبریز از خان و مان برافتادند، و جمعی را حکم بود که قلعهٔ سلطانیه برند، امیر بیان بزجر[۴] ایشانرا[۵] از تبریز بیرون آورده به اوجان رسانید، و میرزا عمر از راه اردبیل[۶] بمیانج گرمرود رسیده دانست که لشکریان تمام مواشی رعایا را غارتیده بودند و بسلطانیه رفته، و آنجا خبر استیلاء میرزا ابابکر بر سلطانیه محقق شد، امرا مثل عمر تابان و سلطان سنجر[۷] امیر سیف الدین و عبدالرزاق خداداد و غیرهم بطرف میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر رفتند و باقی متفرق شدند، نشان زوال ملک آنست که بر بیچارگان ظلم روادارند، کرا در خاطر گنجید که اساس دولتی چنان مؤکد بسهل فرصتی از هم فروریزد! و میرزا ابابکر عمر تابان و فرزندان اورا تربیت کرده باقی امرا را بیاسا[۸] رسانید و امیر بیان و شیخ خسروشاهی در اوجان

---

[۱] صاحب زبده می گوید که میرزا عمر بالضروره جمعی را از اکابر و موالی برای صلح درمیان کرده [۲] مثل مولانا قاضی سکل (کذا) و مولانا نظام الدین شامی مؤلف کتاب ظفرنامه وغیرهم"

[۳] فقط رس: کز (بجای از) [۴] آ: خوان، [۵] آ: ایشان را بر جر،

[۶] آ: اردبیل، ک آ: کز مرود، زبده مثل متن، [۷] زبده: سلطان سنجر بن امیرالخ [۸] آ: خدایداد، با ب رس: دخدایداد، عبدالرزاق پسر خداداد است (رک برص ۳۷ س ۶) [۹] زبده: و عاشق و پدرش امیر یحیی برادر کالو با پسران و بسیاری از بیسامکان دیگر، [۱۰] آ: تابان را، [۱۱] آ: بیاساق،

عجم درآمدند[1] وسلطان بخت بیگه نیز با ایشانست، ودر آن ایام میرزا ابابکر دختر توگل اروس[2] بوقاخواستداری نموده طوی بها کردند واز بسطام بسه روز بدامغان آمدند ودامغانیان ساوری وپیشکش فرستادند[3] ولشکریانرا در شهر نگذاشتند[4]، وسمنانیان[5] بسبب فضولی که پیشتر نسبت بالشکریان میرزا میرانشاه* کرده و بعضی را غارتیده بودند درین کرت مجموع جلا کرده پناه بکوه بردند، چنانچه در سمنان کسی نبود، ولشکریان سمنان را غارتیده[6] بخارا آمدند، میرزا میرانشاه ومیرزا ابابکر امیرحسین[7] برلاس را بقلعهٔ شهریار[8] فرستاده خود نیز متعاقب رسیدند وقلعه[9] التصرف گرفتند[10]، وآنجا دانستند که امیرزا عمر باوجود هوای تابستان بجانب قراباغ بجنگ امیر شیخ ابراهیم رفته، میرزا ابابکر اغروق را در سوق[11] بلاق* گذاشته با دوهزار مرد[12] بسلطانیه رفت، جمعی که آنجا بودند قلعه تسلیم نمودند میرزا ابابکر خواتین مرزا عمر وامراء اورا بهرکس بخشید، وامرا ولشکریان میرزا عمر بمیانج گرم رود[13] [ورق ۲۶۱] این خبر شنیده ازو برگشتند وپیش میرزا ابابکر رفتند، [۲۶۱ظ]

---

[1] صاحب زبده افاده فرموده که چون میرزا میرانشاه ولیسرش رجوع بعراق کردند" بعضی از امراء که با ایشان بودند میل خراسان کرده بیش بند کی حضرت [یعنی شاهرخ] آمدند" [2] با رس زبده : ارس [3] آ : فرستاده [4] زبده : امّا، [5] ک : گذاشته، ببّ : بگذاشتند، رس : بگذاشتند، تصحیح از روی آ با و زبده (وزبده بعدش افزوده : وامیرزاده ابابکر چون تعجیل مینمود در رسیدن بعراق بدیشان ملتفت نشد، واز دامغان بسه روز بسمنان درآمدند) [6] آ : سمنانی [7] با رس ــــ [8] ک : غارتیده، [9] آ : پیرحسین زبده : بیرحسین، [10] آ با ببّ رس : شهریاز، زبده مثل متن، [11] آ ببّ رس : گرفت، [12] با آ : ساوخ بلاغ، رس : ساوج بلاق، زبده : ساق بلاق [13] با رس سوار [14] ک آ : گرمرود، با رس و زبده مثل متن، در نزهة القلوب ص ۸۶ ذکری از میانج و گرمرود می (رود،

عقب او فرستاد و در حدود قزوین هر دو فریق بهم رسیده از صباح تا شب جنگ کردند، میرزا ابابکر بطرف ری رفت و امیر عبدالرزاق باز آمد، میرزا عمر جمعی معتمد را در سلطانیه گذاشته از راه شجاس[1] و سرای آباقا روان شد، درین اثنا شیخ خسرو شاهی از جانب سمرقند رسیده آمد[2] و امیر میرزا عمر مستقبل شد که هر چه از خزانهٔ سلطانیه برده اند باندک زمانی حاصل کند و عمّال را در مصادره کشید،

و میرزا عمر از راه اوجان عزم سراو[3] کرده میخواست که امیر بسطام جاگیر را[4] که پیش ازین تخلفی ورزیده بود بدست آورد، امیر بسطام از راه قراباغ با میر شیخ ابراهیم ملحق شد و باتفاق از آب کُر گذشته در بروع نشستند، میرزا عمر پیش امیر شیخ ابراهیم فرستاد که امیر بسطام را اگر گرفته پیش من فرست، امیر شیخ ابراهیم عذر معقول گفت که حالا تا بستانست و آنحضرت زمستان بقراباغ خواهد آمد بنده امیر بسطام را باردوی همایون رسانید، میرزا عمر غضب کرده و از آب ارس گذشته بموضع بانی[5] فرود آمد و امیر شیخ ابراهیم و امیر بسطام و پسران قرامان و سیدی احمد شکی از بروع بکنار آب کُر رفتند* و آبر اپناه ساخته و خندق زده متصدّ جنگ نشستند، و میرزا عمر متعجیل رفته نزدیک آب کُر فرود آمد، و یکهفته هر دو لشکر در برابر هم بودند، درین اثنا خبر آمد که میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر از حدود خراسان بازگشته بجانب عراق

---

[1] ک: بسحاب، آ: سحاس، رس: سنجاس، با ب: مثل متن، زبده: سحاس، ا: مار ک به نزهة القلوب ص ۵۶ و ۶۲، [2] با: زبده: القا، [3] از روی نسخ دیگر، [4] رس: شیراز، زبده مثل متن، [5] ک: جاگیرا، آ ب با: زبده مثل متن، [6] ک (در هر موضع): ابراهیم، [7] آ ب، [8] فقط زبده: معقول [9] آ: باپی، رس: بای، با مثل متن، زبده: بای، [10] زبده: پسر، [11] زبده: و کلانتران و تراکمه در بازار حوق بروع نشست بودند چون خبر توجه امیرزاده عمر معلوم کردند بکنار کر فتند [فتند]، [12] زبده: ز کنار ربیشه،

امیرزاده[1] ابابکر در قلعهٔ سلطانیه جمعی را با خود یار ساخته و عادل خزانچی و عیسی قورچی و شیخ حاجی را که بر سر او رفته اند قتل کرده* و قلعه را مسخر ساخته و خزانه و جیبا و اسلحه گرفته مردم پیش او جمع آمدند و امیر حسین[3] برلاس* و والدهٔ میرزا ابابکر که در گوزل[4] دره بودند خبر خلاص او شنیده با تمام اغرق بسلطانیه [در][5] آمدند و میرزا ابابکر اموال قلعه قسمت کرده از راه ری عازم خراسان شد، میرزا عمر این احوال شنیده از بیش برلاق ایلغار کرده بدو روز بسلطانیه آمد، و امیر عبدالرزاق بن خداداد* را در

---

[1] آ: میرزا [2] زبده: معلوم کرده است که قصد او خواهند کرد، جمعی را با خود متفق کرد انیده و شمشیر بدست آورده امرا و جمعی که [در] قلعه بودند از این واقعه خبر[دار] شده بر سر او برفته اند و تنها بنفس خود عادل خزانچی و عیسی قورچی و شیخ حاجی برادر عجب شیرا بقتل آورده،

[3] زبده: بیرحسین برلا [4] زبده: کورن [5] از روی آ،

[6] بعدش فقط در آ: بیان این سخن آنکه میرزا عمر نمی خواست که این امر بر ملا واقعه شود لاجرم فرمان داد که شربت مسموم [مسموم] در خفیه بخورد او دهند، چون شربت مذکور پیش شاهزاده نامدار آورده ند از آشامیدن امتناع نمود، عادل خزانچی و عیسی در کدا[م] تو رجی که، با شر آن کار بودند صورت امتناع شاهزاده بعرض میرزا عمر رسانیدند، جواب چنین فرستاد که او را در شب نخیه [نخیر] هلاک کنند، منهی از کیفیت حادثه میرزا ابابکر خبر داد و پیش از ین یکی از نوکران عادل خزانچی شمشیری در میان علف پنهان کرده پیش میرزا ابابکر برده بود آنرو ز عاقل و عیسی در مجلس میرزا ابابکر بشراب خوردن مشغول شدند تا چون شب شود بآن فعل شنیع اقدام نمایند و در آخر دور نرد باختن آغاز کردند و انتظار عاقل اینان می کشیدند میرزا ابابکر فرصت غنیمت شمرده بهانه رفاف بخانه در آمد و بدست خود بند بشکست و با شمشیر برهنه بیرون دوید و عادل و عیسی را فی الحال بقتل آورد و وردی انتقام بسزای عاقل نهاد و از امیر از میان برداشت و قریب ده کس نامی را بدست خود بکشت و قلعه را متصرف گشت، [7] آ: آبب رس: خدایا و زبده: اجدایه

را به اردوی خود برده سلطان علی را مقید بهراة فرستاد و بقیهٔ سبزواریان را آسیب
یاساً واد هٰذا جزاء من قابل النعمة بالکفران، و درین اثنا امیرزاده
ابابکر از حبس سلطانیه خلاص یافته پیش پدر آمد و از قصهٔ سلطان علی دل ماندگی
نمود و فرمود که چون پناه بما آورد و سپردن او بدشمن از مروت دور بود، دیگر مردم را
بر ما چه اعتماد ماند، و بعد از مشورت عزیمت آذربایجان مصلحت دیدند و
ایشان بآن طرف رفته [امرای بندگی حضرت] بقبتول خود باز آمدند (۲۶۰ ب) و ممالک
خراسان کرّة بعد اُخری در تحت ضبط و قبضهٔ اقتدار قرار یافت،

ذکر حکایاتی که در عراق و آذربایجان واقع شد

میرزا عمر چون میرزا ابابکر را در قلعهٔ سلطانیه محبوس ساخت از سر فراغت بضبط
مملکت پرداخت، درین ولا درویشی تقوی شعار بابا بیکی نام در ولایت مراغه
پیدا شده کرامات مثل آنکه کلوخ در دست او قند و نبات می شد مشاهده کردند،
و میرزا عمر بعد از مبالغه بسیار چیزی هم ازان نوع مشاهده نمود باوجود آن حکم بقتل
او فرمود بابا در وقت رفتن فرمود روزی چنین مقدر بود امّا بعد ازین مشاهده کنید که چها واقع شود
در سنهٔ هم محرّم که سه روز از قتل بابا گذشته بود خبر آمد که

---

۱ آ: یاساق، ۲ ک: قابل ۳ در زبده بعدش +: دلیر بیر پادشاه سلطان حسین
وخاتون اورا مصاحب خود داشت، ۴ با بب رس: میرزا،
۵ ل: آذربیجان ۶ از روی زبده، ۷ با: قضایا ۸ با: بابانکی
رس: بابا سکی زبده: بابایکی ۹ زبده: چون شغبندهٔ [شعبده] او تحقیق پیوست
امیرزاده عمر بهادر فرمود تا او را سیاست کردند، ۱۰ آ: هفتم هم،
۱۱ زبده: بابایکی

خاقان سعید چنانچه شرح داده آمد رسانیدند، و میرزا میرانشاه اظهار یکجهتی نموده فرمود که جناب برادری سلطانی را سعادتِ ازلی و دولتِ ابدی داده اند، محرّرانِ دیوانِ فلک[1] قانونِ ملک[2] او را تحریر کرده اند و منشیانِ قدر منشورِ پادشاهی او را مسطور گردانیده[3]، تا[4] بر بساطِ سلطنت قوت آمد شد یافته در همه احوال* محمود خصال و مرضی فعال روزگار گذاشته و ما را امیدِ سَتَشْدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ و بشارتِ وَنَجْعَلُ[5] لَكُمَا سُلْطَانًا بسمعِ تحقیق شنوانیده، امیر سید خواجه و امیر مضراب وظیفهٔ دعا و ثنا بأدا رسانیده عرضه داشتند که اگر کسی سر از ربقهٔ پادشاهی تابد و حقوقِ ولی نعمت فراموش کند بر همه دفع او واجب و لازم باشد، و آنجناب را معلوم است که جرأت و جسارتی که سلطان علی با این خاندانِ سلطنت نمود هیچکس ننمود، چنگ در فتراکِ جنگ زد و چون کمندِ قبضش باو محیط شد بانواعِ حیل فرار کرد و همچنان بر سر اصرار پناه باین آستانه آورده، اگر جزای عصیان خود نیابد در هر گوشه فصولی خیالِ فاسد بدماغ راه دهد، اگر جناب سلطنت مآب او را بصورتِ اجازت باین بندگان سپارند مناسبِ عزّتِ دولت باشد والّا این[6] بندگان تا* او را بدست نیارند روی باز گشتن ندارند، ملتمس باجابت مقرون شده سلطان علی و سلطان حسن[7] پسر پیرک بادشاه[8] و جمعی را که با ایشان بودند بامیر سید[9] خواجه سپردند، و او فی الحال ایشان

---

[1] زبده: ملک، [2] زبده: ملکت [3] ک: گردانیدند، آ مثل متن، [4] زبده: تا از بند مهد آزاد شده است... بر بساط شهریاری قوت حرکت آمد و شد یافته و بر تصرفات قبض و بسط و قران دهی مادر کشته [آ] در همه احوال الخ، [5] آ رس: اجعل، زبده: وَنَجْعَلُ، ا ارک: قرآن مجید ۲۸ (القصص): ۳۵، [6] زبده: سعید [7] ک: باد، آ مثل متن، زبده: تقدیم، [8] ک: خارق، زبده: حسارت [9] ک: فیض، زبده مثل متن، [10] ک و زبده: قرار، [11] آ: خاندان، [12] آ: تا این بندگان، [13] زبده: جسین پسر خورد حر، [14] در زبده بعد ش: و خاتون بیبی بادشاه،

شود و آتش قتال اشتعال یابد بمصداق المکافاة فی الطبیعة واجبة چون مواد خصومت در حرکت آمد یمکن که مؤدی بمرضی شود که تداوی آن صورت نه بندد و تدارک آن در حوصلهٔ امکان نگنجد و در عواقب آن تامل باید فرمود و رنج و خسران آن آنرا بمیزان خاطر وقاد و ضمیر نقاد ملاحظه نمود، طریقه که وسیلهٔ بهبود و زینهٔ مقصود باشد مسلوک باید داشت تا اعدا را مجال اعتراض نماند و ترک و تاز یک زبان طعن دراز نکنند، وچون بموجب فرمودهٔ حضرت صاحب قران فرزندان در مملکت یکدیگر مدخل نسازند و بضبط ولایت خویش پردازند و بداده قناعت نموده شکر موهبت بجای آورند مقدمهٔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ را نتیجه واضح باشد بحمد الله ذات بیمثال در ضمان اقبال است و احوال بحسب وقت [نه] بمقتضی امنیت امید واثق است و رجاء صادق که هر زمان از بارگاه صمدیت و درگاه احدیت خلعت مزید بکامرانی و منشور آمال و امانی در تزاید باشد بحق محمد و آله

امراء متوجه شده در سبزوار با میر سید خواجه پیوستند و باتفاق عازم کالپوش گشتند که میرزا امیر انشاه آنجا بود، و خواجه سلطان علی سبزواری بعد از نهضت ام با بیستر آباد رفته بود و خبر آمدن موکب میرزا امیر انشاه شنیده پیش آنجناب آمد و امراء مذکور بکالپوش رسیده امیر سید خواجه و امیر مضراب بشرف بساط بوس آنجناب مستعد گشته پیغام حضرت

---

۱ آ ب ب : رنج، زبده : زیان و رنج ۲ ک : خسر آنرا، زبده مثل متن،

۳ ک : ربقه، تصحیح از روی آ، ۴ آ ب ب رس : آرند،

۵ ک : باشد، زبده : است، ۶ ک : لند ۷ آ ب ب رس زبده : بهال،

۸ از روی آ و آ، ب ب : و نه، از زبده : بمقتضای امانت بر وفق ارادت، ۹ ک : کاردانی، آ و زبده مثل متن، ۱۰ زبده : سعید، از روی ۲ و ۵ و ۴ و دیگر مواضع مثل متن، ۱۱ ک : کالبوش، رس : کالبوس، آ و آ ب ب مثل متن زبده : کلبوش، ۱۲ آ ب ب : میرانشاه، ۱۳ ک آ : کالبوش،

وامیر جهانملک[1] و امیر فیروزشاه با پنجهزار سوار نامدار باستقبال روند مقرر آنکه اگر آنجناب بداعیهٔ ملک گیری و یاغی گری آمده باشد بدفع او قیام نمایند و اگر براه برادری و ایلی برحسب اقتضاء وقت میل این[2] طرف نموده آنچه وظیفهٔ خدمت باشد بجای آرند، و مکتوبی مصحوب ایشان ساخت مبنی بر قواعد نام و ننگ و مبنی[3] از قواعد صلح و جنگ، مضمون آنکه:

حضرت صاحبقران هریک از فرزندان را مملکتی داده وظیفه[4] آنکه بحفظ آن ممالک بنوعی قیام نمایند که قصوری بآن راه نیابد و نقصانی بآروق[5] همایون عاید نشود چه بسبب حرکت ناواقسته فرزند عمر[6] بصر الله بعیوب نفسه ممالک آذربایجان که تختگاه پادشاه ایران است از دست رفت فاما ولایت اران و موغان و ارامنه و گرجستان* در تصرف بندگان آنحضرت است اگر بضبط آن ولایات التفات[7] نمایند انسب خواهد بود بحمد الله[8] جناب شهریاری عقل روزگار است درین باب تامل کامل و تعقلی شامل فرموده بوسوسهٔ فتنه پیشگان شر اندیش که صلاح خویش در فساد جهانی[9] بینند رخصت شروع[10] در معامله ندهند چه موجب خرابی خاندان و سبب استیصال دودمان گردد بیت[11]

بر شیشهٔ خویشتن مزن سنگ با لشکر خویشتن مکن جنگ

و این مبالغت در باب صلح بسبب عجز نیست بل مقصود تمام قیام [ورق ۲۶۰] [۲۶۰ ب] ناموس و نام است، و اگر عیاذاً بالله چهرهٔ موافقت بناخن مخالفت خراشیده

---

[1] زبده: بعد ش: بن ملکت [2] ک: طرف، آ و زبده: مثل متن، [3] هر سه نسخ: مطلع و زبده: مبنی،

[4] این مضمون در زبده: نقطاً مطابق با مطلع نیست، [5] زبده: امروز وظیفه،

[6] ب: مارواق، زبده: ارق، — اورق یا اورغ یعنی خاندان و قبیله است، [7] یعنی عمر بن میران شاه،

[8] زبده: و بعضی از ارامنه تا بحدود طرابزون [طرابزون؟] [9] آرس: قیام و التفات،

[10] ک: الله، [11] آ: جهان، زبده: مثل متن، [12] نقطاً آورس، شروع، [13] آ و نظم،

که آنحضرت او را ولی عهد ساخته بود و تقدیر ملک قدیر عزّ شانه ولی را پیش از مولی بعالم بقا برد، چنانچه در یورش روم شرح آن گفته شد*، و حکایت فرزندان او گذارش پذیرد انشاء الله تعالی، و پسر خرد ترمیرزا جهانگیر میرزا پیر محمد دست پادشاه ممالک بلخ و بخارستان و قیلاق (کذا) و قندهار و کابل و غزنین و ساحل [سند و] هندوستان*، و چون آفتاب دولت حضرت صاحب قران زوال یافت میرزا پیر محمد بمجرّد استماع این خبر هائل عنان عزیمت بصوب مدینة الرجال بلخ تافت،

وقائع سنهٔ ثمان وثمانمائة

تتمهٔ حکایات که در خراسانات واقع شد

سابقاً مذکور شد که خواجه سلطان علی سبزواری باغی گشته و امیر شیخ خواجه لشکر کشیده او را شکست، در افتتاح این سال خبر آمد که میرزا میرانشاه* متوجه خراسان است، حضرت خاقان سعید فرمود که امیر حسن صوفی ترخان

---

* زبده: وصورت آن قضیه در هشتصد و پنج در سفر روم شرح آن داده آمده است،

* با ب ب رس: حکایات * ک ک: خورد تر

* در زبده گفته است که وی "والی ممالک بلخ و قندهار و کابل و غزنین تا سرحد ساحل سند و اقصای ممالک هندوستان" * با ب ب: قتلان، و: قتلان، رس: قتلان، قیلان نظر بتصحیفه قتلان یعنی قُتلان است، رک به ۳۱۶ ح ۴ * ک ندارد و اما در و: هندوستان، و در با "هندوستان و سند" و در زبده: سند و اقصای ممالک سند دارد، * و زبده: خراسان

* زبده: سعید، * زبده: امیرزاده اعظم امیرانشاه * زبده: حسین،

میرزا رستم خبث باطن امیر سعید بر لباس را دانسته بود و هر دو چشم او را میل کشیده در قلعه محبوس داشت، و چون در یک چشم او اندک روشنائی مانده بود نیمروزی مستحفظان قلعه را مغلطه داد و از راه بیراهه چند شبانروز تاخته (۲۵۹ب)
خود را بشیراز انداخت، و میرزا پیر محمد چشم از عیب آنکه دشمن برادر را نگاه میدارد پوشیده نظر بر آن داشت که چون وقتی عدو دولت من بود این زمان لابیت و لایعنی ذلیل و ار پناه بحمایت این دولت آورده است مروت اقتضاء آن میکند که از گذشته گذشته او را تربیت فرماید میرزا رستم را این معنی ناخوش آمده پیغام کرد که او چند بار نسبت با این خاندان حرام نمکی کرده و خدای تعالی توفیق داد که چشم (کشیم) او را میل کشیدیم این زمان چون گرگ گیر خورده و مار دم کنده است، کدام عقل قبول کند که او در فکر صلاح این خاندان باشد؛ میرزا پیر محمد دانست که اجتهاد خطا کرده اما لباس المحتذا بر آن پوشیده چند جبت که موجب اطمینان میرزا رستم باشد پیغام داد و مکتوبات و تبرکات فرستاد، و اگرچه او قبول کرد اما سر رشته یگانگی را عقده در میان افتاد بیت

رشته چو گسست می توان بست اما گره در میان بماند

ذکر فرزندان میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران

بعد از واقعه هائله

میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران را دو پسر بود، بزرگتر میرزا محمد سلطان

---

۱ و رس ب: شبانروز، ۲ ک زبده: عدوی ۳ ازدی آ، زبده: ع، ۴ و زبده: بوده
۵ با ب رس: را ۶ با: هر رشته که بگسلد ۷ و: لیکن بمیان کره، ۸ آ ــــ ،

بعد از دو روز ناگاه از جانب آذربایجان خبر آمد که میرزا عمر میرزا ابابکر را گرفته عازم عراق و فارس است، و آشوبی در آن ممالک افتاد، و برادران مشورت کرده اتفاق نمودند که در اصفهان مصاف دهند، و میرزا پیر محمد مملکت یزد را بمیرزا اسکندر داده او در روز بکیسی[1] سلطان را به یزد فرستاد و خود بمدد اصفهان روان شد، و میرزا عمر با لشکر گران بهمدان آمد، میرزا رستم حاجی مسافر را برسالت پیش او فرستاد، و میرزا عمر او را نیک دیده و سخن صلح شنیده باز گردید و برادران ایمن شدند، و میرزا اسکندر به[2] یزد رفت،

و میرزا پیر محمد از شیراز بعزم تسخیر کرمان براه شبانکاره [و نیریز][3] عزیمت نمود، و میرزا اسکندر از یزد بیرون آمده بموکب میرزا پیر محمد پیوست و برسم منغلای روانشد، و خبر یافت که جمعی بهادران کرمان باستقبال آمده در کمین اند میرزا اسکندر عنان ریز بر سر ایشان رانده گروهی بقتل آورد و بسیاری در قید اسار گرفتار آمدند[4]، و بدین یک حمله دلاورانه سهمی در دل کرمانیان افتاد که دیگر کسی پا از دروازه[5] بیرون نهاد و جناب نقابت مآب، سیادت انتساب، امیر نعیم الدین سید نعمت الله* از کرمان بیرون آمد، بمن نفس آن سید بزرگوار میان فریقین صلح شد امّا تا صورت مصالحه روی نمود بیرونهای کرمان ویران شده قاعا صفصفا گشته بود، امیر ایذکو پیشکشها[6] پادشاهانه فرستاد و میرزا پیر محمد میرزا اسکندر را تربیت و نوازش نموده باجازت جناب رالعباده یزد فرمود و خود بسر سلطنت شیراز باز آمد و در آن ایام میان برادران اتحادی[7] تمام بود امّا پیش ازین قضایا

---

[1] کذا در، رس با ب دیزدی ۲: ا ک آ: بکیسی، ج ق ـــ، ه ا در روی ق،
رس: تبریز، زبده: شبانکاره تبریز (بجای شبانکاره و نیریز)، ه با ب رس:
بیار ه ق ب: آمد ۵ زبده: در دروازه [یعنی در دروازه] کرمان،
ه زبده: مرتضی اعظم سید نورالدین نعمت الله، ۸ ق: ساوریها، زبده: ساوری، ۹ ق: اتحاد،

وتیمن و یونس جلایر و سید علی جلایر و سیف الدین [و] قمر الدین و ذوالقرنین مغول چون دانستند که میرزا اسکندر مخالفت برادر میکند و اسباب دیگر [نیز؟] موجب فرار بود، این جماعت اتفاق کردند و خزاین و اسپان خوب گرفته گفتند نسبت خلاف بما خواهد شد و در معرض خطاب خواهیم افتاد، ما نیم شب سوار شدند و ایجویان و ایوا اغلانان با یکدیگر سوگند خوردند و مستوفی بن محمد جیبه که یکدست و پای او را امیر الله داد در قضیهٔ میرزا پیر محمد [بریده بود] چنانچه در اواخر مجلد اول مسطور است و میرزا اسکندر بجهت قدمت [خدمت] او نسبت با خاندان میرزا عمر شیخ او را در جرگهٔ امراء بزرگ میداشت او نیز با مخالفان موافق شده بیرون رفتند، میرزا اسکندر را محل توقف نماند، با یوسف قورچی و شیخم مغول و ترمش و الله داد بن تیمن که در غایت حسن بود و برندق اوزبک و علیشاه آزاد و نیکخواجه اوزبک قریب پانزده نفر روی باصفهان آوردند و از جماعت گریخته توکل اروس بوقا و تیمن و سید علی و یونس و مستوفی پیش میرزا عمر رفتند، و یوسف و شیر علی و دیگر ایوا غلانان که اکثر خزینه با ایشان بود بخدمت میرزا امیر انشاه پیوستند، و میرزا اسکندر بعد از یکماه از اصفهان متوجه فارس شد و میرزا پیر محمد را دیده،

---

۱ از روی زبده، ۲ عبارت زبده: و مادهٔ چند دیگر نیز بود که موجب مخالفت ایشان گشته، ۳ با ب ب زبده: اسباب، ۴ آ ــــ، ۵ و: اسحان، زبده: اسحویان، ۶ فقط رس: اوا غلامان، ۷ زبده: تا بجائی که ۸ زبده: مصطفی ۹ کذا در ک و: حینه، زبده ــــ، ۱۰ ک ــــ، از روی نسخ دیگر ثبت شد، ۱۱ از روی آ، زبده: خدمت (بجای قدمت خدمت) ۱۲ زبده ــــ، ۱۳ و با ب ب رس: آورد

بولایات فرستاد*، و میرزا پیر محمد چند نوبت ایلچی بجانب کرمان روان داشت و بایلی دعوت کرده، امیر ایدکو آن سخنان ناشنیده انگاشت ع

آمد شد ایلچیان بجایی نرسید

و میرزا رستم از جانب اصفهان آمده میرزا پیر محمد او را نیک[1] دید و دو سه روز نگاه داشته تربیت و عنایت فرمود و اجازت مراجعت داد[2]. و[3] فی الواقع میرزا پیر محمد را لطفی شامل و کرمی کامل در رعایت صلهٔ رحم و محافظت حقوق مسلمانان و عزت مهمانان در نصاب کمال بود، و حکمی نافذ که هیچ آفریده بی حکم یک من کاه نتوانستی ستادن، و اخراجات صادر و وارد و رولایات از مال بود*،

و در آن ولا میرزا اسکندر از همدان ایلچی فرستاد و پیغام داد که میرزا عمر امیر جهانشاه جاکور را فجاءةً هلاک کرد و پدر بزرگوار خود میرزا میرانشاه را از مملکت عذر خواست، می شاید که از ممر او بدین جانب مالی عاید شود و بنا بر آن کوچ همراه متوجه فارس و عراق شدیم، بهر کجا صلاح دانند اشارت فرمایند، میرزا پیر محمد دانست که آمدن او بی فتنه نخواهد بود، مکتوبی مصحوب معتمدی باستقبال او فرستاد مضمون آنکه: اهل و الوس آن طرف که در تصرف آن برادر ند شاید که از جلاء وطن ننگ آیند و میان ما و آذربایجان خلاف واقع شود صلاح آنست که آن برادر در ظ مقر عز خود ساکن باشد و چون تا غایت از میرزا عمر[4] حرکتی تا ملایم صادر نشده من بعد هم نخواهد شد، [ورق ۲۵۹] میرزا اسکندر بجواب التفات ننموده عزم جانب (۲۵۹ر)
عراق و فارس جزم فرمود، و امراء او چون توکل اروس بوقا و بایزید اروس بوقا

---

[1] آ: نیک دیده و یک دو روز الخ، با ب ر س: نیک دید و یک دو روز الخ عربده: نیکو پرسید و روز دیگر او را اجازت مراجعت داد، [2] زیده ــ، (در آ ب ر س اک: ستاند بجای ستادن)
با: ستاد س ت آ: چاکر، [3] آ: بمحبتی، [5] از دی آ، [4] آ: اورس، با ر س: ارس،

یقتدی[1] بآبائه العزّ تا ذکر آن بر صحائف روزگار مؤبّد و اثر آن بر صفحات لیل و نهار مخلّد ماند،

و از جانب کرمان از پیش امیر اید کوبه لاس نیز [قاصدی] آمده همین معنی بعرض رسانید[2] که در ممالک کرمان خطبه و سکّه بنام آنحضرت تزیین منابر و صُوَر نقود گردانید، [و] تنکجات* مسکوک شاه رخی آورده، حضرت خاقان سعید ایلچیانرا انعام و اکرام فرموده بازگردانید،

وچون فرستاده بشیراز باز رفت و شرح اکرام و اعزاز باز گفت میرزا پیر محمد بضبط مهمّات ملکی قیام نموده محمد سربدار و امیر تیمور ملک را بدار العبادهٔ یزد فرستاد و بجهت داروغگی یزد عبد الرحمن ایلچیکدائی[3] و داروغه ابرقوه سلطان محمود خلعتها فرستاده بدار الملک شیراز طلبید، و ایشان سمعاً و طاعةً گفته کلید دروازها و اختیار خزائن و دفاتر بفرستادگان دادند، و پیشکشهای سنگین یراق کرده عازم شیراز شدند، و امیرزا[4] پیر محمد درباره ایشان عنایت بسیار کرده داخل امراء بزرگ ساخت، و حکم فرمود که مجموع کهنه سپاهیان فارس و عراق که در خرقه[5] و بهر حرفه در ولایات متفرّق بودند جمع کرده داخل دفتر و مرسوم سازند و مال و متوجّهات آن سال را در وجه علوفه بلشکر قدیم و جدید مبذول داشت، و منصب وزارت را بخواجه نیکو سیرت رکن الدین محمد تفویض فرمود، مشارٌ الیه وظیفهٔ کفایت و رعایت رعیت بجای آورده قانون مال مملکت را بدستور قدیم جمع بست و امناء

[1] ک: بیعدی، [2] ک ق: ، ارزدی با نوشته شد (زبده: امیرزاده پیر محمد نوکر امیرزاده او کو ذکر مان رسید) [2] ک: رسانید مد ق: رسانند. [3] زبده: گردانیده اند و بر سم بیلاک و نشانی تنکجات، [3] ک: ایلچکدائی، ق: ایلچکدایی، ب ب: ایلچیکدای، [4] ق با ب ب: میرزا، رس: مرزا، [5] زبده: یعنی در حرقه (خرقه) و جمی بهر خرقه (حرفه)، [5] با رس: ولایت، [5] زبده: مال و [5] زبده: ابواب المال قدیم [5] زبده: بهر لوک (دیلک) را در عهدهٔ مستوفی امین و اهتمام مستوفی صاحب تمکین تعیین فرمود،

مناسب آنکه او را آغا و ابغ دانسته در صدر سکه و عنوان خطبه نام آنحضرت را یاد کنیم و چون سلامت در ذات مبارک اوست شاید بهمین قدر راضی شده زیادت متعرض نشود، مجموع امرا و ارکان دولت آفرین کرده رای برین قرار یافت، و ایلچی مقرر ساخته مکتوبی نوشت، مضمون آنکه: این بنده بندگی آن درگاه نقش صحیفهٔ دل و عنوان نامه سبحان دارد، و تا رمقی از حیوة باقی باشد سر از فرمان سخواهد تافت، و در متابعت و مطاوعت خواهد کوشید، و در خلال عرض احوال بیت شاه نامه را برین منوال ارسال نموده بود که

همه بندگانیم شهر خ پرست من و رستم اسکندر و هر که هست

و در ممالک سکه و خطبه بنام و القاب آنحضرت کرده، رؤس منابر و وجوه دنانیر بلقب شاه رخی آراسته دارد و برادران باخلاص تمام گوش هوش بر راه نهاده تا از بارگاه اعلی اعلاه الله تعالی چه مثال فرستند تا در امتثال آن غایت جهد بذل کند، و چون قاصد رسید و عرض حال رسانید حضرت خاقان سعید فرستاده را معزز و مکرم داشته فرمود که ازان فرزند در عالم عزیزتر که خواهد بود و بحمد الله که خاطر از مهمات آن طرف بکلی جمع شد چه در مصالح ممالک بوجهی قیام خواهد نمود که موجب فراغت خاطر خطیر تواند بود، و هر چند آن فرزند ارجمند | بعدل و (۲۵۸ ب)
انصاف و محاسن اوصاف چنان آراسته است که از مواعظ و نصایح مستغنی است اما باید که رعایای ممالک که بدیوان آن فرزند اختصاص دارند در حرز حمایت الشفقة علی خلق الله داشته بذل عاطفت در بارهٔ ایشان وسیلهٔ تحصیل رضای حق تعالی شناسد که الخلق عیال الله فاحبهم الیه ابرهم بعیاله، و حسن معاش پدر مرحوم بزرگوار خود را در آن ممالک مجدد و مؤکد گرداند که الولد الحر

---

۱ زبده: مخول کردانید، ۲ ک: اعلی، آ و زبده مثل متن، ۳ با: بب رس: ۴ عالم
۵ ک: بحمد الله ۶ آ: زبده: ممالکی ۷ نسخ مطلع: فاربهم، تصحیح از روی زبده،

ذکر فرزندان میرزا عمر شیخ - میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا بایقرا

چون خبر واقعهٔ حضرت صاحبقران بممالک فارس رسید میرزا پیر محمد که ارشد اولاد مرحوم میرزا عمر شیخ بود در دار الملک شیراز استیلا داشت و برادرش میرزا رستم در اصفهان، و برادر دیگر میرزا اسکندر در رهمدان بود. میرزا پیر محمد امراء خود را مثل لطف الله بن بابا منتور* بن آقبوقا و امیر نیکوسیرت جلایر شاه برلاس وغیرهما جمع آورده از هر کس مشورت طلبید، بعضی گفتند تقلید امیر محمد مظفر منشور مملکت از خلفاء بنی عباس که در مصر ند آورده تغییر یاساق مغول نمائیم، و جمعی گفتند متابعت میرزا عمر کنیم، و فوجی بر آن بودند که میرزا امیر انشاه را پادشاه گوییم. میرزا پیر محمد که اعقل زمانه بود فساد آن رایها با مرا نمود و گفت حضرت صاحبقران در حال حیوة والدهٔ ما را ملکت آغا بحضرت خاقان سعید داد، و ما را باو باز بست، او پورت بزرگ ما و میرزا

---

۱ تفصیل اسماء فرزندان میرزا عمر شیخ را در عنوان این فصل در زبده ندارد، ۲ کذا در نسخ مطلع، اما نام میرزا بایقرا در این فصل مذکور نیست، بلا شمن در نسب نامهٔ آل تیمور در آخر ترجمه آئین اکبری، ۳ امیر زاده پیر محمد میرزا رستم و میرزا اسکندر را در زمرهٔ ابناء میرزا بایقرا بن میرزا عمر شیخ شمرده است، ۴ ک زبده: بن بابا تیمور، آ شل متن، رک: بابا سیان سمور، یزدی ۱: ۶۵: بیان تمور ۵ زبده: آقبوقا، رس و با: اغبوقا، ب: اقتوقا، ۶ آ: ملبا نشاه، ب: ملبا نشاه، با رس: علبا نشاه، زبده مثل متن، ۷ زبده: ابنای ۸ فقط اک: امیر اسکندر ۹ زبد: والد ما را میرزاده اعظم اعدل جوان بخت امیرزاده شاه ... ع بهادر

رسیده عرضه داشت نمودند که میرزا ابابکر در مقام انقیاد است، میرزا عمر بسبب
ودوم شوّال در قروق[1] سلطانیه نزول کرده فرمود که خندق کنند، میرزا
(۲۵۸ر) ابابکر لشکر گذاشته با معدودی[2] پیش آمد [ورق ۲۵۸] میرزا عمر در باب گرفتن
او مشورت کرده، امیرزاده[3] عمر تابان و جمعی منع کردند و سایر امرا موافقت نمودند
و میرزا ابابکر بی تأمل باردوی در آمد، رسیدن و گرفتن یکی بود، و لوکران او را
غارت کرده او را بقلعهٔ سلطانیه محبوس داشتند، و فرمان شد که امیرحسین[4] برلاس
اغروق و خواتین و احشام او را در گوزل[5] درهٔ سلطانیه مضبوط دارد، و میرزا
عمر اوائل ذی قعده بطرف درگجین و همدان رفته تا آخر ذی الحجه آنجا بود
و اکابر ساوه و قم و لرستان و کردستان پیشکشها بعرض رسانیدند و[6] بعنایات
۱۰ مخصوص شدند، و میرزا امیرانشاه[7] چون خبر گرفتاری میرزا ابابکر شنید متوهم شده
عازم دارالامان خراسان[8] شد و بجدود کالبوش[9] آمده چند روز آنجا[10] بود[11] دران
وقت که امیر سعیدخواجه[12] بدفع سلطان علی اشتغال داشت،

---

[1] با: عرق، رس: قرق، (زبده: لعروق بجای درقروق)، [2] بعدش در آ رس +: چند، [3] با بب رس: امیر، [4] آ: درقلعه، [5] ک: حسن، آ مثل متن، زبده: میرحسین، [6] زبده: کورل، [7] با رس: درکزین، بب: کجین، [8] آ، رسانیده، [9] آ رس بب: میرانشاه، [10] با رس: هرات، [11] بب زبده: کالپوش، آ: کالبدش، [12] زبده: دران مرغزار توقف نمود، [13] زبده: سعیدخواجه بن شیخ علی بهادر،

و باباحاجی و برادرش پسران امیر شیخ محمد تواچی مقتول و امیر عبدالرزاق و امین تیمور* یساول و عاشق در عقب جهانشاه گمراه رفته نماز عصر او را بچنگ گرفتند، و باباحاجی پسر شیخ محمد مقتول را جمعی اغراق کردند تا او را بموجب قصاص بقتل رسانید، و امیرزاعمر خبر یافته سرزنش نمود امّا چاره نبود، و در بارهٔ فرزندان او بخلاف گمان مردم مرحمت فرمود و اموال او و جمعی که با او موافق بودند قریب دو هزار تومان بعضی بدیوان گرفته باقی بتاراج رفت، و میرزاعمر از یورت قشلاق کوچ کرده و از آب ارس گذشته روز عید رمضان در ظاهر نهر برلاس بقریهٔ نعمت آباد نزول فرمود و طوی بنظمت کرده از آنجا باوجان آمد، و خبر رسید که میرزا ابابکر باغلبهٔ تمام و لشکر و احشام از عراق متوجه شده به بیش پرماق رسید و جهت قتل امیر جهانشاه سر مخالفت دارد، میرزاعمر چهل و هفت قشون مکمل، هر قشون پانصد سوار غیر پنجهزار اغرق قول عرض کرد، درین اثنا امیر حسین برلاس از پیش میرزا ابابکر آمده عرضه داشت که او بر جادهٔ اطاعت مستقیم است، میرزا عمر امیر حسین را بانعام و اکرام مخصوص گردانید و فرمود که خیمهٔ او پایه که پیش ازین نرتیب نموده بود در او جان زدند و عازم سلطانیه شد، و روز بروز امراء اطراف آمده غلبه و ازدحام تمام بهم رسید و در زنجانه رود که سرحد عراق عجم است امیر سونجک و امیر دو تخواجه اناق از جانب میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر

۱ه زبده: انتشر ۲ه با بس: اخوا، ۳ه لو: کرفت، زبده مثل متن،
۴ه لو، قربان، زبده مثل متن، ۵ه ک و زبده: احتشام، لو بس با ب مثل متن،
۶ه با ب بس و زبده: عراق عرب، ۷ه ک: براق لو: پراق،
۸ه بعدش با +: سوار، ۹ه زبده: میرحسین، ۱۰ه ک: حسن،
۱۱ه ب ــ،

ع عازم قشلاق قراباغ شد

و در حدود ابهر[1] با آنکه اوّل خریف بود سه روز برف و باران و صاعقه چنان قوی شد که مجال حرکت نماند و بیست و دوم جمادی الاولی بقراباغ در یورت ده عمران شادروان عظمت ارتفاع یافت، و امیر شیخ ابراهیم از جانب شروان آمده چند تقوز اسپ و استر و شتر و غلامان و جانوران و اجناس برسم پیشکش بعرض رسانید، و اجازت یافته بمملکت خود باز رفت، و میرزا عمر آن زمستان بعیش گذرانیده، آخر سال خبر آمد که حضرت صاحبقرانی جهان فانی را وداع فرمود،

ذکر عصیان امیر جهانشاه جاکو و کشته شدن او

چون خبر واقع محقق شد جمعی مفسدان امیر جهانشاه را بر آن[2] برداشتند که چند نوکر معتبر میرزا عمر را از میان برمی باید داشت تا اختیار تمام مارا باشد، و امیر جهانشاه اکثر ایام بشرب مدام گذرانیدی و هشیاری او عین مستی بودی بسخنان مفسدان فریفته شد، صباح بیست و دوم رمضان بدرگاه راند و مولانا قطب الدین او بهی را که راه نیابت داشت و امیر داراب قوچی و شیخ محمد توا چی و عبد الخالق پسر تیمور سکوقوچی را بقتل آورده عازم سراپرده شد، میرزا عمر دل از جای نبرده پای ثبات بفشرد، و ایناقان و خانه بچگان راجیبا پوشانیده[3] سوار شدند و هر ساعت مدد زیادت میشد، جهانشاه روبراه گریز آورد و امراء عمر تا بان

---

[1] ک: ابهر، تصحیح از روی زبده و باورس، [2] از روی زبده با ب ورس، [3] در زبده: امیرزاده

[2] کذا در ک و زبده، ب: شکوهی، ا ک: بکوهی، [3] فقط ک: پوشیده، عبارت زبده:

فرمودتا اناقان و خانه بچگان و لیساولان که حاضر رکاب بودند جیبا پوشیده سوار شدند،

[4] زبده: امراء میرزاده عمر امیر عمر،

میرزا[1] ابابکر و میرزا عمر ارزانی داشته بود، چنانچه سبق ذکر یافت و در مجلد اول پرتو اندیشه بر آن تافت، و میرزا عمر هرچند خورد تر بود در ریع چنان نوشته بودند که در چاقی و امور کلیه پیش او جمع آیند و از صواب دید او تجاوز ننمایند، و او خود را از روی حکم برپدر و برادر فایق میدانست، و آن زمستان در قراباغ قشلاق فرموده بهار[2] عازم ییلاق الاطاق گشت، و امیر شیخ ابراهیم شروانی و امراء اطراف خدمتها بعرض میرسانیدند، و میرزا ابابکر با وجود کبر سن انقیاد حکم حضرت صاحبقرانی نموده پدر را در ولایت دیاربکر گذاشت و مصاحب والده اش خانیکه[3] پیش میرزا عمر آمد و شرایط تعظیم و مراسم پیشکش بجای آورد و اجازت خواسته بدیاربکر رفت، و همچنین امیر شیخ ابراهیم و امراء اطراف اجازت یافتند، و میرزا عمر امیر جهانشاه جاکور را که ملازم بود از راه گوکچه تنگیز بجانب قراباغ فرستاده متوجه دارالملک تبریز شد، مردم نخجوان از جمعی مفسدان که قلعهٔ آلنجق را پناه ساخته خرابی میکردند شکایت نمودند، و حضرت صاحبقران در وقت تفویض آذربایجان بمیرزا عمر فرموده[4] که قلعهٔ آلنجق را خراب کند، میرزا عمر پیش امیر جهانشاه فرستاد که قلعه را ویران سازد و در حدود دوقره[5] شکارکنان میرفت تا در [دوم] ربیع الآخر بشنب غازان نزول فرمود | اکابر تبریز استقبال نموده همه را بتشریفات فاخر (۲۵۸ب) مستظهر گردانید، و چند روز در تبریز گذرانیده اوایل فصل خزان از راه پیشکین و اهر[6]

---

[1] ق: امیرزاده، [2] ب ب س، [3] فقط ق: خانیکه،

[4] با رس: ملازم او، [5] ک رس: فرموده بود،

[6] زبده: قراوره غوی، با: اقره، اک: ورفرات، ب ب مثل متن،

[7] ازروی آ و زبده، [8] فقط با: الاول،

[9] ک: اهر، تصحیح ازروی زبده و با و س س،

و شیخ سلطان و ابابکر و میسره، و[1] از آن طرف با پیرک بادشاه در قلب و خواجه سلطان علی بر میمنه و جمعی ماز ندرانیان بر میسره مقرر شد، و از جوانب جنگ پیش بردند، میمنهٔ پیرک بادشاه بقوت خواجه سلطان علی میسرهٔ امیر سعید خواجه را برداشت و میمنهٔ امیر سعید خواجه بزور بازوی کامیاب امیر مضراب بیت

تهمتنی که بروز وغا توان گفتن که از زمین و زمان سر کشد باستقلال

میسرهٔ پیرک بادشاه را برداشته از پس قول او در آمد، پیرک بادشاه که آثار مردانگی اظهار میکرد در وی از صف کارزار بر تافت بیت

چه گفت آن سپهدار نیکو سخن که با بد دلی پادشاهی مکن

خواجه سلطان علی چون خبر فرار پیرک بادشاه یافت در عقب گریختگان شتافت و لشکر منصور غنیمت گرفته، امیر سعید خواجه دو روز در قفای ایشان رفت و بسیاری را بقتل آورد و بجانب سبزوار باز آمد،

ذکر احوال میرزا امیر انشاه کورگان و فرزندان [او]

امیرزاده ابابکر و میرزا عمر

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام ممالک عراق عرب و آذربایجان و ارّان و موغان و گرجستانات و شروانات را بمیرزا امیر انشاه و فرزندانش

---

[1] ازدی با ب د رس ، [2] زبده : سعید ، [3] آ ب رس ـ

[4] ک آ : در ، تصحیح از دی زبده و با و ب د رس ، [5] آ : بسیار تحمل کرد ، با : تحمل بسیار کرده ، [6] با : امیرزا ، [7] با ب رس : امیر انشاه (بهر موضع) [8] فقط ک ـ ،

[9] آ با رس ک : گرجستان ، [10] فقط با : جهانشاه ،

چون امیر سید خواجه آگاه شد کمر انتقام بسته فی الحال سوار گشت و بتعجیل تمام ایلغار کرده با دو هزار سوار بآن موضع رسید، و رمیدان محاربه تن هائی سر دید و از آن بی باکان کسی را نیافت، و از آنجا متوجه جاجرم گشته، جمعی بی عاقبتان بجنگ پیش آمدند و پسیاران زخم دار شدند، امیر سید خواجه را دو زخم رسید اما اظهار نکرد و با آنکه چند روز فتیله مرهم می نهادند، هیچ یک از مقربان نیز آگاه نشدند و قلعه آزاد بد و سه روز نقب زده چون خانه زنبور مشبک ساختند و در و دیوار انداخته قتل بافراط واقع شد، و از آنجا عازم فریومد گشته و مردم آنجا نیز پناه بقلعه برده جنگها سخت کردند، امیر سید خواجه فرمود که باغات و درختان ایشان را بر کنند مردم فریومد سادات و علماء را شفیع ساخته امیر سید خواجه از گناه ایشان در گذشت و بسپاری قناعت نموده متوجه مزینان شد و قلعه ایشانرا مسخر ساخته عزیمت سبزوار نمود [ورق ۲۵۷] و در ظاهر سبزوار (۱۰ ۲۵۷ و)
فرمود که لشکر گرد خود خندق کنده هر روز از صباح تا شام در هر دروازه صدای نقاره جنگ بلند آوازه بود، و شبها پاس داشته، دو روز بر این گذشت ناگاه خبر آمد که پیرک پادشاه از مازندران بولایت جوین در آمد امیر سید خواجه سبزوار را گذاشته متوجه پیرک بادشاه شد، و خواجه سلطان علی نیز از سبزوار بیرون آمده به پیرک پیوست، و از طرفین صفها راست شد، امیر سید خواجه در قول و امیر مضراب در میمنه و یوز بوقا

ل زنده : سعید، ت آ — ث آ : از (بجای ازان)
ب آ با ب ش : شده، ج ک : با نکه، آ با ب ش : با نکه،
د ک : نشدند، آ ب ش : گشتند،
ه با ش : کردند، و با —، ز جمع نسخ : پیرک،
ح آ : ولایت مازندران ط فقط ک : خوین، زبده، جوین،

ذکر یاغی شدنِ خواجه سلطان علی سبزواری

در وقتی که امیر سعید[1] خواجه بعمارت قلعهٔ طوس[2] مشغول بود خبر آمد که خواجه علی پسر خواجه مسعود سبزواری حقوقِ نعمتِ حضرت صاحبقران فراموش کرده با جمعی سربداران به پشتی مشتی ارذال[3] دستِ تصرف باطرافِ ولایت دراز کرده مملکتِ موروثی[4] ملک خود میداند، امیر سید[5] خواجه علی الفور با سپاهی که ملازم داشت عزیمت نمود و در شهر ذی قعدهٔ[6] بموسم بهار که سبزه و ریاحین بفرّ فرودین سر برآورده بودند در مرغزار[7] آدکان[8] فرود آمد، و سرِ عنان باحضارِ لشکر بأطرافِ قهستان و طوس و مشهد مقدس و ابیورد و نسا و باذرد[9] دوانید، و امیر مضراب رسیده هر دو امیر باتفاق شش صد سوار نامدار بر سبیل منقلای بجانب سبزوار فرستادند، و خواجه علی خبر یافته دو هزار سوار مسلح باستقبالِ ترکان روان کرد و در نواحی بحرآباد هر دو فریق بهم رسیده، ترکان شش قشون بودند و سبزواریان یک قشون، حمله کرده برقول ترکان زدند و آتش حرب بالا گرفته نائرهٔ قتال و جدال التهاب و اشتعال داشت، سبزواریان کهنه گرگان جنگ دیده و کار آزموده بودند اکثر ترکان را بقتل آوردند و سر کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله بظهور پیوست بیت

نه یکسان بگردد سپهر بلند گهی شاد دارد گهی مستمند

---

[1] زیده: سعید، [2] با: مراس ــ، [3] با: مراس: سلطان علی سبزواری، ب ب: سلطان علی، [4] ک: ارزال، [5] با ب ب: مراس ــ، [6] ک ک: آ: اوکان، با ب ب: مراس مثل متن، [7] آ با: باذر، ب: یازند، مراس: باور، اما رک به نزهة القلوب ۱۵۹، [8] با: وامیر سید (بجای رسیده)، مراس: وسید خواجه،

خانیکه بیگم را[1] بعضی خزائن پیش میرزا [پیر محمد بن] جهانگیر بجانب بلخ[2] فرستند، و خزائن خاص شاه زادگان میرزا الغ بیگ کورگان و میرزا ابراهیم سلطان همچنان با خازنان و لوکران ایشان که در سمرقند ماندهاند بار دوی همایون روان دارند، و ممالک آن طرف جیحون میرزا خلیل سلطان را مسلّم باشد، حضرت خاقان سعید آنچه امیر شیخ نورالدین مصلحت دیده بود تجویز فرمود و امیر شیخ[3] نورالدین و امیر عبدالصمد و بکنه تجشی[4] و الدداد خازن را تعیین نمود که از جیحون عبور نمایند و تمام مهمّات سر انجام نموده باز آیند، و آنحضرت راعزیمت معاودت بدارالسلطنه[5] سمرقند* براه تصمیم یافت، و امیر سلیمان شاه عرضه داشت که تومان او در آن نزدیک از راه در آمده اند و اسپان لاغر دارند[6] اگر فرمان شود چند روز در نواحی اندخود و شبرغان گذرانند، حضرت خاقان سعید ملتمس مبذول داشته فرمود که چون امرا که بآن طرف آب رفته اند باز آیند باتّفاق متوجّه درگاه عالم پناه شوند، و پیش ازین لوکر امیر شیخ خواجه از هده و خراسان آمده عرضه داشته بود که خواجه سلطان علی سبزواری سر از جادهٔ انقیاد پیچیده با جمعی سربداران اظهار زبردستی و گردن افرازی میکنند، و درین ولا امیر مضراب از جانب براه آمده بود، فرمان همایون شد که امیر مشارالیه بمدد امیر شیخ خواجه متوجه سبزوار گشته دران دیار دیار نماند، و رایات نصرت آیات ع بفال فرّخ و روز بخجسته سوی هرات عنان جهانکشای معطوف ساخت، و بیست و ششم ذی قعده نزول اجلال فرمود،

(۲۵۶ ب)

---

[1] بآ، [2] ک، از «دوی آ» و ب، نوشته شد، در ب «میرزا جهانگیر» نوشته است بجای جهانگیر
[3] زیده، کابل (بجای بلخ) [4] با رس —،
[5] فقط ک، بخش، [6] ق: دارد، [7] زیده: سعید،
[8] آ ب: جلال،

در ضمیر نقش پذیر نشود، اگر میان اخوان سُنّت رافت بتبوع باشد و طریق عاطفت مسلوک آید عقدِ الفت انتظام گیرد و کارِ موافقت التیام پذیرد، بیاید که حضرت ما را قبلهٔ مرادات و کعبهٔ مرامات شناسند تا دوستان مسرور و دشمنان مقهور گردند، و مملکت قرار یابد و دولت پایدار ماند،

و درین ولا امیر سلیمان شاه که حضرت صاحبقران او را هنگام مراجعت از یورش شام و روم در حدود رَی گذاشته تا نواحی رستمدار و فیروزکوه بدو ارزانی داشته بود و او خبر واقعهٔ هائلهٔ آنحضرت شنیده و از صدمت و صولت معزّ الدین میرزا امیر انشاه ترسیده و ولایت باز گذاشته بخدمت حضرت خاقان سعید رسید و بتقبیل انامل شریف فایض گشت و مفتخر و سرافراز شده بمزید اعزاز از امراء کبار امتیاز یافت، و امیر پیر محمد شکوم که سرداری ولایت ساری بعهدهٔ دلاوری او بود چون از فرار امیر سلیمان شاه آگاه شد او نیز ساری را غارتیده با یکهزار سوار بدار السلطنهٔ هراة آمد و یک روز توقف نموده روز دیگر عازم اردوی اعلا شد و بسعی امیر سلیمان شاه و امیر جهان ملک که از عداوت دیرینه کینه او در دل داشتند و سخنان ناملایم بعرض رسانیدند بیاساق رسید، و امیر شیخ نور الدین پیش میرزا خلیل سلطان در تمهید قواعد محبت جانبین و تاکید معاقد مودت طرفین سعی بلیغ نمود و میرزا خلیل سلطان متعهد شد و متقبل گشت که هر چه حضرت خاقان سعید فرماید بی تقدیم نماید، و امیر شیخ نور الدین مراجعت نموده بموقف عرض رسانید که چنان مقرر شد که

له آ ـــ، له با: شاند، له آ ـــ، له زیده ـــ،
له ـ س: امیر انشاه، له آ: فیاض، له زیده متن، آ: شکوم، با: شکم،
له با ـ س ـــ، له آ: دیریه، له ک: امیرزا،
له با ـــ،

پیش ازین بضبط[1] کنار آب رفته بود* درین ولا عرضه داشت اورسید مضمون آنکه از[2] طرف سمرقند* میرزا امیرک احمد و امیر[3] شمس الدین عباس* و امیرارغونشاه آمده اند، اگر آنحضرت عنایت فرموده امیر شیخ نورالدین را فرستند[4] تا بایشان (ورق ۲۵۶) (۲۵۶ب) سخن گوید[5] حاکمند، حضرت خاقان سعید فرمود که امیر شمس الدین و امیرارغونشاه پیش ما آیند تا شیخ نورالدین[6] پیش فرزند خلیل سلطان رود* و بهرچه شرط و عهد کنند[7] وفا کرده آید، امراء آن طرف آمده و امیر شیخ نورالدین رفته بخدمت میرزا خلیل سلطان رسید و بموقف عرض رسانید که[8]: امیر صاحبقران سر بسلطنت جهان راوداع فرمود و مملکت بسیار و خزاین بیشمار گذاشت اکنون فرزندان باید که در صداقت دوست و عداوت دشمن شرایط آقا و[9] آئینی نگاه دارند و بموجب فرمودهٔ وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ در جمیع امور ۱۰۱۰
عمل نموده در مدد یکدیگر سلسله وار طریق موافقت مسلوک دارند، و قطره گردار متعاقب هم شیوهٔ متابعت سپارند، و اگر عیاذاً بالله نزغ[10] الشیطان که انسان هرآینه ازان معصوم نتواند بود در راه آید[11] جادهٔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کشاده باید[12] چنانچه غباری بر آئینهٔ خاطر خطیر ننماید و در مقام مقاومت خصوم كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ باشند تا اختلال[13] باحوال ممالک راه نیابد و هرکس را خیال محال

---

[1] آ رش: بکنار آب رفته بود که ضبط آن حدود نماید، [2] آ رش: ــــ،
[3] آ رش: فرستد [4] آ رش: که، [5] آ رش: گویند،
[6] آ: راپیش .. فرستند، رش: رافرستند پیش فرزند خلیل سلطان،
[7] ب: کنید، [8] در زبدهٔ قابل مطالب مندرجه متن سلطان شاهرخ است ودری شیخ نورالدین را می گوید که آن همه را بخلیل سلطان برساند، [9] ک: اینی، [10] ک ب: نزع، [11] آ رش: ــــ،
[12] آ: یابد، رش: ماند [13] ک: اخلال،

بعرضه داشت از قبل شاهزاده که بنده و دولتخواه و ایینی* آن حضرتم وایل و الوس بندگی حضرت در خراسان، یقین که آن ملک بازنخواهند گذاشت و این ولایت را به بنده و ایینی و نائی*؟ تفویض خواهند فرمود، کدام بنده این شغل را از من مستعدتر تواند بود؟ اگر ملتمس مبذول فرموده حقوق بدر فرزندی رعایت نمایند و بدولت و سعادت معاودت فرمایند خزینه و مال فرستم و بهرچه اشارت نفاذ یابد بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید درخواست قبول فرموده مراجعت نمود و امیر شاه ملک را بالطلب شاهزادگان به بخارا فرستاد، و امیرزاده سلطان حسین در حوالی اندخود بی موجبی از اردوی اعلی فرار نمود، و از سمرقند خبر آمد که میرزا خلیل سلطان از سمرقند* بیرون آمده با لشکر آراسته عازم کنار آبست و امراکه در بخارا بودند این خبر شنیده بسبب مخالفت امیر رستم طغای بوقا* که داروغهٔ آنجا بود از بخارا بیرون آمدند و در رکاب شهزاده* شاهزادهٔ عالیجناب از آب گذشته باردوی همایون پیوستند و امیر شیخ نورالدین نیز ملحق شده، و امیر عبدالصمد لشکرهای بادغیس را آورده ضمیمهٔ سپاه ظفر پناه آمدند و حضرت خاقان سعید بدوکه* آمده، خبر رسید که پیر علی تاز* از میرزا خلیل سلطان جدا شده ببلخ آمد، آنحضرت امراء عظام امیر شیخ لقمان برلاس و امیر چرکس و امیر یوسف خواجه را بآن جانب فرستاد و آمیر شاهملک که موجب فرموده

---

۱ با ـــ، ۲ ک: آینی، آ: اینی، با: ذاتی، رس: ودهی،

۳ ک: اینی ونائی، آ: نامی، با: ونایی وآیی، ب: اینی وتابع، رس: بنابی ومنابی، زبده (ورق ۱۰ ب) مثل متن، ۴ با: میرزا، رس: مرزاه

۵ با رس ـــ، ۶ آ: طغا سوقا، آ: طغای بوغا، رس: طغای لوغا،

۷ با: انجا، رس: انجا، ۸ با ـــ، ۹ آ با رس: بدوکه، ب: بدوکه،

۱۰ ک: امیر علی تاز، با: پرعلی تاز، رس: پیر علی باز، آ مثل متن،

در نواحی تاشکند از امرا برگشت (و شرح آن در جلد اوّل مفصّل گذشت[1])، از طرف ماوراء النهر آمد و حضرت خاقان سعید او را نوازش فرمود، و در آن اثنا خضر خواجه و شیخ حسن تو چین که برای استخبار بطرف سمرقند رفته بودند باز آمدند و شرح جلوس آن مظهر کرم نصیر الدّوله و الدّین میرزا خلیل سلطان بموقف عرض رسانیدند، و آنحضرت امیر حمزهٔ قتوقو[2] را برسالت پیش میرزا خلیل سلطان فرستاد و بزبان رفیق پیغام داد که پدر بزرگوار انار الله برهانه که جنّت[3] نواب بود برحمت ایزدی پیوست، و تو مرا امروز بجای برادر و فرزند از جان شیرین[4] و روشنائی چشم گرامی تری، و هر چه ترا آرزو باشد از خزاین و ممالک و عساکر دریغ نیست، اما کبر سن[5] و معرفت مقادیر حشم و وقایق رعایت عبید و خدم اصلی مبین[6] و جلی متین است اگر بعضی امراء ببعد مسافت و مخافت فتنه و آفت در غیبت ما اتفاق[7] کرده اند حالا مصلحت آنست که از سر بصیرت کامل پیش آئی[8] تا هر چه یراق باشد بر آن اتفاق نموده عمل نمائیم، و رایات ظفر آیات از اندخود گذشته بکنار جیحون رسید و بموجب فرموده پل بستند، و امیر شاه ملک از جانب بخارا آمده احوال شاه زادگان نور حدقهٔ سلطنت غیاث الدین[9] میرزا الغ بیک گورگان و نور حدیقهٔ مملکت غیاث الدین[10] میرزا ابراهیم سلطان بعرض[11] رسانید و موجب ارتیاح و سبب انشراح گشت، و ایلچی[12] میرزا خلیل سلطان رسید

---

[1] آ: گذشت، [2] رس: قتوقو، [3] آ شل متن: آ: قتوقو، [4] رس: قیونو، [5] آ رس: برسم رسالت، [6] ک ب: نواب، [7] آ: شیرین تر [8] رس: در، [9] آ: رس: اتفاقی، [10] آ رس: ما آیی، [11] آ رس: لبعرعرض، [12] زبدة: وناکاه،

خراب بود، فرمان عالی نفاذ یافت که امیر جلال الدین فیروزشاه، قبلة الاسلام بهراة را که امروز تخت گاه سلاطین و مطلع خورشید ارباب یقین و کعبهٔ حاجات و قبلهٔ مرادات است معمور سازد قطعه

گر کسی پرسد ز تو کز شهرها بهتر کدام گر جوابی راست خواهی گفت اورا گو «هری»
این جهان آبجو دریادان خراسان چون صدف در میان آن صدف شهر هری چون گوهری

و امیر فیروزشاه بهراة آمد در مدت اندک مرّت باره و فصیل و دروب و مقاتله بنوعی استحکام فرمود که مزیدی بران متصوّر نتواند بود و برروج آن سر باوج کشید و خندقش بحضیض رسید، و با آنکه چند پادشاه بزرگ در بناء آن شهر سعی نموده اند و در عمارت آن غایت اهتمام بذل فرموده چنانچه این رباعی ازان خبری دهد:

رباعی

لهراسپ نهاد است هری را بنیاد گشتاسپ در و بناء دیگر بنهاد
بهمن پس از و عمارتی دیگر کرد اسکندر روئینش همه داد بداد

امّا عمارتی که تجدید یافت بسیار زیاده از عمارت سلاطین سابق است و بر آنها فایق، و امیدست بتدریج خواجه بموجب حکم جهان مطاع متوجّه ولایت طوس و مشهد مقدس و نسا و ابیورد و نشاپور و سبزوار شده که ازان حدود و برخی بوده قلعهٔ طوس را معمور گرداند، و موکب همایون ازآب مرغاب گذشته بلنگر شیخ زاده بایزید رسید و درآن منزل امیرزاده سلطان حسین که درزمان واقعه حضرت صاحبقران (۲۵۶ب)

لـ ک: وجو، ـه با: مقابله، این کلمه در راست بش ۱۲۱۲ س ۱۳ ـه با: بس بنود و با: ـ، ـه کذا در ک و لـ و روضات الجنات نسخهٔ خطی کلیه پنجاب آ و در با و رس (نیز روضة الصفا خاتمه ص ۴۸ س ۱۲)؛ بباد، ـه در زبدة و ریحانه و هر موضع دیگر: سعید، ـه با رس: طرفها و حدود، ـه با رس: باشد و، ـه لـ: بلنگر، با: بنگر، رس و زبدة التواریخ: بلنگر، لـ رس: ماتزید، لـ با: امیرزا، رس: مرزا،

جلال پیوست که میرزا خلیل سلطان دارالسلطنة سمرقند را مستقر دولت ساخته بارک عالی درآمد و خزائن عالم را در قبضهٔ تصرف آورد، رای انورزاده الله اشراقاً اقتضاء آن فرمود که پیش از آنکه فتوری بقواعد سریر سلطنت حضرت صاحبقران راه یابد آفتاب عنایت حضرت خاقانی بر آن مملکت تابد، امراء عظام امیر مصراب و امیر حسن صوفی نزخان و امیر علی کاکو کلتاش و امیر خواجه راستی را بضبط خراسانات تعیین نمود، و رایات خورشید فر و اعلام ماه پیکر از دارالسلطنة هراة بجانب ماوراء النهر عزیمت فرمود، و از تفوز رباط امیر عبدالصمد ولد امیر سیف الدین را با حضار لشکر باذغیس روان داشت، و خضر خواجه و شیخ حسن توچین را بتفحص اخبار سمرقند برگماشت، و در منزل درهٔ زنگی امیر شیخ خواجه از طرف ماوراء النهر رسید و اخبار آن دیار بمحل عرض رسانید، و آنحضرت ارکان دولت را حاضر ساخته بموجب نص و شاورهم فی الامر قرعهٔ مشورت در میان انداخت، و هر کس بقدر فراست و حسن کیاست در مهمات ملکی سخنی که صلاح دولت در آن بود عرضه داشت می نمودند عاقبت رای ملک آرای بر آن قرار یافت که چون رایات همایون را بواسطهٔ عزیمت ماوراء النهر شاید بُعد دیاری شود بنا بر احتیاط شهر هراة را مرمت و عمارت میباید کرد، و ازان زمان که حضرت صاحبقران فتح هراة فرمود دروازها کنده و دیوارها رخنه شده آن شهر

---

۱ فقط ک : شرفا ،
۲ زبدة التواریخ ـــــ ،
۳ زبدة التواریخ : رایتی ،
۴ با : تعوز ، ب : تفوز ، رس : تغور ، ۵ ب ـــــ ،
۶ ک آ با : زنگی ، رس : رنگی ۷ زبده : سعید ، ۸ آ : سخن ، ۹ فقط ب : می نمود ،
۱۰ رس : باید توجه فرمود ، ۱۱ با : فرموده ، ۱۲ با : انداخته ، ۱۳ با رس ـــــ ،

صفا وبیدایران و توران شد و بساط بارگاه همایون سجده گاه حکام عراق و خراسان گشت، و بلاد خراسان تا سیستان و مازندران تا آب آمویه بدستور زمان حضرت صاحبقران در قبضهٔ اقتدار نواب کامگار قرار یافت، و خطبه و سکه بنام و القاب همایون زیب و زینت گرفت، و مواعید عالمیان بوفا مقرون شد و امید جهانیان برحسب دلخواه برآمد،

بیت

آن وعده که اقبال همیداد وفا شد وآن کار که ایام همیخواست برآمد

و این جلوس سعادت نشان در ماه مبارک رمضان در دار السلطنهٔ هراة بخیر و خوبی وقوع یافت و اهل عالم از بشارت این جلوس مکرم بتخصیص مقیمان ولایت خراسان انتظام عقود خلافت و استحکام خلود سلطنت بدعاء مسکنت مسألت نمودند و جهان در کنف امن و امان آرام گرفت نظم

روحانیان اندر نهان ورد دعایش در دهان تیغ جهانسوزش جهان بر فرق اعداداشته
کرّوبیان از جاه او راضی برسم و راه او پیوسته دو لتخواه او سر بر مصلّا داشته

ذکر توجّه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر و مرمّت فرمودن شهر هراة و دیگر[1] وقایع و قضایا

(۲۵۵ و) حضرت خاقان سعید خورشید وار بر سپهر سلطنت اقلیم چهارم برآمد و رایات ظفر آیات تا اوج انجم برآمد و ضمیر آفتاب تاثیر بمناظم جهانگشائی و مراسم فرمان روائی التفات فرمود و عقود دولت در سلک سعادت انتظام یافت، و درین اثنا مسامع

---

[1] زبدة التواریخ: مازندران با توابع و مضافات از رهی تا لب آب آمویه، [2] ک: بدعاو، تصحیح قیاسی بهت، [3] آ ــــ،

بموجب والله یؤید بنصره من یشاء عنانِ ممالک ایران و توران بقبضهٔ اقتدار کامگاری داد که در استحقاقِ تاجِ خلافت گواهش عدل است و در استعدادِ سریرِ سلطنت حجتش بذل، آفتاب فضل او بر خشک و تر تابان و ابر احسان او بر بحر و بر باران، تا تخت سلطنت بفر طلعتِ سلاطین فروغ یافته آفتابی باین سعادت از اوج سپهر خلافت نتافته نظم

خاقانِ اعظم کاسمان بوسد زمینش هر زمان — بر فرق و فرقش فرقدان اعلام اعلا داشته
جمشید افریدون علم، اسکندر دارا حشم — ایران و توران بود کم شرقاً و غرباً داشته
خورشید طلعت ماه رخ خاقان عالم شاهرخ — بر راه او صد راه رخ شاهانِ والا داشته

حضرت خاقان سعید معین الخلافة والسلطنة والدنیا والدین شاه رخ بهادر کهلف صدق حضرت صاحبقران قطب الدولة والدین امیر تیمور کورگان وقرة العین آن شهنشاه عالمستان بود سریر سلطنت جهان را بفر ذاتِ همایون صفات مشرف ساخت، و آفتاب معدلت او سایهٔ سعادت بر سر جهانیان انداخت و آنحضرت ارکان دولت و اعیان حضرت را بعواطف پادشاهانه و عوارف خسروانه اختصاص فرمود و همه را بعنایات عنایات خاطر جوئی نمود، و احکام همایون خبر مصحوب مردم دانشور باطراف ممالک بحر و بر در طیران آمد، و حکام ولایات انقیادِ احکام جهان مطاع نموده شرایطِ اطاعت بظهور آوردند و عازم درگاه جهان پناه شده در سلک خدام انتظام یافتند، و رقاب سروران جهان و سرهاء سرفرازانِ دوران در طوق اطاعت و حلقهٔ عبودیت آمد و خاک درگاهِ اشرف بوسه جای

۱ب: بسریر، ۲ب: بارس ـــ، در ب: فیض بجای فضل،
۳رک: به بیت خاقانی: خاقان اکبر کاسمان بوسد زمینش هر زمان، بر فرق و فرقش فرقدان فرخنده سعد و فوفا ریخته،
۴رس: فرق فرقش، ۵آ: بوده کم، با: کم بود،
۶با ـــ،

ذکر جلوس حضرت خاقان سعید معین السلطنة والدنیا والدین میرزا شاهرخ بهادر بر سریر سلطنت

قال الله تعالی هُوَ الَّذِی جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ [درجات] سزاوار خلافت حضرت باری و جهانداری و شایسته سریر سلطنت و کامگاری سعادتمندی تواند بود که منظور علو همتش تقویت دین متین باشد و نصب عین ضمیر منیرش تمشیت احکام شرع سید المرسلین، آئینه تیغ ظفر پیکرش چون بمصقلهٔ تائید الهی انجلا پذیرد در جام جهان نمای رای ممالک آرای او جز صورت نیکخواهی انطباع نگیرد، و تاج و تاج خلافت افسر سروری شاید که لمعان جواهر تابان آن با گوهر عالم افروز آفتاب همتاب آید زلال تیغ آبدارش رخسار گلزار عدل را سرخ روی دارد و غنچه پیکان جوشن گدازش خار ظلم از سینهٔ مجروح هر دلخسته بیرون آرد، نهال آمال او چون در چمن اقبال بالا کشد سایهٔ عنایت بر سر سوختگان آفتاب عنا اندازد، و گلبن امید او چون غنچهٔ مراد بار آرد نسیم جان پرور عدالت مشام ایام معطر سازد، و تا همگی همت بر افاضت خیرات و اشاعت مبرات صرف ننماید (۲۵۴ب) و تمامی نهمت بر تعظیم سادات و علما و تکریم مشایخ و صلحا بذل فرماید، و لله الحمد و المنة که عنایت قادر مختار بمقتضی والله یؤتی ملکه من یشاء ابواب سعادت بر روی ارباب دولت کشاد و اراده حضرت پروردگار

---

۱ با، ۲ ک، فی الارض، الا ک بر قرآن مجید ۶: ۱۶۵، ۳ نقط ک، ۴ با، مبین، درس، متین، ۵ با، درس، العین، ۶ با، ۷ با، ملک، ۸ آ بنکخواهی، ۹ از روی با و درس، عله آ بکرم، ۱۱ ک، مر،

نام پادشاہ عالی مقام یعنی ع شاہ رخ پادشاہ دین پرور
حضرت خاقان سعید گارد، و ہرگاہ نام پادشاہ سعید شہید ع
یعنی جناب حضرت سلطان ابوسعید خواہد کہ بر زبان آورد حضرت خلافت
پناہی قائم مقام آن دارد، اگرچہ بسیار افتد کہ اسامی نامی این سلاطین بصریح مذکور
شود و اسامی گرامی باقی شاہزادگان کہ ہر یک آفتاب سپہر سلطنت و ماہ آسمان مملکت
بودند بنام مشہور مسطور خواہد شد شعر

تا فروغ گوہر معنی بہ بیند چشم عقل کلک دُر نظم در سلک سخن زین سان کشید

امید بعنایت الٰہی مباہی است کہ تا از حرف معانی و ظروف مبانی بر عذار اخبار و رخسار آثار رقمی باشد انوار اشراق این کتاب در مطالع و مشارق آفاق چون شعاع آفتاب فروغ بخشد و طلعت جہان افروز آن چون شعشہ روز در اطراف عالم درخشد و جواہر مقاصد بر حسب مصاعد همت انتظام یابد و آفتاب سعادت بر وفق ارادت بر طلعت ایام تابد شعر

تجلی علی الآفاق اشواق نوره وشمس الضحی احلت رداء ظهوره

ع مقبول خاص و عام جہان باد والسلام

ا فقط با ـــ ، ۲ با رش ـــ ، ۳ با ب رش : آرد ، ۴ با : آن ،
۵ ک : اخیار ، ۶ با : مقصود ، ۷ با رش : معاعد همت ، اک : مساعد همت ،
۸ ب ـــ ، ۹ ک : جلت ، با رش مثل متن ، ۱۰ فقط لو : ظهوره ، ۱۱ ب رش ـــ ،
۱۲ ب ـــ ،

حدّت طبیعت آن بود که از حقایق علوم و دقایق معقول و مفهوم و استکشاف اسرار و استطلاع[1] انوار استفسار نماید و میدان امتحان را با فرسان اتقان[2] و ایقان پیماید الّا ان تلکا و رائی و لا یترکنی و رائی هذا* و چون غزال مشکین خال قلم در خیال این رقم نافه کشای شد و خامهٔ عنبرین شمامه در مشام این مرام عطرسای گشت زبان بدان سان داد و راز دل چنان در میان نهاد که خضر آئین چون از چشمهٔ نوشین یعنی ظلمات دوات آب حیات بردارد اصل داستان و حکایت در لباس ساده تر در نظر [ورق ۲۵۴] مردم دیده ور در جلوه آرد تا زلال اصل مقال و خیال سحر [۲۵۴ ا] حلال بواسطهٔ استعارات غریب و سبب تشبیهات و تشبیهات عجیب تیره و آشفته نشود و اگر چه گاه گاه شاید که بلبل [طبع][3] سخن ساز در هواء انشاء پرواز نماید و احیاناً در چمن دستان سرائی و انجمن سخن آرائی داستانها سازد و نواها سراید،

و چون در اثناء حکایات و انهاء واقعات بذکر اسامی نامی[4] شاه زادگان گرامی یعنی فرزندان جهانبان حضرت صاحبقران احتیاج میشود اگر هر نوبت زبان قلم شکرین رقم بفتح باب حلاوت القاب کامیاب گردد هر آینه موجب اطناب آید، قرار با خامهٔ گوهر نگار آنست که در مقام تعبیر از نام امیر کبیر یعنی [ع] تیمور مؤید جهانگیر چنانچه در دفتر اوّل نقش پذیرفته[5] حضرت صاحبقران نویسد، و هنگام احترام

---

[1] ک : استطلع ب ب ب رس : استفسار و استخبار، آ ب ـــ،
[2] فقط ک : اتفاق آ رس : بنماید ک : ملک،
[3] ک : ولا تترکنی الخ ب ـــ، رس : لا تترکنی و رای هذا، اک : لا تترکنی و رای هذا آن ملکا و رائی بظاهر ماخوذ است از قرآن مجید ۱۸ : ۷۸، آ : سان، با رس : داک مثل متن، فقط ک ـــ، با رس ـــ،
[4] از دوی آ و با و ب : فقط ک : شد، فقط آ ـــ،

عنایت که انبیا از چشمهٔ سار هدایت بیرون آورده در جویبار عدالت جاری گردانند قطعه

مکن خیال که بی نور شمع شرع رسل بعقل خویش کسی ره برد بکوی نجات
اگر نه هیبت سلطان کند حمایت ملک درین جهان ندهد کس نشان امن و ثبات

لاجرم سابقان مضمار سخن و ناقدان اسرار چرخ کهن اخبار و آثار این دو طایفهٔ نامدار در تحت ضبط و قید ربط آورده اند، و در بیان واردات افعال و صادرات اقوال ایشان احوال و اوضاع جهانیان ظاهر می شود، و عالمیان را ازان فواید و منافع میرسد و آن صناعت فنی معتبر شده و بعلم تاریخ اشتهار یافته، و علماء دران فن بهر زبان در هر زمان بنظم و نثر مؤلفات ساخته و مصنفات پرداخته اند جزاهم الله تعالی خیر الجزاء، و چون این فقیر بر سنن سنن والد مرحوم مدتی مدید ملازم مجلس همایون حضرت خاقان سعید معین السلطنة و الخلافة والدنیا والدین میرزا شاهرخ افاض الله علیه غفرانه بیود و ذره وار در پرتو آفتاب فایض انوار جولان می نمود خواست که در نصف دوم کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین احوال حضرت مغفرت مآل و اولاد امجاد و اقرباء سلطنت انتما و حالات سایر ولات و ولایات بیان کند و موجب قضیهٔ مرضیه شکر المنعم واجب[1] ثنای مواجب اکرام و دعاء مواهب انعام فی الجمله باتمام رساند، و احوال ایران و توران بل اکثر جهان تا این زمان فرخنده نشان اگر سعادت مساعدت نماید گفته آید، بنابرین معنی خاطر فاتر بترتیب[2] و تهذیب وقایع اشتغال فرمود و ضمیر کیمیر در تالیف و ترصیف بدایع آثش طبیعت وقاد را باوجود جمود[3] اشتغال فرمود، اگرچه مناسب علو همت و ملایم

---

[1] با رس ، وکرند ، [2] ظفظک ، ارادت ، [3] از روی آ و با و رس ،
[1] آ و ب : فقیر حقیر ، [2] رس ، الانوار ، [3] از روی آ با ب د رس ،
[1] با رس ــــ ، [2] آ ک : ترتیب ، [3] آ : نمود و با رس : نمودن ،

[3] آ : جمود و جمود ، با : جمود و جمود ، ب : جمود و جمود ،

الکتاب بیت

گر بُدی گوهری ورای سخن آن فرود آمدی بجای سخن

و سخن جان پرور بسان روح ناطقه بقای ابدی یابد و چون شعاع آفتاب بر همه عالم تابد دل چراغ روح همین درون را فروغ بخشد و لمعهٔ خورشید در بیرون درخشد اما نور سخن شمعی است که برون و درون را بشعلهٔ در گیرد که لمعان آن تا ابد فروزان باشد و هرگز نمیرد و عمر باقی سخن باشد که هم سخنور را حیات جاوید دهد و هم آنکس را که بسخن نام برده زنده و باقی دارد نظم

باقی بذکر شاعر طوسی ست در جهان ناموس کار نامهٔ کاووس و قهرمان
حسن کلام انوریست اینکه میکند تا این زمان حکایت احسان بوالحسن

و چون از جنس انس و محشر اشرار باب همم عالی که صاحب مکارم و معالی (۲۵۳ب) بوده اند همیشه اندیشهٔ بقاء ذکر ستوده فرموده اند از حضرت عزت عز شانه بخضوع و خشوع این موهبت مسألت نموده اند علی ما ورد فی التنزیل حکایةً عن الخلیل "واجعل لی لسان صدق فی الآخرین" و از نوع مکرم بنی آدم انبیاء علیهم السلام و سلاطین معزز و موقر حضرت پروردگار اند و حظ او فر و نصیب اوفی این دو طایفه مستوفی دارند و تفوق تام و تصرف عام بین الانام این دو زمرهٔ عالی مقام را حاصل است و عموم تعلق ایشان جمیع اشیا را شامل، چه انبیا از اسرار ملک و ملکوت خبر دهند و خلایق را بطریق عبادت خالق انس سعادت برسانند، و سلاطین باصابت رای و اضاءت تیغ کشور گشای ظلمت ظلم فرو نشانند، و آب

ب۱ درس: او ب۲ آ: بکه مرس، بلک، ب۳ آ: ب۴ بارس، او برده، ب۵ ب: قطعه، ب۶ مراد از مجد الدین ابو الحسن عمرانی است، رک به قصاید انوری (لکنهو ۱۸۸۴ ص ۱۲۱، ۱۷۹، ۲۲۹، ۲۴۳، ۲۷۲، ۳۱۲، ۳۱۵، ۳۹۲، ۳۹۵، ۴۱۴، ۴۳۹، ۵۸۶ و جز اینها) و نیز بر اوراق کتابخانهٔ آ، علیه، ب۷ آ: مقرر، ب۸ آ: تمام،

اسحٰق السمرقندی تاب[ک] اللہ علیہما[ت] کہ چون بتوفیق ملک قدیر قلم تحریر از رقم تقریر نصف اوّل کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین فراغت یافت اکنون شمّہ آفتاب اندیشہ از مشرق عنایت ملک علّام برافق اتمام[ش] نصف دوم خواہد تافت و شروع در وقوع احوال اولادِ امجادِ صاحب قران غفران مآل از محض موہبت ایزد متعال ماموست؛ و ہمچنین شرح وقایع و نشر بدایع سایر بلاد و دیار و اخبار ملوک نامدار و آثار حکّام کامگار از فیضِ فضل ایزد متعال و لطف پروردگار مسئول، انّہ خیر مامول و اکرم مسئول

ع باد ادرین طریق ز توفیق یاوری!

تشبیب سخن و ترصیف تالیف

ہوشمند سخن شناس ع[ق] بی[ت] شبہت و التباس[ش] داند

که منشی بر کمال وَهُوَ الَّذِی انْشَأَکُم، بمقتضی وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ[ث] سخن را که طراز مآثر و اعراز مردمی است در افراد گرامی آدمی بغایت متفاوت نہاده و مراتب آن[ت] مواہب متباعد فتادہ[ث]، چہ بعضی سخنان را حکم اصوات حیوانات باشد که ہنگام عرض حالات کیفیت[ت] ما اتّفق صدور[ت] می یابد و باز سخن را در رفعت منزلت و علوّ منقبت مرتبہ ایست که قوّت بشری با وجود کمال قدرت سخنوری بآوردن مثل آن وفا نمی نماید وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیرًا[ت]، و از جواہر خورشید تاب که عنایت ملک وہّاب برارباب القلوب فرو فرستادہ و مطالع آفاق را از اشراق آن نیّر عالم افروز روشنی دادہ گوہر سخن است اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ

[ک]: طاب اللہ علیہما [ت]: بآ ـــ ، [ش]: بآ رس ـــ ، [ک]: شہبہ والتباس ،

[ق]: نقط[ک] ـــ ، [ت]: آ، این ، [ث]: بآ رس ، افتادہ ، [ش]: بآ ب رس : عروض ، [ک]: کیفیت

[ت]: ب : صدور ی ، [ت]: قرآن مجید [۱۷ (الاسری) : ۹۰ ؛

در اوجی کہ خورشید لرزان بود کجا ذرّہ را حدّ جولان بود

بیت

حدیثِ حمدم و دریای کبریای جلال چو شبنمیست کہ بر بحر میکشد رقمی

و صلاتِ صلواتِ زاکیات و تحفِ تحیاتِ طیبات نثار بارگاہ ماہ فلک جلالت، مہر سپہر رسالت، مُہر ختم نبوت، دُرّ درج فتوت، سزاوار خلعت نامی لولاک، شائستہ سریر انّا ارسلناک، نُور حدقہ بیناء ما زاغ، نُور حدیقہ بیناء ابلاغ نظم

چراغ افروزِ چشم اہل بینش طرازِ کارگاہِ آفرینش

سریرِ عرش را نعلین او تاج امین وحی و صاحب سرّ معراج

سلطانی کہ در نہضت ہمایونِ سبحان الذی اسری براق برق سرعت تا آن مقام راند کہ

ع روح الامین بمنزل الّا لہ مقام

[ورق ۲۵۳] با ہمہ احترام باز ماند نظم

ز سیر و سلوکِ تو جبریل واماند کہ با تو نیارد کسی ہمعنانی

و عالیشانی کہ ہنگام خلوت خاص حدیث اختصاص لی مع اللہ وقت بر زبان اخلاص چنان گذراند کہ ملک مقرب و نبی مرسل را در حریم احترامش مجال گنجایش نماند ع

ما از کجا و مدح و ثنای تو از کجا

بیت

سیّد و سرور آفرینش علی الاطلاق شہسوار مضمار یُعِثتُ لِاُتمِّم مکارم الاخلاق المصطفی المجتبی ابو القاسم

محمد کآزل تا ابد ہر چہ ہست بآرایش نام او نقش بست

صلے اللہ علیہ و [علی] آلہ [و اصحابہ] وسلّم

اما بعد چنین گوید حاوی این اوراق الفقیر الی اللہ الہادی عبد الرزاق بن

---

۱ رس: جہدم، ۲ با: ۔، ۳ با: ساری، ۴ آ: القام، رس: و مقام ۔ این اشارہ است بہ قرآن مجید سورہ ۳۷ (رس)،
۱۲ ۵ با: و شعراء رس: بیت. ۶ با: ۔، ۷ با: کہ دراید، ۸ ک: بلأم، ۹ ک: با کہ ازل، ۱۰ نقطہ در رس،
۱۱ اورد ی و ربہ در رس ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین

(ورق ۱ ب)

فاتحۂ کلام حمد و ثنای ملک علامی باید کہ ثنای ثنایش از ضمیر منیر چون خورشید جہانگیر تا مدارج سپہر برین بر آید و خاتمۂ مقال شکر و سپاس ذو الجلالی شاید کہ انتماء اعتلایش از سکینۂ سینہ تا معارج سعود صعود نماید لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ مالک الملکی تکرم احسانہ کہ صدای خطبۂ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً برای اعزاز انسان فراز منبر پایہ سپہر بادا رساند و پادشاہی تعظم سلطانہ کہ نقد دولت بشریت را در دار الضرب عنایت بسکۂ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ تمام عیار گرداند و لوای ارتقای انسان را بشرف وَرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا برافراشت و پای عرش فرسای ایشان را بر سریر سلطنت وَفَضَّلْنَاہُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تا عدۂ جلوس ارزانی داشت، الٰہی در داستانی کہ ملوطی وحی پرداز و شاہباز سدرہ پرواز بزبان عجز و نیاز نغمہ لَا اُحْصِیْ سراید از زمزمۂ مرغان بی زبان جز اعتراف بقصور چہ آید چہ شاید و در میدانی کہ دست اقتدار شہسوار گردون گذار با وجود رفعت رایت وَلَا لَکَ ع

اعلاء لوای ما عرفناک فرماید از عقد تحریر ہر فقیر و از نظم تقریر ہر حقیر چہ بند و چہ کشاید ع دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما [ع]

والعجز عن درک الادراک ادراک نظم

لہ ک: ستایش، آ: سنائش، لہ آ: ذو الجلال، لہ رس: اسماء، لہ ب: اعلایش،
شہ رس: برفراز، لہ رس ــــ، شہ آ: خلقنا تفضیلاً (قرآن مجید ۱۷: ۷۰)
شو ــــ، لہ ک: بعجز، شہ آ: بیت، رس: شعر،

مضمون	صفحه
سنه ۸۲۸	
ذکر نهضت میرزا الغ بیگ بجانب مغولستان	۵۴۲
تتمه احوال هشت صد و بیست و هشت	۵۵۲
سنه ۸۲۹	
عمارت مزار گاه زرگاه	۵۶۲
سنه ۸۳۰	
وفات شاهزاده مرحوم میرزا سیورغتمش بهادر	۵۷۲
ذکر قضایای ماوراء النهر و عزیمت میرزا الغ بیگ بطرف ستناق جهت یاغی شدن براق اغلان و آمدن میرزا جوکی از خراسان	۵۷۴
ذکر محاربه میرزا الغ بیگ کورگان با براق اغلان	۵۷۷
وار معظم وقایع این سال قصهٔ کارد خوردن حضرت خاقان سعید بود	۵۸۳
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت ماوراء النهر	۵۹۳
سنه ۸۳۱	
ذکر معاودت از مملکت ماوراء النهر	۵۹۸
ذکر ولادت میرزا ابابکر بن میرزا محمد جوکی بهادر	۵۹۹
سنه ۸۳۲	
ذکر عزیمت حضرت خاقان عالمستان بصوب ممالک آذربایجان	۶۰۰
ذکر وصول موکب فلک اساس بنظاهر سلماس و محاربه با سپاه ترکمان و انهزام ایشان	۶۰۶
ذکر شکر حضرت پروردگار و تربیت شاهزادگان کامگار و امرای نامدار و واخبار سایر بلاد و دیار	۶۱۸
سنه ۸۳۳	
ذکر نهضت همایون بصوب قلعهٔ آلنجق و قشلاق فرمودن در قراباغ	۶۲۰
ذکر معاودت سلطان ممالک ستان از یورش دوم آذربایجان بصوب مملکت خراسان	۶۲۳

مضمون	صفحه
ذکر اجازت فرمودن امراء و آمدن (پسران) امیر قراعثمان باردوی همایون	۴۴۷
ذکر مشورت فرمودن در باب اولاد امیر قرایوسف با [امراء رسیدن] امیر قراعثمان و رخصت امرای اطراف	۴۴۹
ذکر محاربهٔ حضرت خاقان سعید با اولاد امیر قرایوسف و انهزام تراکمه	۴۵۱
ذکر معاودت از مملکت آذربایجان بصوب ولایت	۴۶۴
ذکر قضایا که بعد از استقرار در دارالسلطنته هراة ظهور یافت	۴۶۶
ذکر قضایای ماوراء النهر و ولادت میرزا عبدالرحمن	۴۶۷
سنهٔ ۸۲۵	
ذکر لشکر کشیدن میرزا ابراهیم سلطان بجانب خوزستان	۴۷۰
آمدن شاهان بدخشان بدرگاه سلاطین پناه	۴۷۲
ذکر نهضت همایون بجانب زاده و محولات و عزیمت میرزا بایسنغر بطرف طوس	۴۷۲
آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان	۴۷۴
ذکر ولادت میرزا ابوالقاسم بابر بهادر	۴۷۶
ابن میرزا بایسنغر	
ذکر ولادت میرزا محمد قاسم بن میرزا محمد جوکی	۴۷۷
ذکر آمدن الیچیان که بمملکت خطای رفته بودند و شرح غرایب و عجایب آن دیار	۴۷۷
تتمه قضایای هشت صد و بیست و پنج	
: عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت فراه	۵۲۹
سنهٔ ۸۲۶	
عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و نهضت میرزا بایسنغر بجانب مشهد مقدس	۵۳۱
سنهٔ ۸۲۷	
معاودت حضرت از ییلاق بادغیس و آمدن میرزا بایسنغر از جانب مشهد و دیگر قضایا	۵۳۸
ذکر احوال ماوراء النهر و سبب عزیمت میرزا الغ بیگ کورگان بجانب ولایت مغولستان	۵۴۰

مضمون	صفحه
صورت مکتوب خطا بالتغییر	۳۸۳
ذکر تزویج میرزا محمد جوکی بهادر با مهر نگار آغا دختر پادشاه مغولستان	۳۸۶
احوال ممالک ماوراء النهر درین سال	۳۸۹
ذکر احوال فارس و عراقین و آذربایجان درین سال	۳۹۲
سنه ۸۲۳	
ذکر نهضت حضرت خاقان سعید بجانب مرو	۳۹۳
ذکر یورش عراق و آذربایجان و فتح آن ممالک بعون ملک مستعان	۳۹۴
ذکر وفات امیر قرا یوسف کینه پرور و رسیدن آن خبر بخاقان نهضت کشور	۴۰۵
ذکر عاقبت احوال امیر قرا یوسف	۴۰۹
ذکر رسیدن شاهزاده اعظم غیاث الدین میرزا با ایلچی بدارالملک تبریز	۴۱۳
ذکر عزیمت میرزا با ایلچی بجانب قلعه گاردو و آوردن امیر بابا حاجی	۴۱۶
ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال	۴۱۸
ذکر عمارات عالیه در دارالسلطنته سمرقند	۴۱۹

مضمون	صفحه
تتمهٔ قضایای ماوراء النهر - ذکر عزیمت مهد علیا گوهرشاد آغا بجانب سمرقند فردوس مانند	۴۲۴
ذکر ولادت شاهزاده عبداللطیف بن میرزا الغ بیگ و بقایای قضایا	۴۲۶
سنه ۸۲۴	
ذکر قشلاق فرمودن در قراباغ اران و باقی حکایات	۴۳۰
ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید	۴۳۴
ذکر مخالفت نصرالله صحرائی و دیلهٔ ساده و گرفتاری او	۴۳۴
ذکر نهضت سلطان آفاق از یورت قشلاق و طلوع کوکبهٔ بهار و تتمهٔ قضایای آن دیار	۴۳۶
ذکر تزویج بنت میرزا ابابکر با امیر خلیل الله شروانی	۴۳۷
ذکر عصیان یار احمد قزان و گرفتاری او و فتح قلعه اسفزن	۴۳۸
ذکر فتح قلعهٔ بایزید و شرح آن	۴۴۳

مضمون	صفحه
ذکر میرزا امیرک احمد و میرزا الینکیر و فکر فاسد و تدبیر کاسد ایشان	۳۳۱
ذکر جلوس شاهزاده عالمیان غیاث الدین میرزا بایسنغر بر مسند دیوان	۳۳۳
آمدن امیر شمس الدین بمی قدس سرّه	۳۳۴
ذکر قضایای ممالک اوراء النهر	۳۳۸
ذکر مخالفت نوکران میرزا اقیدو باو	۳۴۰
ذکر فرستادن میرزا اسیور غمش بطرف بدخشان	۳۴۲
سنه ۸۲۰	
ولادت شاهزاده رکن الدین میرزا اعلاه الله	۳۴۴
ذکر احوال امیر سید فخر الدین وزیر و آل و حال او	۳۴۵
ذکر آمدن میرزا الغ بیگ کورگان بخراسان و شرح قضایای ماوراء النهر	۳۵۲
ذکر آمدن ایلچیان خطا و فرستادن امیر اردوشیر تواچی همراه ایشان	۳۵۴
ذکر نهضت رایت نصرت نشان بجانب ولایت قندهار و اسباب آن	۳۵۵
ذکر تسخیر کسری که بدست همایون حضرت خاقان سعید	۳۶۰

مضمون	صفحه
ذکر تفویض وزارت	۳۶۲
ذکر رسیدن سلطان آناق بیورت و قشلاق و آمدن اخبار اطراف و معاودت بیستقر دولت	۳۶۴
سنه ۸۲۱	
ذکر اجازت ایلچیان آذربایجان و خبر وفات میرزا اسعد و قاص	۳۶۷
ذکر فرستادن امراء لجرم تسخیر ولایت بدخشان	۳۶۸
ذکر عصیان میرزا قیدو و گرفتار شدن و قید او	۳۷۱
ذکر ولایات که پشاهزاده جلال الدنیا و الدین میرزا اسیور غمش برسم سیورغال مفوض شد	۳۷۶
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بعزم زیارت مشهد مقدس منور معلّا	۳۷۸
ذکر احوال ولایات اوراء النهر درین سال	۳۷۹
سنه ۸۲۲	
آمدن ایلچیان خطای کرت ثالث	۳۸۲

مضمون	صفحه
ذکر فتح دارالملک شیراز و شرح آن	۲۷۲
ذکر فرستادن مولانا غیاث الدین قاضی سمنان باصفهان	۲۷۵
ذکر جنگ سلطانی و فتح اصفهان	۲۷۷
ذکر حالاتی که بعد از فتح اصفهان وقوع یافت	۲۸۰
ذکر تفویض ایالت اصفهان بجانب میرزا رستم بن میرزا عمر شیخ	۲۸۱
ذکر تفویض فرمودن ولایت همدان و دارستان بمیرزا بالقرا	۲۸۲
ذکر نهضت همایون بصوب دارالملک شیراز و رعین انبساط و اهتزاز	۲۸۴
ذکر سیورغال فرمودن مملکت شیراز به شاهزاده عالمیان میرزا ابراهیم سلطان	۲۸۵
ذکر معاودت خاقان عالمستان بجانب خراسان و آمدن میرزا الغ بیگ از طرف سمرقند	۲۸۷
ذکر ولایاتی که حضرت خاقان سعید بفرزند سعادتمند میرزا بایسنغر عنایت فرمود	۲۹۱
سنه ۸۱۸	
نهضت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و رفتن میرزا بایسنغر بجانب طوس	۲۹۷
ذکر بنای قلعه دارالسلطنة هرات	۲۹۹
فرستادن استمالت نامه بجانب میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ	۳۰۴
ذکر آمدن ایلچی امیر قرایوسف و خبر وفات میرزا ایکل	۳۰۷
ذکر رفتن میرزا سعد وقاص پیش امیر قرایوسف	۳۰۹
ذکر باغی شدن میرزا بالقرا و قتل میرزا اسکندر بفرموده برادر او میرزا رستم	۳۱۲
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مملکت فارس کرت ثانی	۳۱۵
ذکر حالاتی که بعد از واقعهٔ میرزا بالقرا وقوع یافت	۳۲۰
ذکر سیورغال فرمودن بعض ممالک عراق عجم بجانب امیر اعظم الیاس خواجه بهادر	۳۲۲
ذکر عزیمت سلطان آفاق بعزم زیارت حضرت شیخ مرشد ابو اسحق	۳۲۴
ذکر نهضت موکب ظفرنشان بجانب مملکت کرمان	۳۲۶
سنه ۸۱۹	
ذکر معاودت از ولایت کرمان بصوب مملکت خراسان	۳۳۰

مضمون	صفحه
ذکر قضایای ممالک فارس و عراق	۲۱۲
ذکر احوال امیر قرا یوسف و فرزندان او و درین سال	۲۱۴
سنه ۸۱۵	
ذکر عزیمت زیارت مشهد مقدس معاودت فرمودن قضایا و حکایات	۲۱۶
آمدن ایلچیان بادشاه خطای	۲۱۸
صورت مکتوب بادشاه خطای	۲۱۹
ذکر آمدن ملک قطب الدین از سیستان	۲۲۱
ذکر روان فرمودن ایلچیان خطا	۲۲۲
صورت مکتوب عربی	۲۲۲
صورت مکتوب فارسی	۲۲۴
ذکر شاهان بدخشان و رفتن ایلچی بجانب ایشان	۲۲۷
ذکر احوال ولایت خوارزم که درین سال هشت صد و پانزده داخل دیوان اعلی شد	۲۳۰
ذکر احوال فارس و عراق و گرفتن میرزا اسکندر شهر قم را	۲۳۸
ذکر احوال مملکت آذربایجان و امیر قرا یوسف ترکمان	۲۴۰

مضمون	صفحه
سنه ۸۱۶	
حکایت تزویج میرزا احمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان	۲۴۳
ذکر مشاورت فرمودن حضرت خاقان سعید در باز ستدن بعزم یورش آذربایجان	۲۴۴
صورت مکتوبی که بمیرزا اسکندر فرستاد	۲۴۶
ذکر مخالفت میرزا اسکندر و اظهار یاغی گری	۲۵۰
ذکر ایلچی فرستادن میرزا اسکندر بامارات و اظهار خلاف	۲۵۲
ذکر احوال عراقین و آذربایجان و توجه میرزا اسکندر بعزم رزم و باز راه برگشتن	۲۵۵
سنه ۸۱۷	
ذکر فرستادن میرزا بایسنغر از مازندران بخراسان	۲۵۸
ذکر متوجه سید علی کیا در ولایت ساری	۲۵۹
ذکر قضایای ولایت ماوراء النهر درین سال	۲۶۱
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ممالک عراق و فارس	۲۶۳
ذکر شکار فرمودن در صحرای ساوه	۲۶۷
ذکر رسیدن موکب ظفر نشان بحوالی اصفهان	۲۶۹

مضمون	صفحه
ذکر فرستادن جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی بجانب سیستان	۱۵۶
ذکر آبادان گردانیدن شهر مرو	۱۵۸
ذکر وقایع ممالک فارس و عراق و شهادت میرزا پیر محمد و جلوس میرزا اسکندر	۱۶۰
ذکر سلطان معتصم	۱۶۴
ذکر فرستادن میرزا خلیل سلطان بجانب عراق و آذربایجان	۱۶۹
ذکر وقایع عراق (عرب و) عجم و احوال سلطان احمد	۱۷۰
ذکر احوال آذربایجان و امیر قرا یوسف	۱۷۱
سنه ۸۱۳	
ذکر نهضت بادشاه بر عیس قدر بهرام قهرمان ماوراء النهر	۱۷۴
ذکر آمدن ایلچیان اطراف چون موکب همایون در مستقر دولت آرام گرفت	۱۸۳
ذکر آمدن مودود گرمسیری و پیرک بدرگاه عالم پناه	۱۸۴
ذکر عمارت مدرسه و خانقاه حضرت خاقان سعید که درین سال باتمام پیوست	۱۸۵

مضمون	صفحه
در صفت دارالسلطنه هراة	۱۸۵
وضع مدرسه و خانقاه معارف پناه	۱۸۷
ذکر بناء باغ سفید و بنیاد کوشک	۱۹۰
ذکر نهضت همایون بصوب ییلاق باوغیس و آمدن ایلچیان از ممالک	۱۹۱
ذکر قضایا که در عراق عجم واقع شد	۱۹۳
ذکر آمدن سلطان احمد به تبریز و قتل او بفرمان امیر قرا یوسف بن امیر قرا احمد ترکمان	۱۹۵
سنه ۸۱۴	
ذکر قضایا که در خراسان واقع شد	۱۹۹
ذکر باغی شدن امیر شیخ نورالدین کرت ثانی	۲۰۱
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر	۲۰۳
شرح قتل امیر شیخ نورالدین بحسن تدبیر امیر شاه ملک بدست هرقداق	۲۰۶
ذکر معاودت حضرت خاقان سعید از جانب ماوراء النهر	۲۱۱
ذکر وفات میرزا خلیل سلطان و والده اش خانزاده	۲۱۲

مضمون	صفحه
سنه ۸۱۱	
ذکر جشن سنت ختان شاهزادگان	۱۱۸
ذکر احوال میرزا ابابکر بعد از واقعهٔ میرزا میران شاه	۱۲۰
ذکر عزیمت خاقان سعید بجانب سیستان	۱۲۱
ذکر آمدن ایلچیان خطای کرت اول	۱۲۸
ذکر عزیمت ییلاق باوغلیس وازانجا عزم ماوراء النهر	۱۲۹
ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال (ونهضت همایون بسعادت واقبال)	۱۳۰
ذکر قضایای فارس وعراق درین سال	۱۳۲
تتمه قضایای فارس وعراق واحوال میرزا اسکندر	۱۳۴
ذکر احوال سلطان احمد وقضایا که در بغداد وخوزستان واقع شد	۱۳۷
ذکر خلافت سلطان علاء الدوله بابدرش سلطان احمد	۱۳۸
سنه ۸۱۲	
بقیهٔ حکایات ماوراء النهر	۱۴۰
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بطرف مغولستان وکشته شدن امیر خداداد	۱۴۱

مضمون	صفحه
ذکر تفویض مملکت اوزبک بمیرزا امیرک احمد ابن میرزا عمر شیخ	۱۴۲
ذکر آمدن میرزا خلیل سلطان پیش حضرت خاقان سعید	۱۴۳
ذکر عنایت فرمودن مملکت ماوراء النهر وترکستان بمهرسپهر سلطنت وکامگاری میرزا الغ بیگ کورگان	۱۴۵
ذکر تفویض ولایت حصار شادمان بمیرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان	۱۴۸
ذکر سیورغال فرمودن ولایت قندهار و کابل بخدمت میرزا قیدو بهادر	۱۴۹
ذکر تفویض ممالک بلخ ومضافات آن بجانب میرزا ابراهیم سلطان بهادر	۱۴۹
ذکر کشته شدن سلطان علی بن پیر پادشاه ابن نهمان بادشاه بن طغا تیمور خان	۱۵۱
ذکر آمدن امیر سید علی از ساری وبازاورا بولایت اورسانیدن	۱۵۲
ذکر آمدن سزداران وایلچیان اطراف به تهنیت فتح ممالک ماوراء النهر	۱۵۴

مضمون	صفحه
ذکر یاغی شدن امیر سلیمان شاه و سایر قضایا که در خراسان وقوع یافت -	۵۲
ذکر عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان و شرح بقایای قضایای خراسان	۵۶
ذکر محاربهٔ میرزا پیر محمد جهانگیر و میرزا خلیل سلطان	۵۸
ذکر مخالفت امیر سید خواجه بن امیر شیخ علی بهادر	۶۳
سنهٔ ۸۰۹	
ذکر نهضت خاقان سعید بجانب طوس و مشهد مقدس	۶۶
ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید در ییلاق سلطان	۷۲
ذکر رسیدن میرزا عمر بهادر بخدمت حضرت خاقان سعید	۷۳
ذکر محاربهٔ که در مازندران واقع شد و انهزام پیر پادشاه و امیر سید خواجه	۷۵
ذکر تفویض ممالک مازندران بجانب میرزا عمر بهادر و ولایت خراسان میرزا الغ بیگ کورگان	۷۸
ذکر شهادت میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بردست پیر علی تازلیین	۸۰

مضمون	صفحه
ذکر مخالفت میرزا عمر بهادر بن میرزا میرانشاه گورگان	۸۳
ذکر رفتن امرا بجانب غور و آوردن میرزا عمر از طرف مرغاب	۸۸
ذکر واقعات ممالک آذربایجان	۹۰
ذکر عصیان بیان توجهین و قتل او و باقی قضایا	۹۵
ذکر مخالفت که میان فرزندان میرزا عمر شیخ واقع شد	۹۸
سنهٔ ۸۱۰	
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب بلخ	۱۰۱
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مازندران کرّت ثانی	۱۰۴
ذکر عصیان امیر جهان ملک و حجی که با او موافق بودند و حال ایشان	۱۰۷
ذکر آمدن پیر علی تاز بسجدود و بلخ و قتل او	۱۰۹
حکایت ممالک فارس و بلاد عراق عجم	۱۱۰
ذکر محاربهٔ میرزا ابابکر و امیر قرا یوسف و کشته شدن معزالدین میرزا میرانشاه کورگان	۱۱۲
حکایت سلطان احمد بغداد	۱۱۷

فهرست مطالب کتاب مطلع سعدین

مضمون	صفحه
تشبیب سخن و ترصیف تالیف	۳
سنه ۸۰۷ ه	
ذکر جلوس حضرت خاقان سعید مجلس السلطنت والدنیا والدین میرزا شاهرخ بهادر بر سریر سلطنت	۸
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر	
و مدت فرمودن شهر هرات و دیگر قلاع و قضایا	۱۰
ذکر یاغی شدن خواجه سلطان علی سبزواری	۱۸
ذکر احوال میرزا امیر انشاه کورکان و فرزندان او	
امیرزاده ابابکر و میرزا اعمر	۲۰
ذکر عصیان جانشاه جاکو و کشته شدن او	۲۲
ذکر فرزندان میرزا اعمر شیخ: میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا ابابقرا	۲۵

مضمون	صفحه
ذکر فرزندان میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران بعد از واقعه هائله	۳۱
سنه ۸۰۸ ه	
تتمهٔ حکایات که در خراسانات واقع شد	۳۲
ذکر حکایات که در عراق و آذربایجان واقع شد	۳۶
ذکر احوال مظفر الدین میرزا ابابکر و جلوس او باستقلال بر تخت سلطنت	۴۲
ذکر رسیدن میرزا ابابکر بدار الملک تبریز	۴۳
ذکر رفتن میرزا اعمر بطرف عراق فارس و	
باتفاق میرزا پیر محمد و برادران بجاریه آمدن	۴۵
ذکر قضایا که خراسان واقع شد و قتل میرزا سلطان حسین	۴۹

Travels in Central Asia by Vambery (London, 1864.)	سفرنامہ وامبیری سفرنامہ آسیای وسطی
Expédition de Timoûr-i-Lenk ou Tamerlan Contre Toqtamiche Khân de l' Oulôus de Djoûtchy en 793 de l' Hegire par Charmoy	شارموای
The Muhammadan Dynasties by S Lane-Poole (London, 1894).	شجرات بادشاہان اسلام
Rieu's Catalogue of the Persian Manuscripts in the British Museum (London, 1879).	فہرست ریو
The Lands of the Eastern Caliphate by G. Le Strange (Cambridge, 1905).	لیسترینج
	لین پول = شجرات بادشاہان اسلام
Studies in Indo-Muslim History by S. H. Hodivala (Bombay, 1939).	ہوڈی والا
Cathay and the Way Thither by H. Yule. Edition of 1866 in two Volumes.	یول

روضۃ الصفا، طبع بمبئی،
سفرنامۂ چین، اورینٹل کالج میگزین بابت نومبر ۱۹۳۰ء
شیراز نامہ، تصحیح بہمن کریمی طہران ۱۳۱۰ھ،
فارس نامہ ناصری، طہران ۱۳۱۳ھ،
قصائد ظہیر فاریابی، لکھنؤ ۱۸۸۰ء،
کلیات انوری، لکھنؤ ۱۲۹۶ھ،
کلیات خاقانی، لکھنؤ ۱۲۹۳ھ،
کلیات سعدی، بمبئی ۱۳۰۹ھ،
کلیات سلمان ساوجی، طبع آقا میرزا محمد ملک الکتاب،
معجم البلدان یاقوت، طبع لیپزک،
نزھہ (= نزہۃ القلوب)، از حمداللہ مستوفی، طبع وقف خیری گیب،
یزدی (= ظفرنامۂ یزدی) بہ تصحیح مولوی الہداد، کلکتہ ۱۸۸۷-۸۸ء،

آزون — The Army of the Indian Moghuls by William Irvine (London, 1903).

تاریخ ملت گرجی — A History of the Georgian People by W.E.D. Allen (London, 1932).

ترکستان — Turkestan by E. Barthold (Gibb Trust Fund Publication).

زامباور — Manuel de Genealogie et de Chronologie pour l'Histoire de l'Islam by E. de Zambaur (Hanovre, 1927.)

فہرست منابع جن سے حواشی میں استفادہ کیا گیا

توضیح (۱) جن کتابوں کا مفصل پتہ حواشی میں درج ہے وہ اس فہرست میں شامل نہیں ہیں،
" (۲) فرہنگ الفاظ ترک و مغولی کے منابع کی فہرست فرہنگ کے شروع میں درج ہے،
" (۳) علامات و اختصارات راجع بہ نسخ خطی دیباچۂ طبع اول میں درج ہیں،

ابن عرب شاہ ، عجائب المقدور فی نوائب التیمور لابن عرب شاہ (طبع یورپ)

بابر نامہ ، طبع وقف خیری گیب

تاریخ سیستان ، مرتبہ ملک الشعراء بہار ، طہران ۱۳۱۴ھ

تاریخ مبارک غازانی ، از رشید الدین فضل اللہ ، طبع وقف خیری گیب ،

تعلیم و تربیت (مجلہ) شمارۂ ۱۱ و ۱۲ = سعدی نامہ ، طہران ۱۳۱۶ھ ،

جہانگشای جوینی ، طبع وقف خیری گیب ،

حبیب السیر ، بمبئی ۱۸۴۷ء

حدود العالم (ترجمہ) ، طبع وقف خیری گیب ،

خمسۂ نظامی ، بمبئی ، ۱۳۲۸ھ ،

دانشمندان آذربایجان ، تالیف محمد علی تربیت ، طہران ۱۳۱۴ھ ،

دستور الوزراء ، از خواندمیر ، طہران ۱۳۱۷ھ ،

دولت شاہ ، تذکرۃ الشعراء از امیر دولت شاہ بہ تصحیح استاذ براؤن ، لیڈن ۱۹۰۱ء ،

دیوان حافظ ، لکھنؤ ۱۳۰۱ھ ،

ذیل جامع التواریخ رشیدی ، از حافظ ابرو ، طہران ۱۳۱۷ھ ،

اوراق ۳۷۹، تقطیع $10\frac{3}{4} \times 6\frac{1}{4}$ انچ، سطور ۲۳، خط نستعلیق، تاریخ کتابت ندارد، بظاہر بارھویں صدی میں لکھا گیا ہوگا،

اک

یہ ایٹن کالج لائبریری کا نسخہ جلد دوم ہی پر شامل ہے، تقطیع ۱۱۶۷ × ۸ انچ (مکتوب سطح ۸ × ۴۶۷ انچ)، سطور ۲۱، خط نستعلیق، تاریخ کتابت ندارد،

مطلع سعدین کی اس جلد کے کچھ اجزا قاقشمیر نے Notices et Extraits des mss. میں شائع کئے تھے اور ان کا ترجمہ بھی فرانسیسی میں کیا تھا اور شاہرخ کے بعض حالات زندگی بھی مطلع سے لے کر ملخصا اسی جلد میں شائع کئے تھے۔ اس نسخہ کی علامت حاشی میں ق ہے۔

اختصارات

ر ک = رجوع کنید

—— = ندارد

+ = افزوده است یا می افزاید،

(۳) با

مطلع سعدین کی جلد دوم کا یہ نسخہ انڈیا آفس کی لائبریری میں ہے اور فہرست کتابخانۂ مذکور مرتبۂ ایتہ (Ethe) میں عمود ۸۳ پر نمبر ۱۹۳ کی ذیل میں اس کا حال دیا ہے، اوراق ۴۶۳، سطور ۱۹، تقطیع ۹ × ۷ انچ، مکتوب سطح ۷ × ۴ء۷ انچ، خط نستعلیق کتابت ۹۹۲ میں ختم ہوئی، یہ اور ذیل کا نسخہ انڈیا آفس کی عنایت سے مستعار ملا اور دونو مقابلہ کے لئے استعمال کئے گئے،

(۴) بب

یہ بھی جلد دوم کا نسخہ ہے، اور انڈیا آفس کے کتاب خانہ میں ہے۔ دیکھو فہرست ایتہ نمبر ۱۹۴، اوراق ۲۹۷ تقطیع کلاں (۱۵ × ۹ ۳/۴ انچ قریباً، جدول کے اندر کی سطح ۹ × ۵ انچ قریباً)، کاغذ زرافشان، پہلے دو صفحوں پر لوح اور کتاب میں پورے پورے صفحہ کی دس تصویریں، بعض مقامات سے یہ نسخہ ناقص ہے، اس کی تفصیل انشاء اللہ دیباچہ میں دی جائیگی، یہ نفیس نسخہ فولاد محمد بن یار محمد بخاری نے ۱۰۱۰ھ میں بخط نستعلیق لکھا،

یہ نسخہ بھی فی الجملہ ک سے مطابقت رکھتا ہے،

رس

یہ نسخہ جلد دوم کا رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کی عنایت سے مقابلہ کے لئے ملا۔ اس کا مفصل حال ولیم مورلے (W. Morley) کی فہرست مخطوطات تاریخیہ کے ص ۹۶ پر دیا ہے،

تاب اللہ علیہ توبۃ نصوحا بالنبی و آلہ الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ، چند سال ہوئے اس نسخہ کا فوٹو ہیں نے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے لئے منگوایا تھا۔ متن اسی نسخہ پر مبنی ہے۔ اصل نسخہ کا خط باریک نستعلیق ہے۔ ورق ۵۲۸ ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۲ سطریں ہیں۔ دوسری جلد ورق ۲۵۲ ب سے شروع ہوتی ہے۔ جلد اول کے آخر میں منقولہ بالا عبارت مؤلف کے بعد کاتب نے لکھا ہے کہ کتابت جلد اول کی پنجشنبہ ۱۰۔ جمادی الثانی ۹۸۶ھ کو اور جلد ثانی کی ۲۷ ذوالحجہ ۹۸۹ھ کو ختم ہوئی۔ کاتب نے اپنا نام "ابن حسن محمد" دیا ہے۔ دوسری جلد کے خاتمہ پر اس محمد بن حسن نے اپنا نام نہیں لکھا، لیکن ایک کتاب کے کسی سابق مالک نے لکھا ہے :-

انتقلت الی مبایعۃ ثم وھبتھا لولدی، اس کے نیچے مہر ہے جس پر لکھا ہے: افوض امری الی اللہ عبدہ محمد یوسف ۱۲، سرورق پر لکھا ہے :- ھو مالک الملک قد جعل ھذہ النسخۃ الشریفۃ من مستملکات اقل خلائق ابن معین الدین محمد بن نعمت اللہ الصومالی (؟)

(۲) آ

یہ نسخہ صرف جلد ثانی پر مشتمل اور مسٹر اے جی ایلس (سابق لائبریرین انڈیا آفس لائبریری) کے ذاتی کتاب خانہ کی ملکیت ہے، اس کی تاریخ کتابت رجب ۹۷۰ھ ہے اور کاتب کا نام حبیب اللہ بن حسام، کاتب نے لکھا ہے : نقلت من خط المولف، کئی اعتبار سے یہ مطلع کا بہترین نسخہ ہے جو میری نظر سے گذرا + مسٹر ایلس نے غایت درجہ مہربانی فرما کر یہ نسخہ مقابلے کی غرض سے میرے پاس بھیجا اور وہ چند ماہ تک میرے پاس زیر مقابلہ رہا۔ متن اس کا فی الجملہ کے سے مطابقت رکھتا ہے،

کے ہیں، پس یہ جلد قریباً ایک صدی کے واقعات پر مشتمل ہے،

دوسری جلد کا آغاز شاہرخ کے جلوس سے ہوتا ہے۔ جو ۸۰۷ھ میں ہرات میں واقع ہُوا۔ اس جلد کا خاتمہ ابوالغازی سلطان حسین کے جلوس ثانی پر ہوتا ہے جو صفر ۸۷۵ھ کا واقعہ ہے۔ یہ جلد مصنّف نے پہلے ۸۴۳ھ کے واقعات پر ختم کر دی تھی مگر بعد میں اس کو صفر ۸۷۵ھ تک پہنچایا۔ پس یہ قریباً ۶۸ سال کی تاریخ ہے۔ اور بالفعل اسی دوسری جلد کا شائع کرنا ہمارے پیش نظر ہے۔

مؤلّف کے اہم ترین مآخذ میں شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ بن عبدالرشید الخوافی المدعو بحافظ ابرو (المتوفی ۸۳۳ھ) کی کتاب زبدۃ التواریخ ہے۔ کتاب کے اس حصّہ میں جس کا مضمون زبدہ کے ساتھ مشترک ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولف زبدۃ التواریخ کی تلخیص کر رہا ہے حتّٰی کہ اشعار و امثال و اقوال تک بھی اسی کتاب سے دے دیتا ہے۔ گو اس کے سامنے اس حصّہ کے لئے بھی کچھ اور مواد ضرور تھا۔

ان تمام امور کے متعلق مفصل بحث انشاء اللہ العزیز ختم کتاب پر دیباچہ میں کی جائیگی سردست صرف مجمل اشارہ ان مطالب کی طرف مقصود ہے،

ذیل میں ان اختصارات کی تشریح دی جاتی ہے جو متن کے حواشی میں استعمال ہوئے ہیں +

مطلع سعدین کے خطی نسخے

(۱) ک

یہ مطلع سعدین کا وہ کامل نسخہ ہے جو کرائسٹ کالج کیمبرج میں موجود ہے۔ اور مؤلّف کے خود نوشتہ نسخہ سے منقول ہے۔ دیکھو ورق ۲۵۱ ب یعنی کتاب کی جلد اوّل کے آخر جہاں مُصنّف نے لکھا ہے، وذلک صبیح یوم الخمیس منتصف ربیع الاول سنہ احدی وسبعین وثمانیا یہ حررہ مؤلفہ الفقیر الی الملک الخلاق عبدالرزاق بن اسحٰق السمرقندی

مفصل دیباچہ تکمیل طباعت کے بعد لکھا جائے گا۔ بالفعل ناظرین کو کتاب سے روشناس کرنے کے لئے کچھ اجمالی حال کتاب اور مصنّف کا ریو[1] سے لے کر یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مطلع سعدین و مجمع بحرین ایران اور متصلہ ممالک کی تاریخ ہے جو ۷۰۴ھ سے ۸۷۵ھ کے واقعات پر شامل ہے، اس کا مصنّف کمال الدین عبدالرزاق بن اسحٰق سمرقندی ہے جو ۸۱۶ھ میں ہرات میں پیدا ہوا۔ مولانا (جلال الدین) اسحٰق اردوی شاہرخی میں قاضی اور امام تھے۔ مولانا اسحٰق کا انتقال ہوا تو ۸۴۱ھ میں عبدالرزاق نے جس کی عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی۔ مولانا عضدالدین کے رسالہ اسم و حرف کی شرح لکھ کر سلطان شاہرخ کے سامنے پیش کی اور شاہی ملازمت میں لے لیا گیا، ۸۴۵ھ میں شاہرخ نے اسے بادشاہ بیجانگر کے پاس سفیر بنا کر بھیجا، تین سال کے بعد وہ وہاں سے واپس آیا، ۸۵۰ھ میں اس کو گیلان میں سفارت ہی کی تقریب سے بھیجا گیا، اسی سال شاہرخ کا انتقال ہوا، اس کے بعد عبدالرزاق اس بادشاہ کے جانشینوں کے پاس یکے بعد دیگرے ملازم رہا، اور بالآخر سلطان ابوسعید کی ملازمت کے بعد وہ ۸۶۷ھ میں ہرات میں شاہرخ کی خانقاہ کا شیخ مقرر کیا گیا۔ اور ہرات ہی میں ۸۸۷ھ میں فوت ہوا مصنف نے تولیت خانقاہ ہی کے زمانہ میں (۸۷۲ھ سے ۸۷۵ھ تک کے عرصہ میں) مطلع سعدین تالیف کی۔

مطلع سعدین دو جلد میں ہے۔ پہلی جلد کا آغاز ابوسعید بہادر خاں کی ولادت سے ہوتا ہے جو ۷۰۴ھ میں ہوئی اور اس جلد کا خاتمہ تیمور کی وفات اور خلیل سلطان کے جلوس پر ہوتا ہے، شاہ مذکور سمرقند میں تخت نشین ہوا۔ یہ دونو واقعات ۸۰۶ھ

---

[1] فہرست مخطوطات مونہ برطانیہ ص ۱۸۱ ببعد،

دیباچۂ طبع اوّل

کئی برس سے راقم حروف کا ارادہ تھا کہ مطلع سعدین کا متن شائع کیا جائے، ۱۹۱۷ء میں کرائسٹ کالج کیمبرج کے کتاب خانہ میں اس کتاب کا ایک نفیس نسخہ اتفاق سے مجھے ملا۔ اس وقت اور مصروفیتیں مانع تھیں۔ اس لئے کچھ نہ ہوسکا۔ لاہور واپس آنے کے بعد پروفیسر میکلین سے جو بعد میں کرائسٹ کالج کے ماسٹر ہوگئے۔ درخواست کی گئی کہ وہ نسخہ مذکورہ کے روٹوگراف بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ انہوں نے کمال عنایت سے روٹو بھجوا دئے۔ اس کے بعد اور نسخوں کی تلاش ہوئی اور انڈیا آفس، اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے نسخے مستعار مل گئے، مرحوم استاذ براؤن اس وقت زندہ تھے۔ ایٹن کالج ان کی پرانی درسگاہ میں اس کتاب کے دو نسخے تھے، یہ دونو نسخے انکی سفارش سے میرے پاس آگئے۔ ان میں سے ایک بیکار سا تھا وہ واپس کیا گیا۔ دوسرا مقابلے کے لئے استعمال ہوا۔ اسی طرح مسٹر اے جی ایلس (سابق لائبریرین انڈیا آفس لائبریری) نے اپنا بے مثل نسخہ پروفیسر براؤن ہی کی تحریک سے مقابلہ کے لئے بھیجا اور وہ بھی زیر مقابلہ رہا۔ غرض متن نقل ہوکر مقابلہ کے بعد چھپنے کے لئے مرتب ہوا۔ مگر کتاب اتنی ضخیم تھی کہ اس کی طباعت کے لئے کوئی بندوبست نہ ہوسکا۔ اس لئے کتاب کو اُٹھا کر رکھ دیا گیا کہ جب خدا کو منظور ہوگا اس کی اشاعت ہوگی، کئی برس کے بعد آج خیال آیا کہ متوکلا علی اللہ اورینٹل کالج میگزین میں اس کی طباعت شروع کردی جائے، اگرچہ کتاب ضخیم ہے اور دیر میں ختم ہوگی۔ مگر اگر توفیق رفیق ہوئی تو جس طرح طباعت شروع ہوئی اس طرح ختم بھی ہوجائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ،

جاری کرنا ہی ممکن نہ تھا اس لئے جہاں جہاں یہ خط لگے ہیں رہنے دیئے گئے ہیں۔

متعدد احباب نے اس ضخیم کتاب کی تصحیح و ترتیب میں امداد دی، دوست گرامی داؤد خان شیرانی المتخلص باختر نے عزیزم محمود علی بی اے کی معیت میں پورے متن کو مختلف نسخوں سے مقابلہ کرنے میں امداد دی، اور مہینوں وہ دونوں اور میں اس شغل میں مصروف رہے، ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے کتاب کی تین نہایت مفید فہرستیں تیار کیں یعنی فہرست اسماء رجال، فہرست اسماء امکنہ، اور فہرست اسماء کتب، اور بعض پروفوں کی تصحیح میں بھی امداد دی۔ ان سب اصحاب کی خدمت میں تہ دل سے ہدیہ تشکر و امتنان پیش کیا جاتا ہے۔

محمد شفیع

دیباچۂ طبع ثانی

کچھ عرصہ سے مطلع سعدین باقساط شائع کی جارہی ہے۔ اب مناسب معلوم ہوا کہ اس کے جزء اوّل کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ مفصّل دیباچہ انشاءاللہ کتاب کے ختم ہونے پر شائع ہوگا۔ سردست ان سطور سے اس اڈیشن کے متعلق دو تین امور کو واضح کرنا مقصود ہے۔

حواشی میں جابجا زبدۃ التواریخ حافظ ابرو سے بعض عبارتیں منقول ہیں، منقول عنہا ایک نہایت ناقص نسخہ ہے جو باڈلین لائبریری آکسفورڈ میں محفوظ ہے[1]۔ چونکہ مطلع کا یہ حصّہ زیادہ تر زبدۃ التواریخ پر مبنی ہے یہ ضروری معلوم ہوا کہ وہ عبارتیں جو مطلع کے مضمون کو واضح تر بنا دیتی تھیں یا جو صاحب مطلع نے حذف کر دیں مگر وہ بعض مفید اطلاعات پر شامل تھیں۔ ان کو باوجود خلل اور نقص کے بعینہا درج کر دیا جائے اُن سے پُورا فائدہ تو اسی صورت میں حاصل ہوسکتا تھا۔ جب کہ وہ ہر طرح کے نقص سے خالی ہوتیں مگر مغلوط نسخہ کی وجہ سے یہ میسّر نہ آسکا؛ تاہم وہ عبارتیں ایک حد تک مفید ہیں اور بہت سے مقامات پر ذرا غور کرنے سے ان کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

کاتب نے نقل کرنے میں ایک غلط فہمی کی بنا پر بعض اعلام پر خط نگاردیئے ہیں۔ ان کو کاپیوں میں کاٹنا دشوار تھا؛ ساری کتاب میں اس طریق کو

---

[1] اس کا نمبر ایلیٹ ۴۲۲ ہے

فہرست محتویات جزء ھٰذا

نمبر شمار	محتویات	صفحہ
۱	دیباچۂ طبع ثانی	ب
۲	دیباچۂ طبع اوّل	د
۳	فہرست منابع جن سے حواشی میں استفادہ کیا گیا	ی
۴	فہرست مطالب کتاب مطلع سعدین	م
۵	**متن کتاب**	۱
۶	حواشی و زیادات	۶۲۱
۷	فائت حواشی	۶۳۶
۸	فرہنگ الفاظ ترکی و مغولی	۶۳۸
۹	غلط نامہ	۶۵۵

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL
LIBRARY, NEW DELHI.
Acc. No. 5670
Date. 5/3/57
Call No. 951/Ald.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ARCHAEOLOGICAL LIBRARY New Delhi

Matla-i-Saadain

مطلع سعدین

Abdul Razaq

و مجمع بحرین

5670

تالیف

مولانا کمال الدین عبدالرزاق سمرقندی

جلد دوم ——— جزو اوّل

وقائع ۸۳۳ تا ۸۵۷

بتصحیح

محمد شفیع

955
Abd

Chap Khana Gilani Lahore

درسال ۱۳۶۰ھ چاپ شد

1941

طبع دوم

چاپ خانۂ گیلانی لاہور

SH: MUBARAK ALI BOOK SELLER
Institute Lahaur Urdu, LAHORE.

ہمارے یہاں ہر قسم کی کتب اردو فارسی ملتی ہیں

انجمن ۱۱۱ کشنل بکڈپو جامع مسجد دہلی